دریودن آزادی کے تڑپتے جذبے کی طرح پرسکون اسرار ہستی کے عرفان جیسا مطمئن اور صدیوں کے سکوت میں لپٹی ہوئی بے فکری کے سے انداز میں ہستنا پور کی طرف بڑھ رہا تھا۔ لشکر کا ایک حصہ اسکے ساتھ تھا جو اسکے چاروں طرف پھیلا ہوا تھا۔ جبکہ لشکر کا دوسرا حصہ دریودن سے کچھ پیچھے ویرت کے راجہ کے جانوروں کو ہانکتا ہوا آ رہا تھا۔ لشکر کے دونوں حصوں کو ابھی تک یہ خبر نہ ہوئی تھی کہ یوناف' یبوسا' ارجن اور اترکمار طوفانی انداز میں انکا تعاقب کرتے چلے آ رہے ہیں۔ لشکر کے پچھلے حصے کو اس وقت اطلاع ہوئی جب دشمن سر پر چڑھ کر ان پر حملہ آور ہونے کو پر تول رہا تھا۔

سب سے پہلے یوناف اور یبوسا نے اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ حملہ آور ہونے کی ابتدا کی وہ دونوں اپنے لشکر کی کمان داری کرتے ہوئے خوف کے شوریدہ رقص' سرد آہوں کے بخار' انت کے چکر اور فنا پذیر ظلمت کی طرح لشکر کے اس حصے پر حملہ آور ہوئے تھے جو جانوروں کو ہانکتا چلا جا رہا تھا۔ یوناف اور یبوسا کے حملہ آور ہوتے ہی اس لشکر کے اندر سناٹے کے اندر گونجتی چیخوں جیسا سماں برپا ہو گیا تھا اور دریودن کے وہ لشکری جو جانور ہانک رہے تھے ان کی حالت یوناف اور یبوسا کے حملوں کے سامنے تنہائی کے ہانپتے سایوں' بجھتے دیوں اور ڈوبتی نظروں جیسی ہو کر رہ گئی تھی۔ ان لشکریوں کے پاؤں بوجھل اور انکی نظروں سے انکی منزلیں اوجھل ہو گئی تھیں جس وقت یوناف اور یبوسا اپنے حصے کے لشکر کی کمان داری کرتے ہوئے رجال غیب کی طرح دریودن کے لشکر کے اس حصے پر حملہ آور ہوئے تھے تو دریودن کے سپاہیوں پر اس لمحے ایک خوف انگیزی اور ہیجان انگیزی طاری ہو گئی تھی اور وہ یوناف اور یبوسا کے زہریلے حملوں سے بچنے کے لئے بکھری یادوں اور ٹوٹے لمحوں کی طرح ادھر ادھر بھاگتے ہوئے اپنی جانیں بچانے کی کوشش کر رہے تھے۔

یوناف اور یبوسا کے پیچھے پیچھے ارجن اور اترکمار بھی اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ وحشتوں کی آندھیوں اور جھکڑوں' تلخی حیات' ایک طبعی ترنگ' اور ریگستانی ویرانوں کی طرح حملہ آور ہوئے تھے۔ یوناف یبوسا ارجن اور اترکمار نے تین مختلف اطراف سے حملہ آور ہو کر دریودن کے لشکر

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کے اس حصے کی اکثریت کو کاٹ کر رکھ دیا تھا اور وہ جانوروں کے ریوڑ جنہیں وہ اپنے آگے ہانک رہے تھے ان پر قبضہ کرنے کے بعد انہیں اپنے حصار میں لے لیا تھا۔ اتنی دیر تک ویرت شہر کی طرف چرواہے بھی پہنچ گئے اور وہ اپنے جانوروں کو لیکر میدان جنگ سے کافی دور ہٹ گئے تھے۔
دریودن کو اس وقت خبر ہوئی جب یوناف' بیوسا' ارجن اور اترکمار نے اس کے لشکر کے دوسرے حصے کو مکمل طور پر کاٹ دینے کے بعد تمام جانوروں پر قبضہ کر لیا تھا۔ دریودن کو جب یہ خبر ہوئی تو اسکی حالت بکھرے خوابوں' بے شناخت چہرے اور گہری ہوتی ہوئی شام جیسی ہو کر رہ گئی تھی۔ اسکی آنکھوں کے اندر ایک طرح کی وحشت ٹپکنے لگی تھی جیسے اسکے ذہن میں کسی نے تلخیوں کی ڈھیر ساری کڑواہٹ اتار کر رکھ دی ہو۔ اتنی دیر تک بھیشم اور درونا بھی لشکر کے باقی دو حصوں کے ساتھ لشکر کا تعاقب کرتے ہوئے وہاں پہنچ گئے تھے۔ دریودن نے جب دیکھا کہ یوناف اور ارجن نے مل کر اسکے لشکر کے ایک حصے کا کام تمام کر کے جانوروں کو ان سے واپس حاصل کر لیا ہے اور یہ کہ بھیشم اور درونا لشکر کے باقی دو حصوں کو لے کر وہاں پہنچ گئے ہیں تو اسے کچھ حوصلہ ہوا لہٰذا وہ دشمن پر حملہ آور ہونے کیلئے اپنے لشکر کے ساتھ پلٹا اور بڑی تیزی سے اس طرف بڑھا جہاں
بھیشم اور درونا اپنے دونوں لشکر کے ساتھ دشمن کے سامنے آ کر رک گئے تھے۔
بھیشم درونا' رادیو اور دریودن کے سامنے یوناف بیوسا ارجن اور اترکمار نے بھی اب اپنے لشکر کے حصوں کو درست کر لیا تھا۔ رادیو جو آگے پیچھے بڑھ چڑھ کر گفتگو کرنے کا عادی تھا اور ہمیشہ تکبر اور گھمنڈ کی گفتگو کیا کرتا تھا یوناف اور بیوسا کو اپنے سامنے حملہ آور ہونے میں ہچکچاہٹ اور خوف محسوس کر رہا تھا۔ کرپا کے بیٹے آسوانام نے رادیو کی یہ کیفیت بھانپ لی تھی لہٰذا وہ رادیو کے سامنے آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔
ستو رادیو اب تم حملہ آور ہونے سے متعلق کس شش و پنج میں مبتلا ہو کر رہ گئے ہو۔ تم ہستناپور شہر کی ہر محفل اور ہر مجلس میں یہی بات کہا کرتے تھے کہ تم اکیلے ہی پانڈو برادران کو تباہ و برباد کر کے رکھ دو گے ایسے رادیو پانڈو برادران کے بھائی ارجن سے ٹکرانے کا موقع آ گیا ہے میں حیران ہوں ضرورت کے اس موقع پر تم خاموش ہو اور آگے بڑھ کر ارجن پر حملہ آور ہونے کی ابتدا نہیں کر رہے گزشتہ کئی سال سے تم یہ دعویٰ کرتے چلے آ رہے ہو کہ تم اپنے تیروں سے پانڈو برادران کو چھلنی کر کے رکھ دو گے جبکہ اب ارجن تمہارے سامنے میدان جنگ میں کسی گھورتے درندے کی طرح تمہارا منتظر ہے وہ میدان جنگ میں تمہارے سامنے کھڑا ہے جبکہ تم میدان جنگ میں اترنے میں ہچکچاہٹ محسوس کر رہے ہو۔ آسوانام کی یہ گفتگو سن کر رادیو اسے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔
آسوانام میرے بھائی مجھے اس طرح طعنے نہ دو۔ مطمئن جانو میں اس ارجن سے ڈرنے والا نہیں۔ اس موقع پر اگر ارجن کے ساتھ کرشن اور اسکا بھائی بلرام بھی ہوتے تو بھی میں خوف کھانے والا نہ تھا لیکن میدان جنگ میں تم ارجن کے ساتھ دوسرے جنگی رتھ میں جو ایک جوان اور لڑکی کو دیکھتے ہو بس وہی جوان اور یہ لڑکی اس میدان جنگ کے اندر وحشت پھیلانے والے ہیں میں ان دونوں کو خوب اچھی طرح جانتا اور پہچانتا ہوں اور یہ جو جوان ہے اور اسکی ساتھی لڑکی دونوں کے اندر اپنے دشمنوں کا خاتمہ کر دینے کا فن جانتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں کوئی عام انسان نہیں ہیں بلکہ کوئی مافوق الفطرت ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کسی عام انسان کا ان کے مقابلے میں ٹھہرنا مشکل ہی نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ قطعی طور پر ناممکن ہے۔ تاہم اے آسوانام میں حملہ آور ہونے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کروں گا اگر میں ایسا کروں گا تو سارے لشکر کے اندر بزدلی اور کم ہمتی پھیل جائے گی لہٰذا اے آسوانام گواہ رہنا میں حملہ آور ہونے کی ابتدا کرتا ہوں اسکے ساتھ ہی رادیو وحشیانہ انداز میں نعرے بلند کرنے لگا پھر اس نے اپنے حصے کے لشکر کو حملہ آور ہونے کا حکم دے دیا تھا۔
رادیو کے حملہ آور ہوتے ہی بھیشم درونا اور دریودن نے بھی اپنے اپنے لشکر کو حملہ آور ہونے کا حکم دے دیا تھا یوں دونوں لشکروں کے درمیان ایک عام جنگ کی ابتدا ہو گئی تھی۔
تھوڑی ہی دیر بعد جنگ اپنے عروج پر پہنچ گئی میدان کے اندر عملی وجدان میں ڈوبی ہوئی وحشی نعروں کی صدائیں اور آہٹوں کی گونجیں بلند ہونے لگی تھیں ہر لشکر کے رگ و پے میں طوفان اٹھنے لگے تھے۔ زمین کی کوکو سرخ ہونے لگی تھی اور زہر ظلمت کا شکار ہو کر اَنگنت لشکری گم گشتہ مسافروں کی طرح زمین بوس ہونے لگے تھے۔ بڑے بڑے سورما خاک و خاکستر ہوتے جا رہے تھے۔ میدان کے اندر دور دور تک اڑتی گرد میدان جنگ کی خوفناکی میں اضافہ کرنے لگی تھی اور میدان جنگ کی مٹی لہو لہو ہوتی چلی جا رہی تھی۔ پسینے میں شرابور لشکریوں کے دلوں کے اندر طوفان اور تلاطم اٹھ کھڑے ہوئے تھے ہر کوئی ایک دوسرے کی گردن کاٹنے کی فکر میں تھا۔ دل کے دیے بڑی تیزی سے بجھنے لگے تھے ہر سمت نفرت بھری خواہشوں کی دھول اڑنے لگی تھی۔ موت لہو کے آنچل اڑاتی ہوئی پتھر کی دیواروں جیسے سخت اور فولاد کی چٹانوں جیسے سخت و ناقابل تسخیر جوانوں کو اپنے سامنے زیر اور مغلوب کرتی جا رہی تھی۔
بھیشم درونا اور رادیو اور دریودن کا خیال تھا کہ وہ جلد ہی دشمن پر قابو پا لیں گے لیکن ان کی ہر امید ہر تمنا اور خواہش رائیگاں گئی۔ یوناف بیوسا ارجن اور اترکمار کچھ اس طرح ان پر حملہ آور ہوئے کہ لمحوں کے اندر انہوں نے اپنے مدمقابل کو وقت کے سانچے میں ڈھال کر ان کے سارے عزائم کو پاش پاش کرنا شروع کر دیا تھا۔ دریودن کے سپاہی بڑی تیزی سے بھوکی روحوں کی غذا بننے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

لگے تھے اور اسکے ساتھ ہی اسکے لشکریوں کے دلوں میں ایک تنہائی ایک پسپگی کا بڑی تیزی کے ساتھ احساس اٹھنے لگا تھا۔

تھوڑی دیر تک اور جنگ جاری رہی اور دریودن کے لشکری ادھورے لمحوں کی طرح سمٹ سمٹ کر اور کٹ کٹ کر مرنے لگے تھے یہاں تک کہ وہ نوبت بھی آگئی کہ یوناف اور ارجن کے ہاتھوں ' بھیشم درونا' رادیو' دریودن اور ان کے بڑے بڑے سورما انکے ہاتھوں بری طرح زخمی ہوگئے تھے یہ صورتحال دیکھتے ہوئے سب نے فیصلہ کیا کہ میدان چھوڑتے ہوئے بھاگ نکلنا چاہئے اور اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو تھوڑی دیر بعد ان سب کو ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ فیصلہ کرنے کے بعد ' بھیشم' درونا' رادیو اور دریودن اپنے لشکریوں کو لے کر بھاگ نکلے انہوں نے ایک طرح سے اپنی شکست تسلیم کرلی اور میدان جنگ سے فرار ہوتے ہوئے وہ ہتیناپور کی طرف بھاگ رہے تھے۔

ویرت کے راجہ اور پانڈو برادران کے ہاتھوں شکست اٹھانے کے بعد تری گرت کا راجہ سوسا رام ایک دن اور ایک رات میدان جنگ کے اندر پڑاؤ کیے رہا۔ اس دوران اس نے جنگ میں کام آنے والے اپنے زخمیوں کو سنبھالا اور ان کی دیکھ بھال کی پھر وہ اپنے بچے کچھے لشکریوں کو لیکر وہاں سے کوچ کر گیا تھا اس کے جانے کے ایک دن بعد ویرت کا راجہ بھی اپنے لشکر کے ساتھ اپنے مرکزی شہر ویرت میں داخل ہوا لوگوں نے اسکی فتح کی خوشی میں اسکا بہترین استقبال کیا اس پر پھول نچھاور کئے اور اسکے ساتھ ساتھ پانڈو برادران کی بے حد عزت کی اس لئے کہ شہر میں یہ خبریں پہنچ چکی تھیں کہ ان چاروں نے جنگ میں بہترین خدمات انجام دی ہیں راجہ کے محل کو بری طرح سنوارا جا رہا تھا اور اس سنوارنے کے عمل میں دروپدی بھی شامل تھی۔

یدشٹر کو لیکر راجہ اپنے کمرے میں داخل ہوا وہ یدشٹر کے ساتھ وہاں بیٹھ کر کسی گفتگو کی ابتدا ہی کرنا چاہتا تھا کہ چند چرواہے وہاں داخل ہوئے اور راجہ کو مخاطب کرکے کہنے لگے

ارے راجہ آپ کی غیر موجودگی میں ہتیناپور کے لشکر نے ویرت شہر کی طرف پیش قدمی کی تھی اور ویرت شہر کے شمال میں جو ہمارے ریوڑ چر رہے تھے ان پر قبضہ کرلیا تھا جانوروں پر قبضہ کرنے کے بعد قبل اس کے کہ ہتیناپور کا لشکر شہر کی طرف بڑھتا آپ کا بیٹا اتر کمار بھی اپنے لشکر کے ساتھ انکے سامنے جا کر خیمہ زن ہوا۔ دشمن کے لشکر میں دریودن کے علاوہ ' بھیشم درونا' رادیو اور کرپا کے علاوہ دسونا اور آسوانام جیسے سورما بھی شامل تھے لیکن اے راجہ ہمارے لشکر میں آپکے بیٹے اتر کمار کے علاوہ تین ہستیوں نے ایسا عمدہ اور لاجواب کام کیا کہ انکی وجہ سے ہمیں ہتیناپور کے لشکر کے خلاف فتح نصیب ہوئی ان تین ہستیوں میں ایک یوناف ایک اسکے ساتھ کام کرنی والی لڑکی ہوسا اور ایک ہمارے ناچ گھر میں لوگوں کو رقص دینے والا برنیل ہے یہ برنیل ایک عام سا شخص دکھائی دیتا ہے۔ پر اے راجہ اس شخص نے جنگ کے دوران ایسی کارکردگی کا مظاہرہ کیا کہ بڑے بڑے سورما اور دلیر بھی ایسا کام انجام نہیں دے سکتے۔

جب وہ چرواہے راجہ کو اس فتح کی خوشخبری دینے کے بعد چلے گئے تو راجہ نے اپنے قریب بیٹھے یدشٹر کو مخاطب کرکے کہنا شروع کیا سنو کانکا اپنے بیٹے کی کارگزاری پر مجھے فخر اور خوشی ہے اس نے ہتیناپور کے لشکر کو شکست دے کر اپنی ہمت اور جواں مردی سے ناممکن کو ممکن بنا کر رکھ دیا ہے اے کانکا تم جانتے ہو ' بھیشم درونا کرپا' دریودن اور رادیو ایسے سورما ہیں جن کو شکست دینا ناممکن خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ میرے بیٹے کا کمال ہے کہ اس نے دلیری اور جراتمندی سے کام لے کر ایسے ہولناک لشکر اور ایسے ناقابل تسخیر سورماؤں کا مقابلہ کیا اور نا صرف ان سے اپنے جانور چھین لئے بلکہ انہیں شکست دے کر یہاں سے بھاگنے پر مجبور کردیا راجہ جب خاموش ہوا تو یدشٹر اسے مخاطب کرکے کہنے لگا۔

اے راجہ میرا اپنا اور ذاتی خیال یہ ہے کہ اس لشکر میں اگر یوناف ہوسا اور برنیل نہ ہوتے تو اکیلے آپ کا بیٹا اتر کمار کچھ نہ کر سکتا تھا اور وہ کسی بھی صورت ہتیناپور کے لشکر کو شکست دے کر اسے بھاگنے پر مجبور نہ کر سکتا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف یوناف ہوسا اور برنیل ہی کی وجہ سے ہے کہ ہتیناپور کے لشکر کو شکست ہوئی ہے ویرت کے راجہ نے یدشٹر کے ان الفاظ کو ناپسند کیا اسکے چہرے پر غصے اور ناگواری کے اثرات نمودار ہو گئے تھے پھر اس نے کسی قدر خفگی میں یدشٹر کو مخاطب کرکے کہا

اے کانکا مجھے تعجب ہے تمہیں میرے بیٹے کی فتح کی کوئی خوشی اور اسے اپنے دشمن کو یوں مار بھگانے پر حیرت تک نہیں ہوئی کیا یہ بہت بڑا معرکہ نہیں ہے کہ جس لشکر کے اندر ' بھیشم درونا' کرپا رادیو اور دریودن جیسے سورما تھے اس لشکر کو میرے بیٹے نے مار بھگایا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا معرکہ ہے اور میرے بیٹے کے اس معرکے پر جتنی بھی خوشی کی جائے جتنا بھی فخر کیا جائے وہ کم ہے۔ جب میں اپنے بیٹے کی تعریف کرتا ہوں تو اس وقت تم میری ہاں میں ہاں ملانے کی بجائے برنیل کی تعریف کرنا شروع کردیتے ہو اے کانکا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میرا بیٹا ایک بہت بڑا سورما ہے اور اسکی تعریف نہ کرکے تم اسکی توہین کر رہے ہو اور اسکے بجائے ایک معمولی رقاص کی تعریف کرکے تم میرے بیٹے کے ساتھ ساتھ میری بھی توہین کر رہے ہو۔ بہرحال اس دفعہ میں تمہارے اس رویے کو معاف کرتا ہوں اور تمہیں تنبیہہ کرتا ہوں کہ آئندہ میرے سامنے ایسی گفتگو کرنے سے پرہیز کرنا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

جواب میں یدشٹر نے مسکراتے ہوئے راجہ سے کہا اے ویرت کے عظیم راجہ سچائی ہمیشہ
ناخوشگوار اور کڑوی ہوتی ہے لیکن میں پھر بھی تمہارے سامنے حقیقت کا اظہار ضرور کروں گا اور
اس موقع پر میں تم سے یہ بھی کہنا پسند کروں گا کہ شہر بھر میں اعلان کروایا جائے اور لوگوں کو یہ بتایا
جائے کہ یہ فتح برنیل کی وجہ سے ہوئی ہے لہٰذا برنیل کی اس فتح کی وجہ سے شہر کے اندر خوشیاں
منانے کا بندوبست کیا جانا چاہیے۔ سنو راجہ میں جھوٹ بکنے کا عادی نہیں ہوں اگر یوناف بیوسا کے
علاوہ برنیل آپ کے بیٹے اتر کمار کے ساتھ نہ ہوتا تو اتر کمار کسی بھی صورت دریودن کو بھاگنے پر
مجبور نہ کر سکتا تھا۔ یدشٹر کی یہ گفتگو سن کر راجہ غصے میں آپے سے باہر ہو گیا اور وہ اپنے جذبات پر
قابو نہ پا سکا غصے میں اسکی حالت بدتر ہو گئی قریب پڑی ہوئی ایک لکڑی اس نے اٹھائی اور پوری
قوت سے اس نے غصے کی حالت میں یدشٹر کی پیشانی پر دے ماری تھی یدشٹر کی پیشانی خون سے تر ہو
گئی تھی اور خون اسکے کپڑوں پر بہنے لگا تھا اسی وقت دروپدی بھی اس کمرے کی زیبائش اور اسکو
سنوارنے میں لگی ہوئی تھی اس نے جوں ہی دیکھا کہ راجہ نے لکڑی مار کے اسکے شوہر کو زخمی کر دیا
ہے تو وہ بے چین اور بے تاب ہو کر بھاگتی ہوئی یدشٹر کے پاس آئی اپنا ریشمی لباس پھاڑ پھاڑ کر یدشٹر
کا زخم پہلے اس نے صاف کیا پھر زخم پر پٹی باندھ کر بہتے ہوئے خون کو بند کر دیا تھا۔ اس موقع پر راجہ
نے غصے اور خفگی کی حالت میں دروپدی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

سنو سرندھری تم اس بیوقوف اور احمق شخص کا خون اپنے قیمتی اور ریشمی کپڑے پھاڑ پھاڑ کر
کیوں بند کر رہی ہو تمہارا اس سے کیا تعلق کیا رابطہ اور کیا واسطہ ہے اس احمق کا خون بہنے دو اس
لئے کہ یہ حقیقت کو تسلیم کرنے کی بجائے اسکو چھپانے کی کوشش کرتا ہے میرے بیٹے اتر کمار نے
ہتنا پور کے لشکر کو بھاگنے پر مجبور کر دیا ہے اور اس لشکر کو شکست دی ہے جبکہ یہ کہتا ہے کہ نہیں
میرے بیٹے نے کچھ نہیں کیا یہ سب کچھ یوناف اور بیوسا کے بعد برنیل کی دلیری اور شجاعت کی وجہ
سے ہوا ہے لہٰذا اسکا زخم صاف کرنے اور اس پر پٹی باندھ کر کیوں اپنا لباس خراب اور برباد کرتی
ہو۔

یدشٹر کا زخم صاف کرنے اور اس پر پٹی باندھنے کے بعد دروپدی نے غصے اور تیز نگاہوں سے
راجہ کی طرف دیکھا پھر وہ اسکے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہنے لگی اے راجہ آپ جانتے ہیں کہ
میں اس سے پہلے اندرپرساد میں پانڈو برادران کے راج محل میں کام کرتی رہی ہوں اور یہ شخص بھی
وہاں میرے ساتھ کام کرتا رہا ہے میں اسے بہت اچھی طرح جانتی ہوں اور اسکے زخم کو صاف کر کے
اور اس پر پٹی باندھ کر میں نے یہ کوشش کی ہے کہ اسکا خون آپکی اس سرزمین پر نہ گرے اور اے
راجہ میں آپ پر یہ بھی انکشاف کروں کہ اگر اس شخص کا خون یہاں آپکے کمرے میں گر جاتا تو پھر

آپکی زندگی خطرے میں پڑ جاتی اسکے چاہنے والے اسکے ہمدرد اسکے لواحقین یہ دیکھ کر کہ اسکا خون
آپ کی وجہ سے آپ کے کمرے میں گرا ہے وہ نہ صرف یہ کہ آپ کا کام تمام کر کے رکھ دیتے بلکہ
آپکی ساری نسل کا صفایا کر کے رکھ دیتے اس طرح اے بادشاہ آپ اس تخت کے ساتھ ساتھ اپنی
زندگی سے بھی محروم ہو کر رہ جاتے۔ سوائے راجہ اس نیک دل شخص کے زخم پر پٹی باندھ کر اسکا
خون روک کر میں نے آپ ہی کی بہتری کا کام کیا ہے اگر میں ایسا نہ کرتی اور اسکا خون آپ کے اس
کمرے میں گر جاتا تو اب تک آپ کو قتل کیا جا چکا ہوتا۔ ویرت کا راجہ دروپدی کی گفتگو سن کر
حیران اور پریشان سا ہو گیا تھا وہ دروپدی سے اس گفتگو کی تفصیل جاننا ہی چاہتا تھا کہ اسی لمحہ اس کا
بیٹا اتر کمار اس کمرے میں داخل ہوا لہٰذا راجہ اپنی جگہ سے اٹھا اور آگے بڑھ کر وہ اپنے بیٹے اتر کمار
کو گلے لگا کر اس کا استقبال کرنے کے ساتھ ساتھ اسے پیار کرنے لگا تھا۔

جنگ کے دوران اتر کمار پر یہ حقیقت واضح ہو چکی تھی کہ پانڈو برادران اور انکی بیوی بھیس
بدل کر انکے شہر میں رہ رہے ہیں وہ چاہتا تھا کہ یہ انکشاف اپنے باپ اور ویرت کے راجہ پر بھی کر
دے لیکن میدان جنگ کے اندر ہی ارجن نے اس کو سمجھا کر اس بات پر آمادہ کر لیا تھا کہ فی الحال وہ
راجہ پر یہ ظاہر نہ کرے کہ ہم پانڈو برادران ہیں لہٰذا اپنے باپ سے ملتے وقت جب اتر کمار نے
دیکھا کہ یدشٹر کی پیشانی زخمی ہے اور اس کے تازہ خون سے اسکے کپڑے لہولہان اور اس کا لباس
رنگین ہو گیا ہے تو اس کا چہرہ بدل گیا غصے میں اس کی حالت ابتر ہونے لگی وہ فوراً اپنے باپ سے
علیحدہ ہو گیا اور پھر اس نے اپنے باپ کو مخاطب کر کے پوچھا۔

اے میرے باپ وہ کون بدبخت اور بزدل شخص ہے جس نے اس سامنے بیٹھے ہوئے نیک
دل کانکا کو زخمی کیا ہے جس نے بھی اس شخص کو زخمی کیا ہے خواہ وہ کیسا ہی صاحب حیثیت
کیوں نہ ہو وہ اس خون کے انتقام سے بچ نہ سکے گا۔ اے میرے باپ قبل اس کے کہ اس
شخص کے بہنے والے خون کے باعث ویرت شہر کے اندر ایک طوفان ایک انقلاب اٹھ کھڑا ہو
میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ بتائیں اس شخص کو کس نے زخمی کیا ہے۔ اپنے بیٹے اتر کمار
کے جواب میں ویرت کے راجہ نے چھاتی تانتے ہوئے کہا اے میرے بیٹے اسے میں نے زخمی
کیا ہے دوران گفتگو جس وقت میں تمہاری تعریف کر رہا تھا کہ تم نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ
کر کے ہتنا پور کے لشکر کو مار بھگایا ہے تو تمہاری تعریف کرنے کی بجائے یہ شخص برنیل کی
تعریف کرنے لگا تھا اور میرے منہ پر کہتا تھا کہ اگر یہ برنیل اس لشکر میں شامل نہ ہوتا تو یہ فتح
ممکن ہی نہ تھی مجھے اس کی گفتگو پر غصہ آ گیا لہٰذا میں نے قریب پڑی ہوئی لکڑی اٹھا کر اسکی
پیشانی پر دے ماری جس کی وجہ سے یہ زخمی ہو گیا اپنے باپ کی یہ گفتگو سن کر اتر کمار افسردہ اور

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اداس ہو گیا تھا پھر اس نے بڑے مایوسانہ سے انداز میں اپنے باپ کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

اے میرے باپ! آپ نے یہ اچھا نہیں کیا یہ کہ جس شخص کو آپ نے زخمی کیا ہے۔ یہ یہاں تک کہتے کہتے اتر کمار خاموش ہو گیا تھا کیونکہ اس موقع پر اس کمرے میں ارجن داخل ہوا تھا۔ ارجن پر نگاہ پڑتے ہی یدشٹر نے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا تھا تاکہ وہ اسکی پیشانی پر بندھی ہوئی پٹی کو دیکھ کر پریشان نہ ہو۔ ارجن کے آ جانے کی وجہ سے اتر کمار اپنی گفتگو مکمل نہ کر سکا تھا اور وہ خاموش ہو گیا تھا اس موقع پر ارجن بڑا پریشان اور ملول دکھائی دے رہا تھا کیونکہ اسکا بڑا بھائی یدشٹر جسے وہ اپنے باپ کی طرح چاہتا تھا وہ اسکی طرف دیکھ تک نہ رہا تھا جبکہ وہ اس سے یہ امید لگائے ہوئے تھا کہ جنگ کے بعد واپسی پر اسکا بڑا بھائی نہ صرف یہ کہ اس سے پرجوش انداز میں ملے گا بلکہ اسکی کارگزاری پر اسے شاباش بھی دے گا لیکن جب کافی دیر تک خاموش کھڑے رہنے کے بعد یدشٹر نے اسکی طرف نہ دیکھا اور اپنا منہ پھیرے رکھا تب ارجن مایوس سا ہو کر اس کمرے سے نکل گیا تھا اور اس کے پیچھے پیچھے اتر کمار بھی اس کمرے سے چلا گیا تھا۔

وہاں سے نکلنے کے بعد ارجن پہلے دروپدی کے کمرے میں گیا۔ دروپدی اس کو وہاں دیکھ کر خوش ہو گئی وہ اس کو کچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ ارجن اس کے قریب گیا اور اسے مخاطب کرنے میں پہل کرتے ہوئے کہا سنو دروپدی تم جانتی ہو کہ میں جنگ کے میدان سے لوٹ رہا ہوں اور دشمن کے مقابلے میں ہمیں فتح ہوئی ہے اس جنگ سے جو دشمن کا مال و متاع ہمارے ہاتھ لگا ہے اس میں سے کچھ قیمتی چیزیں میرے حصے میں آئی ہیں جو میں تمہیں تحفے کے طور پر پیش کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں اسکے ساتھ ہی ارجن نے کچھ جواہرات اور قیمتی زیورات دروپدی کو پیش کیے جنہیں دیکھ کر دروپدی خوش ہو گئی تھی اسکے بعد ارجن جب مڑنے لگا تو دروپدی نے بے تاب ہو کر پوچھا تم کہاں جانے لگے ہو۔ اس پر ارجن کہنے لگا میں ایک اہم سلسلہ میں بات کرنے کے لئے بھیم سین کے کمرے کی طرف جاؤں گا اس پر دروپدی کہنے لگی میں سمجھتی ہوں کہ اب ہماری جلاوطنی کے دن پورے ہو چکے ہیں اب کسی پر ہماری شناخت ظاہر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے لہٰذا بھیم سین کے پاس میں تمہارے ساتھ چلوں گی۔

دروپدی کی یہ گفتگو سن کر ارجن مسکرایا اور تھوڑی دیر تک اسکی طرف غور سے دیکھتا رہا پھر وہ کہنے لگا اگر تمہارا یہی ارادہ ہے تو آؤ پھر میرے ساتھ۔ دروپدی وہ اشیاء جو ارجن نے اسکو تحفے میں دی تھیں وہ سنبھال کر اس نے اپنے کمرے میں رکھ لیں پھر وہ ارجن کے ساتھ ہو لی تھی۔

ارجن اور دروپدی دونوں جس وقت بھیم سین کے کمرے میں داخل ہوئے اس وقت وہ اپنے کمرے میں مسہری پر آرام کر رہا تھا۔ انہیں اپنے کمرے میں آتے دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا ارجن اور دروپدی آگے بڑھ کر اس کی مسہری پر بیٹھ گئے ارجن نے بھیم سین کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑی شفقت اور پیار میں کہا اے بھیم سین میرے بھائی میں ایک اہم مسئلے پر گفتگو کرنے کے لئے تمہارے کمرے میں آیا ہوں۔ اور دروپدی بھی میرے ساتھ چلی آئی ہے اب ایسا کرنے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے کیونکہ ہماری جلاوطنی کی مدت ختم ہو چکی ہے اور ہاں میں تم سے یہ کہنے آیا ہوں کہ تم جانتے ہو کہ جب کبھی بھی میں اپنی مہم سے لوٹتا ہوں میرا بڑا بھائی یدشٹر ہمیشہ بہترین انداز میں میرا استقبال کرتا رہا ہے پر آج مجھے اسکی طرف سے ایک شکایت ہے کیونکہ آج جب میں ہستنا پور والوں کے ساتھ جنگ سے واپس لوٹا ہوں تو جب میں اس کمرے کی طرف گیا جس میں اتر کمار' ویرت کا راجہ اور میرا بھائی یدشٹر بیٹھے ہوئے تھے تو جب تک میں اس کمرے میں کھڑا رہا میرا بھائی دوسری طرف دیکھتا رہا اور نہ صرف یہ کہ مجھ سے گفتگو اور کلام تک نہ کی بلکہ میری طرف دیکھا تک نہیں۔ نہ جانے کیا وجہ ہے مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے جس کی بنا پر میرا بھائی مجھ سے بات کرنے کے علاوہ میری طرف دیکھنا تک گوارہ نہیں کرتا۔

بھیم سین جواب میں کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اس موقع پر یدشٹر کمرے میں داخل ہوا اس کی پیشانی پر پٹی بندھی دیکھ کر بھیم سین اور ارجن کچھ پریشان ہو گئے تھے یدشٹر قریب آیا اور خصوصیت کے ساتھ ارجن کو مخاطب کر کے کہنے لگا سنو ارجن میں نے بھیم سین کے ساتھ تمہاری گفتگو سن لی ہے تمہاری پریشانی اور تمہاری فکر مندی اپنی جگہ بجا ہے دراصل میری پیشانی پر یہ زخم آ گیا تھا جس کی وجہ سے میں نے اپنا منہ پھیر کر رکھا تاکہ تم مجھے زخمی حالت میں نہ دیکھ سکو۔ اس پر ارجن نے بے چین ہو کر یدشٹر سے پوچھا اے میرے بھائی تم کیسے زخمی ہو گئے اسکے جواب میں یدشٹر نے وہ پوری داستان سنا دی کہ کس طرح ویرت کے راجہ نے ارجن کی تعریف کرنے پر قریب پڑی ہوئی لکڑی اٹھا کر اسکی پیشانی پر دے ماری اور اسے زخمی کر دیا تھا۔ اس انکشاف پر ارجن اور بھیم سین دونوں ہی بھڑک اٹھے پھر بھیم سین نے یدشٹر کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

سنو میرے بھائی اگر ویرت کے راجہ نے تمہیں پیشانی پر ضرب لگا کر زخمی کر دیا ہے تو پھر وہ زندہ نہ رہ سکے گا میں آج ہی اسے قتل کر دوں گا۔ بھیم سین کے خاموش ہونے پر ارجن

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بھی کہنے لگا اے میرے بھائی ۔ بھیم سین ٹھیک کہتا ہے وہ شخص جو ہمارے اُس بھائی پر ہاتھ اٹھائے جو ہمارے باپ کی جگہ ہے اسے ہم زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ اس پر یدشٹر مسکراتے ہوئے کہنے لگا میں تم دونوں کے جذبات کی قدر کرتا ہوں اور تم دونوں اپنی جگہ درست بھی ہو لیکن تمہیں ایسا معاملہ نہیں کرنا چاہئے میں ویرت کے راجہ کے لئے ایک اور سزا تجویز کر چکا ہوں اور وہ یہ کہ کل صبح ہی صبح ہم محل کے اس کمرے میں داخل ہوں گے جہاں راجہ کا تخت پڑا ہوا ہے میں اپنا بہترین اور خوبصورت لباس زیب تن کر کے بیٹھ جاؤں گا جبکہ تم چاروں بھائی اور دروپدی میرے پہلو میں بیٹھ جانا اور جب راجہ اپنے اراکین سلطنت کے ساتھ وہاں آئے گا تو ہم اس پر انکشاف کر دیں گے کہ تمہاری اصلیت کیا ہے اور ہم کن حالات کے تحت یہاں کام کرتے رہے ہیں ہماری اصلیت جاننے کے بعد اگر راجہ کوروں کے خلاف ہماری مدد کرنے پر تیار ہو گیا تو ہم اس سے تعاون کریں گے اور اگر اس نے ایسا کرنے سے انکار کیا تو ہم اسے قتل کر کے ویرت کے تاج و تخت پر قبضہ کر لیں گے اور ہاں میرے بھائیو اس ارادے سے ہمیں نکولا اور سیادیو کو بھی آگاہ کرنا چاہئے دروپدی ارجن اور بھیم سین نے یدشٹر کی اس تجویز کو پسند کیا پھر وہ چاروں اس طرف جا رہے تھے جہاں نکولا اور سیادیو رہتے تھے۔

دوسرے روز پانچوں پانڈو بھائیوں اور دروپدی نے اپنا بہترین لباس زیب تن کیا اور اس کمرے میں داخل ہوئے جہاں پر راجہ کا تاج و تخت پڑا رہتا تھا یدشٹر آگے بڑھ کر تخت پر بیٹھ گیا اور راجہ کا تاج اس نے اپنے سر پر رکھ لیا تھا جبکہ ارجن ۔ بھیم سین دروپدی نکولا سیادیو اسکے دائیں بائیں اس کے اراکین سلطنت کی طرح بیٹھ گئے تھے تھوڑی دیر بعد جب ویرت کا راجہ اپنے وزیروں اور مشیروں کے ساتھ اس کمرے میں داخل ہو اور اسنے دیکھا کہ اسکے تخت پر یدشٹر بیٹھا ہے اور اسکے دائیں بائیں وہ لوگ بیٹھے ہیں جو اسکے ہاں کام کرتے ہیں تو اس صورتحال پر ویرت کا راجہ بھڑک اٹھا اور یدشٹر کو مخاطب کر کے وہ کہنے لگا۔

اے کانکا تمہیں کیسے جرات ہوئی کہ میرے تخت پر بیٹھ جاؤ یقیناً تم نے ایسی حرکت کی ہے جس کی وجہ سے تمہیں قتل کیا جا سکتا ہے میں تمہیں تھوڑی دیر کی مہلت دیتا ہوں تم مجھے اس تخت پر بیٹھنے کی وجہ بتاؤ اور اگر تم معقول وجہ نہ بتا سکے تو ابھی اور اسی وقت تمہاری گردن کاٹ دی جائے گی۔ یدشٹر کے جواب دینے سے پہلے ہی ارجن اٹھ کھڑا ہوا اور ویرت کے راجہ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے ویرت کے راجہ تم کسی عام انسان سے مخاطب نہیں بلکہ وہ شخص جو تمہارے تخت پر بیٹھا ہے اور جسے تم نے کانکا کہہ کر پکارا ہے ہستنا پور کا مہاراجہ یدشٹر ہے چونکہ یہ جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہا ہے اور اپنی جلاوطنی کی مدت کے آخری سال میں اسے اپنی پہچان کو چھپانا تھا تو ایسا کرنے کے لئے یہ تمہارے ہاں چلا آیا اور تمہاری مصاحبت اس نے اختیار کر لی۔ پر اے راجہ اب اسکی جلاوطنی کی مدت پوری ہو چکی ہے اور اگر وہ اپنی شناخت ظاہر بھی کر دے تو اس کے لئے کوئی حرج اور نقصان نہیں ہے ارجن کے اس انکشاف پر ویرت کا راجہ چونک سا پڑا اور کہنے لگا یہ میری خوش نصیبی ہے کہ یدشٹر اس وقت میرے تخت پر بیٹھا ہوا ہے اگر یہ یدشٹر ہے تو اسکے بھائی اور اسکی ملکہ کہاں ہے۔ اس پر ارجن کہنے لگا ہم چاروں اسکے بھائی ہیں اور یہ سامنے بیٹھی ہوئی سرندھری اسکی ملکہ ہے اور یہ ہم پانچوں بھائیوں کی بیوی ہے۔ اس انکشاف پر ویرت کے راجہ اور اسکے وزیر آگے بڑھ کر بڑے پرجوش انداز میں پانڈو برادران سے ملنے گئے تھے جب یہ معاملہ ہو چکا تو یدشٹر نے ویرت کے راجہ کو مخاطب کر کے کہا۔

اے راجہ ہم اپنی جلاوطنی کی زندگی پوری کر چکے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنے چچا زاد بھائی دریودن سے اپنی سلطنت کا حصہ لے سکیں اور اس سلسلے میں ہم تم سے مدد اور تعاون کے طلب گار ہیں۔ یدشٹر کی اس گفتگو کے جواب میں ویرت کا راجہ بڑی فراخ دلی کے ساتھ کہنے لگا اے ہستنا پور کے عظیم راجہ میں تمہارے چچا زاد بھائی دریودن کے خلاف پرجوش انداز میں تمہاری مدد کروں گا بلکہ عملی طور پر میں تمہارے پہلو بہ پہلو حصہ بھی لوں گا ساتھ ہی میں تم سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ جب تک تم میرے شہر میں ہو تم ہی اس تخت پر بیٹھو گے اور میری ریاست پر حکومت کرو گے۔

جواب میں یدشٹر فوراً تخت سے اٹھ کھڑا ہوا اور بڑی ممنونیت سے اس نے ویرت کے راجہ کو مخاطب کر کے کہا سنو راجہ تم نے اپنی گفتگو سے ہمارا دل خوش کر دیا ہے اور ہمارے وہ سارے اندیشے دور کر دیئے ہیں جو ہمارے دلوں میں اٹھ رہے تھے تم چونکہ ہماری مدد پر آمادہ ہو گئے ہو اس لئے تمہیں پورا حق پہنچتا ہے کہ اپنی ریاست پر تم حکومت کرو بس ہم چاہتے ہیں کہ تمہاری ریاست کے اندر ہمیں کوئی ایسی جگہ کوئی ایسا شہر مل جائے جہاں ہم رہائش اختیار کر سکیں اور اپنی قوت کو جمع کرنا شروع کر دیں۔ اور مناسب وقت پر ہم کوروں کے خلاف حرکت میں آ کر جنگ کی ابتدا کر سکیں اس پر ویرت کا راجہ کہنے لگا۔ سنو میرے عزیزو میری ریاست میں سے تم جو بھی شہر پسند کرو گے وہ میں تمہاری تحویل میں دے دوں گا اور وہاں تم اپنی قوت کو مجتمع اور مربوط کر سکتے ہو جواب میں یدشٹر نے ویرت کے راجہ کے ایک سرحدی شہر کو پسند کیا سو ویرت کے راجہ نے وہ شہر ان کے حوالے کر دیا۔ پانڈو برادران دروپدی کو لے کر اس شہر میں منتقل ہو گئے اور کرشن کے علاوہ ان راجاؤں کی طرف بھی انہوں نے قاصد بھجوا دیئے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھے جو انکے دوست تھے اور انہیں یہ خبر بھی دی کہ وہ دریودن کے خلاف حرکت میں آنے والے ہیں۔

کرشن اور دوسرے دوست راجہ بھی اپنے اپنے لشکر کے ساتھ وہاں پہنچ گئے تھے اس کے بعد دریودن کی طرف پیغام بھجوایا گیا کہ وہ پانڈو برادران کی آدھی سلطنت ان کے حوالے کر دے جب دریودن نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا تو پانڈو اور کورو برادران کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ اس جنگ میں خصوصیت کے ساتھ کرشن اور دوسرے دوست راجہ پانڈو برادران کی خلوص دل کے ساتھ مدد کر رہے تھے۔ یہ جنگ کئی روز تک جاری رہی اس جنگ میں بڑے بڑے سورما کام آئے ۔بھیشم اس شخص کے ہاتھوں مارا گیا تھا جس کے گلے میں عزازیل نے پھولوں کا ہار پہنا دیا تھا ۔بھیشم کے علاوہ دریودن' اس کا باپ' رادیو اور دوسرے بڑے بڑے جنگجو سورما بھی اس جنگ میں مارے گئے تھے دریودن کے بھائی بھی اس جنگ میں کام آ گئے تھے اور نتیجتاً اس جنگ میں پانڈو برادران کو فتح نصیب ہوئی اس طرح ایک طویل مدت کے بعد کوروں کا خاتمہ کرنے کے بعد پانڈو برادران اپنی سلطنت واپس لینے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

○

پانڈو برادران اور کوروں کی اس فیصلہ کن جنگ کے بعد یوناف اور بیوسا ہندوستان سے نکل کر ارض فلسطین کی طرف چلے گئے تھے۔ جبکہ ان سے بہت پہلے عزازیل فلسطین کی طرف جا چکا تھا اور عارب اور بنیطہ بھی اس سرزمین کی طرف چلے گئے تھے۔ سلیمانؑ کے بعد فلسطین کی سرزمین کے اندر ایک انقلاب رونما ہو گیا تھا آپ کے بعد آپ کے بیٹے کی غیر دانشمندانہ حرکات کے باعث فلسطین دو حصوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔ ایک حصے پر سلیمانؑ کا بیٹا رحیعام حکومت کرنے لگا تھا اور اس حصے کا نام یہودیہ رکھا گیا تھا جبکہ دوسرے حصے پر فلسطینیوں کا ایک سردار یربعام حکومت کرنے لگا تھا اور فلسطین کے اس حصے کا نام سامریہ رکھا گیا تھا اس طرح فلسطین کے اندر یہودیہ اور سامریہ نام کی دو سلطنتیں قائم ہو گئی تھیں۔

سلیمانؑ کے بیٹے رحیعام کے بعد اسکا بیٹا ابیام حکمران بنا اس ابیام کے بعد اسکا بیٹا آسا اور پھر آسا کے بعد اسکا بیٹا یہوسفط یہودیہ کی سلطنت کا بادشاہ ہوا اسی طرح یربعام کے بعد اسکا بیٹا ندب سامریہ کی سلطنت کا بادشاہ بنا ندب کے بعد ۔بعشا اسکے بعد زمری پھر اسکا بیٹا عمری اور اس عمری کے بعد اخیاب نام کا شخص سامریہ کی سلطنت کا بادشاہ ہوا اس اخیاب کے دور حکومت میں یوناف اور بیوسا ارض فلسطین کے اندر داخل ہوئے تھے اور اسی اخیاب ہی کے دور میں اللہ کے پیغمبر الیاسؑ کو اس سرزمین کی طرف مبعوث کیا گیا تھا اس دوران ارض فلسطین کے

ہمسائیوں کے اندر بھی ایک انقلاب رونما ہو چکا تھا۔ عرب کے صحراؤں سے آموری ایک قوت اور ایک قہر بن کر نمودار ہوئے تھے اور وہ ارض شام پر چھا گئے تھے انہوں نے آشوریوں پر پے در پے حملے کر کے انہیں اپنے علاقوں میں سمٹ جانے پر مجبور کر دیا تھا اور شام کے اندر دمشق کو اپنا دارالسلطنت بنا کے ایک مضبوط سلطنت قائم کر لی تھی جن دنوں فلسطین میں سامریہ کی سلطنت پر اخیاب اور یہودیہ کی سلطنت پر یہوسفط بادشاہ تھا ان دنوں دمشق میں ارم بن ہدد نام کا ایک شخص آرامی عربوں کا بادشاہ تھا۔

○

ایک روز عزازیل سامریہ کے بادشاہ اخیاب کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا اے بادشاہ میرا نام عزازیل ہے اور بنیادی طور پر میں ایک نجومی' ستارہ شناس اور رمل کا ماہر ہوں اپنے اسی فن کو لیکر میں شہر شہر قریہ قریہ اور بستی بستی گھومتا ہوں اور لوگوں کی فلاح کا کام کرتا ہوں اے بادشاہ میں آپ کے لئے ایک اچھی خبر بلکہ آپ یوں کہہ سکتے ہیں کہ میں آپ کے لئے ایک خوشخبری لے کر آیا ہوں جس کے باعث نہ صرف یہ کہ آپکی ذاتی زندگی سنور کر رہ جائے گی بلکہ آپ کی سلطنت کے اندر بھی ایک خوش کن انقلاب رونما ہو جائے گا۔ عزازیل کی یہ گفتگو سن کر سامریہ کے بادشاہ اخیاب نے اس کی طرف دلچسپی اور شوق سے دیکھتے ہوئے پوچھا اے اجنبی تو پہلی بار میرے ہاں ایک نجومی اور ستارہ شناس کی حیثیت سے داخل ہوا ہے بہرحال تم کہو کیا کہنا چاہتے ہو اگر تمہاری دی ہوئی خبر میں میری بھلائی ہوئی تو میں تمہارے مشورے تمہاری تجویز کو ضرور اپنانے کی کوشش کروں گا۔ اخیاب کا یہ جواب سن کر عزازیل خوش ہوا اور تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد اس نے اپنے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے آگے کہنا شروع کیا۔

اے بادشاہ صیدا کے بادشاہ اتبعل کی ایک بیٹی ہے نام جس کا ایزبل ہے۔ اور سن اے بادشاہ یہ ایزبل خوبصورتی اور اپنی کشش میں حسن کی رنگین قبا' گلاب کی شاخ' یادوں کے سرد خانوں میں حسن کی یاد' انسانی عظمت کا گیت مکمل سرسبزی اور ثمرریزی اور مہر و محبت کی ایک پرکشش کھیتی ہے۔

اے بادشاہ اس ایزبل کی خوبصورتی اس کا حسن نیل کی شہزادیوں' سوچوں کی پریوں' فطرت کے تجسس' انبساط اور لطافت کی تاثیر اور زرفشاں کرنوں جیسا ہے میں نے اسے بڑے قریب اور نزدیک سے دیکھا ہے میں نے اپنی زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ پری جمالوں کے اندر گزارا ہے اور میں نے اپنی زندگی میں ایسی پرکشش اور ایسی خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی اے بادشاہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس ایزبل کا بدن حسن کا ایک انگارہ اور چہرہ دہکتا گلاب ہے۔ اور وہ اپنی ذات میں قرب کے موسم جیسی پرکشش اور جاذب نظر ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ اس شہزادی کے ساتھ شادی کر لیں تو وہ نہ صرف عملی طور پر بلکہ فکری طور پر بھی آپ کے لئے سود مند ہوگی آپ کی ذات کیلئے ایک سکون اور خوشی کا باعث بنے گی اور اسکا یہاں آنا آپ کی سلطنت کیلئے شادابی اور امن و سکون کا باعث بن جائے گا۔

عزازیل کی خوش کن الفاظ پر مبنی یہ باتیں سن کر اخیاب بے حد خوش ہوا تھوڑی دیر تک وہ خاموش رہ کر مستقبل کی خوش آئند سوچوں میں کھویا رہا پھر اس نے عزازیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا سنو اے اجنبی ستارہ شناس تم نے واقعی مجھے ایک اچھی اور خوش کر دینے والی خبر دی ہے اگر تمہارا ستاروں کا علم یہ بتاتا ہے کہ صیدا کے بادشاہ اتبعل کی بیٹی ایزبل میرے لئے اور میری سلطنت کیلئے سرسبزی اور ثمرریزی کا باعث بنتی ہے تو میں اس سے ضرور شادی کروں گا اور اسکے بعد اخیاب نے عزازیل سے خوش ہوتے ہوئے اسے کچھ انعام دے کر فارغ کر دیا تھا۔ اخیاب کے اس کمرے سے عزازیل جب باہر نکلا تو وہاں عارب اور بنبیطہ اسکے انتظار میں کھڑے ہوئے تھے۔ ان دونوں کے پاس عزازیل مسکراتا ہوا آیا اور ان دونوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو میرے عزیزو میں اپنے مقصد اور اپنے مدعا میں پوری طرح کامیاب ہوا ہوں میں نے سامریہ کی سلطنت کے بادشاہ اخیاب کے سامنے صیدا کی شہزادی ایزبل کی خوبصورتی کی تعریف کی اور وہ میرے ان الفاظ سے ایسا متاثر اور خوش ہوا ہے کہ اس نے ایزبل سے شادی کا فیصلہ کر لیا ہے۔ سنو میرے ساتھیو ایزبل جہاں خوبصورت اور پرکشش ہے وہاں بھی وہ بعل دیوتا کی پرستش میں انتہا پسند بھی ہے جب یہ اخیاب ایزبل سے شادی کرے گا تو ایزبل ضرور اپنے ساتھ بعل دیوتا کے بت کو لیکر فلسطین آئے گی اس طرح ایزبل کی وجہ سے فلسطین کے اندر بھی خداوند قدوس کے ساتھ ساتھ بعل دیوتا کی پرستش کا کام شروع ہو جائے گا اور اس طرح ایزبل کی وساطت سے فلسطین کی سرزمین کے بام و در شرک میں جل اٹھیں گے یہاں کی فضا شرک سے داغ دار ہو گی اور یوں بعل جبر کے ایک دیوتا کی حیثیت سے فلسطین میں مشہور و معروف ہو جائے گا اور ہر طرف گناہ اور بدی کی آندھی کے تھپیڑے اور ہر سو موت کے گرداب اٹھ کھڑے ہوں گے میرے ساتھیو آؤ اب اس وقت کا انتظار کریں جب اخیاب ایزبل سے شادی کرے اور ایزبل کے باعث فلسطین کی فضاؤں کے اندر ہمہ وقت بعل دیوتا کی پرستش کی آوازیں گونجنے لگیں اس کے ساتھ ہی میں تم پر یہ بھی انکشاف کروں کہ میں سامریہ

کی اس سلطنت کے مرکزی شہر سامریہ شہر میں تم دونوں کی رہائش کیلئے ایک مقام بھی حاصل کر لیا ہے آؤ اب اس مکان کی طرف چلتے ہیں تاکہ سامریہ کے اندر تم دونوں اپنی رہائش کی ابتدا کر سکو اسکے ساتھ ہی عزازیل عارب اور بنبطہ کو لیکر سامریہ شہر کی مختلف گلیوں میں ہوتا ہوا آگے بڑھنے لگا تھا۔

○

عزازیل کی گفتگو سے متاثر ہو کر سامریہ کے بادشاہ اخیاب نے صیدا کے بادشاہ اتبعل کو اسکی بیٹی ایزبل کا پیغام بھجوا دیا جو منظور کر لیا گیا اس طرح ایزبل کی شادی اخیاب سے ہو گئی۔ اس شادی کے موقع پر صیدا کی شہزادی ایزبل اپنے ساتھ بعل دیوتا کا بت بھی لے کر آئی تھی صیدا میں آباد قوم چونکہ صدیوں سے بعل دیوتا کی پرستش کرتی چلی آ رہی تھی اور اس بعل دیوتا کی پرستش میں شہزادی ایزبل انتہا پسند سمجھی جاتی تھی لہذا وہ شادی کے موقع پر صیدا سے سامریہ میں اپنے محبوب بعل دیوتا کا بت بھی لے کر آئی تھی یہ بت سونے کا تھا اور قد میں بیس گز اونچا تھا اور اسکے چار منہ تھے اسے سامریہ کے باہر ایک بلند کوہستانی ٹیلے پر نصب کر دیا گیا تھا اس ٹیلے پر بعل کے لئے ایک بہت بڑے مندر کی صورت میں ایک عمارت تعمیر کی گئی تھی جس کے اندر اس دیوتا کا بت رکھا گیا تھا اور چار سو تنومند جوان اس کی خدمت پر مقرر کئے گئے تھے۔ اور ا نگنت پجاری بعل دیوتا کے اس مندر کے اندر بھی مقرر ہوئے جن کے اخراجات اخیاب برداشت کرتا تھا اس طرح فلسطین کے اندر ایزبل کے آنے سے شرک کی ابتدا ہو گئی تھی اور لوگ بڑھ چڑھ کر بعل دیوتا کی پوجا کرنے لگے تھے۔

یہ بعل دیوتا شام اور یمن کے درمیان پھیلی ہوئی بہت سی اقوام کا دیوتا مانا جاتا تھا اور دیگر کئی اقوام کے اندر اس بعل دیوتا کی پوجا پاٹ کی جاتی تھی۔ حتیٰ کہ حجاز کی سرزمین کے اندر جبل نام کا جو بت تھا وہ بھی بعل دیوتا ہی تھا شمالی شام کے علاقے راس الشمرہ کے موجودہ دور میں ملنے والی قدیم لوحوں سے بھی یہ پتہ چلتا ہے کہ بعل کو موت و حیات' خوراک زراعت اور مویشیوں کا دیوتا خیال کیا جاتا تھا اسکے علاوہ اسے بادل برسانے اور فصلیں اگانے کا ایک وسیلہ سمجھا جاتا تھا۔ شام کی سرزمین کے اندر اس بعل دیوتا کا ایک حریف حجارہ جو امیل کہلاتا تھا لبنان کی سرزمین کا ایک چھوٹا سا شہر جس کا نام بابک ہے اور جو بقاع کی سطح مرتفع کے کنارے تقریباً تین ہزار آٹھ سو پچاس فٹ کی بلندی پر واقع ہے اور باغوں اور نخلستانوں سے گھرا ہوا ہے یہ شہر بھی اس بعل دیوتا ہی کے نام پر آباد کیا گیا تھا۔

صیدا کی شہزادی ایزبل اور بعل دیوتا کے سامریہ کی سلطنت میں آنے کے بعد جو ہر طرف شرک و کفر کا دور دورہ ہوا تو جہالت کے اس طوفان میں خداوند قدوس نے اپنے نبی الیاسؑ کو

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

مبعوث کیا آپ کا تعلق شبہ خاندان سے تھا اور آپ جلعاد شہر میں پیدا ہوئے۔ نبوت عطا ہونے کے بعد الیاسؑ سامریہ کے بادشاہ اخیاب کے پاس آئے اور اسے شرک سے اور کفران نعمت سے باز رکھنے کی کوشش کی لیکن اس نے الیاسؑ کی باتیں ماننے کے بجائے آپ سے دشمنی کرنی شروع کر دی تھی ان حالات میں خداوند قدوس کے احکامات کے مطابق آپ دریائے یردن کے قریب کریت نام کے ایک نالے کی طرف چلے گئے تھے اور ساتھ ہی خداوند قدوس کی طرف سے آپ کی تسلی کے لئے آپ پر یہ بھی وحی کی گئی کہ اس نالے کے اندر زندگی بسر کرتے ہوئے پریشان اور غمگین ہونے کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ خداوند قدوس کی طرف سے پرندے انکے لئے کھانا لے کر آیا کریں گے اور یہ کہ وہ اس نالے سے پانی پی کر ایک وقت مقررہ تک یہاں دن گزاریں۔

پس ایسا ہوا کہ خداوند قدوس کے مطابق الیاس اسی نالے میں ایک پناہ گاہ بنا کر رہنے لگے صبح و شام خداوند کے حکم کے مطابق پرندے انہیں کھانا پہنچاتے اور نالے کا پانی پی کر آپ گزر بسر کرتے رہے۔ یہاں تک کہ سامریہ کی سلطنت کے اندر قحط پڑ گیا اور بارش ہونا بند ہو گئی جس کے باعث وہ نالہ بھی خشک ہو گیا تب خداوند قدوس کی طرف سے الیاسؑ کو حکم ہوا کہ وہ اس نالے سے نکل کر صارپتہ نام کے قصبے کی طرف روانہ ہو جائیں۔ اس لئے کہ وہاں خداوند قدوس کی طرف سے ایک بیوہ کو پہلے ہی حکم دے دیا گیا ہے کہ الیاسؑ کی پرورش اور دیکھ بھال کرے ساتھ ہی الیاس کو یہ بھی حکم ہوا کہ صارپتہ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں الیسع نام کے شخص کو بھی اپنے ساتھ لے لے اس لئے کہ ان کے بعد فلسطین کی سرزمین میں الیسع ہی نبی کی حیثیت سے خداوند کے احکامات اس کے بندوں تک پہنچائیں گے۔

پس کریت نام کے اس نالے سے نکل کر آپ صارپت کے قصبے کی طرف روانہ ہوئے راستے میں انہوں نے الیسع کو دیکھا کہ وہ اپنی زمین جوت رہے تھے الیاس انکے قریب آئے اور جس طرح انہیں خداوند کی طرف سے حکم ملا تھا اور اسکے مطابق انہوں نے اپنی چادر الیسع پر ڈال دی جس کا اثر یہ ہوا کہ الیسع اپنا سارا کام چھوڑ کر ان کے ساتھ ہو لئے اس طرح الیسعؑ اور الیاسؑ دونوں صارپت کے قصبے میں پہنچے انہوں نے دیکھا قصبے کے باہر ایک عورت لکڑیاں چن رہی تھی الیاسؑ کو خداوند کی طرف سے راہنمائی کی گئی کہ یہی وہ عورت ہے جس کے ذمے تمہاری پرورش اور دیکھ بھال کی گئی ہے الیاسؑ لکڑیاں چننے والی اس عورت کے پاس آئے اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگے۔

اے خاتون! میں اور میرا یہ ساتھی دونوں پردیسی ہیں کیا ایسا ممکن نہیں کہ تو ہمیں پانی پلائے اور ہمارے لئے کچھ کھانے کو بھی لے آئے۔ اس پر وہ عورت الیاسؑ کو مخاطب کر کے بڑی عاجزی سے کہنے لگی اے اجنبی تو اپنے ساتھی کے ساتھ پانی تو جس قدر چاہے پی سکتا ہے لیکن قسم مجھے اپنے خدا کی میرے پاس روٹی نہیں ہاں میرے گھر میں مٹکے کے اندر تھوڑا سا آٹا ہے اور مٹی کی ایک کپی میں تھوڑا سا گھی ہے میں شہر سے باہر اس غرض سے آئی ہوں کہ لکڑیاں چنوں اور واپس جا کر اس آٹے اور گھی سے اپنے بیٹے کو کھانا پکا کر دوں جو ابھی چھوٹا ہے اور اگر میں نے ایسا نہ کیا تو مجھے خدشہ ہے کہ وہ مر جائے گا۔

اس عورت کی ڈھارس بندھاتے ہوئے الیاسؑ کہنے لگے اے معزز خاتون تو ٹھیک کہتی ہے تو مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے چل میں اپنے خدا کے حکم کے تحت تیری طرف آیا ہوں دیکھ میرے خدا نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ جب تک میں اپنے ساتھی کے ساتھ تیرے ہاں قیام کروں گا اور جب تک اس سرزمین کے اندر قحط پھیلا ہوا ہے اس وقت تک تیرے اس مٹکے سے آٹا اور گھی کی کپی سے گھی ختم نہ ہو گا۔ وہ عورت سمجھ گئی کہ یہی وہ شخص ہے جس کی دیکھ بھال کیلئے اسے اشارہ کیا گیا تھا لہٰذا وہ ان دونوں کو لے کر اپنے گھر کی طرف چلی گئی اس طرح الیاسؑ نے الیسعؑ کے ساتھ اس خاتون کے ہاں قیام کیا اور جب تک وہ وہاں ٹھہرے رہے اس مٹکے سے آٹا اور اس کپی سے گھی ختم نہ ہوا۔ اس کے بعد الیاس کو خداوند کی طرف سے حکم ہوا کہ وہ ایک بار پھر اخیاب کی طرف جائیں اور اسے شرک سے منع کریں پس خداوند کا حکم پا کر الیاسؑ اپنے شاگرد الیسعؑ کے ساتھ پھر اخیاب سے ملنے کے لئے سامریہ شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔

الیاسؑ جب سامریہ شہر کے قریب گئے تو وہاں انکی ملاقات سامریہ کے بادشاہ اخیاب کے حاجب عبدیا سے ہوئی عبدیا ایک نیک شخص تھا اور اللہ کے نیک بندوں کی حفاظت کرنے والا تھا جبکہ دوسری طرف بادشاہ اخیاب اپنی ملکہ ایزبل کی فرمائش کے تحت ہر اس شخص کو قتل کروا دیتا تھا اور اذیتیں دیتا تھا جو بعل دیوتا کی پرستش کو شرک قرار دے کر خدائے واحد کی طرف بلاتا تھا یہی حالت الیاسؑ کی بھی ہوئی تھی جب وہ پہلی بار اخیاب کی طرف گئے تھے اور بعل دیوتا کی پرستش کو شرک قرار دے کر اسکے خلاف آواز اٹھائی تو ایزبل اور اخیاب دونوں آپکے خلاف ہو گئے اور آپ نے خداوند قدوس کے احکام کے تحت آپ نے کریت کے نالے میں پناہ لی تھی۔ عبدیا نے الیاسؑ کو دیکھا تو وہ بڑا فکر مند ہوا اسے خدشہ ہوا کہ اگر بادشاہ نے الیاسؑ کو دیکھ لیا تو وہ ضرور اس شخص کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ اس موقع پر عبدیا نے الیاسؑ کو مخاطب کرنے میں پہل کی اور کہا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اے الیاسؑ! میں تیرے لئے اپنے بادشاہ اخیاب سے خوفزدہ ہوں اس لئے کہ جب اسے
خبر ہو گی کہ تم شہر میں داخل ہوئے ہو تو مجھے خطرہ ہے کہ وہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔
لہٰذا میرا تم کو یہ مخلصانہ مشورہ ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ اس پر الیاسؑ نے عبدیا کو مخاطب کر
کے کہا اے عبدیا تم میرے معاملہ میں کوئی خطرہ کوئی خوف محسوس نہ کرو اس لئے کہ میں اپنے
خداوند قدوس کے احکام کے تحت اس طرف آیا ہوں تم جاؤ اور اپنے بادشاہ اخیاب کو میرے
آنے کی اطلاع کرو کیونکہ میں اپنے آقا اپنے مالک اپنے خدا کے حکم کے تحت اس سے بات
کرنا چاہتا ہوں پس عبدیا مجبور ہوا اور اپنے بادشاہ اخیاب کو جا کر الیاسؑ کے آنے کی اطلاع
دی۔ اخیاب نے عبدیا کو واپس بھیجا کہ الیاسؑ کو لے کر میرے پاس آئے جب الیاسؑ اور آپ
کے شاگرد الیسعؑ کو اخیاب کے سامنے پیش کیا گیا تو الیاس کو مخاطب کر کے اخیاب نے کہا۔
اے الیاسؑ تو پھر اس شہر میں داخل ہو گیا کیا تو چاہتا ہے کہ تو اپنی باتوں سے بنی اسرائیل
کے اندر نفرت اور عداوت پھیلا دے اس پر الیاسؑ نے کمال جراتمندی اور بے خوفی کا مظاہرہ
کرتے ہوئے اخیاب کو مخاطب کر کے کہا اے اخیاب غور سے سنو میں اپنی باتوں سے بنی
اسرائیل کے اندر عداوت اور بے راہ روی نہیں پھیلا رہا بلکہ یہ کفر یہ عصبیت تو بنی اسرائیل
کے اندر تمہارے اور تمہاری ملکہ کی وجہ سے پھیل رہی ہے سو بادشاہ اس سے پہلے لوگ گناہ
ضرور کرتے تھے پر وہ اپنے خداوند قدوس کو واحد جانتے ہوئے اسکی بندگی اور عبادت بھی کرتے
تھے پر اے بادشاہ جب سے تم نے صیدا کی اس شہزادی ایزبل سے شادی کی ہے اور وہ اپنے
ساتھ سونے کا بعل دیوتا کا بت بھی لے کر آئی ہے تب سے اس سرزمین کے اندر شرک کا دور
دورہ شروع ہو گیا اور تو نے ایزبل کا کہا مانتے ہوئے بعل دیوتا کو کوہستان کرمل پر نصب کروا دیا
ہے اور وہاں تو نے اسکے لئے ایک مندر تعمیر کرنے کے علاوہ اس مندر میں ساڑھے چار سو کے
قریب پجاری بھی رکھ دیئے ہیں پس اے بادشاہ تیرے ایسا کرنے سے اس سرزمین میں شرک
پھیلا ہے اور شرک کی وجہ سے اس سرزمین میں بدامنی اور بداعمالی نے گھر کر لیا ہے پس اس بنا
پر میں کہہ سکتا ہوں کہ اے بادشاہ اس سرزمین میں اور بنی اسرائیل کے اندر تیری وجہ سے
بے راہ روی اور گناہ اور عداوت پھیل گئی ہے۔
الیاسؑ کی اس گفتگو کے جواب میں اخیاب کہنے لگا سنو الیاسؑ میں سمجھتا ہوں کہ میری ملکہ
ایزبل نے کوئی بڑا کام نہیں کیا تم دیکھتے ہو کہ جب سے بعل دیوتا کے بت کو کوہستان کرمل پر
بننے والے مندر کے اندر رکھا گیا ہے لوگ جوق در جوق اس کی طرف آتے ہیں اور اس سے
اپنی مرادیں طلب کرتے ہیں اور تم جانتے ہو کہ بعل دیوتا کی صرف یہیں پرستش نہیں ہو رہی

بلکہ لبنان کے کوہستانی سلسلوں سے لیکر یمن تک پھیلی ہوئی اقوام میں سے بہت سی ایسی ہیں جو
اس بعل کو اپنا دیوتا تسلیم کرتی ہیں۔ اس کے آگے اپنے سر کو خم کرتی ہیں اور اسے اپنا کارساز
سمجھ کر اس پر نذر چڑھانے کے علاوہ اس سے مرادیں مانگتی ہیں اے الیاسؑ اگر تو سمجھتا ہے کہ
یہ بعل دیوتا جھوٹا ہے تو پھر تو لوگوں کے سامنے کوئی ایسا معجزہ دکھا جس کی وجہ سے لوگوں پر
ثابت ہو جائے کہ بعل دیوتا کی پرستش شرک ہے اور بعل دیوتا کی وجہ سے ان سرزمینوں کے
اندر گناہ اور بدی پھیلی ہے۔ اخیاب کی یہ گفتگو سن کر الیاسؑ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر آپ
نے اخیاب کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

سنو اخیاب جس طرح خداوند قدوس کی طرف سے مجھ کو حکم ملا ہے اسکے مطابق میں تم
سے یہ کہتا ہوں کہ کوہستان کرمل پر جہاں تم نے بعل دیوتا کا مندر تعمیر کر رکھا ہے وہاں تو بنی
اسرائیل کے بڑے بڑے اور سرکردہ لوگوں کو جمع کر اور بعل دیوتا کے جو ساڑھے چار سو پجاری
ہیں جو دن رات بعل کی دیکھ بھال اور خدمت میں لگے رہتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ بعل کی
پوجا پاٹ اور پرستش و پوجا بھی کرتے ہیں تو ان پجاریوں کو بھی وہاں جمع کر پھر جو کچھ میرے خدا
نے مجھ سے کہا ہے اسکے مطابق تو ایسا کر کہ ان سے کہہ کہ بعل دیوتا کے مندر کے سامنے
لکڑیوں کا ایک ڈھیر لگائیں پھر ایک بیل لے کر اسے ذبح کریں اور اسکے گوشت کے ٹکڑے
ٹکڑے کر کے ان لکڑیوں پر ڈال دیں اس طرح میں بھی اپنی طرف سے مندر کے سامنے ایک
لکڑیوں کا ڈھیر لگاؤں گا اور ایک بیل ذبح کر کے اور اسکا گوشت کاٹ کر ان لکڑیوں کے اوپر رکھ
دوں گا۔

پس اے بادشاہ جب ایسا ہو چکے اور تیرے پجاری لکڑیوں پر بیل ذبح کر کے ڈال دیں اور
میں بھی ایسا کر لوں اور پھر تیرے پجاری بعل دیوتا سے دعا مانگیں گے اور میں اپنے خداوند کے
حضور دعا مانگوں گا اور جس کی لکڑیوں کو بھی آگ لگ جائے اور گوشت بھسم ہو کر رہ جائے وہ
سچا ہو گا کہ سامریہ کے بادشاہ اخیاب نے الیاسؑ کی اس تجویز کو پسند کیا اور مسکراتے ہوئے کہنے
لگا اے الیاسؑ تم یہیں قیام کرو میں پجاریوں سے مشورہ کر کے ایک دن مقرر کرتا ہوں اس دن
بنی اسرائیل کے سارے سرکردہ لوگوں کو وہاں جمع کر کے اور پھر تمہاری تجویز پر عمل کیا جائے
گا۔ یوں الیاسؑ نے اپنے شاگرد الیسعؑ کے ساتھ سامریہ شہر میں قیام کیا اس دوران بادشاہ کی
طرف سے ایک دن مقرر کر دیا گیا جس دن بنی اسرائیل کے سارے سرکردہ لوگوں کو وہاں جمع
ہونے کا حکم دیا گیا اور پجاریوں کو بھی وہاں آنے کیلئے کہہ دیا گیا تھا۔
الیاسؑ اور بعل دیوتا کے پجاریوں کے درمیان جو دن مقرر ہوا تھا اس روز الیاسؑ اپنے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

شاگرد الیسعؑ کے ساتھ کوہستان کرمل پر آئے اور انکے مقابلے میں پجاری بھی وہاں آگئے تھے دونوں گروہ اپنے اپنے بیل ذبح کرنے لگے تھے کہ اپنی اپنی قربانی کی تیاری کریں اور یہ دیکھیں کہ کس کی قربانی قبول ہوتی ہے اور کس کی نامنظور ہوتی ہے۔ اس موقع پر سامریہ کا بادشاہ اخیاب اسکی ملکہ ایزبل اور بے شمار اسرائیلی بھی کوہستان کرمل پر وہ مقابلہ دیکھنے کیلئے جمع ہو گئے تھے عین اس وقت یوناف اور بیوسا ہندوستان کی سرزمین سے کوہستان کرمل پر نمودار ہوئے تھے انہوں نے وہاں جمع ہونے والے لوگوں میں سے کچھ سے پوچھ گچھ کر کے سارے معاملے کی نوعیت جانی پھروہ بھی اس مقابلہ کو دیکھنے کیلئے وہاں کھڑے ہو گئے تھے۔ یوناف اور بیوسا تھوڑی دیر تک الیاسؑ کو اپنے ساتھی الیسعؑ اور دوسری طرف بعل دیوتا کے پجاریوں کو اپنی اپنی تیاری مکمل کرتے ہوئے دیکھتے رہے پھربیوسا نے اپنے پہلو میں کھڑے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

اے یوناف اس موقع پر جبکہ اس کوہستان کرمل پر اللہ کے نبی الیاسؑ اور الیسعؑ کا مقابلہ دیوتا کے پجاریوں سے ہونے والا ہے۔ یہ ایک طرح سے حق و باطل اور نیکی اور بدی کا مقابلہ ہے اس مقابلے میں ہمیں اللہ کے نبی الیاسؑ کا ساتھ دینا چاہئے بیوسا کی اس گفتگو پر یوناف نے عجیب طرح سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اے بیوسا ہم دونوں کی کیا مجال اور جرات کہ ہم اللہ کے نبی اور رسول کی مدد کر سکیں اس لئے کہ نبی تو وہ ہستی ہوتی ہے جسے خدائے واحد اپنے بندوں کی ہدایت اور رہنمائی کیلئے چن لیتا ہے جس پر وحی آتی ہے اور خدا اپنے نبی سے براہ راست ہم کلام ہوتا ہے۔ جس کسی کو بھی خداوند اپنے نبی کے لئے چن لیتا ہے تو وہ نیکی اور خیر میں خدا کا نائب ہوتا ہے وہ ہرشے سے بالاتر ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ بھی عام انسانوں کی طرح ہوتا ہے مگر عمل اور ارادہ میں ہر قسم کی بدی کے ظہور کو ناممکن بنا دیتا ہے اور ہر حال میں پیغام توحید اور راست بازی اقوام کو سناتا ہے چونکہ نبی کا تعلق براہ راست خداوند سے ہوتا ہے اور خداوند ہی کی طرف سے احکامات دیئے جاتے ہیں لہٰذا اگر نبوت کی اس تکمیل میں کوئی اس کا ساتھ نہ دے تو وہ اکیلا ہی اس کام کو سرانجام دے سکتا ہے۔ اس لئے کہ اسے خداوند کی تائید اور نصرت حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا اے بیوسا ہم ایک حقیر اور عاجز انسان کی حیثیت سے اللہ کے نبی کی کیا مدد کر سکتے ہیں۔ یہاں تک کہنے کے بعد یوناف تھوڑی دیر کیلئے رکا پھردوبارہ وہ اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

اور ہاں بیوسا یہ اللہ کے نبی تو روشنی کا ایک دھارا اور نور کا ایک مینار ہوتے ہیں ناواقف لوگ جب اپنے قیاس و گمان کی بنا پر مذہب کی تاریخ مرتب کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ انسان نے اپنی زندگی کی ابتدا شرک کی تاریکیوں سے کی پھر تدریجی ارتقا کے ساتھ ساتھ یہ تاریکی چھٹتی اور روشنی پھیلتی گئی یہاں تک کہ آدمی توحید کے مقام پر پہنچا۔

جبکہ معاملہ اسکے بالکل برعکس ہے دنیا میں انسان کی زندگی کا آغاز پوری روشنی میں ہوا ہے خداوند نے سب سے پہلے جس انسان کو پیدا کیا تھا اسے یہ بھی بتا دیا گیا تھا کہ حقیقت کیا ہے اور تیرے لئے صحیح راستہ کون سا ہے اس کے بعد ایک مدت تک نسل آدم راہ راست پر رہی اور ایک ہی رہی پھرلوگوں نے نئے نئے راستے نکالے اور مختلف طریقے ایجاد کر لئے اس وجہ سے نہیں کہ انکو حقیقت نہیں بتائی گئی تھی بلکہ اس وجہ سے کہ حق کو جاننے کے باوجود کچھ لوگ اپنے جائز حق سے بڑھ کر امتیازات ' فوائد اور منافع حاصل کرنا چاہتے تھے اور لوگ ایک دوسرے پر ظلم سرکشی کرنے لگے تھے۔ اسی خرابی کو دور کرنے کیلئے خداوند نے انبیاء کرام کو نزول کرنا شروع کیا یہ انبیاء اس لئے نہیں بھیجے جاتے کہ ہرایک اپنے نام سے ہرنئے مذہب کی بنیاد ڈالے یا اپنی ایک نئی امت بنا ڈالے بلکہ انکے بھیجے جانے کی غرض یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے اس کھوئی ہوئی راہ حق کو واضح کر کے انہیں پھر سے ایک امت بنا دیں۔

یہاں تک کہنے کے بعد یوناف جب خاموش ہوا تو بیوسا نے پھراسے مخاطب کر کے پوچھا اے یوناف یہ جو الیاس اور الیسع کے مقابلے میں بعل دیوتا کے پجاری آئے ہیں تو بعل دیوتا کے علاوہ یہ اور کس کس کی پوجا کرتے ہیں۔ اور خصوصیت کے ساتھ یہ بنی اسرائیل خدائے واحد کو چھوڑ کر ان بتوں کی پوجاپاٹ میں کیسے مبتلا ہو گئے ہیں۔ کیا یہ موجودہ بادشاہ اخیاب کے دور میں اس گمراہی کی طرف مائل ہوئے ہیں یا پہلے ہی انکے اندر بتوں کی پوجا کرنے کے آثار پائے جاتے تھے۔ بیوسا کے اس سوال پر یوناف تھوڑی دیر تک غور کرتا رہا پھروہ کہنے لگا۔

سنو بیوسا تم نے یکبارگی کئی سوال پوچھ لئے ہیں بہرحال میں تمہارے ان سب سوالوں کا جواب دیتا ہوں یہ بنی اسرائیل موجودہ بادشاہ اخیاب ہی کے دور میں بت پرستی میں مبتلا نہیں ہوئے بلکہ یہ آثار و جراثیم انکے اندر پہلے ہی پائے جاتے رہے ہیں سنو بیوسا موسیٰؑ کی وفات کے بعد جب بنی اسرائیل اس فلسطین میں داخل ہوئے تو یہاں مختلف قومیں آباد تھیں جن میں حتی' آموری' کنعانی' فرزی' حوی' یبوسی' فلتی اور ان کے اطراف میں آرامی' ہاشوری' عیلامی اقوام بہت مشہور ہیں ان قوموں میں تین قسم کا شرک پایا جاتا تھا اور یہ ساری اقوام اب بھی بری طرح شرک میں مبتلا ہیں ان قوموں کے سب سے بڑے دیوتا جسے وہ دیوتاؤں کا باپ کہتے تھے اسکا نام ایل تھا اور اسے یہ لوگ عموماً "سانڈ" سے تشبیہ دیتے ہیں اس ایل دیوتا کی بیوی کا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

نام اشیرا ہے۔ جس سے خداؤں اور خدائیوں کی ایک پوری نسل چلتی ہے۔ جن کی تعداد تقریباً ستر تک جا پہنچتی ہے۔ اس ایل کی اولاد میں سب سے زیادہ زبردست بعل دیوتا ہے۔ جس کو بارش اور روئیدگی کا خدا اور زمین اور آسمان کا مالک سمجھا جاتا ہے۔ بعل دیوتا کی شمالی علاقوں میں جو بیوی ہے وہ اناث کہلاتی ہے اور فلسطین کے اندر عستار دیوی اسکی بیوی کہلاتی ہے یہ دونوں خواتین عشق اور افزائش نسل کی دیویاں ہیں ان کے علاوہ کوئی دیوتا موت کا مالک ہے کسی دیوی کے قبضے میں صحت اور قہرلانے کے اختیارات دے دیئے گئے ہیں اور یوں ساری خدائی بہت سے معبودوں میں بٹی ہوئی ہے۔

ان دیوتاؤں اور دیویوں کی طرف سے ایسے ایسے ذلیل اوصاف و اعمال منسوب کئے جاتے ہیں جو اخلاقی حیثیت سے انتہائی بدکردار انسان بھی اسکے ساتھ مشتہر ہونا پسند نہیں کرتا اب یہ ظاہر ہے کہ جو لوگ ایسی کمینہ ہستیوں کو خدا بنائیں اور اسکی پرستش کریں اور اخلاق کی پستی میں گرنے سے کیسے بچ سکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ انکے پیروکار انتہائی بداخلاقی و بدکرداری کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان دیوتاؤں کو خوش کرنے کیلئے بچوں کی قربانی کا بھی عام رواج ہے انکے سب معابد زناکاری کے اڈے بنے ہوئے ہیں عورتوں کو دیوداسیاں بنا کر عبادت گاہوں میں رکھنا اور ان سے بدکاری کرنا عبادت کے اجزاء میں داخل ہے اسکے علاوہ اس طرح کی اور بھی بہت ساری بداخلاقیاں ان میں شامل ہیں۔

اور سنو یوسا جس وقت بنی اسرائیل فلسطین میں داخل ہوئے تھے تو انہیں صاف صاف ہدایت دیتے ہوئے یہ کہہ دیا گیا تھا کہ تم شرک میں مبتلا ان قوموں کو ہلاک کر کے انکے قبضے سے فلسطین کی سرزمین چھین لینا اور ان کے ساتھ رہنے بسنے اور انکی اعتقادی و اخلاقی خرابیوں میں مبتلا ہونے سے پرہیز کرنا لیکن بنی اسرائیل جب فلسطین میں داخل ہوئے تو وہ اس ہدایت کو بھول گئے انہوں نے اپنی کوئی متحدہ سلطنت قائم نہ کی وہ قبائلی عصبیت میں مبتلا تھے انکے ہر قبیلے نے اس بات کو پسند کیا کہ مفتوح علاقے کا ایک حصہ لے کر الگ ہو جائے۔

اس تفرقے کی وجہ سے کوئی قبیلہ بھی اتنا طاقتور نہ ہو سکا کہ اپنے قبیلے کی حدود کے مشرکین پر قابو پا سکتا آخر کار انہیں یہ گوارہ کرنا پڑا کہ مشرکین ان کے ساتھ رہیں نہ صرف یہ کہ مفتوح علاقوں میں انکی چھوٹی چھوٹی ریاستیں موجود رہیں جن کو بنی اسرائیل مسخر نہ کر سکے اسی بات کی شکایت زبور میں بھی کی گئی ہے لہٰذا ابھی مشرک قوموں کے باعث اسرائیل میں شرک پھیلا اور اب تو اس بادشاہ اخیاب کے دور میں اسکی بیوی ایزبل نے کمال کر کے رکھ دیا ہے اس نے بنی اسرائیل کو پوری طرح بعل دیوتا کی پرستش میں مبتلا کر دیا ہے یہاں تک کہنے کے بعد یوناف خاموش ہو گیا تھا اور دوسری طرف یوسا بھی یوناف کے اس جواب سے کسی قدر مطمئن دکھائی دے رہی تھی۔

یوناف اور یوسا بڑے غور سے دونوں گروپوں کو دیکھ رہے تھے اس لئے کہ اب دونوں گروپوں کی قربانیاں تیار ہو گئی تھیں۔ سب سے پہلے بعل دیوتا کے پجاریوں نے جو مذبحہ تیار کیا تھا اسکے اوپر جو لکڑیاں رکھی گئی تھیں ان پر ذبح کئے جانے والے بیل کا گوشت رکھ دیا گیا تھا۔ اسکے بعد وہ بعل دیوتا سے اس قربانی کی قبولیت کی دعائیں مانگنے لگے صبح سے دوپہر تک وہ بعل دیوتا سے دعا کرتے رہے اور کہتے رہے اے بعل تو ہماری دعا سن پر بعل کی طرف سے انہیں نہ کوئی آواز سنائی دی اور نہ انہیں کوئی جواب دیا۔ اور سارے پجاری اس مذبحہ کے اردگرد جو بنایا گیا تھا کودتے رہے اور دوپہر کے قریب ایسا ہوا کہ الیاسؑ نے بلند آواز میں انہیں مخاطب کر کے کہا۔

سنو بعل دیوتا کے پجاریو اپنے اس دیوتا کو بلند آواز میں پکارو کیونکہ وہ تو دیوتا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ سوچوں میں یا پھر کہیں گہری نیند میں ہو گا اس لئے ضروری ہے کہ زور زور سے پکارتے ہوئے اسے جگایا جائے اس پر پجاری بلند آواز میں بعل دیوتا کو پکارنے لگے اور اپنے مذہبی عقیدے کے مطابق اپنے آپ کو چھریوں اور نشتروں سے گھائل کرنے لگے تھے۔ یہاں تک کے وہ سب پجاری لہولہان ہو گئے اور بعل دیوتا کی طرف سے انہیں کوئی جواب دیا گیا اور نہ ہی ان کی قربانی کو قبول کیا گیا اس طرح شام ہونے والی ہو گئی تھی۔

جب بعل دیوتا کے سارے پجاری اپنے کام میں ناکام ہو گئے تب الیاسؑ اپنے شاگرد الیسعؑ کے ساتھ اٹھے جو قربان گاہ انہوں نے تیار کر رکھی تھی اس پر انہوں نے بیل کا گوشت رکھا پھر اسکے قریب ہی وہ دوزانو ہو کر بیٹھ گئے دعا کے انداز میں انہوں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے پھر انتہائی رقت و دلسوزی انتہائی عاجزی اور انکساری میں انہوں نے کہنا شروع کیا۔

اے خداوند اے ابراہیم اسحاق اور اسرائیل کے خدا آج یہاں جمع ہونے والے لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ تو ہی خداوندگی' بندگی اور عبادت کے قابل ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں اور میں نے جو کچھ کیا ہے سب تیرے ہی حکم سے کیا ہے اے میرے خدا میری سن تاکہ یہ جان لیں کہ تو ہی خدا ہے تیرے علاوہ کوئی معبود کوئی کارساز نہیں ہے۔

اے اللہ یہ لوگ جو میرے مقابل آئے ہیں زرد رو کھیت' مردہ ظرف و ضمیر رکھنے والے آخرت و عاقبت سے انکار کرنے والے' سچائی کے پرچم اکھاڑنے والے اور جھوٹے عمامے باندھنے والے لوگ ہیں یہ اوہام پسند ہیں سال ہا سال کی بدی کی دھند کے اندر ڈوبے رہنے کے بعد انکی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

حالت گہناتے ہوئے چاند جیسی ہو گئی ہے۔ اب یہ گھمبیر اندھیروں کی سسکتی شب جیسے اور بجھی ہوئی قندیلوں جیسے ہو گئے ہیں اب انہیں کسی ہدایت کسی رہنمائی کی تمنا نہیں ہے اے خداوند یہ لوگ جو یہاں میرے مقابل جمع ہیں ان کی قباؤں پر خون ناحق کے چھینٹے ہیں یہ موت کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کرنے والے جاہل لوگ ہیں ان کی اس نجس شب میں انکی اس غبار شام میں اے میرے خدا میری مدد فرما تاکہ ان کے اپنے کھڑے کئے ہوئے جھوٹے دیوتاؤں کے مقابلے میں تیرے نام کا بول بالا ہو۔

اے خداوند اے میرے خدا اے میری راہبری کرنے والے واحد و قہار میری دعا کو سن میں جو کچھ کر رہا ہوں تیری ہی راہبری تیری ہی راہنمائی میں کر رہا ہوں پس تو میری اس قربانی کو قبول فرما تاکہ یہ لوگ جانیں کہ بعل دیوتا جس کی یہ پوجا پاٹ کرتے ہیں اسکی کوئی حیثیت نہیں ہے اور کائنات کے اندر تو ہی اکیلا اور واحد ہے جو بندگی اور عبادت کے قابل ہے۔

الیاسؑ جب اپنی دعا ختم کر چکے تو لوگ دنگ اور حیران ہو کر رہ گئے اس لئے کہ اس لمحہ آسمان کی طرف سے ایک آگ نازل ہوئی اور اس نے اس سوختنی قربانی کی لکڑیوں اور پتھروں کو گوشت سمیت بھسم کر کے رکھ دیا تھا اور قربان گاہیں تیار کرتے وقت جو نزدیک کی کھائی میں پانی جمع ہو گیا تھا وہ پانی بھی اس آگ کے نزول کے باعث خشک ہو کر رہ گیا تھا وہاں جمع ہونے والے لوگوں نے جو یہ سماں دیکھا تو وہ بے حد متاثر ہوئے اور وہ بلند آوازوں میں شور کرنے لگے کہ خداوند اکیلا اور واحد ہے اور وہی بندگی و عبادت اور کارسازی کے لائق ہے اور وہاں جمع ہونے والے سارے لوگ سجدے میں گر گئے تھے تاہم بعل دیوتا کے پجاری اپنی جگہ پر کھڑے رہے وہ سجدے میں نہ گرے تھے پر وہ بھی اس موقع پر اس عجیب حادثے سے پریشان اور متاثر دکھائی دے رہے تھے۔ وہاں جمع ہونے والے سب لوگ جب سجدے سے اٹھے تو الیاسؑ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

یہاں جمع ہونے والے بنی اسرائیل کے فرزندو یہ بعل دیوتا کے پجاری خداوند کی نشانی دیکھنے کے باوجود اسکے حضور نہ جھکے اور نہ ہی انہوں نے اپنے خداوند کو سجدہ کیا ہے لہٰذا انکو پکڑو اور اس کوہستان کرمل کے نیچے جو غیون نام کا نالہ ہے وہاں لے جا کر انہیں قتل کر دو وہاں جمع ہونے والے سب لوگ الیاسؑ کے کہنے پر حرکت میں آئے۔ انہوں نے بعل دیوتا کے سارے پجاریوں کو پکڑ لیا اور پھر انہیں لے کر کوہستان کرمل کے نیچے غیون نام کے نالے پر لے گئے اور ان سب کو وہاں لے جا کر قتل کر دیا۔

الیاسؑ کی طرف سے اس معجزے کا ظہور دیکھ کر سامریہ کا بادشاہ اخیاب بے حد متاثر اور اپنی جگہ پر پریشان ہوا جب بعل دیوتا کے سارے پجاریوں کو کوہستان کرمل کے نیچے لے جا کر غیون کے نالے میں قتل کر دیا گیا تب اخیاب کوہستان کرمل پر بعل دیوتا سے منہ پھیرتا ہوا خدا کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا۔ اپنے گناہوں کی اس نے معافی مانگی اور بعل دیوتا سے روگردانی کرنے کا وعدہ کیا پھر سجدے سے فارغ ہونے کے بعد کھڑا ہوا اور اپنے قریب ہی الیسعؑ کے ساتھ کھڑے الیاسؑ کے پاس آیا اور بڑی عاجزی اور انکساری سے مخاطب کر کے کہنے لگا۔ اے الیاسؑ میں تسلیم کرتا ہوں کہ آپ اللہ کے نبی ہیں اور یہ جو تمہاری قربانی قبول ہوئی ہے تو وہ یہ ثابت کرتی ہے کہ تم خداوند کے پسندیدہ اسکے چنے ہوئے ہو میں اس کوہستان کرمل پر بعل دیوتا سے روگردانی کر کے اللہ کی فرمانبرداری کرنے کا عہد کر چکا ہوں پس تو اپنے رب کے حضور دعا کر کہ میری سلطنت کے اندر خوب بارش ہو کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ گذشتہ کئی برس سے سامریہ کی سلطنت میں بارش نہیں ہوئی اور میرے لوگ سخت کال اور بھوک کا شکار ہیں اور اگر بارش ہو تو ہمارے غلے کی فراوانی ہو اور لوگ خوشحال ہو جائیں گے اپنی بات ختم کرنے کے بعد جب اخیاب خاموش ہوا تو الیاسؑ نے اخیاب کو مخاطب کر کے کہا۔

اے اخیاب تو میرے ساتھ آ۔ اخیاب چپ چاپ ان کے ساتھ ہو لیا اس موقع پر اخیاب کے چند ملازم بھی اسکے ساتھ تھے۔ الیاسؑ ان سب کو ساتھ لے کر کوہستان کرمل پر بنی ہوئی عمارت کے کمرے میں داخل ہوئے اور خداوند کے حضور بارش کی دعا کرنے لگے دعا سے فارغ ہونے کے بعد الیاسؑ نے سامریہ کے بادشاہ اخیاب سے کہا اے اخیاب سن اپنے ایک ملازم کو باہر بھیج کہ وہ کوہستان کرمل کی چوٹی پر کھڑا ہو کر سمندر کی طرف دیکھے کوئی غیر معمولی چیز دکھائی دے تو مجھے بتائے اس پر اخیاب نے اپنے ایک ملازم کو باہر بھیجا اور اسکو تاکید کی کہ وہ کوہستان کرمل کی چوٹی پر کھڑا ہو کر سمندر کی طرف دیکھے اور کوئی غیر معمولی چیز دکھائی دے تو وہ آ کر اطلاع دے ملازم باہر گیا تھوڑی دیر تک وہ کوہستان کرمل پر کھڑا ہو کر سمندر کو بار بار دیکھتا رہا پھر واپس آیا اور الیاسؑ سے آ کر انتہائی مایوسانہ انداز میں کہنے لگا۔ اے اللہ کے نبی میں نے وہاں کھڑے ہو کر بڑے غور سے سمندر کی طرف دیکھا مگر مجھے وہاں کچھ دکھائی نہ دیا۔

اس کا یہ جواب پا کر الیاسؑ خاموش رہے انہوں نے پھر ملازم کو باہر بھیجا مگر اس بار بھی اسے سمندر کی طرف سے کچھ دکھائی نہ دیا۔ یوں الیاسؑ نے سات بار اس ملازم کو باہر بھیجا اور ساتویں بار وہ ملازم بھاگا بھاگا اندر آیا اور الیاسؑ کو مخاطب کر کے کہنے لگا اے اللہ کے نیک بندے میں دیکھتا ہوں کہ سمندر کے اندر سے بادل کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا نمودار ہوا ہے اس کے علاوہ کوئی اور غیر معمولی چیز نمودار نہیں ہوئی یہ خبر سن کر الیاسؑ نے اپنے قریب بیٹھے سامریہ کے بادشاہ اخیاب کو مخاطب کر کے کہا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اے اخیاب دیکھ خداوند کے حضور میری دعا قبول ہوئی یہ جو بادل کا ٹکڑا سمندر سے نمودار ہوا ہے بہت جلد یہ سارے آسمان پر پھیل کر موسلادھار بارش کا سبب بنے گا لہٰذا قبل اس کے کہ بارش شروع ہو آؤ اٹھو شہر کی طرف چلیں ورنہ یہ بارش ہم کو شہر میں داخل نہ ہونے دے گی الیاس کا یہ جواب سن کر اخیاب خوش ہو گیا تھا پھر وہ اپنے ملازموں کے ساتھ ساتھ سامریہ کی طرف چلا گیا جبکہ الیاس بھی اپنے شاگرد الیسع کے ساتھ شہر کی طرف چلے گئے اور جو لوگ وہاں کھڑے ہوئے تھے وہ لوگ بھی آہستہ آہستہ شہر کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ یوناف اور بیوسا نے جب یہ صورتحال دیکھی تو وہ بھی سامریہ شہر کی طرف چلے گئے اور وہاں ایک سرائے کے اندر انہوں نے قیام کر لیا تھا۔

○

سمندر کی کوکھ کے اندر سے جو بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا تھا وہ دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر پھیل گیا پھر بادل گرجنے لگے ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں اور اس بادل کے باعث دور دور تک بارش ہونے لگی تھی۔ سامریہ سلطنت کی سرزمین جو برسوں سے پیاسی اور خشک ہو گئی تھی وہ تروتازہ ہو کر رہ گئی تھی۔ دوسری طرف کوہستان کرمل سے واپسی کے بعد سامریہ کے بادشاہ اخیاب اپنے محل کے کمرہ خاص میں داخل ہوا تو اسکی ملکہ ایزبل پہلے سے بڑی بے چینی کے ساتھ اسکا انتظار کر رہی تھی اس کمرے میں آ کر اخیاب ایک نشست پر بیٹھ گیا ایزبل نے فوراً اسے مخاطب کر کے پوچھ لیا۔

یہ جو آج الیاس اور بعل دیوتا کے پجاریوں کے درمیان مقابلہ ہوا تھا اسکا کیا بنا۔ ایزبل کا یہ سوال سن کر اخیاب کے چہرے پر اداسی اور پریشانی چھا گئی تھی۔ تھوڑی دیر تک وہ گردن جھکائے کچھ سوچتا رہا پھر ایزبل کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

سنو ایزبل میں آج تک الیاس کو ایک عام سا آدمی تصور کرتا رہا پر آج مقابلے کے دوران یہ ثابت ہو گیا کہ وہ کوئی عام آدمی نہیں ہے بلکہ وہ اللہ کا فرستادہ اور نبی ہے دیکھ ایزبل کوہستان کرمل پر بعل دیوتا کے مندر کے عین سامنے دو قربان گاہیں تیار کی گئی تھیں ایک قربان گاہ الیاس نے تعمیر کی تھی دوسری بعل دیوتا کے پجاریوں نے۔ بعل دیوتا کے پجاریوں نے ایک بیل کاٹ کر اور اسکے گوشت کے ٹکڑے کر کے قربان گاہ کی لکڑیوں پر رکھ دیئے اسکے بعد وہ بعل دیوتا سے فریاد کرنے لگے کہ ان کی قربانی کو قبول کیا جائے اے ایزبل صبح سے شام تک بعل دیوتا کے پجاری بعل سے فریاد کرنے کے علاوہ اپنے جسموں پر چھریاں مار کر اپنے آپ کو لہولہان کرتے رہے تاکہ بعل دیوتا انکی حالت سے متاثر ہو کر انکی قربانی کو قبول کر لے صبح سے شام تک دعا اور دہائی دینے کے باوجود بھی بعل دیوتا کی طرف سے نہ تو کوئی جواب ملا اور نہ ہی انکی قربانی قبول کی گئی آخر کار تھک ہار کر وہ پھر اپنی قربان گاہ پر بیٹھ گئے تھے۔

اور دیکھ ایزبل اسکے بعد ایسا ہوا کہ اللہ کے اس فرستادہ اور نبی الیاس حرکت میں آئے انہوں نے بیل ذبح کر کے اور اسکا گوشت قربان گاہ کی لکڑیوں پر رکھا اسکے بعد اس نے خداوند کے حضور دعا کی اور اسکا یہ نتیجہ نکلا کہ آسمان سے ایک آگ اتری اور اس نے قربان گاہ پر رکھے گوشت کو بھسم کر کے رکھ دیا اور قربان گاہ کے اردگرد پانی جمع کرنے کیلئے جو کھائی کھودی گئی تھی اس کھائی کے اندر جو پانی جمع ہو گیا تھا وہ بھی خشک ہو کر رہ گیا۔ اے ایزبل ایسا ہونے کے بعد بنی اسرائیل کے جتنے لوگ کوہستان کرمل پر جمع تھے بعل دیوتا کی طرف پیٹھ کرتے ہوئے سچے دل سے اپنے خداوند کے حضور سجدہ ریز ہو گئے یہ دیکھتے ہوئے الیاس نے حکم دیا کہ یہاں جمع ہونے والے بعل دیوتا کے پجاریوں کو کوہستان کرمل سے نیچے لے جا کر غیون کے نالے میں قتل کر دیا جائے اس آج کے مقابلے کا یہ انجام ہوا کہ بعل دیوتا کے سارے پجاریوں کو لے جا کر اس نالے پر قتل کر دیا گیا۔ جو تم دیکھتی ہو کہ ہماری سرزمین میں بارش ہو رہی ہے تو یہ بھی اس دعا کا نتیجہ ہے جو الیاس نے خداوند سے کی تھی۔ یہاں تک کہنے کے بعد اخیاب خاموش ہو گیا تھا اخیاب کے ان انکشافات پر ایزبل سامنے خالی نشست پر بیٹھ گئی تھوڑی دیر تک وہ اپنے سر کو جھکائے بڑی ملول سی بیٹھی رہی پھر وہ زخمی سانپ کی طرف اٹھ کھڑی ہوئی اور اخیاب کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

اخیاب مجھے اپنی اور تیری جان کی قسم جو حشر الیاس نے میرے بعل کے پجاریوں کا کیا ہے میں کل تک ایسا ہی برا انجام الیاس کا کروں گی چونکہ اس وقت ایزبل کی حالت پریشان کن ہو رہی تھی لہٰذا اخیاب اسے سہارا دے کر اسکی خوابگاہ میں لے گیا تاکہ وہ آرام کر سکے خود اخیاب نے ایک قاصد الیاس کی طرف روانہ کیا اور انہیں ملکہ ایزبل کے ارادے سے آگاہ کر دیا کہ ایزبل کل تک تمہارا خاتمہ کر دینے کے درپے ہے۔

جس وقت ایزبل کے ارادے سے الیاس کو آگاہی ہوئی اس وقت ان پر وحی نازل ہوئی اور انہیں کہا گیا کہ وہ سامریہ کی سلطنت چھوڑ کر یہودیہ کی طرف چلے جائیں الیاس نے اپنے شاگرد اور اللہ کے نبی الیسع کو سامریہ ہی میں چھوڑا تاکہ وہ حالات پر نگاہ رکھیں اور وہ خود راتوں رات سامریہ کی سلطنت چھوڑ کر فلسطین کی دوسری ریاست یہودیہ میں داخل ہوئے وہاں سے پھر حکم خداوندی کے مطابق انہوں نے اپنا سفر جاری رکھا اور ایک کوہستانی غار میں جا کر انہوں نے پناہ لے لی تھی۔

○

جس وقت الیاس اور بعل دیوتا کے پجاریوں کے درمیان کوہستان کرمل پر مقابلہ ہوا تھا اس مقابلے کو دیکھنے کے لئے عزازیل عارب اور بنیطر بھی وہاں موجود تھے جس کے نتیجے میں بعل دیوتا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کے پجاریوں کو نیچے لے جا کر قتل کر دیا گیا پھر بعل دیوتا کی اس ناکامی پر عزازیل وہاں سے غائب ہو گیا جبکہ عارب اور بنیطہ نے یوناف اور بیوسا کی طرح سامریہ کی ایک سرائے میں قیام کر لیا تھا۔

اس سرائے کے اندر قیام کرتے ہوئے انہیں تھوڑے ہی دن ہوئے تھے کہ عزازیل انکے پاس آیا اس وقت وہ دونوں میاں بیوی اپنے کمرے سے باہر دھوپ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ عزازیل بھی انکے پاس دھوپ میں بیٹھ گیا پھر انکو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو میرے ساتھیو میں نے سامریہ کے بادشاہ کی شادی صیدا کی شہزادی ایزبل سے کرانے کے بعد ان سرزمینوں کے اندر شرک کے فروغ کا کام کیا تھا پر تم یہ جانتے ہو کہ ان سرزمینوں کے اندر جیسا شرک میں چاہتا تھا نہیں پھیلا اس لئے کہ کوہستان کرمل پر اللہ کے نبی الیاسؑ کے ہاتھوں بعل دیوتا کے پجاریوں کو جو شکست ہوئی تھی اسکے لوگوں پر برے اثرات ہوئے اور وہ شرک کی طرف مائل نہ ہو سکے جیسے میں امیدیں رکھتا تھا۔ لیکن اے میرے ساتھیو اب میں نے ایسا کام کیا ہے کہ جو شرک میں سامریہ کی سلطنت میں پوری طرح پھیلا نہیں سکا اسے میں ایک اور طریقے سے پھیلانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ اس پر عارب عزازیل کو مخاطب کر کے پوچھنے لگا۔

اے آقا آپ نے اور کیا انتظام کیا ہے جس سے آپ شرک کو پھیلانے میں کامیاب ہو جائیں گے اس پر عزازیل بڑی شفقت سے مخاطب کر کے کہنے لگا اے رفیقان دیرینہ! سنو یہاں سے نکلنے کے بعد میں بنی اسرائیل کی دوسری سلطنت یہودیہ کی طرف گیا اس وقت وہاں ایک یہوسفط نام کا شخص بادشاہت کرتا ہے میں ایک ستارہ شناس کی حیثیت سے اس یہوسفط کے سامنے پیش ہوا اسکے سامنے میں اخیاب اور ایزبل کی بیٹی کے حسن کی تعریف کی۔ یہ ایزبل کی بیٹی بھی بڑی حسین اور پرکشش ہے جب میں نے ایسا کیا تو یہوسفط میری باتوں سے بے حد متاثر ہوا پھر دوستو! تم جانتے ہو میں نے کیا قدم اٹھایا۔

عارب نے غور سے عزازیل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا اے آقا اسکے بعد آپ نے کیا قدم اٹھایا عزازیل کہنے لگا دیکھو اخیاب اور ایزبل کی بیٹی کے حسن و جمال کی تعریف کرنے کے بعد میں نے ترغیب دی کہ وہ ایزبل کی بیٹی سے شادی کر لے۔ یہوسفط اس پر تیار ہو گیا اب تم دیکھو گے کہ وہ اخیاب کی بیٹی کے لئے پیغام بھجوائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ ایزبل اور اخیاب دونوں اس پیغام کو قبول کر لیں گے اور اپنی بیٹی کی شادی یہوسفط کے ساتھ کر دیں گے اور میرے دوستو اخیاب اور ایزبل کی بیٹی ایزبل کی طرح بعل دیوتا کی پرستار ہے جب یہوسفط کی بیوی بن کر یہودیہ کی سلطنت میں جائے گی تو جس طرح ایزبل نے سامریہ کی سلطنت میں شرک کی ابتدا کی تھی ایسے ہی ایزبل کی بیٹی یہودیہ کی سلطنت میں جا کر بعل دیوتا کے تعلق سے شرک کا طوفان کھڑا کر دے گی اور جب ایسا

ہو جائے گا تو میں سمجھوں گا کہ میں اپنے مقصد میں پوری طرح کامیاب ہو گیا ہوں۔

یہ انکشاف کرنے کے بعد عزازیل وہاں سے چلا گیا عزازیل کے سارے اندازے درست ہوئے اس لئے کہ اس کے جانے کے بعد یہودیہ کے بادشاہ یہوسفط نے سامریہ کے بادشاہ اخیاب کی بیٹی کے لئے پیغام بھجوایا جو قبول کر لیا گیا اور اس طرح ایزبل کی بیٹی کی شادی یہوسفط کے ساتھ کر دی گئی تھی اور جس طرح شادی کے موقع پر ایزبل اپنے ساتھ بعل دیوتا کا سونے کا بت لے کر آئی تھی اسی طرح اسکی بیٹی بھی اپنی شادی کے موقع پر بعل کا بت اپنے ساتھ لے گئی پس جس طرح بعل دیوتا کے توسط سے سامریہ کے اندر شرک کی ابتدا ہوئی تھی اس طرح یہودیہ کے اندر بھی شرک کی ابتدا ہو گئی تھی۔

○

یوناف اور بیوسا ایک روز سامریہ شہر کی سرائے میں اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا پھر اس نے انتہائی شیریں اور نرم آواز میں یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔

سنو یوناف فلسطین کی اس سرزمین کے اندر نیکی کی تشہیر کے لئے ایک موقع فراہم ہو رہا ہے اور وہ اس طرح کہ آرامیوں کا بادشاہ ارم بن ہدد سامریہ کی سلطنت پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کر چکا ہے اے یوناف تم اچھی طرح جانتے ہو کہ چند ہی برس قبل تک دمشق اور اسکے گرد و نواح میں آشوریوں کے زور اور انکی طاقت کو توڑ کر رکھ دیا بلکہ شام میں اپنی ایک مضبوط سلطنت قائم کر کے رکھ دی اور دمشق کو اپنی سلطنت کا دارالحکومت بنا دیا اس وقت شام میں آرامیوں کا بادشاہ ارم بن ہدد حکومت کر رہا ہے اس ابن ہدد نے ارادہ کر لیا ہے کہ وہ یہودیوں کی سلطنت سامریہ پر حملہ آور ہو گا اور اسکو نیست و نابود کرنے کے بعد اسکو اپنی سلطنت میں شامل کرے گا۔

اور سنو یوناف گو آشوری ایک بار آرمیوں کے ہاتھوں شکست اٹھانے کے بعد اپنے علاقوں کی طرف پسپا ہو گئے تھے لیکن وہ بھی اپنے مرکزی شہر میں اپنی عسکری قوت اور اپنے لشکریوں کو نئے سرے سے ترتیب دے کر اپنی قوت میں اضافہ کرتے جا رہے ہیں۔ اور مجھے امید ہے کہ جس رفتار سے وہ اپنی طاقت میں اضافہ کر رہے ہیں اسی رفتار سے اگر انہوں نے اپنا کام جاری رکھا تو وہ بھی عنقریب ایک بڑی قوت بن کر ان سرزمینوں میں نمودار ہوں گے اور اپنے ہمسائیوں کو اپنے سامنے نیست و نابود کر کے رکھ دیں گے۔ ہمیں نیکی کی تشہیر کا موقع کچھ اس طرح مل رہا ہے کہ تم جانتے ہو کہ سامریہ کے بادشاہ اخیاب نے اللہ کے نبی الیاسؑ کے سامنے خداوند کے حضور سجدہ ریز ہو کر بعل دیوتا سے روح گردانی کر لی تھی اور اپنے گناہوں پر خائف ہوا تھا۔ اب یہ بادشاہ نیکی کی طرف

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

گامزن ہے اس وقت چونکہ اس پر آرامیوں کا بادشاہ ابن ہدد جو شرک میں مبتلا ہو کر زندگی بسر کر رہا ہے اس پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کر چکا ہے لہٰذا ابن ہدد کے مقابلے میں ہمیں اخیاب کی مدد کرنا چاہئے میرا مشورہ یہ ہے کہ تم اور بیوسا دونوں اٹھ کر ابھی اور اس وقت سامریہ کے بادشاہ اخیاب کی طرف جاؤ اسے آنے والے خطرات سے آگاہ کرو اور جب وہ اپنے مخبروں کے ذریعے اس خبر کی تصدیق کر لے گا تو اسکے ہاں تمہاری عزت اور احترام میں اضافہ ہو جائے گا۔ اس بنا پر تم وہاں رہ کر اسکی مدد کرنے کے علاوہ نیکی کے کام سرانجام دے سکو گے لہٰذا میرا یہ مشورہ ہے کہ اب تم دونوں اٹھو اور سامریہ کے بادشاہ کے پاس جاؤ۔

ابلیکا جب اپنی گفتگو تمام کر چکی تو یوناف نے بیوسا کو بھی اس گفتگو سے آگاہ کیا پھر وہ سرائے کے اندر اس کمرے سے نکلے اور اخیاب کے محل کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔

یوناف اور بیوسا جب اخیاب کے محل کے قریب گئے تو وہاں انہیں اخیاب کا حاجب عبدیا دکھائی دیا یہ عبدیا ایک نیک دل اور غریب پرور انسان تھا اور گاہے بگاہے یہ اخیاب کی ملکہ ایزبل کے مقابلے میں اللہ کے نبی الیاسؑ کو اسکے برے ارادوں سے آگاہ کرتا رہتا تھا عبدیا کے قریب آ کر یوناف نے اسے اشارے سے روکا اور پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا اگر میں غلطی پر نہیں تو تم سامریہ کے بادشاہ اخیاب کے حاجب عبدیا ہو۔ یوناف کے اشارے پر عبدیا ایک جگہ رک گیا اور یوناف کے سوال پر بڑی شفقت سے اسکی طرف دیکھ کر کہنے لگا تمہارا اندازہ درست ہے میں اخیاب کا حاجب عبدیا ہوں اس پر یوناف کہنے لگا اگر ایسا معاملہ ہے تو پھر ہماری ملاقات اپنے بادشاہ اخیاب سے کراؤ۔ ہم دونوں ان سرزمینوں کے اندر اجنبی ہیں اور اسے ایک ایسے خطرے سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں جو آنے والے دنوں میں اسکے لئے ایک مصیبت اور طوفان بن کر نمودار ہو سکتا ہے۔

اس پر عبدیا انتہائی نرمی سے یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

بادشاہ کے سامنے حاضر ہونے سے پہلے کیا تم مجھے اس خطرے سے آگاہ نہیں کرو گے اس پر یوناف کہنے لگا نہیں ایسا ممکن نہیں تم مجھے اپنے بادشاہ کے پاس لے چلو وہاں تم بھی موجود رہنا اور تمہاری موجودگی میں میں بادشاہ کو اس خطرے سے آگاہ کروں گا جو عنقریب اس کے سر پر منڈلانے والا ہے۔ عبدیا نے یوناف کی اس تجویز سے اتفاق کیا ان دونوں کو لے کر بادشاہ کے محل میں داخل ہو گیا۔

تھوڑی دیر تک عبدیا نے ان دونوں کو بادشاہ کے خاص کمرے سے باہر کھڑا رکھا اور خود وہ اندر چلا گیا تھا پھر جلد ہی وہ باہر آیا اور یوناف اور بیوسا کو لے کر وہ اندر چلا گیا تھا۔ یوناف نے دیکھا اس کمرے کے اندر سامریہ کا بادشاہ اخیاب اور اسکی ملکہ ایزبل بیٹھے ہوئے تھے۔ یوناف اور بیوسا کو دیکھتے ہی اخیاب نے یوناف کو مخاطب کر کے پوچھا تم مجھے کس خطرے سے آگاہ کرنا چاہتے ہو یہ عبدیا بتا رہا تھا کہ تم ان سرزمینوں میں اجنبی ہو اور مجھے مستقبل میں پیش آنے والے کسی خطرے سے آگاہ کرنا چاہتے ہو اس پر یوناف بولا اور کہنے لگا۔

اے بادشاہ جو کچھ عبدیا نے آپ سے کہا ہے وہ درست ہے میں واقعی ہی ان سرزمینوں کے اندر اجنبی ہوں اور آپ کو واقعی ایک بہت بڑے خطرے سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں یہاں تک کہنے کے بعد یوناف تھوڑی دیر کیلئے رکا پھر وہ دوبارہ اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

اے بادشاہ میں اور میری یہ ساتھی چند ہی دن ہوئے آپکی سلطنت میں داخل ہوئے ہیں میرا نام یوناف اور میری اس ساتھی لڑکی کا نام بیوسا ہے ہم دونوں کے درمیان رشتہ اور تعلق یہ ہے کہ ہم دونوں نیکی کے نمائندے ہیں اور نیکی کے لئے ہم ہر جگہ پہنچ کر اپنا فرض ادا کرتے ہیں اے بادشاہ جس خطرے سے میں آپ کو آگاہ کرنے والا ہوں وہ خطرہ یہ ہے کہ عنقریب تمہاری سلطنت پر دمشق کا آرامی بادشاہ ابن ہدد حملہ کرنے والا ہے اے بادشاہ تم یہ بھی جانتے ہو کہ آرامی انتہائی جنگجو دلیر اور نڈر ہیں اور انکے بادشاہ ابن ہدد کے پاس جرار لشکر بھی ہے جو اسلحہ سے لیس ہے لہٰذا میں آپ کو آگاہ کرتا ہوں کہ آرامیوں کے حملہ آور ہونے سے پہلے پہلے جنگی تیاری مکمل کر لیں اس طرح ابن ہدد کے حملوں کے سامنے آپ کو اپنا دفاع کرتے ہوئے زیادہ تکالیف کا سامنا نہ کرنا پڑے گا۔

اپنی بات ختم کر کے یوناف جب خاموش ہوا تو ملکہ ایزبل نے یوناف کو مخاطب کر کے پوچھا تمہیں کیسے خبر ہوئی کہ دمشق کا آرامی بادشاہ ابن ہدد ہم پر حملہ کرنے والا ہے اس پر یوناف کہنے لگا اے ملکہ نیکی کے ایک نمائندے کی حیثیت سے میرے پاس کچھ مافوق الفطرت چیزیں بھی ہیں اور انہیں قوتوں نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ ابن ہدد عنقریب سامریہ پر حملہ آور ہوگا اگر آپ کو میری بات پر یقین نہیں ہے تو اپنا کوئی جاسوس بھیج کر اس خبر کی تصدیق کر سکتے ہیں اس پر ایزبل کے بجائے خود اخیاب نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا سنو یوناف جب تک ہم اپنے مخبروں کے ذریعے اس خبر کی تصدیق نہیں کر لیتے اس وقت تک تم دونوں کو ہمارے محل کے ایک کمرے میں رہنا ہوگا اور تم پر ہم اپنے محافظ مقرر کر دیں گے کہ تم بھاگنے نہ پاؤ اور اگر تمہاری دی ہوئی خبر غلط ہوئی تو ہم تمہیں بعل دیوتا کے سامنے موت کے گھاٹ اتار دیں گے اور اگر تمہاری دی ہوئی خبر سچ ہوئی تو لکھ رکھو سلطنت میں تم سب سے زیادہ صاحب عزت صاحب حیثیت ہستیوں کے حوالے سے جانے پہچانے جاؤ گے۔ اس گفتگو کے بعد اخیاب نے اپنے سامنے کھڑے اپنے حاجب عبدیا کو مخاطب کر کے کہا اے عبدیا ان دونوں کو لے جاؤ اور محل کے ایک خالی کمرے میں ان دونوں کی رہائش کا انتظام کر دو اور انکی رہائش گاہ کے باہر مسلح پہریدار مقرر کر دو تاکہ یہ اس وقت تک بھاگنے نہ پائیں جب تک ہم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

Prop: Ali Khan

اس خبر کی تصدیق نہیں کر لیتے اسکے ساتھ ہی عبدیا یوناف اور بیوسا کو لے کر وہاں سے نکل گیا تھا اور اس طرح یوناف اور بیوسا محل میں رہائش پذیر ہو گئے تھے جبکہ اخیاب نے اپنے جاسوس روانہ کر دیئے تھے تاکہ وہ اس خبر کی تصدیق کریں اور ساتھ ہی اس نے اپنی جنگی تیاریوں کا سلسلہ بھی شروع کر دیا تھا۔

چند ہی دن بعد سامریہ کے بادشاہ اخیاب کے مخبر یہ خبر لائے کہ آرامیوں کا بادشاہ ابن ہدد واقعی ہی ایک لشکر کے ساتھ سامریہ کی طرف پیش قدمی کر رہا ہے یہ خبر سن کر اخیاب کچھ متفکر ہوا اور اپنے طریقہ کار سے متعلق کچھ فیصلہ ہی نہ کرنے پایا تھا کہ یہ خبر ملتے ہی دوسرے روز آرامی بادشاہ ابن ہدد اپنے بے شمار لشکر کے ساتھ اخیاب کی سلطنت میں داخل ہوا اور سامریہ شہر کا محاصرہ کر لیا تھا اس طرح اخیاب ایک مصیبت ایک دشواری میں مبتلا ہو کر رہ گیا تھا۔

یوناف اور بیوسا جس روز ابن ہدد نے سامریہ کا محاصرہ کیا تھا اس روز اپنے کمرے میں بیٹھے باہمی گفتگو کر کے وقت گزار رہے تھے اور کمرے کے باہر اخیاب کے محافظ پہرہ دے رہے تھے کہ اخیاب کا حاجب عبدیا کمرے میں داخل ہوا یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا اے یوناف تم دونوں بادشاہ کے پاس چلو اس نے تم دونوں کو طلب کیا ہے تم نے جو بادشاہ کو ابن ہدد کے حملہ آور ہونے کی خبر دی ہے وہ درست نکلی ہے اس لئے کہ دمشق کے بادشاہ ابن ہدد نے سامریہ کا محاصرہ کر لیا ہے اب شاید اسی لئے اخیاب تم سے مشورہ کرنا چاہتا ہے تم میرے ساتھ بادشاہ کے پاس چلو وہ بڑی بے چینی سے تمہارا انتظار کر رہا ہے یوناف نے جواب میں کچھ نہ کہا وہ بیوسا کو ساتھ لے کر خاموشی کے ساتھ عبدیا کے ساتھ ہو لیا تھا۔

یوناف اور بیوسا جب عبدیا کے ساتھ سامریہ کے بادشاہ اخیاب کے کمرہ خاص میں داخل ہوئے تو اخیاب وہاں بیٹھا شاید بڑی بے چینی سے انتظار کر رہا تھا اور اسکے بائیں پہلو میں اسکی ملکہ ایزبل اور ایزبل کے ساتھ ایسی نوعمر اور خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس کا حسن سرخ ہونٹوں سے ٹپکتی ہوس پھوار' احمریں نغمے بکھیرتے رنگوں' تزئین حیا اور کانچ سے تراشے ہوئے شفاف بدن جیسا تھا اسکی گہری نیلی آنکھیں صندلیں زلفیں حشر اٹھاتا بدن اور چھلکتے ساغر جیسے ہونٹ' شرم کی آگ میں دہکتے رخسار اور جھلملاتی بانہوں سے سرکتا ہوا آنچل اسے ایک طوفان ایک قیامت بنائے ہوئے تھا۔ کمرے میں اس خوبصورت لڑکی کی گرم سانسوں کی سوندھی مہکار واضح طور پر محسوس کی جا سکتی تھی مجموعی طور پر اس لڑکی کا حسن اور کشش ایسی تھی جو جسم کی لذت اور آسودگی کے ساتھ ساتھ روح کا روگ بھی بن کر رہ جاتی ہے اس وقت سامریہ کے بادشاہ اخیاب نے یوناف اور بیوسا کا اس لڑکی سے تعارف کرواتے ہوئے کہا۔

سنو میرے عظیم مہمانو! میں تم دونوں کے نام اور تمہارے متعلق تفصیل سے اپنی بیوی اور بیٹی کو بتا چکا ہوں تم دونوں میری بیوی ایزبل سے تو پہلے ہی واقف ہو اور اسکے ساتھ جو لڑکی بیٹھی ہے یہ میری بیٹی ہے اور اسکا نام اشبیل ہے یہ تم دونوں کو دیکھنے کے لئے بڑی بے چین تھی اس لئے کہ تم دونوں نے جو دمشق کے آرامی بادشاہ ابن ہدد کے حملے کی پیشگی اطلاع دی تھی جو سچی ثابت ہوئی ہے اس پر یہ تم دونوں سے بے حد متاثر ہوئی ہے اس لئے یہ تم دونوں کو دیکھنے کی خواہش مند تھی لہٰذا میں نے اسے اپنے ساتھ یہاں بلا لیا ہے اخیاب تھوڑی دیر کیلئے رکا پھر وہ دوبارہ اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

سنو میرے دونوں محسنو میرا حاجب عبدیا تم دونوں کو بتا چکا ہے تمہیں کیوں بلایا ہے تم نے دمشق کے بادشاہ ابن ہدد کی میری سلطنت پر جو حملہ آور ہونے کی پیشگی اطلاع دی تھی اور تم دیکھتے ہو کہ ابن ہدد نے میرے مرکزی شہر سامریہ کا محاصرہ کر لیا ہے اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں تم دونوں میرے محسن' مربی اور میرے لئے انتہائی پر خلوص ہو لہٰذا میری نگاہوں میں تم دونوں کی عزت اور احترام ایسا ہی ہو گیا ہے جیسے میرے وزیروں اور مشیروں کا ہے اب تم محل کے اس کمرے میں اس وقت تک رہ سکتے ہو جب تک تم رہنا چاہو تم پر کوئی پہرہ اور تمہاری نگرانی کرنے کیلئے کوئی محافظ مقرر نہیں کئے جائیں گے۔ اور ہاں سنو میرے محسنو! ابن ہدد کے حملہ آور ہونے سے جو صورتحال پیدا ہوئی ہے اس کے لئے میں نے اپنے سارے وزیروں اور مشیروں کو طلب کیا ہے تھوڑی دیر تک وہ سب آنا شروع ہو جائیں گے تم دونوں بھی یہیں بیٹھو پھر ہم سب مل کر فیصلہ کریں گے کہ ابن ہدد کے حملوں سے کیسے بچا جا سکتا ہے۔ اسکے بعد اخیاب کے اشارے پر یوناف اور بیوسا سامنے قطاروں میں بنی ہوئی نشستوں پر بیٹھ گئے تھے۔ تھوڑی دیر تک اخیاب کے مشیر اور اراکین سلطنت بھی وہاں جمع ہو گئے تھے۔ ان کے آنے کے بعد اخیاب کوئی کاروائی کرنے ہی لگا پر وہ کچھ کہتے کہتے خاموش ہو گیا کیونکہ اسکا حاجب عبدیا اندر آیا اور اس نے سرگوشی کے انداز میں اخیاب سے کہنا شروع کیا۔

دمشق کے آرامی حکمران بن ہدد کے دو قاصد شہر میں داخل ہوئے ہیں اور وہ آپ سے ملنے کے خواہش مند ہیں شاید وہ اسکا کوئی پیغام لے کر آئے ہیں۔ حاجب عبدیا کے اس انکشاف پر تھوڑی دیر کیلئے اخیاب کی حالت پریشان کن ہو گئی تھی۔ پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے عبدیا سے کہا ان دونوں قاصدوں کو اندر لے آؤ دیکھوں وہ کیا کہتے ہیں عبدیا وہاں سے نکلا اور ابن ہدد کے ان دونوں قاصدوں کو وہاں لا کھڑا کیا اخیاب نے انہیں دیکھتے ہی انہیں مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ میرا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

حاجب کہہ رہا تھا کہ تم دونوں اپنے بادشاہ کی طرف سے میرے لئے کوئی پیغام لائے ہو کہو تمہارے بادشاہ ابن ہدد نے میرے لئے کیا پیغام بھیجا ہے۔ اس پر ان میں سے ایک قاصد اخیاب کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے سامریا کے بادشاہ ہمارے آقا اور آرامیوں کے عظیم شہنشاہ ابن ہدد نے یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ اس نے چونکہ سامریہ شہر کا محاصرہ کر رکھا ہے لہٰذا تمہاری سلطنت میں جس قدر سونا اور چاندی ہے اکٹھی کر کے ہمارے بادشاہ کے سامنے پیش کی جائے اور اے بادشاہ تمہاری بیویوں اور بیٹیوں میں سے جو سب سے زیادہ خوبصورت ہیں انہیں بھی ہمارے بادشاہ کے حوالے کر دیا جائے اسکے علاوہ جو سامریہ کی سلطنت کے دیگر خزانے ہیں وہ بھی اگر ابن ہدد کے حوالے کر دیئے جائیں تو وہ اپنے لشکر کو لے کر واپس چلا جائے گا اور اے بادشاہ اگر ابن ہدد کو تمہاری سلطنت کا سونا چاندی مال و زر زیور و جواہرات تمہاری خوبصورت بیویاں اور لڑکیاں نہ بھیجی گئیں تو وہ سامریہ پر حملہ آور ہو گا سامریہ پر حملہ آور ہونے کے بعد وہ سامریہ کی اینٹ سے اینٹ بجا کر رکھ دے گا۔ لوگوں کو غلام بنانے اور تمہیں قتل کرنے کے بعد نہ صرف تمہاری ساری دولت پر قبضہ کر لے گا بلکہ تمہاری بیویاں اور تمہاری لڑکیاں بھی اسکی گرفت میں ہوں گی لہٰذا ابن ہدد کی طرف سے تمہارے لئے یہ تجویز ہے کہ جو کچھ اس نے مانگا ہے اسکے حوالے کر دیا جائے۔ جواب میں اخیاب کہنے لگا۔ انہیں خالی نشستوں پر بٹھاؤ جو کچھ یہ پیغام لے کر آئے ہیں اپنے اراکین سلطنت سے مشورہ کرتا ہوں جو بھی باہمی فیصلہ ہوتا ہے اس سے ان دونوں کو آگاہ کر دیا جائے گا اور یہ دونوں وہ پیغام لے جا کر اپنے بادشاہ کو پہنچا دیں۔ اخیاب نے پھر تھوڑی دیر کیلئے کچھ سوچا پھر وہ وہاں جمع ہونے والے اراکین سلطنت کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

سنو میرے رفیقو دمشق کے بادشاہ ابن ہدد کا پیغام جو قاصد لے کر آئے ہیں وہ تم سب نے سن لیا ہے اب تم لوگ کہو گے اس پیغام کا کیا جواب دینا چاہئے اور اسکے پیغام کیلئے ہم سب کا کیا ردعمل ہونا چاہئے۔ اخیاب کے اس سوال پر اسکے اراکین سلطنت میں سے ڈھلتی ہوئی عمر کا ایک شخص اٹھا اور اخیاب کو مخاطب کر کے کہنے لگا اے بادشاہ تم ان شرائط کو کسی بھی صورت ماننے کے لئے تیار نہ ہوں جو دمشق کے آرامی بادشاہ ابن ہدد نے قاصدوں کے ذریعے ہم تک پہنچائی ہیں اے بادشاہ یہ شرائط قبول کرنے کے بجائے ہم ابن ہدد سے جنگ کریں گے اور ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ اپنے باہمی اتفاق کی بنا پر ہم ابن ہدد کے مقابلے میں کامیاب ثابت ہوں گے اسکی زندگی کو جنوں خیز اسکی خواہش کو تھرتھراتی لہروں اور اسکی سانسوں کو سلگتی خزاں جیسا بنا کر رکھ دیں گے پس اے بادشاہ ان قاصدوں سے کہو کہ واپس بادشاہ ابن ہدد کے پاس لوٹ جائیں اب انکے اور ہمارے درمیان فیصلہ

ہی کے ذریعے ہو گا اس قدر کہنے کے بعد وہ مشیر بیٹھ گیا اخیاب تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر شاید اس کے الفاظ پر غور کرتا رہا پھر اپنی گردن سیدھی کی اور یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہا سنو یوناف تمہاری حیثیت بھی اب میری اس سلطنت میں بہترین مشیروں اور عزیزوں کی سی ہے۔ لہٰذا کہو اس موقع پر تم اپنے خیالات کا کیا اظہار کرتے ہو مجھے امید ہے کہ تم کوئی عمدہ تجویز ہی پیش کرو گے جس سے ہم ابن ہدد کو مار بھگانے میں کامیاب ہو جائیں گے اخیاب کی اس گفتگو کے جواب میں یوناف اپنی جگہ سے اٹھا اور کہنے لگا۔

اے بادشاہ! پہلے میں اپنے اس خدا کی تعریف کرتا ہوں جو یکتا ہے جو خوابوں میں لپٹی خاموشیوں، نمی میں بھگوتی دھند اور خیر و شر کے فرق کا مالک ہے اس کاسۂ خیرات جیسی کائنات کو وہی رونق بخشتا ہے اور بے گلاب شاخوں کو وہی بہار عطا کرنے والا ہے وہی میرا اللہ ہے جو پر ہول خاموشیوں کو صدائیں عطا کرتا ہے اے سامریہ کے بادشاہ اگر اجل کا قاطع طریق بن کر ابن ہدد ہم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم بھی برق عاز سنگین موت، قلزم زہر اور سلگتی ریت کے صحرا کی طرح اسکا استقبال کریں گے اس کے مکروہ منصوبوں اور اسکی ذہن کی کشادگی اسکی زندگی کی ساری پھڑک ہم نکال کر رکھ دیں گے اور اس کی حالت ہم ٹوٹے برتن، مکروہ آرزوؤں کے ناگ اور شریانوں کی آخری بوند جیسی بنا دیں گے اے بادشاہ ہم رگوں میں بجلیاں اور دل میں تڑپ بھر کر بحر و بر کے زلزلوں اور بھیانک آندھیوں کی طرح ابن ہدد پر حملہ آور ہوں گے اور وہ محسوس کرے گا کہ فضاؤں کا رویہ اسکے ساتھ نامہربان ہے۔ ہم اس کے شیرازہ خیال کو کچھ اس طرح بکھیریں گے کہ اسے سامریہ کا محاصرہ چھوڑ کر واپس جانے کے علاوہ کوئی اور راستہ نظر نہ آئے گا یہاں تک کہنے کے بعد یوناف خاموش ہو گیا اور سوالیہ سے انداز میں اخیاب کی طرف دیکھنے لگا تھا۔

یوناف کی اس گفتگو کے جواب میں اخیاب کچھ دیر سوچتا رہا اس دوران یوناف کی نگاہیں اسکی بیٹی اشبیل اور بیوی کی طرف اٹھ گئی تھیں اس نے دیکھا کہ اس گفتگو کے بعد اشبیل خوشی اور اطمینان میں قرب کی خوشبو اور طلوع صبح کی امید جیسی مطمئن دکھائی دے رہی تھی پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور اپنی نورس آواز مدھم جھنکار اور مترنم خواب انگیز لہجے مگر بلند آواز میں یوناف کو مخاطب کر کے اس نے کہا اے مبارک اور مہربان اجنبی تیری گفتگو نے ہمارے حوصلے بلند کر دیئے ہیں تیری اس گفتگو کے بعد میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ ہم دمشق کے بادشاہ ابن ہدد کے حملوں کو ناکام بناتے ہوئے اسے اور اس کے لشکریوں کو فاصلوں کے سمندر، اور فنا کے خاموں میں ڈبو کر رکھ دیں گے اے اجنبی تیرا شکریہ کہ تو نے محل میں داخل ہو کر ہمارے لئے دلجمعی اور جواں عزم کا اہتمام کیا ہے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس قدر کہنے کے بعد حسین اشبیل اپنی جگہ پر بیٹھ گئی اس کے قریب بیٹھی اسکی ماں بھی خوش اور مطمئن دکھائی دے رہی تھی۔ اس موقع پر یوناف نے اخیاب کے اراکین سلطنت پر بھی ایک نگاہ ڈالی اس نے اندازہ لگایا کہ ان کے چہروں پر زیست کے تلخ حقائق کی جگہ جواں عزم، سلگتی تنہائیوں کی جگہ چڑھتے طوفانوں کی یورش اور سلگتے سکوت کے بجائے ستاروں کے گیت تھے۔ لہذا اس نے یہ اندازہ لگایا کہ اس کی گفتگو کو سب نے پسند کیا ہے سامریہ کے بادشاہ اخیاب نے اپنی جھکی ہوئی گردن سیدھی کی اور یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو یوناف تمہارے ساحرانہ انداز گفتگو سے میں نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ تم ایک نکتہ رس اور فطرت شناس انسان ہو میں ایک سالار کی حیثیت سے تمہیں اپنے لشکر میں شامل کرتا ہوں اور تمہاری وجہ سے ہم دمشق کے بادشاہ ابن ہدد کو ذلت نفس پر آمادہ کرتے ہوئے اسے سرما کی آندھیوں کی طرح اڑا دیں گے۔

اخیاب نے اس بار دمشق کے حکمران کے قاصدوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا اے ابن ہدد کے قاصدو! تم لوگوں نے ہمارا فیصلہ اور جواب سن لیا ہے لہذا اٹھو اور اپنے بادشاہ کی طرف لوٹ جاؤ اور اسے کہو کہ گو تم نے ہمارے مرکزی شہر سامریہ کا محاصرہ کر لیا ہے لیکن اسکے باوجود ہم تمہاری کوئی شرط تمہارا کوئی مطالبہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہماری خاموشی اور شرافت نے شاید اسے غلط فہمی اور دھوکے میں مبتلا کر دیا ہے اب ہماری اور اس کے درمیان تلوار ہی فیصلہ کرے گی اور سن رکھو کہ تمہارے بادشاہ کی حالت اور لشکر کی کیفیت ہم کچھ اس طرح کریں گے جس طرح ایک گڈریا ریوڑ کو مار دھتکار کر بھاگنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہنے کے بعد اخیاب خاموش ہو گیا جبکہ ابن ہدد کے وہ دونوں قاصد وہاں سے اٹھ کر چلے گئے تھے ان قاصدوں کے جانے کے بعد اخیاب نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا اے میرے مہربان اے میرے محسن تمہارے کہنے کے مطابق میں نے ابن ہدد کے دونوں قاصدوں کو تحکمانہ انداز میں لوٹ جانے پر مجبور کر دیا ہے میں نے انکو یہ بھی فیصلہ دے دیا ہے کہ ہمارے درمیان تلوار ہی فیصلہ کرے گی لیکن ان سارے اراکین سلطنت کی موجودگی میں تم بتاؤ کہ تم ابن ہدد کے لشکر کا کیسے اور کس طرح مقابلہ کرو گے۔ اخیاب کا یہ سوال سن کر یوناف کہنے لگا اے بادشاہ ابن ہدد پر ہمارے حملہ آور ہونے کا یہ طریقہ ہو گا کہ تمہارا جس قدر لشکر ہے اسے دو حصوں میں تقسیم کر لیں ایک حصہ میرے حوالے کر دیں میں اور میری ساتھی لڑکی اس لشکر کی کمان داری کریں گے اور اس لشکر کے ساتھ ہم شہر کے مشرقی دروازے سے رات کی گہری تاریکی میں نکل کر ابن ہدد پر شب خون ماریں گے اور جب آپ دیکھیں کہ رات کی تاریکی میں ہمارا شب خون اپنے عروج پر پہنچ چکا ہے تو آپ اپنے لشکر کے حصے کے ساتھ شمالی دروازے سے نکل کر ابن ہدد کے پیچھے حملہ آور ہو جائیں اس لئے کہ جب میں مشرق دروازے سے نکل کر ابو ہدو کے لشکر پر شب خون ماروں گا تو اسکا سارا لشکر مجھ پر حملہ آور ہونے کو بڑھے گا تو ایسی صورت میں ان کی پشت شہر کے شمالی دروازے کی طرف ہو جائے گی اور اس موقع پر جب آپ بھی اپنے لشکر کے ساتھ نکل کر دشمن پر حملہ آور ہوں گے تو یقیناً دشمن شکست کا سامنا کرتے ہوئے بھاگ کھڑا ہو گا وہ اس لئے کہ رات کی تاریکی میں وہ اس حملے کو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کرے گا اور اسکے لشکری ضرور اپنی جانیں بچانے کی خاطر بھاگ کھڑے ہوں گے ایسی صورت میں سامریہ شہر کے باہر ابن ہدد کو ذلت آمیز شکست اٹھاتے ہوئے دمشق کی طرف بھاگنا پڑے گا اور یہ ہماری اسکے خلاف بہترین اور بہت بڑی کامیابی ہو گی۔

یوناف جب خاموش ہوا تو اخیاب مسکراتے ہوئے کہنے لگا میں یوناف کی اس تجویز سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اس طریقہ کار سے ہم دشمن کو ضرور مار بھگانے میں کامیاب ہو جائیں گے یوناف کی اس تجویز پر اخیاب کی بیٹی اشبیل اور اسکی بیوی ایزبل کے چہروں پر بھی اطمینان تھا جبکہ اراکین سلطنت بھی مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے اس تجویز کو سراہ رہے تھے۔ یہ کیفیت دیکھتے ہوئے اخیاب پھر بولا اور کہنے لگا۔ اب یہ دربار ختم کیا جاتا ہے اس لئے کہ دشمن پر شب خون مارنے کے لئے ہمیں اپنے لشکر کی تقسیم اور اسکی تیاری کا کام بھی سرانجام دینا ہو گا۔ اس کے ساتھ ہی سارے اراکین سلطنت اٹھ کر باہر چلے گئے تھے اس موقع پر اخیاب نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تم بھی اپنے کمرے کی طرف جاؤ آرام کرنے کے علاوہ اپنی تیاریاں بھی مکمل کر لو تاکہ تم بہتر حالت میں دشمن پر حملہ آور ہو سکو اسکے ساتھ ہی یوناف اور بیوسا بھی وہاں سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف چلے گئے تھے۔

○

گہری ہوتی ہوئی رات نے ہر شے کے سارے رنج و ملال بھگا کر ہر چیز کو بے بس کر دینے والے اپنے پنجوں میں جکڑ دیا تھا پھیلتی بکھرتی رات کے دوش پر ہر طرف خواب آلود گونجیں اور کیف خماری اور طلسم رنگ و بو رقص کرنے لگے تھے گہری ہوتی رات کے اس سناٹے اور خاموشی کے اندر یوناف اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ اجل کے ہم نفس اور زندگی کے رازدان کی طرح نکلا تھا وہ اپنے لشکر کے آگے آگے بیوسا کے ساتھ جا رہا تھا اور اس کے اندازوں اور اسکی حرکات سے پتہ چلتا تھا جیسے وہ تدبیریں الٹ دینے اور تقدیریں پلٹ دینے کا عزم اور ارادہ کر چکا ہو۔

سامریہ شہر کے مشرقی دروازے سے نکلنے کے بعد یوناف اپنے لشکر کے ساتھ رات کی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

خاموشیوں گھنگرو بجاتی ہواؤں 'نیند کے کھیتوں سے آتی خوشبوؤں اور جھینگروں کی جھائیں جھائیں
میں آگے بڑھا پھر وہ ابن ہدد کے گہری نیند میں سوئے ہوئے لشکروں پر موت کے تھپیڑوں 'کرنوں کے
ہجوم اور وقت کے نکیر کی طرح حملہ آور ہوا تھا اپنے تیز اور جان لیوا حملوں اور خونخوار ارادوں سے
ابن ہدد کے لشکریوں کے سینوں میں زہر بھر کر رکھ دیا تھا وہ کسی بخت آزما انسان کی طرح آگے بڑھا
تھا اور رات کے سناٹوں میں ابن ہدد کے لشکر کو لہولہان کرنا شروع کر دیا تھا۔

جس وقت یوناف کا یہ شب خون اپنے عروج پر تھا اور وہ دشمن کے لشکریوں کو بری طرح مار اور
کاٹ رہا تھا اس وقت سامریہ کا بادشاہ اخیاب بھی اپنے حصے کے لشکریوں کے ساتھ سامریہ شہر کے
شمالی دروازے سے نکلا ابن ہدد کے لشکریوں پر وہ فضاؤں کے دکھ غبار گاہ انجم اور گرد و تیں لیتی ہوئی
ترنگ کی طرح حملہ آور ہوا تھا رات کی گہری تاریکی میں اس دو طرفہ حملے نے ابن ہدد کے لشکریوں
کی ساری نظارگی ساری تابندگی اور ساری آسودگی ختم کر کے رکھ دی تھی اور وہ بے کل روحوں کے
گہرے گھاؤ کی طرح سسکنے اور تڑپنے لگے تھے ان کے ہاتھ صبر و استقلال کا دامن جاتا رہا تھا اور وہ
زندہ رہنے کی تگ و دو میں ادھر ادھر بھاگنے لگے تھے یوناف اور اخیاب کے ان دو طرفہ حملوں کے
سامنے ابن ہدد کے لشکریوں کے ولولوں کا سلسلہ کچھ اس طرح ٹوٹ گیا تھا جیسے روشنی اور تیرگی کا
رشتہ آپس میں ختم ہو جاتا ہے۔ تھوڑی دیر تک جب یوناف اور اخیاب نے اپنے جان لیوا حملوں کا
سلسلہ جاری رکھا تو ابن ہدد کے لشکری اپنی جانیں بچانے کیلئے ادھر ادھر بھاگنے لگے تھے۔

دوسری طرف ابن ہدد نے بھی اندازہ لگا لیا تھا کہ لمحہ بہ لمحہ اس پر دشمن کا دباؤ بڑھ رہا ہے اور یہ
کہ اسکی صفیں درہم برہم ہونے کے بعد اسکے لشکری اپنی جانوں کی خاطر کچھ اس طرح بھاگنے لگے
تھے کہ جس طرح اونٹ اندھے بے کراں صحراؤں کے اندر ادھر ادھر بھاگنے لگتا ہے ایسے میں ابن
ہدد نے فیصلہ کیا کہ مزید ایسی ہی صورت رہی تو دشمن اسکے لشکریوں کو مکمل طور پر کاٹ کر رکھ دے گا
لہٰذا اس نے فوراً اپنے ہرکارے بھجوا کر اپنے باقی لشکریوں کو ایک جگہ جمع ہونے کا حکم دیا پھر منظم
طریقے سے اس نے پسپائی اختیار کر لی تھی اس طرح رات کے پچھلے حصے میں ابن ہدد اپنے لشکریوں
کو لے کر دمشق کی طرف بھاگ گیا تھا اور یہ اسکے خلاف سامریہ کے بادشاہ اخیاب کی بہترین کامیابی
تھی۔

دمشق کا بادشاہ ابن ہدد جب شکست اٹھا کر بھاگ کھڑا ہوا تو اخیاب نے اپنے لشکر کے دونوں
حصوں کو شہر سے باہر جمع ہونے کا حکم دیا پھر وہ اپنا گھوڑا دوڑاتا ہوا اس جگہ آیا جہاں یوناف اربیوسا
اپنے گھوڑوں کی پیٹھوں پر بیٹھے ایک جگہ کھڑے تھے انکے قریب آکر اخیاب نے بڑے پیار سے
یوناف کا شانہ تھپتھپایا اور کہنے لگا اے میرے عزیز اے میرے محسن رات کی تاریکی میں تم جس
طرح دشمن پر حملہ آور ہوئے ہو اور جس طرح تم نے شب خون مار کر اسکے سارے کس بل نکال کر
رکھ دیئے ہیں ایسا عزم ایسا ولولہ اور شب خون میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا میں تیرا ممنون
اور شکر گزار ہوں کہ تو نے اپنی فراست اور اپنی دانشمندی سے میرے بدترین دشمن کو بھاگ جانے
پر مجبور کر دیا اب اپنے لشکر کے ساتھ شہر میں داخل ہوں تاکہ ہم اور لشکری بھی آرام کریں اس
لئے کہ ہم اپنا کام احسن طریقے سے سرانجام دے چکے ہیں۔ اسکے ساتھ ہی وہ حرکت میں آئے اور
وہ اپنے لشکر کے ساتھ فتح کے گیت گاتے ہوئے سامریہ شہر میں داخل ہو گئے۔

○

ایک روز اخیاب کے پاس اس کا بیٹا اخزیا اور بیٹی اشبیل بیٹھے گفتگو کر رہے تھے کہ اس وقت
اخیاب کی بیوی اور سامریہ شہر کی ملکہ ایزبل کمرے میں داخل ہوئی وہ اپنی بیٹی اور بیٹے کے ساتھ بیٹھ
گئی تھوڑی دیر تک کمرے میں خاموشی رہی پھر ایزبل نے اپنے شوہر اخیاب کو مخاطب کر کے کہنا
شروع کیا سنو اخیاب میں آج تم سے ایسی بات کہنے والی ہوں جس میں تمہارا فائدہ اور تمہاری
بہتری ہے اور مجھے امید ہے کہ تم کسی نہ کسی طرح بلکہ ہر صورت تم اس کام کو کر گزرو گے ایزبل کی اس
گفتگو کے جواب میں اخیاب اور اسکے بیٹے اور بیٹی نے بڑے تجسس کے انداز میں اپنی ماں کی طرف
دیکھا۔ اسکے بعد اخیاب نے اپنی ملکہ ایزبل کو مخاطب کر کے پوچھا۔
وہ کون سی اہم بات ہے جو تو مجھ سے کہنے والی ہے اور جس میں ہماری بہتری ہی بہتری اور فائدہ
ہی فائدہ ہے اس پر ایزبل دوبارہ بولی اور کہنے لگی اے اخیاب تو جانتا ہے کہ ہمارے محل کے ساتھ
جو باغ اور تاکستان ہے اسکے قریب نبوت نام کے شخص کا بھی باغ اور تاکستان ہے اور نبوت کا یہ باغ
نہ صرف ہمارے باغ سے بڑا اور زیادہ زرخیز ہے بلکہ اسکا باغ تمہارے محل کی دیواروں سے بھی آکر
ٹکراتا ہے میں نے ارادہ کیا ہے کہ تو نبوت نام کے اس شخص کو اپنے پاس بلا جو سامریہ کی نواحی
بستی یزرعیل کا رہنے والا ہے اور اسکو لالچ دو کہ وہ
اپنے باغ کو ہمارے ہاتھ فروخت کر دے اگر یہ باغ تمہیں مل جائے تو ایک تو ہمارے محل کے
اطراف میں سارے ہی باغ ہمارے ہو جائیں گے دوسرے اس نبوت کا باغ چونکہ بہت بڑا اور زیادہ
زرخیز ہے اس لئے اس سے ہمیں زیادہ فوائد حاصل ہوں گے اسکے علاوہ محل کے ہر طرف زمین کے
مالک بھی تم خود ہو گے اس پر اخیاب نے ایزبل کو مخاطب کر کے پوچھا اگر وہ نبوت نام کا یزرعیلی اپنا
باغ نہ فروخت کرنا چاہے تو تب میں کیا کروں؟
اس پر ایزبل کہنے لگی اگر وہ اپنا باغ فروخت نہ کرنا چاہے تو تم کسی نہ کسی طرح اس باغ کو

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

حاصل کرنے کی کوشش کرو میرے خیال میں تم اس مقصد میں کامیاب ہو جاؤ گے اس پر اخیاب خطرہ ظاہر کرتے ہوئے کہنے لگا اگر ہم نے اس کے باغ پر زبردستی قبضہ کرنے کی کوشش کی تو سن رکھو لوگ ہمارے خلاف ہو جائیں گے اور اگر ایک دفعہ لوگ ہمارے خلاف ہو گئے تو یہ بادشاہت اور تخت ہم سے چھن جائے گا اس پر ایزبل کہنے لگی میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ وہ باغ تم اس سے زبردستی چھین لو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ تم وہ باغ کسی نہ کسی طرح حاصل کر لو اور مجھے امید ہے کہ تم کل تک نبوت نام کے اس شخص سے ضرور اس سلسلے میں بات کرو گے اسکے ساتھ ہی ایزبل اپنی جگہ سے اٹھی اور وہاں سے چلی گئی تھی اور اس کے پیچھے پیچھے اسکا بیٹا اخزیا اور اسکی بیٹی اشیل بھی اسکے پیچھے چلے گئے تھے۔

دوسرے روز اخیاب نے اپنے ایک ملازم کو بھیج کر نبوت نام کے اس شخص کو طلب کیا جو سامریہ کی ایک نواحی بستی کا رہنے والا تھا اور جس کا باغ اخیاب کے باغ سے متصل تھا نبوت نام کے اس یزرعیلی کو جب اخیاب کے پاس لایا گیا تو اخیاب مخاطب کر کے کہنے لگا اے نبوت تم جانتے ہو کہ تمہارا باغ نہ صرف ہمارے باغ بلکہ ہمارے محل سے بھی متصل ہے میں چاہتا ہوں کہ تم یہ باغ میرے ہاتھ فروخت کر دو اور اسکے بدلے میں تجھے اس سے بہتر اور بڑا باغ دے دوں گا اور میں سمجھتا ہوں کہ تو ایسا کرنے سے انکار نہیں کرے گا مجھے تیرے باغ خریدنے میں یہ آسانی ہوگی کہ یہ میرے محل سے متصل ہے اور میرے کارندے اسکی بہتر طور پر نگرانی کر سکیں گے۔ اور اگر اس کے بدلے میں تو کوئی دوسرا باغ نہ لینا چاہے تو تو مجھ سے اس کی قیمت جو تو بہتر سمجھتا ہے لے لے پر تو کسی نہ کسی صورت وہ باغ میرے حوالے کر دے اخیاب کی یہ گفتگو سننے کے بعد نبوت نام کا وہ شخص کہنے لگا سنو بادشاہ خداوند کبھی ایسا وقت نہ لائے کہ میں یہ باغ تیرے حوالے کر دوں اس لئے کہ یہ باغ میرے باپ دادا کی میراث ہی نہیں بلکہ میرے پاس ان کی نشانی بھی ہے میں اپنے آباؤ اجداد کی اس نشانی کو کیسے فروخت کر سکتا ہوں اس لئے اے بادشاہ میرے اس تاکستان کی بجائے تو چاہے اس سے دوگنا بہتر اور اس سے کہیں زیادہ زرخیز باغ دے دے تب بھی میں اسے تیرے ہاتھ فروخت نہ کروں گا اور جس قدر قیمت اسکی موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے بنتی ہے اگر تو مجھے اس سے دس گنا زیادہ قیمت دے تب بھی میں اسے فروخت نہ کروں گا یہ بات کہہ کر نبوت نام کا وہ شخص اٹھ کر چلا گیا جبکہ اخیاب اپنی جگہ مغموم ہو کر بیٹھ گیا تھا اسی وقت سامریہ کی ملکہ ایزبل کمرے میں داخل ہوئی اس نے دیکھا کہ اخیاب نبوت نام کے اس شخص کے ساتھ گفتگو کرنے کے بعد اپنی جگہ پر مغموم اور افسردہ بیٹھا ہے تب وہ اسکے قریب آئی اور بڑی محبت اور شفقت میں اسے مخاطب کر کے پوچھا۔
کیا نبوت نام کے اس شخص نے اپنا باغ تمہارے ہاتھ فروخت کرنے سے انکار کر دیا؟ جو

Urdu Novel Dropped By Ali Khan

تمہاری یہ حالت بنی ہوئی ہے تمہارے چہرے پر پھیلی ہوئی یہ افسردگی تمہاری آنکھوں میں دور دور تک اڑتی ہوئی لمحوں کی دھول اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ نبوت نام کے شخص نے اپنا باغ تمہارے ہاتھ فروخت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اخیاب بڑی بے بسی اور لاچارگی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا اے ایزبل تمہارا کہنا درست ہے نبوت نام کے اس شخص نے اپنا باغ میرے ہاتھ فروخت کرنے سے انکار کر دیا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ باغ نہ صرف یہ کہ اسکے آباؤ اجداد کی میراث ہے بلکہ یہ ان کی نشانی ہے لہٰذا وہ اپنے باپ دادا کی نشانی فروخت نہیں کر سکتا یہ سن کر ایزبل کے چہرے پر نفرت اور ناگواری کے تاثرات پھیل گئے تھے۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور غصے میں اخیاب کو مخاطب کر کے کہنے لگی سنو اخیاب جو باغ تم نبوت نام کے شخص سے حاصل نہ کر سکے میں دنوں کے اندر اسے حاصل کر کے دکھا دوں گی۔ ایزبل وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔ اپنے کمرہ خاص میں جانے کے بعد ملکہ ایزبل نے اپنے ہاتھ سے سامریہ کی اس نواحی بستی کے سردار کے نام ایک خط بھیجا یہ خط گو اس نے خود ہی لکھا تھا لیکن اس نے یہ ظاہر کیا تھا کہ یہ خط اخیاب نے لکھا ہے اور اس خط کے نیچے اخیاب کی مہر لگا دی تھی۔ اور یہ خط تہ کر کے اس نے اپنے ایک ملازم کے ہاتھ یزرعیل نام کی اس بستی کے سردار کے نام بھجوا دیا تھا اس خط میں ایزبل نے لکھا تھا کہ اپنے سرکردہ لوگوں اور دیگر افراد کو اپنی بستی کے باہر ایک چوٹی پر جمع کرو پھر بستی سے دو ایسے شریر آدمی چنو جو جھوٹی گواہیاں دینے میں ماہر ہوں پھر نبوت نام کے اس آدمی کو ان سرکردہ لوگوں کے سامنے لاؤ جس کا باغ ہمارے محل سے متصل ہے اور اس پر یہ الزام لگاؤ کہ اس نے خدا اور بادشاہ اخیاب پر یہ لعنت کی ہے وہ شخص جو جھوٹی گواہیاں دینے کے عادی ہوں وہ گواہی دیں کہ ہاں اس نے ان کے سامنے خدا اور اخیاب پر لعنت کی ہے۔ اور جب ایسا ہو جائے تو نبوت کو اس طرح سزا دو اسے کوہستانی سلسلے کے اوپر کھڑا کر کے اس طرح سنگسار کرو کہ وہ اپنی جان سے ہاتھ دو بیٹھے۔

جب بادشاہ کا یہ ملازم ایزبل کا خط لے کر یزرعیل کے سردار کے پاس پہنچا تو وہ بستی کے سرکردہ لوگوں اور سرداروں کو لے کر بستی سے باہر ایک کوہستانی سلسلے پر گیا ساتھ ہی اس نے دو شریر آدمیوں کا بندوبست کیا جو نبوت کے خلاف جھوٹی گواہی دینے پر آمادہ ہو گئے تھے پھر اس نے یزرعیل کے سرداروں اور سرکردہ لوگوں کے سامنے یہ الزام لگایا کہ اس نے اپنے خدا اور بادشاہ اخیاب پر لعنت کی ہے نبوت نے جب اس الزام سے انکار کیا تو جن دو شریر شخصوں کو جھوٹی گواہی دینے پر تیار کیا تھا انہوں نے نبوت کے خلاف جھوٹی گواہی دی اس طرح نبوت کو سارے لوگوں کے سامنے اس کو ہستانی سلسلے پر سنگسار کر کے اسکا خاتمہ کر دیا گیا تھا اس طرح نبوت کے خاتمے کے بعد اخیاب اور ایزبل نے اس باغ پر قبضہ کر لیا تھا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس حادثے کے چند روز بعد خدا کے نبی الیاسؑ اچانک اخیاب کے سامنے آ کھڑے ہوئے اس وقت اخیاب اپنے محل سے متصل باغ میں اکیلا چہل قدمی کر رہا تھا اپنے سامنے اچانک الیاسؑ کو دیکھتے ہوئے اخیاب پریشان ہو گیا تھا پھر اس نے الیاسؑ کو مخاطب کرنے میں پہل کرتے ہوئے کہا۔

اے اللہ کے بندے مجھ سے کوئی جرم کوئی غلطی ہوئی ہے جس کی سزا دینے کیلئے آپ یہاں تشریف لائے ہیں اس پر الیاسؑ اخیاب کو تنبیہہ کرنے کے انداز میں کہنے لگے سنو اخیاب تو نے یزرعیل کے رہنے والے نبوت کو اپنے ملازموں کے ذریعے اس لئے بلوایا تھا کہ تیرے محل سے متصل باغ تیرے ہاتھ فروخت کردے لیکن اس نے وہ باغ جو اس کے باپ دادا کی نشانی تھی تیرے ہاتھ فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔ مجھے بڑا صدمہ اور رنج ہوا لیکن تیری بیوی نے نبوت کی اس حرکت کو اپنی بے عزتی جانا وہ حرکت میں آئی اور اس نے ایک خط یزرعیل کے سردار کے نام لکھا اور اس میں یہ ساز باز کی کہ نبوت پر یہ الزام لگایا جائے کہ اس نے خداوند اور وقت کے بادشاہ پر لعنت کی ہے اور ایزبل نے یزرعیل کے سرداروں یہ بھی لکھا کہ اس پر دو گواہ بھی کھڑے کئے جائیں ان سرداروں نے ایسا ہی کیا اس پر جرم ثابت کیا اور اسے سنگسار کر دیا اور اسکی لاش کو کتے کھا گئے ہیں۔ اے بادشاہ تم نے اس کی موت کے بعد اسکے باغ پر قبضہ کر لیا پر اے بادشاہ میں تم کو تنبیہہ کرتا ہوں کہ جس طرح نبوت کا خون یزرعیل کی بستی کے باہر کتوں نے چاٹا تھا ایسے ہی تیرا خون کتے چاٹیں گے تیری بیوی جس نے اس جرم کا ارتکاب کیا وہ بھی شہر کی فصیل کے باہر ماری جائے گی اور اسکا خون بھی کتے چاٹیں گے۔

الیاسؑ کی زبان سے اپنے متعلق یہ گفتگو سن کر اخیاب نہ صرف یہ کہ خوف سے کانپ اٹھا تھا بلکہ وہ پسینہ میں نہا گیا تھا پھر وہ اسی لمحہ زمین پر سجدہ ریز ہو گیا اور گڑگڑا کر خدا سے اپنے اور بیوی کے لئے دعا کرنے لگا تھا پھر وہ کھڑا ہوا اور الیاس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا اے اللہ کے نیک بندے میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں نبوت کا یہ باغ اسکے لواحقین کو واپس کر دوں گا کہ میری بیوی ایزبل نے جو اسے قتل کرانے کی سازش کی ہے تو میں اسکے لواحقین کو اسکا خون بہا بھی ادا کروں گا اخیاب کی اس گفتگو کے جواب میں الیاسؑ نے کسی قدر پرسکون انداز میں کہا اے اخیاب جس طرح تو نے اپنے رب سے رجوع کیا ہے اور توبہ کی ہے اس کے بدلے میں اب تیرا اور تیری بیوی کا خون کتے تو نہ چاٹیں گے پر تو آئندہ محتاط ہو کر رہنا کہ تو خداوند کی طرف رجوع کرنے والا اور تائب بن کر رہنے والا رہے گا تو خداوند اس دنیا میں ہر دشمن کے خلاف تیری مدد کرے گا اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو سن رکھو بعل دیوتا کے مندر کے سامنے جو اسکے پجاریوں کا حشر ہوا تھا وہی تیرا ہو گا اس گفتگو کے بعد الیاسؑ وہاں سے چلے گئے تھے۔

الیاسؑ کے جانے کے بعد سامریہ کا بادشاہ اخیاب مر گیا اور اسکے مرنے کے بعد اخیاب کا بیٹا اخزیا سامریہ کا حکمران ہوا سامریہ کی سلطنت کے تخت پر بیٹھتے ہی اخزیا چند دن بعد سخت بیمار ہو گیا اس نے بہتیرے حکیموں اور طبیبوں کو بلایا پر وہ کسی کے علاج سے بھی اچھا نہ ہوا تب اس نے بعل دیوتا کے پچاس انتہائی بزرگ اور سرکردہ پجاریوں کو بلایا اور انہیں تاکید کی کہ وہ اپنے دیوتا کے پاس جائیں اور اس سے یہ پوچھیں کہ میں جو بیمار ہو کر بستر سے لگ گیا ہوں تو کیا اس بستر سے بچنے اور اس بستر سے اٹھنے کے میرے کچھ امکانات ہیں اپنے بادشاہ کا یہ حکم پا کر وہ پجاری کوہستان کرمل پر بعل دیوتا کے مندر کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔

ان پجاریوں کے جانے کے تھوڑی دیر بعد اخزیا کا نیا حاجب اسکے کمرے میں داخل ہوا اس نے بڑے احترام اور بڑی تعظیم میں اسے مخاطب کر کے کہنا شروع کیا اے بادشاہ آپ نے جن پجاریوں کو بعل دیوتا سے اپنی کیفیت معلوم کرنے کیلئے روانہ کیا ہے ان پجاریوں کے جانے کے تھوڑی ہی دیر بعد دو اشخاص محل کے صدر دروازے پر نمودار ہوئے ہیں میں نہیں جانتا کہ وہ دونوں کون ہیں پر انہوں نے مجھے آپکے نام یہ پیغام دیا ہے کہ سامریہ کے بادشاہ سے یہ کہنا کہ کیا بنی اسرائیل کا کوئی خدا نہیں رہا جو اس نے پجاریوں کو بعل دیوتا سے رجوع کرنے کیلئے بھیجا ہے مزید یہ بھی کہا کہ خداوند کا حکم یہ ہے کہ سامریہ کا بادشاہ اخزیا اسی پلنگ پر مر جائے گا جس پر وہ آج کل لیٹا ہوا ہے۔

اپنے حاجب کی یہ گفتگو سن کر اخزیا پریشان اور فکر مند ہو گیا تھا تھوڑی دیر تک اس نے کچھ سوچا پھر اس نے اپنے حاجب کو مخاطب کر کے پوچھا جس شخص نے تم سے یہ بات کی اس شخص کی شکل اور حلیہ کیسا تھا اس پر حاجب کہنے لگا جس شخص نے مجھ سے یہ بات کی وہ بڑے شفاف چہرے والا آدمی تھا اپنی کمر پر چمڑے کا کمربند کسے ہوا تھا اس انکشاف پر اخزیا بدک گیا اور حاجب کو مخاطب کر کے کہنے لگا تم نے میرے سامنے کتنی بڑی بات کا انکشاف کر دیا ہے یہ بات جس شخص نے کہی ہے وہ اللہ کا نبی الیاسؑ ہے اور اسکے ساتھ اسکا شاگرد الیسعؑ ہو گا۔ لہٰذا شہر کے کچھ سرکردہ لوگوں کو بھجواؤ کہ وہ اسے تلاش کریں اور اسے میری کیفیت، پوچھیں کہ میں اس بیماری سے جانبر ہوں گا یا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

نہیں اس پر وہ حاجب بڑی تیزی سے باہر نکل گیا۔

اسکے بعد سرکردہ لوگوں کو الیاسؑ کی تلاش میں روانہ کیا گیا اور شہر سے باہر ایک ٹیلے پر روک کر انکی منت سماجت کی کہ سامریہ کا بادشاہ جو بیمار ہے اس کے متعلق بتائیں کہ اسکا کیا بنے گا اس پر الیاسؑ کہنے لگا اے بنی اسرائیل کے لوگو! سنو جو کچھ ہونے والا ہے وہ میرے رب نے مجھے وحی کے ذریعے بتا دیا تھا اور اسکی اطلاع میں نے اسکے حاجب کو کر دی تھی اخزیا وہ انسان ہے جو اپنے باپ دادا سے بڑھ کر بعل دیوتا کی پرستش کرتا ہے اور ہر معاملہ میں اس پر اعتماد کرتا ہے اور اے بنی اسرائیل کے سرکردہ لوگو اخزیا اس بیماری سے اٹھنے نہ پائے گا اور مر جائے گا اور تم لوگ واپس لوٹ جاؤ اور میری طرف سے اخزیا کو اس بات سے آگاہ کرو۔ الیاس کے اس انکشاف پر بنی اسرائیل کے لوگ واپس لوٹ گئے تھے جبکہ الیاسؑ الیسعؑ کے ساتھ آگے بڑھ گئے تھے اس واقعے کے چند ہی روز بعد اخزیا موت کی نیند سو گیا اور اسکے بعد اخزیا کا بیٹا یولام سامریہ کا بادشاہ بنا اور بنی اسرائیل پر حکومت کرنے لگا تھا۔

سامریہ سے نکلنے کے بعد الیاسؑ نواحی علاقے کے ایک ٹیلے پر آئے اور الیسعؑ کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا اے الیسعؑ مجھے میرے خداوند کی طرف سے یہ حکم ملا ہے کہ میں یردن کی طرف جاؤں دیکھ مجھے ایسا لگتا ہے کہ میرا آخری وقت آن پہنچا ہے اور جو کام میں اپنی زندگی میں کرتا رہا ہوں دیکھ تو اسے جاری رکھنا اس پر الیسعؑ نے بڑی رقت آمیز آواز میں الیاسؑ کو مخاطب کر کے کہا اے آقا میں یہاں نہیں رہوں گا بلکہ میں بھی آپ کے ساتھ یردن کی طرف جاؤں گا الیاس اس پر آمادہ ہو گئے۔ لہٰذا وہ دونوں یردن کی طرف روانہ ہو گئے۔

دریائے یردن کے کنارے آ کر الیاس رک گئے الیسعؑ بھی انکے قریب آ کر رک گئے اور دیکھنے لگے کہ اب وہ کس ردعمل کا اظہار کرتے ہیں۔ الیسعؑ نے تھوڑی دیر تک الیاسؑ کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھا ایسا لگتا تھا کہ انہیں خداوند کی طرف سے کوئی حکم ملا ہو پھر انہوں نے جو انکے کندھے پر چادر لٹک رہی تھی وہ اپنے دائیں ہاتھ میں لی اور اسے زور سے دریائے یردن کی طرف مارا اور اس پر الیسعؑ مبہوت رہ گئے کیونکہ الیاسؑ کے دریا پر چادر مارتے ہی دریا بیچ میں سے خشک ہو گیا تھا اور دریا میں ایک راستہ بن گیا تھا جس پر الیاسؑ چلنے لگے تھے الیسعؑ بھی انکے پیچھے پیچھے ہو لئے۔

یوں دونوں نے دریائے یردن کو پار کیا دوسرے کنارے پر آگے جا کر وہ تھوڑی دور آگے بڑھے تھے کہ آگ کا ایک سخت بگولہ انکے سامنے نمودار ہوا اور اس بگولے کے باعث الیسعؑ الیاسؑ سے جدا ہو گئے اور جب وہ آگ کا بگولہ ہٹا تو الیسعؑ نے دیکھا کہ الیاسؑ وہاں نہ تھے یوں لگتا تھا اس

میں انہیں آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا تھا ہاں لیکن ان کی وہ چادر جس کو مار کر دریا میں راستہ بنایا زمین پر گر گئی تھی الیسعؑ نے بھاگ کر وہ چادر اٹھا کر اپنے کندھے پر رکھ لی تھی یہ اس بات کی دلیل تھی کہ جو کام الیاسؑ کو سونپا گیا تھا اسکی ذمہ داری الیسعؑ نے اٹھالی تھی۔ اس واقعے کے بعد الیسع سامریہ کی سلطنت میں مختلف شہروں اور قصبوں میں گھوم پھر کر لوگوں کو واحدانیت کی تبلیغ دینے کے علاوہ بعل دیوتا سے دور رکھنے کی کوشش کرنے لگے۔

○

یوناف اور بیوسا ایک روز سامریہ شہر کی سرائے میں بیٹھے تھے کہ ابلیکا نے یوناف کی گردن پر ہاتھ رکھ دیا اور کہنے لگی سنو یوناف سامریہ کہ سلطنت میں نیکی کے فروغ کا کام اللہ کے نبی الیاسؑ کرتے رہے ہیں اب اسے خداوند کے دوسرے نبی الیسعؑ نے اٹھا لیا ہے میں سمجھتی ہوں کہ اب اس سرزمین میں ہماری چنداں ضرورت نہیں ہے لہٰذا ہمیں یمن کا رخ کرنا چاہئے وہاں ان دنوں سعد ابو کرب حکمران ہے وہ بت پرست ہے اور اعلیٰ پائے کا ایک ستارہ شناس ہے وہ ان دنوں اپنے لشکر کو شہر سے باہر ترتیب دے چکا ہے اور وہ عنقریب مغرب کی طرف کوچ کرنے والا ہے اس کا ارادہ ہے کہ مغرب کے ممالک میں وہ دور دور تک یلغار کرے گا اور انہیں اپنے سامنے زیر کرے گا لہٰذا اے میرے عزیز آؤ یمن کی طرف کوچ کریں اور ابو کرب کے لشکر میں شامل ہوں اسکے ساتھ رہیں اور اسے نیکی کی طرف راغب کرنے کی کوشش کریں اور دیکھیں کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں یوناف اور بیوسا دونوں نے ابلیکا کی اس تجویز سے اتفاق کیا لہٰذا وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور یمن کی طرف کوچ کر گئے۔

سلیمانؑ کے بعد انکی سلطنت دو حصوں میں بٹ کر انتشار کا شکار ہو کر رہ گئی تھی مگر ان کے مقابلے میں انکی بیوی بلقیس کی سلطنت یمن تقسیم اور انتشار کا شکار نہ ہوئی تھی بلقیس کے بعد اسکا چچازاد بھائی ناشر بادشاہ بنا۔ اہل یمن اور دوسرے باشندوں کو اس نے متحد کر لیا۔ دشمن سے اپنی رعایا کی حفاظت کی اور مغرب پر حملے کئے یہاں تک کہ مغرب میں دور تک آگے نکل گیا اور افریقہ کے صحراؤں میں ایسی جگہ پہنچا جہاں ریت کے سوا کچھ نہ تھا۔ راستے دشوار اور مشکل تھے اس نے اپنے عزیزوں میں سے ایک شخص شمر کو جو بڑا دلیر اور بے باک تھا کچھ دستے دے کر ریت کے اس ساحل میں راستہ تلاش کرنے کیلئے آگے بھجوایا مگر وہ ریت کا شکار ہو کر رہ گیا۔ اس جگہ ناشر نے کانسی سونے کا ایک مجسمہ بنوایا اور اس مجسمے کے اوپر اس نے لکھ دیا کہ یہاں میرے آگے کوئی راستہ نہیں ملا ہے وہاں سے یہ یمن لوٹ آیا تھا۔

ناشر کے بعد شمر یمن کا بادشاہ بنا اہل یمن کے اندر یہ روایت تھی کہ انکا جو بادشاہ فتوحات کے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

لئے نہ نکلے وہ اسے بزدل کہہ کر پکارتے تھے لہٰذا شمر بھی لشکر لے کر فتوحات کیلئے نکلا یہ پہلے عراق کے مغربی حصوں پر حملہ آور ہوا اور یہ پہلا شخص تھا جس نے اس جگہ کا نام حیرہ رکھا جو بعد میں ایک مشہور شہر کہلایا بعد میں شمر اخیار کے مقام پر دریائے دجلہ کو عبور کرنے کے بعد آگے بڑھا اور آذر بائیجان تک اپنی فتوحات کا سلسلہ پھیلاتا چلا گیا۔

یہاں شمر کے پاس ہندوستان کے کچھ تاجر حاضر ہوئے اور انہوں نے تحفے کے طور پر شمر کو عطر اور ریشم بڑی مقدار میں پیش کیا ان تحفوں کو شمر نے بے حد پسند کیا اور ان تاجروں سے پوچھا کہ عطر اور ریشم کہاں کے ہیں سفیروں نے اس ڈر کے مارے کہ کہیں یہ عطر اور ریشم پسند آنے پر شمر ہندوستان پر حملہ آور ہونے کا ارادہ نہ کر لے انہوں نے کہا کہ یہ تحفے ہم آپ کے لئے چین سے لے کر آئے ہیں ان تاجروں کے اس انکشاف پر شمر نے چین پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کر لیا۔

آذر بائیجان سے آگے بڑھتے ہوئے شمر ہندوستان کے راستے تبت سے ہوتا ہوا چین پہنچا یہاں اس نے چین کے بادشاہ کے ساتھ ایک ہولناک جنگ کی اور اسے شکست دے کر بے پناہ مال و دولت حاصل کیا اور پھر وہ سمرقند کو فتح کرتا ہوا واپس یمن آگیا تھا۔

اسکے بعد اقرن بن شمر یمن کا بادشاہ بنا اسکی رومنوں کے ساتھ جنگ ہوئی جو بڑی تیزی کے ساتھ اپنی طاقت کو بڑھاتے جا رہے تھے اس اقرن بن شمر نے رومنوں کو بدترین شکست دی اسکی وفات کے بعد اسکا بیٹا تبع یمن کا بادشاہ بنا یہ بڑا امن پسند اور پر سکون انسان تھا جب اس نے عرصے تک کہیں لشکر کشی نہ کی اور اسکے دور میں جنگ نہ ہوئی تو لوگ اسکے متعلق چہ میگوئیاں کرنے لگے اور اسکا نام مرتباں رکھ دیا یعنی اپنی جگہ پر بیٹھا رہنے والا۔ جب تبع کو خبر ہوئی کہ لوگ اسے مرتباں کہنے لگے ہیں تو اس نے لشکر کشی کا ارادہ کر لیا لہٰذا ایک لشکر لیکر وہ آذر بائیجان کے راستے ترکستان اور تبت پر حملہ آور ہوا اور فتوحات حاصل کرتا ہوا آگے تک نکل گیا۔ اور اسی کے زمانے میں ترکستان میں پہلی بار عرب آباد ہوئے۔

تبع کے مرنے کے بعد کرب یمن کا بادشاہ ہوا اس نے اپنی سلطنت کے اندر انصاف اور عدل قائم کیا اس کے زمانے میں کوئی قابل ذکر کام انجام نہیں دیا گیا تاہم اسکے زمانے میں یمن کے اندر دور دور تک سلامتی اور امن رہا۔

کرب کے بعد اسکا بیٹا سعد ابو کرب یمن کا بادشاہ بنا یہ ایک بہترین عالم اور انتہائی دانا شخص تھا علم نجوم کے حاصل کرنے میں اس نے بڑی مشکل اٹھائی ملک کا کوئی کام یا کوئی سفر یا کوئی جنگ پیش آئی تو زائچے کی بنا پر سب کچھ کرتا یہ مشکل ترین حدوں کو سر کرنے کا بڑا شوقین تھا اس نے ارادہ کیا کہ ایک بڑا لشکر لے کر مغرب کی طرف بڑھے اور جہاں تک ہو سکے دور دور تک فتوحات حاصل کرتا چلا جائے اسی مقصد کیلئے اس نے اپنے مرکزی شہر کے باہر ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا اور ارادہ کیا کہ اس لشکر کو لے کر وہ مغرب کی طرف کوچ کرے کہ یوناف اور بیوسا اسکے لشکر میں نمودار ہوئے اور اس خیمے کی طرف بڑھے جس میں سعد ابو کرب قیام کئے ہوئے تھا۔

یوناف اور بیوسا کو لشکر کے بیچ و بیچ آگے بڑھتے ہوئے پتہ چلا کہ بادشاہ ابو کرب اس وقت اپنے خیمے میں موجود ہے لہٰذا یوناف اور بیوسا آگے بڑھے اور اسکے محافظوں سے التماس کی کہ وہ انکے بادشاہ سعد ابو کرب سے ملنے کے خواہشمند ہیں محافظ اندر چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس یوناف کے پاس آیا اور کہنے لگا تم اندر چلے جاؤ تم بادشاہ سے مل سکتے ہو یوناف بیوسا کو لے کر اندر گیا سعد ابو کرب نے اپنی جگہ سے اٹھ کر یوناف سے مصافحہ کیا اور اپنی بائیں طرف پر ان دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا جب وہ دونوں بیٹھ گئے تو سعد ابو کرب نے ان دونوں کو مخاطب کر کے پوچھا۔

اے اجنبیو! تم کون ہو اور کس مقصد کے تحت تم نے مجھ سے ملنے کی خواہش کا ارادہ کیا ہے اس پر یوناف نے بولتے ہوئے کہا اے بادشاہ میرا نام یوناف اور میری اس ساتھی لڑکی کا نام بیوسا ہے ہم دونوں نیکی کے نمائندے ہیں اور آپ کے پاس یہ تمنا لے کر آئے ہیں کہ آپ کے لشکر میں شامل ہوں اور یہ دیکھیں کہ آپ اپنے لشکر کے ساتھ مغرب کی طرف حملہ آور ہوتے ہوئے کیا کارہائے نمایاں انجام دیتے ہیں اے بادشاہ آپ کے لشکر میں رہتے ہوئے نہ صرف یہ کہ میں آپ کا بہترین مشیر ثابت ہو سکتا ہوں بلکہ جنگ میں حصہ لیتے ہوئے آپ کے کامیاب سالار کا کردار بھی ادا کر سکتا ہوں آپ صرف ایک دفعہ مجھے آزما کر دیکھیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں آپ کو مایوس نہیں کروں گا اور میں آپ کو یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ میں دشمن کے بڑے بڑے سورماؤں کو اپنے سامنے زیر اور چت کر کے رکھ دوں گا۔

سعد ابو کرب یوناف کا یہ جواب سن کر خوش ہوا اور کہنے لگا میں تم دونوں کو اپنے لشکر میں شامل ہونے کی اجازت دیتا ہوں تمہارے لئے بہترین کھانے اور بہترین رہائش کا انتظام کروں گا اور ضرورت کے وقت میں تمہیں ضرور آزماؤں گا اسکے ساتھ ہی سعد ابو کرب نے اپنے محافظ کو بلایا اور جب وہ محافظ بھاگا بھاگ وہاں آیا تو اس نے یوناف اور بیوسا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ان دونوں کو اپنے ساتھ لے جاؤ انکے لئے ایک صاف ستھرے اور بہترین خیمے کا انتظام کرو جس میں یہ قیام کر سکیں اور ساتھ ہی ساتھ انکے لئے بہترین خوراک کا بھی بندوبست کرو یہ دونوں لشکر میں ہمارے ساتھ رہیں گے اسکے ساتھ ہی یوناف اور بیوسا اپنی جگہ سے اٹھے اور اس محافظ کے ساتھ ہو لئے دوسرے روز سعد ابو کرب اپنے لشکر کے ساتھ وہاں سے کوچ کر گیا تھا یوناف اور بیوسا بھی اسکے لشکر میں شامل تھے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

آگے بڑھتے ہوئے سعد ابو کرب یثرب پر حملہ آور ہوا اور اس شہر کو فتح کرنے کے بعد یہاں اپنے بیٹے کو حاکم مقرر کرنے کے بعد اور آگے بڑھ گیا لیکن وہ تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ اسے اطلاع ملی کہ اہل یثرب نے اسکے بیٹے کو قتل کر دیا ہے لہٰذا سعد ابو کرب انتہائی غصے اور خونخواری کی حالت میں واپس پلٹا یثرب کے باہر پہنچ کر وہ خیمہ زن ہوا وہ چاہتا تھا کہ شہر پر حملہ آور ہو کر اسکی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا اور کھجوروں کے پیڑ کاٹنے کے علاوہ لوگوں کو نیست و نابود کر کے رکھ دے گا جس روز سعد ابو کرب نے یثرب پر اپنے لشکر کے ساتھ حملہ آور ہونا تھا اس روز شام کے وقت اسکے پہریداروں نے دو یہودی علماء کو سعد ابو کرب کے سامنے پیش کیا جب وہ دونوں یہودی عالم سعد ابو کرب کے سامنے لائے گئے اس وقت یوناف اور اسکے کچھ مشیر بھی اسکے پاس بیٹھے ہوئے تھے سعد ابو کرب نے ان دونوں یہودی علماء کو مخاطب کر کے پوچھا۔

مجھے میرے پہریداروں نے بتایا ہے کہ تم یہودیت کے اس علاقے کے سب سے بڑے عالم ہو تم دونوں کس سلسلے میں مجھ سے ملنے آئے ہو ابو کرب کے اس سوال پر ان دونوں علماء میں سے ایک نے کہا اے بادشاہ میرا نام کعب اور میرے ساتھی کا نام اسد ہے اے بادشاہ ہم نے سنا ہے کہ تو اپنے لشکر کے ساتھ ہمارے شہر پر حملہ آور ہونے کا ارادہ رکھتا ہے دیکھ تو اپنے اس مقصد اپنے اس عزم اور ارادے سے باز رہ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تیرے لشکر اور یثرب شہر کے درمیان کوئی نہ کوئی قوت حائل ہو جائے گی میرا مطلب یہ ہے کہ خداوند عالم جو اس ساری کائنات کا حاکم اور خالق ہے وہ تجھے اس شہر کی بربادی سے روک دے گا اور ہمیں خدشہ ہے کہ تجھے تیرے لشکر کے ساتھ تباہ و برباد کر کے رکھ دے گا۔ اس پر سعد ابو کرب نے چونک کر کعب سے پوچھا ایسا کیوں ہو گا اس پر یہودی عالم کعب کہنے لگا اے بادشاہ ایسا اس لئے ہو گا کہ یہ شہر ایک آنے والے نبی کا دارالہجرت ہو گا وہ اس کائنات پر آخری نبی ہو گا اور مکہ کے قریش میں سے نمودار ہو گا یہ یثرب اس نبی کا گھر اور دارالہجرت ہو گا لہٰذا اے بادشاہ اگر تو نے اس آنے والے نبی کے دارالہجرت پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی تو میں تمہیں تنبیہہ کرتا ہوں کہ تو اپنے لشکر کے ساتھ تباہ اور برباد ہو کر رہ جائے گا اتنا کہنے کے بعد یہودی عالم رکا اور پھر کہنے لگا۔

اے بادشاہ موسیٰؑ کی توریت میں اس آنے والے نبی اور اسکے دس ہزار قدسیوں کی بشارت دی گئی زبور میں بھی اسکی بشارت دی گئی اور زرتشیوں کے ہاں اسے اسطوط اریتا یعنی تعریف کیا گیا کے نام سے بشارت دی گئی لہٰذا میں دعویٰ کرتا ہوں کہ اے بادشاہ تو نے اس آنے والے نبی کے دارالہجرت پر حملہ کیا تو تو نیست و نابود ہو کر رہ جائے گا اس لئے کہ وہ پیغمبر رسولوں کا رسول اور خداوند قدوس کا آخری فرستادہ ہو گا لہٰذا تو اپنے اس ارادے سے باز رہ اور یثرب پر حملہ آور نہ ہو۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ عالم خاموش ہو گیا تھا۔

اس یہودی عالم کے انکشافات پر سعد ابو کرب کے چہرے پر پریشانی اور فکرمندی کے آثار پھیل گئے تھے وہ تھوڑی دیر تک بڑی خاموشی اور پریشان کن انداز میں ان یہودی علماء کی طرف دیکھتا رہا پھر وہ اپنے دائیں طرف بیٹھے یوناف کو مخاطب کر کے پوچھنے لگا یوناف جبکہ تم میرے ساتھ میرے لشکر میں شامل ہو میں نے تمہیں ایک بہترین اور مخلص جانثار ساتھی ہی نہیں بلکہ ایک دانشمند اور فہیم انسان بھی پایا ہے۔ یمن سے اس سرزمین کی طرف سفر کرتے ہوئے تم مجھے یہ بھی بتا سکتے ہو کہ تم کچھ غیر معمولی اور کچھ مافوق الفطرت قوتوں کے بھی مالک ہو لہٰذا بتاؤ جو کچھ ان یہودی علماء نے مجھے بتایا ہے اس پر مجھے عمل کرنا چاہئے یا نہیں اس پر یوناف نے بھی تھوڑی دیر غور سے ان دونوں یہودی علماء کی طرف دیکھا پھر اس نے ایک جائزہ سعد ابو کرب کا لیا پھر سوچنے کے انداز میں اسکی گردن جھک گئی۔

سعد ابو کرب کے سوال کے جواب میں یوناف گردن جھکائے خاموش بیٹھا ہوا تھا جبکہ سعد ابو کرب اسکی طرف کسی اداس صحرا، ویران چٹیل بھوری وادیوں اور سکوت کے بے قرار سمندر کی طرح دیکھے جا رہا تھا یہی کیفیت کعب اور اسد کی بھی تھی تھوڑی دیر تک ایسی ہی خاموشی یوناف نے قائم کئے رکھی گویا اس کے اندر طوفانوں کا ایک خروش اٹھ کھڑا ہوا ہو اس کے چہرے پر رنگ فطرت اور صبح جمال کی وارفتگی پھیل گئی تھی اسکے تمتماتے خدوخال اس بات کی نشاندہی کر رہے تھے کہ اس نے جلوں کی ظلمتوں کے اندر من کی صباحت اور شبوں کے اندھیروں کے اندر سے فکر کی تزئین حاصل کر لی ہو پھر اس نے آہستہ آہستہ اپنی گردن سیدھی کی اور تیز نگاہوں سے سعد ابو کرب کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا

اے بادشاہ جس طرح یہ ایک حقیقت ہے کہ گلستان میں بہار رہتی ہے یا خزاں جس طرح یہ ایک حقیقت ہے کہ آگ اور پانی کا ملاپ نہیں ہو سکتا اس طرح یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس سرزمین میں سارے پیغمبروں کے بعد نبی آخرالزماں مبعوث کئے جائیں گے اور جو رسولوں کے رسول ہوں گے اور قیامت تک انکے بعد کوئی نبی اور رسول مبعوث نہ کیا جائے گا اے بادشاہ اس آخری نبی کے آنے کی بشارتیں ساری آسمانی کتب اور صحاف کے اندر دی گئی ہیں اور اے بادشاہ چاہے تو خوش ہو یا برا مانے میں اس آنے والے رسول پر پہلے سے ہی ایمان لایا ہوا ہوں اور روز اپنے رب کے حضور دعا کرتا ہوں کہ میں اس آنے والے رسول کا زمانہ دیکھ سکوں پس اے بادشاہ جو کچھ اس کعب اور اسد نے کہا ہے یہ سچ اور حقیقت ہے اور اس میں کسی بھی طرح کا کوئی جھوٹ اور کذب شامل نہیں ہے یہاں تک کہنے کے بعد یوناف تھوڑی دیر کیلئے رکا پھر وہ سعد ابو کرب کو نصیحت

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کرنے کے انداز میں کہنے لگا

اے بادشاہ خداوند قدوس اپنی مخلوق پر ایسا مہربان ہے کہ وہ اسکی بہترین رہنمائی کیلئے نبی اور رسول مبعوث کرتا ہے تاکہ قیامت کے روز اس سے باز پرس کی جائے تو وہ یہ بہانہ نہ کر سکے کہ اسکی طرف کوئی رہنما نہ بھیجا گیا جس قوم کی طرف بھی رسول بھیجا جاتا ہے اس پر گویا حجت تمام ہو کر رہ جاتی ہے اور پھر وہ اپنے آپ کو باز پرس سے بچا نہیں سکتی اے بادشاہ میں نے اپنی زندگی میں ایک طویل دور دیکھا ہے اور میرا یہ مشاہدہ بھی ہے کہ جب بھی کسی قوم کی طرف کوئی نبی بھیجا گیا ہے تو پہلے اس قوم کے ماحول کو قبول دعوت کیلئے نہایت سازگار بنایا گیا یعنی اسے مصائب اور آفات میں مبتلا کیا گیا سارے جنگی شکست یا اس طرح کی مادی مصیبتیں ڈالی گئیں تاکہ شقی اور تکبر سے اکڑی ہوئی گردن ڈھیلی ہو اس کا غرور طاقت اور نشہ دولت ٹوٹ جائے اپنے ذرائع اور وسائل اور اپنی خوبیوں اور قابلیتوں کا اسکا اعتماد شکست ہو جائے۔

اور یہ کہ اسے محسوس ہو جائے کہ اس کے اوپر کوئی اور طاقت بھی ہے جس کے ہاتھ میں اس کی قسمت کی باگیں ہیں اس طرح اسکے کان نصیحت کیلئے کھل جائیں اور وہ اپنے خدا کے آگے عاجزی کے ساتھ جھک جانے پر آمادہ ہو جائے اور اگر اس سارے عمل پر تو پھر جب اس سارے ماحول پر بھی اسکا دل قبول حق کی طرف مائل نہیں ہوتا تو اسکی خوشحالی کے مرض میں بھی مبتلا کیا جاتا ہے اور یہاں سے اسکی بربادی کی ترغیب شروع ہو جاتی ہے۔

جب وہ نعمتوں سے مالا مال ہونے لگتا ہے تو اپنے برے دن بھول جاتا ہے اور اسکے خط مستقیم رہنما اسکے ذہن میں تاریکی کا یہ احمقانہ تصور اٹھاتے ہیں کہ ہلاکت کا اتار چڑھا اور قسمت کا بناؤ متی حکیم کے انتظام میں اخلاقی بنیادوں پر نہیں ہو رہا بلکہ کسی اندھی طبیعت کے باعث بھی اچھے اور کبھی برے دن لاتی رہی ہے لہٰذا مصائب اور آفاتی دور کرکے خدا کے آگے ایک طرح کی نفسی کمزوری نہیں ہے اور بھی وہ احمقانہ ذہنیت ہے جس کی بنا پر قوم کو خداوند کی طرف سے عذاب سے دوچار کر کے نیست و نابود کر کے رکھ دیا جاتا ہے پس اے بادشاہ جس طرح پہلے رسول مبعوث کیے گئے اس طرح مکہ کی سرزمین میں بھی نبی آخرالزماں کو مبعوث کیا جائے گا اور وہ ہجرت کرکے یثرب شہر کی طرف آئیں گے اور پھر قیامت تک انکی لائی ہوئی شریعت جاری اور ساری رہے گی یہاں تک کہنے کے بعد یوناف خاموش ہو گیا۔

یوناف کی اس گفتگو کے جواب میں سعد ابو کرب تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر ہلکے ہلکے اور دھیمے دھیمے انداز میں مسکراتا رہا پھر وہ یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا اے یوناف میں خوش ہوں کہ تم نے مجھ پر سچائی کا اظہار کیا ہے سنو اگر تم اس رسولؐ پر پہلے سے ہی ایمان لا چکے ہو تو میں بھی اس آنے والے رسولؐ پر ایمان لانے کا عہد اور اظہار کرتا ہوں اور خداوند سے یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ خداوند اس نبی کو میرے جیتے جی اس سرزمین کی طرف مبعوث کرے اے یوناف تمہاری اس زمزمہ سیال جیسی گفتگو رنگین شعاعوں کے ملبوس جیسی حقیقت، سرمدی نغمات کی آبشاروں جیسی اس سچائی نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے لہٰذا میں نے عہد کیا ہے کہ میں ان دونوں یہودی علماء بنی کعب اور اسد کو اپنے ساتھ رکھوں گا تاکہ یہ میرے ساتھ رہ رہ کر دین اور علم کے معاملہ میں میری رہنمائی کر سکیں۔

اور سنو یوناف اس سے قبل میں ایک بے بصر انسان تھا مہیب اور تاریک راستوں پر چلنے والا، احساس کہنہ کی شکستہ قبروں کی پیروی کرنے والا، تمدن کہنہ اور نظام فرسودہ کا پابند لیکن اس ارض یثرب میں داخل ہونے کے بعد تمہاری گفتگو اور ان دونوں کے انکشافات نے میرے لئے حق آشنائی اور باطل شکنی کا کام کیا ہے اب میں محسوس کرتا ہوں کہ میں اندھیروں کے ہجوم سے نکل کر ذہن کی روشن شاہراہوں پر چل پڑا ہوں اور دل کے تراشیدہ صنم خانوں کو مٹا کر میں اب روح کے روشن دریچوں میں زندگی بسر کرنے کے قابل ہو گیا ہوں۔

اے یوناف یہ دونوں یہودی علماء کعب اور اسد آج کی رات میرے پڑاؤ میں آرام اور قیام کریں گے اور کل ہم یہاں سے یمن کی طرف واپس کوچ کریں گے میں اس یثرب پر حملہ آور ہونے کا ارادہ ترک کر چکا ہوں اس لئے کہ یہ میرے آنے والے اس رسولؐ کا دارالہجرت ہو گا جس پر میں ایمان لا چکا ہوں اور سو اسی ایمان لانے کی خوشی میں میں مزید فتوحات کی خاطر شمال اور جنوب کا رخ نہیں کروں گا بلکہ واپس اپنے ملک یمن کی طرف کوچ کروں گا اب تم لوگ میرے ساتھ آؤ تاکہ اس کعب اور اسد کی رہائش کا بندوبست کیا جائے۔ اسکے ساتھ ہی یوناف اور یوسا کعب اور اسد اٹھ کر سعد ابو کرب کے ساتھ ہو لئے تھے۔ دوسرے روز سعد ابو کرب اپنے لشکر کے علاوہ یوناف اور یوسا اسد اور کعب کے ساتھ یمن کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔

○

جس روز سعد ابو کرب نے اپنے لشکر کے ساتھ یثرب سے کوچ کیا اسی روز عزازیل مکہ کے ایک نواحی قبیلے بنو ہزیل کے ہاں نمودار ہوا اور ایک جگہ لوگوں کو جمع کرکے وہ انہیں مخاطب کرکے کہنے لگا سنو لوگو تم جانتے ہو گے کہ یمن کا بادشاہ سعد ابو کرب ان سرزمینوں پر حملہ آور ہو چکا ہے اس نے یثرب فتح کر لیا ہے اور اب وہ مکہ کی طرف سے آتا ہوا رستے میں پڑنے والے قبائل کو تباہ کرتا ہوا چلا آ رہا ہے لہٰذا اگر تم اسکے ہاتھوں تباہ ہونے سے بچنا چاہتے ہو تو جس وقت وہ یہاں آئے تم اپنا وفد اسکے پاس روانہ کرو اور سعد ابو کرب کو مکہ میں خدا کے گھر کعبہ پر حملہ آور ہونے کی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ترغیب دو۔

سو لوگو تم جانتے ہو کہ ماضی میں جس بادشاہ یا حکمران نے بھی کعبہ پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی یا بدی کا ارادہ کرنا چاہا یا یہاں سرکشی کا ارادہ کیا وہ برباد ہو کر رہ گیا لہٰذا تم سعد ابو کرب سے مل کر اسے یہ ترغیب دو کہ تم اسے ایسی عمارت کی نشاندہی کرتے ہو جس کے اندر بے شمار خزانے دفن ہیں اور جب وہ پوچھے کہ وہ عمارت کون سی ہے تو اسے بتانا کہ وہ عمارت مکہ شہر میں کعبہ کی عمارت ہے جس کے اندر صدیوں پرانے دفینے موجود ہیں لہٰذا تمہاری باتوں میں آ کر جب وہ کعبہ مکرمہ پر حملہ آور ہو گا تو وہ تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا اور اس طرح تمہاری جان چھوٹ کر رہ جائے گی لوگوں نے عزازیل کی اس گفتگو کو بے حد پسند کیا اور جب عزازیل نے یہ اندازہ لگایا کہ لوگ اس کی بات ماننے کے لئے متفق اور متحد ہو گئے ہیں تو وہ وہاں سے کوچ کر گیا۔

پس جب سعد ابو کرب اپنے لشکر کے ساتھ بنو ہزیل کے پاس سے گزرنے لگا تو بنی ہزیل کا ایک وفد اسکی خدمت میں حاضر ہوا انہیں دیکھ کر سعد ابو کرب نے اپنے لشکر کو روک دیا تاکہ وہ بنو ہزیل کے وفد سے گفتگو کر سکے اس وفد کے سرکردہ نے بادشاہ کو مخاطب کر کے کہا اے بادشاہ ہم آپ کو ایک چھپا ہوا خزانہ بتاتے ہیں جس میں موتی، زمرد، یاقوت اور سونا چاندی بکثرت موجود ہیں ان سرزمینوں کے اندر جو بادشاہ گزرے ہیں وہ اسے پانے سے غافل رہے اس پر سعد ابو کرب نے بڑی بے چینی اور بڑی جستجو میں بنو ہزیل کے وفد کو مخاطب کر کے پوچھا بتاؤ وہ کون سی جگہ ہے جہاں یہ خزانہ دفن ہے جس سے پہلے دور میں گزرنے والے بادشاہ غافل رہے ہیں اس پر بنو ہزیل کا ایک فرد کہنے لگا اے بادشاہ مکہ شہر میں ایک گھر ہے جس کے لوگ اسے حرم مقدس کہہ کر پکارتے ہیں وہاں کے لوگ اسکی پرستش کرتے ہیں اور اسکے پاس عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ دعائیں کرتے ہیں اس گھر میں وہ خزانے دفن ہیں جن کی ہم آپکو نشاندہی کر چکے ہیں بنی ہزیل کے وفد کی گفتگو سن کر سعد ابو کرب کعب اور اسد کی طرف متوجہ ہوا اور انہیں مخاطب کر کے ان سے پوچھا۔

تم دونوں کا اس معاملہ میں کیا خیال ہے اس پر کعب نے بادشاہ کو مخاطب کر کے کہا۔ اے بادشاہ تم ہرگز اس گھر پر حملہ آور ہونے کی کوشش نہ کرنا ان لوگوں نے تجھے برباد کر دینے کی کوشش کی ہے ہم اس گھر کے سوا کوئی اور گھر نہیں جانتے جو اللہ نے اس زمین پر اپنے لئے بنوایا ہو اگر تو نے ویسا ہی کیا جیسا بنو ہزیل کے لوگوں نے تجھے بتایا ہے تو تیرے ساتھ جو لوگ بھی اس کام میں حصہ لیں گے برباد ہو کر رہ جائیں گے اس لئے کہ ماضی میں جس نے بھی اس شہر پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی یا بدکاری کی یا سرکشی کی بے راہ روی کا راستہ اختیار کیا اے بادشاہ وہ برباد اور نیست و نابود ہو کر رہ گیا اس پر سعد ابو کرب نے پوچھا۔

پھر تم دونوں مجھے اس سلسلہ میں کیا مشورہ دیتے ہو کہ میں اس گھر کے پاس جاؤں تو کیا کروں اس پر کعب کہنے لگا اے بادشاہ اس گھر کے پاس لوگ جو کچھ کرتے ہیں تو بھی ایسا کر اسکا طواف کر اسکی تعظیم اور تکریم کر اسکے پاس اپنا سر منڈوا اور جب تک تو اسکے پاس رہے اپنے اوپر خدا کا خوف طاری رکھ اس پر سعد ابو کرب نے پوچھا تم خود یہودی اس طرح کیوں نہیں کرتے اس پر کعب کہنے لگا اے بادشاہ واللہ بلاشبہ یہ گھر ہمارے باپ ابراہیم نے تعمیر کیا تھا اور اس میں کسی قسم کا شک نہیں کہ واقعی ٹھیک ویسا ہی ہے جیسا ہم نے کہا ہے لیکن وہاں کے رہنے والوں نے اسکے اطراف میں بت نصب کر دیئے اور ان بتوں کے آگے قربانیاں کرنے لگے ہیں یہ انہوں نے ہمارے اور اس گھر کے درمیان دیوار حائل کر دی وہ نجس اور مشرک بھی ہیں اس وجہ سے یہودی اس گھر کا رخ نہیں کرتے سعد ابو کرب ان لوگوں کی اس گفتگو اور سچائی کا قائل ہو گیا ہزیل کے لوگوں کو جنہوں نے اسے کعبہ پر حملہ آور ہونے کا مشورہ دیا تھا انہیں بلا کر سعد ابو کرب نے انکے ہاتھ کاٹ دیئے پھر وہ مکہ کی طرف روانہ ہو گیا۔

مکہ پہنچ کر سعد ابو کرب نے سب سے پہلے مکہ کا طواف کیا اسکے بعد اونٹ ذبح کئے اور سر منڈوایا اس نے چھ روز وہاں قیام کیا اس دوران وہ جانور ذبح کر کے لوگوں کو کھلاتا رہا مکہ میں قیام کے دوران سعد ابو کرب نے خواب میں دیکھا کہ کوئی اسے خانہ کعبہ پر غلاف چڑھانے کو کہہ رہا ہے چنانچہ اس نے بیت اللہ پر ٹاٹ کا غلاف چڑھایا اور یہ پہلا غلاف تھا جو سعد ابو کرب کے ہاتھوں کعبہ پر چڑھایا گیا دوسری رات پھر اس نے خواب میں دیکھا کہ اسے کہا گیا کہ اس سے بہتر غلاف کعبہ پر چڑھاؤ چنانچہ دوسرے روز ریشم کا غلاف کعبہ پر چڑھایا تیسرے روز پھر خواب میں اسے حکم دیا گیا کہ اس سے بھی بہتر غلاف کعبہ پر چڑھاؤ سو اس نے اس سے بہتر اور کا غلاف کعبہ پر چڑھایا ساتھ ہی ساتھ ابو کعب نے بنو جرہم کو جو کعبہ کے منتظمین تھے حکم دیا کہ وہ برابر خانہ کعبہ پر غلاف چڑھاتے رہیں اس نے یہ بھی حکم دیا کہ خانہ کعبہ کے قریب نجس مردار چیتھڑے ہرگز نہ آنے دیں اسکے علاوہ اس نے خانہ کعبہ پر ایک دروازہ بھی لگوایا اور قفل و کا بھی انتظام کیا تھا۔

دوسری طرف یمن میں بھی یہ خبر پہنچ چکی تھی کہ یمن کے بادشاہ سعد ابو کرب نے اپنا دین ترک کر کے کوئی دوسرا دین اپنا لیا ہے اور ساتھ ہی کسی نئے آنے والے نبی پر ایمان لا چکا ہے لہٰذا مکہ سے کوچ کرنے کے بعد سعد ابو کرب جب یمن آیا تو یمن کے خونخوار قبیلے بنو حمیر نے سعد ابو کرب اور اسکے لشکریوں کی راہ روکتے ہوئے اسے یمن میں داخل ہونے سے روک دیا اور سعد ابو کرب کو مخاطب کر کے کہا اے بادشاہ تو نے ہمارے دین سے چونکہ علیحدگی اختیار کر لی ہے لہٰذا تجھے ہرگز یہ حق نہیں پہنچتا کہ تو اپنے آبائی دین کو ترک کرنے کے بعد ادھر داخل ہو لہٰذا اے بادشاہ اب

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تمہیں نیا دین اختیار کرنے کے بعد یمن میں داخل نہیں ہونا چاہئے تھا اور تو اپنے لشکر کے ساتھ جس طرف چاہے نکل جا اب یمن میں تیرے اور تیرے لشکریوں کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے اس مخاطب ہونے والے سردار کو سعد ابو کرب کوئی جواب دینے ہی والا تھا کہ بنو حمیر کا ایک اور سردار قریب آیا اور سعد ابو کرب کو مخاطب کرکے وہ کہنے لگا

اے بادشاہ تم جانتے ہو کہ ہمارے ملک میں صدیوں پرانا ایک رواج چلا آ رہا ہے وہ یہ کہ کسی شخص نے اپنے سحر اپنے طلسم سے ایک ایسی آگ بنائی تھی جو مختلف لوگوں کے مابین فیصلے اور ثالثی کا کام انجام دیتی ہے اور اے بادشاہ تو جانتا ہے کہ فیصلہ کرتے وقت وہ آگ ظلم اور باطل پر چڑھنے والے کو کھا جاتی ہے اور مظلوم اور نیکی کا راستہ اختیار کرنے والے کو کوئی ضرر نہیں پہنچاتی لہٰذا ہم تمہیں تمہارے لشکر کے ساتھ کسی اور سرزمین کی طرف نکل جانے سے پہلے ایک موقع فراہم کرتے ہیں کہ تم اور ہم بھی آگ نکلنے کے مقام پر جا کھڑے ہوتے ہیں اگر تم برائی پر ہوئے اور ہم نیکی پر ہوئے تو آگ ہمیں کچھ نہ کہے گی تمہارا کام تمام کردے گی اور اگر تم سچائی پر ہوئے اور ہم جھوٹ اور کذب پر ہوئے تو آگ ہمارا کام تمام کردے گی لہٰذا اے بادشاہ تو اپنے لشکر کے ساتھ اپنی سرزمین میں داخل ہو اور اس کوہستانی سلسلے کی طرف چلتے ہیں جہاں پر وہ آگ نمودار ہوتی ہے۔

اور اس آگ کے ذریعے سے فیصلہ کرنے کے بعد پھر کوئی عملی قدم اٹھایا جائے گا بادشاہ سعد ابو کرب نے اس سردار کی تجویز کو پسند کیا پھر وہ بنو حمیر کے سردار اور سعد ابو کرب اپنے لشکر کے ساتھ کوہستانی سلسلے کے اس حصے کی طرف جا رہے تھے جہاں وہ آگ نمودار ہوا کرتی تھی۔

سب لوگ اس کوہستانی سلسلے کے اس حصے میں جا بیٹھے جہاں وہ مافوق الفطرت آگ نکلا کرتی تھی آگ کے اس دہانے کے ایک طرف بادشاہ سعد ابو کرب دونوں یہودی علماء اور اس کے لشکری بیٹھ گئے اور دوسری طرف بنو حمیر کے سردار اور عام لوگ بیٹھے تھے پھر جس جگہ سے وہ آگ نکلا کرتی تھی ایک خوفناک آگ نمودار ہوئی اور جب وہ اپنے اس دہانے سے باہر آئی تو بادشاہ سعد ابو کرب اور اس کے لشکری اپنی جگہ پر جم کر بیٹھے رہے جبکہ بنو حمیر کے سردار اور دوسرے لوگ خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹنے لگے اسی وقت آگ انکے آگے والے حصوں پر چھا گئی اور انہیں جلا کر خاک کر دیا اور باقی لوگ وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے اور اپنی جان بچائی پھر انہوں نے تسلیم کر لیا کہ سعد ابو کرب سچائی پر ہے اس بنا پر انہوں نے اپنے بادشاہ اسکے لشکریوں اور دونوں علماء سمیت یمن میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔ یوناف اور یوسا نے بھی سعد ابو کرب کے ساتھ یمن میں رہائش اختیار کر لی تھی۔

○

ملکہ ایزبل کے باعث سامریہ کی سلطنت میں جس شرک کی ابتدا بعل دیوتا کی وجہ سے ہوئی تھی اس شرک کا خاتمہ نہ ہو سکا اللہ کے پیغمبر الیاسؑ اور الیسع نے اپنی ساری عمر شرک کے اس طوفان کو روکنے میں صرف کر دی لیکن سامریہ کے لوگ برابر بعل دیوتا کی پرستش کی طرف مائل رہے اس لئے کہ ان کا حکمران طبقہ خصوصیت کے ساتھ ملکہ ایزبل بعل دیوتا کی پرستش کی طرف مائل تھی آخر جب سامریہ کی سرزمین کے لوگ اس پرستش سے باز نہ آئے تو کی طرف بھاگنے لگے اور یوں ہوا کہ انکے ہمسائے اشوریوں نے دن رات اپنی عسکری قوت میں اضافہ کرتے ہوئے بے پناہ قوت حاصل کر لی اور وہ خدا کا عذاب بن کر سامریہ کی سلطنت پر وارد ہونے لگے اور انہوں نے سامریہ پر حملے شروع کر دیئے تھے اس برے وقت میں خدا کی طرف سے دو اور پیغمبر ہوسیع اور عاموس سامریہ کی سرزمین کی طرف مبعوث کئے گئے۔ ان ہی دنوں خداوند نے قوم آشور کیلئے ان مرکزی شہر نینوا میں یونسؑ کو مبعوث کیا آپ نے قوم آشور کو انکے دیوتا آشور اور دوسرے دیوتاؤں کی پوجا پاٹ ترک کرکے صرف ایک خدا کی عبادت کرنے کی تبلیغ کی ایک عرصہ تک آپ قوم آشور کو تبلیغ فرماتے رہے اور توحید کی دعوت دیتے ہوئے خداوند واحد کی طرف بلاتے رہے لیکن انہوں نے اعلان حق پر کان نہ دھرا اور ہٹ دھرمی اور سرکشی کے ساتھ شرک اور کفر پر اصرار کرتے رہے۔ اور گزشتہ نافرمان قوموں کی طرح خداوند کے سچے پیغمبر کی بات پر کان دھرنے کی بجائے مذاق کرتے رہے تب مسلسل اور پیہم مخالفت و سرکشی سے متاثر ہو کر یونسؑ اپنی قوم سے خفا ہو گئے اور ان کو عذاب الٰہی کی بددعا کرتے ہوئے ان کے درمیان سے غضبناک ہو کر روانہ ہو گئے۔

قوم آشور کے مرکزی شہر نینوا سے نکل کر یونسؑ نے دریائے فرات کا رخ کیا تاکہ وہ کسی اور سرزمین کی طرف نکل جائیں جب وہ دریا کے کنارے پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ دریا کے کنارے ایک کشتی مسافروں سے بھری ہوئی تیار کھڑی تھی پس یونسؑ بھی اس کشتی میں سوار ہو گئے اور تھوڑی دیر بعد اس کشتی نے لنگر اٹھایا اور دریا میں رواں دواں ہو گئی جب کشتی عین دریا کے بیچ پہنچ گئی تب ہواؤں کا ایک زوردار طوفان اٹھا اور کشتی کو آگھیرا اور اس کشتی کی یہ حالت ہوئی کہ وہ ڈگمگانے لگی۔

کشتی کے اندر جو لوگ سوار تھے ان کو یقین ہو گیا تھا کہ اب وہ بچ نہ سکیں گے اور ان کی کشتی اب کر ان سب کی ہلاکت کا باعث بن جائے گی اس کشتی میں جو لوگ سوار تھے وہ سب اپنے اپنے عقیدے کے مطابق کہنے لگے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کشتی میں کوئی غلام اپنے آقا سے بھاگا ہے اور جب تک اس غلام کو اس کشتی سے نہ نکالا جائے گا اس طوفان سے ہمیں نجات نہ ملے گی۔

یونسؑ نے جب کشتی میں سوار لوگوں کی یہ باتیں سنیں تو انہیں تنبیہہ ہوئی اور وہ اس خیال

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سے کانپ اٹھے کہ وہ نینوا سے خداوند کی وحی کا انتظار کئے بغیر چلے آنا پسند نہیں آیا اور یہ جو کشتی کو طوفان نے آن گھیرا ہے اور بیچ دریا میں کشتی ڈگمگانے لگی ہے۔ تو یہ ضرور میری آزمائش کے آثار ہیں یہ دیکھ کر یونس ؑ نے کشتی کے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔

اے کشتی کے لوگو میری بات غور سے سنو میں ہی وہ غلام ہوں جو اپنے آقا سے بھاگا ہوں اگر تم اس کشتی کو بچانا چاہتے ہو تو مجھے دریا میں پھینک دو لیکن چونکہ اس کشتی کے ملاح اور جو لوگ کشتی میں بیٹھے تھے وہ یونس ؑ کی صداقت سے بے حد متاثر تھے اور ان کی پاکیزہ اور خوش اخلاق زندگی کے بھی قائل تھے لہٰذا انہوں نے یونس ؑ سے کہا آپ وہ غلام نہیں ہو سکتے جو اپنے آقا سے بھاگ کر آیا ہے جس کی وجہ سے یہ کشتی ڈگمگانے لگی ہے۔ اس بنا پر انہوں نے یونس کو کشتی سے نکال کر دریا میں پھینکنے سے انکار کر دیا اور فیصلہ کیا کہ قرعہ اندازی کی جائے اور قرعہ اندازی میں جس شخص کا بھی نام نکلے اسے دریا میں پھینک دیا جائے۔

پس کشتی کے اندر جس قدر لوگ سوار تھے ان کے ناموں کی نسبت سے تین دفعہ قرعہ اندازی کی گئی اور تینوں بار یونس ؑ کے نام کا قرعہ نکلا اس طرح لوگوں نے مجبور ہو کر یونس ؑ کو دریا میں ڈال دیا۔ اس وقت خداوند کے حکم سے ایک مچھلی نے ان کو نگل لیا اور خدا نے مچھلی کو حکم دیا کہ یونس کو تجھے صرف نگلنے کی اجازت ہے وہ تیری غذا نہیں ہے اس کے جسم کو مطلق کوئی گزند نہ پہنچے۔

یونس ؑ نے جب مچھلی کے پیٹ میں اپنے آپکو موجود پایا تو خداوند کے حضور میں اپنی اس ندامت کا اظہار کیا کیونکہ وہ وحی الٰہی کا انتظار کئے اور خدا سے اجازت لئے بغیر اپنی قوم سے ناراض ہو کر نینوا سے نکل کھڑے ہوئے تھے لہٰذا یہ سوچنے کے بعد وہ مچھلی کے پیٹ میں خداوند سے عرض و گزارش کرنے لگے کہ الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی یکتا ہے میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں بلاشبہ میں ہی اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہوں۔

خداوند نے یونس ؑ کی درد بھری آواز کو سنا اور قبول فرمایا مچھلی کو حکم ہوا کہ یونس ؑ کو جو تیرے پاس خداوند کی امانت ہے اگل دے چنانچہ مچھلی نے ساحل پر یونس ؑ کو اگل دیا مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے انکا جسم ایسا ہو گیا تھا جیسا کہ کسی پرندے کا پیدا شدہ بچہ کہ جس کا جسم بے حد نرم ہوتا ہے بال تک نہیں ہوتے۔

غرض یونس ؑ بہت نحیف اور نزار ہو کر نکلے اس کے بعد خداوند نے ان کے لئے ایک بیلدار درخت اگایا جس سے وہ ایک جھونپڑی بنا کر رہنے لگے مگر چند دن کے بعد ایسا ہوا کہ اس بیل کی جڑ کو کیڑا لگ گیا اور اس نے اس کو کاٹ ڈالا جب بیل سوکھنے لگی تو یونس ؑ بے حد مغموم اور فکرمند ہوئے اسی وقت خداوند نے وحی کے ذریعے یونس ؑ کو مخاطب کر کے فرمایا۔

اے یونس ؑ تمہیں اس بیل کے سوکھنے کا بہت غم ہوا جو ایک حقیر سی چیز ہے مگر تم نے یہ نہ سوچا کہ نینوا کی ایک لاکھ سے زیادہ آبادی جس میں انسان بس رہے ہیں اور ان کے علاوہ جانور بھی بس رہے ہیں انکو برباد اور ہلاک کرنے میں ہم کو کوئی ناگواری نہیں ہوگی۔ ہم ان کے لئے اس سے زیادہ شفیق اور مہربان نہیں ہیں جو تم کو اس بیل کے ساتھ انس ہے جو تم وحی کا انتظار کئے بغیر انہیں بددعا کر کے انکے درمیان سے نکل آئے ایک نبی کی شان سے یہ نامناسب تھا کہ وہ قوم کو بددعا کرنے اور ان سے نفرت کر کے جدا ہونے میں عجلت کرے اور وحی کا بھی انتظار نہ کرے۔

دوسری طرف قوم آشور کا یہ حال تھا کہ جب یونس ؑ انکے لئے بددعا کرنے کے بعد مرکزی شہر نینوا سے روانہ ہو گئے تو انہوں نے انکی بددعا کے کچھ آثار محسوس کئے نیز یونس ؑ کے بستی چھوڑ دینے پر انہیں یقین ہو گیا کہ وہ خدا کے سچے پیغمبر ہیں اور اب ان کی ہلاکت یقینی ہے تب ہی یونس ؑ ہم سے جدا ہو گئے یہ سوچ کر بادشاہ سے لے کر رعایا تک سب کے دل خوف و دہشت سے کانپ اٹھے پھر وہ سب یونس ؑ کو تلاش کرنے لگے تاکہ وہ انکے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کر لیں ساتھ ہی سب خدائے تعالیٰ کے حضور توبہ استغفار کرنے لگے تھے۔

یوں قوم آشور کے لوگ ہر قسم کے گناہوں سے کنارہ کش ہو کر شہر سے دور میدان میں نکل آئے حتیٰ کہ چوپایوں کو بھی ساتھ لے آئے اور بچوں کو بھی ماؤں سے جدا کر دیا اس طرح دنیاوی حالات سے کٹ کر وہ گریہ و زاری کرتے ہوئے اپنے رب سے یہ اقرار کرتے رہے کہ اے خداوند یونس ؑ جو تیرا پیغام لے کر ہم تک آئے تھے۔ ہم اس کی پیروی کرتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں آخر کار خداوند نے ان کی توبہ قبول فرمائی ان کو دولت ایمان سے نوازا اور انہیں عذاب سے بچا لیا۔

بہرحال یونس کچھ عرصہ تک دریائے فرات کے کنارے جھونپڑے کے اندر دن گزارتے رہے پھر دوبارہ آپ کو حکم ملا کہ نینوا کا رخ کریں اور قوم میں رہ کر صراط مستقیم کی طرف ان کی رہنمائی کریں تاکہ خدا کی اس قدر کثیر مخلوق ان کی رہبری سے محروم نہ رہے۔ چنانچہ خداوند کے حکم کا اتباع کر کے یونس واپس نینوا میں تشریف لائے۔ ان کی قوم نے جب انہیں دیکھا تو خوشی کا اظہار کیا اور انکی رہنمائی میں دین اور دنیا کی کامرانی حاصل کرتی رہی۔

○

بنی اسرائیل کی دونوں سلطنتوں کے ارتقاء اور قوم آشور کے ان واقعات تک یوناف اور بیوسا نے یمن کے اندر ہی قیام کئے رکھا اس دوران یمن کا بادشاہ سعد ابو کرب فوت ہو چکا تھا تاہم اسکے بعد بھی ایک عرصہ تک یوناف اور بیوسا نے یمن ہی میں قیام رکھا یہاں تک کہ ربیعہ بن نصر یمن کا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بادشاہ ہوا یمن پر حکومت کرتے ہوئے اس ربیعہ بن نصر نے ایک خواب دیکھا جس کی وجہ سے وہ
خوفزدہ ہو گیا تھا یہ خواب دیکھنے کے بعد ربیعہ بن نصر نے سب سے پہلے یوناف کو طلب کیا اس لئے کہ
وہ اس کی شرافت اسکی ایمانداری کا قائل تھا جب یوناف اور یوسا دونوں ربیعہ بن نصر کے سامنے
آئے تو ربیعہ بن نصر نے پہلے ان دونوں کو بڑی عزت بڑے احترام کے ساتھ اپنے سامنے بٹھایا پھر
انتہائی نرمی اور شفقت سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اے یوناف میرے رفیق تو ایک عرصہ سے یمن کے اندر مقیم ہے اور میں جانتا ہوں کہ تو
انتہائی شریف نیک اور دیانتدار آدمی ہے اور تو کوئی غیر معمولی بلکہ کچھ مافوق الفطرت قوتوں کا بھی
مالک ہے لہٰذا میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ رات میں نے بڑا خوفناک خواب دیکھا ہے اور میں
چاہتا ہوں کہ تو مجھے اس خواب کی تعبیر بتائے لیکن میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں کسی کے سامنے اپنا
خواب نہیں کہوں گا اور جو بھی مجھے خواب کی حقیقت بتانا چاہے مجھے خواب کی تعبیر کے ساتھ ساتھ
میرے خواب کی تفصیل بھی بتائے کہ میں نے کیسا خواب دیکھا ہے جس نے میرا خواب صحیح بتا دیا تو
میں جانوں گا کہ اس نے تعبیر بھی سچی بتائی ہے۔

یوناف نے بڑی عاجزی اور انکساری میں ربیعہ بن نصر کو مخاطب کرکے کہا اے بادشاہ میں آپ
سے غلط بیانی سے کام نہیں لوں گا میں بے شک کچھ مافوق الفطرت قوتوں کا مالک ہوں لیکن میں
ستاروں کا علم خوابوں کی تعبیر کا علم نہیں رکھتا لہٰذا میں نہ ہی آپ کو آپ کے خواب سے متعلق کچھ
بتا سکتا ہوں اور نہ ہی آپ کے سامنے اس کی تعبیر کچھ کہہ سکتا ہوں میں ایسی صورت میں آپ کو
یہی مشورہ دوں گا کہ آپ اپنی سلطنت کے کسی کاہن اور ستارہ شناس کو طلب کریں اور اس کے
سامنے یہ بات پیش کریں کہ وہ آپکو خواب اور اسکی تعبیر کی تفصیل بتائے۔ ربیعہ بن نصر یوناف کا
سچائی پر مبنی یہ جواب سن کر خوش ہوا اس نے یوناف اور یوسا کو جانے کی اجازت دے دی اور ان
دونوں کے جانے کے بعد اس نے اپنے بڑے بڑے کاہنوں جادوگروں فال گیروں اور نجومیوں کو
طلب کیا اور جب وہ سب اس کے سامنے آ کر بیٹھ گئے ربیعہ بن نصر نے ان سب کو مخاطب کرکے کہنا
شروع کیا۔

سنو میری سلطنت کے معزز لوگو میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس نے مجھے خوفزدہ کر دیا ہے
اس خواب سے متعلق تم مجھے اسکی تعبیر سے بھی آگاہ کرو۔ بادشاہ کی یہ گفتگو سن کر وہ سارے کاہن،
جادوگر، فال گیر نجومی پیشن گوئیاں کرنے والے ستارہ شناس کافی دیر تک آپس میں مشورہ کرتے
رہے پھر ان میں سے ایک نے بادشاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا پہلے اے بادشاہ آپ ہم سے اپنا
خواب بیان کیجئے۔ تو ہم تعبیر بتائیں اس پر ربیعہ بن نصر کہنے لگا اگر خواب میں نے تمہیں بتا دیا تو اس
خواب سے متعلق تمہاری تفصیل پر مجھے اطمینان نہ ہو گا کیونکہ اسکی تعبیر اسکے سوا کوئی نہیں جان
سکتا جو اصل خواب پہلے بیان کر دے لہٰذا میں تم سب سے یہ کہوں گا کہ تم سب میں سے جو بھی پہلے
میرے خواب کی تعبیر بتائے تو وہ اس تعبیر کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتائے کہ میں نے کیا اور کس طرح
کا خواب دیکھا ہے۔

ربیعہ بن نصر کی یہ شرط سن کر وہ سب لوگ سٹپٹا گئے پھر تھوڑی دیر تک خاموش رہنے کے بعد
آپس میں صلاح مشورہ کیا اسکے بعد وہ کہنے لگے اے بادشاہ ہم میں سے کوئی بھی یہ کام نہیں کر سکتا کہ
وہ آپ کے خواب کی اصلیت کے ساتھ ساتھ اسکی تعبیر بھی بیان کرے ہاں ہماری سلطنت میں دو
اشخاص ایسے ہیں جو آپکے خواب اور اسکی تعبیر سے متعلق کہہ سکتے ہیں اور ہم سب کا یہ اندازہ ہے
کہ ان دونوں جیسا اس دنیا میں کوئی بھی ستارہ شناس اور نجومی نہ ہو گا ان دونوں میں سے ایک کا نام
سطیح اور دوسرے کا نام شق ہے اور ہمیں امید ہے کہ یہ دونوں آپ کی شرط پوری کر سکتے ہیں اور
ہم یہ بھی دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ان دونوں سے بڑھ کر کوئی بھی خواب کی تعبیر بتانے والا
نہیں ہے لہٰذا ہمارا یہ مشورہ ہے کہ آپ سطیح اور شق کو طلب کریں اور انکے سامنے اپنا یہ سوال
پیش کریں بادشاہ نے ان سارے نجومیوں ستارہ شناسوں فال گیروں اور رمالوں کو جانے کی اجازت
دے دی اور اپنے قاصد اور ایلچی بھیجے کہ مشہور زمانہ ستارہ شناس سطیح اور شق کو بلایا جائے۔
جب یہ سطیح اور شق دونوں ستارہ شناس یمن کے بادشاہ کے سامنے پیش ہوئے تو بادشاہ نے
اپنے کارندوں کو مخاطب کرکے کہا ان میں سے ایک کو محل کے کنارے کے ایک کمرے میں لے جا
کر بند کر دیا جائے تاکہ باری باری ان سے اپنا سوال کر سکوں اور یہ دونوں ایک دوسرے کے جواب
سے آگاہ نہ ہو سکیں اس پر سطیح کو بادشاہ کے پاس ہی رہنے دیا گیا جبکہ شق کو بادشاہ کے کارکن باہر
لے گئے اور اسے محل کے دور افتادہ کمرے میں لے جا کر بند کر دیا گیا۔ شق کے جانے کے بعد بادشاہ
نے ستارہ شناس سطیح کو مخاطب کرکے کہنا شروع کیا۔

اے ستارہ شناس سنو میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس نے مجھے خوفزدہ کر دیا ہے اور میں اس
سے ڈر گیا ہوں تو مجھے وہ خواب بتا اگر تو نے مجھے وہ خواب صحیح بتا دیا تو تو اس کی تعبیر بھی صحیح بتا سکتا
ہے ستارہ شناس سطیح بادشاہ کے سامنے تھوڑی دیر تک سر جھکائے بیٹھا رہا وہ گہری سوچوں میں غرق
رہا اور ستاروں کا حساب کرتا رہا۔ جب وہ اپنا کام کر چکا تو اس نے بادشاہ کو مخاطب کرکے کہا۔ اے
بادشاہ تو نے ایک شرارہ دیکھا ہے جو اندھیرے سے نکلا پھر نشیبی زمین میں گرا اس زمین کی ہر دماغ
والی چیز یعنی جاندار کو کھا گیا۔

سطیح کا یہ جواب سن کر بادشاہ خوش ہوا اور کہنے لگا اے سطیح تو نے اس میں ذرا بھی غلطی نہیں
کی یقیناً میں نے ایسا ہی خواب دیکھا ہے جس کی تو نے نشاندہی کی ہے اب بتا اسکی تعبیر کیا ہے اس پر

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سطیح پھر تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر اپنے ستاروں کا حساب کرتا رہا اسکے بعد پھر اس نے بادشاہ کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

اے بادشاہ دونوں سیاہ سرزمینوں کے درمیان جتنے حشرات الارض ہیں ان کی قسم کھاتا ہوں کہ تمہاری سرزمین پر حبشی نازل ہوں گے اور مقامات ابین سے نجران اور اسکے درمیان کے سارے علاقے پر قابض ہو جائیں گے بادشاہ نے کہا اے سطیح تیرے باپ کی قسم یہ تو ہمارے لئے غیض و غضب اور باعث الم ہے مگر یہ کب ہونے والا ہے کیا میرے اس زمانہ میں یا اسکے بعد اس پر سطیح نے جواب دیتے ہوئے کہا یہ حادثہ تیرے زمانے میں نہیں بلکہ تیرے بہت بعد گزرنے والا ہے بادشاہ نے پوچھا تو کیا ان حبشیوں کی حکومت ہمیشہ رہے گی سطیح نے کہا نہیں ہمیشہ نہیں رہے گی کچھ عرصہ ان کی حکومت یمن میں رہے گی پھر وہ مارے جائیں گے اور اس سرزمین سے نکل جائیں گے بادشاہ نے پھر پوچھا۔

آخر ان کا قتل اور اخراج کس کے ہاتھوں انجام پائے گا ستارہ شناس سطیح کہنے لگا ارم ذی یزن ان پر چڑھائی کرے گا اور ان میں سے کسی کو بھی یمن میں نہ چھوڑے گا۔ بادشاہ نے پوچھا کیا اس کی سلطنت بھی ہمیشہ رہے گی یا تباہ ہو جائے گی۔ اس پر سطیح کہنے لگا ہمیشہ نہیں رہے گی بلکہ ختم ہو جائے گی بادشاہ نے پوچھا اس کی حکومت کو کون ختم کرے گا اس پر سطیح بڑی سوچ و بچار کے بعد کہنے لگا۔

اے بادشاہ ایک پاک نبی جس کے پاس خدا کی وحی اترے گی وہی اس کی حکومت کے خاتمے کا باعث بنے گا۔ بادشاہ نے پوچھا یہ نبی کس کی اولاد میں سے ہو گا سطیح کہنے لگا۔ یہ نبی غالب بن فہر بن مالک بن نضر کی اولاد میں سے ہو گا اور یہ دنیا کے اندر آخری رسولؐ ہو گا سطیح کا یہ جواب سن کر بادشاہ تھوڑی دیر تک گہری سوچوں میں ڈوبا رہا پھر سطیح کو مخاطب کر کے اپنا سلسلہ کلام شروع کیا۔

اے سطیح اس آنے والے نبی کی حکومت کب تک رہے گی جس کے متعلق تو نے کہا ہے کہ یہ آخری رسولؐ ہو گا اور قریش میں سے ہو گا سطیح کہنے لگا اس آنے والے رسول کی حکومت زمانے کے اختتام تک رہے گی بادشاہ نے متعجب اور پریشان ہو کر پوچھا کیا زمانے کا کوئی انجام اور اختتام بھی ہے سطیح کہنے لگا جس روز پہلے اور پچھلے سب لوگ جمع ہوں گے اس روز نیک لوگ خوش قسمت ہوں گے اور برے بد قسمت ہوں گے بادشاہ نے پوچھا کیا یہ صحیح بات ہے جس کی تم مجھے خبر دے رہے ہو۔ سطیح کہنے لگا ہاں قسم ہے شفق، رات کے اندھیرے اور صبح صادق کی جو خبر میں تمہیں سنا رہا ہوں وہ بالکل سچ ہے۔

سطیح کا جواب سن کر یمن کا بادشاہ ربیعہ بن نصر تھوڑی دیر تک سر جھکائے گہری سوچوں میں کھویا رہا پھر اس نے اپنے کارکنوں میں سے ایک کو مخاطب کر کے کہا اس سطیح کو بائیں جانب خالی نشستوں میں سے ایک پر بٹھا دو اور دوسرے ستارہ شناس شق کو میرے سامنے لے کر آؤ پس بادشاہ کے اس کارکن نے سطیح کو بڑے احترام سے خالی نشست پر لا کر بٹھا دیا اور اسکے بعد شق کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا شق جب بادشاہ کے سامنے آیا تو بادشاہ نے اس سے بھی ویسا ہی سوال کیا جیسا کہ اس نے سطیح سے کیا تھا بادشاہ اس سے بھی اپنے خواب سے متعلق تفصیل سے جاننا چاہتا تھا تاکہ اسے یہ اندازہ ہو کہ یہ دونوں ایک ہی بات کہتے ہیں یا کوئی فرق رکھتے ہیں لہٰذا بادشاہ نے شق کو مخاطب کر کے پوچھا۔

اے شق مجھے بتایا گیا ہے کہ تم دنیا کے بہترین ستارہ شناسوں میں سے ایک ہو اور تمہارے جیسا ستارہ شناس اور نجومی اس وقت دنیا میں نہیں ہے سنو شق میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس نے مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے اس خواب کی تعبیر بتانے سے پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ میں نے کیا خواب دیکھا ہے تاکہ مجھے یہ اطمینان ہو سکے کہ اگر تم خواب صحیح کہتے ہو تو تم مجھے اسکی تعبیر بھی صحیح بتاؤ گے اس پر شق نے بھی تھوڑی دیر تک سطیح کی طرح خاموشی اختیار کئے رکھی کچھ سوچتا رہا ستاروں کا حساب لگاتا رہا پھر کہنے لگا اے بادشاہ آپ نے شرارہ دیکھا ہے جو نکلا پھر نشیبی زمین اور ٹیلے کے درمیان آ کر گرا اور ہر ذی روح کو کھا گیا۔

شق کا یہ جواب سن کر بادشاہ خوش ہوا اور کہنے لگا اے شق تو نے خواب کے بیان میں تو کوئی غلطی نہیں کی اب بتا میرے اس خواب کی تعبیر کیا ہے اس پر شق بھی سطیح کی طرح کافی سوچ و بچار کے بعد کہنے لگا اے بادشاہ دونوں سیاہ پتھریلی زمینوں کے درمیان کے لوگوں کی قسم تمہاری سرزمین میں حبشی نازل ہوں گے تمام نرم و نازک سبزہ زاروں پر غلبہ پالیں گے اور ابین سے لیکر نجران تک تمام مقام تک حکمران ہو جائیں گے۔

ربیعہ بن نصر شق کا جواب سن کر بے حد خوش ہوا پوچھا اے شق تیرے باپ کی قسم یہ تو ہمارے لئے غیض و غضب اور وجہ الم ہے اور یہ کب ہونے والا ہے کیا میرے زمانے میں یا اس کے بعد شق کہنے لگا تیرے زمانے میں نہیں بلکہ تیرے بہت عرصہ بعد یہ واقعہ رونما ہو گا مگر یہ حبشی بھی یمن میں ہمیشہ نہ رہنے پائیں گے ایک صاحب عزت اور شان والا جوان ان لوگوں کو اس سرزمین سے مار بھگائے گا۔ بادشاہ نے پھر خوش ہوتے ہوئے پوچھا۔

اے شق یہ نوجوان کون ہو گا جو ان حبشیوں کو اس سرزمین سے نکال باہر کرے گا ایک ایسا نوجوان جو کمزور نہ ہو گا اور نہ کسی معاملہ میں کوتاہی کرنے والا ہو گا۔ ذی یزن کے خاندان میں سے ان حبشیوں کے مقابلے کے لئے اٹھے گا اور ان میں سے کسی کو بھی یمن میں نہ چھوڑے گا بادشاہ نے پوچھا کیا اس کی سلطنت ہمیشہ رہے گی یا وہ بھی چند روز میں ختم ہو جائے گی شق نے کہا نہیں ہمیشہ

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

نہ رہے گی بلکہ خدا کے ایک بھیجے ہوئے کی وجہ سے ختم ہو جائے گی۔ جو دین داروں اور فضیلت والوں میں سے حق اور انصاف کے ساتھ اٹھے گا بادشاہ اپنے چہرے پر مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے پھر پوچھنے لگا۔

بادشاہ نے پوچھا اس صاحب فضیلت ہستی کی حکومت کب تک رہے گی شق کہنے لگا۔ اس کی قوم میں حکومت فیصلے کے دن تک رہے گی پوچھا وہ فیصلے کا دن کیا ہے؟ کہا وہ دن جس میں انسان کو اس کے کاموں کا بدلہ دیا جائے گا اس روز آسمان سے پکار ہوگی جو زندہ اور مردہ سب سنیں گے اس روز لوگ ایک وقت معین پر جمع کئے جائیں گے دین داروں کو کامیابی اور نیکیاں نصیب ہوں گی بادشاہ نے پوچھا کیا جو کچھ تم کہہ رہے ہو صحیح ہے شق کہنے لگا آسمان اور زمین ان دونوں کے درمیان جو کچھ بھی ہے اسکی قسم جو خبریں تمہیں دے رہا ہوں یہ بلاشک سچی ہے اس میں کسی قسم کے شک اور غلطی کا کوئی امکان نہیں ہے۔

جب شق اپنی بات ختم کر چکا تو ربیعہ بن نصر تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر اس نے دونوں ستارہ شناسوں کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔ سنو معزز اور مکرم ستارہ شناسو تم دونوں نے میرے خواب اور اسکی تعبیر کی صحیح صحیح حقیقت میرے سامنے بیان کی ہے میں تم دونوں کی اس تعبیر سے بے حد مطمئن اور خوش ہوا ہوں اور تمہارے لئے ایسے انعام اور اکرام کا اعلان کرتا ہوں جس کی تم توقع تک نہیں کر سکتے اس کے بعد بادشاہ نے سطیح اور شق کو انعام و اکرام سے نواز کر رخصت کر دیا۔

جو کچھ ان دونوں ستارہ شناسوں نے کہا تھا وہ ربیعہ بن نصر کے دل پر جم گیا۔ وہ حکومت سلطنت اور اسکے کاروبار سے بالکل بد دل اور بے چین سا ہو کر رہ گیا تھا اس نے اپنے گھر والوں اور بچوں کے لئے سامان تیار کیا اور انہیں عراق کی طرف روانہ کر دیا یہ لوگ حیرہ شہر میں جا کر آباد ہو گئے اسی ربیعہ بن نصر کی پسماندہ اولاد میں سے نعمان بن منذر ہوا تھا۔

یوناف اور بیوسا ابھی تک یمن میں ہی قیام کئے ہوئے تھے کہ ایک روز ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا اور کہا سنو یوناف میرے حبیب اب یمن کی سرزمین میں پڑے رہنے سے کیا حاصل اٹھو اور ایک نئی مہم کی ابتدا کریں سنو یہاں سے آشوریوں کے مرکزی شہر نینوا کی طرف جاتے ہیں اس سرزمین کے اندر الیاسؑ کی وجہ سے وحدانیت کے خوب چرچے ہوئے تھے لیکن لوگ انکے بعد کچھ عرصہ تک واحدانیت پر قائم رہنے کے بعد اپنے پرانے اور قدیم طور طریقوں کو اپنا چکے ہیں اسکے علاوہ آشوریوں کا موجودہ بادشاہ شلما نصر ایک بین الاقوامی حیثیت اختیار کرتا جا رہا ہے اردگرد کے سارے حکمران اسکی طاقت اور قوت سے خوف کھانے لگے ہیں یہاں تک کہ فلسطین کی دونوں سلطنتوں کے بادشاہوں دمشق کے آرامی بادشاہ ابن ہدد بابل کے حکمرانوں، عیلام کی سلطنت اور خونخوار قوم حیتوں کے حکمرانوں تک نے اس بادشاہ کو خراج پیش کیا ہے تاکہ یہ کہیں ان پر حملہ آور ہو کر انہیں نیست و نابود کر کے نہ رکھ دے۔

اور سنو یوناف عجیب اور دلچسپ بات یہ ہے کہ حیتوں کے خونخوار بادشاہ نے خراج میں ایک بھاری رقم دی ہے اسکے علاوہ ابھی چند ہی دن پہلے شلما نصر کی خدمت اپنی چھوٹی اور نوعمر بیٹی کو شلما نصر کی طرف روانہ کیا ہے تاکہ یہ شلما نصر اسکو اپنے حرم میں داخل کرے اور حیتوں اور آشوریوں کے تعلقات بہتر رہیں اسکے علاوہ حیتوں کے بادشاہ نے اپنے سرکردہ اور نامور رفقاء اور جرنیلوں کی بیٹیاں بھی آشوریوں کے مرکزی شہر نینوا کی طرف اپنی بیٹی کے ساتھ روانہ کی ہیں تاکہ وہ بھی خراج کے طور پر آشوریوں کے بادشاہ کے سامنے پیش کی جائیں اور بادشاہ انہیں تحفے کے طور پر اپنے جرنیلوں اور رفقاء میں تقسیم کرے اس حیتوں کا بادشاہ ایک وقت میں دو کام حاصل کرنا چاہتا ہے اور وہ یہ کہ ان لڑکیوں کو پا کر شلما نصر اور اس کے رفقاء حیتوں پر خوش ہوں گے اور ان پر حملہ آور ہونے کی کوشش نہ کریں گے دوسرے یہ کہ یہ لڑکیاں آشوریوں کے اندر رہ کر مستقبل میں بھی حیتوں اور آشوریوں کے تعلقات بہتر بنانے کی مزید کوشش کریں گی۔

سنو یوناف گو حیتوں کی یہ لڑکیاں ابھی آشوریوں کے شہر نینوا نہیں پہنچیں تاہم ان کی آمد سے پہلے ہی آشوریوں کے بادشاہ شلما نصر نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ حیتوں کے بادشاہ کی شہزادی کو اپنے حرم میں داخل نہیں کرے گا بلکہ اسکے لئے اس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس شہزادی کے نینوا پہنچنے کے بعد اس کے دلیر اور جرات مند جرنیلوں کے درمیان مقابلہ کروایا جائے گا اور جو بھی اس میں فتح یاب ہو گا حیتوں کی شہزادی جس کا نام ریمل ہے جیتنے والے کے حوالے کر دی جائے گی۔ اور اسکے علاوہ حیتوں کی جو اور سو لڑکیاں ہیں بادشاہ نے انہیں اپنے رفقاء اور جرنیلوں میں تقسیم کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اس طرح بادشاہ نے کسی بھی لڑکی کو اپنے حرم میں داخل کرنے کا فیصلہ نہیں کیا اس لئے کہ ایک تو وہ عمر کا کافی ہو چکا ہے دوسرے اسکے حرم میں پہلے ہی خوبصورت اور نوعمر لڑکیاں ہیں لہٰذا اس نے حیتوں کی شہزادی ریمل کو اپنے حرم میں داخل نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اس کے علاوہ ایک قابل توجہ بات یہ بھی ہے کہ حیتوں کی شہزادی آشوریوں کی طرف نہیں آنا چاہتی تھی پر اسکے باپ نے زور دے کر اسے دوسری لڑکیوں کے ساتھ روانہ کیا ہے اسکے ساتھ اس کی دو خادمائیں بھی ہیں اس وقت یہ ساری لڑکیاں اپنے محافظوں اور خراج کے قیمتی سامان کے ساتھ نینوا سے تھوڑے ہی فاصلے پر ہیں۔ اپنے شہر اور نینوا کے درمیان سفر کرتے ہوئے حیتوں کی یہ شہزادی ریمل دوبار خودکشی کرنے کی کوشش کر چکی ہے لیکن اسکی خادماؤں اور اسکے محافظ نے اسکی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

خودکشی کی کوشش کو دونوں بار ناکام بنادیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شلما نصر کے حرم میں داخل نہیں ہونا چاہتی اور نہ ہی نینوا شہر میں رہ کر زندگی بسر کرنا چاہتی ہے وہ یہ چاہتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح اسے واپس اسکے ملک بھیج دیا جائے جہاں وہ اپنوں کے اندر رہ کر زندگی بسر کرسکے لہٰذا نینوا کی طرف جانے کا جہاں یہ بھی مقصد ہے کہ ہم آشوریوں کے اندر رہ کہ ان کا جائزہ لیں گے وہاں ہم یہ بھی کوشش کریں گے کہ حیتوں کی شہزادی ر-مل کو کسی غلط آدمی کے ہاتھ نہ چڑھنے دیں۔ جہاں اس کی زندگی تباہ و برباد ہو کر رہ جائے اور سنور-مل کی کس طرح مدد کی جائے یہ سوچنا اب تمہارا کام ہے۔ لہٰذا اے یوناف آؤ بیوسا کو ساتھ لو اور یمن سے نینوا کی طرف کوچ کریں تاکہ آشوریوں کے اندر رہ کر حالات کا جائزہ لیں اور حیتوں کی شہزادی ر-مل کی مدد کریں۔ یوناف نے ابلیکا کی اس گفتگو سے اتفاق کیا اسکے بعد یوناف اور بیوسا اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور نینوا کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

○

یوناف اور بیوسا جب نینوا شہر کے مشرقی دروازے کی طرف آئے تو وہ ٹھٹھک کر وہاں کھڑے ہو گئے کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ شہر نینوا کے دروازے کے اوپر دائیں اور بائیں دو بڑے بڑے اور دیو ہیکل مجسمے بنے ہوئے تھے تھوڑی دیر تک وہ دونوں ان مجسموں کو غور سے دیکھتے رہے پھر شہر میں داخل ہوئے چند ہی قدم آگے جاکر انہوں نے دیکھا کہ ایک کھلی جگہ پر ایک داستان گو بیٹھا تھا اسکے اردگرد بہت سے لوگ جمع تھے اور وہ داستان گو وہاں جمع ہونے والے لوگوں کو اپنے دیوتا آشور کے کارنامے مزے لے لے کر سنا رہا تھا اور جہاں وہ داستان گو بیٹھا ہوا تھا اسکے پیچھے ان گنت ستون تھے جن کے اوپر بھی طرح طرح کے مجسمے بنے ہوئے تھے اور انکے سامنے دو مجسمے بناوٹ میں اوروں کی نسبت کچھ نمایاں طور پر دکھائی دے رہے تھے۔

یوناف اور بیوسا ان لوگوں کے اندر آکر کھڑے ہو گئے جو اس داستان گو کے اردگرد جمع تھے اور اس سے اپنے دیوتا آشور کی دلیری اور جرات مندی کی داستان سن رہے تھے تھوڑی دیر تک یوناف اور بیوسا وہاں کھڑے رہ کر اس داستان کو سنتے رہے جب وہ داستان گو خاموش ہو گیا اور اسکے اردگرد جمع لوگ وہاں سے چلے گئے اور وہ داستان گو بھی جانے کیلئے اٹھا تو یوناف اس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے مہربان داستان گو ہم اس نینوا شہر میں اجنبی ہیں ہم کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں امید ہے تم مجھے اس سلسلے میں مایوس نہ کرو گے وہ داستان گو تھوڑی دیر تک باری باری یوناف اور بیوسا کو دیکھتا رہا پھر کسی قدر شفقت اور نرمی میں انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا کہو تم کیا پوچھنا چاہتے ہو جو کچھ تم پوچھنا چاہتے ہو اگر مجھے اس کے بارے میں علم ہوا تو میں ضرور اس کا جواب دوں گا اور مکمل طور پر تمہاری راہنمائی کروں گا اس داستان گو کا جواب سن کر یوناف کو کچھ حوصلہ ہوا اور اسے مخاطب کر کے پوچھا اے مہربان داستان گو کیا تم بتاؤ گے کہ اس شہر کے مشرقی دروازے کے اوپر جو دو بڑے بڑے مجسمے ہیں یہ کس کے ہیں اور یہ جو تمہارے پیچھے بڑے بڑے ستون کھڑے ہیں اور انکے اوپر جو مجسمے بنے ہوئے ہیں انکا کیا راز ہے یوناف کا یہ سوال سن کر داستان گو اپنی جگہ پر کھڑا رہ کر مسکراتا رہا پھر کہنے لگا۔

سنو اس نینوا شہر میں داخل ہونے والے اجنبیو۔ شہر میں داخل ہوتے وقت شہر کے مشرقی دروازے پر جو مجسمے تم نے دیکھے یہ قوم آشور کے دو دیوتاؤں کے مجسمے ہیں۔ دائیں طرف کا جو مجسمہ ہے وہ آشور دیوتا کا ہے اور جو مجسمہ بائیں جانب ہے یہ شاش دیوتا کا ہے اور یہ جو میرے پیچھے ان گنت ستون ہیں انکی حقیقت کچھ یوں ہے کہ اے اجنبی سب سے پہلے دو ستونوں پر جو دو بڑے مجسمے ہیں یہ ہمارے ایک قدیم بادشاہ اور اسکی ملکہ کے ہیں بادشاہ کا نام نینس اور ملکہ کا نام سیمرامس تھا ان دونوں کے پیچھے جو مجسمے ہیں اور تم دیکھتے ہو کہ وہ مجسمے مختلف اشیاء اٹھائے ہوئے ہیں اور اپنی شکل و صورت سے مختلف اقوام سے تعلق رکھتے ہیں یہ ان اقوام کے لوگ ہیں جن کے خلاف نینس نے جنگ کر کے فتح حاصل کی اور ان سے خراج وصول کیا اور یہ لوگ مجسموں کی صورت میں جو سامان اٹھائے ہوئے ہیں یہ اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ یہ نینس کے سامنے اپنی حکومتوں کا خراج پیش کر رہے ہیں۔

وہ داستان گو جب خاموش ہوا تب یوناف نے اسے مخاطب کر کے کہا اے مہربان داستان گو کیا تم مجھے اپنے اس نینس نام کے بادشاہ اور اسکی ملکہ سیمرامس کے متعلق کچھ تفصیل سے کہو گے اس پر وہ داستان گو خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا بیٹھ جاؤ میں تمہیں اپنے اس بادشاہ کے متعلق تفصیل سے بتاتا ہوں داستان گو خود بھی اس جگہ بیٹھ گیا جہاں سے وہ اٹھا تھا یوناف اور بیوسا بھی اسکے سامنے بیٹھ گئے تب داستان گو نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سنو دونوں اجنبیو ہمارا بادشاہ نینس ایک عظیم الشان حکمراں تھا اس نے آشوریوں کے لئے اپنے چاروں طرف قابل تعریف فتوحات حاصل کیں ہمارا بادشاہ اپنی افواج کے ساتھ فتوحات کرتا ہوا ایشیائے کوچک میں بحیرہ ایجین کے ساحل تک جا پہنچا تھا جنوب کی طرف اس نے ایسی یلغار کی کہ خلیج فارس تک کوئی اسکے سامنے نہ ٹھہر سکا اور قوم ماد کی عظیم سلطنت بھی اسکے سامنے جھکنے پر مجبور ہو گئی تھی شمال کی طرف اس نے کوہستان آرمینیہ تک کی سلطنتوں کو اپنا ہدف بنایا یہاں تک کہ وہ اپنی فتوحات کا سلسلہ بڑھاتے ہوئے ایک طرف کوہستان زاگرس میں اور دوسری طرف بحیرہ روم تک

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

جا پہنچا تھا یوں اپنی سلطنت کو اس قدر وسیع کرنے کے بعد اس نے اپنے لئے ایک نئے شہر کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا جسے وہ مرکزی شہر بنانا چاہتا تھا۔ پس یہ شہر جس کا نام نینوا ہے اور جس میں تم ابھی تک موجود ہو ہمارے اسی بادشاہ نینس کا تعمیر کردہ ہے اور اسی کے نام کی نسبت سے اس کا نام نینوا رکھا گیا ہے اور یہ جو سیمرامس نام کی اس کی ملکہ تھی یہ دراصل کسی خانہ بدوشوں کے گروہ سے تعلق رکھتی تھی خانہ بدوشوں کا گروہ ایک جگہ پڑاؤ کرنے کے بعد کوچ کر گیا اور یہ وہیں پڑاؤ میں پڑی رہ گئی جسے ایک گڈریئے نے اٹھا لیا اور اسکی پرورش شروع کر دی۔ جوان ہو کر یہ بچی انتہائی خوبصورت اور پرکشش لڑکی بنی یہاں تک کے جس علاقے میں وہ گڈریا رہتا تھا اس علاقے کے آشوری حکمران سماس نے اسے دیکھ لیا اور وہ اسکے حسن اسکی جسمانی کشش سے ایسا متاثر ہوا کر اس نے فوراً اس گڈریئے کو اس کا پیغام دے دیا اور یوں سماس نام کے اس حاکم نے سیمرامس سے شادی کر لی۔ اور سنو! اے اجنبیو! پھر ایسا ہوا کہ ہمارا بادشاہ نینس ایک مہم پر نکلا یہ سماس نام کا حاکم بھی بادشاہ کے ساتھ اس مہم میں شامل تھا اور اسکے ساتھ اسکی بیوی سیمرامس بھی اس میں حصہ لے رہی تھی اس مہم کے دوران پہلی بار بادشاہ نینس کو سیمرامس سے ملنے اس سے گفتگو کرنے اور اسکے خیالات کا جائزہ لینے کا موقع ملا ان ملاقاتوں سے بادشاہ سیمرامس کے حسن اسکی عقلمندی اور اسکی خوش طبعی سے ایسا متاثر ہوا کہ اس نے اس سے سیمرامس کو اپنی بیوی اور ملکہ بنانے کا ارادہ کر لیا۔ سیمرامس بھی اس تک تیار ہو گئی لہٰذا اس نے سماس کو چھوڑ کر نینس سے شادی کر لی۔ سیمرامس کی اس جدائی کو سماس برداشت نہ کر سکا اور موت کی نیند سو گیا جبکہ سیمرامس نینس سے شادی کرنے کے بعد آشور کی ملکہ بن کر ایک پروقار زندگی بسر کرنے لگی۔

کچھ عرصہ بعد جب بادشاہ نینس مر گیا تو لوگوں نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ ملکہ سیمرامس ان پر حکومت کرے حالانکہ سیمرامس کے بطن سے نینس[1] بادشاہ کا ایک لڑکا بھی تھا جس کا نام ننواس تھا لیکن آشوریا کے لوگ اپنی ملکہ سیمرامس کے حسن اسکی عقلمندی اور اسکی دانش و بینش سے ایسے متاثر تھے کہ انہوں نے نینس بادشاہ کی موت کے بعد سیمرامس کو ایک ملکہ اور حکمران کی حیثیت سے قبول کر لیا یوں نینس کے بعد سیمرامس حکومت کرنے لگی۔

اور سنو اجنبیو ایک ملکہ کی حیثیت سے اس سیمرامس نے بہترین کارہائے نمایاں انجام دیئے سنو اجنبیو! اس ملکہ نے نہ صرف یہ کہ آشوریوں کے لئے فتوحات حاصل کیں بلکہ اس نے ملکی سرحدوں کی بہترین حفاظت بھی کی اس کے علاوہ اس کی تعمیر اور ترقی پر بھی دھیان دیا بابل چونکہ

[1] نینس اس کی ملکہ سیمرامس اور آشوریوں کے دیگر حالات آشوریہ کی تاریخ سے حاصل کئے گئے ہیں جو ۱۸۸۲ء میں چھپی جس کے مؤلف زنیڈ۔ اے رگوزن ہے۔

اس وقت آشوری سلطنت میں شامل تھا اس لئے ملکہ نے بابل شہر کی مرمت کروانے کے علاوہ اس کے معلق باغات کی بھی دیکھ بھال اور تعمیر کا سلسلہ شروع کیا کوہستان زاگروس کے سلسلے کو توڑ پھوڑ کر ایک خوب چوڑی شاہراہ تعمیر کی۔ جو بابل سے قوم ماد کی طرف جاتی تھی اور اس نے ایک بہت بڑا شہر بھی تعمیر کیا جس کا نام اس نے اگبتانہ رکھا اس شہر کے اندر اس نے بہترین محل تعمیر کروایا اور پہاڑوں کے اوپر سے اس نے پانی حاصل کر کے اس شہر میں جگہ جگہ فوارے چلا کر رکھ دیئے تھے اس نے کوہستان زاگروس کے اندر ایک بہت بڑی چٹان کا انتخاب کیا پھر اس نے بڑے بڑے سنگ تراشوں کو جمع کیا اور انہیں حکم دیا کہ پہلے اس چٹان کو ہموار کیا جائے اور پھر اس پر اسکی اور اسکے سو محافظوں کی شبیہوں کو کندہ کیا جائے اس طرح ملکہ سیمرامس کے حکم پر ان سنگ تراشوں نے اس بہت بڑی چٹان کو ہموار کیا پھر اس چٹان پر انہوں نے ملکہ اور اسکے محافظوں کی شبیہیں کندہ کر دیں تھیں۔

یہ سارے کام کرنے کے بعد ملکہ سیمرامس نے پھر فتوحات کی طرف دھیان دیا وہ اپنے عظیم الشان اور جرار لشکر کے ساتھ نکلی اس نے نہ صرف یہ کہ مصر ایتھوپیا اور لیبیا کے بہت بڑے حصے کو فتح کر لیا بلکہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ یلغار کرتی ہوئی ہندوستان کی طرف بڑھی دریائے سندھ کو اس نے ایک پل باندھ کر عبور کیا اور ہندوستان کی سرزمین کے اندر یلغار کرتی چلی گئی تھی۔ ہندوستان میں جنگ کے دوران ایک جگہ پر اسے پسپائی کا سامنا کرنا پڑا جس سے ملکہ سیمرامس برداشت نہ کر سکی اور وہ اپنے لشکر کو لے کر واپس نینوا آئی پھر وہ بڑے خوشکن انداز میں اپنی قوم پر حکمرانی کرنے لگی تھی۔ یہاں تک کہ اسے ستارہ شناسوں اور نجومیوں نے خبر دی کہ اگر وہ اسی طرح بیکار بیٹھی رہی تو قوم آشور میں اسکے خلاف بغاوتیں پیدا ہونے کا خطرہ ہو جائے گا ان خدشات کے تحت ملکہ نے اپنے بیٹے ننواس کو حکمران بنا دیا اور سارے سرداروں اور حاکموں سے اس نے آشور دیوتا کے نام قسم لی کہ وہ ننواس کے خیر خواہ اور مخلص بن کر رہیں گے یوں جب وہ اپنے بیٹے کو بادشاہ بنا چکی تو وہ نینوا کے اندر پرسکون اور اطمینان کی زندگی بسر کرنے لگی تھی۔

سنو اجنبیو! وہ اس جامد زندگی سے بھی تنگ آ گئی پرانے داستان گو کہتے ہیں کہ وہ کوئی عام عورت نہ تھی بلکہ کوئی مافوق الفطرت قوتوں کی مالک تھی لہٰذا جب وہ اس جامد زندگی سے تنگ آ گئی تو وہ اپنی سری قوتوں کو حرکتوں میں لائی اس نے اپنے آپ کو ایک فاختہ[1] میں تبدیل کر لیا اور پھر وہ فاختاؤں کے گروہ میں شامل ہو گئی تھی تو اے دونوں اجنبیو یہ ہے وہ ساری تفصیل جو ہمارے قدیم

[1] اسی بنا پر آشوریوں میں فاختہ کو متبرک خیال کیا جانے لگا۔ اور فاختہ کی شبیہ کو اپنا قومی نشان بنالیا بعد میں زیورسٹ بھی اس نشان کو متبرک خیال کرنے لگے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بادشاہ نیفس اور اسکی ملکہ سیمرامس سے متعلق تم جاننا چاہتے تھے۔

یوناف اس داستان گو سے شاید مزید تفصیلات بھی حاصل کرنا چاہتا تھا پر وہ ایک دم خاموش ہو گیا اور اسکی توجہ شہر کے مشرقی دروازے کی طرف ہو گئی تھی جس سے ایک کارواں شہر میں داخل ہوا تھا۔ جب وہ کارواں انکے پاس سے گزرنے لگا تو یوناف اور بیوسا نے دیکھا اس کارواں سے آگے مسلح نوجوان تھے جو بڑے شاہانہ انداز میں اپنے گھوڑوں کو ہانکتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے تھے۔ اتنی دیر میں آشوریوں کے کچھ اکابرین اور اراکین سلطنت بھی نکل آئے تھے شاید وہ اس کارواں کے استقبال کے لئے آئے تھے ان محافظ سالاروں کے گزرنے کے بعد اونٹوں کا ایک بہت بڑا کارواں گزرا تھا جس پر ا نگنت لڑکیاں سوار تھیں جو اپنے چہروں اور جسمانی ساخت کو رنگ برنگے کپڑوں سے ڈھانپے ہوئے تھیں جب اونٹوں پر سوار لڑکیوں کا قافلہ بھی گزر گیا تو اسکے پیچھے پھر مسلح سواروں کے دستے شہر میں داخل ہوئے یوں وہ کارواں یوناف اور بیوسا کے سامنے سے گزر گیا اور سلطنت آشور کے اراکین سلطنت اس کارواں کا بڑی گرمجوشی سے استقبال کرنے لگے تھے جب وہ کارواں گزر گیا تو یوناف نے ایک بار پھر اس داستان گو کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

اے مہربان داستان گو یہ ابھی ابھی جو لڑکیوں کا ایک کارواں گزرا ہے اور انکے آگے پیچھے جو محافظ بھی ہیں یہ لوگ کون ہیں اس سوال پر داستان گو خوش ہوا اور کہنے لگا یہ لڑکیاں جیتوں کے بادشاہ نے ہمارے بادشاہ شلمانصر کی طرف بھیجی ہیں تاکہ ان لڑکیوں کی وجہ سے شلمانصر خوش ہو اور آنے والے دور میں وہ جیتوں پر حملہ آور نہ ہو سنو اجنبی! لڑکیوں کے اس کارواں میں بادشاہ کی لڑکی بھی شامل ہے جسے جیتوں کے بادشاہ نے اس غرض سے روانہ کیا ہے کہ وہ شلمانصر کے حرم میں داخل ہو پر سنو یہ شلمانصر اس لڑکی کو اپنے حرم میں داخل نہ کرے گا بلکہ نجانے یہ شہزادی اب کس جرنیل یا اراکین سلطنت کے حصے میں آتی ہے۔ یوناف شاید مزید کوئی گفتگو اس داستان سے نہیں کرنا چاہتا تھا لہٰذا اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر اس سے مصافحہ کیا اور بڑے خوشکن انداز میں اسکو مخاطب کرکے کہنے لگا اے داستان گو تیرا شکریہ جو تو نے مجھے اس قدر تفصیل فراہم کی میں پھر کبھی تیری خدمت میں حاضر ہوں گا اور کچھ رقم دے کر تجھے خوش کروں گا اسکے ساتھ ہی یوناف بیوسا کو لے کر اس کارواں کے پیچھے پیچھے شہر کے اندرونی حصے کی طرف بڑھنے لگا تھا۔ اس کارواں کا تعاقب کرتے ہوئے یوناف اور بیوسا آگے بڑھتے رہے راستے میں یوناف نے بیوسا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

سنو بیوسا یہ حتی لڑکیوں کا وہی کارواں ہے جس کی خاطر ہم ادھر آئے ہیں اور اسی کارواں میں جیتوں کے بادشاہ کی بیٹی ر۔مل بھی شامل ہے۔ اب ہم اس کارواں کا تعاقب کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ر۔مل کہاں قیام کرتی ہے اور اسکے بعد میں ر۔مل سے مل کر ایک معاملہ طے کرنے کی کوشش کروں گا بیوسا نے اس تجویز سے اتفاق کیا اور وہ بڑی تیزی سے اس کارواں کا تعاقب کرنے لگے تھے۔ یہاں تک کہ ان لڑکیوں کا وہ قافلہ اپنے محافظوں سمیت شلمانصر کے محل کے سامنے رک گیا۔ محافظوں کو ٹھہرانے کیلئے ایک علیحدہ جگہ لیجایا گیا جبکہ جیتوں کی شہزادی ر۔مل اور اسکے ساتھ آنے والی لڑکیوں کو محل کے شرقی حصے میں ٹھہرا دیا گیا۔ یوناف محل کے اس شرقی حصے میں داخل ہوا اور اس نے یہ جاننا چاہا کہ جیتوں کی شہزادی ر۔مل کو کہاں ٹھہرایا گیا ہے اس نے یہ دیکھ لیا کہ ر۔مل کو کس کمرے میں ٹھہرایا گیا ہے تو وہ بیوسا کے ساتھ وہاں سے نکل گیا اور نینوا شہر کی ایک سرائے میں اس نے قیام کر لیا تھا۔

رات جب گہری ہونے لگی تو یوناف اور بیوسا نینوا شہر کی اس سرائے کے کمرے سے نکلے اور شاہی محل کی طرف چل نکلے جب وہ محل کے اس حصے میں داخل ہوئے جہاں جیتوں کی شہزادی ر۔مل اور دوسری لڑکیوں کو ٹھہرایا گیا تھا تو یوناف اور بیوسا نے دیکھا کہ محل کے اس حصے کے سامنے رات کے اس حصے میں بھی فوارے زمزم کار تھے۔ تھوڑی دیر تک وہ دونوں ان فواروں کے پاس کھڑے رہ کر اردگرد کا جائزہ لیتے رہے پھر وہ آہستہ آہستہ محل کے اس کمرے کی طرف بڑھے جہاں شہزادی ر۔مل کو ٹھہرایا گیا تھا جب وہ اس کمرے کے سامنے گئے تو انہوں نے دیکھا کہ کمرے سے باہر ایک عورت کھڑی تھی شاید وہ ان عورتوں میں سے تھی جنہیں شہزادی ر۔مل اپنے ملک سے لے کر آئی تھی یوناف اور بیوسا اس عورت کے پاس آئے تو یوناف اس عورت کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اگر میں غلطی پر نہیں تو جس کمرے کے دروازے پہ تم کھڑی ہو اس کمرے میں جیتوں کی شہزادی ر۔مل ٹھہری ہوئی ہے۔ اس پر اس عورت نے ایک بار یوناف اور بیوسا کا سر سے لے کر پاؤں تک بغور جائزہ لیا پھر وہ مشکوک سے انداز میں ان دونوں کو دیکھ کر کہنے لگی۔

تمہارا اندازہ درست ہے اس کمرے میں واقعی جیتوں کی شہزادی ر۔مل ٹھہری ہوئی ہے پر یہ تو کہو تم اس سے متعلق کیا اور کیوں پوچھتے ہو اس پر یوناف نے پھر اسے مخاطب کرکے کہا۔ سنو میں ر۔مل اور تم لوگوں کا دشمن نہیں بلکہ دوست اور وفادار ہوں تم ایسا کرو کہ اندر ر۔مل کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ یوناف نام کا ایک شخص اور بیوسا نام کی ایک لڑکی اس سے ملنا چاہتے ہیں اور ہم نینوا شہر میں اسکی بہتری اور بھلائی کرنے کے خواہشمند ہیں اس سے کچھ حاصل کرنا نہیں چاہتے وہ ہم سے ملنے کے بعد اس شہر میں اپنے آپ کو تنہا اور بے بس محسوس نہیں کرے گی اس پر وہ عورت کسی قدر سخت لہجے میں کہنے لگی اس وقت ر۔مل سے ملنے کیلئے تمہیں یقیناً مایوسی ہو گی کہ وہ اپنا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

شب خوابی کا لباس پہن چکی ہے اور وہ اپنے شب خوابی کے لباس میں کسی مرد سے نہیں ملتی۔ اس پر یوناف نے پھر اس عورت کو مخاطب کر کے کہا۔

تم ایک بار اندر جا کر ہمارے آنے اور ہمارے مدعا کو اس سے کہو تو اگر وہ ملنے سے انکار کرتی ہے تو ہم واپس چلے جائیں گے اور کل صبح ہی صبح پھر اس سے ملنے کیلئے آجائیں گے لیکن ایک بات تم یاد رکھنا کہ اگر کل تک ہم اس سے نہ مل سکے تو اس کی قسمت تاریک اور سیاہ ہو کر رہ جائے گی اس لئے کہ کل نینوا شہر کے وسط میں کھلے میدان کے اندر ان لوگوں کے درمیان مقابلہ ہوگا جو شہزادی ریمل کو حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں گے اس کے علاوہ جس قدر لڑکیاں بھی تم لوگوں کے ساتھ آئی ہیں نینوا کا بادشاہ شلما نصر اپنے اراکین سلطنت اور جرنیلوں میں تقسیم کر دے گا اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے تم اندر ریمل کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ اگر وہ آج ہم سے ملے تو کل ہم اسے نفس کی اذیت اور جاں کی بیزاری سے نجات دلا سکتے ہیں۔

یوناف کے الفاظ اور گفتگو پر اس عورت نے کچھ سوچا پھر نرم ہو کر کہنے لگی اے اجنبی تم یہیں رک کر میرا انتظار کرو میں ابھی اندر ریمل کے پاس جاتی ہوں اور تمہارے آنے کا مدعا اور مقصد اس سے کہتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ وہ جواب میں کیا کہتی ہے۔ اس عورت کا یہ جواب سن کر یوناف کسی قدر مطمئن ہو گیا اور اس نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ وہ عورت اس کمرے میں چلی گئی تھوڑی دیر بعد وہ عورت لوٹی اور مسکراتے ہوئے یوناف سے کہنے لگی تم اس لڑکی کے ساتھ اندر جا سکتے ہو ریمل نے تم دونوں سے ملنے کی خواہش کا اظہار کر دیا ہے لہٰذا اب تم بلا جھجک اندر جا سکتے ہو اس عورت کا یہ جواب سن کر یوناف اور بیوسا کے لبوں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ بکھر گئی تھی پھر وہ اس کمرے میں داخل ہوئے انہوں نے دیکھا کہ وہ کمرہ کسی آغوش خواب کی طرح ایک طلسمی خواب کا دکھائی دیتا تھا اور کمرے کے ایک طرف چمڑے کی چند نشستوں کے پاس ایک نہایت نوعمر اور نوخیز لڑکی ایک سفید مشکبوت لباس پہنے شاید ان دونوں کی منتظر تھی یوناف اور بیوسا اس لڑکی کے قریب آئے اور یوناف اس لڑکی سے کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ اس لڑکی نے بولنے میں پہل کرتے ہوئے کہا۔

میرا ہی نام ریمل ہے جس سے تم ملنا چاہتے ہو میری خادمہ مجھے یہ بھی بتا چکی ہے کہ تمہارا نام یوناف اور تمہاری اس ساتھی لڑکی کا نام بیوسا ہے۔ پھر اس نے ہاتھ کے اشارے سے چمڑے کی نشستوں کی طرف ان دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا یوناف اور بیوسا فوراً بیٹھ گئے اور بغور ریمل کی طرف دیکھنے لگے انہوں نے اندازہ لگایا ریمل نوعمر ہونے کے ساتھ ساتھ انتہا درجے کی خوبصورت تھی عمر کے اس حصے میں تھی جہاں پر بچپنا اور جوانی ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں۔ انہوں نے دیکھا وہ قوس قزح کے رنگوں، عروس سحر اور گلابی تبسم جیسی خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ

خوشبو، طغیان رنگ اور کھنکتے قہقہوں جیسی پرکشش تھی ان دونوں کے ساتھ ساتھ ریمل بھی ان کے سامنے چمڑے کی نشستوں پر بیٹھ گئی اور وہ یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

کہو تم مجھ سے کیا کہنا چاہتے ہو اور رات کے اس وقت تم نے مجھ سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیوں کیا ہے اس پر یوناف اپنی جگہ پر سنبھل کر بیٹھا اور کہنے لگا سنو ریمل جو میں جان چکا ہوں وہ یہ ہے کہ تمہیں تمہارے باپ نے تمہاری مرضی کے خلاف شلما نصر کی طرف روانہ کیا ہے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم شلما نصر سے شادی کرنے کی خواہشمند ہو نہ ہی تم اس سے شادی پر رضامند ہو تم شلما نصر یا کسی اور کے حرم میں داخل نہیں ہونا چاہتی ہو۔ تمہاری سب سے بڑی آرزو جو تمہارے دل میں اس وقت ہے وہ یہ کہ تم کسی نہ کسی طرح واپس اپنی سلطنت میں چلی جاؤ اور وہاں اپنے باپ کے ساتھ پہلے کی طرح پرسکون اور پرامن زندگی بسر کر سکو سنو ریمل میں تم پر یہ بھی انکشاف کروں کہ شلما نصر تمہیں اپنے حرم میں داخل نہیں کرے گا بلکہ نینوا شہر کے وسط میں ایک کھلا میدان ہے جہاں نینوا شہر کے انگنت نوجوان جمع ہوں گے اور جو جو بھی تمہیں حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں ان کے درمیان مقابلہ ہوگا اور جو یہ مقابلہ جیت گیا تمہیں کسی بکی ہوئی اور نیلام شدہ بکری کی طرح اسکے حوالے کر دیا جائے گا۔

اسکے علاوہ تمہارے ساتھ جس قدر لڑکیاں ہیں انہیں بھی نینوا کا بادشاہ شلما نصر اپنے جرنیلوں اور اراکین سلطنت میں تقسیم کر دے گا کیا تم اس تقسیم اس حیوانگی اور اپنی اس بے بسی اور بے چارگی کو پسند کرو گی اس پر ریمل بڑے غور سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے رقت آمیز آواز میں کہنے لگی۔ میں ایسی صورتحال کو قطعی طور پر دل سے ناپسند کرتی ہوں لیکن اس صورتحال سے جان بھی تو نہیں چھڑائی جا سکتی میں یہاں سے بھاگ کر واپس بھی نہیں جا سکتی اور اگر گئی تو یہ لوگ میرا تعاقب کریں گے اور اگر انہوں نے میرا تعاقب نہ بھی کیا تو میرا باپ دوبارہ مجھے نینوا شہر کی طرف روانہ کر دے گا لہٰذا کل جو کچھ بھی نینوا شہر کے میدان میں ہوگا وہ مجھے دل پر پتھر رکھ کر برداشت کرنا ہی پڑے گا۔

یوناف نے ریمل کی گفتگو سے اندازہ لگایا کہ اس نکہت لالہ و گل اور گل پوش لڑکی کی باتوں اور گفتگو میں آرزو انگیز طراوت، لطیف لذت اور آبشاروں کی نوا جیسی دلنوائی تھی یوناف پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا سنو ریمل اگر تم چاہو اور میری تجویز اور ترکیب کے مطابق میرا ساتھ دو تو میں تمہیں نینوا شہر میں بے بسی اور لاچارگی کا شکار نہ ہونے دوں گا اور میں کل جو تمہارے لئے مقابلے ہوں گے اور ان کے نتیجے میں تمہیں کسی کے حوالے کئے جانے کے عمل سے بھی تمہیں نجات دلا دوں گا۔ یوناف کی اس گفتگو پر ریمل چونک سی پڑی پھر اس نے اپنی خمار بھری نگاہیں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

یوناف کے چہرے پر جمائیں اور بڑی دلچسپی اور بڑی لذت میں صوت ہزار اور لحن مغنی جیسے انداز میں اس نے یوناف کو مخاطب کر کے پوچھا تم اپنی گفتگو اپنے الفاظ سے روح کے مصور اور امن کے پیامبر لگتے ہو پہلے یہ بتاؤ کل تم مجھے ان مقابلوں سے نجات دلا کر کیسے مجھے اس بے بسی اور لاچارگی سے بچاؤ گے اس پر یوناف نے پھر بولتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سنو ر یمل جس وقت کل تمہارے لئے مقابلوں کا اہتمام کیا جائے گا اور شلما نصر بھی اس میدان میں آ کر بیٹھ جائے گا تو میں شلما نصر کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور اس پر یہ انکشاف کروں گا کہ میں بھی حیتوں کی سرزمین کا رہنے والا ہوں اور ایک عرصہ سے ر یمل کو پسند کرتا چلا آ رہا ہوں ر یمل بھی مجھ سے محبت کرتی ہے جبکہ مجھ سے پوچھے بغیر ر یمل کو نینوا شہر کی طرف بھجوا دیا گیا ہے میں شلما نصر سے یہ بھی گذارش کروں گا کہ ر یمل کو میرے حوالے کر دیا جائے اور اگر ر یمل کو میرے حوالے نہیں کیا جا سکتا تو پھر اس میدان کے اندر مجھے بھی ر یمل کے حصول کیلئے حصہ لینے دیا جائے اور اگر میں یہ مقابلے جیت جاؤں تو ر یمل کو میرے حوالے کر دیا جائے سنو ر یمل اگر شلما نصر نے میری اس گذارش کو قبول کر لیا تو پھر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں یہ مقابلہ جیت کر تمہیں حاصل کر لوں گا میں خود اس شہر میں اجنبی ہوں اور تمہیں یہ جاننے کی ضرورت نہیں ہے کہ میرا تعلق کس سرزمین سے ہے بہرحال اس مقابلے میں جیتنے کے بعد میں تمہیں اپنے ساتھ نینوا شہر کی اس سرائے میں لے جاؤں گا جہاں میں اور میری ساتھی لڑکی ٹھہرے ہوئے ہیں تم ہمارے ساتھ چند یوم تک اس سرائے میں ٹھہرنا اور جب لوگ اس مقابلے کو اور نینوا شہر میں تمہاری آمد کو بھولنے لگ جائیں تو تم چپکے سے اپنی سرزمین کی طرف روانہ ہو جانا اور اگر تم اپنی خادماؤں کے ساتھ جانا چاہو تو تمہاری خادماؤں کو بھی تمہارے ساتھ روانہ کر دیا جائے گا۔ اور اگر تم نے چاہا تو میں خود تمہیں تمہاری سرزمین کی طرف چھوڑ آؤں گا یہاں تک کہنے کے بعد یوناف خاموش ہو گیا تھا۔

یوناف کی اس تجویز کو سن کر ر یمل کے خوبصورت چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ سی بکھر گئی تھی۔ اور اس کمرے میں اسکے موتیوں جیسے دانتوں کی چمک صاف دکھائی دے رہی تھی تھوڑی دیر تک خاموش رہنے کے بعد ر یمل نے دوبارہ یوناف کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔ سنو یوناف مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ تم نینوا شہر کے رہنے والے نہیں بلکہ میری طرح اس شہر میں اجنبی ہو میں تم پر یہ بھی انکشاف کروں کہ میں نے تمہاری اس تجویز کو پسند کیا ہے اور میں تمہاری اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بھی تیار ہوں۔ پر یہ تو کہو تم کیوں میری مدد کرنا چاہتے ہو اور کیوں مجھے میری بے بسی اور لاچارگی سے بچانا چاہتے ہو کیا اس میں تمہاری بھی کوئی غرض اور مقصد پنہاں ہے اور تم مجھے یہاں سے چھڑا کر اپنے لئے میری نسبت سے کچھ فوائد حاصل کرنا چاہتے ہو اور یہ بھی کہو کہ تمہارے ساتھ یہ جو تمہاری ساتھ لڑکی ہے جس کا نام مجھے بیوسا بتایا گیا ہے اس کے اور تمہارے درمیان کیا رشتہ اور کیا تعلق ہے۔ ر یمل کے ان سوالات پر جہاں بیوسا کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہو گئی وہاں یوناف بھی اپنی جگہ پر بیٹھا ہلکے ہلکے مسکراتا رہا۔ پھر وہ ر یمل کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

سنو ر یمل یہ لڑکی جس کا نام بیوسا ہے میری ساتھی ہے اگر تم دل میں یہ خیال کرتی ہو کہ یہ میری بیوی ہے تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے اور دھوکہ ہے یہ میری بیوی نہیں بلکہ یہ سمجھو کہ ہم دونوں نیکی کے نمائندے ہیں اور نیکی ہی کے فروغ کیلئے کام کرتے ہیں پس ہم دونوں کے درمیان یہی رابطہ یہی رشتہ اور یہی تعلق ہے کہ ہم دونوں نیکی کے نمائندے ہیں اور دونوں مل کر کام کرتے ہیں اور اسکے علاوہ ہم دونوں کے درمیان کوئی خونی یا عقد شدہ رشتہ نہیں ہے ر یمل نے پوچھا کیا تم یہ بھی بتاؤ گے کہ تم دونوں کن سرزمینوں کے رہنے والے ہو اور میرے متعلق تمہیں کیسے اور کس طرح خبر ہوئی کہ میں اپنی ساتھی لڑکیوں کے ساتھ کس وقت نینوا شہر میں داخل ہو رہی ہوں یوناف پھر کہنے لگا۔

سنو ر یمل یہ نہ پوچھو کہ ہمارا تعلق کس سرزمین سے ہے ہمارا تعلق تو خداوند قدوس کی اسی ربیع سرزمین سے ہے اور تمہاری لاچارگی اور بے بسی کے متعلق ہمیں کیسے علم ہوا تو اسکے لئے میں یہ کہوں گا کہ نیکی کے نمائندوں کی حیثیت سے ہمارے پاس کچھ سری قوتیں بھی ہیں ان ہی سری قوتوں کی وجہ سے ہمیں تمہارے بارے میں علم ہو گیا تھا۔ اس سے بڑھ کر میں تمہیں اپنے اور بیوسا کے متعلق کچھ نہ بتا سکوں گا اس جواب پر ر یمل بہت خوش ہوئی اور پھر وہ مہتاب پیکر لڑکی اٹھی اور کمرے کے دوسرے حصے کی طرف گئی جلد ہی وہ واپس لوٹی اور چاندی کے ایک طشت میں وہ سفید بلور کے پیالے سجا کر لائی تھی جن میں شراب بھری ہوئی تھی دوبارہ ر یمل اپنی جگہ پر بیٹھ گئی دو پیالے اس نے یوناف اور بیوسا کے سامنے رکھے اور ایک پیالہ اس نے اپنے نازک اور گداز ہاتھوں میں تھام لیا تھا۔ شراب بھرے بلور کے ان پیالوں کی طرف دیکھتے ہوئے یوناف نے طنزیہ سے انداز میں کہنا شروع کیا۔

سنو ر یمل تمہیں ہمارا اندازہ لگانے اور سمجھنے میں سخت غلطی ہوئی ہے میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ ہم نیکی کے نمائندے ہیں اور ہم شراب پینے کے رسیا نہیں ہیں میں تم پر یہ بھی انکشاف کروں کہ جب سے میں نے جنم لیا ہے میں نے کبھی بھی اس نشہ آور اور مکروہ شے کو ہاتھ نہیں لگایا لہٰذا تم ان شراب بھرے بلور کے پیالوں کو یہاں سے اٹھا لو اور ہاں اگر تم شراب پینے کی عادی ہو اور

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہماری موجودگی میں شراب پینا چاہو تو ہم تمہارے اس عمل پر اور تمہارے اس کار پر کوئی اعتراض کھڑا نہ کریں گے یوناف کا یہ جواب سن کر ر۔مل کسی قدر ملول سی ہو کر رہ گئی تھی پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھ گئی تھی تینوں بلور کے وہ پیالے اس نے طشت میں رکھے ایک بار وہ واپس چلی گئی۔ طشت پھر وہ وہیں رکھ آئی جہاں سے لے کر آئی تھی۔ اور دوبارہ آکر یوناف کے سامنے بیٹھتے ہوئے اس نے پوچھا۔

اب کہو تم کیسے اور کس طرح اپنے عمل کی ابتدا کرو گے اور کس وقت میدان میں داخل ہو گے تاکہ مجھے تسلی ہو کہ اس نینوا شہر کے میدان میں کوئی نوجوان لڑکی اور لڑکا موجود ہیں جو میرے غمگسار اور میرے ہمدرد ہیں اس پر یوناف کہنے لگا سنو ر۔مل اب میں اور بیوسا یہاں سے رخصت ہو کر سرائے کے اس کمرے کی طرف جائیں گے جہاں ہم نے قیام کر رکھا ہے صبح جب لوگ تمہیں لینے آئیں گے اور سب لوگوں کے سامنے تمہیں مقابلے کے میدان میں بٹھا دیا جائے گا اسکے بعد جب نینوا کا بادشاہ شلمانصر بھی وہاں آکر بیٹھ جائے گا تو اس کے بعد میں شلمانصر کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور اپنے کام کی ابتدا کروں گا اب میں اور بیوسا جاتے ہیں اور تم پوری طرح بے فکر رہو ہم پورے خلوص سے تمہارے لئے کام کریں گے اس پر ر۔مل نے بشاشت چاہت میں ان دونوں کو مخاطب کر کے کہا

اگر تم دونوں چاہو تو سرائے کے کمرے میں جا کر قیام کرنے کی بجائے یہیں میرے اس کمرے میں قیام کر سکتے ہو اس پر یوناف نے کہا نہیں ہم دونوں اب واپس جائیں گے تم آرام کرو اور اب مقابلے کے میدان میں ہی ہماری ملاقات ہو گی اسکے ساتھ ہی یوناف اور بیوسا اس طلسمی خوابگاہ سے نکل گئے۔

دوسرے روز نینوا شہر کے وسط میں مقابلے کیلئے بنے ہوئے میدان میں ان گنت لوگ جمع ہو گئے تھے۔ جنوں کی شہزادی ر۔مل کو میدان کے ایک طرف بلند جگہ پر بٹھا دیا گیا تھا جس پر دبیز قالین بچھا دی گئی تھیں اسکے ساتھ ہی ایک اور اونچی جگہ پر آشوریوں کا بادشاہ شلمانصر اور اس کے اہل خانہ بھی وہاں آکر بیٹھ گئے تھے اس موقع پر اچانک یوناف بڑی تیزی کے ساتھ آشوریوں کے بادشاہ شلمانصر کے سامنے آیا اور آداب بجا لانے کے انداز میں اس نے بڑی عاجزی اور انکساری سے کہنا شروع کیا۔

اے آشوریوں کے عظیم بادشاہ میرا تعلق جنوں کی سرزمین سے ہے اگر آپ برا نہ مانیں تو میں آپ سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں اس موقع پر ر۔مل بھی یوناف کی طرف دیکھ کر خوش ہو رہی تھی اور اسکے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ اور پسندیدگی بھی دیکھی جا سکتی تھی۔ یوناف کی گفتگو سن کر شلمانصر نے بڑی نرمی میں یوناف کو مخاطب کر کے کہا اگر تم جنوں کی سرزمین سے آئے ہو تو ہم تمہارا احترام کرتے ہیں اگر تم جنوں کی شہزادی ر۔مل کے محافظوں میں سے ہو تو کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ اور اگر تمہیں کوئی شکایت ہے تو اسے بھی رفع کرنے کی کوشش کریں گے۔ شلمانصر کے اس جواب پر یوناف کہنے لگا۔

اے بادشاہ میں ر۔مل کا جاننے والا ضرور ہوں مگر اسکے محافظوں میں سے نہیں۔ اے آشوریوں کے نیک دل بادشاہ میرا نام یوناف ہے اور میں ایک عرصہ سے ر۔مل سے محبت کرتا چلا آ رہا ہوں جبکہ ر۔مل بھی مجھے پسند کرتی ہے اور مجھ سے شادی کرنے کی خواہشمند ہے لیکن اچانک جنوں کے بادشاہ نے اسے اس طرف روانہ کر دیا اور میں ر۔مل اور اس سے کچھ بھی نہ کہہ سکا لہٰذا میں ر۔مل کے پیچھے پیچھے آپ کے اس شہر میں داخل ہو گیا ہوں اب میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ر۔مل میرے حوالے کر دی جائے اے بادشاہ اگر آپ ر۔مل میرے حوالے نہ کرنا چاہیں تو میری دوسری گزارش یہ ہے کہ ابھی تھوڑی دیر تک اس میدان میں ر۔مل کے حصول کے لئے جو مقابلے ہوں گے اس میں مجھے بھی حصہ لینے کی اجازت دی جائے لیکن میری یہ شرط ہے کہ میرا مقابلہ آخر میں اس جوان سے کروایا جائے جو سب مقابلوں میں کامیاب اور کامران ثابت ہو تاکہ اس بھرے میدان میں اسے شکست دے کر میں ر۔مل کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں۔

یوناف کے اس انکشاف پر شلمانصر کچھ دیر تک خاموش رہ کر سوچتا رہا پھر وہ یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا تمہارے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ ر۔مل بھی تم سے محبت کرتی ہے اور تم سے شادی کرنے کی خواہش مند ہے اس پر یوناف کو یہ اطمینان ہوا کہ کم از کم شلمانصر اس کی گفتگو پر غور کرنے کے لئے تو تیار ہے اس پر یوناف جھٹ کہنے لگا اے بادشاہ اس میں کسی قسم کا شک و شبہ ہی نہیں ہے اس لئے کہ آپ کے بائیں طرف ر۔مل موجود ہے لہٰذا اس سے پوچھ لیا جائے۔ شلمانصر نے شاید اس کی بات کو پسند کیا تھا لہٰذا اس نے اشارے سے اپنے ایک کارکن کو بلوایا اور اسے مخاطب کر کے کہا وہ سامنے جو جنوں کی شہزادی ر۔مل بیٹھی ہوئی ہے اس کے پاس جاؤ اور یہ جوان جو اس وقت میرے سامنے کھڑا ہے اس کا تعلق بھی جنوں کی سرزمین سے ہے اور یہ اپنا نام یوناف بتاتا ہے تم اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس سے پوچھو کیا وہ اس جوان کو پہلے سے جانتی ہے اور اسے پسند کرتی ہے اس پر وہ جوان سر جھکاتا ہوا مڑا اور وہاں سے چلا گیا۔

تھوڑی دیر تک اس شخص نے ر۔مل کے ساتھ رازدارانہ گفتگو کی پھر وہ واپس شلمانصر کے پاس آیا اور بڑے خوشکن انداز میں کہنے لگا اے بادشاہ اس جوان نے جو کچھ کہا ہے وہ صحیح ہے اس لئے کہ ر۔مل نے تسلیم کر لیا ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ اس جوان کو ایک عرصہ سے جانتی ہے اس کو پسند کرتی ہے بلکہ اس سے شادی کرنے کی بھی خواہاں ہے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اتنا کہنے کے بعد بادشاہ کا وہ کارکن چلا گیا اسکے بعد بادشاہ تھوڑی دیر کے لئے خاموش رہا اور پھر کہنے لگا سنو یوناف مجھے تمہاری سچائی اور دیانتداری دیکھ کر خوشی ہوئی ہے ریمل کو یوں ہی تمہارے حوالے نہیں کیا جا سکتا لہٰذا تمہیں اس مقابلے میں حصہ لینے کی اجازت دی جاتی ہے اور تمہاری یہ شرط بھی قبول کی جاتی ہے کہ تمہارا مقابلہ سب سے آخر میں اس جوان سے کروایا جائے گا جو باقی سب کو زیر کرنے کے بعد فتح مند ہو گا سنو یوناف اگر تم یہ مقابلہ ہار گئے تو تم آج ہی واپس اپنی سرزمین کی طرف چلے جانا تاکہ ریمل اور اسکے جیتنے والے کے درمیان کسی قسم کا شک نہ ہو اور اگر تم جیت گئے تو یقین رکھو ریمل تمہارے حوالے کر دی جائے گی پر تم نینوا شہر کو چھوڑ کر نہ جا سکو گے کیونکہ تمہاری کامیابی کے بعد میں تمہیں ایک اچھے سالار کی حیثیت سے اپنے ساتھ رکھوں گا اور جنگوں میں تم سے ضروری صلاح مشورہ لیا کروں گا تاکہ میں تمہارے تجربے سے فائدہ اٹھا سکوں اور سنو یوناف اگر تم جیت گئے تو میں تمہارے لئے ایک اور بھی بہترین انتظام کروں گا اور وہ یہ کہ پہلے نینوا شہر کا شاہی محل دریائے فرات کے کنارے پر تھا۔ اب میں نے اس میں رہائش ترک کر دی ہے اور اس قدیم اور پرانے محل سے ذرا فاصلے پر میں نے ایک نیا محل تعمیر کیا ہے اور اس میں آج کل میں نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ رہائش رکھی ہوئی ہے اگر تم یہ مقابلہ جیت گئے تو وہ محل بھی میں تمہارے حوالے کر دوں گا اس محل میں تم ریمل کو اپنی بیوی کی حیثیت سے رکھ سکو گے اور جو خادمائیں ریمل کے ساتھ آئی ہیں وہ بھی اس محل میں رہ سکیں گی اور ہماری طرف سے تمہاری بہترین رہائش اور خوراک کا انتظام کیا جائے گا شلمانصر کا یہ جواب سن کر یوناف خوش ہوا اور کہنے لگا اے بادشاہ میں آپ کی اس تجویز کو پسند کرتا ہوں اور آپکی شرائط کو بھی تسلیم کرتا ہوں اس پر شلمانصر نے ایک خالی نشست کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اگر ایسا ہے تو اس خالی نشست پر بیٹھ جاؤ ابھی مقابلے شروع ہوتے ہیں اور سب سے آخر میں جیتنے والے کے ساتھ تمہارا مقابلہ کروایا جائے گا۔ شلمانصر کا یہ جواب سن کر یوناف اس خالی نشست پر بیٹھ گیا تھا جو ریمل کے قریب تھی۔

اس گفتگو اور فیصلے کے بعد شلمانصر کے حکم پر میدان کے اندر مقابلے مختلف جوانوں کے درمیان ریمل کے حصول کے لئے مقابلے شروع ہو گئے تھے یہ مقابلے کافی دیر تک جاری رہے آخر ایک نوجوان جو اپنی جسمانی لحاظ سے کوہ قامت دکھائی دیتا تھا اور جس کے ہاتھ ریچھ کے پنجوں کی طرح مضبوط اور چہرہ چٹانوں کی طرح سخت اور مہیب تھا وہ اس مقابلے میں کامیاب اور فتح مند نکلا جب اس جوان کو میدان کے اندر کام کرنے والے بادشاہ کے کارکن اسے بادشاہ شلمانصر کے سامنے لائے تو اس موقع پر بادشاہ نے ہاتھ کے اشارے سے یوناف کو بھی اپنے پاس بلایا شلمانصر کے اشارے پر یوناف شلمانصر کے پہلو میں آکر کھڑا ہو گیا تھا۔ پھر شلمانصر نے اس مقابلے جیتنے والے کو قامت جوان کو تحسین آمیز انداز میں مخاطب کر کے کہا۔

اے دلیر اور زندہ دل جوان میں تسلیم کرتا ہوں کہ تم انتہائی دلیر اور جرات مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس میدان کے اندر مقابلے جیت لئے ہیں اب تم جیتوں کی شہزادی ریمل کو حاصل کرنے کے لئے اس وقت حق دار ہو سکتے ہو جب تم اس سامنے کھڑے یوناف نام کے جوان کو مقابلے کے دوران زیر اور مغلوب کر سکو۔ اس لئے کہ تمہاری طرح یہ بھی ریمل کا خواہشمند اور حصول کا متمنی ہے شلمانصر کی اس گفتگو کے جواب میں اس جیتنے والے جوان نے ایک بار بڑے غور سے یوناف کی طرف دیکھا اور پھر پسینے سے تر اس جوان نے اپنے بادشاہ شلمانصر کو مخاطب کر کے کہا اے بادشاہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں میں اس جوان کے کفر کے نشانات ایسے مٹاؤں اور اس پر ایسی فنا پذیری طاری کروں گا کہ اس کے زینت کے سہرے اس کے گلے کا طوق بنا ڈالوں گا۔ اس کے دل کی لوح پر میں ایسی ضربیں لگاؤں گا کہ اس کی ہڈیوں تک تازگی جاتی رہے گی۔ اس میدان میں اسکی زندگی کو میں سرودِ ماتم' ناشاد و سوگوار اور سینے کا بوجھ بناؤں گا۔ اس جوان کی گفتگو سن کر یوناف خفگی قہر اور غضب کے باعث سورج کی سرخ سوت اور لفظوں کی دھوپ جیسی صورت اختیار کر گیا تھا اور اسکی آنکھوں میں بے یقینی کے دھندلکوں بھرم جوالا اور بحر ہیبتناک کی سی کیفیت رقص کرنے لگی تھی پھر اس نے اس جوان کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

آج اس میدان میں یہ مقابلہ جیتنے والے جوان! سنو میں جانتا ہوں تمہاری رگوں میں خواب جوانی کا کف جوش مار رہا ہے پر دیکھ جب تو میرے ساتھ مقابلہ کرے گا تو میں تمہاری ساری شرارت ساری کجروی ایک راست بازی میں بدل کے رہوں گا۔ میں جانتا ہوں تو اس وقت اپنی کامیابی اور کامرانی کے نشے میں سانپ کی طرح پھنکار رہا ہے لیکن جب میں قضائے الٰہی' مشیت ربی اور نشتر و زجاج بن کر تم پر چھاؤں گا تو یقیناً تجھ پر وسوسہ و اضطراب' ماندگی و کسں اور غم سحر کی کدورت طاری کر کے رکھ دوں گا سنو اے جیتنے والے نوجوان جب تو اس میدان میں سب لوگوں کے سامنے میرے ساتھ مقابلہ کرے گا تو میں یقین دلاتا ہوں کہ تو میرے سامنے اپنی ساری ہم آہنگی اور سارا توازن کھو بیٹھے گا اے نوجوان اس میدان میں جب تیرا اور میرا مقابلہ ہو گا تو اس میدان کے اندر جمع ہونے والے سارے لوگ دیکھیں گے کہ تیری ساری اقبال مندی اور تیرے سارے ہی زندگی بخش جذبے تیرے لئے کانٹے پھندے اور قہر الٰہی کی لاٹھی ثابت ہوں گے اے نوجوان میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتا اس لئے کہ اس سے آگے میں جو کچھ کہنے والا ہوں اس کا مظاہرہ میں عملی طور پر تیرے سامنے اس میدان میں کروں گا یہاں تک کہنے کے بعد یوناف خاموش ہو گیا۔

ان دونوں کی گفتگو سن کر آشوریوں کا بادشاہ شلمانصر خوش اور محظوظ ہوا تھا۔ پھر اس نے دونوں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کو مقابلے کے میدان میں اترنے کے لئے کہا اور جب وہ ایسا کر چکے تو شلمانصر کے اشارے پر مقابلے کی ابتدا کر دی گئی تھی یوناف شروع ہی میں اس نوجوان پر طوفانوں کی جوش مارتی یگ اور حیرت میں جھونک دینے والی آندھیوں کی طرح حملہ آور ہوا تھا شاید وہ وقت ضائع کئے بغیر بہت جلد اس نوجوان کو اپنے سامنے زیر کر دینا چاہتا تھا۔ اسی لئے وہ موت کی اترائی، آسمان کی بلندی اور زمین کی گہرائی بن کر اس پر حملہ آور ہوا تھا اور لمحوں میں اس نے اس نوجوان کی حالت کچھ ایسی بنا کر رکھ دی تھی جیسے اس کے جگر میں انتہا کا سوز دل میں کربیدتی کا تجسّس اور پراگندہ حواس کا خوف طاری ہو کر رہ گیا ہو ایسا لگتا تھا کہ وہ جوان یوناف کے سامنے اپنا قرار جان، فراغ دل جمال ساعت کھو بیٹھا ہو اور آوارہ گرد خواہشوں کی طرح یوناف کے حملوں سے بچنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن جلد ہی اپنے تیز اور خوفناک حملوں سے یوناف پوری طرح اس پر غالب آ گیا پھر ایک خوفناک وار کرتے ہوئے یوناف نے اس نوجوان کی تلوار کاٹ کر رکھ دی تھی جس کے نتیجے میں اس نوجوان نے ہاتھ میں پکڑا ہوا تلوار کا دستہ ایک طرف پھینک دیا اور منت اور سماجت کے انداز میں اس نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اے نوجوان میں نے تمہارے ساتھ مقابلہ کرنے کی غلطی کی ہے تم واقعی ایک آندھی ایک طوفان ہو اور تمہارے ساتھ مقابلہ کر کے جیت اور کامیابی کی امید رکھنا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہے لہٰذا میں تم سے اپنی شکست اور ہار کو تسلیم کرتا ہوں اس نوجوان کے ان الفاظ پر یوناف نے اپنی تلوار نیام میں کر لی تھی وہ ہارنے والا نوجوان تو میدان کے ایک طرف چلا گیا جبکہ میدان کے کارکن یوناف کو آشوریوں کے بادشاہ شلمانصر کے پاس لے گئے تھے۔

یوناف جب شلمانصر کے سامنے آیا تو اس نے اٹھ کر یوناف کے ساتھ مصافحہ کیا پھر وہ دوبارہ اپنی نشست پر بیٹھتے اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا اے اجنبی تم نے ثابت کر دیا ہے کہ تم واقعی ایک بہترین تیغ زن ہو اور یہ مقابلہ جیت کر تم نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ تم واقعی جنوں کی شہزادی ریمل کو حاصل کرنے کے لائق ہو یہ ساری گفتگو قریب بیٹھی ہوئی ریمل بھی سن رہی تھی یہاں تک کہنے کے بعد شلمانصر تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر دوبارہ کہنے لگا

سنو اس شہر میں داخل ہونے والے اجنبی میری نگاہوں میں تم ہی واحد ایک شخص ہو جو جنوں کی شہزادی ریمل کے شوہر اور خاوند کی حیثیت اختیار کر سکتے ہو اور جو معیار ایک شہزادی کے شوہر کا ہونا چاہئے اس پر تم پورے اتر سکتے ہو لہٰذا ریمل اب تمہارے حوالے کی جاتی ہے اس میدان سے نکلتے وقت میرے کچھ کارکن تمہارے اور ریمل کے ساتھ جائیں گے اور تمہیں نینوا کے اس قدیم محل کی طرف لے جائیں گے جہاں کبھی آشوریوں کے بادشاہوں کی رہائش ہوا کرتی تھی وہ محل

دریا کے کنارے ہے اس محل کے اندر تم دونوں اور ریمل کی خادماؤں کے لئے ہر طرح کی آسائش ہر قسم کی ضروریات کا سامان فراہم کیا جائے گا تم تھوڑی دیر تک ریمل کے پاس رکو اور جب میدان میں جمع ہونے والے تماشائی چلے جاتے ہیں تو میرے کارکن تمہیں اور ریمل کی خادماؤں کو لے کر اس محل کی طرف چلے جائیں گے جہاں پر تم ریمل کے ساتھ پر سکون اور خوشکن زندگی کی ابتدا کر سکو گے۔

اور سنو اے اجنبی نینوا شہر سے ریمل کے ساتھ بھاگنے کی کوشش نہ کرنا اگر تم ایسا کرو گے تو ریمل اور تم بے موت مارے جاؤ گے میں تم جیسے جفاکش اور جرات مند جوان کو اپنے لشکر میں شامل کرنے کا ارادہ کر چکا ہوں مجھے امید ہے کہ میرے ساتھ رہ کر تم جنگوں سے متعلق مجھے بہترین مشورہ اور صلاح دے سکو گے جس کے باعث میں اپنے دشمنوں کے خلاف کامیابی اور کامرانی حاصل کر سکوں گا شلمانصر کی یہ گفتگو سن کر یوناف کہنے لگا۔

اے بادشاہ آپ اپنے دل میں اس شک کو جگہ نہ دیں کہ میں ریمل کو لے کر یہاں سے بھاگ جاؤں گا یا نینوا شہر سے میں کسی اور وجہ سے فرار حاصل کرنے کی کوشش کروں گا جب مجھے اور ریمل کو یہاں ہر طرح کی آسائش میسر ہوگی رہنے کے لئے آشوریوں کے قدیم بادشاہوں کا محل ملے گا تو اے بادشاہ میں ان آسائشوں ان نعمتوں کو چھوڑ کر کیوں اور کیسے بھاگنے کے متعلق سوچوں گا اے بادشاہ آپ مطمئن رہیے میں ریمل کے ساتھ اسی محل میں رہوں گا اور آپ کے لشکر میں شامل ہو کر آپ کے لئے منفعت اور سود مندی کا باعث بنوں گا یوناف کی گفتگو سے شلمانصر ایسا متاثر ہوا کہ وہ اپنی جگہ سے ایک بار پھر اٹھا مسکراتے ہوئے اس نے یوناف کو اپنے ساتھ لپٹایا اور کہنے لگا اے یوناف میں تیری گفتگو سے کافی خوش ہوا ہوں تیرا میرے لشکر میں رہنا میرے لئے کامیابی کے دروازے کھول دے گا اب تم ریمل کے پاس جا کر انتظار کرو شاید وہ بھی تمہاری اس کامیابی پر تم سے کچھ کہنا چاہ رہی ہو گی پھر میرے کارکن تمہیں اس محل کی طرف لے جائیں گے جہاں پر تم دونوں نے رہائش رکھنی ہے شلمانصر کا یہ حکم پا کر یوناف چپ چاپ اس نشست کی طرف ہو لیا تھا جس پر ریمل بیٹھی ہوئی تھی۔

یوناف جب ریمل کے قریب جا کر کھڑا ہوا تو ریمل نے بڑی بے چینی اور بڑی بے تابی سے اسے مخاطب کر کے کہا اے یوناف تم نے واقعی ثابت کر دیا ہے کہ تم کہکشاں کے فرزند، جلیل النفس انسان ہو تم کیا خوب سنگ و شرر حوصلہ و ضبط اور کاوش قرار کی طرح اس نوجوان پر حملہ آور ہوئے اور اسکی رگوں میں سنسنی دوڑا کر رکھ دی تمہارے حملہ آور ہونے کے انداز میں یقیناً لپکتے شعلوں کا سا اسرار و تجسّس اور مژدہ مرگ و اجل جیسا آہنگ شکن پیغام تھا میں تمہیں تمہاری

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس کامیابی پر مبارکباد دیتی ہوں یہاں تک کہنے کے بعد ر یمل تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو گئی
تھی پھر اس نے جب دیکھا کہ یوناف ابھی تک اس کے سامنے کھڑا ہے تو اس نے چونک کر
ہاتھ کے اشارے سے اپنے پہلو میں ایک خالی نشست کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

تم ابھی تک کھڑے کیوں ہو یہاں میرے پاس بیٹھ جاؤ اب تو تم میرے نجات دہندہ اور
محسن ہو یوناف چپ چاپ ر یمل کے پہلو میں بیٹھ گیا تھوڑی دیر تک خاموشی رہی پھر دوبارہ
شوخ و طرار، طائر فردوس جیسی لڑکی   نے اپنی پھول برساتی آواز اور حیات بخش انداز
یوناف کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا اے یوناف جو کچھ تم نے مجھ سے گزشتہ رات کہا تھا
نے اسے پورا کر کے دکھا دیا ہے مجھے خدشہ اور ڈر تھا کہ کہیں تم یہ مقابلہ ہار ہی نہ جاؤ اور
لئے مصیبتوں اور دشواریوں کے ان دیکھے اور خوفناک دروازے ہی نہ کھل جائیں لیکن تم
میدان کے اندر کامیابی حاصل کر کے میرے ارادوں اور عزائم کو قوت دی ہے بلکہ ایک طرح
اس شہر کے اندر مجھے محفوظ اور مامون بنا کر رکھ دیا ہے۔ تمہارا مقابلہ جیتنے سے مجھے یہ احساس ہونے
لگا ہے کہ شاید میں واپس اپنے گھر جا سکوں گی یہاں تک کہنے کے بعد ر یمل خاموش ہو گئی تھی۔

ر یمل کے پہلو میں بیٹھنے کے بعد یوناف نے یہ اندازہ لگایا تھا کہ نہ صرف اس خوبصورت اور
پرکشش لڑکی کے لہجے میں آبشاروں کا سا ترنم ہے بلکہ اس کے لباس میں پھولوں کی مہک اور اس
کے حسین کونپل جیسے ملائم جسم میں اوس میں رچی ہوئی خوشبو بسی ہوئی ہے وہ ابھی ان ہی تاثرات
میں ڈوبا ہوا تھا کہ ر یمل نے ایک بار پھر اسے مخاطب کر کے پوچھا یہ مقابلہ جیتنے کے بعد جب تمہیں
آشوریوں کے بادشاہ شلما نصر کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے تم سے کیا کہا اس پر یوناف چونک کر
کہنے لگا جب مجھے شلما نصر کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے مجھے میری کامیابی پر مبارکباد دی۔ اور
کہنے لگا کہ تم ر یمل کو جیت چکے ہو ساتھ میں اس نے یہ بھی کہا کہ دریائے فرات کے کنارے ایک
قدیم محل ہے جس کے اندر پہلے بادشاہ رہائش اختیار کیا کرتے تھے اس نے اپنے لئے ایک نیا محل
تعمیر کر لیا ہے بادشاہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں اور تم تمہاری خادماؤں کے ساتھ اس محل میں رہیں
گے ساتھ میں اس نے یہ دھمکی بھی دی ہے کہ تم اور ر یمل یہاں سے بھاگنے کی کوشش کی تو تم
دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا میں نے اسے پوری طرح یقین دلا دیا ہے کہ ہم یہاں سے
بھاگنے کی کوشش نہیں کریں گے ساتھ میں یہ بھی کہا ہے کہ دریائے فرات کے کنارے اس محل
میں جب ہمیں ہر طرح کی نعمتیں اور آسائشیں میسر ہوں گی تو ہم کیوں کر یہاں سے بھاگنے کی کوشش
کریں گے بہرحال ہم دونوں اب تمہاری ان خادماؤں کے ساتھ اس قدیم محل میں رہیں گے اور
حالات کا جائزہ لیتے رہیں گے۔

... ر یمل جب بھی مجھے موقعہ ملا میں تمہارے لئے یہاں سے بھاگنے کیلئے راہ نکال لوں گا۔
... گفتگو سن کر ر یمل خوش ہوئی اور پھر کہنے لگی اس لحاظ سے شلما نصر بہت اچھا انسان ہے۔
... مقابلہ جیتنے کے بعد اس نے بڑی شرافت سے مجھے تمہارے حوالے کر دیا ہے اور یہ کہ
... فرات کے کنارے آشوریوں کے قدیم محل میں ہماری رہائش کا بھی انتظام کر دیا ہے۔ میں
... شکرگزار اور ممنون ہوں کہ نینوا شہر میں تم نے میرے لئے یہ اطمینان بخش صورتحال پیدا کی
... تو کہو تمہاری ساتھی لڑکی بیوسا کہاں ہے اور تم اسے کہاں چھوڑ آئے ہو اس پر یوناف
... اتے ہوئے کہنے لگا بیوسا نے کہاں جانا ہے اور وہ یہیں اسی میدان میں بیٹھی ہوئی ہے اور مجھے
... ید ہے کہ وہ ابھی تھوڑی ہی دیر تک یہاں پہنچ جائے گی۔ اس بیچاری نے مجھے چھوڑ کر کہاں جانا
... اسکا اور میرا سنگ موت تک پکا اور طے شدہ ہے یہاں تک کہنے تک یوناف خاموش ہو گیا تھا
... تھوڑی ہی دیر تک بیوسا بھی انکے پاس آ کر بیٹھ گئی میدان کے اندر بیٹھے ہوئے سارے تماشائی اب
چلے گئے تھے پھر بادشاہ کے کارکن وہاں آئے اور انہیں اپنے ساتھ لے گئے پہلے ر یمل یوناف اور
بیوسا کو اس کمرے میں لے جایا گیا جہاں گزشتہ رات ر یمل عارضی طور پر ٹھہری ہوئی تھی پھر اس کا
سارا سامان وہاں سے اٹھوا کر اس کی دونوں خادماؤں کو بھی وہاں سے لے کر دریائے فرات کے
کنارے اس محل کی طرف لے جایا گیا جس کی نشاندہی آشوریوں کے بادشاہ شلما نصر نے کی تھی۔
یوناف بیوسا ر یمل اور اسکی خادماؤں نے محل کے اندر رہائش اختیار کر لی تھی۔

○

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دمشق کا بادشاہ ابن ہدد اپنے اس کمرے میں بیٹھا ہوا تھا جس کے اندر وہ دربار لگایا کرتا تھا اور جس میں اس کے سارے اراکین سلطنت وزیر اور مشیر بیٹھے ہوئے تھے اس کا حاجب اسکی خدمت میں حاضر ہوا اور اس سے کچھ قاصدوں کے آنے کی اطلاع کی اس پر ابن ہدد نے اپنے حاجب کو ان قاصدوں کے لانے کے لئے کہا اور یہ جواب سن کر حاجب باہر نکل گیا تھا تھوڑی دیر بعد دو نوجوانوں کو لا کر حاجب نے ابن ہدد کے سامنے پیش کیا پھر حاجب وہاں سے ہٹ کر اپنی جگہ پر جا کھڑا ہوا تھا جب ان دونوں جوانوں کو ابن ہدد کے سامنے پیش کیا گیا تو ابن ہدد نے ان دونوں جوانوں کو مخاطب کر کے پوچھا اے نوجوانوں کہو تم کون ہو کہاں سے آئے ہو۔ کس کے قاصد ہو میرے نام تم کیا پیغام لے کر آئے ہو اس سوال پر ان دونوں قاصدوں میں سے ایک نے بولتے ہوئے کہا اے بادشاہ ہم دونوں قاصد فلسطین میں بنی اسرائیل کی دونوں سلطنتوں یعنی سامریہ اور یہودیہ کے مشترکہ قاصد ہیں اے بادشاہ ہم آپ کو ایک خطرے سے آگاہ کرنے کے لئے آئے ہیں اور ہمیں ہمارے بادشاہوں نے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ ہم آپ کو آشوریوں کے بادشاہ شلما نصر کی قوتوں اور طاقت کے خطرے سے آگاہ کریں اے بادشاہ ہمارے حکمرانوں کا خیال ہے کہ اگر آشوریوں نے بادشاہ شلما نصر کے سامنے کوئی دیوار نہ کھڑی کی گئی اس کی قوت کا سدباب نہ کیا گیا تو یاد رکھیئے شلما نصر اپنی حدود سے نکل کر نہ صرف یہ کہ ارض شام بلکہ فلسطین اور شمال میں اناطولیہ کے میدان میں حتیوں کو اور یہاں تک کہ ایشیائے کوچک تک بسنے والی ساری اقوام کو روند کر رکھ دے گا۔

اسکے بعد ہمارے حکمرانوں کا خیال ہے کہ وہ لبنان کا رخ کرے گا اور بارش و اولوں کی طرح برسے گا بعد میں وہ سمندر کے کنارے کنارے مصر کو اپنے سامنے مطیع اور فرماں بردار بنا کر رکھے گا یہاں تک کہ اس کے خونخوار حملوں سے نہ قوم عیلام بچ سکے گی نہ قوم صادر بھی محفوظ رہ سکے گی۔

اے دمشق کے عظیم بادشاہ ان حالات میں ہمارے حکمرانوں نے فیصلہ کیا ہے کہ متحدہ ہو کر نہ صرف یہ کہ شلما نصر کی طاقت کو روکنا چاہئے بلکہ یہ کہ اس سے جنگ کرنی چاہئے اور اسکی قوت کو توڑ کر آشوریوں کے اطراف میں پھیلی سلطنتوں کو امن اور سکون مہیا کرنا چاہئے اس مقصد اور مدعا کو تکمیل کرنے کے لئے ہمارے حکمرانوں نے یہ قدم اٹھایا ہے کہ سب سے پہلے ہمارے قاصد حتیوں کی طرف گئے اور انہیں آشوریوں کی قوت سے آگاہ کیا حتی آشوریوں کے خلاف جنگ کرنے کے ہمارے ساتھ اتحاد کے لئے آمادہ ہیں۔ اور اس بات پر راضی ہیں کہ اگر کوئی متحدہ لشکر تیار کیا گیا ہے تو وہ بارہ سو رتھیں بارہ سو سوار اور بارہ ہزار پیدل سپاہی مہیا کریں گے اس کے علاوہ اے بادشاہ سامریہ اور یہودیہ کی اسرائیلی سلطنتیں آشوریوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے متحدہ طور پر ہزار رتھیں دو ہزار سوار اور دس ہزار پیدل عسکریوں کا انتظام کریں گی۔

اے بادشاہ حتیوں کے علاوہ ہمارے قاصد حمص کے بادشاہ کے پاس بھی گئے اسے آشوریوں کی تیزی کے ساتھ پھیلتے ہوئے خطرے سے آگاہ کیا لہٰذا حمص کا بادشاہ بھی اس متحدہ لشکر میں شامل ہونے کے لئے آمادہ ہو گیا ہے اس نے سات سو رتھیں سات سو سوار اور دس ہزار سپاہی مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے اس کے علاوہ اے بادشاہ فلسطین کے گردونواح کے علاقوں یہاں تک مصر نے بھی ہمیں آشوریوں کے خلاف مدد دینے کا وعدہ کیا ہے۔

اے بادشاہ اب ہمارے حکمرانوں نے ہم دونوں کو قاصد بنا کر بھیجا ہے تاکہ ہم آشوریوں کے دن بدن بڑھتے ہوئے خطرے سے آپ کو آگاہ کریں اور متحدہ لشکر میں شامل ہونے کی ترغیب دیں اگر ہم ایک متحدہ لشکر کی تشکیل کرنے کے بعد آشوریوں کے خلاف جنگ کی ابتدا کرتے ہیں تو ہمارے حکمرانوں کو قوی امید ہے کہ اس جنگ میں آشوریوں کو بدترین شکست دی جائے گی اس طرح متحدہ لشکر کے اندر جس قدر حکمران ہیں وہ آشوریوں کی یلغار اور انکی ترکتاز سے بچ رہیں گے اور ایسا کرنا اے بادشاہ انتہائی ضروری اور اہم ہو گیا ہے۔

دمشق کے بادشاہ ابن ہدد نے فلسطین کے ان دونوں قاصدوں کی گفتگو بڑے غور اور انہماک سے سنی تھی پھر اس نے ان دونوں قاصدوں کو مخاطب کر کے کہا سنو اے سامریہ اور یہودیہ کے قاصدو تمہاری گفتگو نے ہمیں متاثر کیا ہے ہم تو پہلے ہی سوچ رہے تھے کہ کسی ایسی قوت کو ترتیب دیا جائے جو آشوریوں کے زور کو توڑ سکے تم نے اس متحدہ لشکر کی تجویز پیش کر کے ہمارے دل کی آواز سنی ہے لہٰذا ہم بھی اس متحدہ لشکر میں شامل ہونے کا عہد کرتے ہیں اور اس متحدہ لشکر کے لئے ہم حتیوں کے بادشاہ کی طرح بارہ سو رتھیں اور بارہ سو سوار اور بارہ ہزار عسکری مہیا کریں گے اے فلسطین کے معزز قاصدو تم چند دن تک دمشق میں ہمارے مہمان کی حیثیت سے رہو پھر جا کر اپنے حکمرانوں کو آگاہ کرو کہ ہم انکے تیار کردہ متحدہ لشکر میں شامل ہوں گے اور آشوریوں کے خلاف فیصلہ کن جنگ کرنے کے لئے ان کے شانہ بشانہ حصہ لیں گے ابن ہدد کا یہ جواب سن کر وہ دونوں قاصد خوش اور مطمئن ہو گئے تھے پھر حاجب ان دونوں قاصدوں کو ان کے قیام و طعام کا بندوبست کرنے کے لئے انہیں باہر لے گیا۔

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

یوناف ایک روز دریائے فرات کے کنارے آشوریوں کے قدیم محل میں بیوسا اور ریمل کے ساتھ بیٹھا خوش گپیوں میں مصروف تھا کہ آشوریوں کے بادشاہ شلما نصر کا ایک قاصد اسکے پاس آیا اور یوناف کو اس نے یہ پیغام دیا کہ بادشاہ نے اسے صلاح اور مشورہ کے لئے طلب کیا ہے قاصد جب یہ اطلاع دے کر چلا گیا تو ریمل نے فکر مندی سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا آپ کا کیا خیال ہے کہ شلما نصر نے آپ کو کیوں اور کس کام کے لئے طلب کیا ہے مجھے خطرہ اور خدشہ ہے کہ وہ ہم سب کے لئے کوئی نئی مصیبت نہ کھڑی کر دینے والا ہو اس پر یوناف نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا یہ تمہارا وہم اور وسوسہ ہے وہ کوئی مصیبت کھڑی نہیں کرے گا اگر وہ ایسا کرے گا تو خود ہی نقصان اٹھائے گا۔ اور ہم سب یہاں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ بہرحال تم اور بیوسا یہاں بیٹھ کر باہم گفتگو کرو میں شلما نصر کی طرف جاتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ اس نے مجھے کیوں طلب کیا ہے۔ اسکے بعد بڑی تیزی کے ساتھ یوناف اس محل سے نکلا اور شلما نصر کے محل کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔

یوناف جب شلما نصر کے سامنے گیا تو اس نے بڑی عزت اور تکریم دیتے ہوئے یوناف کو اپنے قریب ایک نشست پر بٹھایا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا یوناف میرے مخبروں نے تھوڑی دیر قبل مجھے یہ خبر دی ہے کہ کچھ طاقتیں ہمارے خلاف متحد ہو رہی ہیں تاکہ وہ ہمارے خلاف ایک متحدہ لشکر تیار کر کے ہمارے خلاف جنگ کر سکیں ان متحد ہونے والی طاقتوں کے اندر جبتوں کا بادشاہ دمشق کا بادشاہ فلسطین میں یہودیہ اور سامریہ کے بادشاہوں کے علاوہ کچھ اور حکمران بھی ہیں جو سب مل کر ایک متحدہ لشکر تیار کر رہے ہیں اور وہ اس متحدہ لشکر کو لے کر ہمارے ساتھ جنگ کرنے کے لئے دریائے فرات کے کنارے کنارے شمال کی طرف آئیں گے میں نے تمہیں اس لئے طلب کیا ہے کہ تم کسی بھی وقت نینوا شہر سے کوچ کرنے کیلئے تیار رہنا۔ یہ خبر سنتے ہی میں نے سارے اراکین سلطنت اور جرنیلوں کو طلب کیا تھا میں نے ان سب کو حکم دے دیا ہے کہ وہ لشکر کے کوچ کی تیاری کریں تاکہ ہم اپنے شہروں کی حدود سے نکل کر دشمن کے متحدہ لشکر کا مقابلہ کریں۔ پس میں نے تمہیں یہی خبر دینی تھی کہ تمہیں کسی بھی وقت نینوا سے کوچ کرنے کا حکم مل سکتا ہے پس تم اب جاؤ۔ شلما نصر کا یہ حکم پا کر یوناف وہاں سے نکل گیا تھا۔

یوناف جب دریائے فرات کے کنارے اپنے محل میں آیا تو اسے دیکھتے ہی ریمل تڑپ کر اس کی طرف بڑھی اور اسے مخاطب کر کے پوچھنے لگی یہ آشوریوں کے بادشاہ شلما نصر نے آپ کو طلب کیا تھا اور اس نے کیا حکم دیا ہے کیا اس کے بلانے میں ہمارے لئے کوئی بہتری تھی یا اس کی طرف سے ہمارے لئے خدشات اٹھ کھڑے ہونے کا خطرہ ہے اتنی دیر تک بیوسا بھی یوناف کے قریب آ کھڑی ہوئی تھی۔ ریمل کے اس سوال پر یوناف مسکراتے ہوئے کہنے لگا ریمل تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ شلما نصر نے مجھے اس لئے طلب کیا تھا کہ میں تیار رہوں کیونکہ وہ کسی بھی وقت مجھے نینوا سے کوچ کا حکم دے سکتا ہے اس لئے کہ کچھ قوتوں نے آشوریوں کی قوت کو توڑنے کے لئے ایک متحدہ لشکر تیار کیا ہے اور وہ اس متحدہ لشکر کے ساتھ آشوریوں سے جنگ کرنا چاہتے ہیں۔

شلما نصر یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ نینوا سے کوچ کرے اور اپنے شہروں کی حدود سے نکل کر اس متحدہ لشکر کا مقابلہ کرے اس نے مجھے اس لئے طلب کیا تھا کہ مجھے کسی بھی وقت نینوا شہر سے کوچ کا حکم مل سکتا ہے یوناف جب خاموش ہوا تب ریمل اس کو مخاطب کر کے کہنے لگی

وہ کون سی قوتیں ہیں جنہوں نے آشوریوں کے بادشاہ کے خلاف متحدہ لشکر تیار کیا ہے یوناف کہنے لگا اس متحدہ لشکر میں تمہارا باپ بھی شامل ہے اس کے علاوہ اس متحدہ لشکر میں دمشق کا بادشاہ ابن ہدد فلسطین میں بنی اسرائیل کی دونوں سلطنتوں کے حکمران حمص کا بادشاہ اور کچھ دوسرے سردار اور حکمران اس متحدہ لشکر میں شامل ہیں اور اس متحدہ لشکر کے جواب میں شلما نصر نے بھی اپنے لشکر کو تیاری کا حکم دے دیا ہے۔ ایک یا دو دن تک شاید وہ اپنے لشکر کے ساتھ نینوا سے کوچ کرے اور اس لشکر میں مجھے بھی شامل ہونا پڑے گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد یوناف تھوڑی دیر تک خاموش رہا پھر وہ دوبارہ ریمل کو مخاطب کر کے کہنے لگا سنو ریمل حالات خود بخود تمہارے حق میں درست ہوتے جا رہے ہیں سنو میں شلما نصر کے لشکر میں شامل ہونے کے لئے نینوا سے کوچ کروں گا تو بیوسا تو میرے ساتھ ہی جائے گی لیکن میں تمہیں بھی اپنے ساتھ لے جاؤں گا دونوں لشکر ایک دوسرے کے سامنے پڑاؤ کریں گے تو رات کی تاریکی میں میں چھپتے چھپاتے تمہیں لے کر تمہارے باپ کے لشکر میں داخل ہو جاؤں گا اور تمہارے باپ کے حوالے کر دوں گا اس طرح تم اپنے باپ کے سائے میں رہ کر واپس اپنے وطن جا سکو گی یوناف کی اس تجویز پر ریمل حیران اور پریشان ہو کر رہ گئی تھی تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر وہ کچھ سوچتی رہی پھر وہ یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگی اگر میں علیحدگی میں آپ سے کچھ کہنا چاہوں تو کیا آپ میری بات سننا پسند کریں گے اس پر یوناف کہنے لگا جو کچھ تم کہنا چاہتی ہو بیوسا کی موجودگی ہی میں کہو اس لئے کہ میری زندگی کا کوئی ایسا واقعہ نہیں جو اس بیوسا سے مخفی رکھا گیا ہو یہ میری زندگی کے ہر پہلو ہر نقطے سے واقف ہے لہٰذا تم کہو کیا کہنا چاہتی ہو اس پر ریمل بڑی عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی۔

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

... اس کا ذکر
آپ بعد میں بیوسا سے بھی کر سکتے ہیں اس لئے کہ آپ کے اور بیوسا کے ساتھ رہتے ہوئے مجھے کئی ہفتے ہو چکے ہیں اور میں بیوسا کو اپنی بہن ہی کی طرح عزیز اور شفیق سمجھنے لگی ہوں لہٰذا میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے تھوڑی دیر کیلئے علیحدگی مہیا کریں تاکہ میں جو بات کہنا چاہتی ہوں کھل کر کہہ سکوں بیوسا کے سامنے میں ایسا نہ کر سکوں گی قبل اس کے کہ ر ۔مل کی اس گفتگو کا یوناف کوئی جواب دیتا بیوسا پہلے ہی حرکت میں آئی اور یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔ ر ۔مل کی بات ماننے میں کوئی حرج نہیں ہے میں دوسرے کمرے میں چلی جاتی ہوں تمہیں ر ۔مل کو ضرور علیحدگی مہیا کرنی چاہئے اور سنو یہ تم سے کیا کہنا چاہتی ہے اس لئے کہ اب یہ ہمارے ساتھ اس محل میں رہ رہی ہے لہٰذا اس کی مدد کرنا اور اس سے تعاون کرنا ہمارا فرض ہے اس کے ساتھ ہی بیوسا وہاں سے ہٹی اور دوسرے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔ بیوسا کے جانے کے بعد ر ۔مل نے یوناف کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

سنو یوناف میں علیحدگی میں تم سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ میں واپس اپنی سرزمینوں کی طرف نہیں جاؤں گی میرے باپ کو اگر مجھ سے محبت اور چاہت ہوتی تو مجھے بناؤ سنگھار کر کے آشوریوں کے بادشاہ کی طرف روانہ نہ کرتا جس وقت میرا باپ نینوا کی طرف کوچ کی تیاریاں کر رہا تھا کتنی بار میں نے اس کی منت سماجت کی کہ وہ نینوا کی طرف مجھے روانہ نہ کرے لیکن اس نے میری کوئی بات نہ مانی اور مجھے میری خادماؤں کے ساتھ نینوا کی طرف روانہ کر دیا۔ لہٰذا میں واپس اپنے باپ کے پاس نہ جاؤں گی۔

تو یوناف اگر میں اس موقع پر آپ سے یہ کہوں کہ میں آپ کے ساتھ شادی کر کے ایک پرسکون اور اطمینان بخش زندگی کی ابتدا کرنا چاہتی ہوں تو پھر آپ کا کیا جواب ہو گا ر ۔مل کی یہ گفتگو سن کر یوناف چونک سا پڑا تھوڑی دیر اس نے کچھ سوچ بچار کی پھر ر ۔مل سے کہنے لگا۔

سنو ر ۔مل مجھ سے شادی کا اظہار کر کے تم نے ایک بہت بڑا مسئلہ کھڑا کر دیا ہے اور اس کا جواب میں تمہیں فوراً نہیں دے سکتا اس سلسلے میں پہلے بیوسا سے مشورہ کروں گا اس لیئے کہ وہ میری ایک ساتھی ہے اور ہم نے ایک دوسرے کا ساتھ دینے کا عہد کر رکھا ہے اے ر ۔مل گو وہ میری بیوی نہیں ہے لیکن پھر بھی ایک ساتھی کی حیثیت سے اس سے مشورہ کرنا ضروری ہے اس پر ر ۔مل خوف اور خدشے کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی اگر بیوسا نے آپ سے یہ کہہ دیا کہ میرے ساتھ شادی نہ کریں تو آپکا کیا رد عمل ہو گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بیوسا میری پیشکش کے جواب میں خود آپ سے شادی کرنے میں آمادہ ہو جائے اور آپ دیکھتے ہیں کہ بیوسا مجھ سے کہیں زیادہ پر کشش اور خوبصورت ہے پھر اسے چھوڑ کر آپ میری طرف کیسے اور کیوں کر متوجہ ہو سکیں گے یوناف پھر جواب دیتے ہوئے کہنے لگا۔

سنو ر ۔مل جہاں تک بیوسا کا تعلق ہے تو ہمارے درمیان یہ عہد ہے کہ ہم ایک دوسرے سے شادی نہیں کریں گے بلکہ مخلص ساتھیوں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ رہیں گے لہٰذا میری اور بیوسا کی شادی کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا ہاں اگر میں اس کے ساتھ شادی کرنا بھی چاہوں تو وہ نہیں کرے گی اس لئے کہ میرے اور اس کے درمیان عہد ہے کہ میں اسے شادی کے لئے نہیں کہوں گا اور یہ بھی سنو ر ۔مل میں ماضی میں بلکہ اب بھی بیوسا سے بے پناہ محبت کرتا ہوں میں اس سے شادی کا بھی خواہشمند تھا لیکن وہ شادی پر آمادہ نہیں ہے اس لئے کہ وہ شادی کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتی اور یہ بھی سنو ر ۔مل اگر بیوسا نے مجھے اس شادی سے منع کر دیا تو پھر میں تمہارے ساتھ شادی نہیں کروں گا اور اگر اس نے یہ کہہ دیا کہ تمہارے ساتھ شادی کر لی جائے تو پھر میں تمہارا دل نہیں توڑوں گا اور تمہاری پیشکش اور تمہاری خواہش کے مطابق میں تم سے شادی کر لوں گا اور تمہارے ساتھ پرسکون اور اطمینان بخش زندگی کی ابتدا کروں گا تم یہیں رکو میں بیوسا کی طرف جاتا ہوں اور اس سے اس موضوع پر گفتگو کرتا ہوں۔ ر ۔مل وہیں کھڑی رہ گئی جبکہ یوناف وہاں سے ہٹ کر اس کمرے کی طرف جا رہا تھا جہاں بیوسا تھوڑی دیر پہلے چلی گئی تھی۔

یوناف جب اس کمرے میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا بیوسا ایک مسہری پر نیم دراز تھی یوناف جب کمرے میں داخل ہوا تو وہ سنبھلی اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی یوناف اسکے قریب گیا اور اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا سنو بیوسا میں ایک اہم موضوع پر تم سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں اس پر بیوسا نے مسکراتے ہوئے کہا پہلے یہ بتاؤ کہ ر ۔مل نے تم سے علیحدگی میں کیا گفتگو کی ہے اس پر یوناف مسکراتے ہوئے کہنے لگا سنو میں اسی موضوع پر تم سے مشورہ کرنے آیا ہوں کہ رمل مجھ سے شادی کی خواہاں ہے اس لئے اس نے تم سے علیحدہ ہو کر مجھ سے ایسی گفتگو کی ہے میں نے اسے یہ جواب دیا ہے کہ اس معاملہ میں میں بیوسا سے مشورہ کرتا ہوں اس لئے کہ وہ میری زندگی کی ایک ساتھی ہے اور جو کام بھی میں کروں گا اس کی مرضی کے بغیر نہیں کروں گا اور ہاں میں اسے یہ بھی بتا چکا ہوں کہ اگر اس شادی پر مجھے بیوسا نے منع کر دیا تو پھر میں تمہارے ساتھ شادی نہ کروں گا اور اگر اس نے مجھے اجازت دے دی تو پھر میں تمہارے ساتھ شادی کر لوں گا اب کہو تم اس سلسلہ میں کیا کہتی ہو یوناف کی اس گفتگو پر بیوسا تھوڑی دیر تک اپنی جگہ پر بیٹھی مسکراتی رہی پھر اس نے غور سے یوناف کی طرف دیکھا پھر اس سے کہنے لگی۔

سنو یوناف میں تمہیں اس شادی سے منع کر کے ر ۔مل کا دل نہیں توڑنا چاہتی تم ر ۔مل سے

نديم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

Prep: Ali Khan

شادی کرلو میں آج ہی اس شادی کا اہتمام کروں گی اور جس طرح تم بیوی کی حیثیت سے اس سے محبت کرو گے اسی طرح میں بھی اس سے ایک بہن کی طرح محبت کروں گی ہم سب مل کر پیار اور اتفاق سے دن گزاریں گے۔ بیوسا کا جواب سن کر یوناف خوش ہوا اور کہنے لگا اگر یہ بات ہے تو تم میرے ساتھ آؤ تاکہ اس سلسلہ میں خود ر۔یمل سے بات کرو بیوسا فوراً مسہری سے اٹھ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی اگر ایسا معاملہ ہے تو پھر آؤ۔ یوناف اور بیوسا اس جگہ آئے جہاں ر۔یمل کھڑی ان کا انتظار کر رہی تھی ر۔یمل کے قریب آکر بیوسا نے بڑے پیار سے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے پھر اسے اپنے ساتھ لپٹاتے ہوئے اس کے کان میں کہا سنو ر۔یمل میں خوش اور مطمئن ہوں کہ تم یوناف سے شادی کی خواہشمند ہو میں اس شادی کی اجازت دے چکی ہوں بلکہ آج ہی تمہاری اور یوناف کی شادی کر دی جائے گی ر۔یمل یہ جواب سن کر بے حد خوش ہوئی پھر سارے انتظام بیوسا نے کرنا شروع کئے اسی روز شام سے پہلے پہلے یوناف اور ر۔یمل کی شادی کر دی گئی دو دن بعد آشوریوں کے بادشاہ شلما نصر نے اپنے لشکر کے ساتھ نینوا سے کوچ کیا اس طرح یوناف بیوسا اور ر۔یمل بھی اس لشکر میں شامل ہو کر نینوا سے کوچ کر گئے۔

OO

اس سے پہلے رومنوں کے حالات ہم انکے بادشاہ ا نکیوس تک پڑھ چکے ہیں اس دوران تک رومنوں کے اندر بھی ایک انقلاب برپا ہو چکا تھا اور وہ انقلاب ا نکیوس ہی کے زمانے سے شروع ہوا تھا جس کے باعث ایک غیر رومن رومنوں کا بادشاہ بن گیا تھا۔ اس انقلاب کی ابتدا یونان کے شہر کورنتھ سے ہوئی تھی کورنتھ نام کا یہ شہر یونان کے خوبصورت خوشحال اور آباد ترین شہروں میں شمار ہوتا تھا جس وقت روم شہر نیا نیا آباد ہو رہا تھا اس وقت کورنتھ شہر پر یونانیوں کا ایک ایسا خاندان حکمران ہوا جو اپنے مال دولت اور اپنی عظمت کے لحاظ سے خوب جانا پہچانا جاتا تھا اس خاندان کے دور میں یونان کے اس شہر نے اس قدر ترقی کی کہ اس شہر کے بہت سے لوگ اٹھ کر یونان کے قریبی جزیروں پر قبضہ کر کے اس میں آباد ہونے لگے اسی شہر سے اٹھ کر بے شمار یونانی اٹلی کے آس پاس چھوٹے چھوٹے جزیروں میں جاکر آباد ہو گئے تھے اور وہاں پر انہوں نے قبضہ کر لیا تھا۔

اس دور میں یونان کو میگنا گریشیا[1] کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ یونان پر جو خاندان حکمران تھا وہ اپنی دولت اور اپنی طاقت و قوت کے لحاظ سے پورے یونان میں مشہور و معروف تھا اس شاہی خاندان کی ایک لڑکی تھی جس نے اپنے خاندان سے باہر شادی کر لی تھی اس لئے کہ اسے اپنے

[1] جس طرح برطانیہ کو کبھی اس کی عظمت کی وجہ سے گریٹ برٹن کہا جاتا ہے اسی طرح اس دور میں یونان کی عظمت کی وجہ سے میگنا گریشیا (بڑا یونان) کہا جاتا تھا۔

خاندان میں شادی کے لئے کوئی موزوں نوجوان نہ ملا تھا شادی کے بعد اس شہزادی کے ہاں ایک لڑکا ہوا اور اس لڑکے سے متعلق یونان کے قدیم ترین اور مشہور و معروف مندر ڈلفی کے پجاریوں اور ستارہ شناسوں نے یہ پیش گوئی کی کہ لڑکا بڑا ہو کر یونان کے حکمران طبقے کے خلاف آواز اٹھائے گا اور اس کیلئے ان گنت مصیبتیں اور دشواریاں کھڑی کر دے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان سے حکومت چھین کر یہ یونان کا حکمران بن بیٹھے ڈلفی مندر کے ستارہ شناس اور کاہن اکثر اپنے حکمرانوں کیلئے پیشگوئیاں کرتے رہتے تھے اور یونان کے حکمران مندر کے کاہنوں کی پیشگوئیوں پر مکمل عمل کرتے تھے۔

یونان کے اس حکمران خاندان کو جب یہ خبر ہوئی کہ ڈلفی مندر کے کاہنوں نے اس بچے سے متعلق یہ پیش گوئی کی کہ وہ حکمران طبقے کے لئے ایک خطرہ بن جائے گا تو اس خاندان نے فیصلہ کر لیا کہ اس بچے کو قتل کر دیا جائے گا دوسری طرف اس بچے کی ماں کو بھی خبر ہو گئی تھی کہ حکمران طبقہ اس کے بچے کو قتل کرنا چاہتا ہے تو اس نے بچے کو ایک بہت بڑے صندوق میں بند کر دیا اور اس کے چاروں طرف سوراخ کر دیئے تاکہ وہ آسانی کے ساتھ اس کے اندر سانس لے سکے اور لوگوں میں یہ مشہور کر دیا چونکہ ڈلفی مندر کے پجاریوں نے پیشن گوئی کی تھی کہ وہ بچہ اسکے خاندان کے لئے خطرہ بن جائے گا لہٰذا اس نے بچے کو منحوس جان کر دریا میں پھینک دیا ہے حکمران طبقے کو جب یہ خبر ہوئی تو وہ اپنی لڑکی کے بیان سے مطمئن ہو گئے دوسری طرف وہ لڑکی اپنے بچے کو اس صندوق ہی میں رکھ کر اس کی پرورش کرنے لگی صندوق کو قدیم یونانیوں میں چونکہ کیپسول کہتے تھے لہٰذا اس صندوق کی نسبت سے اس بچے کا نام کیپسولس رکھ دیا گیا تھا۔

جوان ہو کر اس بچے نے ہر وہ کام کرنا شروع کیا جس سے وہ لوگوں میں ہردلعزیز ہو سکتا تھا جس کا یہ نتیجہ نکلا کہ اس جوان کو جس کا نام کیپسولس تھا لوگ اسے بے حد پسند کرنے اور محبت کرنے لگے اپنے لوگوں کے اندر اپنا ایک مقام اپنی ایک حیثیت بنانے کے بعد اس کیپسولس نے ملک کی سیاست میں حصہ لینا شروع کیا یہاں تک کہ یہ یونان کی سیاست پر ایسا چھایا کہ وقت کے بادشاہ کے مرنے کے بعد لوگوں نے کیپسولس کو اپنا بادشاہ بنا لیا اس جوان نے بادشاہ ہوتے ہی پرانی اور قدیم رسموں کو یکسر بھلا کر رکھ دیا اس کی ماں کے خاندان کے پاس جس قدر دولت تھی وہ اس نے ان سے چھین کر ضرور تمند لوگوں میں بانٹنا شروع کی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شاہی خاندان کا ایک شہزادہ نام جس کا ڈمارتس تھا اس نے اپنی ساری دولت جمع کی اپنے کچھ ساتھیوں کو اس نے ساتھ لیا اور چوری چھپے کیپسولس کی نظروں سے بچ کر اپنی دولت سمیٹتا ہوا کورنتھ شہر سے نکل بھاگا اس کی خوش قسمتی کہ جلد ہی اسے جہاز مل گیا جس میں بیٹھ کر وہ اپنی بے شمار دولت لے کر اپنے قابل اعتماد ساتھیوں کے ساتھ اٹلی روانہ ہو گیا اٹلی میں داخل ہونے کے بعد ڈمارتس کے ساتھ اسکے ساتھی بھی بے شمار تھے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اور اسکے پاس دولت بھی بہت زیادہ تھی لہٰذا وہ بڑی آسانی کے ساتھ اٹلی کے شہر ترقین میں جاکر آباد ہو گیا تھا۔

ومارتس نام کا یہ شہزادہ ترقین شہر میں رہنے لگا یہاں اس نے ایک خوبصورت لڑکی سے شادی کر لی کچھ ہی عرصہ بعد اسکے ہاں ایک لڑکا ہوا جس کا نام لیو قامو رکھا یہ لیو قامو اسی ترقین نام کی بستی میں پل کر جوان ہوا اپنی جوانی کی عمر میں پہنچنے کے بعد اس لیو قامو نے محسوس کیا کہ چونکہ اس کا باپ یونان سے نکل کر اٹلی میں آباد ہوا تھا اس لئے لوگ اسے بھی مقامی نہیں بلکہ غیر مقامی سمجھتے ہیں اس نے بہتیرا لوگوں پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اس کی ماں اٹلی سے تعلق رکھتی ہے لہٰذا وہ بھی مقامی ہے لیکن لوگوں نے اس کے باپ کے حوالے سے اسے مقامی تصور کرنے سے انکار کر دیا لوگوں کے ان خیالات کا لیو قامو کے ذہن پر غلط اثر ہوا لہٰذا اس نے فیصلہ کر لیا کہ ترقین نام کی اس بستی کو چھوڑ کر وہ کہیں اور جا کر آباد ہو جائے گا ان سوچوں کے تحت لیو قامو نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کے پاس دولت بھی بہت ہے اور وہ جوان بھی ہے لہٰذا اس کو روم جا کر قسمت آزمائی کرنی چاہئے ہو سکتا ہے وہ وہاں پہنچ کر اپنی دولت کے بل بوتے پر اور اپنے جنگی فنون کی بنا پر جو اس نے سیکھ رکھے تھے وہاں اس سے وہ کوئی اعلیٰ مرتبہ اور مقام حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے لہٰذا وہ ترقین شہر سے نکل کر روم شہر کی طرف چلا گیا۔

روم شہر میں داخل ہونے کے بعد اس لیو قامو نام کے جوان نے کچھ عرصہ تک شہر میں قیام کئے رکھا اور اپنی بے شمار دولت کے بل بوتے پر وہ لوگوں میں خوب شہرت حاصل کرنے لگا اسی شہرت کی بنا پر اس نے شاہی خاندان کی ایک لڑکی سے شادی کر لی جس کا نام تاکیل تھا اس تاکیل کے باعث لیو قامو کا شاہی خاندان کے پاس اٹھنا بیٹھنا ہو گیا یہاں تک کہ لیو قامو روم کے بادشاہ انکیوس کے پاس بھی آنے جانے لگا انکیوس اس شخص سے بے حد متاثر ہوا ایک تو یہ بے حد بہادر اور نڈر تھا دوسرے یہ بڑے بڑے قیمتی تحائف روم کے بادشاہ انکیوس کو پیش کیا کرتا تھا بادشاہ نے اسے اپنا مصاحب بنا لیا اور بادشاہ اس کی دانش مندی اس کی فہم و فراست سے اس قدر متاثر ہوا کہ وہ اپنے بیٹوں سے بھی بڑھ کر اس پر اعتماد اور بھروسہ کرنے لگا تھا کچھ عرصہ بعد جب روم کا بادشاہ انکیوس سخت بیمار پڑ گیا اور اسے یقین ہو گیا کہ اب وہ اس بیماری سے بچ نہیں سکے گا تو اس نے یہ وصیت کی کہ اس کے مرنے کے بعد لیو قامو اس کے بیٹوں کے اتالیق کے طور پر کام کرے گا اور یہ کہ حکومت کے سارے کاروبار کا نگران بھی لیو قامو ہو گا انکیوس جب مر گیا تو لوگوں نے بھی لیو قامو کا اعتبار کیا لہٰذا روم کے سرکردہ لوگوں نے انکیوس کے بیٹوں کے بجائے لیو قاموہی کو بادشاہ بنا لیا اس طرح انکیوس کے بعد لیو قامو وہ پہلا غیر رومی بادشاہ تھا جو روم پر حکومت کرنے لگا تھا۔

اسی لیو قاموہی کے دور میں روم کے اندر تعمیرات کے سلسلے میں بے شمار ترقی ہوئی اس لیو قامو نے روم شہر اور دوسرے شہر کے اندر جہاں بارشوں کا پانی گلیوں میں کھڑا رہتا تھا اس کے خاطر خواہ بندوبست کرتے ہوئے پکی نالیاں بنائیں اور پانی کی نکاسی کا بہترین انتظام کیا اس طرح شہر اور قصبے اپنی پکی نالیوں کی وجہ سے صاف اور خوبصورت دکھائی دینے لگے تھے اس کے علاوہ لیو قامو نے جو سب سے بڑا اور اچھا کام کیا وہ یہ کہ اس نے روم شہر کے اردگرد ایک انتہائی خوب مضبوط اور خوب چوڑی فصیل تعمیر کروا دی تھی اس نے رومن افواج کے اندر گھڑسوار دستوں کا بھی اضافہ کیا اسکے علاوہ اس نے پہلے کی نسبت ہتھیاروں کی تعداد بھی بڑھا دی آس پاس کے علاقوں کو فتح کر کے رومہ کی حدود پہلے سے بڑھا دی اس طرح فتوحات کے ساتھ ساتھ لیو قامو نے روم کے اندر تعمیرات بھی کرتے ہوئے خوب نام پیدا کیا اس کے علاوہ قریبی ملکوں سے اس نے تعلقات مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ رومیوں کی تجارت کو بھی وسیع پیمانے پر شروع کیا تھا یوں روم لیو قامو کے دور میں پہلے کی نسبت زیادہ خوشحال ہو گیا تھا۔

اس لیو قامو نے چالیس سال تک روم کی سلطنت پر حکومت کی اس دوران ایسا ہوا کہ رومیوں کے مرحوم بادشاہ انکیوس کے بیٹے لیو قامو سے نفرت کرنے لگے انکیوس نے اپنے بیٹوں کو نظر انداز کرتے ہوئے لیو قامو کو اپنا قائم مقام مقرر کیا تھا اور اس کی حیثیت کو انکیوس کے بیٹے نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگے تھے اور وہ ہمیشہ اس گھات میں رہتے تھے کہ کوئی موقع ملے تو وہ لیو قامو کو ٹھکانے پر لگا کر وہ واپس اپنے باپ کا تخت و تاج حاصل کر سکیں لیکن انہیں ایک لمبے عرصے تک اس میں کوئی کامیابی حاصل نہ ہوئی تھی یہاں تک کہ رومنوں کے مرنے والے بادشاہ انکیوس کے بیٹوں نے ایک انتہائی خطرناک سازش تیار کی اور وہ اس طرح کہ اس سازش کی تکمیل کے لئے انہوں نے دو گڈریوں کو تیار کیا۔

ان گڈریوں کو ایک بھاری رقم دے کر اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ شاہی محل کی طرف جائیں اور جب محل کے محافظ انکو دیکھیں اور ان کو روکیں تو وہ یہ بہانہ کریں کہ وہ بادشاہ کے پاس ایک نالش اور عرض و گذارش لے کر آئے ہیں مرنے والے بادشاہ کے بیٹوں نے ان کو یقین دلایا کہ ایسا کرنے پر انہیں بادشاہ سے ملنے کی اجازت دے دی جائے گی اور ان گڈریوں کو یہ بھی سمجھایا گیا کہ وہ اپنے ساتھ ایک خوب بھاری اور تیز کلہاڑا بھی لے کر جائیں اور جب وہ بادشاہ کے سامنے جائیں تو ایک گڈریا بادشاہ کو اپنے ساتھ باتوں میں مصروف رکھے اور دوسرا جب یہ دیکھے کہ بادشاہ اسکے ساتھی کے ساتھ محو گفتگو ہے اور اس پر سے اس کی توجہ ہٹی ہوئی ہے تو وہ فوراً اپنے کلہاڑے کو حرکت میں لا کر بادشاہ کی گردن کاٹ کر رکھ دے اس طرح بادشاہ لیو قامو کے مرنے کے بعد حکومت انہیں مل جائے گی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

یوں رومنوں کے سابقہ بادشاہ ا نکیوس کے بیٹوں نے یہ سازش[1] مکمل کرنے کے بعد گڈریوں کو بھاری رقم دے کر روانہ کیا محل کے باہر محافظوں نے ان دونوں گڈریوں کو روکا جس کے جواب میں ان دونوں گڈریوں نے منت و سماجت کے انداز میں کہا کہ وہ دونوں بادشاہ کے پاس ایک نالش لے کر آئے ہیں اور اگر اس موقع پر انہیں بادشاہ سے نہ ملنے دیا گا تو جب کبھی بھی بادشاہ شہر کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے نکلا تو اس کی سواری روک کر پہرے داروں کے خلاف شکایت کریں گے کہ پہریداروں نے انہیں ایک نالش کے سلسلے میں انہیں اس سے ملنے نہ دیا تھا ان دونوں گڈریوں کی یہ گفتگو سن کر انہوں نے بادشاہ سے ملنے کی اجازت دے دی۔ جب دونوں گڈریئے بادشاہ کے سامنے پیش ہوئے تو ایک نے بادشاہ کو باتوں میں لگالیا دوسرے نے جب دیکھا کہ بادشاہ پوری طرح اس کے ساتھی کی طرف متوجہ ہے اور اس کی طرف سے غافل ہے تو وہ تیز اور بھاری کلہاڑے کو حرکت میں لایا اور ایک بھرپور وار کر کے اس نے روم کے بادشاہ لیو قاموکی گردن کاٹ کر رکھ دی تھی۔

بادشاہ کو قتل کرنے کے بعد دونوں گڈریئے شاہی محل سے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اس دوران شہر کے اندر یہ خبر بھی پھیل گئی کہ بادشاہ لیو قاموکو قتل کر دیا گیا ہے لیکن لیو قاموکی بیوی اور روم کی ملکہ انتہائی دانشمند اور تیز فہم عورت تھی اس نے فورا معاملہ کو سنبھال لیا اور محل کے اردگرد جمع ہونے والے لوگوں کو محل کی کھڑکی سے مخاطب ہو کر کہنے لگی

بادشاہ پر حملہ ضرور ہوا ہے مگر وہ مرا نہیں بلکہ زندہ ہے اور اس کا علاج کیا جا رہا ہے لہٰذا وہ ٹھیک ہو جائے گا اور کسی کو اس کے لئے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے اسی دوران ملکہ نے محل کے اندر کام کرنے والے ایک نوجوان سرویوس کو بلوایا اور اس سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ بادشاہ مرچکا ہے مگر تم اس راز کو محل سے نہ نکلنے دینا اب تم ہی روم کے بادشاہ ہو گے میں ایک بار پھر کھڑکی سے باہر نکل کر کہتی ہوں کہ بادشاہ سخت زخمی ہے اور اس نے اس نوجوان سرویوس کو اپنی جگہ کام کرنے کا حکم دیا ہے لہٰذا سب لوگ سلطنت کے معاملہ میں سرویوس کے ساتھ تعاون کریں۔ پس اسی طرح ملکہ نے سرویوس کو مزید مخاطب کر کے کہا کہ اگر وہ سلطنت چلانے کا معاملہ نہیں جانتا تو وہ اس سلسلہ میں اس کی مکمل طور پر راہنمائی کرتی رہے گی سرویوس نے ملکہ کی ہاں میں ہاں ملا دی ملکہ نے پھر محل کی کھڑکی سے بولتے ہوئے کہا

سنو لوگو بادشاہ پر چونکہ قاتلانہ حملہ ہوا ہے لہٰذا وہ اس کھڑکی کے پاس آ کر تم سے مخاطب نہیں ہو سکتا پر اس نے تم لوگوں کے لئے حکم دیا ہے اس وقت یہ نوجوان جس کا نام سرویوس ہے اور جو میرے پاس کھڑا ہے بادشاہ کی جگہ سلطنت کے کام سنبھالے گا وہاں کھڑے ہوئے لوگوں نے ملکہ کی

[1] یہ سازش اور رومیوں کے دیگر سارے حالات خیال نہیں بلکہ حقیقت پر مبنی ہیں اور رومیوں کی اس تاریخ سے حاصل کیے گئے ہیں جو لندن میں ۱۸۸۹ء میں چھپی اور اس کا مولف آر مقصر کلیمنٹ ہے۔

اس تجویز کو قبول کر لیا بلکہ بہت سے لوگوں نے اس تجویز پر بلند آوازوں میں نعرے بلند کئے اسکے بعد لوگ وہاں سے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے تھے۔

اس طرح ملکہ کے کہنے پر سرویوس نام کا وہ نوجوان بادشاہ کے تخت پر بیٹھ کر لوگوں کے فیصلے کرنے لگا کچھ معاملات پر فیصلے وہ خود ہی کر دیتا اور کچھ پر وہ کہتا کہ وہ زخمی بادشاہ لیو قاموسے مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کرے گا۔ اس طرح اس نے ملکہ کے کہنے پر لوگوں کو اسی شش و پنج میں رکھا کہ بادشاہ زخمی ہے اور اس کا علاج ہو رہا ہے اور یہ سرویوس انکے بادشاہ لیو قاموکے کہنے پر فیصلے کر رہا ہے اس طرح آہستہ آہستہ ملکہ کے کہنے پر سرویوس نے رومن سلطنت کی سینٹ اور حکومت کے وزرا اراکین کو اپنے ساتھ مانوس کر لیا اور چند ماہ تک بادشاہ کی موت کو راز میں رکھنے کے بعد جب لوگوں پر یہ انکشاف کیا گیا کہ بادشاہ لیو قاموکی مرچکا ہے تو لوگوں نے اس کا کوئی خاص اثر نہ لیا چونکہ لوگ اس وقت تک سرویوس سے مانوس ہو چکے تھے لہٰذا لیو قاموکے بعد سرویوس ہی کو بادشاہ مقرر کر دیا گیا تھا۔

باقاعدہ طور پر بادشاہ بننے کے بعد سرویوس نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ اس نے اپنی دونوں بیٹیوں کی شادی سابق بادشاہ لیو قاموکے بیٹوں سے کر دی تھی اس طرح ایک بادشاہ کی حیثیت سے اس نے اپنی حیثیت خوب مضبوط اور مستحکم کر لی تھی۔ یہاں تک کرنے کے بعد سرویوس مزید حرکت میں آیا اس نے آس پاس کی اقوام پر حملہ آور ہونا شروع کر دیا اور تقریبا تیس شہروں کو فتح کر کے اس نے رومن سلطنت میں شامل کر لیا اس کے علاوہ رومن سلطنت کے ماتحت آنے والے مختلف طرح کے لوگوں کو خوش کرنے کے لئے اس نے مختلف دیوتاؤں کے مجسمے نصب کروائے اور ان کے اوپر بڑے بڑے مندر اس نے تعمیر کئے جہاں روم کے اندر بسنے والی مختلف اقوام کے لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔

چونکہ سرویوس کے دور حکومت میں نہ صرف یہ کہ رومن سلطنت کو وسعت حاصل ہوئی تھی بلکہ اسکی آبادی میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا تھا آبادی اس قدر بڑھ گئی تھی کہ جو فصیل سابق بادشاہ نے بنوائی تھی اسکے باہر بھی لوگوں نے آباد ہونا شروع کر دیا تھا۔ سرویوس نے جہاں یہ کام کیا کہ روم شہر کے اندر اور آس پاس جو پہاڑی سلسلے تھے ان سب پر آباد لوگوں کو اس نے روم شہر کی آبادی قرار دے دیا اس طرح اس کے دور حکومت میں روم کی شہری آبادی بڑھ کر تقریبا ۸۳ ہزار نفوس تک پہنچ گئی تھی۔

سرویوس چونکہ روم کا منتخب بادشاہ نہ تھا لہٰذا اس نے اپنی اس پوزیشن کو مضبوط کرنے کے لئے شدت سے اصلاحی اور فلاحی کام انجام دینے شروع کئے اسے خود بھی اس بات کا احساس تھا کہ چونکہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

وہ منتخب شدہ بادشاہ نہیں ہے لہٰذا لوگ کسی وقت بھی اس کا تختہ الٹ سکتے ہیں اس لئے اس نے ایسے کام کرنے کی ابتدا کی جن سے وہ لوگوں کے دلوں کو جیت سکے اور اپنی بادشاہت کو برقرار رکھ سکے سب سے پہلے جو کام اس نے کیا وہ یہ کہ اس نے معاشرے کو چھ طبقوں میں تقسیم کیا پہلے طبقے میں اس نے مسلح سواروں کو تیغ زنوں اور تیر اندازوں کو رکھا اور اس میں اس نے ان کو بہت مراعات دیں تاکہ ضرورت کے وقت وہ اس کے کام آسکیں باقی پانچ طبقوں کی تقسیم اس نے زمین کی ملکیت' دولت اور زر نقد کی بنا پر کی تھی اور ان کو بھی اس نے مراعات فراہم کی تھیں تاکہ لوگ اس سے خوش ہوں۔

دوسرا کام جو اس سرویوس نے کیا وہ یہ کہ اس نے پہلی بار رومن سلطنت کے اندر مردم شماری کروائی اس کے کارندوں نے سلطنت کے ایک ایک گھر ایک ایک بستی میں جا کر لوگوں کو شمار کیا اور اس کے لئے مرد اور عورتوں کی علیحدہ علیحدہ فہرستیں تیار کی گئیں اور اس مردم شماری کی بنا پر بھی اس سرویوس نے لوگوں کو مزید مراعات فراہم کی تھیں۔

تیسرا بڑا کام جو اس نے کیا وہ یہ کہ اس کے دور میں جو فتوحات ہوئی تھیں اور دشمن کے علاقے جو اس کے قبضے میں آئے تھے ان کی وسیع زمینیں ان لوگوں میں تقسیم کر دیں جن کے پاس زرعی زمین نہیں تھی اس طرح لوگ سرویوس کی طرف سے مطمئن اور خوش ہو گئے تھے۔ یہ کام کرنے کے بعد سرویوس نے روم کی سلطنت میں انتخابات کا اہتمام کیا تاکہ اس کے دل میں سے یہ خدشہ جاتا رہے کہ وہ ایک غیر منتخب شدہ بادشاہ ہے ان انتخابات کے نتیجے میں سرویوس کی اصلاحات سے خوش ہو کر لوگوں نے اس کے حق میں ووٹ دیا اس طرح سرویوس ایک منتخب شدہ بادشاہ بن کر حکومت کرنے لگا تھا۔

اس سرویوس کی دو بیٹیاں تھیں ان میں سے ایک انتہائی نیک اور باپ کی طرفداری کرنے والی تھی اور اس کا شوہر بھی اس جیسا تھا اور وہ بھی سرویوس کے ساتھ مخلص اور وفادار تھا سرویوس کی دوسری بیٹی جس کا نام طولیہ تھا وہ ایک غدار شرارتی اور سازشوں میں کھو جانے والی لڑکی تھی اس کا شوہر لیوکس تھا وہ بھی اسی جیسا تھا وہ دولت حاصل کرنے کا بے حد لالچی اور لوگوں کے ساتھ دھوکہ اور فریب کرنے کا ماہر تھا سرویوس جب منتخب بادشاہ کی حیثیت سے روم پر حکومت کرنے لگا تو اسکی بیٹی طولیہ اور داماد لیوس کو بڑا دکھ اور افسوس ہوا طولیہ یہ امید لگائے بیٹھی تھی کہ اسکے باپ کے بعد اسکا شوہر لیوکس روم کا بادشاہ بنے گا اس لئے کہ وہ سرویوس کی بڑی بیٹی تھی لیکن جب سرویوس منتخب بادشاہ کی حیثیت سے کام کرنے لگا تو طولیہ اور لیوکس کو یہ فکرمندی ہوئی کہ ایک منتخب بادشاہ کی حیثیت سے وہ لمبا عرصہ تک روم پر حکومت کر سکتا ہے اور لیوکس کو حکومت کرنے کا کوئی موقع نہ ملے گا۔

آپس میں ان خیالات کا اظہار کرنے کے بعد سرویوس کی بیٹی طولیہ اور اسکے داماد لیوکس نے یہ ارادہ کیا کہ کسی نہ کسی طرح سرویوس کو راستے سے ہٹا کر لیوکس بادشاہ ہو جائے یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے اس لیوکس نے روم شہر کے اوباش اور بد قماش لوگوں کو اپنے ساتھ ملانا شروع کر دیا جب اس نے دیکھا کہ ایک خاصی بڑی تعداد اس کے ساتھ مل گئی ہے تو اس نے انہیں خوب مسلح کیا پھر یہ لوگ جب سینٹ کا اجلاس ہوا تو بادشاہ سے پہلے یہ لیوکس اس سینٹ کے ہال میں داخل ہوا اسکے سارے مسلح جوان بھی اسکے ساتھ تھے ان کی موجودگی میں اس نے سینٹ کے سارے ممبران کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ سرویوس کی جگہ اب اس کا ساتھ دیں اس لئے کہ وہی مستقبل کا بادشاہ ہے۔

لیوکس اور سینٹ کے ممبران کے درمیان ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ سرویوس اس ہال میں داخل ہوا اس نے جب یہ دیکھا کہ اس کا داماد لیوکس بادشاہ کے تخت پر بیٹھا ہوا ہے تو وہ بڑا برہم ہوا اور اس نے خفگی کے عالم میں اپنے داماد سے پوچھا اے لیوکس تم جانتے ہو تم کس مقام پر ہو اور کس جگہ پر بیٹھے ہو یہ گفتگو سن کر لیوکس فوراً اٹھ کھڑا ہوا اسکے مسلح جوان ساری سینٹ کا گھیراؤ کر چکے تھے لیوکس بڑی تیزی سے سرویوس کی طرف آیا اسے اس کے گریبان سے پکڑ کر وہ باہر لے گیا اور جو سینٹ ہال کی اونگنت سیڑھیاں تھیں اسے سب سے اوپر کی سیڑھی پر کھڑا کر کے اس زور سے دھکا دیا کہ سرویوس سیڑھیوں پر لڑھکتا ہوا نیچے چلا گیا اور موت کی گہری نیند سو گیا۔

اسی وقت سرویوس کی بیٹی طولیہ ایک جنگی رتھ میں بیٹھ کر وہاں آئی اس نے باپ کی لاش کو نظر انداز کر دیا اور سیڑھیاں چڑھتی ہوئی سینٹ ہال میں داخل ہوئی جہاں پر سارے سینٹ کے ممبران کی موجودگی میں لیوکس کی تاج پوشی کی گئی اور خوشیاں منائی گئیں اس طرح سرویوس کو ختم کرنے کے بعد اس کا داماد لیوکس اور اس کی بیوی طولیہ روم پر حکومت کرنے لگے تھے۔

OO

آشوریوں کا عظیم الشان بادشاہ شلما نصر اپنے جرار لشکر کے ساتھ بڑی برق رفتاری سے پیش قدمی کرتا ہوا دریائے دجلہ اور فرات کے دوآبہ میں اس جگہ آیا جہاں اسکے دشمنوں کا متحدہ لشکر پڑاؤ کئے ہوئے تھا اس متحدہ لشکر کی مجموعی تعداد شلما نصر کے لشکر سے کہیں زیادہ تھی اس لئے کہ اس لشکر میں دمشق کے بادشاہ ابن ہدد حتیوں کے بادشاہ' حمص کے بادشاہ اور بنی اسرائیل کے دونوں حکمرانوں کے علاوہ اور بہت سے چھوٹے چھوٹے حکمران اور سردار بھی شامل ہو گئے تھے بہرحال شلما نصر دریائے دجلہ اور فرات کے دوآبہ میں اپنے لشکر کو لے کر دشمنوں کے سامنے خیمہ زن ہوا ایک رات اس نے اپنے لشکر کو آرام کرنے کا حکم دیا دوسرے دن وہ وقت ضائع کئے بغیر دشمنوں کے خلاف صف آراء ہوا دریائے فرات اور دریائے دجلہ کے دوآبہ میں ہولناک جنگ ہوئی جس کے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

نتیجے میں شلما نصر نے اپنے متحدہ دشمنوں کو بدترین شکست دی اس جنگ میں شلما نصر کے ساتھ یوناف حتیوں کی بیٹی اور "یوناف کی بیوی ریمل" اور بیوسا نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔

شکست اٹھانے کے بعد جب متحدہ دشمن بھاگ کھڑا ہوا تو شلما نصر نے دو آبہ کے بیچوں بیچ دشمنوں کا تعاقب کیا دور دور تک وہ ان کے پیچھے اپنے سواروں کو بھگاتا ہوا انہیں مارتا اور کاٹتا ہوا چلا گیا یوں آشوریوں کے مقابلے میں حیتوں کے بادشاہ بنی اسرائیل کی دونوں حکومتوں دمشق اور حمص کی بادشاہوں کے علاوہ دیگر چھوٹے حکمرانوں کو بھی بدترین شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا پھر وہ اپنے اپنے بچے کچھے لشکر کو لے کر اپنے اپنے علاقوں کی طرف بھاگ گئے تھے جبکہ شلما نصر نے دور تک دشمنوں کا تعاقب کرنے کے بعد پھر اپنے لشکر کے ساتھ واپسی اختیار کی اور اس جگہ اس نے چند دنوں تک پڑاؤ کر لیا تھا جہاں پر اس کی دشمنوں کے ساتھ جنگ ہوئی تھی۔

○○

عارب اور بنیطہ نے ابھی تک سامریہ شہر کی ایک سرائے ہی میں قیام کر رکھا تھا ایک روز وہ دونوں میاں بیوی اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ عزازیل ان کے پاس آیا وہ دونوں اس کا احترام کرتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے وہ دونوں اس موقع پر عزازیل سے کچھ کہنا چاہتے تھے پر کچھ کہہ نہ سکے اس لئے کہ انہوں نے اندازہ لگایا عزازیل اس روز خلاف معمول بڑا سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا پھر عزازیل نے ہی بولنے میں پہل کی اور عارب اور بنیطہ کو وہ مخاطب کر کے کہنے لگا سنو میرے ساتھیو! تم دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ اور میرے ساتھ آؤ عزازیل کے حکم کا اتباع کرتے ہوئے عارب اور بنیطہ فوراً اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور عزازیل کے ساتھ ہو لیے تھے۔

عزازیل کی راہنمائی میں عارب اور بنیطہ سامریہ سے باہر کوہستانی سلسلے میں ایک غار کے سامنے نمودار ہوئے اور دونوں چپ چاپ عزازیل کے سامنے کھڑے ہو گئے آج وہ دونوں عزازیل کی بدلی ہوئی حالت دیکھ کر خوفزدہ دکھائی دے رہے تھے غار کے منہ کے سامنے عزازیل کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے عارب اور بنیطہ نے اندازہ لگایا کہ اس موقع پر وہ عزازیل جو ان سے خوشگوار لہجے میں بات کرتا تھا یکسر بدل کر رہ گیا تھا اس کی آنکھوں کے اندر اس لمحہ ریت کے طوفان' خارزاروں کے بگولے اور الم پسندی کے جھونکے چلنے لگے تھے عزازیل ان دونوں کو اس وقت ان گدھوں کی خونی چونچ کی طرح دکھائی دے رہا تھا جو موت کے پچھاڑے جسموں پر منڈلاتے ہیں اپنی چڑھی ہوئی تیوریوں اور اینٹھی ہوئی گردن کے ساتھ عزازیل اس غار کے سامنے انہیں جہنم سے بھی زیادہ وحشت ناک دکھائی دے رہا تھا۔

اس کے بعد عزازیل کی حالت مزید تیزی سے بدلنے لگی وہ بکھرے تند دھاروں' تشدد اور تباہ کاریوں' وقت کے بدترین جبر اور ان دیکھی تخریب اور قطع و برید میں تبدیل ہونے لگا تھا اس کی یہ حالت دیکھتے ہوئے عارب اور بنیطہ کی روحیں تک مضطرب و بے قرار ہو گئی تھیں اور انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اس غار کے سامنے آج عزازیل ان کی پستی و بلندی کو برابر کر کے رکھ دے گا عارب اور بنیطہ ابھی عزازیل کی اس نئی اور بدلتی ہوئی صورتحال کا جائزہ ہی لے رہے تھے کہ عزازیل کی کڑکتی ہوئی آواز ان دونوں کی سماعت سے ٹکرائی۔

تم دونوں میاں بیوی اس غار میں داخل ہو جاؤ جو تمہاری پیٹھ پیچھے دکھائی دے رہی تھی عزازیل کا یہ حکم پا کر ایک بار بڑے غور سے دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا وہ عزازیل کے اس حکم پر چونک سے پڑے تھے اتنے میں عزازیل کی آواز انہیں پھر سنائی دی وہ پہلے کی نسبت زیادہ کڑکتی ہوئی آواز میں ان دونوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا میں نے تم سے یہ کہا ہے کہ تم دونوں میاں بیوی اپنی پشت پر کوہسانی غار میں داخل ہو جاؤ عزازیل کا لب و لہجہ ایسا بھیانک اور خبردار تھا کہ عارب اور بنیطہ چپ چاپ اس غار میں داخل ہو گئے اور تھوڑا سا آگے جا کر وہ دونوں عزازیل کے حکم پر پہلو بہ پہلو لیٹ گئے انکے پیچھے پیچھے عزازیل بھی آگے بڑھا اور غار کے منہ کے قریب وہ رک گیا۔

عزازیل نے جب دیکھا کہ عارب اور بنیطہ دونوں میاں بیوی اس کے حکم کے مطابق غار کے اندر لیٹ گئے ہیں تو اس نے اپنے کام کی ابتدا کی اس نے اپنا منہ کھولا اور پورے زور سے اس نے غار کے اندر اپنی سانسیں پھینکنا شروع کی تھیں دیکھتے ہی دیکھتے غار کے اندر ایک ایسا سماں برپا ہوا کہ عزازیل کی سانسوں کے باعث غار کے اندر تیزی کے ساتھ آگ بھرنا شروع ہو گئی تھی اور بڑی تیزی کے ساتھ اس آگ نے غار کی بلندی اور پستی کو ڈھانپنا شروع کر دیا تھا ایسا لگتا تھا کہ عزازیل کی ہر سانس شعلوں کی زبان بن کر رہ گئی ہو اور بڑی تیزی کے ساتھ اس کے منہ سے نکلتی ہوئی آگ اس غار کی کوکھ بھرنے لگی تھی۔

اس تیزی سے پھیلتی ہوئی آگ کے باعث عارب اور بنیطہ پچھلی رات میں بلند ہوتی چیخوں' طوفانوں کے شور اور بڑی ہیجان انگیزی میں عزازیل کو مدد کے لئے پکارنے لگے تھے وہ بار بار چیخ چلا رہے تھے پر عزازیل پر ان کی چیخوں کا کوئی اثر نہ ہو رہا تھا عزازیل اس موقع پر بے انت بھنوروں کے رقص جیسی بے حسی اور لاپرواہی سے اپنے کام میں مصروف رہا اس موقع پر اس پر کمال حیوانی کیفیت طاری تھی وہ وقت کی گردش میں پرسکون سمندر' سوگ کے عصا اور فطرت کے کسی باغی کی طرح کھڑا تھا اور سانسیں پھونک کر اس غار میں آگ میں لمحہ بہ لمحہ اضافہ کرتا جا رہا تھا جبکہ دوسری طرف عارب اور بنیطہ اسی طرح چیخ چلا کر اسے مدد کے لئے پکار رہے تھے پر عزازیل ان کی اس چیخ و پکار سے بے خبر آگ کا اضافہ کرتا رہا پھر اس غار کے اندر عزازیل نے اپنی سانس پھونکنی بند کر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دی وہ خود بھی تیزی سے آگے بڑھا اور غار کے اندر پھیلی ہوئی اس آگ میں داخل ہو گیا تھا۔

سامریہ شہر سے باہر کوہستانی سلسلے کی اس غار میں عزازیل تھوڑی دیر تک آگ کے اندر کسی انجانے کام میں مصروف رہا پھر آہستہ آہستہ وہ آگ جو اس نے غار کے اندر بھر دی تھی وہ چھٹنا شروع ہو گئی یہاں تک کہ وہ غار اس آگ سے خالی ہو کر اپنی پہلی حالت میں آگئی تھی عارب اور بنیطہ اسی طرح پہلو بہ پہلو اس غار کے اندر لیٹے ہوئے تھے اور آگ کے غائب ہو جانے کے بعد اب انہوں نے دیکھا کہ عزازیل ان کے سامنے کھڑا اپنی بدلی ہوئی کیفیت کے ساتھ مسکراتے ہوئے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ عارب اور بنیطہ نے جب دیکھا کہ عزازیل کے چہرے سے وہ خونخواری غائب ہو چکی ہے جو تھوڑی دیر پہلے تک اس کے چہرے پر جو خشمناک فطرت پھیلی ہوئی تھی اور اس کی آنکھوں کے اندر جو خونی چمک تھی وہ نہیں رہی تب عارب نے اسے مخاطب کرنے کی جرات کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اے میرے آقا یہ کیا معاملہ تھا آپ نے ہم دونوں میاں بیوی کو اس غار میں لٹا کر اس کے اندر یہ کیسی اور کس قسم کی آگ بھر دی تھی جس سے ہم دونوں کو انتہا درجے کی اذیت اٹھانا پڑی ہماری حالت آگ سے بھری ہوئی اس غار کے اندر ایسی ہو گئی تھی جیسے ویران گھونسلوں کی ہو جاتی ہے اور ہم یہ محسوس کر رہے تھے جیسے ہماری ہستیاں اور ہماری روحیں دونوں ہی جل کر رہ جائیں گے اور اے آقا اس آگ نے ہمیں اذیت دی لیکن اس نے ہمیں جلا کر خاکستر نہیں کیا اے آقا یہ کیسی آگ تھی جو آپ نے اس غار میں بھر دی تھی۔ عارب کے ان سوالات پر عزازیل مسکراتے ہوئے کہنے لگا سنو میرے رفیقو! یہ ایک ساحرانہ رسم تھی جو میں نے تم دونوں کے لئے ادا کی ہے اب تم دیکھتے ہو کہ اس کے اندر حیرت کدہ کا عالم نہیں رہا غار کا یہ اندرونی حصہ پہلے کی طرح پر سکون ہے تم کسی طرح کی اذیت بھی محسوس نہیں کر رہے۔ اس پر بنیطہ نے بیچ میں بولتے ہوئے پوچھا اے آقا یہ کیسی ساحرانہ رسم تھی اور اس کا ہمیں کیا فائدہ ہو گا اس پر عزازیل پھر مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

اس ساحرانہ رسم کے بعد میں نے تم دونوں کی خوشگوار بہار سے وحشت کی پت جھڑ میں تبدیل کر دیا ہے سنو دوسرے الفاظ میں تم یہ کہہ سکتے ہو کہ میں نے تمہیں معمولی دھات سے کندن بنا کر رکھ دیا ہے اور تمہارے پاس پہلے کی نسبت زیادہ سری قوتیں ہو گئی ہیں جنہیں تم استعمال کر کے کسی نہ کسی موقع پر یوناف اور بیوسا پر عبور اور کامیابی حاصل کر سکو گے۔ اب تم دونوں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہو اور جو کچھ تمہیں اس ساحرانہ رسم سے حاصل ہوا ہے میں اس غار کے اندر تمہیں اس کا تجربہ بھی کراتا ہوں۔ عزازیل کا یہ حکم پا کر عارب اور بنیطہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے جبکہ عزازیل اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا۔

سنو میرے دونوں رفیقو اس ساحرانہ رسم کے بعد جس چیز یا جس شخص کو بھی تم ختم کرنے کا ارادہ کرو گے اپنے ذہن میں وہ ارادہ رکھ کر تم اس پر اپنی نگاہیں ڈال دینا تم دیکھو گے کہ ایسا کرتے ہی تمہاری آنکھیں پہلے وقت کے کالے سانپوں کی طرح ہو جائیں گی اس کے بعد فوراً ہی تمہاری آنکھیں افق کی لالی کی طرح چمکنے لگیں گی اور ان سے ایسی شعاعیں نمودار ہوں گی کہ وہ شعاعیں اس چیز کو یا اس شخص کو جس پر بھی تم نے اپنی نگاہیں گاڑھ رکھی ہوں گی پاش پاش کر کے رکھ دیں گی۔ عزازیل کے اس انکشاف پر اور ایک نئی قوت عطا ہونے پر بنیطہ اور عارب بے حد خوش دکھائی دینے لگے تھے عزازیل نے مزید کہتے ہوئے کہا تم دونوں میرے ساتھ آؤ عارب اور بنیطہ دونوں اس کے ساتھ ہو لئے عزازیل انہیں لیکر غار سے باہر نکلا اور ایک بہت بڑی چٹان کے پاس آکھڑا ہوا پھر عزازیل نے عارب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

سنو عارب تم اپنی نگاہیں اس چٹان پر گاڑو اور دل میں یہ احساس لاؤ کہ تم اس چٹان کو پاش پاش کرنا چاہتے ہو پھر دیکھو نیا انقلاب نمودار ہوتا ہے سنو بنیطہ تم اس کی بدلتی ہوئی آنکھوں کو غور سے دیکھنا کیونکہ ایسا ہی انقلاب تمہاری آنکھوں میں بھی نمودار ہو گا۔

عزازیل کے کہنے پر عارب نے اپنی نگاہیں اس چٹان پر گاڑ دیں جلد ہی اس کی آنکھوں کے اندر سفیدی بالکل جاتی رہی اور اس کی آنکھیں بالکل تاریک اور سیاہ ہو کر رہ گئیں اس کے بعد اس کی آنکھوں کے اندر لالی جھانکنے لگی یہاں تک کے خوب پھیلی شفق کی طرح اس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں پھر اسکی آنکھوں کے اندر سے ایسی شعاعیں نکلیں جنہوں نے اس چٹان کو ریزہ ریزہ اور پاش پاش کر دیا اس موقع پر عزازیل نے پھر بولتے ہوئے کہا اے عارب تم اب اپنے ذہن میں اس عمل کو ختم کرنے کا ارادہ کرو جوں ہی عارب نے ایسا کیا اس کی آنکھیں اپنے معمول پر آگئی تھیں۔

اس کے بعد عزازیل نے ایسا ہی تجربہ بنیطہ سے بھی کروایا اور وہ بھی عارب کی طرح کامیاب رہا ایک نئی قوت ملنے پر عارب اور بنیطہ بے حد پر سکون دکھائی دے رہے تھے ان تجربات کے بعد عزازیل نے ان دونوں کو مخاطب کر کے کہا سنو عارب اور بنیطہ اب ہم تینوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لا کر سامریہ کی طرف جائیں گے وہاں جو تمہاری ضروریات کی چیزیں ہیں وہ تم سنبھالنا اور تم دریائے دجلہ اور دریائے فرات کے دوآبے کی طرف کوچ کر جانا وہاں آشوریوں کے بادشاہ شلما نصر کے لشکر قیام کئے ہوئے ہے شلما نصر نے اپنے متحدہ دشمن کو شکست دینے کے بعد وہاں قیام کر رکھا ہے یوناف اور بیوسا بھی اس لشکر میں شامل ہیں اور وہاں یوناف نے جبتوں کی شہزادی زیمل کے ساتھ شادی کر رکھی ہے تم دونوں اس نئی اور انوکھی طاقت کو لے کر یوناف اور بیوسا پر وارد ہونا اور انہیں ایک نئی اذیت میں ڈالنے کی کوشش کرنا یوناف اور بیوسا کا تم دونوں خاتمہ تو نہیں کر سکتے

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پر اس نئی طاقت کو استعمال کر کے تم ان دونوں پر غلبہ حاصل کر سکتے ہو تم دونوں کو ان کی سری قوتوں پر غلبہ اور فوقیت بھی حاصل ہو سکتی ہے اس کے بعد عزازیل عارب اور بنیطہ کے ساتھ حرکت میں آیا اور وہ سامریہ کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

○○

آشوریوں کا بادشاہ شلما نصر دریائے دجلہ اور دریائے فرات کے دو آبہ میں اس جگہ اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کئے ہوئے تھا جہاں اس نے اپنے متحدہ دشمنوں کے ساتھ جنگ کی تھی ایک روز حتیوں کی شہزادی اور یوناف کی بیوی ریمل یوناف کے خیمے میں محو استراحت تھی جبکہ یوناف اور بیوسا رات کے اس وقت شلما نصر کے لشکر میں گھومتے ہوئے اس جگہ آرکے جہاں لشکر کے اندر پہرہ دینے والے آشوری سپاہیوں نے آگ کا ایک بہت بڑا آلاؤ روشن کر رکھا تھا اس وقت سردی اپنے عروج پر تھی اور رات آدھی سے کچھ کم گزر چکی تھی رات کے اس سناٹے کا تھا اور آگ کے الاؤ کے پاس پہرہ دینے والے لشکری اپنے ایک داستان گو سے پرانی کہانیاں اور قصے سن کر وقت گزار رہے تھے۔

یوناف اور بیوسا جب اس جگہ آئے جہاں لوگ داستان گو کے اردگرد بیٹھے بڑے انہاک سے اس سے داستان سن رہے تھے تو یوناف اور بیوسا نے دیکھا وہ داستان گو وہی تھا جس سے ان کی ملاقات اس وقت ہوئی تھی جب وہ پہلی بار نینوا شہر میں داخل ہوئے تھے اور اس داستان گو سے انہوں نے نینوا شہر کے شرقی دروازے پر نصب بتوں کے متعلق معلومات فراہم کی تھیں۔ یوناف اور بیوسا بھی داستان گو کے اردگرد بیٹھے لشکریوں میں بیٹھ کر اس داستان گو سے قصے اور کہانیاں سننے لگے تھے جنہیں وہ مزے مزے سے اور پہلو بدل بدل کر اور کبھی کبھی اپنے ہاتھ کو آگ پر پھیلا کر سناتا جا رہا تھا۔

وہ داستان گو جب خاموش ہوا تو یوناف نے اس کو مخاطب کر کے اے مہربان داستان گو تم مجھے اچھی طرح پہچانتے ہو کچھ عرصہ قبل میری تمہارے ساتھ اس وقت ملاقات ہوئی تھی جب میں نینوا شہر میں داخل ہوا تھا اور اب تم جانتے ہو میں حتیوں کی شہزادی ریمل سے شادی کرنے کے بعد میں تمہارے بادشاہ شلما نصر کے لشکر میں باقاعدہ طور پر شامل ہو چکا ہوں اس پر داستان گو بڑی انکساری سے کہنے لگا اے یوناف میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں اور مجھے اس بات پر بھی فخر ہے کہ تم نے اس جنگ میں بہترین انداز میں حصہ لے کر اپنے آپ کو ہمارے بادشاہ شلما نصر کی ہمدردی کا مرکز بنا لیا ہے۔ یوناف پھر کہنے لگا۔

اے میرے مہربان داستان گو میں آشوریوں کے ایک قدیم بادشاہ تلگلت پلا سر کے حالات تو

جانتا ہوں اس کے بعد آشوریوں کے کیا حالات ہیں ان سے بے خبر ہوں یوناف نے اس داستان گو اور آشوریوں کے ان محافظوں سے یہ بات پوشیدہ رکھی کہ تلگلت پلا سر کے دور میں بھی وہ ایسا ہی جوان اور طاقت ور تھا اور یہ کہ اس نے تلگلت پلا سر کی بیٹی سے شادی کی تھی اس پر اس داستان گو نے حیرت سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تم ہمارے قدیم بادشاہ تلگلت پلا سر اول کے بارے میں کیسے جانتے ہو اس پر یوناف نے جھٹ بات بناتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اے مہربان داستان گو اس سے پہلے میں بابل میں تھا بابل میں تم جیسا ایک داستان گو تھا اس سے میں نے جب آشوریوں سے متعلق تفصیلات جاننا چاہیں تو اس نے مجھے صرف تلگلت پلا سر اول تک ہی تفصیلات بتائی تھیں تلگلت پلا سر اول کے بعد آشوریوں نے کیا کیا ان سے متعلق وہ بے خبر تھا لہٰذا اب یہ میں تم سے جاننا پسند کروں گا کہ تلگلت پلا سر اول کی حکومت کے بعد آشوریوں پر کیا بیتی۔ یوناف کا یہ جواب سن کر داستان گو تھوڑی دیر تک خاموش رہا پھر اس نے کہنا شروع کیا۔

سنو یوناف آشوریوں کے عظیم بادشاہ تلگلت پلا سر اول کی موت کے بعد آشوری کمزوری کا شکار ہو گئے اور ان کے اندر کوئی مضبوط حکومت نہ قائم ہو سکی اسی دوران عرب کے صحراؤں کی طرف سے ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا یہ طوفان آموری قوم کی صورت میں تھا یہ آموری جو صحرا نشین ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی قسم کے خونخوار اور لڑاکا لوگ تھے شمال کی طرف بڑھے' بابل اور دمشق کو روندتے ہوئے وہ پھیلتے چلے گئے اور آشوریوں کی سلطنت کو انہوں نے محدود کر کے رکھ دیا جہاں تلگلت پلا سر نے آشوریوں کی سلطنت وسیع کی تھی اور اس نے فلسطین اور لبنان کے علاقے فتح کرتے ہوئے مصر تک خراج وصول کیا تھا وہاں پر ان آموریوں کے باعث آشوری بالکل اپنی سلطنت کے اندر محدود ہو گئے تھے پھر ان آموریوں نے دمشق کو اپنا دارالحکومت بنا کر ان علاقوں میں اپنی حکومت قائم کر لی۔

ایک عرصہ تک آشوری ایسے ہی منجمد اور بے جان سی حالت میں پڑے رہے یہاں تک کہ آشوریوں میں شلما نصر اول بادشاہ کی حیثیت سے حکمران بنا یہ شلما نصر اول بڑا مدبر بڑا دانشمند تھا اس نے آشوریوں کی بکھری ہوئی قوت کو جمع کیا اور تلگلت پلا سر اول کے نقش قدم پر چلتے ہوئے' نے اپنی عسکری قوت میں اضافہ کیا اور آشوریوں کے گردونواح میں کچھ علاقوں کو پھر فتح کر کے آشوریوں کا تسلط ان پر قائم کر دیا اس شلما نصر اول کے بعد آشور ثانی پال آشوریوں کا حکمران بنا اس نے ایک طویل عرصہ تک آشوریوں پر حکمرانی کی۔

یہ آشور ثانی پال انتہا درجے کا جرات مند دلیر اور اپنی قوم سے ہمدردی رکھنے والا بادشاہ تھا اس نے تلگلت پلا سر کے وقت کی آشوریوں کی عظمت کو بحال کرنے کا عزم کیا اپنے جرار لشکر کے ساتھ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

یہ نکلا شمال میں اس نے طاروس تک سارے علاقوں کو روند ڈالا اور ان سے خراج وصول کیا مشرق میں لبنان کے بیچوں بیچ ہوتا ہوا یہ صور' صیدا جبال تک کے علاقوں کو فتح کرتا ہوا اور ان سے خراج وصول کرتا ہوا بحیرہ روم کے کنارے کنارے جنوب کی طرف بڑھ گیا تھا۔

اس نے جنوب کی طرف بھی دریائے دجلہ اور فرات کے کنارے کنارے یلغار کی عیلامیوں کی سرزمین کو اس نے روندا اور کوہستان زاگروس تک اس نے خوب فتوحات حاصل کیں اور کے وقت کے جو اس زمانے کے بت کوہستانی سلسلوں کے اندر موجود تھے انہیں گرا کر وہاں اس نے اپنے دیوتا بعل دیوتا کے بت نصب کروا دیئے تھے اس نے ایک نیا شہر بھی آباد کیا جس کا نام اس نے رکھا اور نینوا شہر کے بعد یہ شہر آشوری سلطنت کا مرکزی اور خوبصورت شہر قرار دیا گیا تھا۔

اس آشور نانی پال کے بعد اب ہمارا موجودہ بادشاہ شلما نصر دوئم آشوریوں کا بادشاہ بنا ہے اور اے یوناف! تم دیکھتے ہو کہ ہمارے اس موجودہ بادشاہ کے دور میں آشوریوں کو کیسی بہترین عظمت عزت اور وقار حاصل ہوا ہے اور یہ جو موجودہ جنگ ہوئی ہے اس میں تم نے حتیوں' اسرائیلیوں اور دوسرے بادشاہوں کے لشکر کو بدترین شکست دے کر اپنے ہمسائیوں پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان سرزمینوں کے اندر آشوری سب سے بڑی طاقت ہیں اور اب ان سے ٹکرانا کسی بھی حکومت کے بس کا روگ نہیں ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ داستان گو خاموش ہو گیا تھا یوناف اس داستان گو کی گفتگو کے جواب میں کچھ کہنا چاہتا تھا کہ اسی لمحہ ابلیکا نے بڑی تیزی سے یوناف کی گردن پر لمس دیا اور ساتھ ہی اس کی فکر مندی سی آواز اسے سنائی دی ابلیکا کہہ رہی تھی۔ یوناف! یہاں سے فوراً اٹھ کھڑے ہو تمہارے اور بیوسا کے لئے نئے اور ہولناک خطرات اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور آگ کے اس آلاؤ سے ہٹ کر دونوں تاریکی میں جاؤ اور وہاں تم دونوں فوراً اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ اور فوراً اس لشکر سے دائیں طرف دریائے فرات کے دوسرے کنارے کسی ویرانے میں نمودار ہو اس کے بعد وہاں میں تم سے تفصیل کے ساتھ گفتگو کروں گی کہ تمہیں کیسے اور کس طرح کے خطرات کا سامنا ہے ابلیکا کی یہ گفتگو سن کر یوناف نے اپنے پہلو میں بیٹھی ہوئی بیوسا کو آنکھ کے اشارے سے اٹھنے کے لئے کہا اور یہ اشارہ پا کر بیوسا فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی یوناف بھی کھڑا ہو گیا تھا اور دونوں پہلو بہ پہلو چلتے ہوئے وہاں سے چلے گئے تھے آگ کے اس الاؤ سے تھوڑی دور جا کر یوناف رک گیا اور بیوسا کو مخاطب کر کے وہ کہنے لگا سنو بیوسا وہاں آگ کے آلاؤ کے پاس بیٹھے بیٹھے ابلیکا نے میری گردن پر لمس دیا تھا اور کسی آنے والے خطرے سے آگاہ کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ اس خطرے کی حقیقت وہ ہم دونوں کو دریائے فرات کے کنارے کے ویرانے میں بتائے گی لہٰذا آؤ ابلیکا

کے کہنے پر اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائیں اور لشکر گاہ سے دور دریائے فرات کے کنارے ویرانے میں نمودار ہوں تاکہ ابلیکا سے یہ جان سکیں کہ وہ ہم سے کیا کہنا چاہتی ہے اور ہمیں کن خطرات سے آگاہ کرنا چاہتی ہے بیوسا نے یوناف کی ہاں میں ہاں ملائی اس کے بعد وہ دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور فوراً ہی وہ دریائے فرات کے کنارے ویرانوں میں نمودار ہو گئے تھے۔

جب یوناف اور بیوسا دریائے فرات کے کنارے ویرانوں میں نمودار ہوئے تو ابلیکا نے اپنا لمس یوناف کی گردن پر دیا اور کسی قدر فکرمندی کی آواز میں کہنے لگی سنو یوناف میں تمہیں بلند آواز سے اس لئے مخاطب کر رہی ہوں کہ میری اس آواز اس گفتگو کو بیوسا بھی سن اور سمجھ لے۔ سنو عزازیل نے عارب اور بنیطہ کو سامریہ شہر سے کوہستانی سلسلے میں لے جا کر ایک نئی قوت اور طاقت عطا کی ہے اب ان کی آنکھوں کے اندر ایک مافوق الفطرت طاقت آ گئی ہے اور وہ جس کام کے کرنے کا ارادہ بھی کریں یا اپنی نگاہیں جس چیز پر جما دیں تو ان کی آنکھوں کے اندر ایک طوفان اٹھ کھڑا ہو گا ان کی آنکھیں پہلے سیاہی کی مانند کالی ہو جائیں گی اس کے بعد وہ سرخ ہو جائیں گی اسکے بعد ان کی آنکھوں سے ایسی چمک نمودار ہو گی کہ جس کسی چیز کو بھی وہ پاش پاش کرنا چاہیں گے یا کسی کو بھی ہلاک کرنا چاہیں تو ان کی آنکھوں سے نکلنے والی وہ چمک لمحوں کے اندر اس شے کو ریزہ ریزہ کر کے رکھ دیں گی۔ ابلیکا کی یہ گفتگو سن کر یوناف نے کسی قدر تیزی اور فکرمندی سی آواز میں ابلیکا کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا سنو ابلیکا اس کے جواب میں ہمیں کیا کرنا چاہئے اور کس قسم کا حربہ استعمال کرنا چاہئے اس پر ابلیکا نے جواب میں ہلکا سا قہقہہ لگایا پھر وہ بڑی دلپسند آواز میں کہنے لگی۔

سنو یوناف میں نے تم دونوں کو اس ویرانے میں اس لئے بلایا ہے میں بھی تمہیں وہی قوت دینے والی ہوں جو عزازیل نے عارب اور بنیطہ کو دی ہے عزازیل تو ان کو ایک کوہستانی سلسلے کے غار میں لے گیا تھا اور ان پر آگ طاری کر کے اس نے انہیں یہ قوت دی تھی لیکن عزازیل کے مقابلے میں تم دونوں کو میں آسان انداز میں یہ قوت دوں گی جسے حاصل کر کے سری قوتوں کے سلسلے میں تم عارب اور بنیطہ سے پیچھے نہ رہو گے اب تم دونوں دریائے فرات کے کنارے لیٹ جاؤ پھر تم دونوں دیکھو کہ میں تمہیں یہ قوت کیسے دیتی ہوں ابلیکا کے کہنے پر یوناف اور بیوسا دریائے فرات کے کنارے پہلو بہ پہلو لیٹ گئے پھر ابلیکا شاید حرکت میں آئی تھی کیونکہ ان کے لیٹنے کے ساتھ ہی ان پر غشی اور بے ہوشی طاری ہو گئی تھی تھوڑی دیر تک وہ اسی حالت میں پڑے رہے چند ساعتوں بعد وہ اپنے حواس میں آئے اور اٹھ کر بیٹھ گئے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس صورتحال کے بعد ابلیکا نے پھر کسی قدر بلند آواز میں ان دونوں کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا سنو یوناف اور بیوسا اب تم دونوں اس قوت کے مالک ہو جو قوت عزازیل نے عارب اور بنیبط کو دی ہے اگر تم اس قوت کا تجربہ کرنا چاہتے ہو تو دونوں اپنی نگاہیں دریائے فرات کے بہتے پانی پر گاڑھ دو اور اپنے ذہن میں یہ بات لاؤ کہ تم دونوں پانی کے اندر آگ لگا دینا چاہتے ہو پھر دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے ابلیکا کے کہنے پر یوناف اور بیوسا نے فوراً اپنے دل میں یہ ارادہ کیا انہوں نے اپنی نگاہیں دریائے فرات کے پانی پر گاڑھ دیں پلک جھپکنے کے اندر ان دونوں کی آنکھیں سیاہ پھر سرخ ہو گئیں ان کے اندر سے ایک ہولناک روشنی نکل کھڑی ہوئی اور دریائے فرات کے سامنے والے حصے میں آگ لگ گئی تھی یہ صورتحال دیکھتے ہوئے وہ دونوں بے حد خوش ہوئے۔ ابلیکا کی آواز پھر ان کی سماعت سے ٹکرائی اب تم دونوں اپنے ذہن میں یہ خیال لاؤ کہ صورتحال کو ختم ہو جانا چاہئے۔ یوناف اور بیوسا جب یہ خیال اپنے ذہن میں لائے تو دریائے فرات میں لگی ہوئی آگ ختم ہو گئی تھی ان دونوں کی آنکھیں بھی اپنی اصلی حالت میں آ گئی تھیں اس کے ساتھ ہی یوناف اور بیوسا اپنی جگہوں سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے ابلیکا نے ان دونوں کو مخاطب کر کے پھر کہنا شروع کیا۔

سنو یوناف اور بیوسا تم واپس اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے آشوریوں کے بادشاہ شلما نصر کی خیمہ گاہ کی طرف جاؤ تھوڑی دیر تک عارب اور بنیبط تم پر ضرب لگانے کے لئے تمہارے خیمے کا رخ کریں گے لہٰذا تم فوراً اپنے خیمے کا رخ کرو اور دونوں خیمے کے پاس کھڑے ہو کر پہرہ دو اس لئے کہ عارب اور بنیبط تمہارے خیمے کی مختلف سمتوں سے اندر داخل ہوں گے اور عزازیل نے جو انہیں نئی قوت دی ہے اسے تمہارے خلاف استعمال کرتے ہوئے تمہیں گزند پہنچانے کی کوشش کریں گے تمہارے خیمے میں اس وقت جنوں کی شہزادی ر۔مل گہری نیند سوئی ہوئی ہے لہٰذا تم اپنے خیمے کے دونوں طرف کھڑے ہو کر پہرہ دو اور جب عارب اور بنیبط تمہارے خیمے میں داخل ہونے کی کوشش کریں تو تم ان سے پہلے ہی اپنی اس نئی قوت کو استعمال کرتے ہوئے ان دونوں کو وہاں سے بھاگ جانے پر مجبور کر دو اب تم اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ اور شلما نصر کے پڑاؤ کی طرف کوچ کر جاؤ ابلیکا کے کہنے پر یوناف اور بیوسا فوراً اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور دریائے فرات کے اس کنارے سے شلما نصر کے پڑاؤ کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

جب وہ دونوں اپنے خیمے میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ خیمے کے اندر ر۔مل گہری نیند سوئی ہوئی تھی خوشبو کی طرح پھیلتی رات بہتی چلی جا رہی تھی۔ حوس کی شعاعیں سوچوں کا بوجھ اور نیندیں رات سے الجھ گئی تھیں چاروں طرف خاموشی بکھری ہوئی تھی جیسے ہر شے کی زبان پتھر کی ہو گئی ہو آسمان کی ویران گزرگاہوں پر بھی کالے سایوں کا راج تھا۔ ستارے تاریک ساگر میں ڈوبے ہوئے تھے رات کے وقت آسمان پر تیرتے بادلوں کے بے عکس سے ہیولے ریت پر لکھی تحریروں کی طرح بنتے اور بگڑتے جا رہے تھے پرانی صداؤں کے کھنڈر میں سوچوں کے پت جھڑ اور وحشی جذبے جاگ اٹھے تھے اور وقت کے فاصلوں میں نفرتوں کی اداس رتیں اور درد کے قلزم رقص کرنے لگے تھے اپنے خیمے میں آ کر یوناف نے مدھم اور دھیمی آواز میں بیوسا کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

سنو بیوسا! یہ عزازیل عارب اور بنیبط کے ساتھ مل کر اپنے آپ کو ہمارے پاؤں کی زنجیر بنانا چاہتا ہے سنو میری رفیقہ غلامی زیست کی بدترین دھند ہے اور اس کے مقابلے میں آزادی زندگی کا بہترین جوہر ہے ہم اس عزازیل عارب اور بنیبط کے سامنے ہار نہیں مانیں گے اور نہ ہی ان کے سامنے مدافعانہ رویہ اختیار کریں گے بلکہ انکے پتھر کا جواب اینٹ سے دیں گے اور ایسا دیں گے کہ یہ اس جواب کو اپنے مستقبل تک یاد رکھیں گے آؤ اس خیمے کے دونوں دروازوں پر ہم کھڑے ہو جائیں اور جوں ہی عارب اور بنیبط اس طرف آئیں ہم انہیں اپنی اس نئی قوت کا سامنا کرتے ہوئے یہاں سے بھگا دیں۔ بیوسا نے یوناف کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر وہ دونوں خیمے کے دونوں دروازوں پر کھڑے ہو کر پہرہ دینے لگے۔

تھوڑی دیر بعد ابلیکا نے پھر یوناف کی گردن پر لمس دیا اور کہنے لگی سنو یوناف جلدی کرو یہاں سے ہٹ جاؤ عارب اور بنیبط اس خیمے کی طرف دو مختلف راستوں سے نہیں آ رہے بلکہ وہ خیمے کے اس راستے کی طرف سے آ رہے ہیں جہاں اس وقت بیوسا کھڑی ہوئی ہے لہٰذا تم فوراً یہاں سے ہٹ جاؤ اور بیوسا کے ساتھ جا کر کھڑے ہو جاؤ اور دونوں مل کر عارب اور بنیبط کو یہاں سے بھاگ جانے پر مجبور کر دو۔ یوناف نے فوراً خیمے کر پردہ کھینچ کر وہ راستہ بند کر دیا اور تیزی سے چلتا ہوا بیوسا کے پاس آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا بیوسا ابلیکا نے ابھی ابھی مجھے اطلاع دی ہے کہ عارب اور بنیبط دونوں ہمارے خیمے کے اس دروازے کی طرف آنے والے ہیں اب تم کھڑی ہو جاؤ تاکہ ہم دونوں مل کر ان پر اپنی قوت آزمائیں اور انہیں بھاگ جانے پر مجبور کر دیں بیوسا فوراً اٹھ کھڑی ہوئی یوناف بھی بیوسا کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تھا اور عارب اور بنیبط کے وہاں نمودار ہونے کا وہ بے چینی سے انتظار کرنے لگے تھے۔

تھوڑی دیر بعد خیمے کے اس دروازے سے قریب ہی عارب اور بنیبط نمودار ہوئے اس موقع پر یوناف اور بیوسا فوراً ایک دوسرے کو اشارہ کرتے ہوئے خیمے کے پردوں کے پیچھے ہو گئے تھے پھر اسی وقت وہ اپنی نئی قوتوں کو حرکت میں لا چکے تھے اور ایسا کرنے سے فوراً ہی ان کی آنکھوں میں اڑتے منزلوں کے غبار، برق و شعلہ کی لپک جیسی سرخی پھیل گئی تھی۔ ا۔ کے خون کی حدتوں میں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اضافہ ہو گیا تھا ان دونوں کی حالت سے ایسا محسوس ہونے لگا تھا جیسے وہ عارب اور بنیطہ کے اسرار ہستی میں فنا کے آنچل پھیلانے کا عزم کر چکے ہوں وہ دونوں حیات سے عجیب تر اور موت سے عمیق تر ہو کر رہ گئے تھے پھر اس سرد خون آلود رات میں یوناف اور بیوسا سیل وقت اور عزم کے طوفان کی طرح حرکت میں آئے ان دونوں کی آنکھوں سے انتہائی خوفناک اور آگ برساتی روشنی نکلی اور اس روشنی کو انہوں نے اپنے سامنے عارب اور بنیطہ دونوں پر جما کر رکھ دیا تھا۔

یوناف اور بیوسا کی آنکھوں سے نکلنے والی غیر معمولی روشنی جب عارب اور بیطہ کے جسم پر پڑی تو وہ بڑی عجیب سی پریشانی کی حالت میں چونک سے پڑے ان دونوں کی حالت اس موقع پر وحشتوں کے غبار' موجوں کے پیچ و تاب اور تلخ لہجوں سے بھی بدتر ہو کر رہ گئی تھی اور تکلیف اور اذیت کے باعث وہ کچھ ایسے دکھائی دینے لگے تھے جیسے زیست کے نازک سفر میں قسمت کی زنجیریں ٹوٹ گئی ہوں یوناف اور بیوسا کی طرف سے اٹھنے والی اس روشنی کے باعث جو دونوں کو تکلیف پہنچی تھی اس کے باعث وہ تڑپ اٹھے تھے اور پھر فی الفور دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے وہاں سے غائب ہو گئے تھے ان دونوں کے وہاں سے چلے جانے کے بعد یوناف اور بیوسا کے چہروں پر پر سکون مسکراہٹ بکھر گئی تھی پھر بیوسا یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

اے میرے رفیق دیرینہ! یہ عارب اور بنیطہ ہم دونوں کو ضرب اور گزند پہنچانے کے لئے آئے تھے لیکن خیر ہو اس ابلیکا کی کہ اس نے ان دونوں کی آمد سے پہلے ہی ہمیں وہ طاقت اور قوت عطا کر دی جس کے بل بوتے پر عارب اور بنیطہ ہماری طرف آئے تھے ان دونوں کو یہاں سے بھگانے اور اذیت دینے کے باعث مجھے خوشی اور سکون ملا ہے کیونکہ یہ دونوں یہاں سے جا کر عزازیل سے اپنی کارگزاری کہیں گے تو وہ بھی پریشان ہو گا اور اس کی پریشانی ہی ہمارا سب سے بڑا سکون ہے یہاں تک کہنے کے بعد بیوسا خاموش ہو گئی تھی۔

یوناف بیوسا کی اس گفتگو کے جواب میں کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ اسی لمحہ ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیا اور مٹھاس بھری آواز میں اس کو مخاطب کر کے کہنے لگی سنو یوناف عارب اور بنیطہ یہاں سے بھاگ چکے ہیں وہ اب سیدھے سامریہ شہر میں عزازیل کے پاس جائیں گے جہاں وہ بڑی بے چینی سے ان دونوں کا منتظر ہے اور یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم دونوں کے خلاف انہوں نے کیا کام سرانجام دیا ہے اب جب یہ دونوں اپنے آقا کے پاس ناکام اور نامراد جائیں گے تو وہ بھی ایک طرح سے ملول اور پریشان ہو گا اور اس کا پریشان ہونا ہی ہماری سب سے بڑی کامیابی ہے اب تم دونوں اپنے خیمے میں آرام کرو میں تم دونوں کی حفاظت کرنے کے لئے کافی ہوں۔ ابلیکا کی اس گفتگو کے بعد یوناف اور بیوسا خیمے میں اپنے اپنے بستروں میں آرام کرنے لگے تھے۔

عارب اور بنیطہ سامریہ شہر میں اس جگہ آئے جہاں ایک سرائے کے اندر انہوں نے قیام کر رکھا تھا انہوں نے دیکھا کمرے کے اندر عزازیل بیٹھا ان دونوں کا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا وہ دونوں اس کمرے میں نمودار ہوئے تب عزازیل نے بڑی جستجو کے انداز میں ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جو نئی قوت تمہیں ملی تھی تم دونوں نے اسے استعمال کرتے ہوئے کہاں تک یوناف اور بیوسا کو گزند پہنچایا ہے۔ ساتھ ہی عزازیل نے یہ بھی دیکھا کہ وہ دونوں کچھ پریشان اور بکھرے بکھرے سے تھے اس پر عزازیل پھر بولا اور پوچھنے لگا اور میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ تم دونوں کے چہرے لٹکے ہوئے ہیں اور تم مجھے ایسے دکھائی دے رہے ہو جیسے تم اس مہم سے ناکام اور نامراد لوٹے ہو کہو دریائے فرات کے کنارے آشوریوں کے بادشاہ شلمانصر کے پڑاؤ میں تم دونوں کے ساتھ کیا بیتی۔ عزازیل کے اس استفسار پر عارب بولتے ہوئے کہنے لگا۔

اے آقا یہاں سے روانگی کے وقت ہم دونوں میاں بیوی بے حد مطمئن اور خوش تھے کہ ایک نئی قوت ملی ہے جس کے بل بوتے پر ہم یوناف اور بیوسا کو اپنے سامنے ہمیشہ زیر اور مغلوب کر دیا کریں گے اور اپنی مرضی اور پسند کے مطابق انہیں اذیتوں میں مبتلا کر دیا کریں گے لیکن اے آقا جب ہم دریائے دجلہ کے کنارے شلمانصر کے اس پڑاؤ کے اندر اس حصے میں گئے جہاں پر یوناف اور بیوسا نے قیام کر رکھا ہے تو ہم پر ایک قیامت سی بیت گئی۔ جو طاقت جو قوت ملی اور بنیطہ نے یوناف اور بیوسا کے خلاف استعمال کرنی تھی۔ ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ وہی طاقت یوناف اور بیوسا نے ہمارے خلاف استعمال کر دی۔ انہوں نے اپنی آنکھوں سے ویسی ہی روشنی نکالی جیسی ہم نکال کر انہیں گزند پہنچانا چاہتے تھے اس طرح انہوں نے ہمیں ہماری امیدوں کے خلاف ایک ناقابل برداشت اذیت میں مبتلا کر دیا۔ لہٰذا وہاں سے بھاگ کر ہم آپ کے پاس چلے آئے ہیں۔

عارب کی گفتگو سن کر عزازیل کی حالت کچھ ایسی ہو گئی تھی جیسے دن کے اجالوں اور رات کے اندھیروں میں اسکی سفلی خواہشات کا خاتمہ کر دیا گیا ہو یا کسی ان دیکھی زوردار قوت نے اس بڑے کر تمدن کی کمند کو کاٹ کر ایک طوفانی زقند سے اسے روند کر رکھ دیا ہو اس سے اس کے چہرے پر ارادوں کی ناپاکی مقاصد کی خباثت اور روح کی وحشت رقص کرنے لگی تھی اس کی آنکھوں کے اندر اذیتوں کے منظر' ظلم کی آندھی زور مارنے لگی تھی تھوڑی دیر تک اس کی کیفیت ایسی ہی رہی پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور عارب اور بنیطہ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

ہم سب کے راستے میں ابلیکا سب سے بڑی رکاوٹ اور دیوار ہے اور میرے خیال میں اسے پتہ چل گیا تھا کہ میں نے تمہیں ایک نئی قوت دی ہے اور یہ قوت میرے خیال میں اس نے بھی یوناف اور بیوسا کو دے دی جس کے بل بوتے پر ان دونوں نے تم دونوں میاں بیوی کو دریائے دجلہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کے کنارے سے مار بھگایا ہے۔ بہر حال تم دونوں جانتے ہو کہ میں عزم کا بے حد پکا ہوں اُبلیکا نے بے شک انہیں ایک نئی قوت سے آراستہ کر دیا ہے لیکن میں ان کے ساتھ اپنی دشمنی اور عداوت کو ترک نہیں کروں گا میں اپنے سامنے انہیں زیر اور مغلوب کرنے کے لئے نئے نئے حربے اور نئے نئے پینترے استعمال کرتا رہوں گا اب تم دونوں میاں بیوی آرام کرو میں چلتا ہوں اس کے ساتھ ہی عزازیل اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور سامریہ شہر کی اس سرائے سے چلا گیا تھا۔

OO

آشوریوں کے بادشاہ نے دشمن کے متحدہ لشکر کو شکست دینے کے بعد دریائے دجلہ کے کنارے چند دن تک اپنا پڑاؤ رکھا پھر وہ واپس اپنے مرکزی شہر نینوا کی طرف کوچ کر گیا تھا یوناف یوسا اور ر یمل بھی شلما نصر کے ساتھ نینوا کی طرف چلے گئے تھے۔ شلما نصر نے کچھ عرصہ آشوریوں پر بڑی کامیابی سے حکومت کی اس کے بعد وہ چند دن بیمار رہ کر موت کی گہری نیند سو گیا اور اس کی جگہ تلگلت پلا سر دوئم آشوریوں کا بادشاہ بنا تھا۔

جس طرح شلما نصر نے آشوریوں کی عظمت اور ان کی شہرت کو بحال کیا تھا ویسے ہی اس تلگلت پلا سر نے بھی آشوریوں کی دوسری اقوام پر اپنی برتری کو بحال رکھا لیکن اپنے پہلے حکمرانوں کی نسبت اس نے حکمرانی اور اپنے ہمسایوں کے ساتھ اپنے تعلقات میں بڑی تبدیلی پیدا کی پہلے حکمران خود اپنے لشکر کی کمان کرتے ہوئے دوسری اقوام پر حملہ آور ہوتے تھے اور ان کے خلاف فتوحات حاصل کر کے ان سے خراج وصول کرتے تھے لیکن اس تلگلت پلا سر نے اپنے انداز میں ایک تبدیلی پیدا کی اور وہ یوں کہ اس نے ہر محاذ پر خود اپنے لشکروں کی راہنمائی کرنے کی بجائے اپنے بہترین سالاروں پر بھروسہ کرنے کا طریقہ اپنایا اس نے اپنے کئی ایک جرنیلوں کو لشکر دے کر مختلف سمتوں کی طرف روانہ کیا اور جو فتوحات شلما نصر کے دور میں حاصل ہوئی تھیں ان فتوحات میں اس نے اضافہ کیا اور دور دور تک آشوریوں کی سلطنت کی حدود کو اس نے پھیلا دیا تھا۔

شلما نصر کی موت کے بعد یوں لگتا تھا جیسے آس پاس کے حکمران جو آشوریوں کو خراج دیتے چلے آئے تھے وہ آشوریوں کے خلاف بغاوت کر دیں گے اور نہ صرف یہ کہ خراج دینا بند کر دیں گے بلکہ وہ آشوری علاقوں پر حملہ آور ہونا بھی شروع ہو جائیں گے لیکن تلگلت پلا سر نے ایسی ساری قوتوں کے خلاف اپنا آہنی ہاتھ استعمال کیا اور ہر مقام پر اپنے دشمنوں کو اس نے شکست دی دونوں اسرائیلی سلطنتوں یعنی یہودیہ اور سامریہ کے حکمرانوں نے ایک طرح سے تلگلت پلا سر کے خلاف بغاوت کھڑی کرنے کی کوشش کی۔ لیکن تلگلت پلا سر بری طرح ان کے خلاف حرکت میں آیا انہیں بدترین شکستیں دیں اور دونوں سے اس نے پہلے کی نسبت زیادہ خراج وصول کرنا شروع کیا۔

فلسطین کے اندر تلگلت پلا سر نے یہیں تک اکتفا نہیں کیا اس نے امونیوں ' موابیوں ادومیوں فلسطینیوں کے علاوہ ادوار اور عسقلان کے حکمرانوں کو بھی اپنا زیر بنا کر رکھا اور ان سے خراج اس نے وصول کیا۔

شمال میں تلگلت پلا سر نے طاروس کے علاقے تک کے لوگوں کو اپنا مطیع اور فرمانبردار بنایا اور ان سے خراج وصول کیا جنوب میں تلگلت پلا سر مصر اور اتھوپیا تک فاتح کی حیثیت سے چھا گیا اور ان سب اقوام سے اس نے خراج وصول کیا مشرق میں کوہستان زاگروس اور مغرب میں بحیرہ روم تک ساری اقوام کو اس نے اپنا مطیع اور مفتوح بنا کر رکھا یوں اس تلگلت پلا سر نے نہ صرف یہ کہ آشوریوں کی گزشتہ عظمت کو برقرار رکھا بلکہ اس میں اس نے خاطر خواہ اضافہ بھی کیا۔

اس تلگلت پلا سر کے پورے دور میں یوناف اور یوسا نینوا شہر ہی میں قیام کئے رہے اس دوران ر یمل بے چاری اچانک بیمار ہو کر مر گئی تھی دوسری طرف آشوریوں کے اندر بھی ایک تبدیلی آئی اور وہ یہ کہ تلگلت پلا سر اپنی طبعی موت مر گیا اور اس کی جگہ سارگن آشوریوں کا نیا بادشاہ بنا تھا۔

OO

افریقہ کی سرزمین میں کنعانیوں کے مرکزی شہر قرطاجنہ میں بھی تبدیلیاں اور انقلاب رونما ہو چکے تھے گزشتہ برسوں میں کنعانیوں کے جرنیل یانی بال نے جو سسلی کے اندر کامیابیاں حاصل کی تھیں ان کو دیکھتے ہوئے کنعانیوں کے حکمرانوں کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ اگر وہ ایسی مہموں کا سلسلہ جاری رکھیں تو وہ پورے جزیرہ سسلی پر کامیابی حاصل کر سکتے ہیں جبکہ اس سے پہلے کنعانیوں نے اسپین کے ایک حصہ کے علاوہ سارڈینیا اور کارسیکا اور دوسرے بہت سے جزیروں پر اپنا قبضہ اور تسلط جمایا اور اب ان کی نگاہیں سسلی پر قبضہ کرنے کے لئے جمی ہوئی تھیں۔

اپنے اس مقصد اور مدعا کو حاصل کرنے کے لئے کنعانیوں کے حکمرانوں نے سسلی کے اندر قسمت آزمائی کرنے کے لئے ایک بار پھر اپنے عظیم جرنیل یانی بال کو ایک جرار لشکر دے کر سسلی کی طرف بھیجنے کا ارادہ کیا تاکہ یانی بال کنعانیوں کے جزیرے پر قبضہ کر سکے یانی بال ایک تو کنعانیوں کا معزز جرنیل تھا اور دوسرا وہ اس سے پہلے سسلی پر حملہ آور ہو چکا تھا اور اس کے شہروں اور شاہراہوں کے سارے حالات سے واقف تھا لہٰذا حکمرانوں نے یہ فیصلہ کیا کہ سسلی پر قبضہ کرنے کے لئے یانی بال کو ایک لشکر دے کر بھیجا جائے۔

اس سلسلے میں جب کنعانیوں کے حکمرانوں نے یانی بال سے بات کی تو پہلے تو اس نے اس لشکر کی سپہ سالاری کو قبول کرنے سے انکار کر دیا جس کو سسلی پر حملہ آور ہونے کے لئے تیار کیا گیا تھا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ یانی بال اب کافی عمر کا ہو چکا تھا اور اس کا خیال تھا کہ اب وہ بہتر طور پر لشکر کی سپہ سالاری اور کمان داری نہیں کر سکتا لیکن جب کنعانی حکمرانوں نے اپنے ایک بہترین جرنیل حملکو کو یانی بال کی کمان داری میں دے کر سسلی کی طرف روانہ کرنے کا فیصلہ کیا تو یانی بال سسلی کی طرف کوچ کرنے والے لشکر کی سپہ سالاری قبول کرنے پر تیار ہو گیا تھا اور حملکو نام کے جس جرنیل کو اس کے ماتحت کیا گیا تھا وہ جرنیل بھی اس کے رشتہ داروں اور عزیزوں میں سے تھا یوں حملکو کے ساتھ مل کر یانی بال سسلی پر حملہ آور ہونے والے لشکر میں شامل ہو گیا تھا۔

اپنی جنگی تیاریاں مکمل کرنے کے بعد یانی بال اور حملکو نے اپنے لشکر کے ساتھ اپنے مرکزی شہر قرطاجنہ سے کوچ کیا اس لشکر میں ایک لاکھ بیس ہزار مسلح جوان شامل تھے جنہیں ایک ہزار بڑے بڑے بحری جہازوں پر سوار کرا کے سسلی کی طرف روانہ کیا گیا تھا۔ اور ایک ہزار بار برداری کے جہازوں کے علاوہ اس لشکر کے ساتھ ایک سو بیس کے قریب کشتیاں اور چھوٹے جنگی جہاز بھی شامل تھے۔ اس لشکر میں چالیس جہازوں کو ہراول کے طور پر پہلے سسلی کی طرف روانہ کیا گیا تا کہ وہ سسلی کی افواج پر ضرب لگائیں اور اصل لشکر کے پہنچنے تک وہ دشمن کو مصروف رکھنے میں کامیاب ہو جائیں۔

سسلی میں اس وقت یونانیوں کی ایک مضبوط حکومت تھی جس کا مرکزی شہر سیراکیوز تھا جب یونانیوں کو یہ خبر ہوئی کہ کنعانی ایک بہت بڑے اور عظیم لشکر کے ساتھ قرطاجنہ سے کوچ کر چکے ہیں اور یہ کہ چالیس جہازوں پر مشتمل ایک ہراول حصہ انہوں نے سسلی کی طرف روانہ کیا ہے تو انہوں نے اس ہراول لشکر کے چالیس جہازوں کا مقابلہ کرنے کا عزم اور تہیہ کر لیا تھا یونانیوں نے بھی جواب میں چالیس جنگی جہاز تیار کئے اور ان جنگی جہازوں میں اپنے مسلح لشکریوں کو سوار کر کے سسلی کی اس جانب روانہ کیا جس طرف کنعانیوں کے چالیس جہازوں نے آ کر لنگر انداز ہونا تھا۔ کنعانیوں کے چالیس جہاز شہر اریکس کے سامنے آ کر لنگر انداز ہوئے عین اس موقع پر یونانیوں کے جنگی جہاز بھی وہاں پہنچ گئے اور کھلے سمندر کے اندر کنعانیوں اور یونانیوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی تھی اس جنگ میں یونانیوں کو یہ افادیت تھی کہ انہیں خشکی کی طرف سے رسد اور کمک ملتی جا رہی تھی جبکہ کنعانیوں کو کسی طرف سے بھی کمک اور رسد حاصل نہ تھی ان کا بڑا لشکر ابھی سمندر کے اندر کافی دور تھا اور ان کی مدد کے لئے نہ پہنچ سکتا تھا لہٰذا ان وسائل سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یونانیوں نے کنعانیوں کے اس ہراول لشکر کو شکست دی اور انہیں سسلی کے ساحل سے بھاگ جانے پر مجبور کر دیا تھا۔

سیراکیوز کے یونانی حکمرانوں کا خیال تھا کہ وہ کنعانیوں کے ہراول لشکر کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائیں تو ان کا بڑا لشکر جو سمندر کے اندر بڑی تیزی سے سفر کرتے ہوئے ساحل سسلی کا رخ کر رہا ہے وہ اپنے اس ہراول لشکر کی شکست کے بعد سسلی کے ساحل کی طرف بڑھنے کی بجائے واپس اپنے شہر قرطاجنہ کی طرف واپس چلا جائے گا لیکن ایسا نہ ہوا کنعانیوں کے جرنیل یانی بال کو جب یہ خبر ہوئی کہ اس کے ہراول لشکر کو شکست ہوئی ہے تو اس نے اپنے لشکر کی رفتار پہلے سے بھی تیز کر دی اور اب وہ زیادہ برق رفتاری سے سسلی کے ساحل کی طرف بڑھنے لگا تھا اس صورتحال کی خبر جب سیراکیوز کے یونانی حکمرانوں کو ہوئی تو وہ بڑے فکر مند ہوئے انہوں نے فوراً ایک تیز رفتار قاصد اپنے ہمسایہ ملک اٹلی میں آباد یونانیوں کی طرف بھجوائے تا کہ وہ کنعانیوں کے مقابلے میں انکی مدد کریں اس کے علاوہ انہوں نے کچھ قاصد یونانیوں کی مرکزی حکومت یونان کی طرف بھی روانہ کئے اور مزید یہ کہ انہوں نے ان چھوٹے چھوٹے جزیروں اور نو آبادیوں کی طرف بھی اپنے قاصد روانہ کر دیئے جہاں یونانیوں نے اپنی چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم کر رکھی تھیں۔ یوں یونانیوں نے جگہ جگہ قاصد بھجوا کر کنعانیوں کے خلاف اپنی پوزیشن مستحکم کرنے کی کوشش کی تھی۔

سسلی کی سرزمین میں کنعانیوں کو جس سے سب سے زیادہ خطرہ تھا وہ اگر جنتم تھا یہ شہر سسلی میں یونانیوں کے مرکزی شہر سیراکیوز سے بڑا اور امیر ترین شہر گنا جاتا تھا اور یہ ایک طرح کا ناقابل تسخیر شہر سمجھا جاتا تھا اس کے پاس سے جو دریا گزرتا تھا وہ اس شہر کے تین اطراف کو گھیرتا ہوا اسے ایک طرح سے محفوظ کرتا ہوا گزرتا تھا جبکہ شہر کی چوتھی جانب بلند پہاڑیاں تھیں اگر جنتم شہر کی ناقابل تسخیر اور ناقابل عبور فصیل تعمیر کی گئی تھی جو انتہائی طور پر مضبوط تھی اور جسے گرا کر یا توڑ کر شہر میں داخل ہونا ناممکن تھا ادھر اگر جنتم والوں کو بھی یہ یقین ہو گیا تھا کہ سب سے پہلے کنعانی انہی کو نشانہ بنائیں گے انہوں نے شہر کے اندر جو لشکر موجود تھا اسے خوب مسلح کیا اور اسے شہر کی حفاظت پر معمور کر دیا۔

اس کے علاوہ اگر جنتم والوں نے مزید کام یہ کیا کہ اس دور میں اسپارٹا کی یونانی سلطنت کا ایک جرنیل جس کا نام ڈیکپوس تھا وہ ان دنوں اپنے لشکر کے ساتھ سسلی شہر میں مقیم تھا اور جن دنوں یانی بال اپنے لشکر کے ساتھ اگر جنتم شہر پر حملہ آور ہونے والا تھا یہ ڈیکپوس نام کا یہ جرنیل اپنے لشکر کے ساتھ سسلی کے تینوں بڑے شہر جیلہ میں موجود تھا پس اگر جنتم شہر کے لوگوں نے ڈیکپوس کو پیغام پہنچایا کہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ اگر جنتم شہر کی طرف آئے اور کنعانیوں سے شہر کی حفاظت کے یہ پیغام ملتے ہی ڈیکپوس اپنے لشکر کے ساتھ اگر جنتم شہر کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کنعانی جرنیل یانی بال اور حملکو جب اپنے لشکر کے ساتھ سسلی پر حملہ آور ہوئے اور اگر جنٹم شہر کے قریب آئے تو انہوں نے شہر کی فصیل کا جائزہ لینا شروع کیا ان کی آمد سے پہلے ہی اسپارٹا کا جرنیل اپنے لشکر کے ساتھ اگر جنٹم شہر پہنچ چکا تھا یانی بال اور حملکو نے دیکھا کہ شہر کے جس جانب خشکی تھی اس طرف کوہستانی سلسلے کے اوپر ایک مضبوط فصیل بنی ہوئی تھی جس سے شہر کے اندر داخل ہونا ناممکن تھا۔ وہ پہاڑی سلسلہ جس پر یہ فصیل بنی ہوئی تھی اس کی ڈھلان سخت قسم کی ناقابل عبور تھی لہٰذا اس طرف سے شہر پر حملہ آور ہونا اور شہر پر قبضہ کرنا تقریباً ناقابل تسخیر خیال کیا جاتا تھا۔

اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے یانی بال نے کشتیوں کے اندر تیرتے ہوئے لکڑی کے بڑے بڑے مینار تعمیر کروائے اور ان میناروں کو اس نے اس دریا کے اندر چھوڑا جو اگر جنٹم کے تین اطراف میں شہر سے ٹکراتا ہوا جاتا تھا یوں یہ بڑے بڑے لکڑی کے مینار شہر کی فصیل کے قریب لائے گئے ان میناروں کے اوپر کنعانی مسلح جوان سوار تھے ان میناروں کی مدد سے شہر کی فصیل کے یونانی محافظوں پر حملے کئے گئے صبح سے شام تک ان میناروں کے ذریعے سے شہر کی فصیل پر حملے کئے جاتے رہے رات کے وقت ان تیرنے والے میناروں کو دریا کے اندر باندھ کر کنعانی اپنے لشکر میں آرام کرنے لگے تھے۔

دوسری طرف اگر جنٹم کے یونانیوں کو بھی یہ یقین ہو گیا تھا کہ یہ مینار جو کنعانیوں کے سالار یانی بال نے تعمیر کئے ہیں یہ ان کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں چونکہ ان تیرتے ہوئے میناروں کے ذریعے سے کنعانی شہر کی فصیل پر حملہ آور ہوتے ہوئے کسی نہ کسی وقت شہر کی فصیل سے داخل ہو سکتے تھے اگر وہ ایسا کر پائے تو پھر شہر کو کوئی بھی کنعانیوں کی تباہی اور بربادی سے نہ روک سکے گا لہٰذا انہوں نے کچھ تیراک مقرر کئے اور ان کے ذمہ یہ کام لگایا کہ وہ رات کی تاریکی میں دریا کے اندر تیرتے ہوئے اس طرف جائیں جہاں کنعانیوں کے تیرتے مینار کھڑے ہیں اور ان میناروں کو آگ لگا کر انہیں جلا دیں پس انہوں نے ایسا ہی کیا یہ یونانی تیراک دریا کے اندر تیرتے ہوئے ان کنعانی میناروں تک پہنچ گئے۔ اور میناروں کو رات کی تاریکی میں آگ لگا کر واپس اگر جنٹم شہر میں داخل ہو گئے تھے اس طرح رات کی تاریکی میں کنعانیوں کے بنائے ہوئے وہ مینار جس کے ذریعے سے وہ حملہ آور ہونے لگے تھے جل کر خاک ہو گئے تھے یوں اگر جنٹم کے یونانیوں کو کسی قدر اطمینان ہوا کہ انہوں نے کنعانیوں کے میناروں کو آگ لگا کر اپنے آپ کو شہر میں محفوظ کر لیا ہے۔

کنعانیوں کے جرنیل یانی بال نے جب یہ دیکھا کہ رات کی تاریکی میں اس کے لکڑیوں کے میناروں کو جلا کر خاکستر کر دیا گیا ہے تو وہ بڑا رنجیدہ ہوا اور وہ شہر پر حملہ آور ہونے کے دوسرے ذرائع سوچنے لگا شہر کے اردگرد کے علاقے کا جائزہ لینے کے بعد اس نے یہ اندازہ لگایا کہ شہر کے باہر ایک بہت بڑا قبرستان ہے جس کی قبروں کے پتھر استعمال کر کے وہ شہر کے سامنے ایک بہت بڑا دمدمہ تعمیر کر سکتا ہے اور اس دمدمے کی آڑ میں رہ کر وہ شہر پر حملہ آور ہوتے ہوئے اور شہر کا محاصرہ کرتے ہوئے اسے فتح کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے لہٰذا اس نے اپنے لشکریوں کی مدد سے قبروں کے پتھر اکھاڑ اکھاڑ کر اس کے دمدمے تعمیر کرنے شروع کر دیئے یونانیوں نے جب دیکھا کہ کنعانی قبروں کے پتھر اکھاڑ کر دمدمے بنانے لگے ہیں اور اس طرح وہ کسی نہ کسی طریقے سے شہر کو فتح کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے تو رات کی تاریکی میں ان کے کچھ مسلح جوان اپنے حکمرانوں کے اشارے پر نکلے اور اچانک انہوں نے کنعانی پڑاؤ پر حملہ آور ہو کر بہت سے کنعانیوں کو ہلاک کر دیا اور پھر وہ اگر جنٹم شہر میں داخل ہو گئے تھے اور کنعانی لشکر کے اندر انہوں نے یہ مشہور کر دیا کہ چونکہ کنعانیوں نے یونانیوں کے قدیم بزرگوں کی قبریں اکھاڑ کر اس سے دمدمے بنانا شروع کیا ہے لہٰذا ان کا دیوتا نیپ چون خفا ہوا ہے اور اسی دیوتا نے کنعانیوں پر شب خون مار کر ان کے بہت سے ساتھی ہلاک کر دیئے ہیں۔

یہ صورتحال دیکھتے ہوئے یانی بال اور حملکو نے قبروں کے پتھروں سے دمدمے تعمیر کرنے کا ارادہ ملتوی کر دیا اسی دوران ایک اور تبدیلی نمودار ہوئی کہ ایک اور یونانی جرنیل نام جس کا ڈیفینس تھا وہ بھی کمک لے کر اگر جنٹم شہر پہنچ گیا ڈیفینس نام کے جرنیل کے ساتھ پینتیس ہزار مسلح یونانی جنگجو تھے اس کے علاوہ تیس بڑے بڑے بحری جہازوں پر سوار یونانی اس ساحل کا رخ کر رہے تھے جہاں پر کنعانیوں کے جہاز کھڑے تھے اور ان کا ارادہ یہ تھا کہ وہ کنعانیوں کو ان کے جہاز سے محروم کر دیں گے اور انہوں نے یہ عزم کیا تھا کہ وہ سمندر میں کنعانیوں کے جہازوں کو آگ لگا دیں گے یہ خبریں یانی بال کے جاسوسوں نے بھی اس تک پہنچا دی تھیں لہٰذا اپنے لشکر میں سے اس نے کچھ دستے علیحدہ کئے اور انہیں بحری جہازوں میں سوار کر کے یونان کے ان تیس جہازوں کی طرف روانہ کیا جو انکے ساحل پر لنگر انداز بیڑے کی طرف بڑھ رہے تھے کھلے میدان کے اندر یونانی اور کنعانی ملاحوں کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی اور اس جنگ میں یونانیوں کا پلہ بھاری رہا کنعانی ملاح پسپا ہو کر پھر اپنے بڑے بحری بیڑے میں آ شامل ہوئے تھے اس طرح ان تیس جہازوں پر سوار یونانی مسلح جنگجو بھی سسلی کے ساحل پر اتر کر اگر جنٹم شہر سے باہر خیمہ زن ہو گئے تھے اور انہوں نے کنعانیوں کے بحری بیڑے کو آگ لگانے کا ارادہ اس لئے ملتوی کر دیا تھا کہ وہ اس کام کو خفیہ طریقے سے انجام دینا چاہتے تھے مگر کنعانیوں کو ان کی آمد کی اب اطلاع مل گئی تھی اور انہوں نے اپنے بحری بیڑے کی حفاظت کے انتظامات کر دیئے تھے یوں اگر جنٹم کے باہر کنعانیوں کے خلاف

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

یونانیوں کی قوت اور کمک میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔

کنعانی جرنیل یانی بال اور حملکو کو بھی اس بدلتی ہوئی صورتحال کا پوری طرح احساس تھا لہٰذا انہوں نے اگیر جنتم شہر پر اپنے حملے تیز کر دیئے تھے انہوں نے کچھ جوانوں کو کوہستانی سلسلے کی ڈھلان پر کھڑا کر دیا اور ان کی حفاظت کیلئے ان کے سامنے انہوں نے ڈھالیں رکھ دیں تھیں اور ڈھالیں لے کر کھڑے ان جوانوں کی آڑ میں کنعانیوں نے بڑے بڑے پتھروں کے دمدمے قائم کر لئے اور پھر ان دمدموں کی آڑ میں رہ کر انہوں نے شہر کی فصیل کے محافظوں کو کافی نقصان پہنچایا تھا اور ساتھ ہی ساتھ وہ آگے بڑھتے ہوئے اور مزید دمدمے تعمیر کرتے ہوئے دن بدن اگیر جنتم شہر کی دیوار کے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جا رہے تھے۔

کنعانیوں کی طرف سے اس طریقہ جنگ کو دیکھتے ہوئے یونانی فکر مند ہو گئے تھے اور انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اگر کنعانی اس طرح شہر کی فصیل پر حملہ کرتے رہے تو ایک نہ ایک دن وہ شہر کی فصیل پر آخری حملہ کرنے اور شہر کو فتح کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لہٰذا ایک رات شہر کے اندر موجود لشکریوں اور شہر کے لوگوں نے باہم مشورہ کیا کہ اگر چند دن تک مزید اسی طرح اگیر جنتم شہر کا محاصرہ جاری رہا تو نہ صرف یہ کہ شہر میں خوراک کا ذخیرہ ختم ہو جائے گا بلکہ کنعانی شہر پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ رات کی تاریکی میں شہر سے نکل کر جیلہ شہر کی طرف بھاگ جانا چاہئے اور وہاں پر لشکر کی صورتحال کو مستحکم کر کے نئے سرے سے کنعانیوں سے مقابلے کی ابتدا کرنی چاہئے مشورہ سب کو پسند آیا لہٰذا شہر کے اندر سب مسلح جوان اور شہری رات کی تاریکی میں نکل کر جیلہ شہر کی طرف بھاگ گئے تھے۔

دوسرے روز یانی بال اور حملکو نے زوردار انداز میں شہر پر حملوں کی ابتدا کی اور جب انہیں شہر کی طرف سے کوئی مناسب جواب نہ دیا گیا تو وہ اپنے لشکر کے ساتھ شہر کی فصیل پر چڑھنے میں کامیاب ہو گئے اور پھر شہر میں اتر کر انہوں نے شہر کے دروازے کھول دیئے اور اپنے پورے لشکر کے ساتھ وہ شہر میں داخل ہو گئے انہوں نے دیکھا شہر خالی پڑا تھا ہر کوئی شہر سے بھاگ گیا تھا تاہم شہر کی دولت اور قیمتی سامان جوں کا توں پڑا تھا یہ یانی بال اور حملکو کے لئے ایک بہترین موقع تھا انہوں نے شہر کو جی بھر کے لوٹا اور قیمتی اشیاء اپنے لشکریوں میں تقسیم کر دیں اس طرح ان کے لشکری بھی خوش ہو گئے تھے اور ان کے اندر جنگ کرنے کا جذبہ اور تیز ہو گیا تھا شہر کو اچھی طرح لوٹنے کے بعد یانی بال اور حملکو نے شہر کو تباہ و برباد کر دیا اور اس کی عمارتوں کو انہوں نے آگ لگا کر زمین بوس کر دیا اس کے بعد وہ اپنے لشکر کے ساتھ تباہ شدہ اور جلے ہوئے اگیر جنتم شہر سے نکلے اور جیلہ شہر کا رخ کیا انہوں نے تہیہ کر لیا تھا کہ وہ ہر صورت میں جزیرہ سسلی میں یونانیوں کو اپنے سامنے زیر کر

گے۔

اسی دوران ایک اور یونانی جرنیل جس کا نام ڈیوناسوس تھا وہ سیراکیوز سے ایک جرار لشکر لے کر جیلہ شہر پہنچ گیا اس لشکر کے پہنچنے سے پہلے یانی بال اور حملکو اپنے لشکر کے ساتھ جیلہ شہر پہنچ کر اپنا پڑاؤ کر چکے تھے سیراکیوز سے ایک بہت بڑا لشکر لانے والا یہ جرنیل جس کا نام ڈیوناسوس تھا جیلہ شہر اور یانی بال کے لشکر کے درمیان خیمہ زن ہوا اس نے جیلہ شہر کے محافظ لشکریوں کے سرداروں کے ساتھ رابطہ قائم کیا اور انہیں تسلی دی کہ کنعانی جیلہ شہر کو فتح کر کے انہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے دوسری طرف اسی ڈیوناسوس نام کے اس جرنیل نے سمندر کے اندر جس قدر یونانی جہاز تھے اور ان پر جس قدر مسلح جوان سوار تھے ان کو حکم دیا کہ وہ جیلہ شہر کے ساحل پر جمع ہو جائیں اس طرح ڈیوناسوس نے سارے یونانیوں کو یہ تجویز بتائی کہ جیلہ شہر سے باہر کنعانی لشکر پر تین طرف سے حملہ کر کے انہیں بھاگ جانے پر مجبور کر دیا جائے۔

اس نے سارے یونانی جرنیلوں کو یہ بتایا کہ ایک طرف سے وہ خود یعنی ڈیوناسوس اپنے لشکر کے ساتھ حملہ آور ہو گا دوسری طرف سے جیلہ شہر کے اندر جو لشکر موجود ہیں وہ کنعانیوں پر حملہ آور ہوں گے اور تیسری طرف سے ساحل سمندر پر جو یونانی جہاز لنگر انداز ہیں ان کے اندر جو مسلح یونانی سوار ہیں اپنی گھات سے نکل کر کنعانیوں پر ٹوٹ پڑیں اس طرح تین طرف سے جب حملہ ہو گا تو کنعانی اسے برداشت نہیں کریں گے اور جزیرہ سسلی سے بھاگ کر اپنی جانیں بچانے پر مجبور ہو جائیں گے۔

جرنیل ڈیوناسوس کی اس تجویز کے مطابق یونانیوں نے تین اطراف سے کنعانیوں پر حملہ کیا اپنی طرف سے انہوں نے پوری کوشش کی تھی کہ وہ اپنے حملوں کی رفتار میں اضافہ کرتے ہوئے کنعانیوں کی صدیوں کو لمحوں میں بدل دیں اور عارف آفاق بن کر وہ کنعانیوں پر نزع کا وقت اور اندھی کی شدت طاری کر دینا چاہتے تھے لہٰذا اس جنگ کو اپنے مقدر کی جنگ جان کر وحشی صدیوں اندر اور ہواؤں کے سفر کی طرف کنعانیوں پر حملہ آور ہونا شروع کیا تھا تاکہ وہ ان کے دل کے صحرا کی محرومیوں کی داستانیں رقم کرتے ہوئے انہیں سسلی سے بھاگ جانے پر مجبور کر دیں۔

لیکن دوسری طرف کنعانیوں نے بھی اپنے جرنیل یانی بال اور حملکو کی سرکردگی میں ایک انوکھے سے انداز میں نہ صرف یہ کہ یونانیوں کے حملوں کو روک دیا تھا بلکہ ان پر جارحانہ حملے کرتے ہوئے انہوں نے یونانیوں کے جراتوں کے بادبانوں کے آندھیاں اور قسمت کے پیالوں میں زہر بھر دیا تھا وہ تین اطراف سے حملہ آور ہونے والے یونانیوں پر خوابیدہ شام اور صاعقہ بردار قوت کی طرح حملہ آور ہوئے تھے ان کی جان اور روح کی رشتوں کے پیوند انہوں نے اکھیڑنے شروع کر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دیئے تھے اور جس طرح ہوائیں اپنے شانوں پر بادلوں کو اٹھاتی ہیں ایسے ہی کنعانیوں نے بھی یونانیوں کو موت کے گھاٹ اتارتے ہوئے انہیں پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔

یونانیوں کے یوں پسپا ہوتے ہی کنعانیوں کے حوصلے اور جرات بڑھ گئی اور وہ کچھ اس طرح حملہ آور ہونے لگے تھے جیسے منزل کی گرد میں غیرفانی جذبے' جنگل کی کالی رات میں سرکش آندھی اور جسم و روح کو زخمی کر دینے والے عذاب رتوں کے سرد لمحے حملہ آور ہوتے ہیں یہ جنگ کوئی زیادہ طول نہ پکڑ سکی اور کنعانیوں نے اپنے تیز اور جاں لیوا حملوں سے یونانیوں کو بے شرف اور بے توقیر کرتے ہوئے ان کی حالت بے نام ستارے اور دکھ کے چارے جیسی بنا کر رکھ دی تھی تھوڑی دیر تک جب جنگ اور رہی تو یونانی مکمل طور پر پسپا ہو گئے ان کا ایک حصہ اپنے بحری جہازوں کی طرف بھاگ گیا جو حصہ جیلہ شہر سے باہر نکل کر حملہ آور ہوا تھا وہ شہر کی طرف جانے کے بجائے مشرق کی طرف بھاگا اور لشکر کا وہ حصہ جو سیراکیوز کے جرنیل ڈیوناسوس کی سرکردگی میں کنعانیوں پر حملہ آور ہوا تھا بری طرح پسپا ہو کر میدان جنگ سے بھاگ نکلا تھا۔

تینوں یونانی لشکر کنعانیوں سے بدترین شکست کھانے کے بعد اپنے ایک دوسرے شہر کمرینہ کی طرف بھاگ گئے تھے کنعانیوں کے جرنیل یانی بال اور حملکو فاتح کی حیثیت سے جیلہ شہر میں داخل ہوئے شہر کو انہوں نے ایسے ہی لوٹا جیسے سسلی کے دوسرے شہر اگیر جنٹم کو لوٹ چکے تھے اور پھر لوٹ مار مکمل کرنے کے بعد انہوں نے شہر کو زمین بوس کر کے رکھ دیا۔ پھر وہ اپنے لشکر کے ساتھ اس تباہ شدہ شہر سے نکلے اور کمرینہ شہر کی طرف بڑھے جہاں پر یونانیوں کے شکست خوردہ لشکروں نے پناہ لے رکھی تھی۔ یہاں پر بھی سارے یونانی جرنیلوں نے متحدہ کر کنعانیوں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی لیکن یہاں بھی یونانیوں کو بدترین شکست ہوئی لہذا یونانیوں نے کمرینہ شہر بھی خالی کر دیا اور اپنے مرکزی شہر سیراکیوز کی طرف بھاگے تھے۔ اب سسلی کے مرکزی شہر سیراکیوز کو چھوڑ کر دیگر بڑے بڑے شہروں پر کنعانیوں کا قبضہ ہو گیا تھا۔

کمرینہ شہر پر قبضہ کرنے کے بعد کنعانیوں کے جرنیل یانی بال اور حملکو کا یہ ارادہ تھا کہ اب وہ یونانیوں کے مرکزی شہر سیراکیوز کی طرف بڑھیں گے اور وہاں پر یونانیوں کو فیصلہ کن شکست دینے کے بعد وہ یونانیوں کو جزیرہ سسلی سے ہمیشہ کیلئے نکال باہر کریں گے۔ لیکن شاید قسمت کو ایسا منظور نہ تھا کیونکہ یانی بال اور حملکو جب اپنے لشکر کے ساتھ کمرینہ شہر سے نکلے تاکہ سیراکیوز کی طرف کوچ کریں تو چند میل سیراکیوز کی طرف جانے کے بعد ان کے لشکر میں بھیانک طاعون پھوٹ پڑا تھا اس بیماری سے بے شمار کنعانی موت کا شکار ہونے لگے تھے عین اسی وقت یونانیوں کے جرنیل ڈیوناسوس کی طرف سے ایک وفد یانی بال اور حملکو کی خدمت میں حاضر ہوا اور چند شرائط کے ساتھ انہوں نے کنعانیوں کے ساتھ صلح کر لینے کی گزارش کی۔

یانی بال اور حملکو نے صلح کی اس پیشکش کو غنیمت جانا اس لئے کہ طاعون کے باعث ان کے اپنے لشکر کی بری حالت ہو چکی تھی وہ اپنے لشکر کو لے کر سسلی سے فی الفور افریقہ کی طرف روانہ ہو جانا چاہتے تھے لہذا کمرینہ شہر سے باہر کنعانیوں اور یونانیوں کے درمیان پانچ شرائط پر صلح ہو گئی تھی اور یہ پانچ شرائط کچھ یوں تھیں۔

اول یہ کہ کنعانیوں کو یہ اجازت دے دی گئی تھی کہ وہ سسلی کے اندر جہاں چاہیں اپنی تجارتی چوکیاں بنا لیں۔ دوئم یہ کہ اگیر جنٹم جیلہ اور کمرینہ شہر کو پھر آباد کیا جائے ان شہروں کے اندر وہی لوگ رہائش رکھیں گے جو اس سے پہلے وہاں رہ رہے تھے پر یہ لوگ کنعانیوں کے ماتحت ہوں گے اور انہیں خراج ادا کریں گے۔ سوئم یہ کہ سسلی کے اندر بسنے والی نیوتنی' مساتا اور سیکل قبائل کو آزاد قرار دے دیا گیا تھا چہارم یہ کہ سسلی کے اندر یونانیوں کی سلطنت جس کا مرکزی شہر سیراکیوز تھا اس کا حکمران اب ڈیوناسوس ہو گا اور پنجم یہ کہ گزشتہ لڑائیوں کے درمیان دونوں اقوام نے جو ایک دوسرے کے لشکری اور جنگی جہاز اپنے اپنے قبضے میں لئے تھے وہ واپس کر دیئے جائیں گے اس طرح ان پانچ شرائط کے ساتھ سسلی کے اندر کنعانی اور یونانیوں میں صلح ہو گئی تھی کنعانیوں کے جرنیل یانی بال اور حملکو نے کچھ کنعانی ان علاقوں میں حفاظت کے لئے رکھے جو ان کے قبضے میں دیئے گئے تھے اور لشکر کے باقی حصے کو لے کر وہ بحری جہازوں کے ذریعے سے اپنے مرکزی شہر قرطاجنہ کی طرف چلے گئے تھے۔

○○

کنعانی اور یونانیوں کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا اس میں یہ شرط بھی رکھی گئی تھی کہ یونانیوں کے جرنیل ڈیوناسوس کو سیراکیوز کا حکمران بنا دیا جائے گا اس شرط کے مطابق ڈیوناسوس کو فوراً سیراکیوز کا حکمران بنا دیا گیا اور کنعانی اپنے لشکر کو لے کر سسلی سے افریقہ کی طرف چلے گئے تھے کنعانیوں کے لشکر کی روانگی کے بعد سیراکیوز کے نئے حکمران ڈیوناسوس نے بڑے جوش اور ولولے کے ساتھ اپنی جنگی تیاریاں شروع کر دی تھیں بہت جلد اس نے ایک بہت بڑا لشکر تیار کر لیا اب اس نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے اس لشکر کے ساتھ وہ کنعانیوں کو جزیرہ سسلی سے نکال باہر کرے گا تاکہ سارے جزیرہ پر یونانیوں کا قبضہ ہو جائے۔

ڈیوناسوس کے حوصلے اس لئے بھی بلند تھے کہ گزشتہ جنگ کے دوران کنعانیوں میں طاعون کی بیماری پھوٹ پڑی تھی جس کے باعث ان کے ہزاروں لشکری موت کا شکار ہو گئے تھے اور ڈیوناسوس کے خلاف سسلی میں حرکت میں آنے کیلئے انہیں ایک نئے لشکر کی ضرورت تھی اور نیا لشکر تیار

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کرنے کیلئے ایک لمبے عرصے کی ضرورت تھی ان وجوہات کی بنا پر ڈیوناسوس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ ہر حال میں کنعانیوں کو سسلی سے نکال باہر کرے گا۔

اپنی عسکری قوت خوب مضبوط کرنے کے بعد ڈیوناسوس نے اپنے کچھ قاصد افریقہ میں کنعانیوں کے مرکزی شہر قرطاجنہ کی طرف بھجوائے اور ان قاصدوں کے ذریعے ڈیوناسوس نے کنعانی حکمرانوں پر یہ شرط پیش کی کہ وہ سسلی کے اندر ان سارے شہروں سے دست بردار ہو جائیں جو انہوں نے گزشتہ جنگوں میں فتح کئے تھے اور اگر وہ ایسا کرنے پر آمادہ اور تیار نہ ہوئے تو وہ یونانیوں کے ساتھ ایک نہ ختم ہونے والی جنگ کے لئے تیار ہو جائیں۔ ابھی ڈیوناسوس کے قاصد قرطاجنہ سے لوٹے ہی نہ تھے کہ ڈیوناسوس نے جلد بازی سے کام لیتے ہوئے اپنے لشکر کے ساتھ سیراکیوز سے کوچ کیا اس کا یہ ارادہ تھا کہ سسلی کے ساحل پر جو کنعانیوں کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے اس پر قبضہ کر کے اس کے سارے مال و متاع لوٹ کر اپنے مرکزی شہر سیراکیوز لے جائے اس کے علاوہ ڈیوناسوس نے یونانیوں کے اندر یہ بھی اعلان کر دیا کہ سسلی کے اندر جہاں کہیں بھی انہیں کنعانی نظر آئے وہ اس کا سارا مال و متاع چھین لیں اور انہیں موت کے گھاٹ اتار دیں اس طرح ڈیوناسوس کے اس اعلان کے بعد سسلی کے اندر ایک افراتفری کا عالم برپا ہو گیا تھا۔

خود ڈیوناسوس تقریباً ایک لاکھ کا لشکر لے کر سیراکیوز سے نکلا اور کنعانیوں کی سب سے بڑی بندرگاہ موتیہ کی طرف بڑھا اس کے علاوہ ڈیوناسوس اپنی بحری قوت کو بھی حرکت میں لایا تھا اور سو جہازوں پر مشتمل بحری بیڑہ بھی یونانی جنگجوؤں اور سورماؤں کو لے کر کنعانیوں کی بندرگاہ موتیہ کی طرف بڑھ رہا تھا اور اس بحری بیڑے کا کماندار ڈیوناسوس کا چھوٹا بھائی لیپٹا لس تھا۔ یوں یہ دونوں لشکر خشکی اور سمندر میں پہلو بہ پہلو چلتے ہوئے بڑی شان و شوکت کے ساتھ موتیہ کی طرف بڑھے تھے۔

موتیہ کی بندرگاہ دفاعی لحاظ سے انتہائی مضبوط تھی اس کے تین اطراف میں سمندر تھا اور چوتھی طرف وہ کافی چوڑی نہر تھی جو سمندر سے نکال کر اور شہر کے اوپر سے گھما کر دوبارہ سمندر میں پھینک دی گئی تھی اس نہر نے اس موتیہ شہر کو ایک طرح سے جزیرے میں تبدیل کر دیا تھا ڈیوناسوس اپنے بحری بیڑے اور لشکر کے ساتھ موتیہ کے قریب آیا اور سمندر کے اندر شہر کے تین طرف اس نے اپنے بحری بیڑے کو پھیلایا جبکہ شہر کے چوتھی جانب نہر تھی اس کے پار اس نے اپنے ایک لاکھ کے لشکر کو خیمہ زن کر دیا تھا جس وقت یہ ڈیوناسوس کنعانیوں کے شہر موتیہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا تو یہ خبریں افریقہ میں کنعانیوں کے مرکزی شہر قرطاجنہ بھی پہنچ گئیں لہٰذا کنعانیوں نے موتیہ شہر کو بچانے کے لئے اور دشمن پر ضرب لگانے کے لئے فوراً ایک مختصر سے لشکر کے ساتھ اپنے

جرنیل حملکو کو روانہ کیا تاکہ وہ ڈیوناسوس سے اپنی بندرگاہ موتیہ کی حفاظت کرے۔

افریقی بندرگاہ قرطاجنہ سے موتیہ کی طرف آتے ہوئے اس حملکو نے بڑی دانشمندی سے کام لیا سیدھا اپنی بندرگاہ موتیہ کی طرف جانے کی بجائے اس نے یونانیوں کے مرکزی شہر سیراکیوز کا رخ کیا وہاں جس قدر یونانیوں کے جہاز اور کشتیاں کھڑی تھیں وہ سب آگ لگا کر اس نے سمندر میں ڈبو دیں اور شہر کے ایک حصے پر خوفناک انداز میں حملہ آور ہو کر اس نے شہر کو لوٹ لیا پھر اس کے بعد اپنے مختصر سے بحری بیڑے کو لے کر اپنی بندرگاہ موتیہ کی طرف بڑھا تھا جس کا ڈیوناسوس نے محاصرہ کر رکھا تھا۔

رات کی تاریکی میں آہستہ آہستہ سفر کرتے ہوئے کنعانی جرنیل حملکو اپنے لشکر کے ساتھ موتیہ کی طرف بڑھتا رہا اور صبح کے وقت وہ اچانک موتیہ سے باہر کھلے سمندر میں یونانی بحری بیڑے پر حملہ آور ہوا اور یونانی بحری بیڑے کا ایک حصہ مکمل تباہ کرنے کے بعد حملکو اپنے لشکر اور اپنے بحری بیڑے کے ساتھ موتیہ کی بندرگاہ میں داخل ہو گیا تھا دوسری طرف سیراکیوز کے حکمران ڈیوناسوس نے جب دیکھا کہ حملکو اس کے بحری بیڑے کو کافی نقصان پہنچانے کے بعد موتیہ شہر میں داخل ہو گیا ہے تو اس نے اپنے جنگی طریقہ کار کو تبدیل کر دیا اس نے اپنے سارے بحری بیڑے کو سمندر سے ہٹا کر اس نہر میں داخل کر دیا جو شہر کو ایک طرف سے محفوظ کرتی تھی پھر اس نے قریبی درخت کٹوا کر تختے بنوائے اور ان تختوں سے نہر کے پانی کو ڈھانپ کر نہر عبور کرنے کے لئے ایک راستہ بنا دیا تھا۔ مزید یہ کہ ڈیوناسوس نے لکڑی کے تقریباً چھ چھ منزلہ برج اور مینار بھی تعمیر کئے جن کے نیچے پہیے لگا دیئے گئے تھے تاکہ انہیں حرکت میں لانے کے لئے آسانی رہے ان برجوں کو پہلے نہر میں بچھائے گئے تختوں کے ذریعے سے نہر پار کر کے شہری فصیل کے پاس لایا گیا ان برجوں کے پیچھے پیچھے ڈیوناسوس نے اپنے لشکر کو شہر سے باہر فصیل کے قریب دمدمے بنا کر خیمہ زن کر دیا تھا پھر دوسرے روز اس نے شہر پر حملہ آور ہونے کی ابتدا کی تھی۔

اس نے لکڑی کے بنائے ہوئے کئی منزلہ برجوں کے اندر اپنے مانے ہوئے تیراندازوں اور سورماؤں کو بٹھا دیا اور پھر ان برجوں کو دھکیلتے ہوئے شہری فصیل کی طرف بڑھایا گیا قریب جا کر ان برجوں کے اندر سے نہ صرف یہ کہ بڑی تیزی سے آگ پھینکی گئی بلکہ بارش کی طرح تیراندازی بھی کی گئی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شہرپناہ کے محافظ فصیل سے اتر کر شہر کے اندر چلے گئے تھے اور یہی ڈیوناسوس چاہتا بھی تھا لہٰذا اس نے اپنے لشکریوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے برجوں اور میناروں سے اتر کر شہری فصیل پر چڑھ جائیں اس کے لشکریوں نے بھی ایسا ہی کیا اور وہ اپنے برجوں سے اتر کر شہری فصیل پر تیزی سے چڑھنے لگے تھے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کنعانی جرنیل حملکو کے پاس چونکہ ایک مختصر سا لشکر اور بحری بیڑہ تھا اور جب اس نے یہ اندازہ لگایا کہ ڈیوناسوس کے پاس اس سے کئی گنا بڑا بحری بیڑہ ہے بلکہ اس کے لشکر کی تعداد اس سے دس گنا سے بھی زیادہ ہے تو وہ فوراً اپنے لشکر کو لے کر شہر کے اس دروازے کی طرف بڑھا جو سمندر کی طرف کھلتا تھا پھر وہ اپنے بحری بیڑے میں بیٹھ کر افریقہ کی طرف روانہ ہو گیا تاکہ وہاں سے مزید کمک لے کر وہ دوبارہ آئے اور ڈیوناسوس سے موتیہ کے اندر کنعانیوں کی حفاظت کا سامان کر سکے۔ ڈیوناسوس کے لشکری بڑی تیزی سے فصیل پر چڑھنے کے بعد فصیل کے اوپر پھیلنے لگے اور جب انہوں نے دیکھا کہ ان کی کافی تعداد فصیل پر جمع ہو گئی ہے تو وہ منظم ہونا شروع ہو گئے تاکہ وہ شہر پر حملہ آور ہو سکیں۔ اس طرح لحہ بہ لحہ فصیل کے اوپر یونانیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا اور وہ بڑے پرجوش انداز میں شہر پر حملہ آور ہوتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے شہر کا شرقی درواز کھول دیا اور ڈیوناسوس کی سرکردگی میں ان کا لشکر شہر میں داخل ہوا موتیہ شہر کے کنعانیوں کو خبر تھی کہ اگر یونانی ان پر قابض ہو گئے تو وہ ان کے ایک ایک فرد کو موت کے گھاٹ اتار دیں گے لہٰذا انہوں نے بڑی بے جگری سے شہر میں داخل ہونے والے ڈیوناسوس کے لشکریوں کا مقابلہ کیا وہ اپنے اپنے گھروں سے نکل کر یونانیوں کا مقابلہ کرتے رہے اور موت کے گھاٹ اترتے رہے یہاں تک کہ مکانوں کے اندر سے بھی کنعانی عورتیں اور بچے گلی کے اندر حملہ آور ہونے والے یونانیوں پر کھولتا پانی اور انگارے پھینک کر انہیں ناقابل تلافی نقصان پہنچا رہے تھے۔

ان دشواریوں کا سدباب ڈیوناسوس نے کچھ اس طرح کیا کہ جو مینار اور برج اس نے اپنے لشکریوں کے لئے بنائے تھے جن کی مدد سے وہ شہر کی فصیل پر کود گئے تھے ان میناروں کو شہر کے اندر لایا گیا اور ان میناروں کے اندر سے اس نے اپنے تیر اندازوں کو بٹھا کر شہر کی گلیوں کے اندر گھمایا گیا تاکہ جو مکان ایک سے زائد منزلہ تھے اور جن کے اندر یونانیوں پر کھولتا پانی تیر اور انگارے پھینکے جاتے تھے ان مکانوں پر حملہ آور ہو کر یونانی لشکر کو محفوظ کیا جائے ان میناروں کے اندر سے موتیہ شہر کے مکانوں کے اندر بری طرح سے کنعانی عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو زخمی کیا گیا اس طرح صبح سے لے کر شام تک موتیہ کی بندرگاہ میں یونانیوں اور کنعانیوں کے درمیان ہولناک جنگ ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ یونانیوں نے کنعانیوں کی اس بندرگاہ کو فتح کر لیا بے شمار لوگوں کو انہوں نے موت کے گھاٹ اتار دیا اور شہر کے ہر گھر کو بری طرح سے لوٹنے کے بعد شہر کے ایک حصے کو آگ بھی لگا دی تھی۔

موتیہ شہر کے گلی کوچوں کے اندر لڑائی کے دوران یونانیوں کو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑا تھا ان کے لشکر کی تعداد کافی تھی شہر کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے موتیہ شہر کے اندر قتل عام کیا گیا اور اس قتل عام کے نتیجے میں مکمل طور پر کنعانیوں کی اس مشہور و معروف بندرگاہ پر قبضہ کر لیا گیا تھا موتیہ شہر پر اپنی فتح مکمل کرنے اور اس کا نظم و نسق درست کرنے کے بعد سیراکیوز کا حکمران ڈیوناسوس پھر حرکت میں آیا اس نے اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ اس نے موتیہ شہر کی حفاظت کے لئے مقرر کیا اور دوسرے لشکر کے ساتھ موتیہ شہر کے سامنے جو کنعانیوں کی بستیاں تھیں ان کی لوٹ مار میں لگ گیا تھا۔ دوسری طرف کنعانیوں کے جرنیل حملکو نے اپنے مرکزی شہر قرطاجنہ پہنچ کر اپنے حکمرانوں کو خبر دی کہ سیراکیوز کی طرف سے موتیہ شہر اب تک فتح ہو چکا ہو گا اور یہ کہ اس کے ساتھیوں کا ایک مختصر سا لشکر تھا اس لئے وہ سیراکیوز کے حکمران ڈیوناسوس کا مقابلہ نہ کر سکا یہ خبر سننے کے بعد کنعانیوں کے حکمرانوں نے بڑی تیزی کے ساتھ ایک لشکر تیار کیا اس لشکر کی تعداد تقریباً ایک لاکھ کے قریب تھی۔ اس کے علاوہ جنگی جہاز بھی تیار کیے گئے پھر حملکو کو ہی اس لشکر کا سالار بنایا گیا اور اسکے چھوٹے بھائی ماگو کو حملکو کا نائب مقرر کیا گیا۔ اس طرح یہ لشکر اپنے جہازوں میں سسلی کی طرف روانہ ہوا تھا۔

سیراکیوز کے حکمران ڈیوناسوس کو بھی خبر ہو گئی تھی کہ کنعانیوں کا ایک بہت بڑا لشکر قرطاجنہ سے روانہ ہو گیا ہے لہٰذا اس نے موتیہ شہر کے سامنے کنعانیوں کی بستی کو لوٹنے کا سلسلہ ختم کر دیا جو لشکر کا حصہ اس نے موتیہ شہر کی حفاظت کے لئے مقرر کیا تھا اسے وہیں رہنے دیا اور اپنے لشکر کے ساتھ وہ ساحل سمندر کی طرف بڑھا اپنے سارے لشکر کو اس نے جنگی جہازوں پر سوار کیا اور سمندر کے کنارے ایک جگہ گھات میں بیٹھ گیا اور اس نے اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا ایک حصے کو اس نے اپنی کمان میں رکھا اور دوسرا اس نے اپنے بھائی کی سرکردگی میں کر دیا تھا اس طرح ڈیوناسوس ساحل سمندر میں گھات پر بیٹھ کر کنعانیوں کی لشکر کی آمد کا انتظار کرنے لگا تھا اس نے سمندر کے اندر چھوٹی چھوٹی جنگی کشتیوں کے اندر اپنے جاسوس بھی پھیلا رکھے تھے تاکہ وہ اسے کنعانیوں کی آمد سے مطلع کرتے رہیں۔

ڈیوناسوس کو جب خبر ملی کہ حملکو اور اسکے چھوٹے بھائی ماگو کی سرکردگی میں کنعانیوں کا ایک بہت بڑا لشکر اپنے بحری بیڑے میں سسلی کے ساحل کے قریب پہنچ گیا ہے تو رات کی تاریکی میں وہ بھی اپنے بحری بیڑے کے ساتھ سمندر میں اترا اور آدھی رات کے قریب اس نے کنعانیوں کے بحری بیڑے پر شب خون مارا اس شب خون سے کنعانیوں کو کافی نقصان ہوا اور ان کے کافی جہاز بھی ڈوب گئے اور بہت سے ملاح بھی اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے لیکن رات کی تاریکی میں جلد ہی حملکو اور اس کے بھائی ماگو نے اپنے لشکر کو سنبھال لیا اپنے جنگی جہازوں کی ترتیب اس نے درست کی اور رات کی تاریکی میں بڑے خونخوار انداز میں ڈیوناسوس پر حملہ آور ہوئے یہ حملہ ایسا تیز ایسا خوفناک

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھا کہ کھلے سمندر میں سیراکیوز کا حکمران ڈیوناسوس اور اس کا بھائی لیپٹائس اپنے لشکر کے ساتھ کنعانیوں کے مقابلے میں بھاگ جانے پر مجبور ہو گئے تھے۔

ڈیوناسوس اور اسکے بھائی لیپٹائن کا یہ خیال تھا کہ کنعانیوں کے جرنیل ہملکو اور اس کے بھائی ماگو ان کا تعاقب کریں گے لہٰذا انہوں نے ارادہ کر لیا تھا کہ فوراً ساحل پر اترنے کے بعد اپنے تیر اندازوں کو گھات میں بٹھا دیں گے اور رات کی تاریکی میں بارش کی طرح تیر اندازی کر کے نہ صرف ان پر تیر برسائیں گے بلکہ انہیں پسپا ہونے پر مجبور کر دیں گے ان دونوں بھائیوں کا خیال تھا کہ وہ اندھیرے کی آڑ میں کنعانیوں کو اس قدر نقصان پہنچائیں گے کہ وہ مزید جنگوں کا سلسلہ جاری رکھنے کی بجائے واپس قرطاجنہ کی طرف جانے پر مجبور ہو جائیں گے۔

لیکن کنعانیوں کے جرنیل ہملکو اور ماگو نے ساری صورتحال کو تبدیل کر کے رکھ دیا ڈیوناسوس اور لیپٹائن کے خیال کے مطابق انہوں نے تعاقب نہیں کیا بلکہ انہوں نے سیراکیوز کے حکمران کو اپنے لشکر کے ساتھ بھاگ جانے کا موقع دیا اور رات کی تاریکی میں ان دونوں بھائیوں نے برق رفتاری کے ساتھ اپنی بندرگاہ موتیہ کا رخ کیا۔ جس پر چند دن پہلے سیراکیوز کے حکمران نے قبضہ کر لیا تھا رات کی تاریکی میں ہملکو اور ماگو دونوں بھائی موتیہ پر حملہ آور ہوئے انہوں نے شہر کے اندر بچے کھچے کنعانیوں کو بھی پیغام بھیج دیا تھا کہ وہ رات کی تاریکی میں حملہ آور ہونے والے ہیں لہٰذا شہر کے لوگ بھی یونانیوں کے خلاف برسرپیکار ہونے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔

رات کی گہری تاریکی اور گھپ اندھیرے کے اندر ہملکو اور اس کا بھائی ماگو اس قدر دلیری اور جاں فشاری کے ساتھ موتیہ شہر کے اندر یونانی لشکر پر حملہ آور ہوئے کہ انہوں نے فضاؤں کے اندر ایک ہلچل مچا کر رکھ دی تھی۔ آندھی کی طرح اڑتی یادوں تپش ولوٴظلم کی اندھی قوت کی طرح اپنے سامنے آنے والے یونانیوں پر ٹوٹ پڑے اور شہر کی آغوش سکوت میں انہوں نے یونانیوں کی امید کی قوس و قزح اور بیم کی ساری گھٹاؤں کو اپنے پیروں تلے روند کر رکھ دیا تھا۔

دوسری طرف شہر کے اندر کنعانی بھی مسلح ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے اور شہر کی گلی کوچوں میں یونانیوں پر اس طرح حملہ آور ہونا شروع کر دیا تھا جیسے جوان جذبوں سے بوڑھی سوچیں الجھ گئی ہوں شہری مسلح ہو کر قہر آلود شام' قدیم رسموں اور کہنہ روایات کی طرح ٹوٹ پڑے تھے اور یونانیوں کی نیت کی خرابی کو دل کی خنکی اور مقاصد کی خباثت کو روح کی وحشت میں تبدیل کرنا شروع کر دیا تھا۔ یوں یونانی کنعانیوں کے ہاتھوں مسافر بے وطن کی طرح لٹتے رہے موتیہ شہر کو ان کی لاشوں کی بستی میں تبدیل کر دیا گیا تھا کنعانیوں نے موتیہ شہر کے اندر رہنے والے اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر یونانیوں کے فیصلوں کی عبارتوں کو اندھا دھند ستاتے ہوئے انہیں جسموں کی قید سے آزاد کر کے رہے اندھیرے ہی اندھیرے میں حملہ آور ہو کر کنعانیوں نے یونانیوں کو بے وقعت و بے نصیب اور بے شرف و بے توقیر بنا کر رکھ دیا تھا جاڑے کے اس موسم میں شہر کے اندر پھیلی ہوئی یونانیوں کی لاشیں کچھ ایسا سماں پیش کر رہی تھیں جیسے چار سو پھیلی برف یا منجمد ٹھہرے ہوئے سرخ پیکر دھارے شہر کے اندر یونانیوں کا مکمل طور پر صفایا کرنے کے بعد ہملکو اور اس کے بھائی ماگو نے شہر کا انتظام اور اس کی حفاظت کے سامان کو درست کیا شہر کی حفاظت کے لئے وہاں انہوں نے ایک لشکر رکھا اور پھر دونوں بھائی اپنے لشکر کے ساتھ موتیہ شہر سے کوچ کر گئے تھے۔

سیراکیوز کے حکمران ڈیوناسوس اور لیپٹائن کو امید تھی کہ سمندر میں ہملکو اور اس کا بھائی ان کا تعاقب کریں گے لیکن جب صبح ہوئی اور سپیدہ سحر نمودار ہوا تو انہیں خبر ہوئی کہ کنعانیوں نے ان کا تعاقب نہیں کیا اس طرح انہیں خدشہ ہوا کہ کہیں کنعانی رات کی تاریکی میں موتیہ شہر کی طرف کوچ کر گئے ہوں لہٰذا اپنے لشکر کے ساتھ وہ بڑی تیزی کے ساتھ موتیہ شہر کی طرف بڑھے لیکن ابھی انہوں نے آدھا راستہ ہی طے کیا تھا کہ انہیں پتہ چل گیا کہ کنعانیوں نے رات کی تاریکی میں موتیہ شہر پر حملہ آور ہو کر اسے فتح کر لیا ہے اور وہاں جس قدر یونانی لشکر تھا اسے موت کے گھاٹ اتار دیا ہے یہ خبر ڈیوناسوس اور اسکے بھائی لیپٹائن پر برق بن کر گری آگے بڑھنے کی بجائے وہ واپس ہوئے اور اپنے شہر سیراکیوز کی طرف بھاگ گئے تھے وہاں پر وہ بڑی تیزی سے اپنے لشکر کی تعداد میں اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی عسکری طاقت بھی بڑھانے لگے تھے۔

ڈیوناسوس اور لیپٹائن اب یہ توقع لگائے بیٹھے تھے کہ موتیہ شہر کو فتح کرنے کے بعد کنعانی ضرور اندرون شہر پر یلغار کرتے ہوئے سیراکیوز کا رخ کریں گے لہٰذا انہوں نے بڑی تیزی سے اپنے لشکر میں اضافہ کرتے ہوئے اپنے لشکر کو آخری شکل دینا شروع کر دی تھی لیکن یہاں بھی ہملکو اور ماگو نے ان کی ساری توقعات کے خلاف عمل کیا موتیہ شہر کو فتح کرنے اور اس کا نظم و نسق درست کرنے کے بعد وہ دونوں بھائی شمال کی طرف بڑھے اپنے لشکر کو انہوں نے دو حصوں میں تقسیم کر لیا بحری بیڑہ ماگو کی سرکردگی میں رکھا گیا جبکہ آدھا لشکر جو زیادہ تر سواروں پر مشتمل تھا وہ خشکی پر سفر کرنے لگا اس طرح سمندر اور خشکی پر دونوں لشکر پہلو بہ پہلو پیش قدمی کرتے ہوئے جزیرہ سسلی کے انتہائی شمالی حصے کی طرف بڑھنے لگے تھے۔

خلاف توقع ہملکو اور ماگو اپنے لشکر اور بحری بیڑے کے ساتھ سسلی کی انتہائی شمالی بندرگاہ مسینا کے سامنے جا نمودار ہوئے یہ بندرگاہ اٹلی سے چند ہی میل کے فاصلے پر تھی "آنا" "فانا" ہملکو اور ماگو دونوں بھائیوں نے اپنے لشکر اور بحری بیڑے کے ساتھ اس شہر کا محاصرہ کر لیا موسم سرما اب رخصت ہو چکا تھا۔ گرما اپنی ابتدا کر چکا تھا اس کے باوجود وہ جاں نثانی اور سرفروشی کے ساتھ مسینا

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

شہر پر حملہ آور ہوئے کہ انہوں نے شہر کی فصیل کو جگہ جگہ سے توڑ پھوڑ کر رکھ دیا پھر وہ اپنے لشکر کے ساتھ میسنا شہر میں داخل ہوئے اور جو مظالم یونانیوں نے کنعانیوں کے شہر موتیہ میں کئے تھے ایسا ہی جراب کنعانیوں نے یونانیوں پر میسنا شہر میں کیا وہاں پر یونانی آبادی کا انہوں نے خوب قتل عام کیا شہر پر قبضہ کرنے اور شہر کا ایک حصہ تباہ کرنے کے بعد دونوں بھائیوں نے چند روز تک اپنے لشکر کو ستانے کا موقع فراہم کیا اس کے بعد انہوں نے ایک بہت بڑا فیصلہ کیا اور وہ یہ کہ میسنا سے انہوں نے کوچ کیا اور یونانیوں کے مرکزی شہر سیرا کیوز کی طرف انہوں کے پیش قدمی شروع کی تھی۔

اس طرح حملکو اور ماگو نے اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے بعد شمال کی طرف پیش قدمی کی تھی اب وہ شمال سے سسلی کے مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ جنوب میں سیرا کیوز کی طرف بڑھے تھے لیکن یہ دونوں بھائی چونکہ اس علاقے کے محل وقوع سے پوری طرح واقف نہ تھے لہٰذا ان کی اس ناواقفیت سے سیرا کیوز کے حکمران ڈیوناسوس نے پوری طرح فائدہ اٹھانے کی کوشش کی وہ اس طرح کہ میسنا سے سسلی کے مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ جنوب کی طرف بڑھا جائے تو راستے میں سسلی کا سب سے بڑا کوہستانی سلسلہ جبل ایٹنا پڑتا ہے یہ کوہستانی سلسلہ دنیا کے چند بڑے بڑے سلسلوں میں شمار کیا جاتا ہے حملکو اور ماگو کا یہ پروگرام تھا کہ وہ جنوب کی طرف بڑھتے ہوئے کتانہ شہر کے پاس جا کر رکیں گے اپنے لشکر کو ستانے کا موقع فراہم کریں گے اپنے لشکر کی صفیں درست کریں گے اس کے بعد یونانیوں کے مرکزی شہر سیرا کیوز پر حملہ کریں گے۔

دوسری طرف ڈیوناسوس اور لیپٹائن دونوں نے صلاح مشورہ کے بعد یہ لائحہ عمل بنایا تھا کہ جس وقت جنوب کی طرف سفر کرتے ہوئے کنعانی کوہستان ایٹنا کے پاس آئیں تو وہاں کنعانی لشکر کے لئے یہ دشواری ہو گی کہ کنعانی لشکر کو ساحل سے کافی دور ہٹ کر جنوب کی طرف بڑھنا پڑے گا اس لئے کہ سامنے ناقابل عبور کوہستانی سلسلہ آ جاتا تھا اس طرح کنعانی لشکر کے دونوں حصے ایک دوسرے سے اوجھل ہو جائیں گے اور اسی صورتحال سے ڈیوناسوس نے فائدہ اٹھانے کا ارادہ کر لیا تھا اس کا پروگرام اب یہ تھا کہ اس کا بھائی اپنے بحری بیڑے کے ساتھ کنعانیوں کے بحری بیڑے پر حملہ آور ہو گا اور سمندر میں اسے بری طرح شکست دینے کے بعد وہ اپنے لشکر کے ساتھ خشکی پر اتر جائے گا اس کے ساتھ ہی ڈیوناسوس اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ حملکو کے لشکر پر حملہ آور ہو چکا ہو گا اور جب لڑائی اپنے عروج پر ہو گی تو ڈیوناسوس کا بھائی ماگو کو کھلے سمندر میں شکست دینے کے بعد اس سے آملے گا اس طرح ڈیوناسوس اور اس کا بھائی لیپٹائن کنعانیوں کو خشکی پر بھی شکست دینے میں کامیاب ہو جائیں گے اور اگر ایسا کرنے میں وہ کامیاب ہو جائیں تو کنعانیوں کو وہ مکمل طور پر تباہ

کر کے رکھ دیں گے اپنے اسی پروگرام پر عمل کرتے ہوئے ڈیوناسوس اور اسکا بھائی لیپٹائن بڑی تیزی کے ساتھ شمال کی طرف بڑھے تھے۔

حملکو اور اس کے بھائی ماگو کو اس وقت اور سنگین حالات کا سامنا کرنا پڑا جس وقت وہ تیزی کے ساتھ پیش قدمی کرتے ہوئے جبل ایٹنا کے پاس آئے۔ وہ ابھی اس کوہستانی سلسلے سے چند فرلانگ کے فاصلے پر ہی تھے کہ یہ آتش فشانی سلسلہ پھٹ پڑا اور گرم گرم پگھلا ہوا لاوا نکل کر دور دور تک پھیلنے لگا۔ اس صورتحال کے پیش نظر ماگو اپنے بحری بیڑے کے ساتھ پیچھے ہٹنے لگا تھا جبکہ حملکو اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ خشکی پر کوہستان ایٹنا کے مغرب میں رہ کر اور اپنے اور کوہستانی سلسلے کے درمیان کافی فاصلہ رکھتے ہوئے جنوب کی طرف بڑھنے لگا تھا اس طرح دونوں کنعانی لشکروں کے درمیان رابطہ ایک طرح سے منقطع سا ہو کر رہ گیا تھا اور اسی چیز سے ڈیوناسوس اور لیپٹائن نے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

جس وقت دونوں لشکر مغرب کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اور ان کے درمیان کوہستان ایٹنا کا آتش فشانی سلسلہ حائل تھا اس وقت اچانک لیپٹائن اپنے بحری بیڑے کے ساتھ کھلے سمندر میں نمودار ہوا اور بغیر کسی سوچ و بچار کے اس نے کنعانیوں کے بحری بیڑے پر حملہ کر دیا اس کے مقابلے میں کنعانیوں کا امیر البحر حملکو کا بھائی ماگو تھا یہ ایک آزمودہ کار اور انتہائی دانشمند انتہائی دلیر جرنیل تھا اس نے جب دیکھا کہ کھلے سمندر میں یونانی بحری بیڑے نے اس پر حملہ کر دیا ہے اور یہ کہ اس کے بحری بیڑے سے یونانیوں کی بحری قوت کہیں زیادہ ہے تو اس نے بڑی تنظیم اور تجربے کا مظاہرہ کرتے ہوئے یونانیوں کا کھلے سمندر میں مقابلہ کیا گیا۔

ماگو اپنے بحری بیڑے کے ساتھ سمندر میں یونانیوں کے مقابلے میں کچھ دور تک پسپا ہوا یونانیوں نے یہ خیال کیا کہ وہ عنقریب انہیں شکست دینے میں کامیاب ہو جائیں گے انہیں یہ خبر نہ تھی کہ ان کے مقابلے میں ماگو بھی گھات لگائے بیٹھا ہوا تھا تھوڑی دور تک پسپا ہونے کے بعد اچانک ماگو نے اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کر کے دائیں بائیں پھیلا دیا اور اس کے بیچوں بیچ یونانی لشکر نے کنعانیوں کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش کی اس وقت کنعانی لشکر کے دونوں حصے اژدھ کربلاتے ننگے سراب لمحوں کے پھیلتے وقت اور سفاک تقدیر کی طرح حملہ آور ہوئے اور کھلے سمندر میں انہوں نے یونانیوں کی رگوں کی طنابیں کاٹ کر رکھ دیں تھیں اور مار مار کر انہیں پسپا ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔

جس وقت ڈیوناسوس کا بھائی لیپٹائن اپنے بحری بیڑے کے ساتھ ماگو سے شکست فاش اٹھانے کے بعد ساحل کی طرف بھاگا تھا اسی وقت ڈیوناسوس کو کوہستان ایٹنا کے مغرب میں ماگو کے بھائی حملکو

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پر حملہ آور ہوا تھا یہ حملہ اچانک اور فی الفور تھا حملکو اس کی توقع نہ رکھتا تھا تاہم کوہستان ایٹنا کی مغربی وادیوں میں جنگ شروع ہوئی تو حملکو نے بڑی دانشمندی بڑی جرات کا اظہار کرتے ہوئے اپنے لشکر کو سنبھالا اور اپنا دفاع کرنے کے ساتھ ساتھ اس نے ڈیوناسوس پر بھی حملے شروع کر دیئے تھے۔

اچانک حملہ کرنے کے بعد شروع شروع میں یونانیوں کو کنعانیوں کے خلاف کچھ فوائد حاصل ہوئے تھے تھوڑی دیر کیلئے انہوں نے کنعانیوں کو پسپا کر کے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا تھا جلد ہی جب حملکو نے اپنے لشکر کو سنبھال لیا اور اپنا دفاع کرنے کے ساتھ ساتھ جارحیت پر اتر آیا تو پھر میدان جنگ کی صورتحال بدلنے لگی پسپا ہوتے ہوئے کنعانی حملکو کی سرکردگی میں سنبھلے اور کرب کے آخری پہر' زلزلے کی کڑک' مشیت کی سزا اور دھند کی مسافت کی طرح وہ یونانیوں پر چھانے لگے۔ اپنے سپہ سالار حملکو کی راہنمائی میں وہ غول در غول اتر کر رزم گاہ میں موت کی خاک اور مرگ کی دھول کی طرح بڑی تیزی سے قہر شدید بن کر یونانیوں پر چھانے لگے تھے۔

ڈیوناسوس کی سرکردگی میں لڑنے والے یونانی یہ امید بھی لگائے ہوئے تھے کہ کچھ دیر تک ڈیوناسوس کا بھائی لیپٹائن کنعانیوں کے امیر البحر ماگو کو شکست دے کر اپنے بھائی ڈیوناسوس کی مدد کے لئے آ پہنچے گا لہٰذا وہ وقت گزارنے کے لئے جنگ کو طول دیتے جا رہے تھے انہوں نے اپنے حملوں میں تیزی کی بجائے سستی پیدا کر لی تھی تاکہ کوہستان ایٹنا میں زیادہ دیر تک جنگ جاری رکھی جا سکے لیکن کافی دیر کے بعد بھی جب لیپٹائن انکی مدد کیلئے نہ پہنچا تو یونانیوں پر وحشت طاری ہونے لگی ان کے دل ٹوٹنے لگے اور وہ مایوسیوں کا شکار ہونے لگے تھے۔

میدان جنگ میں جس وقت یہ خبر پہنچی کہ کھلے سمندر میں کنعانیوں کے امیر البحر ماگو نے لیپٹائن کو نہ صرف یہ کہ شکست دے دی ہے بلکہ یونانیوں کے بہت سارے جہازوں کو غرق کر دیا ہے اور ان گنت ملاحوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے تو ڈیوناسوس کے ماتحت لڑنے والے یونانی لشکری اور زیادہ بددل ہو گئے وہ اپنی اگلی صفوں سے ہٹ کر پچھلی صفوں میں آنا شروع ہو گئے تھے یونانی لشکر کے اندر ایک افراتفری اور ابتری کا عالم برپا ہو گیا تھا جنگ کرتے ہوئے کنعانی سپہ سالار حملکو نے بھی اس صورتحال کا جائزہ لے لیا تھا لہٰذا اس نے اپنے حملوں میں اور زیادہ تیزی اور خونخواری پیدا کر لی تھی پہلے وہ صرف ایک طرف سے حملہ آور ہوا تھا اب اس نے اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کر کے بڑی تیزی اور زور کے ساتھ یونانیوں پر ضربیں لگانا شروع کر دی تھیں جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پہلے یونانیوں کی اگلی صفیں منتشر ہوئیں اس کے بعد ڈیوناسوس کی سرکردگی میں یونانی شکست کا سامنا کرتے ہوء میدان جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔

حملکو اپنے لشکر کے ساتھ ڈیوناسوس کے تعاقب میں لگ گیا تھا اور اسے مارتا کاٹتا ہوا اسکا بڑی تیزی سے پیچھا کرنے لگا تھا یہ تعاقب کتانہ شہر تک جاری رہا اس تعاقب کے دوران حملکو نے ڈیوناسوس کے لشکر کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا تھا۔ ڈیوناسوس اپنے باقی ماندہ لشکر کو لے کر سیراکیوز کی طرف بھاگ گیا تھا جبکہ حملکو نے اپنے تیز رفتار قاصد سمندر کے کنارے کنارے روانہ کئے تاکہ وہ اس کے بھائی اور کنعانیوں کے امیر البحر ماگو کو مطلع کریں کہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ کتانہ شہر کے باہر خیمہ زن ہو کر اس کا انتظار کر رہا ہے یہ قاصد بڑی تیزی سے یہ پیغام لے کر ماگو کے پاس پہنچا اس طرح ماگو بھی اپنے بحری بیڑے کے ساتھ کتانہ شہر کے ساحلی علاقے پر آ کر لنگر انداز ہوا پھر اس نے بھی اپنے لشکر کو اپنے بھائی کے پڑاؤ میں خیمہ زن ہونے کا حکم دے دیا تھا۔ ڈیوناسوس کا بھائی اور سیراکیوز کا امیر البحر لیپٹائن ماگو کے ہاتھوں شکست اٹھانے کے بعد اپنے بچے کھچے لشکریوں کے ساتھ سیراکیوز کی طرف چلا گیا تھا۔

کتانہ شہر میں چند روز تک قیام اور آرام کرنے کے بعد حملکو اور ماگو دونوں بھائیوں نے اپنے لشکر اور بحری بیڑے کے ساتھ سیراکیوز کی طرف پیش قدمی کی ان کے مقابلے میں سیراکیوز کا حکمران ڈیوناسوس اپنے لشکر کے اندر محصور ہو گیا تھا اور اپنے بچے کھچے بحری بیڑے کو بھی اس نے خشکی پر چڑھا کر ایک طرح سے محفوظ کر لیا تھا۔ سیراکیوز سمندر کے کنارے ایک بہت بڑی بندرگاہ ہونے کے علاوہ ایک مضبوط قلعہ بند شہر بھی تھا اطراف میں پتھروں سے بنی ہوئی ایک مضبوط اور ناقابل تسخیر دیوار تھی حملکو اور اسکا بھائی ماگو جب اس شہر کے پاس پہنچے تو حملکو نے شہر کے شمال طرف پڑاؤ کر لیا تھا جبکہ اس کے بھائی ماگو نے سیراکیوز کے سمندر کے اندر دور دور تک اپنے لشکر کو پھیلا دیا تھا یہ ایک بہترین طاقت کا مظاہرہ تھا جو کنعانیوں کی طرف سے یونانیوں کے مرکزی شہر سیراکیوز میں کیا گیا تھا۔ جب سیراکیوز کا یہ محاصرہ طول پکڑنے لگا تو یونانیوں نے دو ایک بار شہر سے باہر نکل کر دشمن کے بحری بیڑے پر حملہ آور ہونے کی کوشش بھی کی لیکن اسے بری طرح اور بدترین شکست دے کر واپس اپنے شہر میں محصور ہو جانے پر مجبور کر دیا گیا تھا یہ صورتحال دیکھتے ہوئے یونانیوں کے حکمران ڈیوناسوس یہ خطرات اور خدشات محسوس کرنے لگا تھا کہ سیراکیوز کا محاصرہ اگر جاری رہا تو ہو سکتا ہے کنعانی شہر کی رسد اور کمک بند کرنے کے بعد شہر کو اپنے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیں اور اگر ایسا ہوا تو کنعانی نہ صرف اسے بلکہ اسکے سارے بحری بیڑے کو موت کے گھاٹ اتار کر رکھ دیں گے ان خیالات اور خدشات کے پیش نظر ڈیوناسوس نے اپنی مدد کے لئے نہ صرف یہ کہ یونان کی طرف تیز رفتار قاصد بھجوائے بلکہ اٹلی کے اندر جو یونانی نوآبادیاں تھیں وہاں بھی انہوں نے اپنی مدد کے لئے ہرکارے بھجوا دیئے تھے۔ ساتھ ہی اس نے ان حکومتوں سے یہ بھی گزارش کی کہ خوراک

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کا سامان بھی مہیا کیا جائے۔

یونان کی طرف سے سب سے پہلے انکا جرنیل جیسٹی لینس ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ سیراکیوز کے یونانیوں کی مدد کے لئے پہنچا اس نے بھی ڈیوناسوس اور اسکے بھائی لیپٹائن کے ساتھ مل کر کنعانیوں کو پسپا کرنے کی کوشش کی لیکن بری طرح ناکام رہا اس طرح باہر سے کمک مل جانے کے باوجود سیراکیوز کے حکمران کنعانیوں سے جان چھڑانے میں بری طرح ناکام رہے تھے لیکن شاید اس جنگ میں یونانیوں کو کنعانیوں کے ہاتھوں مکمل طور پر شکست نہ ہوئی تھی اس لئے کہ جب یہ محاصرہ طول پکڑ گیا تو گرمی کا موسم آپہنچا سمندر کے اندر اپنے بحری بیڑے کے ساتھ سیراکیوز کا محاصرہ کئے کنعانیوں کے اندر موسمی بخار ایک وبا کی صورت میں ٹوٹ پڑا اور لشکری بڑی تیزی سے موت کا لقمہ بننے لگے۔

اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے ہملکو اور اسکے بھائی ماگو نے باہم مشورہ کیا کہ سیراکیوز کا محاصرہ ترک کر کے واپس افریقہ کی طرف روانہ ہو جانا چاہئے تاکہ لشکر کا مزید نقصان نہ ہو لیکن کوچ کرتے کرتے انکے لشکر کا ایک بہت بڑا حصہ اس وبا کی نظر ہو گیا تھا اور جب یہ دونوں بھائی افریقہ میں اپنے مرکزی شہر قرطاجنہ پہنچے تو ان کے ساتھ بہت کم سپاہی ایسے تھے جو اس وبا سے جان چھڑا کر قرطاجنہ پہنچنے میں کامیاب ہوئے تھے۔

سسلی میں یونانیوں کے خلاف اس شاندار فتح کے بعد جب کنعانی لشکر موسمی بخار اور وبا کا شکار ہو کر تقریباً ختم ہو گیا تو ہملکو کو اس کا اس قدر صدمہ ہوا کہ قرطاجنہ پہنچ کر اس نے اپنے آپ کو اپنے گھر کے ایک کمرے کے اندر بند کر لیا اور کھانا پینا ترک کر دیا۔ قرطاجنہ کے حکمرانوں اور اس کے عزیزوں نے اس کی بہتیری منت سماجت کی کہ وہ دروازہ کھول دے اور یہ کہ جو لشکر کا نقصان ہوا ہے اسے بھول جائے لیکن اس نے دروازہ کھولنے سے انکار کر دیا اور اپنے کمرے میں بند ہو کر سسک سسک کر اس نے اپنے آپ کو موت کے گھاٹ اتار دیا اس طرح موسمی بخار کے باعث کنعانیوں کو اپنے لشکر کا بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑا اب انہیں دوسری فکر لاحق ہو گئی تھی کہ اپنے لشکر کے خاتمے کے باعث ہو سکتا ہے یونانی سمندر کے اندر اپنے بحری بیڑے کے ساتھ یلغار کرتے ہوئے ان پر حملہ آور ہو جائیں لٰہذا بڑی برق رفتاری سے کنعانیوں نے اپنے لئے نیا لشکر تیار کرنا شروع کیا اس مقصد کے لئے انہوں نے ٹیونش کو مرکز بنایا اور بڑی برق رفتاری سے نہ صرف یہ کہ انہوں نے جنگی جہاز تیار کرنا شروع کر دیئے تھے بلکہ اپنے لشکر کی تعداد بڑھاتے ہوئے ان کی تربیت کا کام بھی شروع کر دیا گیا تھا۔

○○

○

یوناف اور یوسا ایک روز دریائے فرات کے کنارے آشوریوں کے اس قدیم محل سے باہر بیٹھے ہوئے تھے جسے ان دونوں کی رہائش کے لئے مختص کیا گیا تھا۔ اس وقت شام گہری ہو گئی تھی فضاؤں کے اندر تاریکیاں پھیل گئی تھیں اور ان پر چاند اور ستارے اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمکنے لگے تھے۔ دریائے فرات کے کنارے بیٹھے بیٹھے حسین یوسا نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے یوناف کی طرف گہری نگاہوں سے دیکھا پھر اس نے بڑی مدہم آواز اور رازدارانہ انداز میں اسے مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

سنو یوناف میرے رفیق اگر آج میں تم سے ایک کام کہوں تو کیا تم میری خاطر وہ کام کرو گے اس سوال پر یوناف نے چونک کر یوسا کی طرف دیکھا اور کہا۔ سنو یوسا یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے کہ تم کوئی کام کہو اور میں اسے نہ کروں تم بلا جھجک کہو کہ تم کیا کہنا چاہتی ہو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ کام کیسا ہی مشکل کیوں نہ ہو میں تمہاری خاطر کر گزروں گا اس پر یوسا تھوڑی دیر کیلئے خاموش رہی اس دوران اس کے ہونٹوں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ کھیلتی رہی پھر دوبارہ یوناف کی طرف دیکھا اور پہلے کی طرح دھیمی آواز میں کہنے لگی۔ کیا تم تھوڑی دیر کیلئے مجھے تنہا نہیں چھوڑ سکتے ابلیکا کو میرے پاس بھیج دو میں اس کے ساتھ ایک رازدارانہ گفتگو کرنا چاہتی ہوں بعد میں اس گفتگو سے وہ تمہیں بھی آگاہ کر دے گی اس لئے کہ میرے اور تمہارے تعلقات ایسے ہیں کہ ہم دونوں کے درمیان کوئی بات اور گفتگو راز نہیں رہ سکتی یوسا کی اس مانگ کے جواب میں یوناف تھوڑی دیر تک بڑے غور سے اس کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے ہلکی سی آواز میں پکارا ابلیکا تم کہاں ہو تھوڑی دیر بعد ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیا تو یوناف نے اسے مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

اے ابلیکا! میں اٹھ کر محل میں جا رہا ہوں یوسا تنہائی مانگتی ہے اور ساتھ ہی اس نے تمہیں بھی بلایا ہے شاید وہ کسی موضوع پر تم سے گفتگو کرنا چاہتی ہے اس کے ساتھ ہی یوناف اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور محل کے اندرونی حصے کی طرف چلا گیا تھا جبکہ اسی لمحہ ابلیکا نے یوناف کی گردن سے علیحدہ ہو کر دریائے فرات کے کنارے بیٹھی ہوئی یوسا کی گردن پر لمس دیا اور پھر دھیمی آواز میں اس نے یوسا سے پوچھا۔

سنو یوسا میری بہن کیا یوناف نے جو کچھ کہا ہے یہ درست ہے تم علیحدگی اور تنہائی میں مجھ سے

نذیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کوئی گفتگو کرنا چاہتی ہو اس پر یوسا نے تھوڑی دیر تک اپنی گردن کو جھکائے رکھا وہ کچھ سوچتی رہی پھر ابلیکا کو مخاطب کر کے کہنے لگی اے ابلیکا میں واقعی تمہارے ساتھ ایک اہم موضوع پر گفتگو کرنا چاہتی ہوں اس پر ابلیکا نے اس کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا تو پھر کہو تم کیا کہنا چاہتی ہو مجھے تم اپنی بڑی بہن کی حیثیت سے جانو اور کہو جو تم کہنا چاہتی ہو اگر کوئی مشکل کوئی مصیبت آن پڑی ہے تب بھی مجھ سے کہہ دو میں تمہارے لئے یہ کام کر گزروں گی اس پر یوسا شرم و حیا سے بھرپور آواز میں کہنے لگی سنو ابلیکا! بات ایسی ہے کہ میں براہ راست یوناف سے نہیں کر سکتی۔ اس لئے میں نے یوناف سے کہا ہے کہ مجھے تنہا چھوڑ کر تمہیں بھیج دے تاکہ میں تمہارے ساتھ کھل کر بات کر سکوں اور جو بات میں کہنا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ میں یوناف کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہوں اس لئے میں تمہاری طرف سے یہ مدد چاہتی ہوں کہ یوناف کو میرے ان خیالات سے آگاہ کرو اور اسے میرے ساتھ شادی کرنے پر آمادہ کرو۔ امید ہے کہ تم میرا یہ کام کر گزرو گی۔ یوسا کے اس انکشاف پر ابلیکا نے تھوڑی دیر تک خوشیوں سے بھرپور ہلکا ہلکا قہقہہ لگایا پھر وہ یوسا کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

سنو یوسا یہ انقلاب اور تبدیلی تمہارے اندر کیسے اور کس طرح رونما ہوئی اس پر یوسا پھر بولتے ہوئے کہنے لگی سنو ابلیکا اس سے پہلے میں فریب امید کے سنگیت' ذہن کے الجھاؤ' طلسم وہم' غلاف زنگ' کبر نفس اور بساط طلسمات میں مبتلا رہی ہوں عزازیل سے جدا ہو کر جب سے میں یوناف کے ساتھ زندگی بسر کر رہی ہوں تب سے میں شہر بے ضمیر بے یقینی کے وسوسوں اور فقدان شعور میں دن گذارتی رہی ہوں۔

لیکن اے ابلیکا میں اب یوناف کے ساتھ رہتے رہتے غلام و امام اور پارسا و رند میں فرق' رہبر و رہزن اور سزا و جزا میں امتیاز ابتدا اور انتہا اور اجنبی و آشنا میں تفاوت روشنی اور تاریکی اور محبت و نفرت میں بعد' میکدوں اور معبدوں کے درمیان دوری کو جان اور سمجھ گئی ہوں اب مجھے یہ احساس ہوا ہے کہ زندگی اکیلے اور تنہا بسر کرنے کے لئے نہیں بلکہ زندگی کے ان دنوں کو خوشگواری اور خوشی سے گزارنے کے لئے کسی ہمنوا' ساتھی اور کسی رفیق کی ضرورت ہے جس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر زندگی کے راستوں پر آگے بڑھا جا سکے انہیں خیال کے تحت اے ابلیکا یوناف سے میں نے شادی کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہ اس دنیا میں میرے سامنے یوناف سے بہتر کوئی جوان نہیں جو میرے لئے بہترین اور عمدہ رفیق بن سکے۔ یہاں تک کہنے کے بعد یوسا ایک بار پھر خاموش ہو گئی تھی اسکے سامنے دریائے فرات جس میں کئی کہانیاں دفن تھیں' جس میں کئی جہاں مدفون تھے چاندنی کے خوابوں جیسا چپ اور خاموش بہہ رہا تھا آسمان پر ستارے خاموشی کے ساتھ اپنی اپنی منزلوں کی طرف رواں تھے۔ چاند اپنی کرنوں کے جال زمین کی چھاتی پر پھیلاتا ہوا مسکراتے ہوئے دھرتی کی

طرف دیکھ رہا تھا یوسا دریائے فرات کے کنارے یوں ہی تھوڑی دیر تک چپ اور خاموش بیٹھی رہی پھر وہ دوبارہ بولی اور ابلیکا کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

سنو ابلیکا اب میں نے جیت ہار کو ایک مقدر سمجھ لیا ہے میں تم پر یہ بھی واضح کروں کہ اے ابلیکا یوناف کے ساتھ اجنبیوں کی طرح رہتے ہوئے میں نے اپنی ذات کو یوں محسوس کیا ہے جیسے کوئی ماگھ کی کالی سرد راتوں میں تنہا ٹھٹھرتا ہے جیسے کوئی بوجھل بوجھل یاس کے سایوں میں تنہا بھٹکتا ہے انہیں حالات انہیں واقعات اور انہیں حادثات کے تحت اے ابلیکا میں نے یوناف کے ساتھ شادی کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے بشرط کہ یوناف بھی میرے ساتھ شادی پر آمادہ ہو جائے۔ اس پر آمادہ اسے صرف تم ہی کر سکتی ہو لہٰذا میں تم ہی سے گزارش کرتی ہوں کہ تم ہی میرا یہ پیغام یوناف تک پہنچاؤ اور اسے مجھ سے شادی کرنے پر آمادہ کرو۔

یوسا کی یہ گفتگو سن کر ابلیکا تھوڑی دیر تک خاموش رہی کچھ سوچتی رہی تھی پھر خوشیوں سے بھرپور اسکی آواز سنائی دی سنو یوسا تم جانتی ہو کہ تمہیں یوناف صدیوں پہلے سے چاہتا اور محبت کرتا چلا آ رہا ہے لہٰذا اسے تمہارے ساتھ شادی کرنے پر آمادہ کرنا کوئی مشکل اور دشوار کام نہیں میں سمجھتی ہوں کہ میں جونہی اسے یہ خبر کروں گی کہ یوسا نہ صرف یہ کہ تمہارے ساتھ محبت کرتی ہے بلکہ وہ تم سے شادی پر بھی آمادہ ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ اس کی خوشیوں اسکی مسرتوں کی کوئی انتہا نہ رہے گی اور وہ فوراً تم سے شادی کرنے پر آمادہ ہو جائے گا۔ اس موقع پر میں تم سے یہ بھی پوچھوں گی کہ کیا تم واقعی ہی دل و جان سے یوناف سے محبت کرنے لگی ہو اس پر یوسا نے مسکراتے ہوئے اور شرماتے ہوئے کہا۔

اے ابلیکا تمہارا اندازہ درست ہے اس سے قبل جس قدر زیادہ میں اس سے نفرت کرتی رہی ہوں اب میں اس سے کہیں زیادہ اس سے محبت اور پیار کرنے لگی ہوں اور سمجھو اب اس کے بغیر میری زندگی ادھوری اور ناکام ہے۔ یوسا کا یہ جواب سن کر ابلیکا خوش ہو گئی تھی پھر کہنے لگی تم یہیں بیٹھو میں یوناف کی طرف جاتی ہوں اور اسے ساری گفتگو سے آگاہ کرتی ہوں دیکھو اس کا کیا ردعمل ہوتا ہے اس کے ساتھ ہی ابلیکا یوسا کی گردن پر ہلکا سا لمس دیتے ہوئے علیحدہ ہو گئی تھی۔ دریائے فرات کے کنارے یوسا کے پاس سے اٹھ کر یوناف محل کے اس کمرے میں آ کر بیٹھ گیا تھا جسے دیوان خانے کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا تھوڑی ہی دیر بعد ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیا پھر ابلیکا کی شہد میں ڈوبی ہوئی اور مٹھاس برساتی ہوئی آواز یوناف کی سماعت سے ٹکرائی وہ کہہ رہی تھی سنو یوناف میں تمہارے لئے زندگی کی سب سے بڑی خوشخبری لائی ہوں ایسی خوشخبری جس کی تم توقع تک نہیں کر سکتے اور یہ خوشخبری وہی ہے جس کا شاید تم صدیوں سے انتظار کرتے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

چلے آ رہے ہو ابلیکا کی اس گفتگو کو نظرانداز کرتے ہوئے یوناف نے کہا یہ خوشخبری تو میں تم سے بعد میں سنوں گا پہلے یہ کہو یوسا نے جو مجھ سے تنہائی طلب کی تھی اور تم سے گفتگو کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی تو اس نے تنہائی میں تم سے کیا کہا ہے۔ اس پر ابلیکا نے پھر ایک ہلکا سا لمس دیا اور بھرپور قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

سنو یوناف یوسا سے گفتگو کرنے کے بعد ہی میں تمہیں خوشخبری سنانے آئی ہوں۔ اس پر یوناف نے بڑی بے چینی اور بڑی جستجو میں ابلیکا کو مخاطب کیا اور پوچھا

سنو ابلیکا تم میرے لئے یوسا کی طرف سے کیا خوشخبری لے کر آئی ہو اس پر ابلیکا نے اپنا پھول برساتی ہوئی آواز میں کہنا شروع کیا۔ یوسا نے مجھ سے علیحدگی میں یہ گفتگو کی ہے کہ وہ تم سے محبت کرتی ہے اور تمہارے ساتھ شادی کرنے کی خواہشمند ہے اس انکشاف پر یوناف چونک سا پڑا اور اپنی جگہ پر عجیب سے انداز میں پہلو بدلتے ہوئے اس نے پوچھا اے ابلیکا یہ تم کیا کہہ رہی ہو اس پر ابلیکا نے پھر خوشیوں بھری آواز میں کہا میں تمہارے ساتھ مذاق یا ٹھٹھا تو نہیں کر رہی میں تم سے ٹھیک کہہ رہی ہوں کہ یوسا تم سے محبت کرتی ہے اور تمہارے ساتھ شادی کرنے کی خواہشمند ہے اس نے مجھ پر یہ انکشاف کیا ہے اور مجھ سے منت کی ہے کہ تمہیں اس کے ساتھ شادی کرنے پر آمادہ کروں۔

ابلیکا کے یہ الفاظ سن کر یوناف کی جوان نگاہوں میں ان گنت خوشیاں اور توانا جسم میں بے شمار مسرتیں ناچ اٹھیں تھیں۔ وہ اپنے آپ کو اس مسافر کی طرح خوش محسوس کر رہا تھا جس کے سامنے صحرا میں اچانک چشمے اور سمندر میں روشنی کے مینار کھڑے کر دیئے گئے ہوں اس کی حالت سے لگتا تھا جیسے اس کے بھٹکے ہوئے شوق کارواں کو منزل مل گئی ہو ابلیکا کی طرف سے اس انکشاف پر یوناف اس سے مسافر نواز درخت اور مہکتے شاداب کھیت جیسا خوشکن دکھائی دے رہا تھا ابلیکا نے پھر بولتے ہوئے کہا۔ اگر تمہیں میرے انکشاف پر اعتبار نہیں آ رہا تو اٹھو اس سلسلے میں یوسا سے جا کر بات کر لو یوناف نے اپنی خوشیوں کو چھپاتے ہوئے کہا۔ میں ایسا ہی کروں گا میں ابھی یوسا کی طرف جاتا ہوں اور اس سلسلے میں اس سے گفتگو کرتا ہوں اس کے ساتھ ہی یوناف اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور دیوان خانے سے نکل کر دریائے فرات کے کنارے اس جگہ کی طرف چل دیا تھا جہاں پر یوسا بیٹھی ہوئی تھی۔

یوناف یوسا کے پاس آ کر رک گیا چاندنی بھری رات میں یوسا نے نگاہیں اٹھا کر کچھ ایسی نظروں سے یوناف کی طرف دیکھا جیسے بوجھل آنکھیں برسوں سے نہ جھپکیں ہوں یوناف نے بھی محسوس کیا اس وقت اس کی آنکھوں میں محبت کے چھلکتے جام اور اس کی پر تجسس نظروں میں محبت کے پیغام تھے اس کے لب شیریں پر رقص کرتی تشنگی میں نشہ ہی نشہ اور خمار ہی خمار تھا یوناف نے اس سے یہ بھی محسوس کیا کہ یوسا اس روز اسے اتنی رنگین اتنی حسین اتنی سرشار اتنی لبریز دکھائی دے رہی تھی جیسے پیار کی سوغات جیسے رونمائی کی ساعت اسکا لرزاں پیکر محبت کا ایک تحفہ اور اس کی معصوم نگاہوں میں رقص کرتی ہوئی چمک چاہتوں کا انکشاف کر رہی تھی۔ یوناف نے پیار بھری آواز میں یوسا کو مخاطب کر کے پوچھا۔

سنو یوسا تمہارے ساتھ گفتگو کرنے کے بعد ابلیکا نے مجھ پر نیا اور انوکھا انکشاف کیا ہے سنو یوسا کیا میں اسے اپنی زندگی کا بدترین مذاق یا تمہاری طرف سے ایک سنجیدہ رد عمل سمجھ کر قبول کر لوں۔ اس پر یوسا نے بڑے پیارے انداز میں گردن جھکاتے ہوئے اور اپنی نگاہیں دریائے فرات کے کنارے گیلی ریت کی طرف گاڑتے ہوئے کہا نہ یہ مذاق نہ ٹھٹھا بلکہ یہ ایک زندہ حقیقت ہے ابلیکا نے جو کچھ بھی آپ سے کہا ہے وہ درست اور سچائی پر مبنی ہے آپ کے ساتھ اتنا عرصہ ایک اجنبی کی طرح رہتے ہوئے میں کچھ عجیب سا محسوس کر رہی تھی کبھی کبھی میں اپنے ذہن میں یہ بھی سوچتی تھی کہ آپ میرے متعلق یہ ضرور سوچتے ہوں کہ نجانے کس کوکھ نے اسے جنا کس صحن میں یہ جوان ہوئی اور جانے کس دیس سے چلی یہ کمبخت کے میرے ساتھ رہنے کے باوجود مجھ سے اجنبیت برت رہی ہے لیکن سنو یوناف تمہارے ساتھ رہتے ہوئے صدیوں کی وہ نفرت جو میں نے اپنے دل میں پال رکھی تھی نہ صرف وہ دھوئیں کی طرح غائب ہو گئی بلکہ میں تم سے اپنی جان اپنی روح بلکہ اپنے جسم سے بھی بڑھ کر محبت کرنے لگی ہوں اب میری اس پیشکش کا تم جو بھی فیصلہ کرو میں اسے مقدر جان کر قبول کر لوں گی یہاں تک کہنے کے بعد یوسا خاموش ہو گئی تھی۔

یوسا کی یہ گفتگو سن کر یوناف کے چہرے پر ایک بار پھر گہری مسکراہٹ رقص کر گئی تھی۔ پھر دوبارہ اس نے یوسا کو مخاطب کر کے کہا سنو یوسا جو تم نے اپنی نفرت کو محبت اپنے کرودھ کو چاہتوں میں بدل دیا ہے تو میرے رد عمل کو بھی سنو تم جانتی ہو میں صدیوں سے تمہیں چاہتا اور تم سے محبت کرتا چلا آ رہا ہوں۔ اور اس طویل عرصے میں تمہارے ساتھ میری محبت کندن ہو کر رہ گئی ہے۔ میں تمہیں اپناتے ہوئے اور تم سے شادی کرتے ہوئے بے پناہ خوشی اور توانیت محسوس کر رہا ہوں۔ اور تمہاری اس پیشکش کا جواب میں یوں دیتا ہوں کہ آج ہی ہم دونوں اپنے آپ کو میاں بیوی کے بندھن میں باندھ لیں گے۔ اب تم میرے ساتھ آؤ تاکہ اس بندھن کی ابتدا کریں اس کے ساتھ ہی یوناف کی طرف دیکھا پھر اس نے اپنا نرم و گداز ہاتھ یوناف کے ہاتھ میں دے دیا تھا۔ اس کے بعد وہ دونوں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے محل کے اندر چلے گئے تھے پھر اسی رات دونوں اس محل میں میاں بیوی کے رشتے میں باندھ دیئے گئے تھے۔

اپنی شادی کے تین روز بعد دوپہر کے وقت یوناف اور یوسا کھانا کھانے کے بعد محل کے ایک حصے میں بیٹھے باہم گفتگو کر رہے تھے کہ ایک آشوری کارکن وہاں آیا اور یوناف کو مخاطب کر کے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کہنے لگا مجھے آپ کی طرف آشوریوں کے بادشاہ سارگون نے بھیجا ہے اور اس نے آپ کو طلب کیا ہے وہ شاید کسی اہم موضوع پر آپ سے گفتگو کرنا چاہتا ہے اس کارکن کی اطلاع پر یوناف نے کچھ سوچا پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا تم جاؤ میں تیار ہو کر بادشاہ کی طرف جاتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ کیا کہتا ہے۔ یوناف کا یہ جواب سن کر وہ کارکن چلا گیا یوناف اور بیوسا دونوں وہاں سے اٹھے اپنی تیاری کی پھر وہ دونوں میاں بیوی آشوریوں کے بادشاہ سارگون کی طرف چل دیئے تھے۔

یوناف اور بیوسا نینوا کے شاہی محل میں آشوریوں کے بادشاہ سارگون کے سامنے جب پیش ہوئے تو سارگون نے بڑی عزت اور احترام کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں اپنے پہلو میں جگہ دی پھر اس نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا سنو یوناف اس نینوا شہر میں میں تمہیں ایک عرصے سے دیکھتا چلا آ رہا ہوں بلکہ مجھے کچھ بزرگ آشوریوں نے یہ تک بتایا ہے کہ تم اس شہر میں شلمانصر کے زمانے سے چلے آ رہے ہو اور مجھ پر یہ بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ جس طرح تم اب جوان اور توانا ہو ایسے ہی تم شلمانصر کے زمانے میں تھے جو تمہارے ساتھ لڑکی تمہارے پہلو میں بیٹھی ہوئی ہے اس کی بھی کچھ ایسی ہی کیفیت ہے کیا تم بتاؤ گے کہ اس معاملہ میں کیا راز ہے اور یہ کہ اس لڑکی کے ساتھ تمہارا کیا رشتہ ہے۔ سارگون کے ان سوالوں کے جواب میں یوناف مسکرانے لگا پھر کہا

اے آشوریوں کے عظیم بادشاہ! جہاں تک برسوں تک جوان اور توانا رہنے کا راز ہے تو اس سے متعلق میں گزارش کروں کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ میں ایک عرصہ سے ایسا ہی چلا آ رہا ہوں پر اس راز کو میں راز ہی رکھتا ہوں کسی پر اس کا انکشاف نہیں کرتا آپ کا دوسرا سوال یہ کہ میرا اس لڑکی سے کیا تعلق ہے تو اے بادشاہ اس لڑکی کا نام بیوسا ہے اور یہ میری بیوی ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ہم دونوں میاں بیوی تمہارے اس محل میں قیام کئے ہوئے ہیں جہاں کبھی آشوریوں کے بادشاہ رہائش پذیر ہوا کرتے تھے یوناف کا یہ جواب سن کر سارگون تھوڑی دیر کیلئے خاموش رہا پھر کہنے لگا۔

سنو یوناف مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ تم دونوں میاں بیوی ہو اور ہاں مجھے یہ جاننے کی ضرورت نہیں ہے کہ تم کیوں عرصے سے جوان چلے آ رہے ہو میں نے تو تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ میں جانتا ہوں بلکہ میرے مشیر بھی یہ مشورہ دے چکے ہیں کہ تم ایک انتہائی جرات مند دانش ور انسان ہو اور ہمیشہ نیکی پر مبنی مشورے دیتے ہو آشوریوں کا بادشاہ بننے کے بعد اطراف کی حکومتوں میں میرے لئے مسائل اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جن کی بنا پر میں ان کے خلاف لشکر کشی کرنے پر مجبور ہو گیا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ لشکر میں شامل ہو تاکہ میں تمہاری جنگی صلاحیت سے

فائدہ اٹھا سکوں اب بولو تم میری اس پیشکش کے جواب میں کیا کہتے ہو۔

اس پر یوناف نے بغیر کسی توقف کے بادشاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اے آشوریوں کے عظیم بادشاہ میں آپ کی اس پیشکش کو قبول کرتا ہوں جس طرح میں شلمانصر سے لے کر اب تک آشوری لشکر میں اپنے فرائض ادا کرتا رہا ہوں اسی طرح میں آپ کے ساتھ رہ کر بھی اپنا فرض ادا کروں گا اور فرض کی اس ادائیگی میں میری بیوی بھی میرے ساتھ ہو گی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں جب بھی آپ میری ضرورت محسوس کریں آپ جس وقت چاہیں اور جب چاہیں مجھے طلب کر سکتے ہیں میں کبھی بھی پس و پیش نہیں کروں گا یوناف کا یہ جواب سن کر سارگون خوش ہوا اور کہنے لگا اب تم دونوں میاں بیوی جاؤ میں تم سے یہی جواب سننے کا خواہشمند تھا میں شاید چند دن تک اپنے لشکر کے ساتھ یہاں سے کوچ کروں کوچ سے چند روز پہلے ہی تمہیں مطلع کر دوں گا اس کے بعد سارگون نے ایکبار پھر یوناف کا شکریہ ادا کیا اور یوناف بیوسا کو لے کر نینوا کے اس شاہی محل سے نکل گیا تھا۔

اپنے لشکر کو مناسب ترتیب دینے اور جنگی تیاریاں مکمل کرنے کے بعد آشوریوں کے بادشاہ سارگون نے اپنے کام کی ابتدا کی اس کے تخت نشین ہوتے ہی مملکت کے چاروں طرف باغیوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا تھا اس نے ایک بہت بڑا لشکر ترتیب دیا اس کے بعد اس نے باری باری ہر طرف اپنی مہموں کو ترتیب دینے کا کام شروع کیا یوناف کو ایک رازدار مشیر اور سالار کی حیثیت سے سارگون نے اپنے ساتھ رکھا اور سب سے پہلے وہ شمالی مہم کی طرف روانہ ہوا باقی قوتیں کوہستان آرمینیہ کے اندر آشوریوں کا مقابلہ کرنے کے لئے جمع ہوئیں لیکن سارگون نے طوفانی انداز میں ان پر حملہ آور ہو کر ان کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ باغی قوتوں اور آشوریوں کے درمیان جھیل آرمینیہ کے آس پاس ایک ہولناک جنگ ہوئی جسے تاریخ میں رفیا کے نام سے یاد کیا گیا اس جنگ میں سارگون نے پوری طرح باغیوں اور اپنے دشمنوں کی قوت توڑ کر رکھ دی اور اپنی سپاہ اس شمال میں دور دور تک پھیلا دی اور آشوری سلطنت کو اس نے کم از کم مستقبل قریب کے لئے اس کی طرف سے بالکل بے فکر بنا دیا تھا۔

شمال میں بغاوتوں کو فرو کرنے اور اپنے دشمنوں کا قلع قمع کرنے کے بعد سارگون اپنی مشرقی سرحدوں اور ماد کی سلطنت کی مغربی طرف متوجہ ہوا جہاں ایرانی سلطنت کے بل بوتے پر نیم خود مختار قبائل آشوریوں کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے ان کی حدود میں گھس کر انکی املاک کو نقصان پہنچانے لگے تھے یہاں بھی سارگون نے سختی اور تندہی سے مقابلہ کیا وہ ان قوتوں کو کچلتا ہوا ان کو پیچھے ہٹاتا ہوا جبل زاگروس تک چلا گیا تھا اور اس طرح سے اس نے مشرق میں بھی اپنے دشمنوں کو اچھی طرح کچلنے کے بعد انہیں مشرقی سرحد پر اس نے بڑے مضبوط قلعے بنا دیئے تھے اور ان

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

قلعوں کے اندر اس نے اپنے لشکری متعین کر دیئے تھے تاکہ آشوریوں کی مشرقی سرحدیں محفوظ رہیں اور انہیں آنے والے دنوں میں کوئی خطرہ محسوس نہ ہو۔

شمال اور مشرق میں اپنے باغیوں اور دشمنوں کو درست کرنے کے بعد سارگون پھر حرکت میں آیا اور مغرب کی طرف بڑھا مغرب میں اشدود کے بادشاہ نے آشوریوں کے خلاف علم بغاوت کر دیا تھا اور اس بادشاہ کو مصر اسرائیلیوں کی دونوں سلطنتوں یہاں تک کہ شام کے آموری حکمرانوں سے بھی مدد مل رہی تھی یہ سارے بادشاہ مل کر اشدود کے بادشاہ کو اکسا رہے تھے کہ آشوریوں کے خلاف بغاوت کرے اور یہ کہ آشوریوں کا بادشاہ ان پر چڑھے گا تو وہ اس کی مدد کریں گے لیکن سارگون ایسے زور دار انداز میں اشدود پر حملہ آور ہوا کہ اس کے سامنے کسی لشکر کی قوت کو بھی دم مارنے کی مہلت نہ ملی اور اشدود کو شکست دینے کے بعد اس نے اپنی مغربی سرحدوں کو بھی محفوظ کر لیا تھا ایسا کرنے کے بعد سارگون شام کی آموری سلطنت کی طرف متوجہ ہوا اسے بھی اس نے اپنا مطیع و فرمانبردار بنایا اس کے بعد اس نے جنوب کی طرف دھیان دیا جہاں بابل کی حکمرانی کلدانی قوم اور ایران اور بابل کے درمیان حکومت کرنے والی عیلامی قوم نے ایک دوسرے سے اتحاد کرنے کے بعد مشترکہ لشکر ترتیب دیا تھا اور ان کا خیال تھا کہ اس مشترکہ لشکر کے ساتھ آشوریوں پر حملہ آور ہوں گے اور ان کو شکست دے کر ماضی میں ان کے ہاتھوں ناکامی کے داغ دھو کر رکھ دیں گے اپنی شمالی مغربی مشرقی سرحدوں کو درست کرنے کے بعد سارگون اپنے لشکر کے ساتھ جنوب کی طرف بڑھا اور کلدانی قوم کے خلاف حرکت میں آیا۔

اس وقت نوحؑ اور ابراہیمؑ کی اقوام کی سرزمینوں پر کلدانی حکومت کر رہے تھے اور ان کا مرکزی شہر بابل تھا ان سرزمینوں میں سمیری اور اکاری اقوام کے بعد یہ کلدانی حکمران ہوئے تھے ان سب کا تعلق عرب کے صحراؤں سے تھا اور یہ عربی نسل سے تعلق رکھتے تھے ان کے سب سے بڑے دیوتا کا نام مروک تھا جسے وہ اپنا خدا خیال کرتے تھے تاہم وہ دوسری سامی اقوام کی طرح دیوتا کی پوجا اور پرستش بھی کیا کرتے تھے۔

عیلامی قوم کا تعلق بھی عرب کے صحراؤں ہی سے تھا اور یہ بھی سامی نسل سے تعلق رکھتے تھے ان کا مرکزی شہر شوش تھا اس قوم نے خوزستان، مہرستان، پشتکوہ اور کوہ بختیاری کے علاقوں میں ایک مضبوط اور طاقتور سلطنت قائم کر رکھی تھی ان کی سلطنت مغرب کی طرف دریائے [illegible] تک مشرق میں پارس کے تھوڑے حصے تک شمال کی سمت اس شاہراہ تک جو بابل سے ہمدان جاتی تھی اور جنوب کی طرف بوشہر اور خلیج فارس تک پھیلی ہوئی تھی۔ ان کے بڑے بڑے شہر مادا کتوردی، اھواز، قایدالو وغیرہ تھے اس قدیم سامی قوم کے عقیدے کے مطابق اس کا سب سے بڑا اور بزرگ دیوتا شیوشناک تھا اس کے ماتحت چھ اور خدا تھے اس کے بعد روحیں بھی مقدس مانی جاتی تھیں۔ ان میں سے ہر روح کو خدا سمجھا جاتا تھا عیلامی بھی بابلیوں کی طرح خداؤں کے مجسمے بناتے تھے اور ان مجسموں کو دوسرے شہر میں لے جاتے اور یہ خیال کرتے کہ اس شہر کے خدا کا تبادلہ کر دیا گیا ہے ان کا مذہب مشرک اور بت پرستی تھا اور بابلیوں کے مذہب سے مشابہہ تھا۔ ان کے مذہبی آداب و رسومات بھی اہل بابل سے ملتے جلتے تھے۔

سارگون اپنے لشکر کے ساتھ برق رفتاری سے پیش قدمی کرتا ہوا جنوب کی طرف بڑھا اور اپنے لشکر کے ساتھ اس نے اس جگہ آ کر پڑاؤ کیا جہاں پر عیلامی اور کلدانی سلطنت کی سرحدیں ملتی تھیں ایسا کرنے میں سارگون یہ احتیاط سامنے رکھے ہوئے تھا کہ کلدانی اور عیلامی اقوام کے لشکر ایک دوسرے سے مل کر اور متحد ہو کر اس کے سامنے نہ آنے پائیں لہٰذا اس نے دونوں اقوام کے درمیان پڑاؤ کر لیا تھا تاکہ علیحدہ علیحدہ دونوں اقوام کی قوت پر وہ ضرب لگا سکے اپنے وہاں پڑاؤ کے دوران سارگون نے اپنے تیز رفتار قاصد کلدانی سلطنت کے مرکزی شہر بابل اور عیلامی سلطنت کے مرکزی شہر سوش روانہ کر دیئے تھے۔

جو قاصد اس نے بابل کی طرف روانہ کئے تھے ان کے ذریعے سے سارگون نے بابل کے بادشاہ مروک بلدان سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ بابل شہر کے اندر بابل کے سب سے بڑے دیوتا مردوک کے ساتھ آشوریوں کے سب سے بڑے دیوتا آشور کی بھی پوجا پاٹ اور پرستش کی جائے اور یہ کہ کلدانی اپنے آپ کو آشوریوں کا ماتحت اور فرمانبردار ہونے کا اعلان کریں اور آشوریوں کو ایک معقول رقم سالانہ خراج کے طور پر پیش کیا کریں کلدانیوں کے بادشاہ مروک بلدن نے آشوریوں کے بادشاہ سارگون کے اس مطالبے کو مسترد کر دیا لہٰذا بابل سے سارگون کے کارکن ناکام لوٹ گئے تھے۔

سارگون نے اپنے جو قاصد عیلامی قوم کے مرکزی شہر سوش کی طرف روانہ کئے تھے ان کے ہاتھ سارگون نے عیلامی قوم کے بادشاہ ستروک نکدی سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ اپنی قوم آشوریوں کے غلبے کو تسلیم کرے اور سالانہ آشوریوں کو معقول رقم خراج کے طور پر ادا کرنے کا بھی انتظام کرے۔ عیلامی قوم کے بادشاہ ستروک نکدی سے سارگون نے یہ بھی مطالبہ کیا تھا اس طرح عیلامیوں کے سارے شہروں کے اندر ان کے سب سے بڑی دیوتا شیوشناک کی پرستش اور عبادت کی جاتی ہے اسی طرح عیلامی قوم کے سارے شہروں میں آشوریوں کے سب سے بڑے دیوتا آشور کی بھی پوجا پاٹ کی جائے اور جو اہمیت عیلامی قوم کے سب سے بڑے دیوتا شیوشناک کو ہے وہی اہمیت عیلامی قوم میں آشوریوں کے دیوتا آشور کو بھی دی جائے کلدانیوں کے بادشاہ مروک بلدان کی طرح عیلامیوں کے بادشاہ ستروک نکدی نے بھی آشوریوں کے بادشاہ سارگون کے اس مطالبے کو رد کر دیا تھا لہٰذا سارگون کے قاصد عیلامیوں کے مرکزی شہر سوش سے بھی ناکام اور نامراد لوٹ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

آئے تھے۔

بابل اور شوش شہر سے اپنے قاصدوں کے ناکام لوٹنے کے بعد ایک روز سارگون نے یوناف کو اپنے خیمے میں طلب کیا یوناف جب بیوسا کے ساتھ سارگون کے خیمے میں داخل ہوا تو سارگون نے اٹھ کر دونوں کا استقبال کیا اور چمڑے کی ایک نشست پر ان کو بیٹھنے کا اشارہ کیا جب وہ دونوں میاں بیوی اس پر بیٹھ گئے تب سارگون بھی ان کے سامنے جم کر بیٹھ گیا پھر وہ مسکراتے ہوئے یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو یوناف میں دیکھتا ہوں کہ جب کبھی بھی تم کہیں جاتے ہو تو اپنی بیوی بیوسا کو تم ضرور اپنے ساتھ رکھتے ہو کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے یا اس کا ساتھ تمہارے لئے طاقت اور تقویت کا باعث بنتا ہے۔ سارگون کے اس سوال پر یوناف اور بیوسا دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی پھر یوناف نے ایک بار بیوسا کی طرف گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا سنو بادشاہ میں اور بیوسا دونوں میاں بیوی ہی نہیں بلکہ ہم نیکی کے نمائندے بھی ہیں اور اپنی اس حیثیت میں ہم نے ایک دوسرے سے اپنی زندگی کا کوئی بھی پہلو چھپا کر نہیں رکھا ہوا دوسری وجہ ہماری ہر وقت ساتھ رہنے کی یہ ہے کہ ہم دونوں کے ساتھ رہنے سے ہماری طاقت اور قوت میں اضافہ ہوتا ہے اے بادشاہ ہمارے کچھ ذاتی دشمن بھی ہیں جو صدیوں سے ہمارا تعاقب کرتے چلے آ رہے ہیں لہٰذا اس دشمنی کی بنا پر میں بیوسا کو ہمہ وقت اپنے ساتھ رکھتا ہوں تاکہ ضرورت کے وقت میں اس کا دفاع کر سکوں اس کے کام آسکوں اور یہ بھی ضرورت کے وقت میری حفاظت اور میری نگہبانی کر سکے۔

اے بادشاہ یہ بیوسا جو میری بیوی ہے یہ کوئی عام لڑکی نہیں بلکہ میری طرح عجیب و غریب اور مافوق الفطرت قوتوں کی مالک ہے عام زندگی کے علاوہ یہ میدان جنگ میں بھی کارہائے نمایاں ادا کر سکتی ہے جن کی کسی عام آدمی سے امید نہیں کی جا سکتی اور میدان جنگ کے اندر بڑے بڑے سورما اور جنگجوؤں کا بھی مقابلہ کر سکتی ہے ان وجوہات کی بنا پر اے بادشاہ ہم دونوں اکٹھے رہتے ہیں۔ تاکہ دونوں مشکل وقت میں ایک دوسرے کا دفاع کر سکیں یہاں تک کہنے کے بعد یوناف خاموش ہو گیا تو سارگون نے پھر بولتے ہوئے کہا۔

سنو یوناف میں نے تمہیں اس لئے طلب کیا ہے کہ تم جانتے ہو جو قاصد میں نے کلدانیوں کے مرکزی شہر بابل اور عیلامیوں کے شہر شوش کی طرف بھجوائے تھے اور جن کے ذریعے سے میں نے دونوں بادشاہوں سے کچھ مطالبے کئے تھے وہ قاصد ناکام لوٹ آئے ہیں اور دونوں اقوام کے بادشاہوں نے ہمارے مطالبات ماننے سے انکار کر دیا ہے لہٰذا اب اس کے سوا ہمارے لئے کوئی چارہ کار نہیں کہ ہم ان دونوں اقوام کے خلاف جنگ کی ابتدا کریں ان حالات پر اے یوناف میں نے اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے ایک حصہ میرے ساتھ کام کرے گا۔ میں اس حصے کے ساتھ قوم عیلام کے مرکزی شہر شوش کی طرف بڑھوں گا اور اس قوم کے بادشاہ ستروک نخندی کو شکست دے کر اس کے شہروں پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کروں گا لشکر کا دوسرا حصہ تمہاری کمان داری میں رہے گا تم دونوں میاں بیوی اس لشکر کے ساتھ کلدانیوں کے مرکزی شہر بابل کا رخ کرو گے اور مجھے قوی امید اور یقین ہے کہ تم بابل کو فتح کرنے کے بعد اس کے دوسرے شہروں پر بھی قبضہ کرنے میں کامیاب اور کامران ہو جاؤ گے۔ لہٰذا اے یوناف آج کی رات ہی لشکر کی تقسیم کر کے اس کو دو حصوں میں بانٹ دیا جائے گا اور صبح طلوع ہوتے ہی تم اپنے لشکر کے ساتھ بابل کی طرف کوچ کر جانا جبکہ میں عیلامیوں کے مرکزی شہر شوش کی طرف روانہ ہو جاؤں گا اب تم دونوں میاں بیوی اپنے خیمے میں جا کر آرام کرو کیونکہ کل کو صبح ہمیں یہاں سے کوچ کرنا ہو گا اس کے ساتھ ہی یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی سارگون کے پاس سے اٹھ کر اپنے خیمے کی طرف چلے گئے تھے۔

اگلے روز آشوریوں کے بادشاہ سارگون نے اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ عیلامیوں کے مرکزی شہر شوش کی طرف کوچ کیا سارگون کا خیال تھا کہ اس کے مقابلے میں قوم عیلام کوئی مزاحمت نہ کرے گی اور وہ اس پر جلد غلبہ حاصل کر کے اس کے دو شہروں پر بھی غلبہ حاصل کر لے گا۔ اور اپنی مرضی اور منشا کے مطابق ان پر خراج کی سالانہ رقم مختص کرے گا لیکن سارگون کو یہ خبر نہ تھی کہ قوم عیلام نے آشوریوں کے مقابلے میں بنی اسرائیل کی دونوں سلطنتوں سے بھی مدد طلب کر لی ہے اور جس وقت سارگون اپنے لشکر کے ساتھ عیلام کے مرکزی شہر شوش کی طرف پیشقدمی کر رہا تھا اس سے پہلے ہی فلسطین سے ایک لشکر عیلامیوں کے بادشاہ ستروک نخندی کی مدد کیلئے پہنچ چکا تھا۔

عیلامیوں کے بادشاہ ستروک نخندی کو یہ خبر بھی ہو چکی تھی کہ آشوریوں کا بادشاہ سارگون اپنے آدھے لشکر کے ساتھ ان کے مرکزی شہر شوش کی طرف کوچ کر رہا ہے یہ جاننے کے بعد اس کے حوصلے کچھ بلند ہو گئے تھے اس لئے کہ پہلے وہ اس خبر سے خوفزدہ تھا کہ سارگون اپنے جرار لشکر کے ساتھ شوش کا رخ کرے گا لیکن جب اسے یہ خبریں پہنچیں کہ اس نے اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے آدھا حصہ اس نے بابل کی طرف روانہ کر دیا ہے اور آدھے حصے کے ساتھ وہ اس کے مرکزی شہر شوش کی طرف بڑھ رہا ہے تو ستروک نخندی کو کچھ حوصلہ ہوا اس لئے کہ آشوریوں کے لشکر کی تعداد اب پہلے کی نسبت آدھی ہو گئی تھی اس نے اس لشکر کو جو اسرائیلیوں کی طرف سے اس کی مدد کے لئے آیا تھا ساتھ ملا کر ایک متحدہ لشکر کی صورت میں آشوریوں کے بادشاہ سارگون کے لشکر کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کر لیا تھا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ستروک تنخندی ایک سرحدی مقام پر کو ہستانی سلسلے میں بنی اسرائیل کے لشکر کے ساتھ آشوریوں کے بادشاہ سارگون کی گھات میں بیٹھا ہوا ہے لہٰذا مردک بلدان اپنے اہل خانہ کے ساتھ فوراً شوش سے نکلا اور قریب ہی کو ہستانی سلسلے میں جا پہنچا جہاں ستروک تنخندی گھاٹ میں بیٹھا ہوا تھا۔ مردک بلدان اس کو ہستانی سلسلے میں داخل ہوا اور وہاں اس نے عیلام کے بادشاہ ستروک تنخندی سے ملاقات کی اور اس سے استدعا کی کہ آشوریوں کے بادشاہ سارگون نے چونکہ بابل پر حملہ کر دیا ہے لہٰذا وہ اپنے لشکر کے ساتھ بابل شہر کا محاصرہ کرنے والے آشوریوں پر حملہ کر دے اس طرح بابل شہر کو آشوریوں کے ہاتھوں فنا ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔

ستروک تنخندی نے بابل کے بادشاہ مردک بلدان کو بڑا مایوس کن جواب دیتے ہوئے کہا اے بادشاہ اس وقت میں مجبور ہوں کہ تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا شاید تمہیں یہ خبر نہیں کہ آشوریوں کے بادشاہ سارگون نے ان سرزمینوں کا رخ کرتے ہوئے اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے ایک حصہ اس کے ایک جرنیل کی سرکردگی میں بابل شہر کا محاصرہ کر چکا ہے جبکہ دوسرے حصے کے ساتھ خود سارگون ہمارے مرکزی شہر شوش پر حملہ آور ہونے کے لئے پیش قدمی کر رہا تھا کہ کو ہستانی سلسلے کے باہر ایک کھلے مقام پر ہمارے اور اس کے درمیان جنگ ہوئی جنگ میں ہم نے سارگون کو مکمل طور پر شکست تو نہیں دی لیکن ہم نے اسے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا ہے اب وہ میدان جنگ سے نکل کر تو کہیں جا چکا ہے پر کوئی خبر نہیں کہ وہ کس جگہ پر ہے۔ اس کو ہستانی سلسلوں میں گھاٹ پر بیٹھنے کا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ اگر دوبارہ آشوریوں کا بادشاہ سارگون اگر ہمارے مرکزی شہر شوش کی طرف بڑھنے کا ارادہ کرے تو ہم پھر اس کی راہ روکیں اور اسے پسپا ہونے پر مجبور کر دیں لہٰذا اے بابل کے عظیم بادشاہ میں اس موقعہ پر تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا میں نہ ہی اس کو ہستانی سلسلے کی گھاٹ سے نکل سکتا ہوں یہیں گھات میں بیٹھ کر میں آشوریوں کے بادشاہ سارگون کو اپنے مرکزی شہر شوش کی طرف جانے سے روک سکتا ہوں۔

اور اے بابل کے عظیم بادشاہ اگر میں اپنے اس کو ہستانی سلسلے کی گھات کو چھوڑ کر اپنے لشکر کے ساتھ بابل کی طرف کوچ کر جاؤں تاکہ تمہارے شہر کی حفاظت کی جا سکے تو پھر یاد رکھو سارگون اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ میرے مرکزی شہر شوش کی طرف کوچ کر جائے گا اور پھر اس کے راستے میں کوئی ایسی قوت کوئی ایسی طاقت حائل نہ ہو گی جو اسے میرے مرکزی شہر شوش کی طرف بڑھنے سے روک سکے ایسی صورت میں نہ صرف وہ میرے مرکزی شہر شوش کی طرف بڑھنے سے روک سکے ایسی صورت میں نہ صرف وہ میرے مرکزی شہر شوش کو تباہ و برباد کر دے گا بلکہ میری پوری سلطنت کے اندر وہ آگ اور خون کا ایسا کھیل کھیلے گا کہ سارے عیلامیوں کو وہ چن چن کر قتل کرے گا

شوش کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے آشوریوں کا بادشاہ سارگون جب عیلامیوں کے ایک چھوٹے شہر کے قریب پہنچا تو عیلامیوں کا بادشاہ ستروک تنخندی اپنے لشکر کے ساتھ آشوریوں کی راہ میں آ کھڑا ہوا کھلے میدانوں کے اندر دونوں ایک دوسرے سے ٹکرائے اور گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی عین اس وقت جبکہ جنگ زوروں پر آ گئی تھی قریب ہی کو ہستانی سلسلے سے اچانک اسرائیلی لشکر نمودار ہوا اور اس نے سارگون کی پشت کی طرف سے زوردار حملہ کر دیا تھا وقتی طور پر سارگون کے لشکر میں اس اچانک اور زوردار حملے سے افراتفری اور بدنظمی سی برپا ہو گئی تھی اور اسی بدنظمی کی حالت میں اس کے کافی سپاہی اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے تاہم سارگون نے فوراً اس صورتحال پر قابو پا لیا اور اپنے لشکر کو پیچھے ہٹاتے ہوئے اس نے آشوریوں کو دشمن کی دو طرفہ مار سے نکال لیا تھا۔ سارگون کو اس مختصر سی جنگ میں کافی نقصان پہنچانے کے بعد ستروک تنخندی اور اسرائیلیوں کے لشکر دونوں ہی واپس قریبی کو ہستانی سلسلے میں داخل ہو گئے تھے۔

سارگون کو جب خبر ہوئی کہ عیلامیوں کی مدد کیلئے اسرائیل کی دونوں سلطنتوں کا متحدہ لشکر بھی پہنچ گیا ہے تو اس نے عیلامیوں کی مرکزی شہر شوش کی طرف پیش قدمی روک دی تھی اس نے کچھ دن تک وہیں احتیاط کے تحت پڑاؤ ڈالے رکھا کہ قریبی کو ہستانی سلسلے سے عیلامی اور اسرائیلی پھر اچانک اس کے لشکر پر حملہ آور نہ ہو جائیں اور جب اسے یہ یقین ہو گیا کہ اس کے دشمن کے دونوں لشکر کو ہستانی سلسلے میں بیٹھ چکے ہیں تو وہ اپنے لشکر کے ساتھ واپس مڑا اور بابل کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

دوسری طرف یوناف نے اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ بڑی برق رفتاری سے بابل کی طرف پیش قدمی کی تھی شہر کے قریب آ کر اس نے شہر کا محاصرہ کر لیا اور اس زور سے وہ شہر پر حملہ آور ہوا کہ شہر کا محافظ لشکر بری طرح بوکھلا اٹھا تھا یوناف نے کئی بار رسوں کی سیڑھیوں سے شہر پناہ پر چڑھنے کی کوشش کی جس کے دوران شہر کے محافظ لشکر کا کافی نقصان ہوا ان حملوں کے دوران بادشاہ مردک بلدان نے جب دیکھا کہ دشمن بابل کی فصیل پر تابڑ توڑ حملے کر دیئے ہیں تو وہ گھبرا اٹھا ان حملوں کی تیزی' تندی اور برق رفتاری سے اس نے یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ جلد یا بدیر دشمن بابل کو ضرور فتح کر لے گا لہٰذا وہ رات کی تاریکی میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ شہر پناہ کا دروازہ کھول کر نکلا اور بابل شہر کے محافظ لشکر اور شہریوں کو یوناف اور اس کے لشکریوں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر بھاگ نکلا۔

گمنام راستوں پر دن رات سفر کرتے ہوئے اپنے اہل خانہ کے ساتھ بابل کا بادشاہ مردک بلدان' عیلامیوں کے مرکزی شہر شوش میں داخل ہوا وہاں پہنچ کر اسے پتہ چلا کہ عیلام کا بادشاہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہمارے سب سے بڑے دیوتا شوشناک کو اٹھا کر وہ اپنے مرکزی شہر نینوا کی طرف لے جائے گا اور میری سلطنت کے اندر مکمل طور پر تباہی اور بربادی پھیلا کر رکھ دے گا لہٰذا اے بادشاہ اس وقت میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا اور اگر میں ایسا کروں تو گویا میں اپنے ہی ہاتھوں اپنی سلطنت کی تباہی کا باعث بنوں گا اس موقع پر میں تمہیں یہ ہی مشورہ دوں گا کہ تم واپس بابل جاؤ اور شہر کے اندر محصور ہو کر آشوریوں کا دلیری اور جرات مندی سے مقابلہ کرو۔ ستروک نخنتدی کا یہ جواب سن کر بابل کا بادشاہ مردک بلدان بڑا مایوس ہوا اور وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ رات کو اس کوہستانی سلسلے سے کوچ کر گیا تھا۔

بابل کا بادشاہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ رات کی تاریکی میں جب عیلامیوں کے بادشاہ ستروک نخنتدی کی طرف چلا گیا یہ خبر آگ کی طرح پھیل گئی کہ بادشاہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ بابل چھوڑ گیا ہے تو شہر کے محافظ لشکری بددل ہو گئے اور وہ یوناف کے لشکر کا مقابلہ کرتے ہوئے کترانے لگے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ رات کی تاریکی میں اچانک ایک روز یوناف نے شب خون مارا رسوں کی سیڑھیوں کی مدد سے وہ شہر کی فصیل پر چڑھ گیا اور پھر آناً "فاناً" شہر کے محافظوں کا قلع قمع کرنے کے بعد اس نے بابل شہر پر قبضہ کر لیا تھا۔

بابل کا بادشاہ مردک بلدان عیلامیوں کے بادشاہ ستروک نخنتدی سے کوہستانی سلسلے میں بات کرنے کے بعد جب گمنام راستوں پر سفر کرتے ہوئے بابل کی طرف بڑھا تو اسے خبر ملی کہ آشوریوں نے بابل کو فتح کر لیا ہے لہٰذا اس نے اپنا رخ موڑا اور بابل کی طرف جانے کی بجائے اپنے دوسرے بڑے شہر دریقین کی طرف چلا گیا اس شہر میں داخل ہونے کے بعد مردک بلدان نے تیز رفتار قاصد اپنے شہروں اور لارسم کے علاوہ دیگر بڑے بڑے شہروں کی طرف روانہ کئے اور وہاں کے حاکموں کو حکم دیا کہ وہ بہت جلد ایک جرار لشکر تیار کریں تاکہ آشوریوں کا مقابلہ کیا جا سکے یوں دن رات کی محنت کے بعد مردک بلدان نے اپنے دوسرے بڑے شہروں اور قصبوں سے ایک بہت بڑا لشکر تیار کر لیا اور اس لشکر کے ساتھ وہ دریقین سے نکلا اور بابل کی طرف پیش قدمی کی تاکہ آشوریوں کا مقابلہ کیا جا سکے۔

دوسری طرف سارگون کو بھی خبر ہو گئی تھی کہ بابل کا بادشاہ ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ بابل کا رخ کر رہا ہے تاکہ آشوریوں کا مقابلہ کرے لہٰذا سارگون نے یوناف کو اپنے ساتھ ملایا اور متحدہ لشکر کو لے کر اس شاہراہ پر پیش قدمی کرنے لگا جو دریقین کی طرف جاتی تھی یوں دریقین اور بابل کے درمیان دونوں لشکروں کا سامنا ہوا اور ایک ہولناک جنگ ان میدانوں میں ہوئی جس میں بابل کے بادشاہ مردک بلدان کو بدترین شکست ہوئی اس شکست کو مردک بلدان برداشت نہ کر سکا اپنے خیمے میں اپنے بیوی بچے تمام زروجواہرات اپنا تاج بھی چھوڑ کر رات کی تاریکی میں بھاگ نکلا اس کے بعد کسی کو کچھ پتہ نہ چلا کہ بابل کا بادشاہ کہاں روپوش ہو گیا ہے۔ مردک بلدان کی اس شکست کے بعد سارگون نے دریقین کا رخ کیا شہر کو اس نے فتح کر لیا اور اسے تباہ و برباد کر کے رکھ دیا یوں آشوریوں کے بادشاہ سارگون نے کلدانیوں کی عظیم سلطنت کو اپنے سامنے زیر اور مغلوب کر دیا تھا۔

جس وقت سارگون نے دریقین کو فتح کیا تو اسے پتہ چلا کہ اس شہر میں بابل کے بادشاہ مردک بلدان نے ار، اور بابل کے لوگوں کو زبردستی آباد کیا تھا جب سارگون نے ان لوگوں کو بلا کر ان لوگوں کی مرضی پوچھی تو انہوں نے اپنے اپنے شہروں کو واپس جانے کی خواہش ظاہر کی اس کے جواب میں سارگون نے ان سب کو اپنے اپنے شہروں اور قصبوں کو جانے کی اجازت دے دی تھی۔

جب آشوریوں کے بادشاہ نے بابل کی کلدانی سلطنت پر مکمل طور پر گرفت کر لی تو خلیج فارس کے ایک جزیرہ کے حکمران کو خوف اور خدشہ ہوا کہ کہیں آشوری، کلدانیوں کو اپنے سامنے زیر کرنے کے بعد اس کے جزیرے کا رخ نہ کریں اور اسے تباہی اور بربادی کا سامنا نہ کرنا پڑے لہٰذا وہ خود ہی جزیرے سے نکلا بہت سے زروجواہرات لے کر وہ سارگون کی خدمت میں حاضر ہوا اسے تحائف پیش کئے اور اپنی فرمانبرداری کا اظہار کیا اس طرح سارگون کی فتح مندی کی حدود جنوب میں خلیج فارس تک جا پہنچی تھی۔

کلدانی سلطنت کے دوسرے بڑے شہر دریقین کو فتح کرنے کے چند روز بعد آشوریوں کا بادشاہ سارگون ایک شام یوناف اور بیوسا کے خیمے میں داخل ہوا اس وقت یوناف اور بیوسا خیمے کے اندر بچھی ہوئی چٹائی پر لگے ہوئے گدوں پر بیٹھے خیمے میں جلنے والی آگ کے چھوٹے سے آلاؤ پر ہاتھ پھیلائے اپنے آپ کو گرم رکھتے ہوئے باہم گفتگو میں مصروف تھے جب سارگون ان کے خیمے میں داخل ہوا تو یوناف نے اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کا استقبال کیا سارگون بھی ان کے سامنے آلاؤ کے پاس بیٹھ گیا چند ثانیے خیمے میں خاموشی رہی پھر سارگون نے یوناف کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

سنو یوناف جس وقت میں اپنے حصے کا لشکر لے کر عیلامیوں کے مرکزی شہر شوش کی طرف بڑھا تھا اس وقت ویرانوں کے ایک مقام پر عیلامیوں کا بادشاہ ستروک نخنتدی میری راہ روک کھڑا ہوا اور جب میں اسکے ساتھ جنگ میں الجھ گیا تو اچانک کوہستانی سلسلے سے ایک لشکر نے نکل کر میری پشت پر حملہ کر دیا اور یوں ان دونوں لشکر کے مقابلے میں مجھے پسپا ہونا پڑا مجھے خبر ہوئی کہ جو لشکر اس کوہستانی سلسلے سے نکل کر میری پشت پر حملہ آور ہوا تھا وہ لشکر فلسطین اور اسرائیل کی دونوں سلطنتوں نے عیلامیوں کے بادشاہ ستروک نخنتدی کی مدد کے لئے بھیجا تھا میں نے ابھی تک اس بات

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کا ذکر تم سے نہیں کیا تھا ان دونوں دشمنوں سے پسپا ہوتے وقت میں نے فیصلہ کیا تھا کہ میں بنی اسرائیل کی ان دونوں سلطنتوں پر حملہ آور ہوں گا اور انہیں نیست و نابود کر کے رکھ دوں گا۔

سنو یوناف اب جبکہ ہم بابل کی کلدانی سلطنت کو مکمل طور پر مغلوب کرنے کے بعد اس پر اپنا قبضہ اور تسلط قائم کر چکے ہیں تو اب میرا ارادہ یہ ہے کہ میں اپنے لشکر کے ساتھ فلسطین کا رخ کروں میں بنی اسرائیل کی دونوں سلطنتوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ آشوریوں کے مرکزی شہر نینوا سے بہت دور ضرور ہیں لیکن ہمارے لشکر کی یلغار و ترکتاز اور برق رفتار حملوں سے اوجھل نہیں ہیں اور یہ کہ آشوری بحیرہ روم تک بنی اسرائیل کی ان دونوں سلطنتوں کے لشکر کا تعاقب کرنے کی ہمت اور جرات رکھتے ہیں۔ ان حالات کے تحت میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کل ہم اپنے لشکر کے ساتھ کلدانیوں کے اس شہر دریقین سے فلسطین کا رخ کریں گے تاکہ بنی اسرائیل کی دونوں سلطنتوں کو عبرت خیز اور یادگار سبق دیا جائے۔ اب میں تم دونوں سے پوچھتا ہوں کہ تم دونوں میاں بیوی کا اس معاملہ میں کیا مشورہ ہے سارگون کی یہ گفتگو سننے کے بعد یوناف نے تھوڑی دیر تک بڑے غور و فکر سے کام لیا پھر کہنے لگا۔

اے بادشاہ میری نگاہوں میں بنی اسرائیل دو طرح سے سزا کے حق دار ہیں اول یہ کہ انہوں نے ہمارے خلاف عیلامیوں کے بادشاہ ستروک نتنخندی کی مدد کی ہے اور آپ پر پشت کی طرف سے حملہ آور ہو کر آپ کو نقصان پہنچایا ہے۔ دوسرے یہ کہ بنی اسرائیل کی یہ دونوں سلطنتیں پچھلی اس طرح خداوند کی نافرمانی اور سرکشی میں مبتلا ہیں کہ خداوند نے ان لوگوں کی راہنمائی اور راہبری کیلئے اپنے پیغمبر اور رسول مبعوث کئے لیکن انہوں نے کسی بھی پیغمبر اور رسول کی نصیحت پر کان نہیں دھرا اور برابر خداوند کے مقابلے میں .بعل دیوتا کی پوجا پاٹ اور پرستش کر رہے ہیں۔ اور ہر سال کسی نوزائیدہ بچے کو قربانی کے طور پر اس .بعل دیوتا کو پیش کرتے ہیں لہٰذا یہ مشرک قوم اپنے اس کام کی وجہ سے بھی سزا اور عقوبت کی حق دار ہے۔

سارگون یوناف کا یہ جواب سن کر خوش ہوا اور کہنے لگا سنو یوناف میں تمہاری گفتگو سے خوش ہوا ہوں مجھے اطمینان ہے کہ تم نے بھی میری اس تجویز سے اتفاق کیا ہے اب میں جاتا ہوں کہ کل صبح ہی ہم اپنے لشکر کے ساتھ فلسطین کی طرف کوچ کریں گے اس کے ساتھ ہی سارگون، یوناف اور بیوسا کے پاس سے اٹھ کر چلا گیا۔ دوسرے روز وہ اپنے لشکر کے ساتھ فلسطین کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

○

عزازیل سامریہ شہر کی سرائے کے اس کمرے میں داخل ہوا جس میں عارب اور بنیبط دونوں میاں بیوی نے رہائش اختیار کر رکھی تھی۔ عارب اور بنیبط نے دیکھا اس سے عزازیل کی حالت پچھاڑتی برہنہ بجلیوں کی چمک تند نفرت کے بادوباراں اور مردہ لفظوں کی زنجیروں کی سی ہو رہی تھی۔ عزازیل کو نفرت اور غصے کی حالت میں دیکھ کر عارب اور بنیبط دونوں خوف اور پریشانی کے باعث لرز سے اٹھے تھے دونوں میاں بیوی عزازیل سے اس کی بدلی ہوئی حالت سے متعلق سوال کرنا ہی چاہتے تھے کہ عزازیل نے انہیں مخاطب کرنے میں پہل کی اور کہنے لگا۔

سنو میرے رفیقو آج میں تمہارے لئے ایک بدترین خبر لے کر آیا ہوں بنیبط نے فوراً عزازیل کی بات کاٹی اور فکر مندی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اے آقا آپ کیسی اور کس طرح کی بدترین خبر لے کر آئے ہیں اس کے جواب میں عزازیل کہنے لگا میں تم سے یہ کہنے آیا ہوں کہ بیوسا نے یوناف کے ساتھ شادی کر لی ہے اور اب وہ اس کی بیوی کی حیثیت سے دن گزار رہی ہے یہ خبر سن کر عارب اور بنیبط چونک سے اٹھے پھر بنیبط نے اداس لہجے اور مغموم سی آواز میں پوچھا اے آقا کیا یوناف نے زبردستی بیوسا سے شادی کر لی ہے یا اس شادی میں بیوسا کی رضامندی بھی شامل ہے۔ اس پر عزازیل نے بڑے دکھ میں کہا سنو بنیبط یہ شادی یوناف نے زبردستی نہیں کی بلکہ حقیقی معنوں میں بیوسا اس سے محبت کرنے لگی ہے اور جہاں تک میں جان سکا ہوں بیوسا نے خود یوناف کو اس شادی کی پیشکش کی ہے۔ اور اب وہ دونوں میاں بیوی کی حیثیت سے آشوریوں کے بادشاہ سارگون کے لشکر میں شامل ہو چکے ہیں اور سارگون کلدانی قوم کے خلاف فتوحات حاصل کرنے کے بعد انکے دوسرے بڑے شہر دریقین سے فلسطین کا رخ کر دیا ہے اس کا ارادہ یہ ہے کہ وہ فلسطین کے اندر اسرائیل کی دونوں سلطنتوں کو اپنے سامنے زیر اور مغلوب کرے گا اس لئے کہ ماضی میں بنی اسرائیل کی دونوں سلطنتیں آشوریوں کے خلاف کارفرما رہی ہیں عزازیل جب خاموش ہوا تو بنیبط نے کچھ سوچتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اے آقا اگر بیوسا نے یوناف کے ساتھ شادی کر لی ہے تو میں سمجھتی ہوں یوناف کے ساتھ نفرت و رقابت کے اس کھیل میں ہم ہار چکے ہیں اور یوناف مکمل طور پر اس بازی کو جیت چکا ہے آپ جانتے ہیں کہ یوناف شروع ہی سے بیوسا کو پسند کرنے لگا تھا وہ چاہتا تھا کہ بیوسا اس سے شادی کر لے مگر میں بیوسا کو بھڑکاتی رہی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بیوسا یوناف سے نفرت کرنے لگی میں سمجھتی ہوں میرے آقا ہم نے اس موقع پر غلطی کی تھی جو بیوسا کو ہم نے ایک مخبر کے طور پر یوناف کے ساتھ کام کرنے کے لئے بھیجا تھا وہ اس کے ساتھ رہتے ہوئے یقیناً اس سے پیار کرنا شروع ہو گئی اور اسی کی ہو کر رہ گئی اے آقا ہم نے بیوسا کو مستقل طور پر کھو دیا ہے اور وہ جب تک زندہ رہے گی یوناف کا ساتھ دیتی رہے گی اور ہمارے خلاف حرکت میں آتی رہے گی اور اس کی یہ تبدیلی اس کا یہ عمل ہمیشہ میرے لئے باعث روگ بنا رہے گا بنیبط کی یہ گفتگو سن کر زلزلے کے سے انداز میں ان

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دونوں کو مخاطب کر کے عزازیل کہنے لگا۔

تم دونوں میری بات غور سے سنو میں تمہیں اور اپنے آپ کو زندگی کے اس کھیل میں ہارنے نہیں دوں گا میرے اپنے دستور کے مطابق یوسا نے یوناف کے ساتھ شادی کر کے گناہ کیا ہے اور یہ ایک ایسا جرم ہے جس کی سزا میں اسکو دے کر رہوں گا اس لئے کہ وہ ماضی میں ہمارے ساتھ رہی ہے ہماری ایک ساتھی کی حیثیت سے کام کرتی رہی ہے اور میں یہ کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی ہمارے ساتھ کام کرنے کے بعد ہمارے ہی خلاف بغاوت کرے اور پھر ایک مستقل صورت اختیار کرتے ہوئے بدی کے بجائے نیکی کی صورت اختیار کرے۔

سنو اب تم دیکھنا میں اس کی کیا حالت کرتا ہوں میں اس کی زیست کو کرب کا آخری پہر اور ننگے سراب کے اڑ کر بلاتے ہیولوں جیسی بنا کر رکھ دوں گا سنو میرے ساتھیو میں یوسا کی لگامیں کھینچ ڈالوں گا اس کے جسم کی ساری شریانوں اور رگوں میں اچھلتے لہو کو دیمک کی طرح چاٹ جاؤں گا میں اس کے لئے سفاک تکبر کی صورت اختیار کر کے اس کی صبحوں کے مقدر کو سیاہ اور روح کی روشنیوں کو بجھا کر رکھ دوں گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد عزازیل تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر دوبارہ اس نے عارب اور بنیطہ کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا سنو میرے پر خلوص ساتھیو یہ بھی ممکن ہے کہ اب میں یوسا کا خاتمہ ہی کر دوں اس طرح یوناف ہمیشہ کے لئے اس کی رفاقت سے محروم ہو جائے گا اور یہ محرومی یوناف کے لئے ایک اذیت اور ایک روگ بن کر رہ جائے گی اس طرح میں اس کی ساری کامیابیوں ساری کامرانیوں کو اس کی ہار اور اس کی شکست میں تبدیل کر کے رکھ سکتا ہوں عزازیل کے اس انکشاف پر عارب نے چونک کر پوچھا اے میرے آقا اگر آپ نے یوسا کا خاتمہ کر دیا تو اس کے ساتھ ساتھ میں اور بنیطہ بھی تو ختم ہو کر رہ جائیں گے۔ اس لئے کہ آپ نے ہم تینوں پر اکٹھے اور ایک ساتھ ہی عمل کیا تھا اس پر عزازیل چھاتی تانتے ہوئے کہنے لگا نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو گا میں نے تم دونوں کو بچانے اور یوسا کو ختم کرنے کا طریقہ اختیار کر لیا ہے جسے میں عنقریب یوسا پر آزماؤں گا اور مجھے یقین ہے کہ میں اس کا خاتمہ کر کے رکھ دوں گا۔

سنو میرے دونوں ساتھیو میں تم سے کہہ چکا ہوں یوناف اور یوسا دونوں میاں بیوی آشوریوں کے بادشاہ سارگون کے لشکر میں شامل ہیں اور سارگون اپنے لشکر کے ساتھ فلسطین کا رخ کر رہا ہے وہ پہلے فلسطین میں سامریہ کی سلطنت پر حملہ آور ہو گا اور اس کے بعد وہ یہودیہ کی سلطنت کا رخ کرے گا میں بھی ان دنوں ارض فلسطین ہی میں رہوں گا اور مناسب موقع کی تلاش میں رہوں گا میں نے جب بھی دیکھا کہ یوسا کہیں اکیلی اور یوناف کسی کام سے نکلا ہے تو میں اس لمحے کو ضائع

نہیں کروں گا یوسا پر وارد ہوں گا اور اس کا خاتمہ کر کے رکھ دوں گا۔ اب تم دیکھنا میں یوسا کا خاتمہ کر کے یوناف کو کیسی اذیت میں مبتلا کرتا ہوں کہ یوناف بھی اب یوسا سے بے پناہ محبت کرنے لگا ہے اور اس کی رفاقت اور اس کی جدائی کو برداشت نہیں کر سکے گا اور یہ جدائی اس کی آئندہ زندگی کے لئے روگ بن کر رہ جائے گی اب میں جاتا ہوں اور اس وقت تمہارے پاس آؤں گا جب میں یوسا کا خاتمہ کر چکا ہوں گا اس کے ساتھ ہی عزازیل بڑے قہر کی حالت میں وہاں سے نکل گیا تھا۔

آشوریوں کا بادشاہ سارگون اپنے لشکر کے ساتھ پیش قدمی کرتا ہوا ارض فلسطین میں داخل ہوا تو بنی اسرائیل کی سامریہ سلطنت کے بادشاہ ہوسیع بن ایلہ کو بھی خبر ہو گئی تھی کہ سارگون اپنے لشکر کے ساتھ اس کے مرکزی شہر سامریہ کا رخ کر رہا ہے یہ صورتحال دیکھتے ہوئے ہوسیع بن ایلہ نے ہمت نہیں ہاری بلکہ اس نے اپنے تیز رفتار قاصد بنی اسرائیل کی دوسری سلطنت یہودیہ کے بادشاہ خزقیاہ بن آخز کی طرف روانہ کئے اور آشوریوں کے بادشاہ سارگون کے خلاف مدد کی درخواست کی خزقیاہ نے فوراً ہوسیع بن ایلہ کی مدد کے لئے ایک لشکر تیار کیا اور اسے سامریہ کی طرف روانہ کر دیا پس اپنے اور خزقیاہ کے متحدہ لشکر کے ساتھ ہوسیع بن ایلہ سامریہ شہر سے نکلا اور بڑی تیزی سے اس شاہراہ کی طرف پیش قدمی کی جس پر تیزی کے ساتھ سفر کرتے ہوئے سارگون سامریہ کا رخ کرے گا۔ ہوسیع بن ایلہ کا خیال یہ تھا کہ وہ اپنے مرکزی شہر سامریہ سے دور ہی سارگون کو روکے گا اور اسے ایک خوفناک جنگ میں مبتلا کرے گا اور اسے شکست فاش دینے کے بعد واپس اپنے مرکزی شہر نینوا کی طرف بھاگ جانے پر مجبور کر دے گا۔

سامریہ کا بادشاہ ہوسیع بن ایلہ بنی اسرائیل کے دونوں سلطنتوں کے متحدہ لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے سارگون کی طرف بڑھا تھا اس کے ساتھ افواج کا ایک سیلاب تھا جس کے بل بوتے پر وہ یہ سمجھتا تھا کہ وہ آشوریوں کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائے گا۔ دونوں لشکر فلسطین کی وادیوں کے اندر ایک دوسرے کے سامنے آئے اور ایک دوسرے کو دم لینے اور آرام کرنے کا موقع دیئے بغیر ایک دوسرے پر ہواؤں کے خروش' دریاؤں کی روانی' پیچ و تاب کھائے شعلوں کی طرح حملہ آور ہو گئے تھے۔ دونوں لشکر کے اس طرح ٹکرانے کے بعد وہاں ایک قیامت مچ گئی تھی زندگی کی ہزلی زنجیریں بڑی تیزی سے کٹتی ہوئی وقت کی دھول میں کھونے لگی تھیں بڑے بڑے سورما اور بڑے بڑے دلیر غیر مشکل جذبوں کی طرح زمین کی خوراک بننے لگے تھے میدان جنگ کے اندر شام کے ماتمی سائے آگ و خون کا کھیل' مایوسی کی گھٹائیں اور یخ بستہ ہوائیں رقص کرنے لگی تھیں۔ رزم گاہ میں ہر طرف ایک جنونی کیفیت اور برگشتہ بختی بپا ہو گئی تھی۔

یہودی یہ امید لگائے بیٹھے تھے کہ بہت جلد آشوریوں کو میدان جنگ چھوڑنے پر مجبور کر دیں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

گے لیکن ان کی ساری ہی امیدیں ساری ہی خواہشیں الٹی پڑیں اس لئے کہ وہ آشوریوں کو بھگانا تو بہت دور کی بات وہ ان کی اگلی صفوں تک میں انتشار برپا نہ کر سکے تھے اور آشوری عرب بڑے نظم اور بڑے اتحاد کے ساتھ اپنی تنظیم درست کرتے ہوئے ا نگنت یہودیوں کو موت کے گھاٹ اتارتے ہوئے ان کی صفوں کو بڑی تیزی سے درہم برہم کرنے لگے تھے۔

شیردل آشوری سمندر کی ہیبت تباہی کی آگ اور لاوے کی طرح کھول اٹھنے کے انداز میں حملہ آور ہوئے وہ یہودی لشکریوں کو جنگ کا ایندھن بناتے ہوئے انکے دلوں میں تجسس اور ان کے ذہنوں میں تحیر بھرنے لگے تھے۔

جنگ لحہ بہ لحہ تیزی اختیار کرتی چلی گئی تھی آشوری عرب کمال مستعدی اور جرات مندی سے یہودیوں کی صفوں میں انتشار پیدا کرتے جا رہے تھے۔ یہاں تک کہ اپنے لشکر کے وسط میں جنگ کرتے ہوئے سارگون نے جب آشوریوں کو للکار کر جنگ کی رفتار تیز کرنے کو کہا تو میدان کا سماں لمحوں کے اندر تبدیل ہو کر رہ گیا۔ آشوری اپنی جانوں کی پروا کئے بغیر ظلم کا عصا' موت کی خاک بن کر ساحرانہ عزائم اور انقلابی شعور کے ساتھ یہودیوں پر ٹوٹ پڑے تھے۔ موت کے سایوں کی اس وادی میں آشوری اپنے سامنے یہودیوں کو خطا کار گروہ کی طرح ہانکنے لگے تھے ان کی بدی کی دھول پر انہوں نے موت کا ہول اور ان کی شجاعت پر پسپائی اور رسوائی طاری کرنا شروع کر دی تھی۔

تھوڑی دیر کی مزید جنگ کے بعد جب یہودیوں نے دیکھا کہ اگر جنگ مزید جاری رہی تو آشوری ہر طرف سے انکا قتل عام شروع کر دیں گے ان کی یہ کیفیت دیکھتے ہوئے سامریہ کے بادشاہ ہوسیع بن ایلہ نے اپنے لشکر کو پسپا ہونے کا حکم دیا۔ اس تیزی سے اس نے پسپائی اختیار کی کہ اپنے لشکر کو سمیٹ کر اپنے مرکزی شہر سامریہ کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ جس وقت یہودیوں کی صفوں میں انتشار پیدا ہو رہا تھا اس وقت سارگون مستعد ہو چکا تھا اور ساتھ ہی اس نے سب کو مطلع کر دیا تھا کہ تھوڑی دیر تک یہودی بھاگنے والے ہیں۔ لہٰذا انکا تعاقب کیا جائے جونہی ہوسیع بن ایلہ اپنے لشکر کو لے کر سامریہ کی طرف بڑھا یوناف اور سارگون نے بھی اپنے اپنے لشکر کے ساتھ تیزی سے اس کا تعاقب کیا شہر تک پہنچتے پہنچتے انہوں نے یہودیوں کا قتل عام کرتے ہوئے ان کی تعداد پہلے سے کافی کم کر دی تھی بہرحال ہوسیع بن ایلہ میدان جنگ سے بھاگ کر سامریہ میں محصور ہو گیا تھا اس کا خیال تھا کہ اس کے محصور ہونے کے بعد آشوری عرب شہر کے محاصرے سے تنگ آ کر واپس لوٹ جائیں گے۔

سامریہ کا بادشاہ ہوسیع بن ایلہ جب سامریہ شہر میں محصور ہو گیا تو سارگون اپنا گھوڑا دوڑاتا ہوا اس جگہ آیا جہاں یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی کھڑے تھے ان کے قریب آتے ہی سارگون نے یوناف کو مخاطب کر کے پوچھا۔ سنو یوناف جیسے کہ تم مجھے اپنی داستان پہلے سے سنا چکے ہو تم اس کے مطابق تم دونوں میاں بیوی اس سرزمین میں پہلے سے رہ چکے ہو لہٰذا اب جبکہ دشمن ہمارے سامنے اپنے شہر میں محصور ہو چکا ہے تو میں تم سے یہ مشورہ لیتا ہوں کہ ہمیں اس کے خلاف اب کیا عمل کرنا چاہئے سارگون کے اس سوال پر یوناف گردن جھکائے کچھ دیر تک سوچتا رہا پھر اس نے اپنے ذہن میں ایک بہت بڑا فیصلہ کیا۔

یہ فیصلہ سامریہ کی سلطنت میں شرک کے خلاف حرکت میں آنا تھا یوناف جانتا تھا کہ سامریہ کی سلطنت میں بعل دیوتا کی وجہ سے شرک پھیلا ہے لہٰذا اس نے اپنے ذہن میں تہیہ کر لیا تھا کہ وہ بعل دیوتا کو اس کے مندر سمیت تباہ و برباد کر کے رکھ دے گا وہ براہ راست سارگون سے یہ تو نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ شہر کے شمال میں جو بعل دیوتا کا مندر ہے اسے گرا دیا جائے کہ یہودی ایک مشرک قوم ہے اس لئے کہ آشوری تو خود مشرک تھے اپنے آشور دیوتا کے ساتھ ساتھ اپنے شماش دیوتا کی بھی پوجا پاٹ کرتے تھے لہٰذا بعل دیوتا اور اس کے مندر کو گرانے کے لئے یوناف نے ایک نئی تجویز سوچی پھر اس نے سارگون کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

سنو بادشاہ آپ جانتے ہیں کہ سامریہ کی سلطنت کے لوگ بعل دیوتا پر بڑا یقین اور بھروسہ رکھتے ہیں اور اہم بات یہ ہے کہ شہر کے شمال میں جب تک بعل دیوتا کا مندر ہے اس وقت تک کوئی بھی بیرونی طاقت سامریہ کی سلطنت کو نقصان نہیں پہنچا سکتی میں آپ کو یہ مشورہ دوں گا کہ پہلے ہمیں اپنے لشکر کو سامریہ شہر کے شمال میں لے جانا چاہئے اور بعل دیوتا کے بت کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس کے مندر کو زمین بوس کر دینا چاہئے ایسا کرنے سے سامریہ کے یہودی شکست اور مایوسی کا شکار ہو کر رہ جائیں گے۔ اس لئے کہ اپنے دیوتا بعل کے ٹوٹنے کے بعد ان کے حوصلے پست ہو جائیں گے وہ اس طرح جنگ نہ کر سکیں گے جس طرح وہ پہلے کھلے میدانوں میں ہمارے ساتھ جنگ کر چکے ہیں جب ان پر یہ کیفیت طاری ہو جائے گی تو ان پر فتح حاصل کرنا آسان ہو جائے گا۔

یوناف کی یہ تجویز سن کر سارگون خوش ہوا اور یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا سنو یوناف میرے عزیز تم نے وہ تجویز پیش کی ہے جس کی میں توقع تک نہیں کر سکتا تھا میں سمجھتا ہوں کہ سامریہ پر قبضہ کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی تجویز نہیں تھی میں ابھی اور اسی وقت اپنے لشکر کے ساتھ شمال کی طرف کوچ کرتا ہوں لمحوں کے اندر بعل دیوتا کو توڑ کر اور اس کے مندر کو بھی زمین بوس کر دیا جائے گا پر اے میرے عزیز ایسا کرنے کے بعد سامریہ کے لوگوں کو کیسے خبر ہو گی کہ ہم نے بعل دیوتا کے بت کو توڑ کر مندر کو زمین بوس کر دیا ہے۔ یوناف مسکراتے ہوئے کہنے لگا اے بادشاہ ایسا کرنے کے بعد اہل سامریہ کو اطلاع دینے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی کہ بعل دیوتا کا مندر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کوہستان کی بلند چوٹی پر ہے اور شہر کے سارے یہودی ۔ بعل دیوتا کے اس مندر کو شہر میں رہتے ہوئے آسانی سے دیکھ سکتے ہیں جس وقت ۔ بعل دیوتا کو توڑنے کے بعد ہم اس کے مندر کو بھی گرا دیں گے کہ تو یہودی خود ہی دیکھ لیں گے کہ ان کے دیوتا کو توڑ دیا گیا ہے اور ان میں بدشگونی اور بے حوصلگی برپا ہو جائے گی اور یہی چیزیں ہمارے لئے فائدہ مند ہوں گی سارگون نے یوناف کی اس تجویز سے اتفاق کیا اور اپنے لشکر کے ساتھ سامریہ شہر کے شمالی حصے کی طرف بڑھنا شروع کر دیا تھا۔

اپنے لشکر کے ساتھ آشوریوں کا بادشاہ سارگون جب سامریہ شہر کے شمال میں اس کوہستانی سلسلے پر آیا جس کے اوپر ۔ بعل دیوتا کا مندر بنا ہوا تھا تو وہ اس جگہ کی خوبصورتی سے بے حد متاثر ہوا تھوڑی دیر تک وہ مندر کے سامنے اور اطراف میں گھوم پھر کر جائزہ لیتا رہا پھر اس نے اپنے لشکریوں کو ۔ بعل دیوتا کا بت توڑنے اور اس کے معبد کی عمارت کو گرا دینے کا حکم دے دیا تھا۔ اپنے بادشاہ کا یہ حکم ملتے ہی آشوری سپاہی مندر کی عمارت پر ٹوٹ پڑے جب وہ اس مندر میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا مندر کے اندر ۔ بعل دیوتا کے بے شمار چھوٹے بڑے بت پڑے ہوئے تھے اور ساتھ ہی وسطی حصے میں ۔ بعل دیوتا کا سونے کا ایک بہت بڑا بلند اور دیو پیکر بت کھڑا ہوا تھا آشوریوں نے سب سے پہلے ۔ بعل دیوتا کے چھوٹے بڑے بتوں کو توڑ کر رکھ دیا اور ان میں سے انہوں نے بے شمار ہیرے جواہرات حاصل کر لئے پھر ۔ بعل دیوتا کے سونے کے بت کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا اور اس سارے سونے اور زر و جواہرات پر سارگون نے قبضہ کر لیا تاکہ اپنی مملکت کے خزانے میں داخل کر سکے۔

سامریہ شہر میں محصور یہودی شہر سے باہر اپنے دیوتا کے بت کو ٹوٹتے اور اس کی عمارت کو گرتے دیکھ رہے تھے جب آشوریوں نے مندر کی اس عمارت کو زمین بوس کر کے رکھ دیا تو یہ سماں دیکھتے ہوئے یہودیوں میں ایک طرح سے بے چینی اور بددلی پھیل گئی تھی اس عمارت کو گرانے کے بعد سارگون اپنے لشکر کے ساتھ آرام اور سکون سے نہیں بیٹھا بلکہ اس نے فوراً شمالی حصے سے شہر کی فصیل پر دھاوا بول دیا شہر کے اندر محصور لشکری پہلے ہی اپنے دیوتا کی بے بسی پر پریشان اور بددل تھے لہٰذا وہ کھل کر آشوریوں کا مقابلہ نہ کر سکے سارگون اور یوناف نے اس وقتی بددلی سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ رسوں کی سیڑھیاں پھینک کر وہ اوپر چڑھ گئے۔ پھر آناً "فاناً" آشوری لشکری کسی غول بیابانی کی طرح سامریہ کی فصیل پر چڑھنے کے بعد یہودی لشکریوں کا قتل عام کرنے لگے تھے۔

سامریہ کے بادشاہ ہوسیع بن ایلہ نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی کہ فصیل پر چڑھ آنے والے آشوریوں کو روک کر اور انہیں فصیل سے اتر جانے پر مجبور کر دیا جائے اس کے لئے اس نے شہر میں محصور اپنے سارے لشکریوں کو شہر کی فصیل پر چڑھ کر آشوریوں پر حملہ آور ہونے کا حکم دے دیا تھا لیکن ایسا کرنے کے باوجود بھی ہوسیع بن ایلہ آشوریوں کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔

دوسری طرف آشوری ایک عجیب سے سکر و سرود اور حیوانی طلب میں سفاک تقدیر قہر ریخت گرم جوالہ اور موت کے تاریک ہیولوں کی طرح فصیل سے اتر کر اور شہر میں گھس کر حملہ آور ہونے لگے اور ہر طرف انہوں نے بے یقینی کے دھندلے پھیلانے شروع کر دیئے تھے جلد ہی سامریہ شہر کے اندر یہودیوں کا قتل عام شروع ہو گیا اور اس قتل عام پر داستانوں کا ہمراز آسمان خاموش تھا خون سے رنگین ہوئی زمین چپ تھی آشوری سالوں کی کسک اور مہینوں کی تڑپ بن کر سامریہ شہر میں شام کے غمگین سائیوں' برگشتہ بختی' بے کراں آرزوؤں کے سرسام کی طرح پھیلتے رہے وہ تخیل کی ویرانی کی طرح سامریہ شہر میں گھس کر اور سکون درہم برہم کر دینے والی پراسرار قوت اور بے بسی اور شکست طاری کر دینے والے بے لگام خشناک عناصر کی طرح لمحہ بہ لمحہ شہر پر چھاتے چلے جا رہے تھے شہر کے اندر یہودیوں کا خوب قتل عام کیا گیا اور ان کے لشکر کو مکمل طور پر تہ تیغ کر دیا اور ساتھ ہی ہوسیع بن ایلہ کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔

سامریہ کے بادشاہ ہوسیع بن ایلہ کی اس شکست کے بعد سارگون نے اس سلطنت کو اپنے لشکر کے ساتھ جی بھر کے لوٹا پھر ہزاروں یہودیوں کو اس نے قیدی اور اسیر بنا کر انہیں آشوری محافظوں کے ساتھ اپنی سلطنت کی طرف بھجوا دیا اور کہلوا دیا کہ ان قیدیوں کو آشوریوں کے شہر فلح کے علاوہ جوزان کی سرزمین کے دریائے خابور اور قوم ماد کے چھینے ہوئے شہروں میں لے جا کر آباد کر دیا جائے ان کے بدلے میں ان آشوری محافظوں سے سارگون نے بابل کوتہ عواحات اور سفروائم شہروں سے اپنی رعایا کے لوگوں کو بلوایا اور سامریہ کی سلطنت میں ان کو آباد کر دیا تھا۔ یوں غیر اسرائیلی سامریہ سلطنت کے مالک بن گئے تھے۔

سامریہ کی یہودی سلطنت کو تباہ و برباد کرنے کے بعد سارگون نے یہودیوں کی دوسری بڑی سلطنت یہودیہ کا رخ کیا یہودیہ پر ان دنوں حزقیاہ بادشاہ تھا اس نے بھی اپنی قوت میں خوب اضافہ کر رکھا تھا اور امید رکھتا تھا کہ وہ اپنی سلطنت کی حالت سامریہ جیسی نہ ہونے دے گا بلکہ وہ آشوریوں کا مقابلہ کر کے انہیں فلسطین سے بھاگ جانے پر مجبور کر دے گا۔ حزقیاہ کو جب خبر ہوئی کہ سارگون اپنی سپاہ کے ساتھ یہودیہ کی سلطنت کی حدود میں داخل ہو گیا ہے تو حزقیاہ نے ایک بہت بڑے لشکر کی کمان داری کرتے ہوئے آشوریوں کا مقابلہ کرنے کی ٹھانی اپنی سرحد کے قریب کھلے میدانوں کے اندر اس نے آشوریوں کا مقابلہ کیا اس نے اور اس کے لشکریوں نے خوب جانثاری بڑے جوش اور بڑی تندہی کے ساتھ جان مارتے ہوئے آشوریوں کا مقابلہ کیا لیکن ان کی بدقسمتی کہ آشوریوں نے ان کو میدان جنگ میں اس طرح ہانک دیا جس طرح چھکڑے میں جتے ہوئے بے بس بیلوں کو ہانک

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دیا جاتا ہے حزقیاہ کو اپنے لشکر کے ساتھ بدترین شکست کا سامنا کرنا پڑا اور وہ میدان جنگ سے بھاگ کر یروشلم میں آکر محصور ہو گیا تھا۔

دوسری طرف سارگون نے اس کا تعاقب نہیں کیا اور یروشلم کی طرف آنے کی بجائے یہودیہ کے بڑے بڑے شہروں کی طرف چلا گیا اور اپنے سامنے آنے والے ہر شہر کو فتح کر کے اسے جی بھر کے لوٹا اس کے بعد اس نے یہودیہ کے سب سے بڑے اور مرکزی شہر یروشلم کا رخ کیا۔ یہودیہ کے بادشاہ حزقیاہ کو اب یقین ہو گیا تھا کہ چونکہ سارگون نے اس کے بڑے بڑے شہروں کو اپنے سامنے زیر کرنے کے علاوہ انہیں تباہ و برباد کر دیا ہے اب وہ اس کی اور اس کے شہر یروشلم کی حالت بھی ایسی ہی کرے گا جس طرح اس نے سامریہ اور اس کے مرکزی شہر کی کی ہے لہٰذا جس وقت یہودیہ کے دیگر بڑے بڑے شہروں کو تباہ و برباد کرنے کے بعد سارگون یروشلم کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے لیکس کے مقام پر اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کئے ہوئے تھا تو حزقیاہ نے اپنے دو معززین کو سارگون کی طرف بھیجا تاکہ وہ اس سے صلح کی گفتگو اور بات کریں لیکس کے مقام پر جس وقت سارگون اپنے شاہی خیمے میں بیٹھا ہوا تھا تو حزقیاہ کے دونوں قاصدوں کو اس کے سامنے پیش کیا گیا جب وہ دونوں قاصد اس کے سامنے آ کھڑے ہوئے تو سارگون نے انہیں مخاطب کر کے پوچھا۔

اے دونوں قاصدو مجھے بتایا گیا ہے کہ تم یہودیہ کے بادشاہ حزقیاہ کی طرف سے آئے ہو میرے محافظوں نے یہ نہیں بتایا کہ تمہارے یہاں آنے کی کیا غرض و غایت ہے میرا اندازہ یہ ہے کہ سامریہ کی بربادی اور تمہارے اپنے شہروں کے ہمارے سامنے مغلوب ہو جانے کے بعد بادشاہ حزقیاہ کی آنکھیں ضرور کھل چکی ہوں گی اور وہ ضرور صلح اور فرمانبرداری کی طرف آمادہ ہوا ہو گا۔ اس پر ان دونوں قاصدوں میں سے ایک نے اپنے سامنے مودب ہونے کے سے انداز میں ہاتھ باندھتے ہوئے سارگون کو مخاطب کر کے کہا اے بادشاہ آپ کا اندازہ درست ہے ہم واقعی ہی اپنے بادشاہ حزقیاہ کی طرف سے صلح کا پیغام لے کر آئے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ آپ ہمارے بادشاہ حزقیاہ کی غلطیوں کو معاف کرتے ہوئے ہم سے خراج کے بدلے ہمیں معاف کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے یہاں تک کہنے کے بعد وہ قاصد خاموش ہو گیا سارگون نے ہاتھ کے اشارے سے ان دونوں قاصدوں کو ایک طرف بیٹھنے کو کہا جب وہ دونوں وہاں بیٹھ گئے تب سارگون نے تالی بجائی اس کے جواب میں ایک جوان اندر آیا اور اسے مخاطب کرتے ہوئے سارگون کہنے لگا تم یوناف کی طرف جاؤ اور اسے میری طرف بلا کر لاؤ اور اسے کہو کہ یہودیہ کے بادشاہ حزقیاہ کی طرف سے دو قاصد آئے ہیں اور ان سے صلح کا معاملہ طے کرنے کے لئے مجھے اس سے صلاح مشورے کی ضرورت ہے۔ سارگون کا یہ حکم پا کر وہ جوان اپنے سر کو خم کرتے ہوئے باہر نکل گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد سارگون کے خیمے میں یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی داخل ہوئے انہیں دیکھتے ہی سارگون کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اپنے بائیں ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے اس نے انہیں اپنے پہلو میں بیٹھنے کو کہا جب وہ دونوں وہاں بیٹھ گئے تب سارگون نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا سنو یوناف یہ دونوں جنہیں تم اپنے سامنے بیٹھا دیکھ رہے ہو یہودیہ کی سلطنت کے بادشاہ حزقیاہ کے قاصد ہیں اپنے بادشاہ کی طرف سے یہ ہمارے ساتھ صلح کی شرائط طے کرنے کیلئے آئے ہیں میں نے تمہیں اس لئے طلب کیا ہے تاکہ ان کے ساتھ معاملہ طے کیا جائے ساتھ ہی سارگون نے ان دونوں قاصدوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

اے دونوں قاصدو اب تم اپنا معاملہ ہمارے سامنے پیش کرو اور کہو کہ تمہارے بادشاہ حزقیاہ نے کس غرض سے ہماری طرف بھیجا ہے اس پر ان قاصدوں میں سے ایک قاصد بولا اور کہنے لگا۔

اے آشوریوں کے عظیم بادشاہ آپ کا مقابلہ کرنا کسی قوت کے بس کی بات نہیں ہمارا بادشاہ حزقیاہ بھی اپنے کئے پر شرمندہ اور نادم ہے اس نے بھی یہ جان لیا ہے کہ کسی بھی میدان میں یا کسی بھی شہر کے اندر محصور ہو کر آشوریوں کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا وہ آپ سے اپنی غلطیوں کی معافی مانگتا ہے اور آپ سے یہ گذارش کرتا ہے کہ اسے معاف کر دیا جائے آپ ہمارے ساتھ صلح کی شرائط طے کریں اس کے بدلے ہم خراج ادا کریں گے اس صلح کے بعد آپ اپنے لشکر کے ساتھ واپس اپنی سرزمینوں کی طرف چلے جائیں اس قاصد کی یہ گفتگو سن کر سارگون اپنا منہ اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے یوناف کی طرف لے گیا وہ دونوں آپس میں بڑی رازدارانہ سی کھسر پھسر کرتے رہے اور اس رازدارانہ گفتگو کرنے کے بعد دونوں کے چہروں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہو گئی تھی اس کے بعد سارگون نے ان دونوں قاصدوں کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

سنو حزقیاہ کے قاصدو مجھے یہ بھی خبر ملی ہے کہ تمہارے بادشاہ حزقیاہ نے مصری حکومت کے کہنے پر ہمارے ساتھ کھلے میدانوں میں مقابلہ کرنے کی ٹھانی تھی۔ واپس جا کر اپنے بادشاہ سے کہنا کہ جس طرح ہم نے سامریہ کی سلطنت کو اور اس کے بعد تمہاری سلطنت کو اپنے سامنے زیر اور مغلوب کیا ہے اس طرح ہم مصر کی سلطنت کو بھی اپنے سامنے روندتے اور مغلوب کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور آئندہ بھی اگر حزقیاہ نے مصریوں کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف کوئی محاذ شروع کرنے کی کوشش کی تو ہم اس حزقیاہ کو قتل کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی رعایا اور سلطنت کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیں گے ہم حزقیاہ کی اس غلطی کو بھی معاف کرتے ہیں کہ اس نے عیلامیوں کے ساتھ ہمارے خلاف حرکت میں آنے کی کوشش کی تھی لیکن جو انجام سامریہ اور یہودیہ کا ہوا اس انجام سے قوم عیلام بھی اپنے آپ کو بچا نہ سکے گی اس لئے کہ عیلامیوں کی ہمسایہ کلدانی سلطنت کو

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بھی ہم نے اپنے سامنے مغلوب کر دیا ہے اور اب سامریہ اور یہودیہ کے علاوہ کلدانی سلطنت بھی ہماری باج گذار اور فرمانبردار بن گئی ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد سارگون تھوڑی دیر کیلئے رکا اور پھر دوبارہ ان قاصدوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ حزقیاہ کے قاصدو اپنے بادشاہ کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ تین سو قنطار چاندی اور تیس قنطار سونا ہمیں مہیا کرے تو ہم اپنے لشکر کے ساتھ واپس اپنی سرزمینوں کی طرف چلے جائیں گے۔ سارگون کا یہ جواب سنکر وہ دونوں قاصد خوش ہوئے پھر وہ اپنے جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے سارگون کے سامنے آداب بجالاتے ہوئے وہ اس کے خیمے سے نکل گئے تھے۔ اسی وقت وہ قاصد اپنے مرکزی شہر یروشلم کی طرف روانہ ہو گئے تھے اور وہاں پہنچ کر انہوں نے اپنے بادشاہ حزقیاہ کو سارگون کے ساتھ ہونے والی گفتگو سے آگاہ کر دیا تھا۔

اپنے دونوں قاصدوں سے ساری گفتگو سننے کے بعد حزقیاہ سارگون کی مانگ کے مطابق سونا اور چاندی جمع کرنے لگا تھا حزقیاہ کو عبادت گاہوں اور شاہی محل کے خزانوں کے اندر جس قدر چاندی ملی جمع کر لی اس کے علاوہ ہیکل کے دروازوں اور ستونوں پر جو سونا اس نے خود منڈوایا تھا وہ سونا بھی اس نے اتروا لیا تھا تاکہ جس قدر سونا اور چاندی سارگون نے مانگی ہے اس کو پورا کیا جا سکے اس طرح آشوریوں کا بادشاہ سارگون سونا اور چاندی کی مطلوبہ مقدار حاصل کرنے کے بعد اور یہودیہ کے بادشاہ حزقیاہ سے یہ یقین دہانی کرانے کے بعد وہ آئندہ اس کا فرمانبردار رہے گا اور یہ کہ اسے باقاعدگی کے ساتھ خراج ادا کرتا رہے گا وہ اپنے لشکر کے ساتھ یروشلم سے نینوا کیطرف کوچ کر گیا تھا۔ اس طرح سامریہ کی سلطنت کو اللہ کے نبی الیاسؑ اور الیسعؑ کی بات نہ مان کر شرک میں مبتلا ہونے کی سزا مل گئی جبکہ یہودیہ کی سلطنت کو خداوند کے پیغمبر اور رسول عاموس اور ہوسیع کی تنبیہہ کے باوجود مشرکانہ زندگی بسر کرنے کی خوب سزا ملی۔

سارگون کی موت کے بعد اس کا بیٹا سنافریب آشوریوں کا بادشاہ بنا یہ بھی اپنے باپ کی طرح دلیر جرات مند اور جان پر کھیل جانے والا شخص تھا اپنے باپ کی طرح یہ بھی یوناف اور بیوسا کی مافوق الفطرت قوتوں سے آگاہ تھا لہٰذا اپنے باپ کی طرح اس نے بھی یوناف کو اپنے لشکر میں ایک بہترین سالار کی حیثیت سے برقرار رکھا۔

سنافریب کے دور حکومت میں ایک روز یوناف اور بیوسا اپنے گھر کا ضروری سامان خریدنے کیلئے بازار گئے سامان خریدتے وقت یوناف ایک جگہ اپنے ایک ملنے والے سے کھڑا ہو کر باتیں کرنے لگا۔ جبکہ بیوسا بازار میں سجائی گئی مختلف چیزوں کو دیکھتے ہوئے ذرا آگے بڑھ گئی تھی۔ اسی دوران ایک دیو پیکر اور خوب دراز قد جوان اس بازار میں نمودار ہوا اچانک اس کی نگاہ بیوسا پر پڑ گئی اور وہ بیوسا کے حسن و جمال اور اس کی جسمانی ساخت اور کشش سے ایسا متاثر ایسا فریفتہ سا ہوا کہ وہ اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر آنکھیں جھپکے بغیر بیوسا کی طرف دیکھنے لگا تھا تاہم بیوسا نے اس کی طرف کوئی دھیان نہ دیا تھا پھر اچانک اس جوان کو پتہ نہیں کیا ہوا تھا اس نے آگے بڑھ کر بیوسا کا بازو پکڑ لیا تھا لوگ بھی اس جوان کی اس حرکت پر مزاحمت نہ کر سکے تھے لوگ بھی شاید اس جوان کو جانتے تھے اور اس سے وہ خوفزدہ ہونے کی وجہ سے مدافعت نہ کرنے پائے تھے جوں ہی اس جوان نے بیوسا کا بازو پکڑا بیوسا کی حالت ایسی ہو گئی جیسے اچانک کوئی طوفان اٹھنے لگتا ہے۔ اس نے ایک جھٹکے کے ساتھ اس جوان کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑانا چاہا مگر اس دیو پیکر جوان کی گرفت ایسی مضبوط تھی کہ وہ اپنی ساری قوت کے باوجود اس جوان کی گرفت سے اپنا بازو نہ چھڑا سکی تھی بیوسا کی اس ناکامی پر اس جوان نے ایک بھرپور قہقہہ لگایا پھر بیوسا کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہا میں تو ایک گردش شام و سحر اور اہرمن کی ڈھال ہوں تم جیسی نازک اندام لڑکی کیسے اور کس طرح اپنا بازو چھڑا سکتی ہے اس پر بیوسا نے اس جوان کی طرف ذرا سا دیکھتے ہوئے کہا۔

اپنی اس گرفت اور اپنی اس بدمعاشی پر اتنا گھمنڈ نہ کر اس لئے کہ جو میرا مالک میرا شوہر اور میرا محافظ ہے وہ اہرمن کی ڈھال کے سامنے یزدان کی تلوار کی طرح برسنے کا فن خوب جانتا ہے میرا شوہر صبر و جبر، طلسم و وہم توڑنے، غلاف زنگ کو پھاڑنے اور غرض حیات کی دیمک کو اپنے پاؤں تلے کچلنے اور شام کے جھٹپٹے، شرافت نیکی اور زندگی کی روشنی بن کر نمودار ہونے کی جرات اور دلیری رکھتا ہے لہٰذا تیری بقا تیری زندگی اسی میں ہے کہ تو شرافت کے ساتھ میرا بازو چھوڑ دے ورنہ اگر میرا شوہر یہاں پہنچ گیا تو تیری حالت موج و گرداب اور مناظرہ موت و حیات سے مختلف نہ ہوگی اے نوجوان میں دیکھتی ہوں تم میں سنجیدگی، تہذیب، راست بازی، صداقت، خدا ترسی اور نیکی کا دور دور تک نام و نشان نہیں تب بھی میں تمہیں تنبیہہ کرتی ہوں کہ تو یہاں سے چلا جا ورنہ میرا شوہر یہاں پہنچ گیا تو تجھے میرا یہ بازو پکڑنا بہت مہنگا پڑے گا۔

بیوسا کی اس گفتگو کے جواب میں اس جوان نے پھر ایک بھرپور قہقہہ لگایا اور دوبارہ بے حیائی کے سے انداز میں اس نے بیوسا کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا سن اے حسین لڑکی میرا نام حورب ہے میرا تعلق حمات شہر سے ہے اور بادشاہ سنافریب نے میری جرات مندی میری دلیری میری طاقت اور قوت سے متاثر ہو کر مجھے اپنے لشکر کے ایک حصے کا سپہ سالار مقرر کیا ہے اور اے لڑکی میں تجھ پر یہ بھی واضح کر دوں میں نے آج تک کسی سے شکست قبول نہیں کی میں ایک صحرا نژاد جوان ہوں اور اپنے ایک ہی نعرہ مستانہ سے اپنے مقابل اور اپنے دشمنوں کو مدقوق، مفلوج، معذور، محکوم مجبور اور لاچار بنا کر رکھ دیتا ہوں میری ایذا پسندی میرے مقابل کے فہم و خیال میں ہوا کے دوشالوں میں لپٹی ہوئی فتح کی طرح پھیل جاتی ہیں ضعیف مائیں اپنے بیٹوں کے لئے اور جوان بہنیں اپنے بھائیوں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کے لئے مجھ سے بچنے کی دعائیں مانگتی ہیں اے لڑکی تجھے میرے ساتھ چلنا ہوگا اور اس نینوا شہر میں تجھے اپنی بیوی اپنی اہلیہ اور اپنی رفیقہ بنا کر رکھوں گا دیکھ میں نے تجھے پسند کیا ہے تیری طرف اپنا دست محبت بڑھایا ہے اور اگر کسی نے میرے اس دست محبت کو جھٹکنے کی کوشش کی تو میں ایسے شخص کو لہو بھرے آنچلوں اور فکر کے اوہام میں ڈبو کر رکھ دوں گا۔

اسی وقت یوناف بھی وہاں پہنچ گیا اس نے بھی شاید اس کی بیوسا کے ساتھ گفتگو سن لی تھی لہٰذا وہ اس حورب کے قریب آیا اور اسے کہنے لگا اے اجنبی نوجوان میں نہیں جانتا تو کون ہے اور تو نے کس قوت اور جراتمندی کا سہارا لے کر اس لڑکی کا ہاتھ تھام لیا ہے سن میرا نام یوناف ہے اس لڑکی کا نام بیوسا ہے یہ میری بیوی اور میں اس کا شوہر ہوں تیری شرافت اسی میں ہے کہ تو اس کا ہاتھ چھوڑ دے میں سمجھتا ہوں کہ تو چاندی کے خواب دیکھنے کا عادی ہے اگر ایسا نہیں ہے تو میں یہ کہوں گا کہ تو نے بھنگ یا گانجا پی رکھا ہے دیکھ یہ لڑکی جو تہذیب کا حسین صنم خوبصورتی کا دلکش معیار ہے یہ میری بیوی کی حیثیت سے میری آنکھوں کی پیاس میری حیات کا محور میری زندگی میری کائنات میرا ثبات اور میری سرشاری ہے لہٰذا قبل اس کے کہ میرا خون کھول اٹھے میرے جسم کے اندر حدت بڑھ جائے تو اس کا ہاتھ چھوڑ کر اپنی راہ لے اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو پھر تجھے اپنے کئے پر پچھتاوے کے علاوہ کچھ حاصل نہ ہوگا۔

اس جوان نے پھر بولتے ہوئے کہا سن یوناف میرا نام حورب ہے میں کسی سے شکست ماننے کسی کا حکم ماننے کا عادی نہیں ہوں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا یہ لڑکی جس کا نام بیوسا ہے تیری بیوی ہے میں اس کو پسند کر چکا ہوں اور اسے ہر حال میں میرے ساتھ جانا ہوگا اور دنیا کی کوئی طاقت اسے میرے ساتھ جانے سے نہیں روک سکتی حورب کی یہ گفتگو سن کر یوناف کے چہرے پر پہلے معصوم انداز، چشم حقارت میں اس کی پیشانی پر پھیلتا حقیقت کا جمال، ایذا پسندی میں تبدیل ہونے لگا تھا اس کی آوارہ گرد نگاہوں میں لمحوں کی آوارگی، بے انت رتوں کا عذاب رقص کرنے لگا تھا اس کے چہرے پر پہلی گرمی اور ملاطفت، تواضع اور چاہت دکھ کی بازگشت روگ بھرے سنسار کی طرح جوش مارنے لگے تھے اس کے جمال کی روح اور خیالات کی تحریر میں شورش کا آغاز ہو چکا تھا اور اس شورش کے اندر الم افروز بیداریاں حلول کرنے لگی تھیں پھر اپنی اس بدلی ہوئی کیفیت میں یوناف نے پہلے کی نسبت کسی قدر سخت لہجے میں حورب کو مخاطب کر کے کہا۔

سن حورب میں آندھیوں میں جل اٹھنے والا چراغ ہوں اپنے بھٹکے ہوئے شوق کاروان کو لگام دے اور میری سلگتی ہوئی نظروں کی آگ سے بچ جو بستیوں کو بے رونق اور گلستانوں کو خاکستر کرنے کی قوت رکھتی ہیں یوناف کی اس ساری گفتگو کے جواب میں حورب بڑی ڈھٹائی اور جرات کا

مظاہرہ کرتے ہوئے کہنے لگا اے یوناف دیکھ میں تیرے کہنے سے تو اس لڑکی کا ہاتھ چھوڑنے والا نہیں ہوں کیونکہ اس لڑکی کو ہر صورت میں ہر حال میں میرے ساتھ جانا ہوگا تم میں اتنی ہمت اور طاقت ہے تو اس لڑکی کا ہاتھ میری گرفت سے چھڑا لے۔

حورب کی گفتگو سن کر یوناف کی حالت پھٹنے والے بارود اور جوش مارتے آگ کے الاؤ جیسی ہو گئی تھی وہ آگے بڑھا اور حورب کے اور زیادہ قریب ہوتے ہوئے اسے جہنم کی آگ جیسے وحشتناک انداز میں مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔ اے حورب میں تیرے جیسے دیوانوں کا ارمان اور بازوؤں کا جنون نکالنے کیلئے کبھی مشرق کبھی مغرب کبھی شہر کبھی بستیوں میں کبھی قریوں کبھی جنگل میں کبھی جمود اور کبھی انتشار میں نمودار ہونے کا فن خوب جانتا ہوں۔ سن اے حورب تو نے اپنی ہٹ دھرمی اور ضد کی انتہا کر دی ہے اپنی تباہی کا انتظار کر اور اپنے گریبان چاک ہونے کا منتظر رہ۔

اس کے ساتھ ہی یوناف طوفانوں کی طرح حرکت میں آیا اس نے اپنا بایاں ہاتھ حورب کی گردن کے نیچے رکھا اور ایسا زور لگایا کہ اس نے حورب کو اپنے بائیں ہاتھ میں اٹھا کر ہوا میں معلق کر دیا تھا اور ساتھ ہی وہ اپنے دائیں ہاتھ کو حرکت میں لایا اور اس نے دو تین طمانچے پوری قوت سے حورب کے چہرے پر دے مارے تھے یہ زوردار طمانچے کھانے کے بعد حورب درد و تکلیف کی شدت سے تلملا اور تکلیف کی شدت سے بلبلا اٹھا تھا اس نے از خود بیوسا کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔ اور بڑی حیرت بڑے تعجب اور بڑے خوفزدہ سے انداز میں وہ یوناف کی طرف دیکھنے لگا تھا۔ یوناف نے ایک دم اپنا پینترا بدلا بائیں ہاتھ کے بجائے اس نے اپنا دایاں ہاتھ حورب کی گردن کے نیچے ڈالتے ہوئے اسے فضا میں معلق رکھا اور پھر اپنے بائیں ہاتھ کو حرکت میں لایا اور حورب کے چہرے کے دائیں طرف پوری قوت سے تین طمانچے دے مارے تھے۔ یہ طمانچے ایسے زوردار اور تیز تھے کہ حورب کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے پھر یوناف نے حورب کو فضا کے اندر اچھالا اور زمین پر پٹخ دیا۔

یوناف کی یہ کارگزاری دیکھتے ہوئے بیوسا کی آنکھوں میں پرسکون چمک اور اس کے چہرے پر گہری طمانیت بکھر گئی تھی پھر وہ زمین پر گرے حورب نام کے اس جوان کے پاس آئی تلخی اور غصے میں اسے مخاطب کر کے کہنے لگی اے جوان تو نے دیکھا میرے شوہر نے تیری کیا حالت تیرا کیا حلیہ بنایا میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ میرا شوہر اور میرا مالک ایسا ہے جو اپنے دشمنوں اور اپنے ساتھ عداوت رکھنے والے کے اندر آندھی اور طوفان بن کر اٹھتا ہے سو تو دیکھتا ہے کہ میرے شوہر نے تیری کیا حالت بنائی ہے اگر تو نے آئندہ بھی ایسی حرکت کرنے کی کوشش کی پھر تیری حالت اس سے بھی بدتر ہوگی بیوسا کہتے کہتے رک گئی تھی کیونکہ نینوا سے ایک سپاہی بھاگتا ہوا یوناف کے پاس آیا اور اسے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

مخاطب کر کے کہنے لگا آپ فوراً یہاں سے چلے جائیں یہ جس جوان کو آپ نے مارا ہے اس کا نام حورب ہے اور یہ حمات کے حی قبائل کے سردار کا بیٹا ہے ان قبائل پر مشتمل ایک بیس ہزار کا لشکر حال ہی میں ہمارے بادشاہ سنافریب کے لشکر میں شامل ہوا ہے اور اس لشکر کی مدد سے سنافریب اپنے دشمنوں کے خلاف حرکت میں آنا چاہتا ہے اس حورب کی عزت اور اس کا مقام بادشاہ کے ہاں بڑا ارفع اور اعلیٰ ہے لہٰذا میں آپکو مشورہ دوں گا کہ آپ فوراً اپنی رہائش گاہ کی طرف چلے جائیں چونکہ اس حورب کے دوسرے قبائلی ساتھی بھی اس وقت بازار میں گھوم پھر رہے ہیں اگر انہوں نے یہ دیکھ لیا کہ آپ نے حورب کی یہ درگت بنائی ہے تو بازار کے اندر ہی نہیں بلکہ پورے نینوا شہر میں بھی ایک طوفان اٹھ کھڑا ہو گا لہٰذا میں نیک نیتی کے ساتھ آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ اپنی بیوی کے ساتھ اپنی رہائش گاہ کی طرف چلے جائیں۔

یوناف نے شاید اس سپاہی کی اس تجویز کو پسند کیا تھا لہٰذا وہ بیوسا کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے چلا گیا تھا حورب نام کا وہ جوان اٹھ کر بیٹھ گیا اور اپنے چہرے پر لگی ہوئی چوٹوں کو وہ سہلانے لگا تھا اتنی دیر تک اس کے بہت سے ساتھی اور قبائلی بھی اس کے پاس جمع ہو گئے اور اس سے اس کی اس حالت کی وجہ پوچھنے لگے اس پر حورب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور وہاں جمع ہونے والے اپنے قبائلی ساتھیوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا سنو میرے ساتھیو اس بازار میں تھوڑی دیر پہلے میں نے ایسی لڑکی دیکھی جو حسین چہروں کے جنگل میں اطلس و دیبا کے لباس کی سرسراہٹ جیسی حسین اور پرکشش ہے اس کی تیکھی نظریں اس کے خم دار ابرو اسکے حسن کو چار چاند لگاتے ہیں وہ ایک ایسا خوش نوا پرندہ ہے جسے صیاد کا شکوہ نہ ہو وہ ایسا حسین پھول ہے جسے گل چیں سے بھی کوئی گلہ نہ ہو اس کی آواز رمز خواں بلبل جیسی ہے اس کے چہرے کی چمک بکھرے ہوئے شیشوں کی طرح ہے وہ آرزوئے تشنہ لب اور صبح وصال کی طرح ذہنوں کے اندر سما جانے والی ہے اس کے بدن کی خوشبو اس کے نرم سرخ لبوں کی ہنسی جو کلیوں کی سرسراہٹ ہے میرے ذہن میں گھر کر گئی ہے اے دوستو اب وہ لڑکی میرے ذہن میں میرے تخیل میں میری تمنا میں میری امیدوں میں اور میری خواہشوں میں سما گئی ہے اور میں محسوس کرتا ہوں میں اس کے بغیر ادھورا اور ناکام ہوں لہٰذا میں نے اسے حاصل کرنے کا مصمم اور پکا ارادہ کر لیا ہے۔

اس پر حورب کے ان قبائلی ساتھیوں میں سے ایک نے بولتے ہوئے کہا اے ہمارے سردار کے بیٹے اگر تو نے نینوا شہر میں اپنے لئے کسی لڑکی کو پسند کر ہی لیا ہے تو بتاؤ وہ لڑکی کون ہے اس وقت کہاں ہے تاکہ ہم اسے حاصل کر کے تمہارے پاس لے کر آئیں اس پر حورب مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ تھوڑی دیر پہلے اسی بازار میں گھومتے ہوئے سودا سلف خرید رہی تھی۔ میں نے اسے کچھ ایسا پسند کیا اس کی خوبصورتی اس کی جسمانی ساخت سے اور حسن اور کشش پر ایسا فریفتہ ہوا کہ ملا

نے آگے بڑھ کر اس کا بازو پکڑ لیا وہ دیر تک اپنا بازو مجھ سے چھڑاتی رہی لیکن ناکام رہی ساتھ ہی مجھے اپنے شوہر سے دھمکاتی بھی رہی اس دوران اچانک اس کا شوہر یہاں آن دھمکا اور دیکھو میرے ساتھیو وہ ایسا طاقت ور اور زور دار انسان ہے کہ ایک ہی ہاتھ میں اس نے مجھے اٹھا کر ہوا میں معلق کر دیا پھر میرے چہرے کے دائیں بائیں خوب زور دار طمانچے لگائے جن کے نشان تم میرے چہرے پر اب بھی دیکھ سکتے ہو پھر اس نے مجھے اٹھا کر یہاں پٹخ دیا اور اس بیوی کو جس پر میں فریفتہ ہوا تھا یہاں سے لے کر چلا گیا وہ جو سامنے نینوا کا سپاہی کھڑا ہے وہ اس لڑکی اور جوان کو جانتا ہے چونکہ جب اس نے مجھے زمین پر گرا دیا تو یہ سپاہی اس کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا لہٰذا آؤ اس سپاہی کو لے کر نینوا کے بادشاہ سنافریب کی طرف جاتے ہیں اور اسے کہتے ہیں کہ وہ اس لڑکی کو حاصل کرنے میں ہماری مدد کرے حورب کے ساتھی قبائلیوں نے حورب کی گفتگو سے اتفاق کیا تھا چنانچہ وہ اس سپاہی کو لے کر نینوا کے بادشاہ سنافریب کے محل کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد حورب اپنے ساتھیوں اور نینوا کے اس سپاہی کو باہر کھڑا کرنے کے بعد سنافریب کے ذاتی کمرے میں داخل ہوا سنافریب اسے دیکھ کر خوش ہوا پھر اس نے اس کے ساتھ پرجوش مصافحہ کیا پھر اس نے اپنے سامنے ایک نشست کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے بیٹھنے کو کہا اور خود بھی اپنی جگہ پر بیٹھتے ہوئے اس نے پوچھا۔ آج تم کس غرض اور کس کام کے تحت میری طرف آئے ہو۔ اس پر حورب اس نشست پر بیٹھتے ہوئے کہنے لگا آج میں نینوا کے بازار میں گھوم رہا تھا وہاں میں نے ایک لڑکی دیکھی وہ لڑکی مسکراہٹ کے نغموں جیسی پرکشش تھی اس کا حسن رنگوں کے پیرہن' خوشبو کی تتلیوں' رگوں میں مچلتے خون اور آفاق کی گنگناہٹوں جیسا تھا ایسا لگتا تھا وہ لڑکی کائنات دل کی دھڑکنوں کو حسین کرنے کے لئے بنائی گئی ہو اے بادشاہ وہ لڑکی تنہا چاند کی طرح قدم قدم حسین فردوس کھڑی کر دینے والی خوبصورت لگتی ہے اسے دیکھنے کے بعد میں نے ایسا محسوس کیا ہے گویا رنگ گل کے حریر سے اس کے جسم کو اور بوئے گل کی کتان سے اس کے بدن کو بنایا گیا ہو اس کے لب طلوع صبح کی سرخی اور پھیلتی شفق کے رنگوں جیسے خوبصورت تھے اور اس کا رخ تکبر کے رخساروں کے رنگوں اور دملتی ساغر کی جبیں جیسا تھا مجموعی طور پر اے بادشاہ وہ لڑکی گلوں کے ہجوم میں اپنی انفرادیت قائم رکھنے والی شخصیت رکھتی ہے اے بادشاہ اس لڑکی کو میں پسند کر چکا ہوں اور آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں تاکہ اس لڑکی کے حصول میں آپ میری مدد کریں۔

حورب جب خاموش ہوا تو سنافریب نے ہلکی ہلکی مسکراہٹ میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا حورب وہ کون سی ایسی لڑکی ہے جسے تم نے نینوا میں دیکھا ہے اور دیکھنے کے بعد تم اس کی تعریف میں اس قدر جنوں خیز الفاظ استعمال کرنے لگے ہو تم اس لڑکی کا نام اور پتہ بتاؤ وہ لڑکی کوئی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بھی ہو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر تم اس لڑکی کو پسند کر چکے ہو تو وہ لڑکی تمہارے حوالے کر دی جائے گی اس پر حورب خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا اے بادشاہ میں یہ تو نہیں جانتا وہ لڑکی کون ہے ہاں اس موقع پر وہاں نینوا کا ایک سپاہی کھڑا تھا وہ اس لڑکی کو جانتا ہے اس پر سنافریب نے بولتے ہوئے کہا اگر ایسا ہے تو اس سپاہی کو تلاش کرو تاکہ اس لڑکی کو وہ میرے پاس بلا کر لائے حورب نے اور زیادہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا میں اس سپاہی کو اپنے ساتھ ہی لے کر آیا ہوں میں باہر جا کر اس سے کہتا ہوں کہ وہ لڑکی کو بلا کر لائے سنافریب نے حورب کی اس بات سے اتفاق کیا پھر حورب باہر آیا اور دروازے سے باہر کھڑے نینوا کے سپاہی کو مخاطب کر کے اس نے کہا تمہارے بادشاہ سنافریب نے تمہیں حکم دیا ہے کہ وہ لڑکی جسے میں نے بازار میں پسند کیا تھا اور جس کے شوہر نے مجھ پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے مجھے مارا تھا اسے بادشاہ کے پاس بلا کر لاؤ وہ سپاہی بے چارہ یہ حکم پا کر فوراً وہاں سے چلا گیا تھا۔ جبکہ حورب پھر اندر جا کر سنافریب کے پاس بیٹھ گیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد یوناف اور بیوسا دونوں سنافریب کے کمرے میں داخل ہوئے انہیں دیکھتے ہوئے سنافریب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا بڑی عزت بڑے احترام کے ساتھ اس نے یوناف کے ساتھ مصافحہ کیا پھر ان دونوں کو اپنے دائیں پہلو میں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ سنافریب مزید یوناف اور بیوسا سے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ اس کے پاس بیٹھا ہوا حورب بول اٹھا اور سنافریب کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ اے آشوریوں کے عظیم بادشاہ یہی وہ لڑکی ہے جسے میں پسند کر چکا ہوں اور عزم کر چکا ہوں کہ حالات چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہوں میں اس لڑکی کو ضرور حاصل کر کے رہوں گا۔ حورب کی یہ گفتگو سن کر ناپسندیدگی نفرت اور نفرت کے آثار سنافریب کے چہرے پر نمودار ہوئے تھے تاہم جلد ہی اس نے اپنے ان جذبات پر قابو پا لیا ہلکی ہلکی مسکراہٹ اس نے فوراً اپنے چہرے پر بکھیر لی حورب کو بڑی شفقت بڑے پیار سے مخاطب کر کے کہنے لگا اے حورب جس لڑکی کو تم پسند کر چکے ہو وہ یہی ہے تو تھوڑی دیر کے لئے باہر چلے جاؤ تاکہ میں تنہائی میں اس سے گفتگو کر سکوں اس کے بعد میں تمہیں اس کے ساتھ اپنی گفتگو کے نتیجے سے آگاہ کروں گا۔

حورب جب سنافریب کے کمرے سے باہر نکلا تو وہاں کھڑے ہوئے اس کے قبائلی ساتھیوں میں سے ایک نے پوچھا کیا وہی لڑکی ہے جو ابھی بادشاہ کے کمرے میں داخل ہوئی ہے اور جسے تم پسند کر چکے ہو اس پر حورب نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور وہ ساتھی خوشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔ اے حورب تم نے واقعی اپنے لئے مناسب لڑکی کو پسند کیا ہے یہ لڑکی واقعی ہی بادہ گلنار کے شوخ رنگ، موج طوفان اور جوش بہاراں اور رنگوں کے اسرار جیسی ہے اسکی بکھری عنبریں زلفیں سیمیں رتوں کا رقص لگتی ہیں اور روح و دل کے اندر گل کاری سرمستی اور سرشاری

بپا کر کے رکھ دینے والی ہیں۔ اب دیکھتے ہیں کہ سنافریب اس سے ملاقات کرنے کے بعد کیا فیصلہ کرتا ہے اس پر حورب نے اس سپاہی کو مخاطب کر کے کہا۔ اس سنافریب نے کیا فیصلہ کرنا ہے فیصلہ تو ہم خود کریں گے میں اس لڑکی کو پسند کر چکا ہوں لہٰذا یہ لڑکی میری ملکیت ہے اور میں اسے حاصل کر کے رہوں گا سنافریب نے ان کے خلاف فیصلہ دیا تب بھی میں اس لڑکی کو حاصل کر کے رہوں گا۔ حورب کے ساتھیوں نے بھی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر وہ خاموش کھڑے ہو کر انتظار کرنے لگے تھے۔

حورب کے باہر نکلنے کے بعد سنافریب نے بڑے پیار بڑی شفقت میں یوناف کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا سنو یوناف میرے عزیز میرے رفیق تم نے حورب کی بات سنی یہ جوان حمات شہر کے بہت سے قبیلوں کے سردار کا بیٹا ہے حال ہی میں اپنے ہزاروں جنگجو جوانوں کے ساتھ میرے لشکر میں شامل ہوا ہے پر سنو میں ایسے لوگوں ایسے قبیلوں کی طاقت کی پرواہ کئے بغیر تمہارا ساتھ دوں گا اس لئے کہ جو قدر و منزلت تمہاری میری نگاہوں میں ہے وہ ایسے قبائلی سرداروں کے بیٹوں کی نہیں ہو سکتی تم نے نہ صرف میرے باپ بلکہ ہمارے آباؤ اجداد کی بھی بڑی نیک نیتی کے ساتھ مدد کی ہے لہٰذا جو بھروسہ جو اعتبار تم پر کر سکتا ہوں ان قبائلیوں پر نہیں کر سکتا۔ سنو یہ حورب چونکہ بیوسا کو پسند کر چکا ہے لہٰذا میں نہیں چاہتا کہ فی الفور حورب اور اسکے ساتھیوں کے خلاف حرکت میں آ جاؤں بلکہ کسی طریقے سے ان سے جان چھڑانے کی کوشش کروں گا چند دن تک میں اپنے لشکر کے ساتھ اپنی مہموں پر روانہ ہوں گا اور حورب اور اسکے ساتھیوں کو بھی اپنے لشکر میں ساتھ لیتا جاؤں گا پہلے میرا خیال تھا کہ تمہیں بھی اپنے باپ کی طرح اپنے لشکر میں شامل رکھوں گا لیکن حالات اب مجھے بدلتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔

سنو یوناف اب نینوا میں اس حورب نے جو نیا معاملہ بیوسا کی صورت میں کھڑا کر دیا ہے تو میں اپنے ارادوں میں تبدیلی کرنے پر مجبور ہو گیا ہوں اب میں تمہیں اپنے ساتھ اپنے لشکر میں نہیں رکھوں گا بلکہ تمہیں یہاں نینوا شہر میں ہی چھوڑ جاؤں گا جب میں اپنی مہموں پر روانہ ہوں گا تو اپنے بیٹے اسارہدون کو اپنی جگہ اپنا قائم مقام مقرر کر جاؤں گا تم نینوا میں رہ کر حکومت کا کام چلانے میں اسارہدون کی مدد کرنا اور مجھے امید ہے کہ اگر میری غیر موجودگی میں ہماری مملکت میں کوئی خطرہ بھی ہوا تو تم اسارہدون کے ساتھ مل کر اس خطرے کو ٹالنے اور ختم کرنے کا کام کر سکتے ہو۔ اس دوران میں حورب کو سمجھاتا رہوں گا کہ وہ بیوسا کے سلسلے میں صبر سے کام لے اور اس سلسلے میں ہٹ دھرمی اور جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے اسے میں یہ بھی یقین دلانے کی کوشش کروں گا کہ میں آہستہ آہستہ اندر ہی اندر بیوسا کو تمہاری طرف مائل کرنے کی کوشش کروں گا اور میں اس مقصد کو حاصل

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا پھر میں اپنے تعلق اور اپنے رویئے کا رخ یکسر بدل کر رکھ دوں گا اس موقع پر اگر حورب نے پھر یہ سلسلہ اٹھانے کی کوشش کی اور اس معاملہ میں ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا یا بیوسا کے معاملہ میں تم سے الجھنے کی کوشش کی تو اس حورب کو میں اس کے سر کے بالوں سے پکڑ کر اسے نینوا کے کسی چوراہے پر لا کھڑا کروں گا۔ سب لوگوں کے سامنے اس کی گردن کاٹ کر رکھ دوں گا اور اگر اس کے لوگوں نے حورب کے حق میں فیصلہ کرتے ہوئے بغاوت یا سرکشی کی کوشش کی تو ان کی حالت بھی میں حورب جیسی بنا کر رکھ دوں گا اور ایسی سزا دوں گا کہ آئندہ کے لئے کسی بھی قبائلی سردار یا دوسرے شخص کو نینوا کے بادشاہ کے سامنے سر اٹھانے کی جرات نہ ہو۔ وقتی طور پر میں تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تم حورب اور اس کے ساتھیوں سے مجھے زیادہ عزیز ہو میں تمہیں اپنے بیٹے اساربدون کی طرح پسند کرتا ہوں اور یہ تمہاری بیوی بیوسا میری بیٹی کی جگہ ہے۔

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم دونوں مافوق الفطرت قوتوں کے مالک ہو اور میرا باپ مجھے یہ بھی بتا چکے ہیں کہ تم ان گنت خرق عادت قوتوں کا مظاہرہ کرنے کا فن بھی جانتے ہو۔ میں خوش ہوں کہ جس وقت اس حورب نے بھرے بازار میں بیوسا کا ہاتھ پکڑا تو یہ بیوسا اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لا کر اس کی تباہی اور موت کا باعث نہیں بن گئی میں تمہارے اس صبر و شکر پر تم دونوں کا شکر گزار ہوں۔

یہاں تک کہنے کے بعد سنافریب تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر دوبارہ بولتے ہوئے کہنے لگا سنو یوناف۔ تم دونوں اب اپنی جگہ سے اٹھو اور یہ سامنے والا پردہ اٹھا کر ساتھ والے کمرے میں جا کر بیٹھ جاؤ میں اب حورب سے اس سلسلے میں گفتگو کرتا ہوں اور اسے فارغ کرنے کے بعد پھر تم دونوں کو بلاؤں گا اور اس کے ساتھ ہونے والی گفتگو سے تمہیں آگاہ کروں گا سنافریب کے اس اشارے پر یوناف اور بیوسا دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور سامنے والا پردہ ہٹا کر کمرے میں بیٹھ گئے تھے۔ ان دونوں کے جانے کے بعد سنافریب نے تالی بجائی جس کے جواب میں ایک جوان کمرے میں داخل ہوا سنافریب نے فوراً اپنے محافظ کو مخاطب کر کے کہا تم حورب کو میرے پاس بھیج دو اس پر وہ سپاہی فوراً باہر نکل گیا اور حورب اندر داخل ہوا سنافریب نے ہاتھ کے اشارے سے حورب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور جب حورب وہاں بیٹھ گیا تو سنافریب نے اسے مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

سنو حورب میں نے یوناف سے اس کی بیوی بیوسا سے تمہاری پسندیدگی اور چاہت کی بات کی ہے [illegible] گفتگو کا آغاز کرنے سے پہلے میں تم پر یہ واضح [illegible] دوں کہ یوناف کوئی عام سا جوان نہیں ہے

جسے ہر کوئی اپنے سامنے زیر اور مغلوب کر دے یہ غیر معمولی انسان اور بے پناہ قوتوں کا مالک ہے ہم لوگ تو ایک ہاتھ میں تلوار ایک میں ساغر ایک آنکھ میں نیکی کا فروغ اور ایک آنکھ میں بدی کی اشتہا لے کر اپنے کام کی ادائیگی کرتے ہیں یہ کہ یوناف کفن فروش اور گورکن قسم کا انسان ہے یہ اپنے دشمنوں سے نشاط کی ساری خوشی چھین کر ان پر جنون کا داو طاری کر دینے والا ہے اپنے دشمن کی یہ ساری پاکی داماں کو چاک گریبانی میں تبدیل کر کے اسے حقیر چیزوں کی طرح اور حیات کائنات کے کم تر ذروں کی طرح مسل دینے والا جوان ہے جب یہ کسی کے سامنے مقابلہ کرنے آتا ہے تو نہ اس میں لکنت ہوتی ہے اور نہ ہی اسکی آنکھ میں نمی آتی ہے۔ بس یہ نعرہ وحشت بلند کرتے ہوئے اپنی نگاہ مرہم کے ساتھ تلوار بدست قاتل کی طرح اور پیاس کا صحرا بن کر اپنے دشمنوں پر لمحہ بہ لمحہ گزرتی رات اور قطرہ قطرہ گرتے آنسوؤں کی طرح وارد ہو جاتا ہے۔

سنو حورب ان حالات میں میں تمہیں یہی مشورہ دوں گا کہ بے چینی اور بے تابی کے بجائے صبر و سکون سے کام لو جلد بازی نہ کرو میں تمہارے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ بیوسا کو اندر ہی اندر تمہاری طرف مائل کرنے کا کام میں سرانجام دیتا رہوں گا اور ایک ایسا دن ضرور آئے گا کہ وہ یوناف کو چھوڑ کر تمہاری طرف مائل ہو جائے گی۔ اور یہی دن تمہاری خوشی اور میری کامیابی کا دن ہو گا سنو حورب یہاں میں یہ بھی کہتا چلوں کہ اگر یوناف سے بیوسا کو زبردستی چھینا گیا تو پھر یہ ایک ایسا جوان ہے یہ نینوا شہر کے اندر ایک طوفان کھڑا کر سکتا ہے وہ بیوسا کو اپنا سایہ سمجھتا ہے۔ اور یہ خیال کرتا ہے کہ اس سائے کو جدا کرنے میں جلد بازی سے کام لیا گیا۔ تو یہ یوناف ایسا کرنے والے کی حالت زرد موسم کے خشک پتوں اور کھوئی کھوئی آنکھوں جیسا کر کے رکھ دوں گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد جب سنافریب خاموش ہوا تو اس کی ساری گفتگو سننے کے بعد حورب کچھ دیر خاموش رہ کر سوچتا رہا پھر کہنے لگا میں آپ کی اس بات سے تو اتفاق کرتا ہوں کہ وہ ایک انتہائی طاقت ور اور غیر معمولی انسان ہے یہ واقعی ہی اپنے مقابل پر رسن و دار 'قید زندان' ایک زخم اور ایک جراحت کی طرح وارد ہوتا ہے کیونکہ نینوا کے بھرے بازار میں میرا اس سے پالا پڑ چکا ہے اس لئے کہ بیوسا کے حسن اسکی خوبصورتی اسی کی جسمانی ساخت سے متاثر ہو کر جب میں نے اس کا ہاتھ تھام لیا تو اس نازک اندام لڑکی نے اپنا ہاتھ مجھ سے چھڑانے کی بہتیری کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئی اسی دوران اس کا یہ شوہر وہاں پہنچ گیا تھوڑی دیر تک یہ مجھے سمجھانے بجھانے کی کوشش کرتا رہا اور جب میں نہ مانا تو یہ ایسا حرکت میں آیا کہ اس نے اپنا بایاں ہاتھ آگے بڑھا کر میری ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور ایک جھٹکے کے ساتھ مجھے ہوا میں معلق کر دیا اس کے بعد اس نے دائیں بائیں زور دار طمانچے مارے کہ میں تھوڑی دیر کے لئے اپنے حواس ہی کھو بیٹھا تھا پھر مجھے ایک کھلونے کی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem
ندیم

طرح زمین پر پٹخ دیا تب ہی میں نے اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ کوئی انتہائی غیر معمولی اور طاقت ور انسان ہے ورنہ میں اس کا سر قلم کر چکا ہوتا۔ میں آپ کی تجویز سے اتفاق کرتا ہوں اگر آپ بیوسا کو میری طرف مائل کرنے کا کام شروع کر دیں تو میں اس معاملے کو حاصل کرنے میں ضرور صبر و شکر سے کام لوں گا۔ اس کے ساتھ ہی حورب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور سنافریب کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اب میں جاتا ہوں اور اپنے مقصد کی تکمیل تک انتظار کروں گا سنافریب نے بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر حورب کے ساتھ مصافحہ کیا پھر حورب وہاں سے نکل گیا تھا۔

حورب کے جانے کے بعد سنافریب نے آواز دے کر یوناف اور بیوسا کو اپنے پاس بلایا اور جب یوناف اور بیوسا دوسرے کمرے سے نکل کر آئے تو سنافریب نے ان دونوں کو مخاطب کر کے کہا تم دونوں نے حورب کے ساتھ میری گفتگو کو سن ہی لیا ہو گا جواب میں یوناف مسکراتے ہوئے کہنے لگا ہاں میں آپ کی اور حورب کی گفتگو سن چکا ہوں اور میں آپ پر یہ بھی واضح کر دوں کہ اگر اس حورب نے اپنی حدود سے نکلنے کی کوشش کی تو نہ صرف میں اسے بلکہ اس کے ساتھ آنے والے سارے قبائلی نوجوانوں کا قتل عام کر کے رکھ دوں گا پھر آپ بعد میں نہ کہیئے گا کہ یہ کام میں نے آپ کے ساتھ صلاح و مشورے سے نہیں کیا یوناف کی اس گفتگو پر سنافریب اٹھا اور یوناف کے شانے پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تم میرے بیٹوں کی طرح اور یہ بیوسا میری بیٹی کی جگہ ہے تم مطمئن ہو کر دریائے فرات کے کنارے اپنے اس محل میں رہو کسی کی مجال نہیں کہ تم دونوں پر کوئی غلط نگاہ ڈالے ہاں میں اس بات کو بھی تسلیم کرتا ہوں کہ تم دونوں اس حورب اور اسکے قبائلیوں سے نبٹنے کی طاقت رکھتے ہو پر اس کی ضرورت پیش نہیں آئے گی تم دونوں جاؤ اور اپنی جگہ پر سکون رہو سنافریب کی اس گفتگو پر یوناف اور بیوسا دونوں کے چہروں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر وہ ایک دوسرے کو اشارہ کرتے ہوئے وہاں سے نکل گئے تھے۔

اپنے ساتھیوں کے ساتھ حورب سنافریب کے محل سے نکل کر تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ اس کے ایک ساتھی نے اسے مخاطب کر کے پوچھا اے ہمارے سردار کے بیٹے یہ آشوریوں کے بادشاہ سنافریب نے اس لڑکی کے بارے میں تم سے کیا گفتگو کی ہے جسے تم پسند کر چکے ہو۔ اس سوال پر حورب کے چہرے پر طنزیہ سی مسکراہٹ نمودار ہوئی اور وہ کہنے لگا۔ اس سنافریب کی باتوں سے میں نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ وہ یوناف اور بیوسا سے خوفزدہ ہے اور اس کے خوف اور خدشے کی وجہ مجھے یہی نظر آتی ہے کہ وہ اس یوناف کی طاقت اور قوت سے لرزاں ہے میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ یہ شخص انتہائی قسم کا طاقت ور، دلیر اور جرات مند ہے اس نے اپنے صرف بائیں ہاتھ کے جھٹکے کے ساتھ مجھے فضا میں معلق کر دیا تھا لہٰذا میں اس کی طاقت اور قوت کا اندازہ کر چکا ہوں سنو میرے ساتھیو چند دن تک شاید سنافریب اپنے لشکر کے ساتھ اپنی ہمسایہ مملکتوں پر حملے کرے مجھے بھی وہ اپنے لشکر میں اپنے ساتھ رکھے گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد حورب تھوڑی دیر کیلئے رکا پھر جس جوان نے اس سے بیوسا سے متعلق پوچھا تھا اس جوان سے وہ مخاطب کر کے کہنے لگا سنو میرے ساتھی چند دن تک شاید میں سنافریب کے ساتھ اس کی جنگی مہموں پر نکل جاؤں میں تمہارے ساتھ اپنے کچھ ساتھی نینوا شہر میں چھوڑ جاؤں گا اگر سنافریب نے لشکر میں یوناف کو بھی اپنے ساتھ رکھا تو جنگ کے دوران میں اس یوناف کا خاتمہ کر کے بیوسا پر قبضہ کر لوں گا اور مجھے علم ہے کہ جنگ میں یہ دونوں میاں بیوی اکٹھے ہی رہتے ہیں اور اگر سنافریب نے اسے اپنے لشکر کے ساتھ شامل نہ کیا تو ظاہر ہے کہ وہ پیچھے نینوا شہر کے محل میں بیوسا کے ساتھ رہے گا جب لشکر یہاں سے کوچ کر جائے تو تم میری غیر موجودگی میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ رات کے وقت کسی مناسب موقع پر یوناف پر حملہ آور ہونا اور اسے قتل کر دینا اور تم جانتے ہو کہ اس یوناف کے قتل ہو جانے کے بعد بیوسا کو مجھ سے کوئی چھین نہ سکے گا۔ حورب کے ساتھی نے اس کی اس تجویز سے اتفاق کیا اس نے حورب کے لئے یوناف کو قتل کرنے کی حامی بھر دی اس کے بعد وہ خاموشی سے لشکر گاہ کی طرف جا رہے تھے۔

سنافریب کی پہلی مہم کچھ اس طرح شروع ہوئی کہ اس کے باپ سارگون کے دور میں کلدانیوں کے بادشاہ مردک بلدان کو شکست ہوئی تھی اور مردک بلدان کہیں روپوش ہو گیا تھا اور کسی کو اس کا پتہ نہ چلا تھا اس کی غیر موجودگی میں سارگون نے بابل پر اپنی پسند کا حکمران مسلط کر دیا تھا اور اس پر سالانہ خراج کی رقم مقرر کر دی تھی لیکن سارگون نے کچھ ہی عرصہ بعد بابل کا سابقہ بادشاہ مردک بلدان اچانک روپوشی سے نمودار ہوا۔ سارگون نے جس شخص کو بابل میں کلدانی سلطنت کا بادشاہ مقرر کیا تھا مردک بلدان نے اس کو قتل کر دیا اور ایک بار پھر بابل میں کلدانی سلطنت کا بادشاہ بن بیٹھا دن رات محنت کر کے اس نے اپنا ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا اس کے بعد اس نے ہمسایہ ممالک کی طرف بھی وفود بھیجے سب سے پہلے اس نے مصر کے حکمرانوں کو اپنے ساتھ ملایا اس کے بعد عیلامی بادشاہ ستروک نخندی کو اپنی حمایت پر آمادہ کیا اور پھر بعد میں اس نے دمشق کی آرامی سلطنت کے علاوہ اپنی سلطنت کے کناروں پر پھیلے ہوئے آزاد کلدانی قبائل کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا تھا بعد میں اس مردک بلدان نے اپنے قاصد یہودیہ کے اسرائیلی بادشاہ حزقیاہ کی طرف روانہ کئے اسے آشوریوں کے خطرے سے ڈرایا دھمکایا اور اسے بھی اپنے ساتھ ملانے پر کامیاب ہو گیا تھا جبکہ مصر کی طرف سے اسے خاطر خواہ مدد حاصل ہوئی تھی اس طرح یہ مردک بلدان اپنے مقصد میں کامیاب ہوا اور ان ساری اقوام پر مشتمل ایک متحدہ لشکر اس نے تیار کیا تاکہ آشوریوں کے خلاف

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

لشکر کشی کی جائے اور انہیں دنیا سے نیست و نابود کر کے رکھ دیا جائے تاکہ آئندہ ان ممالک کیلئے کوئی خطرہ نہ اٹھ کھڑا ہو۔

آشوریوں کے بادشاہ سنافریب کو جب اپنے خلاف مردک بلدان کی سرکشی اور اس متحدہ لشکر کی پیش قدمی کی خبر ملی تو وہ اپنے لشکر کے ساتھ حرکت میں آیا اور جنوب کی طرف اس نے بڑی تیزی سے یلغار کی کھلے میدانوں کے اندر آشوریوں کے ساتھ مردک بلدان، سترک تنخندی آرامی کلدانی اور اسرائیلی سلطنت یہودیہ کے متحدہ لشکر کا سامنا ہوا اس متحدہ لشکر کی طرف سے بہتیری کوشش کی گئی کہ آشوریوں پر چاروں طرف سے تیز حملے کر کے انہیں میدان جنگ میں نیست و نابود کر کے رکھ دیں انہیں اس مقصد میں مکمل طور پر ناکامی ہوئی آشوری اس متحدہ لشکر کے خلاف رنگوں کے اسرار اور فریب وعدہ کے زہر کی طرح حرکت میں آئے کھلے میدانوں کے اندر آشوریوں نے ایک طوفان اور منہ زور آندھی کی طرح حملہ آور ہوتے ہوئے اس متحدہ لشکر کے پاؤں اکھاڑ کر رکھ دیئے دور دور تک انہوں نے اس لشکر کا تعاقب کیا اور اس متحدہ لشکر کے اکثر سپاہیوں کو انہوں نے موت کے گھاٹ اتار دیا اس طرح اس متحدہ لشکر کے بہت کم لشکری میدان جنگ سے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو سکے تھے۔ آشوریوں کے مقابلے میں مردک بلدان ستروک تنخندی آرامیوں کلدانیوں اور اسرائیلیوں کی یہ سازش ناکام ہوئی تھی اور آشوریوں نے ان سب کو بھیڑ بکریوں کے غلوں کی طرح اپنے سامنے ہانک کر رکھ دیا تھا ان سب کا تعاقب کرتے ہوئے سنافریب اپنے لشکر کے ساتھ عیلامی سلطنت میں گھس گیا چونکہ ماضی میں عیلامیوں کے بادشاہ ستروک تنخندی نے دھوکہ دہی سے کام لے کر سنافریب کے باپ سارگون کو میدان جنگ میں پسپا ہونے پر مجبور کر دیا تھا سنافریب نے اس پسپائی کا بدلہ لینے کا ارادہ اور عزم کر لیا تھا۔

بابل اور کلدانی سلطنت کے دیگر بڑے بڑے شہروں کو نظرانداز کرتے ہوئے سنافریب ستروک تنخندی کا تعاقب کرتے ہوئے عیلامیوں کی سلطنت میں داخل ہو گیا تھا اس نے ایک طرح سے ستروک کے تمام لشکر کا خاتمہ کر دیا اور ستروک بڑی مشکل سے اپنی جان بچا کر اپنے مرکزی شہر شوش چلا گیا جبکہ سنافریب نے اس کی سلطنت میں پھیل کر اس کے مرکزی شہر کو چھوڑ کر تقریباً سارے ہی بڑے بڑے شہروں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ان سارے شہروں کی لوٹ مار کر کے وہ اس کی سلطنت سے نکل گیا تھا۔ اس طرح ستروک تنخندی نے ماضی میں سارگون کو جو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا تھا سنافریب نے اپنے باپ کی پسپائی کا عیلامیوں سے خوب انتقام لیا۔

عیلامیوں کے بادشاہ ستروک تنخندی کو سزا دینے کے بعد سنافریب اب کلدانیوں کے بادشاہ

مردک بلدان کی طرف متوجہ ہوا۔ مردک بلدان کو جب خبر ہوئی کہ سنافریب بڑی تیزی سے اس کی طرف پیش قدمی کر رہا ہے تو وہ بابل سے نکل کر اپنی جان بچانے کے لئے بھاگا۔ سنافریب نے بھی اس کا تعاقب کیا پر مردک بلدان بیت یقین کے دلدلی علاقے میں کہیں روپوش ہو گیا تھا ان دلدلوں میں سنافریب نے اسے بہت تلاش کیا لیکن ناکام رہا بالآخر اس کی تلاش ترک کر کے سنافریب لوٹا بابل پر اس نے اپنی پسند کا حکمران مقرر کر دیا اور اس طرح سنافریب کی پہلی مہم اس کی کامیابی اور کامرانی پر ختم ہوئی۔

اپنی دوسری مہم کے سلسلے میں سنافریب کوہستان زاگروس اور اس کے پار دشت الیپ میں بسنے والی کاسی قوم کی طرف متوجہ ہوا یہ قوم چند انتہائی سرکش اور خونخوار قبائل پر مشتمل تھی اور دشت الیپ کے اندر ہی ان کا مرکزی شہر تھا ماضی میں بھی یہ کاسی قوم نہ صرف یہ کہ آشوریوں کے لئے مختلف مصائب کھڑی کرتی رہی تھی بلکہ کبھی بھی آشوریوں سے فرمانبرداری کا اظہار نہیں کیا تھا بلکہ یہ کاسی کوہستان زاگروس اور دشت الیپ سے نکل کر آشوریوں پر حملہ آور ہوتے ہوئے لوٹ مار کا بازار گرم کرتے رہتے تھے۔ اور آشوریوں کے سرحدی قصبوں کو یہ اکثر آتش و آہن کی نظر کر دیا کرتے تھے۔ لہٰذا سنافریب نے اپنی دوسری مہم اس کاسی قوم کے خلاف شروع کی۔

اپنے لشکر کے ساتھ سب سے پہلے سنافریب کوہستان زاگروس میں داخل ہوا کھلی وادیوں کے اندر کاسی قوم نے آشوریوں کا مقابلہ کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن آشوریوں نے کاسی قوم کے لشکر کو ذلت آمیز شکست دیتے ہوئے اپنے سامنے سے بھاگ جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ جبل زاگروس کے اس پر سنافریب دشت الیپ میں داخل ہوا کاسیوں نے ایک بار پھر متحدہ ہو کر دشت الیپ میں سنافریب اور اس کے لشکر کا مقابلہ کرنا چاہا ایک بہت بڑا لشکر تیار کر کے وہ آشوریوں کے خلاف آئے پر صحرا کے اندر ایک ہولناک اور خونریز جنگ کے بعد سنافریب نے ایک بار پھر کاسیوں کو بدترین شکست دی اور انہیں اپنے سامنے صحرا کے اندر فرار ہونے پر مجبور کر دیا اس طرح کاسی قوم کو سنافریب کے ہاتھوں یہ دوسری شکست ہوئی۔ اس کے بعد سنافریب نے بڑی تیزی سے کاسیوں کا تعاقب کیا اور یہ تعاقب ایسا تیز اور بروقت تھا کہ سنافریب اپنے آگے آگے بھاگتے ہوئے کاسیوں کے مرکزی شہر میں داخل ہوا شہر کے محافظوں کو اس نے قتل کر دیا اور شہر کو جی بھر کے لوٹا اور اس کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا اس کے بعد ان کی سلطنت کے جو دوسرے بڑے بڑے شہر تھے ان کو بھی اس نے لوٹ کر زمین کے برابر کر دیا تھا اس طرح آشوریوں کا بادشاہ سنافریب کاسیوں کے خلاف دوسری مہم میں بھی کامیاب رہا تھا۔ کاسیوں کو شکست دینے کے بعد سنافریب کو یہ اطلاع ملی کہ اسرائیل کی سلطنت یہودیہ کا بادشاہ حزقیاہ آشوریوں کے خلاف حرکت میں آنے کے لئے بے پناہ تیاریوں میں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

مصروف ہے اور مصر کے علاوہ ایتھوپیا کے بادشاہ کو بھی اس نے اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔

ایسے حالات میں سنافریب نے فلسطین کا رخ کر لیا تھا اسرائیلی بادشاہ حزقیاہ کو جب یہ خبریں ملیں کہ سنافریب اب اس کی طرف بڑھنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اس نے مصر اور ایتھوپیا کی مدد سے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا اپنے مرکزی شہر کے علاوہ اس نے چھوٹے بڑے دیگر شہروں کی فصیلوں کو بھی مضبوط کر کے ناقابل تسخیر بنا دیا اس کے علاوہ جو شاہراہ اس کی سلطنت سے نکل کر شمال کی طرف جاتی تھی اس راستے میں جس قدر کنوئیں اور چشمے تھے وہ بھی اس نے بند کرا دیئے تاکہ فلسطین کی طرف بڑھتے ہوئے آشوریوں کو پانی نہ ملے اور وہ اسرائیلیوں سے جنگ کئے بغیر واپس جانے پر مجبور ہو جائیں۔

لیکن سنافریب کی خوش قسمتی اور یہودیہ کے بادشاہ حزقیاہ کی بدقسمتی کہ سنافریب نے اپنے لشکر کے ساتھ فلسطین کی طرف جانے کے لئے وہ راستہ اختیار نہ کیا تھا جس راستے کے چشمے اور کنوئیں حزقیاہ نے بند کرا دیئے تھے بلکہ اپنے لشکر کے ساتھ سنافریب نے سیدھا مغرب کی طرف رخ کیا اس کا ارادہ تھا کہ پہلے صیدون کے بادشاہ کو اپنے سامنے زیر کریگا اسے اپنا فرمانبردار بنانے کے بعد فلسطین کا رخ کرے گا۔ لہٰذا اپنے لشکر کے ساتھ سنافریب بڑی تیزی سے صیدون کی طرف بڑھا۔ صیدون کے بادشاہ کو جب خبر ہوئی کہ آشوریوں کا بادشاہ اس کی طرف پیش قدمی کر رہا ہے تو اس نے اپنے ہمسائیوں کے علاوہ مصر سے بھی آشوریوں کے خلاف مدد طلب کی کسی بھی سمت سے اسے بروقت مدد نہ ملی صیدون کا بادشاہ اپنے سارے قصبوں اور شہروں کو آشوریوں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر اپنی جان بچانے کے لئے قبرص کی طرف بھاگ گیا تھا۔

اپنے لشکر کے ساتھ سنافریب صیدون کی سلطنت میں داخل ہوا کسی شہر اور کسی قصبے میں اس کی راہ نہ روکی گئی اپنی مرضی سے سنافریب نے ہر شہر ہر قصبے کو لوٹ کر خوب مال و متاع جمع کیا صیدون شہر میں چند روز تک اس نے قیام کیا پھر اپنے لشکر کا ایک مختصر حصہ یروشلم کی طرف روانہ کیا تاکہ لشکر کا یہ حصہ یروشلم کا محاصرہ کر کے یہودیوں کو اپنے ساتھ جنگ میں مصروف رکھے لشکر کے بڑے حصے کے ساتھ بڑی برق رفتاری کے ساتھ سنافریب جنوب کی طرف بڑھا تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ مصر اور فلسطین کے سرحدی شہر لاخش پر جا کر قبضہ کر لے اور مصری لشکر فلسطینیوں کی مدد کے لئے آئے تو وہ مصری لشکر پر بھی ضرب لگا کر اسے بھاگ جانے پر مجبور کر دے تاکہ ان علاقوں کے اندر کوئی بھی قوت آشوری کے مقابل کھڑی ہونے کی طاقت نہ رکھے۔

طوفانی انداز میں پیش قدمی کرتے ہوئے سنافریب اپنے لشکر کے ساتھ فلسطین کے شہر لاخش آیا لاخش کے اندر جو محافظ لشکر تھا اس نے شہر کے اندر رہ کر آشوریوں کا مقابلہ کرنے کی ٹھانی مگر ان کا

ہر کوششیں ناکام رہی سنافریب آندھی اور طوفان کی طرح لاخش پر حملہ آور ہوا اپنے پہلے ہی حملے میں اس نے شہر کی مضبوط دیوار کو توڑ دیا پھر اپنے لشکر کے ساتھ شہر میں داخل ہوا اور لاخش پر قبضہ کر لیا دوسری طرف جب مصریوں کو خبر ہوئی کہ آشوریوں نے مصری شہر لاخش پر قبضہ کر لیا ہے تو انہوں نے آشوریوں کی طرف بڑھتے ہوئے اپنی رفتار پہلے سے تیز کر لی تاکہ آشوری مزید جنوب کے علاقوں میں ان کی طرف پیش قدمی نہ کر پائیں۔

التاکو کے مقام پر آشوری عربوں اور مصریوں کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی گو آشوری شمال کی طرف سے دور دراز کا سفر کر کے مصری سرحد پر آئے تھے لیکن ان کا عزم اور ارادے مستحکم تھے التاکو کے مقام پر جب وہ مصریوں سے ٹکرائے تو مصریوں کا خیال تھا کہ ان کے پیچھے ان کے چھوٹے بڑے ان گنت شہر ہیں جن سے انہیں بوقت ضرورت رسد اور کمک کا سامان فراہم ہو سکتا ہے جبکہ آشوری اپنے مرکزی شہر نینوا سے بہت دور آ چکے ہیں لہٰذا انہیں رسد اور کمک مہیا نہیں ہو سکتی اس بنا پر مصری یہ اندازہ لگائے ہوئے تھے کہ وہ التاکو کے مقام پر آشوریوں کو شکست دے کر مار بھگائیں گے لیکن ان کی ساری امیدیں اور ان کے سارے اندازے آشوریوں نے دھوکے اور فریب میں بدل کر رکھ دیئے ایسی جرأتمندی اور ایسی بے باکی کے ساتھ مصریوں پر حملہ آور ہوئے کہ مصری ان کے تیز حملوں کا مقابلہ نہ کر سکے لہٰذا التاکو کے مقام پر سنافریب نے مصریوں کو بدترین شکست دی اور انہیں میدان جنگ سے بھاگ جانے پر مجبور کر دیا مصریوں کو شکست دینے کے بعد سنافریب نے التاکو کے میدانوں میں چند دن تک قیام کئے رکھا اس کے بعد اس نے آہستہ آہستہ یروشلم شہر کی طرف بڑھنا شروع کیا تھا۔

التاکو کے میدانوں سے نکل کر سنافریب اپنے لشکر کے ساتھ ابھی لاخش شہر کے پاس آیا تھا کہ اس کے لشکر کا وہ حصہ جسے اس نے یروشلم کا محاصرہ کرنے کے لئے بھیجا تھا واپس آ گیا اور لاخش شہر کے باہر اسے آن ملا اس لشکر کے ساتھ اسرائیل کی سلطنت یہودیہ کے کچھ قاصد بھی تھے جو اپنے ساتھ ان گنت خچروں پر سنافریب کے لئے تحائف سونا اور خراج لے کر حاضر ہوئے تھے اس بنی اسرائیلی قافلے کے اندر بے شمار بنی اسرائیلی خوبصورت لڑکیاں بھی تھیں جنہیں تحفے کے طور پر اسرائیلیوں کے بادشاہ نے سنافریب کی طرف روانہ کیا تھا اور ان لڑکیوں کے اندر خود اسرائیلیوں کے بادشاہ حزقیاہ کی حسین و جمیل بیٹی بھی تھی جسے خاص تحفے کے طور پر حزقیاہ نے سنافریب کی طرف روانہ کیا تھا اس کے علاوہ حزقیاہ کی طرف سے آنے والے یہ قاصد اپنے ساتھ بے شمار سونا بھی اٹھائے ہوئے تھے سونا حزقیاہ نے اپنے خزانوں کے علاوہ عبادت گاہوں اور اپنے شاہی محل کی دیواروں اور ستونوں پر جو سونا منڈھا ہوا تھا وہ اس نے اتار کر سنافریب کی طرف بھیج دیا تھا اس کے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

علاوہ اس نے سنہری سکوں پر مشتمل خراج کے طور پر ایک رقم بھی سنافریب کی طرف روانہ کی تھی سنافریب نے یہ ساری رقم قبول کی۔ بنی اسرائیل کی طرف سے آنے والی ساری حسین و جمیل لڑکیوں کو اپنے لشکریوں میں تقسیم کیا اس کے بعد اپنی اس مہم کو بھی کامیاب بنانے کے بعد سنافریب نینوا کی طرف چلا گیا تھا۔

○○

آدھی رات کے قریب جبکہ یوناف اور بیوسا اپنے محل میں دریائے فرات کے کنارے گہری نیند سوئے ہوئے تھے کہ یوناف اچانک اپنی مسہری پر اٹھ کر بیٹھ گیا چونکہ ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیا تھا اس کے یوں اچانک اٹھنے پر بیوسا بھی اٹھ کر بیٹھ گئی اور بڑی پریشانی اور بے چینی سے اس نے یوناف کا شانہ ہلاتے ہوئے پوچھا آپ یوں اٹھ کر کیوں بیٹھ گئے آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے پھر بیوسا پوچھتے پوچھتے خود ہی خاموش ہو گئی کہ وہ سمجھ گئی کہ ابلیکا یوناف کی گردن پر لمس دے کر یوناف سے کچھ کہنے والی ہے پھر چند ہی ثانیوں کے بعد ابلیکا نے یوناف کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

سنو یوناف تم دونوں اپنی اس خوابگاہ سے نکل کر اپنے اس محل کی چھت پر چلے جاؤ اس وقت تم دونوں کو خطرہ ہے قبائلی سردار حورب جس نے بیوسا کو پسند کیا تھا وہ اپنے چند جوانوں کو نینوا شہر میں اس مقصد کے لئے چھوڑ دیا گیا تھا کہ اس کی غیر موجودگی میں اس کے وہ ساتھی تمہیں قتل کر دیں تاکہ تمہارے قتل کے بعد وہ بیوسا کو آسانی سے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں لہٰذا وہ جوان تمہیں قتل کرنے کے لئے دریائے فرات کے کنارے کنارے محل کی طرف بڑھ رہے ہیں اور ان کے یہاں پہنچنے سے پہلے تم دونوں میاں بیوی محل کی چھت پر چلے جاؤ اور اپنے پاس کافی تیر رکھ لو اور ان پر تیر اندازی کر کے انکا خاتمہ کر دو۔ اس طرح تمہارے خلاف بنائی جانے والی سازش خود ہی ناکام ہو جائے گی۔ ابلیکا نے جو کچھ یوناف سے کہا تھا وہ اس نے بیوسا کو بھی بتا دیا پھر وہ دونوں بڑی تیزی کے ساتھ حرکت میں آئے اور اپنی کمانیں اور تیر اٹھا کر محل کی چھت پر چلے گئے تھے۔

دونوں میاں بیوی محل کی چھت پر بنے ہوئے چھوٹے چھوٹے برجوں کی اوٹ میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگے تھے تھوڑی ہی دیر بعد دریائے فرات کے کنارے آٹھ دس جوان رات کی تاریکی میں نمودار ہوئے اور جب انہوں نے اندازہ لگایا کہ وہ سب ان کی تیروں کی زد میں آ گئے ہیں تو دونوں میاں بیوی نے کھسر پھسر کرنے کے بعد صلاح مشورہ کیا پھر ایک دم انہوں نے بڑی تیزی کے ساتھ ان پر تیروں کی برسات کر دی ان میں سے اکثر تیروں سے چھلنی ہو کر ڈھیر ہو گئے جبکہ ان میں سے کچھ نے بھاگ جانا چاہا لیکن یوناف اور بیوسا نے ان پر تیروں کی ایسی باڑھ ماری کہ وہ بھی دریائے فرات کے کنارے گر کر ختم ہو گئے تھے یوں محل کے اوپر گھات میں بیٹھنے کے بعد دونوں میاں بیوی نے ان سارے حملہ آوروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ یہ کام کرنے کے بعد یوناف نے اپنے پہلو میں بیٹھی ہوئی بیوسا کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

سنو بیوسا یہ حورب ہمارے لئے تکلیف اور دکھ کا باعث بنتا جا رہا ہے میں نے اسے پہلی بار نینوا کے بازار میں اس کی اوباشی پر اسے معاف کرتے ہوئے مارا تھا مگر اب میں اس پر ایسی گرفت ایسا ہاتھ ڈالوں گا کہ اس کا خاتمہ ہی کر کے رہوں گا تاکہ آئندہ آنے والے دنوں میں یہ ہمارے لئے کسی قسم کا خطرہ بن کر نمودار نہ ہو۔ اس موقع پر بیوسا نے یوناف کا ہاتھ بڑے پیار سے اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتے ہوئے شہد اور پیار میں ڈوبی ہوئی آواز میں مخاطب کر کے کہا۔ آپ میرے ساتھ وعدہ کیجئے کہ جب بھی آپ حورب پر حملہ آور ہوں گے آپ یہ کام اکیلے نہیں کریں گے بلکہ مجھے اپنے ساتھ رکھیں گے تاکہ میں بھی آپ کے ساتھ آپکی سلامتی میں حصہ دار بن سکوں بیوسا کی اس جانثاری پر یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا سنو بیوسا تم فکر مند نہ ہو میں جب بھی حورب پر ہاتھ ڈالوں گا تمہیں پہلے بتاؤں گا اور تمہیں ساتھ لے کر جاؤں گا تاکہ اس کام میں تم بھی میری شریک رہ سکو یقیناً اب یہ حورب ہم سے بچ نہیں سکے گا۔ اس کے بعد وہ دونوں میاں بیوی اٹھے چھت سے اتر کر اپنی خوابگاہ میں آئے اور آرام کرنے لگے تھے۔

○○

مصریوں کو شکست دینے اور یہودیہ کے بادشاہ حزقیاہ سے بھاری خراج وصول کرنے کے بعد سنافریب جب بحیرہ روم کے کنارے کنارے شمال کی طرف بڑھ رہا تھا تو اس کے مخبروں نے اسے یہ خبر دی کہ بابل کے اندر اس کے خلاف بغاوت اٹھ کھڑی ہوئی دراصل بابل کے سابق بادشاہ مردک بلدان کو شکست دینے کے بعد سنافریب نے سروب نام کے ایک شخص کو اپنی طرف سے بابل پر حکمران مقرر کیا تھا اس سروب نے جب دیکھا کہ سنافریب دور مغرب میں مصریوں کے خلاف برسرپیکار ہے تو اس نے دریائے دجلہ اور خلیج فارس کے کناروں کے ساتھ ساتھ بسنے والے وحشی قبائلیوں کو اپنے ساتھ ملایا اور اس نے سنافریب کے خلاف بغاوت کھڑی کر دی اس نے آشوریوں کو خراج دینا بند کر دیا اور ان کا فرمانبردار اور مطیع رہنے سے انکار کر دیا۔

اس سروب کی بغاوت ختم کرنے کے لئے اور اسے سزا دینے کے لئے آشوریوں کے بادشاہ سنافریب نے ایک عجیب و غریب راستہ اختیار کیا شمال کی طرف بڑھتے ہوئے سنافریب کنعانیوں کے شہر صیدون میں آیا کنعانی چونکہ بحری معاملات میں بڑا تجربہ اور مہارت رکھتے تھے لہٰذا سنافریب نے کنعانیوں سے بڑے بڑے جہاز تعمیر کروائے جب اس کی مرضی اور تعداد کے مطابق جہاز تیار ہو گئے تو ان جہازوں کے ٹکڑے اونٹوں پر لاد کر سنافریب بابل کے کنارے لایا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

یہاں سنافریب نے کنعانی ماہرین کی مدد سے ان ٹکڑوں کو جوڑ کر بڑے بڑے جہاز تعمیر کئے اور پھر ان جہازوں میں اس نے اپنے لشکر کو سوار کر کے دریائے دجلہ میں جنوب کی طرف پیش قدمی شروع کی کیونکہ سروب کی سرکردگی میں یہ بغاوت سنافریب کے خلاف خلیج فارس اور دریائے فرات کے کنارے ہوئی تھی لہٰذا سنافریب کو یہ خدشہ تھا کہ اگر وہ خشکی کے راستے حملہ آور ہوتا ہے تو باغی کہیں اس کے ہاتھوں شکست کھانے کے بعد جہازوں اور کشتیوں میں بیٹھ کر بھاگ جانے میں کامیاب نہ ہو جائیں لہٰذا اس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ سمندر اور دریا کی طرف سے حملہ آور ہو گا تاکہ وہ خشکی پر ان کو دور تک دھکیلتا ہوا انکا خاتمہ کر کے رکھ دے۔

اس مقصد کے لئے اپنے بحری بیڑے کو لے کر سنافریب بڑی تیزی کے ساتھ جنوب کی طرف دریائے دجلہ میں آگے بڑھتے ہوئے دریائے فرات میں داخل ہوا اور خلیج فارس تک پھیل گیا تھا۔ پھر اپنے بحری جہازوں سے نکل کر وہ اس قدر تیزی تندہی اور سرکشی کے ساتھ باغی قبائل پر حملہ آور ہوا کہ ان کو بھاگنے کا موقع فراہم نہ کیا۔ بابل کا بادشاہ سروب خود ان باغیوں کی راہنمائی کر رہا تھا لیکن چند ساعتوں کی جنگ میں ہی سنافریب نے باغیوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ اکثریت کو سنافریب نے موت کے گھاٹ اتار دیا باقی منتشر ہو کر ادھر ادھر بھاگنے میں کامیاب ہو گئے جبکہ بابل کا بادشاہ سروب بھی بڑی تیزی سے رازداری سے فرار ہو کر بابل کی طرف چلا گیا تھا۔

بابل پہنچنے کے بعد سروب کو یہ خطرہ لاحق ہوا کہ سنافریب ضرور پیش قدمی کرتے ہوئے بابل کی طرف بڑھے گا اور اس کی بغاوت اور سرکشی پر اس کو بدترین سزا دے کر رہے گا۔ اس سزا اور عذاب سے بچنے کے لئے سروب نے قوم عیلام کی مدد حاصل کرنا چاہی قوم عیلام کا بادشاہ ستروک نخنتدی اس وقت تک مر چکا تھا اس کے بعد اس کا بیٹا خذدو نخنتدی عیلام کا بادشاہ بنا یہ شخص بھی چند برس تک حکومت کرنے کے بعد چل بسا اسکے بعد اس کا بیٹا امان ہیتان عیلامیوں کا بادشاہ بنا۔ پس سروب نے بابل کے شاہی خزانوں سے بے شمار سونا و جواہرات نکالے اور یہ چیزیں اس نے اپنے قابل اعتبار قاصدوں کے ہاتھ امان ہیتان کی طرف روانہ کئے اور اس سے کہا کہ وہ اس دولت کی مدد سے ایک بہت بڑا لشکر تیار کرے اس لشکر کو لے کر وہ بابل کی طرف آئے اتنی دیر بعد سروب بھی ایک بہت بڑا لشکر تیار کر لے گا اور یہ دونوں لشکر متحد ہو کر جنوب کی طرف بڑھیں اور شمال کی طرف بڑھنے والے آشوریوں کے بادشاہ سنافریب کو بھاگ جانے پر مجبور کر دیں تاکہ آئندہ کے لئے کوئی بھی آشوری بادشاہ کلدانیوں اور عیلامیوں پر بری نگاہ نہ ڈال سکے۔

عیلامیوں کے بادشاہ امان ہیتان نے سروب کی اس تجویز کو قبول کر لیا اور وہ بڑی تیزی سے ایک لشکر تیار کرنے لگا تھا اور یہ ساری خبریں آشوری مخبر اپنے بادشاہ سنافریب کو بھی پہنچا رہے تھے۔

○○

○

یوناف اور بیوسا ایک روز دریائے فرات کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک گھوڑ سوار اپنے گھوڑوں کو سرپٹ دوڑاتا ہوا ان کے پاس آیا۔ جلدی جلدی اپنے گھوڑے سے اترا اور یوناف کے قریب آ کر کہنے لگا۔ میں آشوریوں کے بادشاہ سنافریب کی طرف سے آیا ہوں وہ اس وقت بابل کے انتہائی جنوب میں اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کئے ہوئے ہے اور اس کے مقابلے میں عیلامی اور کلدانی بادشاہ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے زبردست تیاریاں کر رہے ہیں مجھے اس نے آپ کی طرف روانہ کیا ہے کہ آپ فی الفور یہاں سے کوچ کر کے آشوری لشکر میں شامل ہو جائیں میں آج ہی لشکر کی طرف روانہ ہو جاؤں گا اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو آج ہی میرے ساتھ یہاں سے کوچ کر جائیں یوناف شاید اس قاصد کے ساتھ سفر کرتے ہوئے اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا لہٰذا اس نے قاصد کو مخاطب کر کے کہا۔ تم جاؤ میں آج ہی یہاں سے کوچ کروں گا اور مجھے امید ہے کہ میں تم سے پہلے سنافریب سے جا ملوں گا یوناف کا یہ جواب سن کر وہ قاصد وہاں سے چلا گیا تھا یوناف اور بیوسا محل میں آئے اپنی تیاریاں مکمل کیں پھر وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے جنوب کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

○○

ایک روز آشوریوں کا بادشاہ سنافریب جب اپنے پڑاؤ کے خیمے کے اندر اکیلا بیٹھا ہوا تھا تو یوناف اور بیوسا اس کے خیمے میں داخل ہوئے۔ سنافریب ان دونوں کو اچانک اپنے خیمے میں دیکھ کر بڑا خوش ہوا اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ بڑے تپاک سے یوناف کے ساتھ ملا پھر ان دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا جب وہ دونوں بیٹھ گئے تب سنافریب نے ان دونوں کو مخاطب کر کے پوچھا۔ تم دونوں میاں بیوی جانتے ہو کہ میں نے تم دونوں کو اسی عجلت میں کیوں طلب کیا ہے اس پر یوناف نے ہلکی ہلکی سی مسکراہٹ میں کہا اے بادشاہ میں تو یہ جانتا ہوں کہ ہمیں آپ نے جو طلب کیا ہے تو اس میں ہماری ہی کوئی بہتری اور بھلائی ہو گی یوناف کے اس جواب پر سنافریب بھی مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ اے یوناف میرے بیٹے تمہارا اندازہ یقیناً درست اور صحیح ہے نینوا سے مجھے میرے مخبروں نے یہ خبریں دی تھیں کہ گزشتہ مہینوں میں آدھی رات کے وقت چند مسلح جوانوں نے تمہارے محل پر حملہ کر

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کہ تمہیں قتل کرنے کی کوشش کی تھی پر تم دونوں میاں بیوی نے ان پر تیر اندازی کر کے ان کو ہلاک کر دیا پھر جب میں نے اس معاملے کی تحقیق کا حکم دیا تو مجھے پتہ چلا کہ یہ کام قبائلی سردار حورب کے کہنے پر اس کے ساتھیوں نے کیا تھا تاکہ وہ تمہیں ہلاک کرنے کے بعد بیوسا کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے پر میں اسے ایسا کرنے کی ہرگز اجازت نہ دوں گا۔

سنو یوناف میں نے خلیج فارس اور دریائے فرات کے کنارے اٹھنے والی بغاوت جس کا سرغنہ سروب تھا ختم کر دیا ہے باغیوں کو مکمل طور پر ختم کرنے کے بعد اب میں بابل کی طرف بڑھنے کا ارادہ رکھتا ہوں سروب یہاں سے بھاگ کر بابل کی طرف چلا گیا ہے وہاں عیلامی بادشاہ امان میتان کو اس نے اپنے ساتھ ملا کر ایک متحدہ لشکر تیار کر لیا ہے اور وہ دونوں مل کر آشوریوں سے ٹکرانا چاہتے ہیں میرا ارادہ ہے کہ میں اب لشکر کے ساتھ شمال کی طرف پیش قدمی کروں گا اور تم بھی میرے ساتھ رہو گے جب عیلامیوں اور کلدانیوں کے ساتھ ہماری جنگ ہو گی تو اس جنگ کے دوران تم اچانک قبائلی سردار پر حملہ آور ہونا اور اسے موت کے گھاٹ اتار کر رکھ دینا تاکہ آنے والے دنوں میں تمہیں اور میری بیٹی بیوسا کو کسی قسم کا خطرہ نہ رہے۔ اے یوناف تم جانتے ہو کہ میں تمہیں اپنے بیٹوں کی طرح اور تمہاری بیوی بیوسا کو اپنی بیٹی کی طرح عزیز رکھتا ہوں میں کبھی برداشت نہیں کر سکتا کہ حورب جیسا کوئی شخص میری بیٹی حاصل کرنے کے لئے تم پر حملہ آور ہو۔ یہ حملہ میرے خلاف ایک سازش ہے اور اپنے خلاف اٹھنے والی ہر سازش کو ختم کرنے کا فن میں خوب جانتا ہوں۔ شاید تم میرا مطلب سمجھ گئے ہو گے۔ اس پر یوناف مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

اے آشوریوں کے عظیم بادشاہ میں آپ کا مطلب سمجھ گیا ہوں آپ بے فکر رہیں جب جنوب کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے ہمارا ٹکراؤ کلدانی اور عیلامی سلطنت سے ہو گا تو آپ مطمئن رہیں میں اس وقت حورب پر حملہ آور ہو کر اس کا خاتمہ کر دوں گا یوناف کا یہ جواب سن کر سنافریب خوش ہو گیا تھا پھر اس نے تالی بجا کر ایک جوان کو طلب کیا اور جب وہ جوان حاضر ہوا تو اس نے کھانا لانے کو کہا جلد ہی وہ پہریدار ان تینوں کے لئے کھانا لے آیا پھر وہ تینوں خیمے میں بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے۔ اسکے بعد سنافریب اپنے لشکر کے ساتھ شمال کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

کلدانی بادشاہ سروب اور عیلامی بادشاہ امان میتان دونوں نے مل کر ایک بہت بڑا لشکر تیار کر لیا تھا اس لشکر کی تعداد اور طاقت کو دیکھتے ہوئے ان دونوں کے حوصلے بڑھ گئے اور آشوری بادشاہ سنافریب کا انتظار کرنے کے بجائے ان دونوں نے خود متحدہ لشکر کے ساتھ جنوب کی طرف پیش قدمی کی تاکہ سنافریب پر حملہ آور ہونے پر پہل کر دیں دوسری طرف سنافریب بھی بڑی برق رفتاری سے شمال کی طرف بڑھ رہا تھا۔ دونوں لشکر خلومی کے مقام پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے آئے اور ذرا ہی حملہ آور ہو گئے عیلامی اور کلدانی نہیں چاہتے تھے کہ آشوریوں کو پڑاؤ کرنے کا موقع ملے اس طرح وہ ستا کر اپنی قوت میں اضافہ کر سکتے تھے اور ان کے متحدہ لشکر کی شکست کا باعث بن سکتے تھے لہٰذا آشوریوں کو دیکھتے ہی عیلامی اور کلدانی ان پر حملہ آور ہو گئے تھے۔

لیکن دوسری طرف آشوری بھی چوکنے اور مستعد تھے انہوں نے بڑی مہارت سے پہلے دشمن کے حملے کو روکا پھر اس زور اور قوت کے ساتھ جوابی حملہ کیا کہ پہلے ہی حملے میں انہوں نے عیلامیوں اور کلدانیوں کے قدم اکھاڑ کر رکھ دیئے تھے۔ اس کے بعد آشوری عربوں نے کچھ اس طرح حملہ آور ہونا شروع کیا جیسے بھوکے گدھ کسی مردار پر حملہ آور ہوتے ہیں عیلامیوں کے انہوں نے مکمل طور پر قدم اکھاڑ کر رکھ دیئے تھے انکے لشکر کے اکثر حصے کو تہ تیغ کر دیا اور بچے کھچے عیلامی سپاہی بھاگ کر اپنی سلطنت میں داخل ہو کر کوہستانی سلسلے میں روپوش ہو کر سنافریب کے قتل عام سے بچ گئے تھے۔

سنافریب نے عیلامیوں کا کوہستانی سلسلے تک تعاقب کر کے ان کا قتل عام کیا جب وہ لوگ کوہستانی سلسلے میں داخل ہو گئے تو سنافریب کلدانیوں کے تعاقب میں لگ گیا۔ کلدانیوں کا قتل عام کرتے ہوئے سنافریب انکے پیچھے پیچھے بابل کی طرف بڑھا اسی تعاقب کے دوران اچانک یوناف حورب پر حملہ آور ہوا اور اپنے پہلے ہی وار میں اسے موت کے گھاٹ اتار کر رکھ دیا۔ حورب کی موت پر سنافریب کے کہنے پر اس کے لشکریوں نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ کلدانیوں کا تعاقب کرتے ہوئے حورب چند کلدانیوں کے ہاتھوں مارا گیا ہے اس طرح حورب کے مارے جانے پر اس کے قبائلیوں نے کوئی جھگڑا یا فساد کھڑا کرنے کی کوشش نہ کی تھی یوں سنافریب نے بڑی ہوشیاری اور چالاکی سے کام لیتے ہوئے حورب کا خاتمہ کرا دیا تھا۔

بڑی خونخواری اور تیزی کے ساتھ کلدانیوں کا تعاقب کرتے ہوئے سنافریب اپنے لشکر کے ساتھ بابل شہر میں داخل ہوا۔ جو بچے کھچے کلدانی لشکری اس کے آگے آگے شہر میں داخل ہوئے تھے اس نے ان پر حملہ آور ہو کر ان کا مکمل خاتمہ کر دیا اس کے بعد اس نے بابل شہر کی تباہی کا باعث بننا شروع کیا شہر کے اندر دیوتاؤں کے جو بڑے بڑے مینار بنائے گئے تھے جن میں بے شمار دولت رکھی گئی تھی وہ مینار اس نے گرا دیئے اور ان کے اندر رکھی ہوئی دولت اس نے لوٹ لی بابل میں جب کلدانی قوم کا جو سب سے بڑا بت مردک تھا اسے بھی اس نے گرا دیا اور اس نے مردک کے بت کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ اس طرح بابل کو پوری طرح لوٹنے اور ان کے بتوں کا مکمل طور پر خاتمہ کرنے کے بعد سنافریب نے ایک بار پھر اپنی مرضی کا بادشاہ کلدانیوں پر مقرر کیا اس کے بعد وہ بابل سے اپنے مرکزی شہر نینوا کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ان مہموں کے بعد آشوریوں کا بادشاہ سنا قریب تھوڑی ہی مدت زندہ رہا پھر وہ موت کی گہری نیند سو گیا تھا سنا قریب کے بعد اس کا بیٹا اساریدون آشوریوں کا بادشاہ بنا تھا اساریدون کی تخت نشینی کے بعد چونکہ بابل کی کلدانی اور شوش کی عیلامی سلطنت نے کسی قسم کی شورش کا اظہار نہیں کیا یہ دونوں سلطنتیں برابر آشوریوں کی اطاعت گزار قومیں رہیں تھیں آشوریوں کے سامنے وہ فرمانبرداری کا اظہار کرتی رہی تھیں لہٰذا اپنے باپ سنا قریب کے برخلاف اساریدون نے ان کے ساتھ نرم رویہ رکھا۔

کلدانیوں اور عیلامیوں کا دل جیتنے کے لئے آشوریوں کا بادشاہ خود بابل اور شوش شہر گیا بابل میں جس قدر بت اور مینار اس کے باپ سنا قریب نے گرا دیئے تھے وہ خود اس نے اپنے اخراجات پر از سرنو تعمیر کروائے اس کے علاوہ اس نے بابل کے سب سے بڑے بت مردک کو وہی عزت دی جو آشوریوں کے ہاں ان کے سب سے بڑے دیوتا آشور کو دی جاتی ہے۔ بابل کے علاوہ کلدانی سلطنت کے دوسرے شہروں میں جہاں جہاں بھی اس کے باپ کے ہاتھوں عمارتوں یا املاک کو نقصان پہنچا تھا اساریدون نے اپنے اخراجات پر ان کی تلافی کرا دی تھی اور یہی سلوک اس نے عیلامی قوم کے ساتھ بھی کیا تھا لہٰذا کلدانی اور عیلامی اساریدون کے فرمانبردار رہنے پر مجبور ہو گئے تھے۔

دوسری طرف فلسطین میں یہودیوں کا بادشاہ حزقیاہ مر چکا تھا اور اس کی جگہ اس کا بیٹا مسی یہودیوں کا بادشاہ بنا تھا اس مسی نے بھی آشوریوں کے سامنے اپنی فرمانبرداری اور اطاعت گزاری کا اظہار کیا تھا لہٰذا اساریدون کو فلسطین کی طرف سے بھی آرام و سکون ہو گیا تھا۔

آشوریوں کے بادشاہ اساریدون نے جو اپنی پہلی مہم اپنے دشمنوں کے خلاف شروع کی وہ میڈیا کی سلطنت کے خلاف تھی اس ملک کے سرحدی حکمرانوں نے آشوریوں کے خلاف چھیڑ چھاڑ شروع کی تھی اور آشوریوں کے سرحدی علاقوں کے اندر لوٹ مار کرنے کے علاوہ لوگوں کو آشوریوں کے خلاف اکسانے کی کوشش کی تھی۔ اسی صورتحال میں اساریدون بڑی تیزی کے ساتھ حرکت میں آیا اور میڈیا کے سرحدی علاقوں کی طرف بڑھا۔ اس نے کوہستان البرز کو عبور کرنے کے بعد دشمن کی آبادیوں پر حملہ آور ہونا شروع کیا اس نے میڈیا کی سلطنت کے سرحدی شہروں پر حملہ کر کے وہاں کے حکمرانوں کو گرفتار کر لیا اور انہیں اپنے ساتھ نینوا کی طرف لے گیا تھا اس طرح اساریدون نے اپنی پہلی مہم کو کامیاب بنا دیا تھا۔

اساریدون کی دوسری مہم ایک خانہ بدوش سردار تیاؤش کے خلاف تھی یہ تیاؤش چند قبائل پر مشتمل خانہ بدوشوں کا سردار تھا۔ یہ شمال کی طرف خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرنے والی وحشی قوم تھی جب ان لوگوں کو اپنے ہمسایہ ممالک سے آشوریوں کی فتوحات کی خبر ہوئی اور انہیں یہ پتہ چلا کہ آشوری اس قدر مال و دولت رکھتے ہیں۔ جس کا شمار تک نہیں کیا جا سکتا تو ان خانہ بدوش نے اپنے سردار تیاؤش کی سرکردگی میں آشوریوں پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا اس تیاؤش کی سرگرمیوں سے اساریدون کے مخبروں نے بھی آگاہ کر دیا تھا۔ اور قبل اس کے کہ تیاؤش اپنے لشکر کے ساتھ آشوری سرحدوں میں داخل ہوتا اساریدون اپنے لشکر کے ساتھ پہلے ہی حرکت میں آیا اور اپنی سرحدوں سے باہر نکل کر تیاؤش کے ساتھ ایک ہولناک جنگ کی اس جنگ میں اساریدون نے مکمل طور پر ان خانہ بدوش وحشیوں کا قلع قمع کر کے رکھ دیا تھا۔

اس مہم کے کچھ ہی عرصہ بعد صیدون کے کنعانی بادشاہ نے لبنان کے بادشاہ کے ساتھ آشوریوں کے خلاف ایک مہم ترتیب دینے کی کوشش کی لیکن قبل اس کے کہ یہ مہم اپنی تکمیل کو پہنچتی اساریدون کو پہلے ہی اس کی خبر ہو گئی لہٰذا یہ اپنے لشکر کے ساتھ صیدون کے کنعانی بادشاہ پر چڑھ دوڑا صیدون کے کنعانی بادشاہ کو جب اس حملے کی خبر ہوئی تو اس نے اپنے مرکزی شہر کو چھوڑ کر بحیرہ روم کے ایک جزیرے میں پناہ لے لی تھی۔ اساریدون نے اسے بچ کر نکلنے کا موقع نہ دیا اس نے چھوٹی چھوٹی کشتیوں کے اندر اپنے سپاہی بھجوائے جنہوں نے اس جزیرے سے صیدون کے بادشاہ کو پکڑ کر اساریدون کے سامنے پیش کر دیا تھا اساریدون صیدون کے بادشاہ کو اپنے ساتھ رکھ کر لبنان پر حملہ آور ہونے کی بجائے اپنی جان بچانا چاہی اور لبنان کے کوہستانی سلسلے میں روپوش ہو گیا تھا۔ اساریدون نے اس کو بھی معاف نہ کیا اور اس کے پیچھے بھی سپاہی لگا دیئے جو شکاری جانوروں کی طرح اسے تلاش کرتے ہوئے کوہستانی سلسلے میں گھس گئے اور وہاں انہوں نے لبنان کے بادشاہ کو گرفتار کر لیا اساریدون نے لبنان اور صیدون دونوں بادشاہوں کے سر کٹوا کر اپنے ساتھ نینوا لے گیا تھا۔

اساریدون کی ان مہموں نے قرب و جوار کے علاقوں پر اس کی کچھ ایسی دھاک اور کچھ ایسا رعب ڈال دیا کہ بیک وقت بائیس بادشاہ نینوا میں اساریدون کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنی فرمانبرداری اور اپنی اطاعت کا اظہار کیا ان میں سے دس بادشاہ جزیرہ قبرص اور قریبی جزیروں سے تعلق رکھتے تھے جبکہ باقی بارہ بادشاہوں کا تعلق شام اور فلسطین کی سرزمینوں سے تھا ان بارہ بادشاہوں میں سے ٹائر شہر کا بادشاہ بعل اور بنی اسرائیل کا بادشاہ مسی بھی شامل تھے انکے علاوہ ادوم، آب، غزہ، عسقلان، جبال، ارواد، امون، اشدود کے بادشاہ بھی شامل تھے اس طرح اساریدون نے اپنے باپ سنا قریب سے بھی بڑھ کر آشوریوں کو عزت اور شہرت دے دی تھی۔

اساریدون کے دور حکومت میں یوناف اور یوسانے نینوا شہر ہی میں قیام رکھا اور اساریدون کے لشکر میں باقاعدگی کے ساتھ کام کرتے رہے۔ اساریدون نے اپنے آخری دور میں اپنے چھوٹے

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بیٹے ثماش شوکن کو ایک طرح سے بابل کا وائسرائے مقرر کر دیا تھا کیونکہ بابل کے حکمران بار بار ان کے خلاف بغاوت کرتے تھے لہٰذا ان بغاوتوں کا سدباب کرنے کے لئے اساریدون نے اپنے چھوٹے بیٹے کو وائسرائے مقرر کیا اور یہ وائسرائے ایک طرح سے مکمل اقتدار رکھتا تھا اس کے کچھ عرصہ بعد اساریدون فوت ہو گیا اور اس کی جگہ اس کا بیٹا آشور بنی پال آشوریوں کا بادشاہ بنا۔

دوسری طرف عیلامی قوم میں بھی انقلاب برپا ہو چکا تھا ان کا بادشاہ بھی اپنی طبعی موت مر گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا کہ نام جس کا ارتکی تھا وہ عیلامیوں کا بادشاہ بنا تھا۔

اس ارتکی کے دور میں قوم عیلام کے اندر بارش نہ ہونے کی وجہ سے بھیانک اور خوفناک قحط پڑا کہ لوگوں کو کھانے تک کو کچھ نہ ملا اور لوگ دوسرے علاقوں کی طرف ہجرت کرنے لگے قحط کے اس دور میں آشوریوں کا بادشاہ آشور بنی پال قوم عیلام کے کام آیا اس نے نہ صرف یہ کہ اناج کے بے شمار چھکڑے قوم عیلام کی طرف بھجوائے بلکہ عیلامی قوم کے وہ لوگ جنہیں اپنے ہاں کھانے کو کچھ میسر نہ تھا اور بھاگ کر آشوریوں کی سلطنت میں داخل ہو گئے تھے ان کے بھی کھانے پینے اور رہنے کا بندوبست کیا تھا۔ اسی دوران عیلام کی سرزمینوں میں خوب بارش ہوئی ان بارشوں کی وجہ سے فصلیں بھی خوب ہوئیں اور قوم عیلام کے اندر اناج کے ڈھیر لگ گئے اس صورتحال کے تحت قوم عیلام کے حکمرانوں نے اپنی پرانی فطرت پر کام کرتے ہوئے ہمسائیوں پر حملہ آور ہونے کی ٹھانی سب سے پہلے انہوں نے بابل کو نشانہ بنانا چاہا اس کے بادشاہ ارتکی نے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا اور بابل پر حملہ آور ہو گیا بابل پر چونکہ آشور بنی پال کا چھوٹا بھائی ثماش شوکن وائسرائے تھا لہٰذا اسی نے فوراً آشور بنی پال سے علامیوں کے خلاف مدد طلب کی۔ ایک لشکر لے کر روانہ ہوا ارتکی کو اس نے بدترین شکست دی اور اسے اس کے شہر کی طرف بھاگ جانے پر مجبور کر دیا۔

اس آشور بنی پال کے دور حکومت میں یوناف اور ہیوسا نینوا سے نکل کر بابل کی طرف چلے گئے تھے اور وہیں انہوں نے رہائش اختیار کر لی تھی۔

عیلامیوں کا بادشاہ آشور بنی پال کے ہاتھوں شکست کو قبول نہ کر سکا اور اس غم اور دکھ سے وہ مر گیا اور اسکے بعد اسکا بیٹا تیومان عیلامیوں کا بادشاہ بنا اس نے سب سے پہلا کام جو کرنا چاہا وہ یہ کہ اپنے بڑے بھائی ارتکی کے پانچ بیٹوں کو قتل کرنا چاہا تاکہ آنے والے دور میں یہ بھائی اس کے لئے کسی قسم کی رکاوٹ یا تکلیف کا باعث نہ بنیں تیومان کے اس ارادے کی خبر ارتکی کے بیٹوں کو بھی ہو گئی لہٰذا وہ اپنے دیگر اہل خانہ کے ساتھ بھاگ کر آشوریوں کی سلطنت میں داخل ہو گئے اور آشوریوں کے بادشاہ آشور بنی پال سے پناہ طلب کی۔ آشور بنی پال نے مہربانی اور رحم دلی سے کام لیتے ہوئے نہ صرف یہ کہ انہیں اپنے ہاں پناہ دی بلکہ ان کی رہائش اور خوراک کا انتظام کیا ان پانچوں

بھائیوں کے نینوا کی طرف بھاگ جانے کے بعد عیلام کے بادشاہ تیومان نے نینوا کی طرف قاصد بھجوائے اور مطالبہ کیا کہ ان کے بھائیوں کو ان کے اہل خانہ کے ساتھ قوم عیلام کے مرکزی شہر شوش کی طرف روانہ کر دیا جائے آشور بنی پال نے جب ان پانچوں بھائیوں کو ان کے اہل خانہ کے ساتھ تیومان کی مرضی کے مطابق بھیجنے سے انکار کر دیا تو تیومان نے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا اور اپنے بھائی کے پانچوں بیٹوں کو حاصل کرنے کے لئے آشوریوں کے ساتھ جنگ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

دریائے یولائی کے کنارے آشوریوں اور عیلامیوں کے درمیان جنگ ہوئی جس میں عیلامیوں کو بدترین شکست ہوئی آشوریوں کے بادشاہ آشور بنی پال نے عیلامیوں کے بادشاہ تیومان اور اس کے بڑے بڑے سرداروں کے سر کاٹ کر نیزوں پر نصب کر دیئے اور اسی حال میں وہ کٹے ہوئے سر لے کر نینوا شہر میں ایک فاتح کی حیثیت سے داخل ہوا تھا۔

آشور بنی پال کی اس شاندار فتح پر نینوا میں کئی روز تک جشن کا سا سماں رہا۔ تیومان کی موت کے بعد اسکے بڑے بھائی ارتکی کے بیٹے جو اس کے ڈر سے بھاگ کر نینوا آ گئے تھے انہیں واپس عیلام کے مرکزی شہر شوش کی طرف روانہ کر دیا گیا ان میں سے ایک بھائی کہ نام جس کا امنگش تھا عیلام کا بادشاہ بنا دیا اس کے دوسرے بھائی تماریت کو عیلام کے سب سے بڑے صوبے کا حاکم مقرر کر دیا گیا تھا۔

لیکن قوم عیلام سے اب شاید سکون اور اطمینان جاتا رہا تھا کیونکہ جلد ہی تماریت اپنے بڑے بھائی کو قتل کر کے قوم عیلام کا بادشاہ بنا اس دوران آشور کے جنوبی علاقوں میں ایک اور انقلاب برپا ہوا وہ یہ کہ مصر کے حکمرانوں نے ایتھوپیا کے بادشاہ گانجی کو اپنے ساتھ ملانے کے بعد آشوریوں کے بادشاہ آشور بنی پال کے بھائی ثماش شوکن سے جو ان دنوں آشوریوں کی طرف سے وائسرائے تھا۔ ساز باز کرنا شروع کی انہوں نے اندر ہی اندر بڑے قیمتی تحائف بھیج کر ثماش کو اپنے ساتھ ملا لیا اور زیر زمین سرگرمیاں جاری رکھتے ہوئے مصر کے حکمران ایتھوپیا کے بادشاہ اور بابل سے آشور ”بنی پال کے بھائی ثماش شوکن نے آشوریوں کے خلاف ایک گہری سازش کرنا شروع کر دی اور اس سازش کا مقصد یہ تھا کہ آشور بنی پال کو تخت سے محروم کر کے ثماش کو بادشاہ بنا دیا جائے تاکہ مصر اور ایتھوپیا کی سلطنت سے تعلقات اچھے رہیں اور تمام ہمسایہ مملکتیں آشوریوں کے حملوں اور ترکتاز سے محفوظ رہ سکیں۔

ان ساری سازشوں کی خبریں آشور بنی پال کو بھی مل چکی تھیں قوم عیلام کے اندر ایک اور انقلاب رونما ہوا اور وہ یہ کہ تماریت کو جو اپنے بھائی کو قتل کرنے کے بعد عیلام کا بادشاہ بنا تھا ایک جرنیل اندیگاش نے قتل کر دیا اور خود قوم عیلام کا بادشاہ بن بیٹھا ایسا لگتا تھا کہ قوم عیلام کے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

آخری دن آپہنچے اور وہ آپس ہی میں ایک دوسرے کا خاتمہ کر کے اپنے آپ کو تباہ کرنا چاہتے تھے آشوربنی پال کے بھائی شماش نے بابل میں بغاوت کھڑی کرتے ہوئے نئے عیلامی بادشاہ کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا تھا آشوربنی پال کو جب یہ خبر ہوئی تو اسے بڑا دکھ ہوا کیونکہ ماضی میں قوم عیلام کی وہ بڑی مدد کرتا رہا تھا بہرحال وہ اپنے لشکر کے ساتھ نکلا اور بابل کی طرف متوجہ اور شہر کا محاصرہ کر لیا یہ محاصرہ ایسا سخت اور تیز تھا کہ بابل والے چند ہی دنوں میں کھانے پینے کی چیزوں سے محروم ہو گئے یہاں تک کے لوگ اپنے چھوٹے بچوں کو ذبح کر کے کھانے لگے ایک طرح سے بابل شہر کے اندر قحط پڑ گیا تھا یہ صورتحال دیکھتے ہوئے آشوربنی پال کا بھائی بڑا فکر مند ہوا اور اسے یہ احساس ہوا کہ بابل شہر میں یہ تباہی اسی کی وجہ سے آرہی ہے لہٰذا وہ آگ میں جل مرا اور اس کے بعد بابل والوں میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ آشوربنی پال کا مقابلہ کر سکتے۔ لہٰذا انہوں نے آشوریوں کے بادشاہ آشوربنی پال کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے جس قدر باغی سردار تھے انکو گرفتار کر لیا گیا۔ آشوربنی پال انہیں اپنے ساتھ نینوا لے گیا اور انہیں باندھ کر کتوں ریچھوں اور گدھوں کے آگے ڈال کر انکا خاتمہ کرا دیا تھا۔

قوم عیلام نے جب دیکھا کہ ان کے نئے بادشاہ اندیگاش کی وجہ سے ان کے تعلقات آشوریوں سے خراب ہو گئے ہیں تو انہوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کی جگہ اماتل کو نیا حکمران مقرر کیا۔ اب قوم عیلام کی بدقسمتی اور بربادی ان کے سروں پر منڈلا رہی تھی۔ بابل کی بغاوت کو کچلنے کے بعد آشوربنی پال ایک عذاب کی طرح قوم عیلام کی طرف متوجہ ہوا اور ان پر حملہ آور ہو گیا اس نے ایک ایک شہر کو لوٹا اور آگ لگا دی اسکے بعد وہ قوم عیلام کے مرکزی شہر شوش میں داخل ہوا اسے بھی اپنے لشکر کے ساتھ اس نے جی بھر کے لوٹا اور شہر کو آگ لگا دی اس طرح دنیا میں قوم عیلام کا آشوربنی پال کے ہاتھوں خاتمہ ہو گیا تھا اور اس کے بعد دنیا آہستہ آہستہ قوم عیلام کو فراموش کر گئی۔

آشوربنی پال اپنے دور حکومت میں زیادہ تر قوم عیلام اور کلدانی سلطنت کی طرف متوجہ رہا اس دوران ایران کی مادی سلطنت کو اپنی قوت مضبوط کرنے کا موقع مل گیا تھا ورنہ ماضی میں آشوریوں نے انہیں بھی اپنے سامنے دبا کر رکھا تھا۔ ایران کی سلطنت کو تقریباً پچاس سال تک آشوریوں کی طرف سے امن نصیب رہا اپنے لشکروں کو خوب مضبوط کر کے طاقتور بنا لیا تھا آشوربنی پال کی موت کے بعد آشوری کچھ کمزور پڑ گئے اس دوران بابل میں ایک بہت بڑا انقلاب رونما ہوا اور وہ یہ کہ بابل میں ایک انتہائی جرات مند دلیر اور شجاع شخص کلدانی قوم کا بادشاہ بنا اس کا نام نبوپلاسر تھا اس نبوپلاسر نے دن رات محنت کر کے کلدانی قوم کا ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا اور اس

لشکر کو اس نے دن رات تربیت دے کر ناقابل تسخیر بنانا شروع کر دیا تھا۔

ایران کے بادشاہ کیخسرو کو جب یہ خبر ہوئی کہ اس کی ہمسایہ سلطنت کا بادشاہ نبوپلاسر بڑی تیزی سے ترقی کرتا جا رہا ہے اور اس نے ایک بہت بڑا لشکر بھی تیار کر لیا ہے تو یہ کیخسرو بھی بابل کی سلطنت سے خوفزدہ دکھائی دینے لگا اسے خوف اور اندیشہ ہو گیا تھا کہ اگر اس نبوپلاسر کی قوت میں اضافہ ہو گیا تو یہ اپنی ہمسایہ سلطنتوں کے ساتھ ساتھ ایران پر بھی چڑھ دوڑے گا اور اسے نیست و نابود کر کے رکھ دے گا اس خدشے کے تحت کیخسرو نے نبوپلاسر کے ساتھ تعلقات استوار کرنا شروع کیے اور اپنی ایک حسین اور خوبصورت بیٹی کہ نام جس کا امیس تھا وہ اس نے نبوپلاسر کے بیٹے بخت نصر سے بیاہ دی۔ تاکہ بابل کے ساتھ ایران کے تعلقات استوار رہیں اس طرح بابل کی سلطنت اور ایران کی سلطنت کے درمیان ایک طرح سے اتحاد ہو گیا تھا۔

اپنی قوت کو مضبوط کرنے اور مربوط کرنے کے بعد نبوپلاسر نے آشوریوں پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کر لیا تھا ایران کے بادشاہ کیخسرو نے بھی اس کی مدد کی اور اپنا ایک لشکر اس کی مدد کے لیے روانہ کیا تاکہ یہ لشکر آشوریوں پر حملہ آور ہونے کے لئے اس کی مدد کرے۔ اس متحدہ لشکر کے ساتھ نبوپلاسر بابل سے نکل کر نینوا کی طرف بڑھا نینوا کی طرف جاتے ہوئے اس نے تمام شہروں اور قصبوں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا یہاں تک کہ وہ تیزی سے پیش قدمی کرتے ہوئے آگے بڑھا اور آشوریوں کے مرکزی شہر نینوا کا اس نے محاصرہ کر لیا تھا۔ آشوریوں کی قوت اب وہ قوت نہ رہی تھی اور انہوں نے نینوا کے اندر رہ کر نبوپلاسر سے مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا اس دوران آشوریوں کی بدقسمتی یہ کہ دریائے دجلہ میں ایک بہت بڑا سیلاب نمودار ہوا یہ سیلاب نینوا کی شہر پناہ کے ساتھ اس زور سے ٹکرایا کہ شہر پناہ کا ایک حصہ نیست و نابود ہو گیا سیلاب کا یہ پانی نینوا شہر میں داخل ہوا اور نینوا شہر کو برباد کر کے رکھ دیا اس طرح بابل کے بادشاہ نبوپلاسر اور دریائے دجلہ میں اٹھنے والے سیلاب کے باعث یہ آشوری بھی دنیا سے معدوم ہو کر رہ گئے اور اس کے بعد لوگ آہستہ آہستہ ان آشوریوں کو بھی فراموش کر گئے۔

آشوریوں کی زبان بابلی اور رسم الخط میخی تھا آشوری بادشوں کے بہت سے کتبے کھدائی سے دریافت ہوئے ہیں آشوریوں کو تاریخ نویسی سے بہت شغف تھا اس لئے مٹی کی تختیاں یا لوحیں بنا کر حالات و واقعات ضبط تحریر میں لائے اور آگ میں ان لوحوں کو پکا دیتے اس طرح انہوں نے نہ صرف کتابیں بلکہ کتب خانے مرتب کئے یہ لوحیں نینوا کی تباہی میں مٹی کے نیچے دب گئی تھیں اور کھدائی سے نکالی گئی ہیں۔

یہ قدیم زبانوں کا بہت بڑا ماخذ ہیں اس قسم کی کئی ہزار لوحیں پیرس میں لودر کے عجائب گھر میں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہیں زیادہ تر مٹی پر مشتمل یہ کتب آشور بنی پال کے دور کی ہیں آشوریوں نے مختلف صنائع اور فنون لطیفہ کی بھی سرپرستی کی ان کی سلطنت میں صنعت حجاری' معماری' کتبہ نگاری اور نقاشی وغیرہ نے بہت ترقی کی۔

حجاری اور نقاشی میں جو مناظر پیش کئے گئے ہیں وہ نہ صرف دلکش بلکہ حیرت آور بھی ہیں مثلاً ایک جگہ بادشاہ کی شکار گاہ کا منظر نظر آتا ہے اس میں گھوڑوں اور ہرنوں کی حرکات و سکنات اس قدر قدرتی ہیں کہ دیکھنے والے دنگ رہ جاتے ہیں اس زمانے میں خاتم کاری اور زرگری کا فن بھی اپنے عروج پر تھا۔ کیونکہ قوم آشور ایک عرصہ تک دنیا میں اپنے ڈنکے بجانے کے بعد ہمیشہ کیلئے ختم ہو گئی تھی۔

قوم آشور اور قوم عیلام کی سلطنت کے خاتمے کے بعد بابل کی سلطنت نے خوب عروج حاصل کیا اس نے اپنی عسکری قوتوں میں بے پناہ اضافہ کرتے ہوئے ہمسایہ سلطنتوں پر اپنا رعب اور دبدبہ قائم کیا بابل کے کلدانی بادشاہ نتویلا سر نے اس سلطنت کو مضبوط بنانے میں بہترین کردار ادا کیا یہ شخص کبھی آشوریوں کی جانب سے بابل کا حکمران تھا لیکن اندر ہی اندر اس نے ایسی قوت اور طاقت حاصل کی کہ آشوریوں کو اپنے سامنے زیر کر دیا ایک عرصہ تک یہ نتویلا سر کلدانیوں کا بادشاہ رہا اس کے دور میں یوناف اور بیوسا بابل کی ایک سرائے میں گمنامی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔

○○

ایک روز یوناف اور بیوسا شہر سے باہر دریائے فرات کے کنارے چہل قدمی کر رہے تھے ایک دم ان کے تھوڑے فاصلے پر شور سا اٹھ کھڑا ہوا لوگ چیخ و پکار کرنے لگے۔ اور آوازیں دے کر ایک دوسرے کو مدد کیلئے پکارنے لگے ان کی آوازیں اور انکے شور سے ایسا لگتا تھا جیسے کوئی دریائے فرات میں ڈوب رہا ہو اور وہ اس کی مدد کیلئے پکار رہے ہوں۔ یہ سماں دیکھتے ہوئے یوناف بیوسا اس سمت بھاگے جہاں لوگ جمع تھے اور ایک شخص کو یوناف نے مخاطب کر کے پوچھا مہربان یہ کیا بات ہے لوگ کیوں شور کر رہے ہیں اس پر اس بوڑھے نے دریا کی سمت اشارہ کرتے ہوئے کہا وہ دیکھو بابل کے بادشاہ نتویلا سر کے بیٹے بخت نصر کی بیوی اور ایران کی شہزادی امیسس دریائے فرات کے کنارے نہانے کے لئے آئی تھی اس کی کچھ سہیلیاں بھی اس کے ساتھ تھیں امیسس پانی کا اندازہ کرنے کے لئے آگے چلی گئی لہروں نے اسے بہا لیا اور اب تم دیکھتے ہو کہ وہ دریا کے وسط میں چلی گئی ہے وہ تیرنا جانتی ہے لیکن وہ کب تک دریا کی ان سرکش موجوں کا مقابلہ کرتی رہے گی۔ میرے خیال میں اب کوئی اسے بچا نہیں سکتا کیونکہ یہاں قریب ہی نہ کوئی کشتی ہے نہ کوئی ملاح اسے بچانے کے لئے کوئی بھی دریا کے وسط میں جانے کی کوشش نہیں کرے گا۔

یہ بات سننے کے بعد یوناف فوراً حرکت میں آیا بیوسا کو اس نے دریا کے کنارے ہی کھڑے رہنے کیلئے کہا اور خود وہ بھاگتا ہوا دریا میں کود گیا آناً "فاناً" وہ دریا میں ہاتھ مارتا ہوا دریا کے وسط میں پہنچ گیا اور بابل کے بادشاہ نتویلا سر کے بیٹے بخت نصر کی بیوی امیسس کو اس نے سہارا دے کر کنارے کی طرف لانا شروع کر دیا تھا۔ امیسس کو لے کر یوناف جب دریائے فرات کے کنارے آیا تو امیسس نے اپنے بدن کو سکیڑتے ہوئے یوناف کا شکریہ ادا کیا پھر اسے مخاطب کر کے وہ کہنے لگی۔ میں نہیں جانتی کہ تم کون ہو بہرحال تم نے میری زندگی بچا کر میرے اوپر بہت بڑا احسان کیا ہے میں بابل کے بادشاہ نتویلا سر کے بیٹے بخت نصر کی بیوی اور ایران کی شہزادی امیسس ہوں مجھے بتاؤ تم کون ہو اور بابل میں کس جگہ رہتے ہو تاکہ تمہارے اس احسان کے بدلے میں تمہاری بہتری کا کوئی کام انجام دے سکوں اتنی دیر تک بیوسا بھی یوناف کے قریب آ کھڑی ہوئی پھر یوناف نے امیسس کی طرف دیکھے بغیر اپنی نگاہیں جھکاتے ہوئے امیسس سے کہنا شروع کیا۔

اے خاتون میرا نام یوناف ہے اور یہ جو میرے ساتھ لڑکی کھڑی ہے یہ میری بیوی بیوسا ہے ہم دونوں بابل شہر میں اجنبی ہیں اس شہر میں ہمارا کوئی گھر کوئی ٹھکانہ نہیں ہے بلکہ تم یوں کہہ سکتی ہو کہ دنیا میں کہیں بھی ہمارے لئے کوئی رہائش گاہ نہیں ہے جسے ہم اپنا گھر کہہ کر پکار سکیں ہم دونوں خانہ بدوشوں کی سی زندگی بسر کرتے ہیں آج یہاں کل وہاں بس اسی طرح زندگی کے دن کٹتے اور گزرتے جا رہے ہیں۔ ان دنوں ہم دونوں میاں بیوی نے بابل شہر کے وسط میں جو سرائے ہے اس میں قیام کر رکھا ہے آپ کی جان بچا کر ہم نے آپ پر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ وہ فرض ادا کیا ہے جو ایک انسان کی نسبت سے دوسرے انسان پر عائد ہوتا ہے یوناف کی یہ گفتگو سن کر امیسس خوش ہوئی اور کہنے لگی سنو یوناف تمہاری باتیں سن کر میں بے حد خوش ہوئی ہوں اور تمہاری بیوی کے حسن سے بھی میں بہت متاثر ہوں دیکھو میں اب اپنی سہیلیوں اور اپنی کنیزوں کے ساتھ شاہی محل کی طرف جاتی ہوں تم دونوں میاں بیوی مجھ سے ملنے ضرور شاہی محل میں آنا میں واپس جا کر اپنے شوہر بخت نصر سے تمہارے متعلق بات کروں گی اور مجھے امید ہے کہ وہ ضرور اس احسان کے بدلے تم دونوں میاں بیوی کیلئے کوئی رہائش اور ٹھکانہ اس بابل شہر میں مہیا کر دے گا اس کے ساتھ ہی امیسس وہاں سے پلٹی اور واپس اپنی کنیزوں اور سہیلیوں کی طرف چلی گئی تھی۔

ایک مسلح سپاہی بھاگتا ہوا دریائے فرات کے کنارے ایک حویلی میں داخل ہوا وہ حویلی بابل کے بادشاہ نتویلا سر کے ایک بہترین اور سرکردہ جرنیل زیتو کی تھی زیتو اس وقت اپنی حویلی کے باغ میں چہل قدمی کر رہا تھا وہ سپاہی بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا اور زیتو کو مخاطب کر کے کہنے لگا اے عظیم زیتو میں آپ کیلئے ایک خوشخبری لایا ہوں آپ کو ایک ایسی خوبصورت لڑکی کی تلاش تھی جس سے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

آپ شادی کر سکیں اور اپنے گھر کو آباد کر سکیں اے زنبو میں نے دریا کے کنارے ایسی خوبصورت لڑکی دیکھی ہے کہ میں نے زندگی میں ایسا حسن اتنی خوبصورتی اور ایسی جسمانی کشش نہیں دیکھی اس مسلح جوان کی یہ گفتگو سن کر زنبو کا چہرہ چمک اٹھا اور اس نے اس مسلح جوان کو اپنے سینے سے لگا کر پوچھا تم نے وہ لڑکی کہاں اور کب دیکھی ہے اس پر سپاہی کہنے لگا وہ اس وقت دریائے فرات کے کنارے کھڑی ہے اسے دیکھتے ہی میں آپ کی طرف بھاگ کھڑا ہوا وہ لڑکی مجھے بابل میں اجنبی لگی ہے اگر آپ نے تاخیر کی تو مجھے امید ہے کہ وہ کہیں چلی جائے گی اور پھر کبھی نہ ملے گی لہٰذا فی الفور اسے حویلی میں لانے کا بندوبست کریں۔

اس جوان کی گفتگو سے زنبو بے حد متاثر ہوا پھر وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بڑی شفقت بڑے پیار اور بڑی ہمدردی سے کہنے لگا۔ دیکھو تم سے بڑھ کر میرا کوئی رازدار اور ہمدرد نہیں ہے تم کچھ اور مسلح جوانوں کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور اس لڑکی کو زبردستی میرے پاس اٹھا کر لے آؤ اور ہاں دریائے فرات کے کنارے اس کا کوئی وارث کوئی رشتہ دار ہو تو اسے بھی میرے پاس لے آؤ تاکہ اس کے ساتھ اس لڑکی سے شادی سے متعلق گفتگو کی جا سکے اگر وہ اس لڑکی کی شادی میرے ساتھ کرنے پر رضامند نہ ہوئے تو میں اس لڑکی کو ان سے زبردستی چھین لوں گا۔ زنبو کا وہ حکم پا کر وہ جوان وہاں سے چلا گیا تھا۔

یوناف اور بیوسا ابھی تک دریائے فرات کے کنارے ہی کھڑے تھے کہ مسلح جوانوں نے جو اپنے ہاتھوں میں ننگی تلواریں پکڑے ہوئے تھے گھیر لیا یوناف نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ تم اپنے ہاتھوں میں ننگی تلواریں تھامے ہوئے ہو اور زبردستی ہمیں یہاں سے لے جا سکتے ہو تو یہ تمہاری غلط فہمی اور خام خیالی ہے میں جب چاہوں اور جس وقت بھی ارادہ کروں اپنی بیوی کو بچا کر یہاں سے نکل سکتا ہوں لیکن میں تم سے پہلے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم نے ہمارا گھیراؤ کیوں کیا ہے اور ہم سے کیا چاہتے ہو۔ اس پر وہی مسلح جوان جو زنبو سے گفتگو کر کے آیا تھا یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

تم دونوں کو بابل کے بادشاہ نتویلاسر کے ایک جرنیل زنبو نے طلب کیا ہے وہ تم سے کیا کہنا چاہتا ہے یہ ہم نہیں جانتے ہمیں یہ حکم ملا ہے کہ تم دونوں کو اس کے سامنے پیش کیا جائے جو کچھ کہنا ہے اسی کے سامنے جا کر کہو۔ یوناف نے اس مسلح جوان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اگر یہ ہے تو چلو میں ابھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا وہ جرنیل کیا کہتا ہے۔ یوناف کا یہ جواب سن کر وہ جوان خوش ہو گئے جبکہ یوناف اور بیوسا ان مسلح جوانوں کے ساتھ ہو لئے تھے

ایک شاہی کارکن بھاگتا ہوا بابل کے شاہی محل کے اس کمرے میں داخل ہوا جس میں بابل کا ولی عہد بخت نصر اپنی بیوی امیس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جب وہ کارکن بخت نصر کے سامنے آیا تو بخت نصر نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے بڑی حیرانی اور کسی قدر پریشانی میں کہا میں نے تو تمہیں یوناف نام کے اس شخص کو بلانے کیلئے کہا تھا جس نے میری بیوی امیس کو دریائے فرات سے نکال کر اس کی جان بچائی ہے اس کے ساتھ اس کی بیوی بیوسا بھی تھی میں اس احسان کے بدلے بابل شہر میں انہیں آسائش اور آرام کے ساتھ رہنے کے لئے ایک بہترین اور عمدہ رہائش گاہ دینا چاہتا ہوں جبکہ میں دیکھتا ہوں کہ تم اکیلے ہی آئے ہو اگر تمہیں وہ دونوں میاں بیوی دریائے فرات کے کنارے نہیں ملے تو تمہیں چاہئے تھا کہ تم اس سرائے کی طرف جاتے جس میں ان دونوں نے قیام کر رکھا ہے بخت نصر کی یہ گفتگو سن کر اس کارکن نے عجیب سی بے بسی کے عالم میں بخت نصر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اے آقا جن دونوں میاں بیوی کو بلانے کیلئے آپ نے مجھے بھیجا تھا ان کے ساتھ ایک بہت بڑا حادثہ رونما ہو چکا ہے اس پر امیس نے چونک کر پوچھا ان دونوں کے ساتھ کیا حادثہ پیش آیا اور اس وقت وہ دونوں کہاں ہیں میں ضرور انکی خبر گیری کیلئے جاؤں گی اس پر وہ کارکن پھر بولتے ہوئے کہنے لگا۔

اے آقا جب میں آپ کے حکم کے مطابق دریائے فرات کے کنارے پہنچا تو وہ دونوں میاں بیوی وہاں نہیں تھے وہاں جمع ہونے والے لوگوں سے انکا حلیہ بتاتے ہوئے اور ان پر یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ جس نوجوان نے شہزادی امیس کی جان بچائی تھی وہ کہاں ہے وہاں کھڑے ہوئے کچھ لوگوں سے انکا حلیہ بتاتے ہوئے اور ان پر یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ جس نوجوان نے شہزادی امیس کی جان بچائی تھی وہ کہاں ہے وہاں کھڑے ہوئے کچھ لوگوں نے بتایا کہ وہ دونوں میاں بیوی دریائے فرات ہی کے کنارے کھڑے تھے کہ ہمارے جرنیل زنبو کے کچھ مسلح جوان وہاں آئے اور ان دونوں کو گرفتار کر کے لے گئے لہٰذا میں بھاگتا ہوا زنبو کی حویلی میں داخل ہوا میں نے دیکھا کہ وہ دونوں میاں بیوی وہیں تھے زنبو نے ان دونوں میاں بیوی کو دریائے فرات کے کنارے سے بلوایا اور یوناف پر زور دیا تھا کہ وہ اپنی بیوی کو ترک کر دے کیونکہ زنبو اس کی خوبصورت بیوی کی خوبصورتی اس کے حسن سے متاثر ہو کر اس سے شادی کرنا چاہتا ہے ابھی ان دونوں کے درمیان یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ میں بھاگ کر آپ کے پاس چلا آیا تاکہ آپ کو اصل حقیقت سے آگاہ کروں۔

یہ خبر سن کر حسین امیس کے لب خنداں جن پر بے وجہ تبسم پھیلا رہتا تھا وہ آب و آگ کے شکل میں تبدیل ہو گئے تھے اس کا صبح کے روپ اور قوس و قزح کے رنگوں جیسا شرابور پیکر گل کانپ اٹھا تھا اس کی ساری دلنوازی جاتی رہی تھی اور اس کے حسن بے نام پر اشکوں کا سوز اور

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

متشدد نظریات کی اذیت اور دیار غم کی سی مسافری رقص کرنے لگی تھی۔

دوسری طرف یہ خبر سن کر بخت نصر کی حالت بھی کچھ ایسی ہو رہی تھی اس کے چہرے پر تہہ خانوں کی تاریکی بکھر گئی تھی اس کی شریانوں کا لہو کھول اٹھا تھا اور اس کی حالت پتھرائے چہرے نیم اندھے راستوں اور پچھم کی کالی خوفناک گھٹاؤں جیسی ہو کر رہ گئی تھی کچھ دیر تک اس کے کمرے میں تند حقارت کا سناٹا چھایا رہا پھر ہجوم کرنے کے سے انداز میں بخت نصر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور چیتوں کی چنگاڑ میں اس نے اپنے کارکن کو مخاطب کر کے کہا۔

اس زینو کی یہ جرات کہ وہ ہمارے محسن اور اس کی بیوی کے ساتھ یہ رویہ رکھے جو کچھ تم نے کہا اگر یہ صحیح ہے تو میں اس زینو کو ایسی سزا دوں گا کہ وہ ساری زندگی اس سزا کو ایک عبرت سمجھتا رہے گا اس کے ساتھ ہی بخت نصر نے اپنی بیوی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا میں اپنے اس کارکن کے ساتھ زینو کی طرف جاتا ہوں اور جلد ہی لوٹ آؤں گا امیس نے فوراً اٹھتے ہوئے کہا میں بھی آپ کے ساتھ جاتی ہوں کیونکہ میں یوناف اور اس کی بیوی کو پہچانتی ہوں لہٰذا میں آپ کیلئے سودمند ثابت ہوں گی ہو سکتا ہے آپ اور یہ کارکن یوناف کو پہچاننے میں غلطی کر جائیں بخت نصر نے اپنی بیوی کی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا لہٰذا بخت نصر اس کی بیوی اور کارکن زینو کے گھر کی طرف چلے گئے تھے۔

بخت نصر تھوڑی دیر بعد اپنی بیوی امیس اور اپنے کارکن کے ساتھ جھلتے ریگستان میں بے کراں ریت کی طرح زینو کی حویلی کے اس کمرے میں داخل ہوا جہاں زینو نے اپنے سامنے یوناف اور بیوسا کو ایک نشست پر بٹھائے رکھا تھا اور ان کے ساتھ محو گفتگو تھا اچانک بخت نصر کو وہاں دیکھ کر زینو اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اس کے چہرے پر گہری ہول انگیزی بکھر گئی تھی اور وہ دکھ اور پریشانی میں کچھ اس قدر ہانپ اٹھا تھا جیسے وہ عمودی چٹان چڑھ کر وہاں پہنچا ہو۔ بخت نصر کے کچھ کہنے سے پہلے ہی بخت نصر کی بیوی امیس زینو کے سامنے بیٹھے یوناف اور بیوسا کی طرف سامنے بڑھی اور بڑی شفقت سے ان دونوں کو مخاطب کر کے اس نے کہا تم دونوں یہاں کیوں آئے ہو اور کون تمہیں اس حویلی میں لایا ہے اس پر یوناف زینو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا اس شخص نے ہم دونوں میاں بیوی کو زبردستی بلوایا ہے میں چاہتا تو اس کا مقابلہ کر سکتا تھا اور یہ میرا کچھ بھی نہ بگاڑ سکتا تھا اس نے اپنے مسلح محافظ بھیج کر مجھے اور میری بیوی کو زبردستی یہاں بلوایا ہے میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ ہمارے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتا تھا یوناف کو کہتے کہتے رک جانا پڑا کیونکہ بخت نصر ہلاکت خیزی کے دشت سفاک کی طرح آگے بڑھا اور لگاتار اس نے دو تین طمانچے پوری قوت کے ساتھ زینو کے چہرے پر دے مارے اور شور مچاتی آبشار کی طرح زینو کو مخاطب کر کے کہا دکھ اندھیرے کی کوکھ سے پیدا ہونے والے ان دونوں میاں بیوی کو یہاں بلوا کر تم نے میرے خلاف بغاوت اور سرکشی کھڑی کرنے کی کوشش کی ہے یہ دونوں میرے محسن ہیں اور تم نے انہیں زبردستی یہاں بلوا کر اور میرے محسن سے اس کی بیوی سے زبردستی شادی کا اظہار کر کے اپنی بددیانتی اپنے مجرم اور انتہائی گناہگار ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ یہاں تک کہنے کے بعد بخت نصر تھوڑی دیر کیلئے رکا اور پھر کہنے لگا۔

اس سے بخت نصر کی بھوری آنکھوں کے اندر قہرمانیاں رقص کر رہی تھیں پھر دوبارہ بخت نصر نے زینو کو مخاطب کر کے کہا سنو زینو تمہاری اس بدی تمہارے اس گناہ کی وجہ سے جو سزا تمہیں دی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ تمہیں لشکروں کی سپہ سالاری سے محروم کیا جاتا ہے اور آئندہ کیلئے تمہارے خاندان کے کسی بھی فرد کو لشکر میں یا سلطنت کے امور میں نمائندگی نہیں دی جائے گی اور تم بابل میں ایک عام انسان کی سی زندگی بسر کرو گے اس کے بعد بخت نصر نے اپنی بیوی امیس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تم ان دونوں کو لے کر میرے پیچھے آؤ میں محل میں واپس جا کر ان دونوں سے بات کروں گا۔ اس کے ساتھ ہی بخت نصر اس کمرے سے نکلا امیس بھی یوناف اور بیوسا کو لے کر بخت نصر کے ساتھ ہولی تھی جبکہ ان کا وہ مخبر اور کارکن بھی ان کے پیچھے پیچھے حویلی سے نکل گیا تھا۔

بابل کے شاہی محل کے اپنے کمرے میں آنے کے بعد بخت نصر نے یوناف اور بیوسا کو بڑے باعزت طریقے سے اپنے سامنے بٹھایا اور پھر خصوصیت کے ساتھ یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اے یوناف میں جانتا ہوں کہ تم دونوں میاں بیوی بابل شہر میں اجنبی ہو پر تم نے میری بیوی کو دریائے فرات میں ڈوبنے سے بچا کر مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے مجھے امیس یہ بھی بتا چکی ہے کہ تم دونوں میاں بیوی نے دریائے فرات کے کنارے ایک سرائے کے اندر قیام کر رکھا ہے اور یہ کہ دنیا میں تمہارا کوئی ایسا ٹھکانہ نہیں جسے تم اپنا گھر کہہ سکو اور تم خانہ بدوشوں کی سی زندگی بسر کرتے ہو لہٰذا تمہارے اس احسان اور نیکی کے بدلے میں میں نے تمہاری رہائش کیلئے شاہی محل کا ایک حصہ وقف کر دیا ہے اس کے اندر تم دونوں میاں بیوی معزز مہمانوں کی حیثیت سے رہو گے اور اس حصے میں تم اس وقت تک رہ سکتے ہو جب تک تمہاری مرضی اور تمہاری خواہش ہو اس کے بعد بخت نصر نے اپنی بیوی امیس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا سنو امیس تم ان دونوں کو شاہی محل کے مشرق میں جو چند کمرے ہیں وہاں لے جاؤ ان کے لئے وہاں ضرورت کی ہر چیز کا بندوبست کرو اور محل کے سارے خدام اور خادماؤں کو مطلع کر دو کہ جیسے وہ ہماری عزت و احترام کرتے ہیں ان دونوں میاں بیوی کا احترام کیا جائے گا اور ضرورت کی ہر چیز مہیا کی جائے گی بخت نصر کا یہ جواب سن کر امیس خوش ہو گئی تھی پھر وہ ان دونوں کو لے کر وہاں سے نکلی اور محل کے شرقی حصے کی طرف لے گئی تھی اس

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

طرح یوناف نے بخت نصر کے حکم کے مطابق بابل کے شاہی محل میں رہائش اختیار کر لی تھی۔

وقت گزرتا رہا یوناف اور بیوسا نے بابل کے اسی شاہی محل کے اندر رہائش کیے رکھی اس دوران بابل کا بادشاہ نبو پلاسر موت کی نیند سو گیا اور اس کا بیٹا بخت نصر بابل کا بادشاہ بنا تخت پر بیٹھنے کے بعد بخت نصر نے بابل کی عسکری قوت میں بے پناہ اضافہ کیا اس کی ہمسایہ مملکتیں اس سے اسی طرح لرزہ دکھائی دینے لگی تھیں جیسی کچھ عرصہ پہلے یہ حکومتیں آشوریوں سے خوفزدہ رہتی تھیں۔

حکومت سنبھالنے کے بعد بخت نصر نے اپنے لوگوں کی فلاح و بہبود کیلئے بہت سے رفاہ عامہ کے کام سر انجام دیئے اس کے علاوہ اس نے لوگوں میں حفاظت کا شعور بیدار کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں مالی طور پر بھی مستحکم بنا دیا تھا یہ سب کچھ کرنے کے بعد بخت نصر نے بیرونی مہموں کی طرف توجہ دینا شروع کی تھی۔ بابل کی عسکری قوت میں ایک استحکام پیدا کرنے کے بعد بخت نصر اردگرد کی حکومتوں کو اپنا مطیع کرنے میں کامیاب ہو گیا اس کے بعد اس نے یہودیوں کی طرف توجہ دی۔ فلسطین کے اندر یہودیوں کی ان دنوں ایک ہی ریاست یہودیہ باقی تھی دوسری ریاست جس کا نام سامریہ تھا اور اسے پہلے ہی آشوری تباہ و برباد کر چکے تھے لہٰذا اس وقت بخت نصر یہودیہ پر حملہ آور ہوا۔ بڑے خوفناک انداز میں وہ یہودیہ پر حملہ آور ہوا بے شمار یہودیوں کو اس نے قتل کیا۔ یہودیہ کے بادشاہ مدتیاہ کو جو مستی کے بعد یہودیہ کا بادشاہ بنا تھا گرفتار کر لیا۔ اور پھر یہودیہ سے بھاری خراج وصول کرنے کے بعد وہ واپس بابل چلا گیا تھا۔

۵۹۸ قبل مسیح بخت نصر دوبارہ یہودیہ کی سلطنت پر حملہ آور ہوا اس بار اس نے یروشلم ہی نہیں بلکہ سارے شہروں کی اینٹ سے اینٹ بجا کر رکھ دی۔ یروشلم اور ہیکل سلیمانی کو اس طرح پیوند خاک کیا کہ انکی ایک دیوار اپنی جگہ کھڑی نہ رہی یہودیوں کی ایک بڑی تعداد کو وہ گرفتار کر کے اپنے ہاں بابل لے گیا ایک اندازے کے مطابق وہ اٹھارہ ہزار یہودیوں کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے گیا دریائے فرات کے کنارے یہودیوں کیلئے اس نے تل ابیب نام کا ایک شہر آباد کیا اور اس میں ان قیدیوں کو اس نے رکھا اور ان سے بابل شہر میں غلاموں اور خدمت گاروں کے سے کام لئے جاتے تھے۔ بخت نصر کلدانی سلطنت کے سارے بادشاہوں میں سے زور آور ذہین اور علم و فراست رکھنے والا تھا اس کے بارے میں یہاں تک کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت سلیمان اور ملکہ بلقیس کی نسل سے تھا۔ اسی کی شادی ایران کے بادشاہ کیاکسارا کی بیٹی امیس سے ہوئی تھی۔

OO

بابل کے شاہی محل میں ایک روز یوناف اور بیوسا آتش دان کے پاس بیٹھے باہم گفتگو کر رہے تھے۔ اچانک ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا پھر وہ کہنے لگی سنو یوناف میں تمہیں بابل سے کوچ کا مشورہ دینے والی ہوں تم دیکھتے ہو کہ بخت نصر اب بوڑھا ہو چکا ہے اس نے اپنے بیٹے نابونید کو اپنا ولی عہد بھی مقرر کر دیا ہے میرا خیال ہے کہ وہ اپنی باقی ماندہ زندگی آرام سے گزار دے گا اب بابل کی سرزمین میں ہمارے لئے کوئی کشش کوئی جذب نہیں رہا میں تمہیں ایک اور سرزمین کی طرف اشارہ کرتی ہوں اس سرزمین میں بسنے والی قوم بڑی تیزی سے قوت پکڑتی جا رہی ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر یہ قوم اسی طرح اپنی قوت میں اضافہ کرتی رہی تو پھر عنقریب اس کے حکمران دنیا کے وسیع علاقوں کو فتح کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے ابلیکا کی اس گفتگو کے جواب میں یوناف پوچھنے لگا۔

اے ابلیکا تمہارا اشارہ کس قوم کی طرف ہے اس پر ابلیکا پھر بولی اور کہنے لگی میرا اشارہ فارس کی سرزمین کی طرف ہے دیکھو یوناف فارس کی سرزمین میں اس وقت دو حکومتیں ہیں اور یہ دونوں حکومتیں آریائی خاندانوں کی ہیں شمالی ایران میں اس وقت جو آریائی حکمران ہے وہ قوم ماد کہلاتی ہیں اور جو جنوب ایران پر حکومت کرتی ہیں وہ اہل فارس کہلاتے ہیں اور ان پر ہخامنشی نام کا ایک خاندان حکمران ہے آج کل اہل فارس پر کمبوجیہ نام کا حکمران ہے اور اس کا ایک پرجوش اور جوان بیٹا ہے جس کا نام کورش ہے اہل فارس کی امیدیں اب اپنے بادشاہ کمبوجیہ کے بیٹے کورش پر لگی ہوئی ہیں اور ان کا خیال ہے کہ یہ کورش اہل فارس کی حکومت کو ضرور وسعت اور تابندگی بخشے گا سنو یوناف شمالی ایران پر حکومت کرنے والے اہل ماد کا اہل فارس کے ساتھ خون کا رشتہ ہے لیکن یہ دونوں قبیلے الگ الگ چلے آ رہے ہیں اور یہ کیفیت قدیم زمانے سے چلی آ رہی ہے۔ اہل ماد اور اہل فارس ایک ہی زبان بولتے ہیں لیکن انکی زندگی کا تصور ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ اس لئے کہ ماد کا شاہی خاندان کئی نسلوں سے نئے علاقے فتح کرتا رہا ہے لیکن فارس کے حکمران خاندانوں نے ابھی تک کوئی نیا علاقہ فتح نہیں کیا لیکن اب امید کی جا رہی ہے کہ اب یہ اہل فارس کے حکمران ایک نئی کروٹ لیں گے اور اپنی چھوٹی سی سلطنت کو وسعت دیں گے۔ اہل فارس کا مرکزی شہر اس وقت پارساگرد ہے پہاڑوں کے درمیان گھرا ہوا یہ ایک خوبصورت شہر ہے میں چاہتی ہوں کہ اب تم اور بیوسا بابل سے نکل کر اسی پارساگرد کا رخ کرو۔ یوناف اور بیوسا دونوں نے ابلیکا کی اس تجویز سے اتفاق کیا۔ بس اسی روز وہ بابل سے پارساگرد شہر کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

اسی روز یوناف اور بیوسا شام سے تھوڑی دیر پہلے اہل پارس کے شہر پارساگرد سے تقریباً پانچ میل شمال میں ایک بہت بڑے قصبے میں ایک سرائے سے باہر نمودار ہوئے آہستہ آہستہ چلتے ہوئے سرائے کے صدر دروازے کے پاس آئے وہاں کھڑے ہو کر یوناف نے بیوسا کو مخاطب کر کے کہا سنو بیوسا میرا خیال ہے کہ آج رات اسی سرائے میں گزارتے ہیں اور کل صبح ہی پارساگرد کی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

طرف کوچ کریں گے۔ بیوسا نے مسکراتے ہوئے یوناف کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر دونوں میاں بیوی ہاتھ میں ہاتھ ڈالے اس سرائے میں داخل ہوئے تھے۔

جب وہ دونوں سرائے کے بہت بڑے اصطبل کے قریب گئے تو انہوں نے دیکھا اس اصطبل کے اندر اور باہر بے شمار گھوڑے کھڑے تھے ان گھوڑوں کو مضبوط کھونٹوں کے ساتھ باندھنے کے ساتھ ساتھ ان کی گردنیں ایک دوسرے سے مضبوط رسیوں سے بندھی ہوئی تھیں وہ گھوڑے انتہائی خوبصورت سرکش اور جنگلی سے دکھائی دیتے تھے۔ بہت سے نوجوان جو کسی تاجر کے غلام دکھائی دیتے تھے۔ وہ ان گھوڑوں کو کھریرا کر رہے تھے۔ یوناف نے ان گھوڑوں کو پسند کیا اور انہیں دیکھنے کیلئے ان کے قریب چلا گیا اتنی دیر تک ایک بوڑھا اس کے قریب آیا اور بڑے انہماک سے یوناف کو گھوڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے وہ مسکرا کر یوناف سے پوچھنے لگا اے نوجوان کیا تم گھوڑوں کی پہچان رکھتے ہو جو اس قدر غور سے میرے ان گھوڑوں کو دیکھ رہے ہو اس بوڑھے کی یہ بات سن کر یوناف چونکا اور اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

اگر میں غلطی پر نہیں تو تم ان گھوڑوں کے مالک کوئی تاجر کوئی سوداگر ہو جو ان گھوڑوں کو بیچنے کے لئے کہیں لے جا رہے ہو یوناف کی یہ بات سن کر وہ بوڑھا خوش ہوا اور زوردار قہقہہ لگانے کے بعد وہ کہنے لگا۔ اے نوجوان تمہارا اندازہ درست ہے میرا نام حرمون ہے میرا تعلق قوم عیلام سے ہے۔ یہ جو گھوڑے تم دیکھ رہے ہو جنہیں میرے آدمی کھریرا کر رہے ہیں عام گھوڑے نہیں ہیں انہیں بڑی مشکل سے جنگل سے پکڑا جاتا ہے اور یہ نیسائی گھوڑے ہیں جن کی پیٹھ پر آج تک کوئی شخص سوار نہیں ہوا ہے اس لئے کہ میرے آدمی انہیں کوہستانی سلسلوں کے اندر سے بڑی مشکل سے پکڑتے ہیں اور ہم بھاری قیمت لے کر اہل فارس کے بادشاہ کمبوجیہ اور اس کے بیٹے کوروش کے ہاتھ بیچ دیتے ہیں۔ وہ ان گھوڑوں کو بڑی خوشی سے خریدتے ہیں اس لئے کہ وہ دن بدن اپنی لشکر کی تعداد بڑھا رہے ہیں لہٰذا نیسائی گھوڑے آج کل انکی سب سے بڑی ضرورت بنے ہوئے ہیں۔ میں آج کی رات اس سرائے میں بسر کروں گا اور کل صبح ہی صبح اہل پارس کے مرکزی شہر پارساگرد کی طرف کوچ کر جاؤں گا تاکہ یہ گھوڑے بیچنے کے بعد اور پارساگرد کے حکمرانوں سے بھاری رقم وصول کرنے کے بعد اس میں سے کچھ حصہ اپنے خادموں میں تقسیم کروں تاکہ آنے والے دنوں میں وہ بڑے شوق کے ساتھ کوہستانی سلسلے سے گھوڑے پکڑ کر میری آمدنی میں اضافہ کریں۔ حرمون نام کا وہ سوداگر خاموش ہوا تو یوناف اسے مخاطب کر کے پھر کہنے لگا۔

میرے بزرگ تم ایک ایسے شخص ہو جس کی مجھے تلاش تھی دیکھو میرا نام یوناف ہے اور میرے ساتھ میری بیوی ہے اس کا نام بیوسا ہے ہم دونوں بھی "پارساگرد کی طرف جانا چاہتے ہیں ہم دونوں نیکی کے نمائندے اور ایک طرح سے خانہ بدوش ہیں ہم نے فارس کے حکمران کمبوجیہ اور اسکے بیٹے کوروش کی تعریف سنی تھی لہٰذا ہم نے ارادہ کیا کہ ہم ان کے مرکزی شہر پارساگرد جا کر رہیں گے۔ اور دیکھیں گے کہ یہ آنے والے دنوں میں کیسے اپنی سرزمینوں سے نکل کر فتوحات کا سلسلہ شروع کرتے ہیں۔ اس سے پہلے ہم دونوں میاں بیوی بابل میں قیام کئے ہوئے تھے۔ یوناف کی یہ گفتگو سن کر وہ بوڑھا حرمون آگے بڑھا یوناف کو اس نے گلے سے لگاتے ہوئے کہا میں تم دونوں کو خوش آمدید کہتا ہوں میں کل صبح تم دونوں کو اپنے ساتھ لے کر پارساگرد کی طرف روانہ ہوں گا اور پارساگرد کے موجودہ حکمران کمبوجیہ کے بیٹے کوروش سے تمہارا تعارف کرواؤں گا۔ یوناف نے حرمون کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ہم دونوں کے پاس کوئی سواری نہیں ہے کیا ایسا ممکن نہیں کہ آپ ایک اچھا اور معقول معاوضہ لے کر اپنے دو گھوڑے ہمارے ہاتھ فروخت کر دیں اس پر حرمون نے تھوڑی دیر کے لئے بڑے غور سے یوناف کی طرف دیکھا پھر کہا۔ یہ گھوڑے خریدنے کا تم دونوں کو کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ اول یہ کہ تم دونوں مجھے خانہ بدوش لگتے ہو لہٰذا تم گھوڑوں کی قیمت ادا نہ کر سکو گے اور دوسرا یہ کہ کوئی عام آدمی ان گھوڑوں پر سوار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ گھوڑے جنگلی ہیں سدھائے ہوئے نہیں ہیں اور ان کی پیٹھ پر آج تک کوئی سوار ہی نہیں ہوا۔ لہٰذا ان پر سواری کرنے کے لئے بڑی تربیت اور مشق کی ضرورت ہے۔ ہاں میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ تمہارے لئے اس سرائے سے دوسری نسل کے اچھے سے گھوڑے خریدنے میں مدد کر دوں۔ اس پر یوناف ہلکی ہلکی مسکراہٹ میں کہنے لگا۔

اے حرمون جہاں تک ان پر سوار ہونے کا تعلق ہے تم بے فکر رہو ہم دونوں میاں بیوی بہترین شہسوار ہیں اور ہر سرکش سے سرکش گھوڑے پر سوار ہونے کا فن خوب جانتے ہیں۔ جہاں تک ان کی قیمت ادا کرنے کا تعلق ہے تو جس قیمت پر تم ان گھوڑوں کو پارساگرد کے حکمرانوں کو بیچتے ہو میں اس سے زیادہ قیمت ادا کرنے کیلئے تیار ہوں اس کے ساتھ ہی یوناف نے اپنے لباس کے اندر سے ایک چرمی تھیلی نکالی اس میں ہاتھ ڈال کر اس نے چند سنہری سکے نکالے اور پھر انہیں حرمون کی طرف بڑھاتے ہوئے اس نے کہا بولو حرمون دو گھوڑوں کی قیمت تم کیا مانگتے ہو ایک میرے لئے اور ایک میری بیوی کیلئے۔ پھر وہ سنہری سکے یوناف نے اپنی چرمی تھیلی میں ڈال دیئے اور وہ تھیلی اس نے حرمون کا ہاتھ پکڑ کر اس کی ہتھیلی پر رکھتے ہوئے کہا۔ اس میں سے جس قدر تم مناسب سمجھتے ہو دو گھوڑوں کی قیمت نکال کر رکھ لو اور دو گھوڑے تم ہمارے حوالے کر دو۔ حرمون نام کا وہ تاجر یوناف کے اس رویئے سے خوش ہوا یوناف کی دی ہوئی تھیلی سے اس نے چند سکے نکالے اور پھر وہ تھیلی اس نے یوناف کو لوٹاتے ہوئے کہا اب کہو ان گھوڑوں میں سے جو دو گھوڑے

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

چاہو ان کا انتخاب کر سکتے ہو۔ میں تم پر یہ احسان کروں گا کہ ان گھوڑوں کیلئے زینیں اور دوسرا ساز و سامان بھی فراہم کر دوں گا۔

یوناف اور بیوسا حرمون کے ساتھ ہو لئے جس قدر گھوڑے وہاں بندھے ہوئے تھے دونوں میاں بیوی نے پہلے سب گھوڑوں کا جائزہ لیا ایک دوسرے سے صلاح مشورہ کرنے کے بعد دو گھوڑوں کی طرف اشارہ کر دیا اس انتخاب کے بعد حرمون یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا تم چاہو تو میں ان دونوں گھوڑوں کو ابھی سے علیحدہ کر کے تمہارے حوالے کر سکتا ہوں تاکہ تم ان گھوڑوں کو جہاں چاہے باندھ سکتے ہو اور اگر تم نے کل میرے ساتھ ہی یہاں سے پار ساگرد کی طرف روانہ ہونا ہے تو پھر ان گھوڑوں کو یہیں بندھا رہنے دو اور کل جب تم میرے ساتھ یہاں سے روانہ ہو گے تو میرے آدمی تمہارے لئے ان دونوں گھوڑوں پر زینیں کس دیں گے یوں تم ہمارے ساتھ ہی روانہ ہونا تاکہ میں یہ دیکھ سکوں کہ تم دونوں میاں بیوی کیسے اور کس طرح سواری کرتے ہو۔ حرمون کا یہ جواب سن کر یوناف اور بیوسا دونوں مسکرانے لگے تھے پھر یوناف نے اسے مخاطب کر کے کہا۔

سنو حرمون مجھے تمہاری یہ تجویز پسند ہے ان دونوں گھوڑوں کو یہیں بندھا رہنے دو کل ہم تمہارے ساتھ ہی پار ساگرد کی طرف روانہ ہوں گے۔ اس پر حرمون خوش ہو کر کہنے لگا دیکھو شام ہو رہی ہے۔ میں تم دونوں میاں بیوی کیلئے اس سرائے میں ایک کمرے کا انتظام کرتا ہوں ساتھ میں تم سے یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ تم دونوں میاں بیوی شام کا کھانا میرے ساتھ کھانا مجھے بے حد خوشی ہو گی تمہاری باتوں سے میں خوش ہوا ہوں اور تم دونوں میاں بیوی میں جو آپس میں محبت اور چاہت ہے اس نے بھی مجھے متاثر کیا ہے تم میرے ساتھ رہو میرا سلوک تم دونوں کے ساتھ ایک بیٹے اور بیٹی کا سا ہو گا۔ یوناف نے مسکراتے ہوئے حرمون کے ساتھ شام کا کھانا کھانے کی حامی بھر لی پھر حرمون نے دونوں میاں بیوی کیلئے سرائے میں ایک کمرے کا انتظام کر دیا اس کے بعد حرمون یوناف اور بیوسا کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اب تم دونوں میاں بیوی اپنے کمرے میں آرام کرو شام ہو رہی ہے اور سردی بڑھتی چلی آ رہی ہے میں اپنے آدمیوں کے لئے گھوڑوں کے پاس آگ کا آلاؤ روشن کرتا ہوں تاکہ آگ کے پاس وہ بیٹھ کر کھانا کھا سکیں اور وہیں بیٹھتے ہوئے وہ اپنے گھوڑوں کی حفاظت بھی کر سکیں۔ اس پر یوناف نے حرمون کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اے حرمون کیا ایسا ممکن نہیں کہ میں اور میری بیوی آگ کے اس آلاؤ کے پاس تمہارے ساتھ بیٹھیں۔ وہیں پر کھانا کھائیں اور وہاں بیٹھ کر تم مجھے قوم فارس اور اس کے حکمرانوں سے متعلق تفصیل بتا سکو اس پر اس تاجر حرمون نے خوشی اور رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے کہا اگر تم دونوں میاں بیوی ایسا چاہتے ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں تم دونوں ہاتھ منہ دھو کر اور تیار ہو کر وہاں پہنچو اتنی دیر تک میں اپنے خادموں کو کام میں لگا کر آگ کا آلاؤ روشن کرتا ہوں اور سرائے کے مطبخ سے کھانا بھی منگواتا ہوں اس کے ساتھ ہی حرمون وہاں سے نکل گیا تھا۔ اس کے جانے کے بعد یوناف نے بیوسا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا سنو بیوسا میں طہارت خانے میں جا رہا ہوں تم یہیں بیٹھو ہاتھ منہ دھو لینا پھر دونوں حرمون کی طرف چلتے ہیں۔ بیوسا نے یوناف کی اس تجویز سے اتفاق کیا۔ وہ کمرے میں بچھی ہوئی دو مسہریوں میں سے ایک پر بیٹھ گئی تھی یوناف ہاتھ منہ دھونے کے لئے طہارت خانے کی طرف چلا گیا تھا۔

OO

عزازیل سامریہ شہر کی سرائے میں خوش و خرم اور مسکراتا ہوا عارب اور بنیطہ کے کمرے میں داخل ہوا انہیں دیکھتے ہی وہ کمال مسرت اور شادمانی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا سنو میرے قدیم تر رفیقو میں نے تمہارے دشمن سے تمہاری جان چھڑانے کا ایک بے خطر طریقہ نکال لیا ہے اس پر عارب فوراً بولا اور کہنے لگا اے آقا کیا دشمن سے مراد یوناف ہے اور آپ اس کا خاتمہ کر دینے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس پر عزازیل نے اس بار کسی قدر سنجیدگی میں کہا نہیں بلکہ بیوسا کی طویل عمر پانے کا عمل چونکہ تم دونوں اور بیوسا پر اکٹھے ہی ہوا تھا اگر میں اس کا خاتمہ کرتا تو تم بھی ختم ہو کر رہ جاتے لہٰذا میں نے ایک ایسا طریقہ وضع کر لیا ہے جس سے تم دونوں تو محفوظ رہو گے پر بیوسا جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گی اس پر بنیطہ خوف اور خدشے کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی۔

اے آقا کہیں ایسا تو نہیں کہ بیوسا کے ساتھ ساتھ آپ کے اس نئے عمل سے ہم دونوں کا بھی خاتمہ ہو کر رہ جائے اس پر عزازیل نے مسکراتے ہوئے کہا ایسا نہیں ہو گا اس لئے کہ جو طریقہ میں نے وضع کیا ہے اسے میں ایک جگہ آزما بھی چکا ہوں اور اب مجھے تسلی ہے کہ میں اکیلی بیوسا کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا دیکھو میں یہاں سے فارس کے شہر پار ساگرد کی طرف جاؤں گا وہاں شمالی قصبے کی ایک سرائے میں یوناف اور بیوسا نے قیام کر لیا ہے میں وہیں بیوسا پر وارد ہوتا ہوں اور وہیں اس کا کام تمام کر کے رکھ دیتا ہوں اس پر یقیناً ہمارے مقابلے میں یوناف کی طاقت میں کمی آ جائے گی۔ اور بیوسا کے اس سے جدا ہونے کے بعد اسے اذیت اور تکلیف بھی پہنچے گی اور یہی ہمارا مقصد حیات ہے لیکن اے آقا کیا ایسا ممکن نہیں کہ آپ اس بیوسا کے ساتھ ساتھ یوناف کا بھی خاتمہ کر دیں تاکہ مستقبل میں بیوسا کی موت کے بعد وہ ہمارے سامنے زخمی سانپ کی طرح نہ آ کھڑا ہو۔ اور ہم اس کے انتقام اور دشمنی سے محفوظ رہ سکیں اس پر عزازیل انتہائی بے بسی اور بے چارگی میں کہنے لگا۔

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اے بنیبطہ یوناف کا خاتمہ میرے بس کا کام نہیں ہے ابلیکا کی صورت میں اس کے پاس ایک ایسی قوت ہے جو کسی بھی وقت مجھے بھی اذیت پہنچانے کا کام سرانجام دے سکتی ہے۔ للٰہذا جس طرح میں نے بیوسا کا خاتمہ کرنے کا ارادہ کرلیا ہے ایسے ہی میں یوناف کا خاتمہ کرنے پر قادر نہیں ہوں۔ اب تم دونوں میاں بیوی آرام کرو میں پارساگرد کی طرف جاتا ہوں اس کے ساتھ ہی عزازیل اپنی قوتوں کو حرکت میں لایا اور وہاں سے غائب ہوگیا تھا۔

یوناف طہارت خانے سے ایک صاف ستھری انگوچھے کے ساتھ ہاتھ منہ پونچھتا ہوا نکلا تو اس نے دیکھا بیوسا کمرے کی ایک مسہری پر کسی بے جان لاش کی طرح اوندھے منہ پڑی تھی یوناف نے دو ایک بار اسے آواز دے کر پکارا کہ وہ اٹھے اور طہارت میں جاکر ہاتھ منہ دھولے لیکن بیوسا نے یوناف کی اس پکار کا کوئی جواب نہ دیا اور نہ ہی اس کا جسم حرکت میں آیا اس صورتحال پر یوناف فکرمند ہوا اور لپک کر وہ بیوسا کیطرف بڑھا اسے جب اس نے شانے سے پکڑ کر سیدھا کیا تو اس کے بازو بے جان سے ہوکر پھیل گئے تھے۔ اور یوناف نے یہ بھی دیکھا کہ بیوسا کی گردن بڑے کرب ناک انداز میں ایک طرف ڈھلک گئی تھی۔ بیوسا کی یہ حالت دیکھتے ہوئے یوناف کا چہرہ پیلا پڑ گیا تھا اس نے یہ بھی محسوس کیا کہ بیوسا کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور اس کا جسم کچھ اس طرح اکڑ گیا تھا جیسے وہ کافی دیر پہلے کی مرچکی ہو۔

بیوسا کو اس حالت میں دیکھتے ہوئے یوناف بیچارے کی حالت اس بے بس مسافر جیسی ہوگئی تھی جس کی ہڈیوں سے گوشت نوچا جارہا ہو اس کی آنکھوں میں تاریک مایوسی اور سنسان راہوں کی سی کیفیت طاری ہوگئی تھی اس کا چہرہ سحر کے سورج جیسا لہولہو اور گہن لگے چاند کی طرح مایوس کن ہو گیا تھا۔ پھر اس بیچارے نے انتہائی بے بسی اور لاچارگی میں بیوسا کو پکارا بیوسا بیوسا تم کہاں کھوگئی ہو تم میرا دل میری نمو میری آبرو ہو۔ تم کیوں مجھے گونگی وراثت اور اندھی منطق میں مبتلا کرکے اکیلی رخصت ہوگئی ہو بیوسا کی طرف سے یوناف کو اس کی اس پکار کا کوئی جواب نہ ملا اس لئے کہ وہ بیچاری تو عدم و ہست اور موجود و غائب کی ستیزہ کاری میں ڈوبی تھی اور اپنا مصاف زندگی ہار کر فنا کی منزلوں میں کھو چکی تھی۔

پارساگرد کے شمالی قصبے کی اس سرائے میں بیوسا اسی طرح مسہری پر مردہ حالت میں پڑی ہوئی تھی اور یوناف بیچارہ انتہائی بے بسی میں اسے دیکھے جارہا تھا۔ سورج اب غروب ہوچکا تھا دور پیڑوں میں شور کرتی ہوائیں ماتمی گیت گارہی تھیں۔ مردہ بیوسا کی طرف دیکھتے ہوئے یوناف کی خوف بھری آنکھوں کے اندر روزن میں ٹھہری ہوئی صدائیں' یادوں کے شعلے' صداؤں کی ویرانیاں اور زیست کے علاتم رقص کررہے تھے۔ جبکہ مجموعی طور پر اس کی حالت لفظوں سے بچھڑے معنی اور گریاہ نیم شی جیسی ہورہی تھی اسی حالت میں اچانک ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا۔ پھر ابلیکا کی مسکراتی گنگناتی شہد اور رس بھری آواز یوناف کی سماعت سے ٹکرائی۔

یوناف میرے حبیب تم بیوسا سے متعلق فکرمند نہ ہو اسے مردہ مت خیال کرو تم جانتے ہو کہ عزازیل نے عارب اور بنیبطہ کے ساتھ بیوسا کے ناسوت پر بھی عمل کیا تھا۔ جس کی بنا پر یہ ابھی تک تمہارے ساتھ چلتی آرہی ہے لیکن اب اس عزازیل نے ایک نیا طریقہ وضع کرتے ہوئے بیوسا کے خاتمے کا فیصلہ کرلیا تھا جس کے تحت صرف بیوسا ہی مرتی جبکہ عارب اور بنیبطہ بچ جاتے مجھے عزازیل کے اس ارادے کی پہلے ہی سے خبر ہوگئی للٰہذا میں نے بیوسا کے جسم پر پہلے سے کئے ہوئے عزازیل کے عمل پر وہی پہلے والا عمل کردیا ہے جو میں نے تم پر کیا تھا اب جب بھی تم دونوں کو موت آئے گی اکٹھے ہی آئے گی بیوسا کا جینا مرنا اب عارب اور بنیبطہ کے ساتھ منسلک نہیں رہا بلکہ اب اپنے اس عمل کے لحاظ سے تمہارے ساتھ وابستہ ہوکر رہ گئی ہے۔ میرے اس عمل ہی کی وجہ سے یہ بے ہوش پڑی ہوئی ہے اور مردہ دکھائی دے رہی ہے تم اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے دو اور دیکھو یہ کیسے ہوش میں آجاتی ہے اور پھر تمہارے ساتھ ایک نئے عزم کے ساتھ چلنے لگتی ہے۔ ابلیکا کی اس گفتگو پر یوناف کا نفس مطمئن اور نظریں شاداں ہوگئی تھیں وہ بھاگتا ہوا طہارت خانے کی طرف گیا چلو میں وہ پانی بھرلایا اور اس نے جب بیوسا کے چہرے پر چھینٹے دیئے تو بیوسا کے جسم نے ایک جھرجھری سی لی اس نے اپنے سر کو ایک جھٹکا سا دیا پھر وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اس کی اس تبدیلی پر یوناف نے چہرے پر گہری مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

ہوش میں آنے کے بعد بیوسا نے مسکراتے ہوئے یوناف کی طرف دیکھا اور پھر وہ کہنے لگی۔ آپ میری حالت پر ضرور فکرمند ہوگئے ہوں گے آپ کے طہارت خانے میں جانے کے بعد ابلیکا میری گردن پر آئی اور مجھے یہ بتایا کہ عزازیل میرا خاتمہ کرنا چاہتا ہے اور اس نے ایک ایسا طریقہ وضع کرلیا ہے جس کے تحت عارب اور بنیبطہ تو بچ جائیں گے لیکن وہ میرا خاتمہ کرنے پر قادر ہو جائے گا للٰہذا ابلیکا نے مجھ سے یہ کہا کہ وہ مجھ پر وہی عمل کررہی ہے جو اس نے آپ پر کیا تھا اور یہ کہ عارب اور بنیبطہ سے میری زندگی کا تعلق ختم کرکے آپ کے ساتھ جوڑا ج... ابلیکا کی اس تجویز پر میں خوش اور مطمئن تھی پھر اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا کوئی عمل کیا پھر مجھے کوئی خبر نہ رہی تھی کہ میں کہاں ہوں اب جو آپ نے میرے منہ پر چھینٹا دیا ہے اور میں ہوش میں آئی ہوں تو میں امید رکھتی ہوں کہ ابلیکا مجھ پر اپنا عمل مکمل کرچکی ہے۔ یوناف مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

سنو بیوسا تمہارا اندازہ درست ہے اب تمہاری زندگی کا تعلق عارب اور بنیبط کے ساتھ ختم ہو چکا ہے اب تم اپنی اس حیات کے سلسلے میں میرے ساتھ وابستہ ہوچکی ہو ابلیکا تم پر اپنا عمل مکمل

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کر چکی ہے اب تم اپنی جگہ سے اٹھو طہارت خانے میں جا کر منہ ہاتھ دھولو پھر گھوڑوں کے اس تاجر حرمون کی طرف جاتے ہیں بیوسا فوراً بستر سے چھلانگ لگاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی بھاگتی ہوئی وہ طہارت خانے کی طرف گئی ہاتھ منہ دھو کر جلد ہی باہر آئی پھر وہ دونوں میاں بیوی سرائے کے اس کمرے سے نکل کر اس طرف جا رہے تھے جہاں حرمون نے آگ کا آلاؤ روشن کر کے اس کے اردگرد کھجور کی چٹائیاں بچھا دی تھیں۔

یوناف اور بیوسا جب نیسائی گھوڑوں کے قریب آگ کے جلتے آلاؤ کے پاس پہنچے تو حرمون نے اپنی جگہ سے اٹھ کر ان دونوں کا پرتپاک استقبال کیا دونوں کو اپنے قریب اس نے چٹائی پر بٹھایا پھر اس کے اشارے پر خادم کھانا لے آئے تھے۔ سب نے مل کر اس آگ کے آلاؤ کے پاس کھانا کھایا پھر یوناف نے حرمون کو مخاطب کر کے کہا اے بزرگ حرمون میں اور میری بیوی کل صبح چونکہ تمہارے ساتھ پارسیوں کے شہر پارساگرد کی طرف روانہ ہونے والے ہیں میرا ارادہ ہے کہ میں کچھ عرصہ اس شہر میں قیام کروں گا لہٰذا مجھے اس شہر میں اس قوم اور اسکے حکمرانوں کے متعلق اور اس کے رسم و رواج کے بارے میں تفصیل مجھے تم سے بہتر اور کوئی نہیں بتا سکتا یوناف کی اس گفتگو کے جواب میں حرمون کہنے لگا اے یوناف تمہارا اندازہ درست ہے میں ان دنوں سے پارساگرد شہر کے ساتھ گھوڑوں کی تجارت کر رہا ہوں جب میں جوان تھا اور پارساگرد کا بادشاہ کمبوجیہ بھی اس وقت خوب توانا تھا اب وہ بوڑھا ہو چکا ہے اکثر بیمار رہتا ہے اور قریب المرگ ہے اور اس کی حکومت کے کاروبار اب زیادہ تر اس کا بیٹا کوروش ہی چلاتا ہے۔ اب یہ کوروش ہی اپنی قوم کی توجہ کا مرکز ہے اور وہ اس جوان سے بہت سی امیدیں لگائے رکھتے ہیں ان کا خیال ہے کہ جس طرح ایران کے اندر بسنے والی دوسری آریائی قوم یعنی مادنے اپنے اردگرد کے علاقوں پر حملہ آور ہو کر اپنی حکومت کو وسعت عطا کی ہے اسی طرح کوروش بھی پارساگرد سے نکل کر اطراف میں پھیلے گا اور قوم ماد کی طرح دنیا میں ایک زبردست حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہوگا۔ لہٰذا میں زیادہ تر حالات کمبوجیہ کے بجائے کوروش ہی کے متعلق بتاؤں گا۔ یہاں تک کہنے کے بعد حرمون تھوڑی دیر کیلئے رکا پھر وہ اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

ستویوناف کمبوجیہ کے باپ کا نام کوروش تھا لہٰذا اس نے اپنے بیٹے کا نام کوروش ہی رکھا اس خاندان کی زبان میں لفظ کوروش کے معنی چرواہے کے ہیں لیکن یہ صرف نام تھا اس کا پیشہ چوپانی نہیں ہے ہاں پارساگرد کے پہاڑوں کے دامن میں جہاں یہ آریائی خاندان آباد ہیں وہاں سینکڑوں گلے چرتے ہیں اور دور دور تک جہاں پہاڑوں کی برف پگھلتی دکھائی دیتی ہے گلے ہی گلے دکھائی دیتے ہیں بوڑھے چرواہے اور ان کے کتے گلوں کی حفاظت اور نگہبانی کرتے ہیں پارساگرد کے لوگ ایک

روایت کی طرح یہ یقین رکھتے ہیں کہ کوروش رعایا کی چوپانی کرے گا اور قوم ماد کی طرح ان کی راہنمائی اور جنگل کے درندوں اور حملہ آور قوتوں سے ان کی حفاظت کرے گا۔

اس کوروش کی ماں اس کے پیدا ہوتے ہی مرگئی تھی اس لئے آریائی خاندانوں کے افراد نے کوروش کے باپ کمبوجیہ کو یہ مشورہ دیا کہ بچے کی جائے پیدائش منحوس ہے کیونکہ اس کی پیدائش کے موقع پر اس کی ماں مرگئی اس لئے ان آریائی خاندانوں کو پارساگرد سے اٹھ کر نئی چراگاہوں کی طرف منتقل ہو جانا چاہئے لیکن کوروش کے باپ کمبوجیہ نے کچھ سوچ کر ان لوگوں سے کہا یہ کام صرف میرے کہنے سے نہیں ہو سکتا بلکہ وہاں بسنے والے تینوں آریائی قبیلوں کی مشترکہ کونسل بیٹھ کر یہ فیصلہ کر سکتی ہے پھر اس کمبوجیہ نے اپنے سرداروں کو یہ بھی مشورہ دیا کہ اس کی رائے کے مطابق کہیں اور جانے کی بجائے اسی وادی میں قیام کرنا چاہیئے اس لئے کہ یہ وادی گھوڑوں کیلئے اچھی جگہ ہے اور چراگاہ ہے اور پارساگرد کی یہ چھوٹی سی آبادی بھی وہاں رہنے والوں کیلئے جنت کا سا مقام رکھتی ہے۔

اب اس واقعہ کو کئی برس گذر چکے ہیں کوروش جو اس وقت چھوٹا سا تھا اب جوان ہو چکا ہے اور سلطنت کے کاروبار میں دلچسپی لینے لگا ہے پارساگرد جو کبھی ایک چھوٹا سا شہر تھا اب خوب بڑا ہو کر بارونق ہو چکا ہے اور دور دراز کے تاجر اور سوداگر بھی اس شہر کی طرف آنے لگے ہیں جو ماضی میں گمنامی کی گرد میں پڑا ہوا تھا اور ستویوناف! آشوریوں، عیلامیوں، کلدانیوں اور مادیوں کی طرح یہ پارس میں رہنے والے بھی دیوتاؤں کی پوجاپاٹ کرتے ہیں ان کے سب سے بڑے دیوتاؤں کا نام ازدھاک ہے اور یہ دیوتاؤں کا دیوتا تصور کیا جاتا ہے اور یہ انکی سب سے بڑی دیوی کا نام اناہیدہ ہے اور یہ پانی کی دیوی خیال کی جاتی ہے۔ پارساگرد کے قریب سے جو دریا گزرتا ہے ان آریاؤں نے جگہ جگہ اناہیدہ کے مجسمے بنا رکھے ہیں اور شہر کے دروازوں کے اوپر اپنے سب سے بڑے دیوتا ازدھاک کے مجسمے کھڑے کرنے کے علاوہ پارساگرد کا جو شاہی محل ہے اس کی حفاظت کے لئے اس کے سامنے بھی ازدھاک کے دو بڑے بڑے مجسمے کھڑے کئے ہوئے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ ازدھاک شاہی محل اور پارساگرد شہر کی حفاظت کرتا ہے۔

یہ کوروش ابھی پانچ چھ سال کی عمر ہی کا تھا کہ گھوڑوں کی سواری کرنے لگا اور یہ کام اسکا مشغلہ بن گیا حالانکہ اس کی عمر کے لڑکے ابھی نشیبی علاقوں میں جا کر مٹی کے کھلونوں سے کھیلتے تھے۔ اور پھر گیلی مٹی کے کھلونے بنا کر پارساگرد کے پاس سے گزرنے والے دریا میں بہا دیا کرتے تھے۔ ستو یوناف میں چونکہ برس ہا برس سے آریاؤں کے اس شہر پارساگرد کی طرف آتا چلا آ رہا ہوں اور کمبوجیہ اور اسکا بیٹا کوروش مجھ سے ایسے ہی بے تکلف ہیں جیسے ایک خاندان کے افراد آپس میں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوتے ہیں لہٰذا میں تمہاری دلچسپی کیلئے تمہیں کوروش کے دو اہم واقعات سناتا ہوں۔

سنویوناف کوروش جو اب جوان ہو چکا ہے اس کا ایک سائیں ہے جس کا نام امبا ہے یہ امبا گرگان شہر کا رہنے والا ایک سردار ہے اور اپنی خوشی سے اس نے کوروش کی سائیس گری اختیار کر رکھی ہے ایک روز کوروش اپنے گھوڑے پر سوار امبا کے ساتھ شہر کے اطراف میں گھوم رہا تو کہ امبا نے کوروش کو چھوٹا بادشاہ کہہ کر مخاطب کیا اس کوروش نے اپنی کلائی پر بندھے ہوئے چاندی کے اس بازو بند کی طرف اشارہ کیا جس پر سب سے بڑے دیوتا ازدھاک کی شکل بنی ہوئی تھی اور امبا کو مخاطب کر کے کہنے لگا اے امبا تم مجھے چھوٹا بادشاہ کہہ کر کیوں مخاطب کرتے ہو حالانکہ جس طرح چاندی کے اس بازو بند پر بنا ہوا سب سے بڑا دیوتا ازدھاک ہے ایسے ہی میں سب سے بڑا بادشاہ ہوں ویسے بھی اس دیوتا کا میرے پاس ہونا ہی ایک علامت ہے کہ میں بڑا بادشاہ ہوں اس پر وہ گرگانی سردار مسکراتے ہوئے کوروش سے کہنے لگا میں تمہیں چھوٹا بادشاہ اس لئے کہتا ہوں کہ تم جانتے ہو پارس کی اس سرزمین میں اس وقت دو حکومتیں ہیں ایک قوم ماد کی اور دوسری تم لوگوں کی میں دیکھتا ہوں کہ مادی قوم کے حکمران دور دور کی حکومتوں پر یلغار کرتے ہیں اور اپنی حکومت کو خوب وسعت دے رکھی ہے اور وہ ایسی سرزمینوں پر بھی چھائے ہوئے ہیں جن کے رہنے والے ان کی زبانوں کے علاوہ کوئی اور بولی بولتے ہیں۔ لہٰذا میرے خیال میں ان سرزمینوں کے اندر قوم ماد کے بادشاہ بڑے بادشاہ ہیں اور تم اور تمہارا باپ کمبوجیہ چھوٹے بادشاہ ہو۔

یہ بات کوروش کے دل میں بیٹھ گئی لہٰذا وہ واپس اپنے باپ کمبوجیہ کے پاس آیا اور اسے مخاطب کر کے پوچھنے لگا اے میرے باپ کیا میں اور آپ ان سرزمینوں کے اندر چھوٹے بادشاہ ہیں اس پر کمبوجیہ نے اپنے بیٹے کوروش کو مخاطب کر کے کہا۔ ہمارے قبیلوں میں لوگ مجھے اور تمہیں بادشاہ ہی تصور کرتے ہیں باہر کے لوگ ضرور ہمیں چھوٹا بادشاہ ہی کہتے ہیں کیونکہ ہم گمنام سرزمینوں میں پڑے ہوئے ہیں اور اپنی سلطنت کو وسعت دینے کیلئے ہم نے ابھی تک اپنی ہمسایہ مملکتوں سے جنگ نہیں کی۔ اپنے باپ کا یہ جواب سن کر کوروش نے اسی دن یہ عہد کر لیا تھا کہ جب وہ باقاعدہ طور پر قوم پارس کا بادشاہ بنے گا تو وہ ضرور اپنی قوم کو وسعت دینے کیلئے پارساگرد سے باہر نکلے گا۔

اور سنویوناف حال ہی میں اس کوروش کی شادی ہوئی ہے اور اس کی بیوی کا نام کاسندان ہے دوسرا اہم واقعہ جو میں تمہیں سنانے لگا ہوں وہ کوروش اور اسکی بیوی کاسندان سے ہے سنو یہ کاسندان کوروش کے خاندان اور قبیلے سے ہی تعلق رکھتی ہے اور کوروش کی دور کی رشتہ دار بھی ہے اسکا باپ پہاڑی چشمے کے اس پار گیلاس کے بہت بڑے باغ کا مالک ہے یہ کاسندان اپنے پہاڑی چشمے سے اکثر اپنے باپ کے ساتھ اور کبھی اکیلے پارساگرد شہر آتی تھی ایک روز کوروش نے اسے دیکھا اور اس کی خوبصورتی اس کے حسن اور اسکی جسمانی ساخت سے ایسا متاثر ہوا کہ کوروش بڑی بے چینی سے اس کاسندان کا پارساگرد شہر آنے کا انتظار کرتا تاہم کاسندان کو اس کے جذبات کی خبر نہ تھی پھر رفتہ رفتہ جب کوروش کی دلچسپی اس میں بڑھتی گئی تو اسے بھی یہ احساس ہوا کہ پارساگرد کا ولی عہد اسے چاہتا اور اسے پسند کرتا ہے لیکن ابھی تک اس نے کوروش پر اپنی دلچسپی اپنی محبت کا اظہار نہیں کیا تھا وہ دراصل آزمانا چاہتی تھی کہ کوروش اس سے کس قسم کی اور کس گہرائی سے چاہت کرتا ہے پس ایک روز ایسا واقعہ رونما ہو ہی گیا وہ اس طرح کہ کوروش ایک روز اپنے گھوڑے پر سوار پارساگرد سے باہر بہنے والے دریا کے کنارے گھوم رہا تھا اور دریا کے کنارے پر کاسندان کے باپ کے باغات تھے۔

اچانک کوروش نے دیکھا کہ کاسندان سفید لباس پہنے دریا کے دوسرے کنارے کھڑی تھی اور اس کے ہاتھ میں پھلوں سے بھری ٹوکری تھی اور وہ ٹوکری ہلا ہلا کر اور آوازیں دے دے کر کوروش کو بلا رہی تھی اسے پھلوں کی ٹوکری پیش کر رہی تھی۔ دریا کے شور کی وجہ سے وہ کاسندان کی آواز تو نہ سن سکتا تھا تاہم ٹوکری ہلانے کے انداز سے وہ یہ سمجھ گیا کہ کاسندان اسے بلا رہی ہے اور اسے پھلوں کی ٹوکری پیش کرنا چاہتی ہے کاسندان ایسا مذاق کے طور پر کر رہی تھی وہ سمجھ رہی تھی کہ دریا کی سرکش موجوں کو عبور کر کے کوروش اس کی طرف نہیں آئے گا۔ لیکن کوروش اس معاملے میں کاسندان کی محبت اور اس کے بلانے کے انداز میں بالکل سنجیدہ تھا۔

لہٰذا دریا کے کنارے کوروش اپنے گھوڑے سے اترا اپنا نیزہ اس نے پھینک دیا اپنا چغہ اس نے اتارا اور چمڑے کی شلوار اور بوٹ بھی اتارنے کے بعد اپنے جسم پر اس نے ہلکے کپڑے رہنے دیئے اس کے بعد وہ دریا میں کود گیا پانی میں چھپی ہوئی چٹانوں سے اپنے جسم کو بچاتا ہوا وہ موجوں سے لڑتا اور پانی کے تیز دھاروں کو کاٹتا ہوا دریا کے دوسرے کنارے باغ کی اس جگہ پہنچ گیا جہاں پر کاسندان کھڑی تھی اس روز کاسندان کوروش کی ہمت اور جرات سے بے حد متاثر ہوئی اور اس باغ میں نہ صرف یہ کہ کاسندان نے کوروش کے سامنے یہ قبول کیا کہ اس سے محبت کرتی ہے بلکہ اس نے اس سے عہد بھی کیا کہ وہ اس سے شادی کرے گی بعد میں اس معاملے کی خبر جب کوروش کے باپ کمبوجیہ کو پہنچی تو اس نے بغیر کسی اعتراض بغیر کسی تحقیق کے اپنے بیٹے کی شادی اس کی پسند سے کر دی تھی۔

یہاں تک کہنے کے بعد حرمون تھوڑی دیر کیلئے رک گیا اور پھر یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا پارساگرد، کمبوجیہ اور کوروش اور پارسی قوم اور ان کی مذہبی رسومات کے متعلق میں نے کچھ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تفصیل تمہیں بتا دی ہے اور جو باتیں میں تم سے نہیں کہہ سکا وہ تم خود ہی پار ساگرد میں رہتے ہوئے جان جاؤ گے یہ لوگ انتہائی جنگجو ہیں گھوڑوں پر سواری کرنے کے ماہر ہیں اور آج کل ان کی حالت ایسی ہی ہے جیسے کوئی زیر آلود لاوا زیر زمین ادھر ادھر پھیل رہا ہو۔ بری طرح سلگ رہا ہو اور کوئی راستہ تلاش کر کے زمین سے باہر نکلنے کو بے قرار ہو۔ یہی حالت اس وقت ان آریوں کی ہے۔ جو پار ساگرد کے اطراف میں بستے ہیں۔ اور یوناف میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ آنے والے دنوں میں آریائی اپنے اس خول سے نکلیں گے۔ اور ایک بہت بڑی قوت وطاقت بن کر دنیا پر چھا جائیں گے۔

حرمون کی اس گفتگو کے بعد یوناف نے بولتے ہوئے پوچھا حرمون! تم نے یہ نہیں بتایا کہ ان آریاؤں کے کون کون سے قبیلے ہیں۔ اور کہاں اور کس جگہ آباد ہیں۔ اور انکے کیا کیا پیشے ہیں۔ اس پر حرمون نے مسکراتے ہوئے غور سے یوناف کی طرف دیکھا پھر وہ کہنے لگا سنو یوناف! ان آریائی قبائل سے متعلق میں مکمل تفصیل تو نہیں جانتا بہرحال جس قدر میں ان سے متعلق علم رکھتا ہوں۔ اس قدر میں تمہیں ضرور آگاہ کرتا ہوں۔

یہ آریائی قوم تین قبائل پر مشتمل تھی۔ باقی سارے قبیلے انہی تین بڑے قبیلوں کی شاخیں تھیں۔ پہلا قبیلہ پازارگد دوسرا قبیلہ مارفین اور تیسرا قبیلہ مارپیین ہے۔ ان تینوں قبیلوں میں سب سے ممتاز قبیلہ پازارگد ہے۔ اور یہ منخامنشی قبیلہ جو اس وقت سے تین ہزار قبل چراگاہوں کی تلاش میں پامیر سے چل کر ایران میں داخل ہوئے شروع شروع میں یہ لوگ بخارا و سمرقند میں آباد ہوئے تھے۔ وہاں کے حالات اپنے لئے سازگار نہ دیکھتے ہوئے ایران کی طرف بڑھے۔

ان آریوں میں ایک گروہ ایران کے شمالی علاقہ میڈیا میں داخل ہوا۔ دوسرا گروہ مشرق ایران کی طرف آیا۔ پھر جنوب کی طرف بڑھا اور جنوبی ایران کے علاقہ پارس میں آباد ہو گیا۔ میڈیا اور پارس کے قدیم باشندہ ان نوارد آریوں کے ہاتھوں مارے گئے۔ اور جو بچے وہ پہاڑوں میں ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔ اور بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے حملہ آور آریاؤں کی غلامی قبول کر لی تھی۔

آریہ قبائل شروع شروع میں ریوڑ چراتے تھے۔ رفتہ رفتہ کھیتی باڑی کرنے لگی لیکن یہاں انہیں چین نصیب نہ ہوا۔ انکے پڑوس میں آشوری آباد تھے ایک قدرتی شاہراہ میسوپوٹیمیا سے نکل کر کوہستان زاگروس سے ہوتی ہوئی ایران میں داخل ہوتی تھی۔ اس شاہراہ سے آشوری آریوں پر حملے کرتے رہتے تھے اور انہیں مجبوراً اپنی سلامتی کی خاطر خراج ادا کرنا پڑتا تھا لہٰذا آشوریوں سے اپنی سلامتی کی خاطر آریاؤں نے اپنی قوت میں اضافہ کرنا شروع کر دیا تھا۔

جس وقت یہ آریائی جنوبی ایران یعنی پارس کے علاقے میں داخل ہوئے تھے اس وقت ان علاقوں میں کاپی باشندے آباد تھے۔ کاپی لوگ کالے رنگ کے اور نحیف والجسا ہیں۔ ایران کی مرکزی سرزمین اور سطح مرتفع کے اصلی باشندے یہی لوگ تھے۔ شروع میں آریئن انہیں قدیم قوم اور بعض دفعہ مٹی والوں کے نام سے پکارا کرتے تھے یہ لوگ زمین کھودنے میں ماہر تھے۔ بیج بونا اور فصل کاٹنا مٹی کے برتن بنانا اینٹیں تھاپ کر کچے مکان تعمیر کرنا اب بھی انکے مشاغل میں شامل ہے۔ پارس کے بادشاہ کمبوجیہ کی کوشش رہی کہ وہ اینٹیں بنا کر آگ میں پکا لیا کریں۔ اس لئے کہ پکی اینٹیں سیلاب اور بارش کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔ اور انکے مقابلے میں کچی اینٹیں پانی کے بہاؤ میں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اس کمبوجیہ نے پارس کے قدیم کاپی باشندوں سے لکڑی اور پتھر کے بند بندھوائے۔ تاکہ موسم گرما کیلئے پانی کا ذخیرہ بھی رکھا جا سکے۔

کاپی باشندے اب بھی پار ساگرد اور اسکے اطراف میں پائے جاتے ہیں یہ لوگ وحشیانہ دور کی ہی بولی اب بھی بولتے ہیں گو انکے پاس اپنا قدیم قومی داستانوں کا سرمایہ نہیں ہے۔ پھر بھی وہ اپنے آریائی فاتحوں سے مختلف ہیں۔ یہ لوگ چوری چکاری میں بڑے ماہر ہیں۔ جب ان پر کوئی حملہ آور ہوتا ہے تو اپنے دیہاتوں سے بھاگ کر جو نشیبی میدانوں میں ہیں۔ پہاڑیوں کے جنگلات میں جا چھپتے ہیں۔ اسکے علاوہ قدیم دور میں یہ کاپی لوگ اپنی قدیم پناہ گاہوں میں رہتے تھے جو انہوں نے غاروں کے اندر بنا رکھی تھیں۔

ایک بار پارس کا موجودہ ولی عہد کورش اس کاپی قوم سے فکرمند بھی ہوا تھا وہ اس طرح کہ ایک روز یہ پر کوہی کا شکار کرتے ہوئے پار ساگرد سے کچھ دور کوہستانی سلسلے کے اس مقام تک پہنچ گیا۔ جہاں پگھلی ہوئی برف کے تند و تیز چشموں کے پاس چٹانوں کے پیچھے پہاڑیوں میں بڑے بڑے سوراخ نظر آتے تھے۔ باہر سے سوراخ قدرتی نظر آتے تھے لیکن کورش نے ایک سوراخ کے اندر جا کر دیکھا۔ تو دراصل یہ ایک سرنگ تھی جو اوزاروں سے کچا پتھر کاٹ کر بنائی گئی تھی۔

اس سرنگ کا فرش جل کر سیاہ ہو گیا تھا معلوم ہوتا تھا یہاں مدتوں سے آگ جلائی جاتی رہی ہو۔ اب بھی مختلف گوشوں میں باقی ماندہ ایندھن کی تہیں تھیں۔ ان چھپے ہوئے غاروں میں سے کئی ایک میں کورش نے آہنی نیزوں کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے بھی دیکھے اس سے کورش نے یہ نتیجہ نکالا کہ قدیم زمانے میں کس وقت کاپی لوگوں نے انہی غاروں کے اندر پناہ لے رکھی تھی اور غاروں کے دہانے اچھی طرح چھپانے کی کوشش کی تھی۔ ان غاروں کو خالی دیکھ کر کورش نے یہ اندازہ لگایا کہ کاپی قوم اپنی قدیم پناہ گاہوں سے نکل کر بڑی تیزی سے شہروں اور قصبوں میں آباد ہو چکی ہے لہٰذا اس پر کوہی کے شکار سے فارغ ہونے کے بعد اس نے اپنے باپ سے خدشہ کا اظہار کیا کہ یہ کاپی بڑی تیزی سے اپنی کوہستانی پناہ گاہوں سے نکل کر ہماری وادیوں کی طرف آ رہے ہیں لیکن اسکے باپ نے اسے مطمئن کر دیا کہ ان کاپیوں سے آریوں کو کوئی خدشہ اور خطرہ نہیں ہے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ان آریاؤں کی زندگی کا دارومدار پانچ چیزوں پر تھا۔ اول غلہ کا بیج دوم بیج بونے کے اوزار سوم کھیتی اُگانے کیلئے پانی چہارم کاشت کرنے کیلئے مویشی پنجم فصل کاٹنے کیلئے مزدور چونکہ آریوں کے پاس صرف غلہ کا بیج ہی ہوا کرتا تھا۔ اور باقی ماندہ کام کاپسی قوم کے افراد سرانجام دیتے تھے۔ اس بنا پر کمبوجیہ نے اپنے بیٹے کوروش کو یہ کہہ کر مطمئن کر دیا تھا کہ انہیں کاپسی قوم کے افراد سے کوئی خطرہ اور خدشہ نہیں ہے۔

شروع شروع میں آریائی فرمانرواؤں کا ان قدیم باشندوں سے کوئی رابطہ نہ تھا۔ کبھی کبھی آریائی شکاری یا سپاہی جو کھیتوں میں جا نکلتے اور نوجوان دیہاتی لڑکیوں سے تفریح کا موقع تلاش کر لیتے تھے۔ شریف آریائی نسل اور رذیل کاپسی کے درمیان ایک وسیع خلیج حائل تھی۔ آریائی نیسائی گھوڑوں پر سوار ہوتے تھے۔ لیکن یہ قدیم باشندے لمبے بالوں کے معمولی سے ٹٹو استعمال کرتے تھے اور خود اپنی پیٹھ پر سامان ڈھوتے تھے۔

کاپسی لوہار لوہا اور پیتل کے ہتھیار اور گھوڑے کے ساز بناتے لیکن آریائی نرم دھاتوں چاندی تانبے سے نفیس چیزیں بناتے تھے۔ جہاں تک پالتو جانوروں کا تعلق ہے۔ آریائی عمدہ بیل اور دودھ دینے والی گائیں پالتے تھے۔ جبکہ کاپسی لوگ بھیڑ بکریاں پالتے۔ کاپسیوں کی عورتیں موٹی چھوٹی اون سے کمبل اور کپڑا بنتی تھیں۔ مذہبی رسوم میں بھی بہت فرق تھا۔ کاپسی اپنے دیوتاؤں کو چھپا کر رکھتے تھے۔ نذر اور قربانیاں پیش کرنے کے لئے گھنے جنگلوں میں جاتے تھے۔

لیکن اب حالات تیزی سے تبدیل ہوتے جا رہے ہیں کاپسی گو اب بھی پارساگرد اور دوسرے شہروں میں آریوں کے گھریلو نوکروں کی حیثیت سے کام کرتے ہیں لیکن پھر بھی یہ قومیں آپس میں گھلتی ملتی جا رہی ہیں۔ اور گمنامی کی زندگی سے نکل کر اطراف کے اقوام کے اندر خوب شناسائی حاصل کرنے لگے ہیں۔ یہاں تک کہ اب تو عبرانی تاجر اپنے قیمتی ساز و سامان کے ساتھ پارساگرد کا رخ کرنے لگے ہیں۔

یہاں تک کہنے کے بعد حرمون خاموش ہو گیا۔ پھر سانس لینے کے بعد یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ اے یوناف جس قدر حالات میں پارساگرد کے آریوں کے متعلق جانتا ہوں وہ میں نے تم دونوں میاں بیوی سے کہہ دیئے ہیں۔ میرا خیال ہے تم دونوں میاں بیوی اپنے کمرے میں جا کر آرام کرو۔ میں اور میرے یہ کامدار بھی آرام کرتے ہیں۔ اس لئے کہ ہم نے صبح ہی صبح سرائے سے پارساگرد کی طرف کوچ کر جانا ہے۔ یوناف نے حرمون کی اس تجویز سے اتفاق کیا۔ پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اسکے ساتھ ہی بیوسا بھی کھڑی ہو گئی۔ پھر دونوں میاں بیوی اپنے کمرے چلے گئے تھے۔ دوسرے روز یوناف اور بیوسا حرمون اور اسکے کامداروں کے ساتھ اس سرائے سے آریاؤں کے مرکزی شہر پارساگرد کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔

دوسرے روز دوپہر سے تھوڑی دیر پہلے جس وقت یوناف اور بیوسا حرمون کے کارواں کے ساتھ پارساگرد کے نواحی کوہستان سلسلے میں بلند پہاڑوں کے اوپر سے گذر رہے تھے تو انہوں نے دیکھا انکے بالکل قریب ہی ذرہ نشیب میں کچھ گھوڑ سوار اپنے گھوڑوں کو مارتے بھاگتے ایک تیندوے کا شکار کرنے کی غرض اسکا تعاقب کر رہے تھے۔ ان سواروں کی طرف غور سے دیکھنے کے بعد حرمون نے فوراً چلاتے ہوئے اور یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ سنو یوناف یہ جو سوار نیچے نشیب میں تعاقب کر رہے ہیں۔ ان میں سے جو سب سے اگلا سوار ہے۔ یہی پارساگرد کا ولی عہد اور انکے بادشاہ کمبوجیہ کا بیٹا کوروش ہے۔ اپنے گھوڑے کو بھگاتا ہوا کوروش انکے پاس گذرنے لگا۔ تو حرمون نے آواز دیتے ہوئے اپنا ہاتھ فضا میں بلند کیا۔ کوروش نے بھی اپنا گھوڑا بھگاتے ہوئے حرمون کی طرف دیکھا اسے دیکھتے ہوئے اسکے چہرہ پر ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔ پھر اس نے ہاتھ ہلاتے ہوئے حرمون کو یہ اشارہ دیا کہ وہ اس تیندوے کا شکار کرنے کے بعد اس طرف آتا ہے۔ اس موقع پر یوناف نے حرمون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا حرمون تم یہیں رک کر انتظار کرو۔ میں اور بیوسا ان سواروں کے ساتھ تیندوے کے شکار میں شامل ہوتے ہیں اور یہ ہمارے لئے بہترین تفریح کا سامان ہو گا۔ حرمون یوناف سے اس موقع پر کچھ کہنا ہی چاہتا تھا پر ان دونوں میاں بیوی نے اپنے گھوڑوں کو ایڑھ لگائی۔ پھر گھوڑوں کو بھگاتے ہوئے ان سواروں میں شامل ہو گئے تھے۔ جو تیندوے کا شکار کر رہے تھے۔

یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی ان نیسائی گھوڑوں پر سوار تھے۔ جو انہوں نے حرمون سے خریدے تھے۔ جبکہ تیندوے کا تعاقب کرنے والے کوروش اور انکے ساتھی بھی ایسے ہی گھوڑوں پر سواری کر رہے تھے۔ یہ گھوڑے پارس کے دور دراز کوہستانی سلسلوں سے پکڑ کر لائے جاتے تھے۔ انکا قدم مضبوط نہیں پڑتا تھا لیکن بھاری بھرکم دراز قد تیز رفتار جنگی گھوڑے ہونے کی وجہ سے یہ لڑائی میں بڑے کارآمد ثابت ہوتے تھے۔ لڑائی میں دشمنوں کو دانتوں سے چیر پھاڑ کر اور دانتوں سے کچل کر رکھ دینے والے یہ گھوڑے معمولی سوار کو اپنی پیٹھ پر سوار نہیں ہونے دیتے تھے۔

کوروش اور اسکے ساتھی بڑی مہارت اور بے باکی کے ساتھ نیسائی گھوڑوں پر سوار اس تیندوے کا تعاقب کر رہے تھے۔ اور اب اس تعاقب میں یوناف اور بیوسا بھی شامل ہو گئے تھے۔ تیندوا کوہستانی سلسلوں کی جھاڑیوں میں سے گذرتا ہوا ایک چٹان کی اوٹ میں ہو گیا تھا۔ جبکہ کوروش اور اسکے ساتھی بھی اس جھاڑیوں کے اندر اپنے گھوڑے بھگاتے ہوئے جب اس چٹان

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کے دوسری سمت گئے تو اچانک تیندوا نمودار ہوا۔ کوروش پر اس نے حملہ کر دیا۔ اس اچانک حملہ سے کوروش بوکھلا گیا تھا۔ قبل اس کے کوروش اپنا نیزہ سنبھال کر تیندوے پر حملہ آور ہوتا۔ اس کا پاؤں رکاب سے پھسل گیا۔ اور وہ سرکش گھوڑے سے نیچے گر گیا۔ اسکی پیٹھ پر کافی چوٹ آئی تھی۔ جبکہ تیندوا حملہ آور ہونے کیلئے اس طرف بڑھا تھا۔

اس وقت یوناف لمبی اور تیز جست سے اپنے گھوڑے سے کود کر کوروش اور تیندوے کے درمیان حائل ہو گیا تھا۔ عین اس وقت تیندوے نے بھی ایک لمبی جست لگائی تھی اور کوروش پر وہ حملہ آور ہوا تھا۔ لیکن اس وقت یوناف بیچ میں آچکا تھا لہٰذا یوناف نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے تیندوے کو درمیان سے ہی اچک لیا اور پھر اسے اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر چٹان پر پٹخ دیا۔ یوناف کے اس پٹخنے میں ایسا زور تھا کہ تیندوا چٹان پر گرنے کے ساتھ ہی مر گیا۔ پھر لڑھکتا ہوا نیچے نشیب میں چلا گیا تھا۔ یوناف کے اس حیرت انگیز کارنامہ سے کوروش اور اسکے ساتھی اسے بڑے تعجب و حیرت انگیز انداز میں دیکھ رہے تھے پھر زمین پر گرا ہوا کوروش اٹھا آہستہ آہستہ چلتا ہوا اور کسی قدر پریشانی سے یوناف کی طرف دیکھتا ہوا وہ قریب آیا۔ اور یوناف کو مخاطب کر کے پوچھنے لگا۔

اے اجنبی تم کون ہو۔ اور کس سرزمین سے تمہارا تعلق ہے اور تمہارا ارادہ کس طرف جانے کا ہے۔ کوروش کے ان سوالات پر یوناف مسکرایا پھر وہ کہنے لگا۔ میرا نام یوناف ہے وہ ذرا فاصلہ پر جو لڑکی گھوڑے پر سوار ہے۔ بیوسا ہے اور وہ میری بیوی ہے۔ ہم دونوں میاں بیوی پارساگرد کی طرف آنے والے ایک تاجر حرمون کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ شاید وہ تمہارا جاننے والا ہے۔ بس میں نے تمہیں تیندوے کا تعاقب کرتے ہوئے دیکھا۔ اور یہ دل میں سوچا کہ یہ تیندوا تعاقب کرنے والوں کیلئے خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔ لہٰذا میں بھی اس تعاقب میں شامل ہو گیا۔ جونہی تم گھوڑے سے گرے اور اس تیندوے کا خاتمہ کر کے تمہاری جان بچائی۔ کوروش اور آگے بڑھا اور بڑے پیار سے یوناف کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اے اجنبی میں تیرا ممنون اور شکر گذار ہوں تو نے بروقت پہنچ کر میری جان بچائی ہے۔ گو اس موقع پر میرے ساتھی بھی میری مدد کر سکتے تھے۔ مگر وہ کچھ فاصلے پر تھے۔ اس وقت تک تیندوا مجھ پر جست لگا کر ضرور مجھے نقصان پہنچا چکا ہوتا۔ بہرحال میں تیرا احسان مند ہوں۔ اور تجھے اس احسان کا بدل دینے کی ضرور کوشش کروں گا۔ جواب میں یوناف کہنے لگا۔ میں کسی بدلے کا متمنی نہیں ہوں۔ میں تو بابل سے سفر کرتا ہوا ادھر آیا ہوں۔ میں نے ان زمینوں کی خوبصورتی کی تعریفیں سنی تھیں۔ اور میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ان سرزمینوں کا رخ اس لئے کیا ہے کہ میں کچھ عرصہ آریوں کے شہر پارساگرد میں رہ کر یہاں کی سرزمینوں کی شادابی سے لطف اندوز ہوں۔ جواب میں کوروش نے بڑی فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا سنو یوناف اب تم ہمارے لئے معزز مہمان کی حیثیت رکھتے ہو۔ اس لئے کہ تم ہم پر احسان کر چکے ہو۔ تم ہمارے ساتھ پارساگرد چلو میں شہر میں تم دونوں میاں بیوی کے رہنے کا بہترین انتظام کروں گا۔ اسکے ساتھ ہی کوروش اپنے گھوڑے پر سوار ہوا۔ یوناف بھی اپنے گھوڑے پر بیٹھا۔ پھر وہ سب کو لے کر واپس مڑ گئے تھے۔

اس جگہ آکر کوروش اپنے گھوڑے سے اتر گیا۔ جہاں حرمون اپنے کارندوں اور گھوڑوں کے ساتھ کھڑا تھا۔ پھر وہ بھاگتا ہوا حرمون کے قریب آیا اور اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔ اے حرمون میں دیکھتا ہوں کہ اس بار تم بڑے توانا اور تعداد میں پہلے سے زیادہ گھوڑے لے کر آئے ہو۔ اس بار میں اپنے باپ سے کہہ کر تمہیں تمہارے گھوڑوں کی زیادہ قیمت دلواؤں گا۔ ابھی یہ گفتگو جاری ہی تھی کہ شہر کی طرف سے چند سوار بھاگتے ہوئے وہاں آئے۔ پھر ان میں سے ایک نے کوروش کو مخاطب کرتے ہوئے اسے اس کے باپ کمبوجیہ کی موت کی اطلاع دی۔
یہ سنتے ہی کوروش فوراً اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور پھر وہ اپنے ساتھی سواروں کے ساتھ اپنے گھوڑوں کو پارساگرد کی طرف سرپٹ دوڑا رہے تھے۔

کوروش اسکے ساتھیوں کے جانے کے بعد حرمون نے اپنے قریب کھڑے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا سنو یوناف آریاؤں کا بادشاہ اور کوروش کا باپ کمبوجیہ مر چکا ہے۔ اب یہ آریائی چند دن تک اسکی موت کا سوگ مناتے رہیں گے۔ لہٰذا ان دنوں میں کوروش میری اور تمہاری طرف متوجہ نہ ہو سکے گا۔ میرا ارادہ یہ ہے کہ ہم کسی سرائے میں قیام کرتے ہیں اور جب یہ سوگ ختم ہو جائے گا تو پھر ہم کوروش سے ملنے کی کوشش کریں گے۔ اور سنو یوناف پارساگرد کے شمال میں ایک صاف ستھری سرائے ہے۔ میرا خیال ہے اس میں قیام کرتے ہیں۔ یوناف نے حرمون کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر وہ پارساگرد کی طرف چل دیئے۔ اور شہر کے شمال میں انہوں نے ایک سرائے میں قیام کر لیا تھا۔

کمبوجیہ کی موت پر سوگ منانے کے چند روز بعد دوپہر سے کچھ پہلے حرمون بھاگتا ہوا اس کمرے میں داخل ہوا جس میں یوناف اور بیوسا نے قیام کر رکھا تھا۔ پھر اس نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے یوناف سے کہا تم دونوں میاں بیوی فوراً تیار ہو جاؤ۔ ابھی ابھی ایک شاہی اہلکار آیا ہے اس نے ہمیں یہ اطلاع دی ہے کہ کوروش نے ہمیں طلب کیا ہے۔ میں بھی اپنے گھوڑوں کے ساتھ یہاں سے روانہ ہو رہا ہوں۔ آؤ دونوں اکٹھے ہی کوروش سے ملتے ہیں۔ اس انکشاف پر یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی جلدی جلدی اپنا سامان لپیٹا باہر آ کر انہوں نے اپنے گھوڑوں پر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

زینیں ڈالیں۔ پھر وہ حرمون اور اسکے ساتھیوں کے ہمراہ شہر میں داخل ہو گئے تھے۔

پارسا گرد کے شاہی محل کے باہر حرمون کے گھوڑوں کو کھڑا کر دیا گیا تھا۔ جبکہ شاہی اہلکار یوناف، بیوسا اور حرمون کو شاہی محل کے اس کمرے میں لے گئے تھے۔ جس کے اندر اس وقت پارسا گرد کا بادشاہ کوروش اور اسکی بیوی کاسندان بیٹھے ہوئے تھے۔ جب یوناف بیوسا اور حرمون اس کمرے میں داخل ہوئے تو کوروش نے اپنی جگہ سے اٹھ کر ان تینوں کا استقبال کیا۔ پھر کوروش نے اپنی بیوی کاسندان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا سنو کاسندان یہ حرمون ہے جسے تم اچھی طرح جانتی ہو۔ جو ہمارے لئے اکثر گھوڑے لاتا رہتا ہے۔ اس بار پہلے کی نسبت زیادہ گھوڑے لے کر آیا ہے اور یہ یوناف اور اسکی بیوی بیوسا ہے جس کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں یہی وہ جوان ہے جس نے میرے باپ کی موت والے دن ایک تیندوے سے میری جان بچائی تھی۔ کوروش جب خاموش ہوا تو کاسندان اپنی جگہ سے اٹھی۔ مسکراتی ہوئی وہ یوناف کے قریب آئی۔ بڑی ہمدردی اور شفقت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ اے اجنبی نوجوان میں تیری بے حد ممنون اور شکر گذار ہوں تو برے وقت میں میرے شوہر کے کام آیا۔ تیندوے کے ہاتھوں اسکی جان بچائی۔ اسکے لئے ہم دونوں میاں بیوی ہمیشہ کیلئے تیرے احسان مند رہیں گے۔

کاسندان کے خاموش ہونے کے بعد کوروش نے پھر یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ تم دونوں میاں بیوی سامنے والی نشستوں پر بیٹھو پھر میں تمہارے ساتھ گفتگو کروں گا۔ کوروش کے کہنے پر یوناف اور بیوسا ان نشستوں پر بیٹھ گئے۔ جن کی طرف کوروش نے اشارہ کیا تھا۔ ان کے ساتھ حرمون بھی بیٹھ گیا۔ کوروش سب سے پہلے حرمون کو مخاطب کرتے ہوئے بولا سنو حرمون! میں تمہارے گھوڑوں کو دیکھ چکا ہوں۔ میں نے شاہی خزانچی کو حکم دے دیا ہے کہ وہ تمہارے گھوڑوں کو گننے کے بعد جو قیمت میرا باپ ایک گھوڑے کی دیا کرتا تھا میں تمہیں اس سے ڈیڑھ گنا زیادہ دینے کا اپنے خزانچی کو حکم دے چکا ہوں۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد تم میرے خزانچی سے ملو۔ وہ تمہیں رقم ادا کر دے گا۔ اور گھوڑوں کو لشکر گاہ کی طرف روانہ کر دے گا۔

کوروش کے اس انکشاف پر حرمون کے چہرے پر گہری مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ پھر اس نے کوروش کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ اگر اجازت ہو تو میں شاہی خزانچی سے ملنے چلا جاؤں۔ گھوڑے اسکے حوالے کر کے رقم اس سے وصول کر لوں اس پر کوروش مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ ہاں تمہیں ایسا کرنے کی اجازت ہے۔ یہ جواب پا کر حرمون نے یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ تم سے میں بعد میں ملوں گا پہلے خزانچی سے معاملہ طے کر لوں۔ اسکے ساتھ ہی حرمون بڑی تیزی سے چلتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔ اسکے جانے کے بعد یوناف اور بیوسا نے اس

کمرے کا جائزہ لیا۔ جسکے فرش پر قالین بچھی ہوئی تھیں۔ کمرے کے اندرونی حصہ کو تکلف کی حد تک سجایا گیا تھا۔ جن نشستوں پر کوروش اور اسکی بیوی کاسندان بیٹھے ہوئے تھے انکے درمیان میں اژدھاک دیوتاؤں کا پتھر کا مجسمہ کھڑا ہوا تھا اور اس کے بائیں پہلو میں آریاؤں کی پانی کی دیوی اناہید کا بت استادہ تھا۔ یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی ابھی اس کمرے کا جائزہ لے رہے تھے۔ کہ کوروش نے ان دونوں میاں بیوی کو مخاطب کر کے کہا۔

سنو یوناف تم نے جس جانفشانی اور خلوص کے ساتھ تیندوے کے ہاتھوں میری جان بچائی ہے۔ اس سے میں بے حد متاثر ہوا ہوں۔ پارسا گرد کے شاہی محل کا غربی حصہ جو ایک خوبصورت باغ میں کھلتا ہے وہ ایک عرصے سے خالی پڑا ہے۔ لہٰذا اسی غربی حصے میں میں نے تم دونوں میاں بیوی کی رہائش کا بندوبست کیا ہے۔

اب تم میرے ایک صلاح کار میرے ایک ساتھی اور میرے ایک غمگسار کی حیثیت سے محل کے اسی حصے میں قیام کرو گے۔ اپنے باپ کی موت کے بعد میں اپنے قاعدوں اور کلیوں کے مطابق کام کرنا چاہتا ہوں۔ اس میں مجھے تمہاری قدم قدم پر ضرورت محسوس ہوگی۔ میں اس پارسا گرد کے خول سے نکل کر آس پاس کی اقوام اور قبائل پر حملہ آور ہونا چاہتا ہوں۔ اور آریاؤں کی اس سلطنت کو وسعت دینا چاہتا ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ میرے اس کام میں تم میرے لئے سودمند ثابت ہو گے۔

کوروش کی اس گفتگو پر یوناف جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ کوروش کا ایک پہریدار اندر آیا۔ اور کوروش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ اے آقا شاہی محل سے باہر ایک عبرانی تاجر کھڑا ہے۔ اور وہ آپ سے ملنے کا خواہشمند ہے۔ اسکے بولنے کا انداز اسکے طور طریقے بتاتے ہیں کہ وہ پہلی بار ہمارے شہر پارسا گرد میں داخل ہوا ہے اس محافظ کے اس انکشاف پر کوروش کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی تو اس نے اپنے اس پہریدار کو مخاطب کرتے ہوئے کہا عبرانی تاجر کو اندر میرے پاس بھیجو۔ اس کے ساتھ ہی وہ پہریدار باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد ایک عبرانی تاجر اپنی پیٹھ پر ایک بقچہ اٹھائے اس کمرے میں داخل ہوا۔ اس کی داڑھی سرخی مائل چھوٹی چھوٹی تھی۔ اس نے کانوں میں چاندی کی بالیاں پہن رکھی تھیں۔ کوروش کے سامنے آ کر عبرانی نے کہا۔ اے پارسا گرد کے عظیم بادشاہ میں پہلی بار ایک تاجر کی حیثیت سے آپ کے شہر میں داخل ہوا ہوں۔ اس سے پہلے میرا باپ سوداگری کا سامان لے کر آیا کرتا تھا۔ کوروش نے اس عبرانی تاجر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہمارے پاس تم فروخت کیلئے کیا کچھ لے کر آئے ہو۔ اسکے ساتھ عبرانی تاجر نے اپنی پیٹھ پر رکھا ہوا بقچہ اتار کر کوروش کے سامنے رکھا اور اسے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کھول دیا۔ اس میں طرح طرح کی نایاب اور خوبصورت اشیاء تھیں۔ اس موقع پر کوروش نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ یوناف! کیا تم بھی اپنے لئے اور بیوسا کیلئے کچھ خرید نا پسند کرو گے۔ تم دونوں میاں بیوی نے گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہوا ہے اور بہت سے شہر اور ملک دیکھ رکھے ہیں۔ پہلے تم دونوں مل کر اس عبرانی تاجر سے خریداری کرو جو کچھ تم پسند کرو گے وہ میں اور میری بیوی کاسندان بھی خریدیں گے جس قدر تم دونوں میاں بیوی سامان خریدو گے اسکی قیمت میں ادا کروں گا۔

کوروش کی اس گفتگو کے جواب میں یوناف فورا بول پڑا اور کہنے لگا۔ سنو کوروش میرے پاس نقدی کی کمی نہیں ہے۔ جو کچھ میں اور میری بیوی خریدیں گے اس کی قیمت میں ادا کروں گا۔ اسکے ساتھ ہی یوناف نے اپنے لباس سے نقدی کی ایک تھیلی نکال کر بیوسا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا بیوسا آگے بڑھو جو چیز تم پسند کرتی ہو خرید لو۔ بیوسا نے ایک بار گہری نگاہوں سے یوناف کی طرف دیکھا پھر مسکراتے ہوئے اس نے نقدی کی تھیلی لے لی تھی۔ اسکے ساتھ ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور عبرانی تاجر کے سامنے بیٹھ گئی تھی۔

بیوسا نے اپنے اور یوناف کے لئے ارغوانی اون کے لباس اس بقچے سے نکالنے اور بڑے غور سے دیکھنے شروع کئے اس پر وہ عبرانی بول اٹھا یہ اون بحیرہ اعظم کی تہہ سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ لباس مردوں اور خواتین کا پسندیدہ ہے۔ نایاب تصور کیا جاتا ہے۔ بیوسا اس لباس کو اپنے جسم پر ناپتے ہوئے ایک اپنے لئے اور ایک یوناف کیلئے خرید لیا۔ اسکے بعد اس نے اپنے لئے ایک جوڑی طلائی بازو بند پسند کئے۔ جن پر افسانوی جانوروں کی شکلیں بنی ہوئی تھیں۔ جن کے سر شاہین کے اور دھڑ شیر کا تھا۔ اور انکے پنکھ بھی تھے۔ جب بیوسا خریداری کر چکی تو کوروش اور کاسندان نے بھی وہی چیزیں اپنے لئے خرید لیں۔ جو بیوسا نے خریدی تھیں۔ اس خریداری کے بعد وہ عبرانی تاجر دوسرے تاجروں کی طرح رواج دستور کے مطابق ملک ملک اور شہر شہر کی خبریں سنانے لگا۔ ایسا کرنے کے بعد وہ تھوڑی دیر خاموش رہا۔ پھر وہ کوروش کو دیکھ کر کہنے لگا۔

اے پارساگرد کے بادشاہ اس سوداگری کا کام شروع کرنے سے پہلے بھی میں بہت سے شہر دیکھ چکا ہوں یہ سوداگری شروع کرتے ہوئے میں بہت سے شہروں سے گذرتا ہوں آپکے شہر پارساگرد آیا ہوں۔ آپ کا یہ شہر پارساگرد پہلا شہر ہے جسے میں نے بے فصیل پایا ہے۔ میں عیلامیوں کے شوش شہر بھی گیا۔ وہاں پر بھی میں نے شہر کی ایک فصیل دیکھی۔ جس کا ایک حصہ برباد ہو چکا ہے۔ بابل جیسے عظیم اور قدیم شہر کی ایک چھوڑ دو فصیلیں ہیں۔ اسکے علاوہ بھی جو بڑے بڑے شہر ہیں۔ سب فصیل دار ہیں۔ صرف آپ کا یہ شہر پارساگرد ہی ایسا شہر ہے جس کی کوئی فصیل نہیں ہے۔ کیا اسکی

کوئی خاص وجہ ہے۔

کوروش مسکرا کر کہنے لگا۔ اسکی کوئی خاص وجہ نہیں۔ ہمارے اس شہر کی فصیل شاید اس لئے نہیں ہے کہ آج تک کوئی حکمران ان دور دراز علاقوں پر حملہ آور نہیں ہوا۔ کوروش کا یہ جواب سن کر وہ عبرانی تاجر کس قدر مطمئن ہو گیا تھا۔

تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد کوروش نے اس عبرانی تاجر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جیسا کہ تم خود ہی بتا چکے ہو کہ تم عیلام کے شہر شوش سے ہو کر آئے ہو اور میرا خیال ہے ان سرزمینوں کی طرف ہو کر تم قوم عیلام کے دوسرں شہروں سے بھی گذرے ہو گے۔ کیا تم مجھے ان عیلامی شہروں سے متعلق اور انکی موجودہ حالت کے متعلق کچھ بتاؤ گے۔ اس لئے کہ عیلام ہماری ہمسایہ قوم ہے۔ اور اسکے متعلق میں سننا پسند کروں گا۔ کوروش کے اس سوال پر عبرانی تاجر کہنے لگا۔

اے پارساگرد کے عظیم بادشاہ میں عیلام کے مرکزی شہر شوش سے گذر کر آ رہا ہوں۔ یہ شہر کبھی آباد اور پر رونق تھا۔ وہاں کبھی عالیشان محل تھے۔ جو اب جل کر خاک سیاہ ہو چکے ہیں اور ان کا ہر گوشہ لومڑیوں کا مرکز بن چکا ہے۔ جو ایک طرف سے دوسری طرف ویرانوں اور کھنڈروں کے اندر دوڑتی پھرتی ہیں۔ عیلام کے بعض بادشاہوں کے ایوان میں اب راہ گیروں کی پناہ گاہیں ہیں۔ آباد زمین کی اس موت کا سبب پتھر کی ایک سل پر کندہ ہے جو منہدم شدہ قصر کے باقی ماندہ حصے کی شکستہ دیوار پر نصب ہے۔ میں شاہی محل کی دیوار پر کندہ کی ہوئی عبارت کو پڑھ کر آیا ہوں۔ کوروش نے اس عبرانی تاجر کی گفتگو میں دلچپی لیتے ہوئے کہا وہ کیسی تحریر تھی۔ جو تو نے قوم عیلام کے شاہی محل کی دیوار میں کتبے پر کندہ کی ہوئی دیکھی ہے۔ جواب میں وہ عبرانی تاجر کہنے لگا۔

اے بادشاہ آپ جانتے ہیں کہ آشوریوں کا بادشاہ آشور بنی پال قوم عیلام کی تباہی کا باعث بنا تھا۔ اس نے عیلام کے سارے بڑے بڑے شہروں کو لوٹا اور تباہ و برباد کیا۔ قوم عیلام کے مرکزی شہر شوش کی بربادی کا باعث بنا۔ یہ کتبہ اور اس کی تحریر جس کا میں آپ سے ذکر کیا ہے یہ آشوریوں کے بادشاہ آشور بنی پال ہی سے تعلق رکھتی ہے یہ کتبہ اس نے شوش کے شاہی محل کی ایک دیوار میں نصب کیا تھا۔ اس کتبے کی تحریر کچھ اس طرح ہے۔

میں آشور بنی پال کا جلیل القدر بادشاہ ہوں جس نے اس قصبہ کے حجروں کے گل بوٹوں کے خوبصورت کام کا منقش ساز و سامان اپنے قبضے میں کیا اور یہاں سے لے گیا۔ ہر اصطبل اور طویلے سے طلائی ساز کے گھوڑے اور خچر مجھے یہاں سے ملے۔ میں نے معبد کے چمکتے کلس میں آگ لگا دی۔ میں عیلام کے دیوتا کو اس کی تمام زیب و زینت اور دولت اور ثروت کے ساتھ آشوریوں کے مرکزی شہر نینوا کی طرف لے گیا۔ قوم عیلام کے بتیس بادشاہوں کے مجسمے میں نے اپنے ہمراہ لئے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

... پیکر بیل بھی جو رزم گاہ کے نگہبان تھے اس طرح میں نے اس زمین کو بالکل ویران کر دیا اور یہاں کے باشندوں کو تہ تیغ کر دیا۔ میں نے ان کے مقبروں کی چھتیں گرا دیں۔ اور وہ دھوپ میں تپتے ہیں۔ میں ان لوگوں کی ہڈیاں قبروں سے نکال لے گیا۔ جو میرے خداؤں یعنی آشور اور اشتار کو نہیں مانتے تھے اس طرح ان کی روحیں ہمیشہ کے لئے ناشاد رہیں گی اور انہیں چین نصیب نہ ہو گا اور نہ کوئی نذر نیاز انہیں ملے گی۔

تھوڑی دیر رک کر وہ عبرانی تاجر کوروش کو مخاطب کر کے کہنے لگے اے بادشاہ یہ ہے وہ تحریر جو میں نے آپ سے کہہ دی ہے۔ جو آشوریوں کے بادشاہ آشور بنی پال نے ایک کتبے پر کندہ کر کے وہ کتبہ شوش کے شاہی محل کی ایک دیوار میں نصب کرا دیا تھا۔ اور اے بادشاہ میں آپ پر یہ بھی انکشاف کروں گا کہ اب کچھ لوگ قوم عیلام کے اس مرکزی شہر کو پھر آباد کرنے لگے ہیں۔ اور یہ آشوریوں سے بچ جانے والے قوم عیلام ہی کے باشندے ہیں میں ان سے مل کر آیا ہوں انہوں نے مجھ سے بیج بونے والے ہل بھی خریدے تھے۔ اور معاوضے کے طور پر مجھے انہوں نے چاندی کے سکے اور کچھ قیمتی اشیاء بھی دی تھیں۔ اس عبرانی تاجر کی ساری گفتگو سن کر کوروش تھوڑی دیر خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر وہ عبرانی تاجر کو مخاطب کر کے کہنے لگا تم نے مجھے قوم عیلام کے متعلق تفصیل بتا کر میری دلچسپی میں اضافہ کر دیا ہے۔ اب میں اپنے کام کی ابتدا قوم عیلام سے ہی کروں گا جو کچھ ہم نے تم سے خریدنا تھا وہ خرید چکے اب تم جا سکتے ہو اس کے ساتھ ہی اس عبرانی تاجر نے اپنا بقچہ سنبھالا اور اس کمرے سے نکل گیا تھا اس کے جانے کے بعد کوروش نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا سنو یوناف میرا پہریدار تمہیں محل کے اس حصے میں پہنچا دے گا جہاں تم دونوں میاں بیوی نے قیام کرنا ہے اور وہاں تمہیں ضرورت کی ہر شے میسر ہو گی تم چند ہفتے تک دونوں میاں بیوی محل کے اس حصے میں آرام کرو۔ اس دوران میں اپنے لشکر کی ترتیب درست کروں گا اس کے بعد میں قوم عیلام ہی سے اپنی فتوحات کا سلسلہ شروع کروں گا۔ اتنا کہنے کے بعد کوروش نے تالی بجائی جواب میں ایک پہریدار اندر آیا اور اسے مخاطب کر کے کوروش نے یوناف اور بیوسا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

یہ دونوں صرف میرے معزز مہمان نہیں بلکہ یہ خیال کرو کہ یہ میرے بھائی بہن ہیں۔ یہ ...ر ساگرد کے محل کے اس حصے میں جو خالی پڑا ہے قیام کریں گے۔ تم جانتے ہو کہ محل کے اس حصے ... صفائی ہر روز کی جاتی ہے ان دونوں کو وہاں لے جاؤ اور وہاں اس حصے میں ان کے قیام کا ...وبست کرنے کے علاوہ ان کی ضروریات کی ہر شے ان کو مہیا کرو کوروش کے اس حکم کے جواب ...ں پہریدار نے اپنی گردن کو خم کر دیا تھا اس کے بعد یوناف اور بیوسا اس پہریدار کے ساتھ محل کے اس حصے میں چلے گئے تھے۔

چند ہفتوں کی تیاری کے بعد آخر کوروش اپنے چھوٹے سے ایک لشکر کے ساتھ پار ساگرد سے نکلا یوناف اور بیوسا بھی ایک قابل اعتبار ساتھی کی حیثیت سے کوروش کے اس لشکر میں شامل تھے۔ کوروش کا ارادہ تھا کہ وہ قوم عیلام کے مرکزی شہر شوش کا رخ کرے گا اور ان سرزمینوں پر قبضہ کرنے کے بعد وہ اپنی سلطنت کی وسعت کا کام کسی دوسری سمت بڑھانے کی کوشش کرے گا۔ اپنے لشکر کے ساتھ کوروش جب قوم عیلام کے مرکزی شہر شوش کے قریب بہنے والے دریا کے کنارے آیا تو وہاں پر جو چرواہے اپنا اپنا ریوڑ چرا رہے تھے وہ وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے اس دریا کے کنارے کھڑے ہو کر کوروش نے قوم عیلام کے مرکزی شہر شوش کا جائزہ لیا۔ اس نے دیکھا دریا کے کنارے جو راستہ شوش کی طرف جاتا تھا اس کے قریب ایک دو آبشاریں بہتی تھیں۔ شوش شہر کی طرف دیکھتے ہوئے کوروش کی نظر سامنے بیابان کی گرد و خاک میں لہلہائے کھیتوں پر پڑی۔ دریا کے موڑ پر جہاں سے شہر شوش نظر آتا تھا۔ ٹوٹا ہوا پل دوبارہ پتھر سے تعمیر کر دیا گیا تھا۔

اور پل سے کوروش نے یہ اندازہ لگایا تھا کہ قوم عیلام کے وہ لوگ جو آشور کی تباہی و بربادی سے بچ گئے تھے۔ انہوں نے آہستہ آہستہ شہروں اور قصبوں کو آباد کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ پھر کے اس پل سے کوروش نے اپنے لشکر کے ساتھ دریا کو عبور کیا۔ پھر وہ شوش شہر کے قلعے کی ڈیوڑھی کے پاس جا پہنچا۔ اس نے اپنے لشکر کو باہر ہی رک جانے کا حکم دیا۔ اور اس ڈیوڑھی میں داخل ہوا۔ کوروش نے دیکھا شہر کے جس حصے کو آشوری نے کھنڈرات میں تبدیل کر دیا تھا وہاں اب اینٹوں کی نئی دیواریں کھڑی کر دی گئیں۔ اس ڈیوڑھی کے اندر کوئی بھی شخص نہ تھا۔ وہ ویران اور خالی پڑی تھی۔ ڈیوڑھی کے اندر کھڑے ہی کھڑے نظر ایک کھیت پر پڑی۔ اور وہ ڈیوڑھی سے نکل کر اس کھیت میں داخل ہو گیا۔

اس کھیت کے اندر ایک ہل کھڑا تھا۔ کوروش اس ہل کے پاس جا کر اس کا معائنہ کرنے لگا۔ جسے شاید کسان وہاں چھوڑ کر کوروش کے لشکر کو دیکھ کر بھاگ گئے تھے۔ اس ہل کا جائزہ لیتے ہوئے کوروش نے دیکھا کہ ہل کے عمودی حصے پر ایک بڑا سا ڈبہ تھا جس میں غلے کا بیج بھرا ہوا تھا۔ یہ دستہ اندر سے کھوکھلا تھا۔ جس میں سے ہو کر بیج گرتا رہتا تھا۔ اور جتے ہوئے کھیت میں بویا جاتا تھا۔ اس طرح ایک ہی آدمی بیک وقت کھیت جوت سکتا تھا اور بیج بھی بو سکتا تھا یہ بالکل نئی قسم کا ہل تھا۔ جو کوروش نے اس سے پہلے نہ دیکھا تھا۔ عین اس وقت کھنڈرات کے اردگرد اینٹوں کی نئی دیواریں تعمیر کر دی گئی تھیں۔ ان کے پیچھے سے ایسے مسلح جوان نمودار ہوئے جو چمکتے ہوئے نیزے لئے ہوئے تھے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کوروش اپنے لشکریوں کو ان پر حملہ آور ہونے کا حکم دینا ہی چاہتا تھا کہ ایک شخص تن تنہا قلعے سے باہر نکلتا ہوا نظر آیا۔ یہ شخص پیادہ پا تھا اسکے ساتھ کوئی محافظ دستہ بھی نہ تھا۔ وہ ایک لمبا اور امیرانہ چولا پہنے ہوئے تھا۔ جس کا دامن خوب چمکدار تھا۔ اس کے سر پر تاج نہ تھا۔ نہ ہاتھ میں شاہی گرزنہ طلائی تمغے کا نشان جس سے اسکی حیثیت کا اظہار ہوتا۔ البتہ سینے پر قوم عیلام کے سب سے بڑے دیوتا شوشناک کا سونے کا بت ضرور لگا ہوا تھا۔

وہ شخص ایک سپاہی کے سے وقار کے ساتھ چلتا ہوا قریب آیا۔ سر اٹھا کر کوروش کے گھوڑے کی باگ بڑے ادب سے پکڑی اور انتہائی شستہ لہجے میں اس نے کوروش سے مخاطب ہو کر کہا۔ میں صلح کے لئے آیا ہوں اے کمبوجیہ کے فرزند ہم تمہارے ساتھ لڑائی و جنگ نہیں چاہتے۔ ہم صلح کے متمنی ہیں۔ اس لئے کہ میری قوم کو پہلے ہی آشوری تباہ برباد کر چکے ہیں۔ تم جب بھی ان سرزمینوں کی طرف آؤ تو اپنے گھوڑ سواروں کو آگے بھیج دیا کرنا تاکہ تمہارے آنے کی اطلاع دے۔ اور میں پل پر تمہارے استقبال کے لئے آیا کروں۔ میرا نام گوبارو ہے میں ان سرزمینوں اور پانیوں کا حکمران ہوں۔

گوبارو کی اس گفتگو کے جواب میں کوروش کچھ کہنے ہی والا تھا کہ گوبارو نام کا وہ شخص جو شوش کا حاکم تھا۔ پھر بولا اور کہنے لگا میں پارساگرد کے بادشاہ کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ ہمارے زیر مرمت قلعے میں داخل ہو۔ تاکہ ہم اسکی دعوت کریں۔ اسکی اور اسکے لشکر کے کھانے پینے کا انتظام کریں گوبارو کی دعوت پر پارساگرد کے شہری معنی خیز انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ گوبارو نے بھی بڑے غور سے اس انداز کو دیکھ لیا تھا۔ لہٰذا کوروش کو دوبارہ مخاطب کر کے بولا اور کہا اگر پارساگرد کا بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھ قلعے میں داخل ہونا نہیں چاہتا تو ہم اس پر زور نہیں ڈالیں گے۔ بلکہ جہاں اس وقت پارساگرد کا لشکر کھڑا ہے ہم یہیں پارساگرد کے بادشاہ اور اسکے لشکریوں کی دعوت اور کھانے کا انتظام کرسکتے ہیں۔

کوروش نے گوبارو کی اس گفتگو سے یہ اندازہ لگایا کہ اجڑی قوم کا حاکم کمزور دماغ کا معلوم ہوتا ہے ممکن ہے کہ وہ خطرناک میزبان بھی ثابت ہو اس لئے اس نے تجویز کیا کہ گوبارو اپنے تمام مسلح آدمیوں کو قلعے سے باہر بھیج دے۔ اور اس کے بعد پارساگرد کا لشکر قلعہ دیکھنے کیلئے اندر داخل ہو گا۔ ساتھ ہی کوروش نے گوبارو کی مزید تسلی کیلئے کہا ہماری تمہاری کوئی دشمنی نہیں ہے۔ اس لئے کہ میں تمہاری گفتگو سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔ اور تم لوگوں پر حملہ آور ہونے کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے۔ مجھے تمہارے آدمیوں کی صنعت و دستکاری دیکھنے کا اشتیاق ہے۔ اس لئے کہ اکثر سوداگر میرے سامنے قوم عیلام کی صناعی کی تعریف کرتے رہے ہیں۔

گوبارو کو پہلے کچھ تامل ہوا اس نے اپنا خوبصورت سر جھکاتے ہوئے کوروش کی طرف دیکھ کر کہا ہمارے جلیل القدر مہمان کی خواہش ہمارے لئے قانون کا حکم رکھتی ہے پھر اس نے عیلامی زبان میں اپنے آدمی کو قلعے سے نکل کر دریا کے کنارے جمع ہونے کا حکم دیا۔ اور اس کا حکم ملتے ہی قلعے کے اندر جمع ہونے والے لشکری فوراً نکل کر دریا کے کنارے جا کر کھڑے ہو گئے تھے۔ کوروش نے احتیاط کے طور پر اپنے آدھے لشکر کو وہیں کھڑا رہنے دیا تھا تاکہ اگر عیلامی اسکے ساتھ دھوکہ کریں یا اس پر حملہ آور ہونے کی کوشش کریں تو آدھے باہر کھڑے لشکری حملہ آور کو روک سکیں۔ باقی آدھے لشکر کے ساتھ وہ قوم عیلام کے قلعے کے اندر داخل ہوا تھا۔

داخلے کے ایوان میں جس میں نیلے ٹائل لگائے گئے تھے۔ عمارتی مصالحہ ابھی خشک نہیں ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے ایوان میں سیلن سی ہو رہی تھی یہ لوگ اندر داخل ہوئے اور دیکھا ایک فوارہ جو انتہائی خوبصورت تھا صدر دروازہ پر پھوٹ رہا تھا۔ اس کے پاس ایک بلند سرو قامت لڑکی کھڑی تھی۔ اس کا شاہانہ چہرہ لباس میں زیر نقاب تھا۔ اسکی بھوؤں کی آرائش ایسی تھی کہ وہ سیاہ کمانیں نظر آتی تھیں۔ یہ لڑکی کوروش کے استقبال کیلئے دو زانو ہو کر تعظیم بجا لائی۔ اور پھر اٹھ کر اس نے کوروش کو ایک سینی میں میٹھی ٹکیاں اور انگور کے رس کا پیالہ پیش کیا۔ اس موقع پر کوروش نے محسوس کیا کہ لڑکی کے نازک جسم کی خوشبو سے ساری فضا مہک گئی تھی۔ اس کا چہرہ دیکھ کر جو آدھے گھونگٹ میں تھا۔ کوروش بے حد متاثر ہوا تھا کوروش ابھی تک اس لڑکی کے حسن سے متاثر دکھائی دے رہا تھا کہ گوبارو اسکے پاس آیا۔ اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا یہ میری بیٹی ہے جو بابل کے پر مسرت ماحول کو چھوڑ کر اپنے آباؤاجداد کی زمین پر حال ہی میں آئی ہے۔ یہ بیچاری اپنی قوم کے اجڑے شہر میں چلی آئی ہے جسے اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

قلعے کے اندرونی حصے کا جائزہ لیتے ہوئے کوروش نے اندازہ لگایا کہ ان لوگوں کے پاس زیادہ دولت نہیں ہے۔ اس لئے کہ عمارت کے ستون کھجوروں کے تنے کے تھے۔ جن پر بہت زیادہ لپائی کی گئی تھی۔ جب کوروش اس لڑکی کے پیش کردہ پیالے سے انگور کا عرق لیا تو پہلے اس نے عرق کے چند گھونٹ خود پیے۔ پھر وہ باقی ماندہ عرق اس نے اپنے پہلوؤں میں کھڑے یوناف کی طرف بڑھا دیا تھا۔ یوناف نے بھی انگور کے عرق سے چند گھونٹ لئے۔ پھر وہ پیالا اس نے کوروش کو واپس تھما دیا اور جو عرق اس پیالے میں بچ رہا تھا۔ وہ دوبارہ کوروش نے پی لیا تھا۔ انگور کا عرق پینے کے بعد کوروش نے اس فوارہ کے سحر انگیز منظر اور عیلامی شہزادی کے حسن کی تعریف کی۔ اب اسے محسوس ہوا کہ گوبارو کی بات میں فریب نہیں ہے اور یہ کہ جب تک گوبارو کی یہ لڑکی اسکی تلواروں کی زد میں ہے انہیں کسی قسم کے نقصان پہنچنے کا کوئی خوف نہیں ہے۔ گوبارو نے اس موقع پر

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کوروش کو مخاطب کر کے کہا کہ اس نے فوارے وغیرہ کا کام اس وقت سیکھا تھا جب وہ بخت نصر کی فوج میں ایک صناع کی حیثیت سے کام کرتا تھا۔

گوبارو جب خاموش ہوا تب کوروش نے اس کو مخاطب کر کے پوچھا اے گوبارو میں نے تو یہ سن رکھا تھا کہ آشوری ایسے انداز میں عیلام پر حملہ آور ہوئے تھے کہ انہوں نے عیلامی قوم کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا تھا۔ پھر تم اپنے اس مرکزی شہر کو دوبارہ آباد کرنے میں کیسے کامیاب ہو گئے ہو۔ کوروش کے اس سوال پر گوبارو کے چہرے پہ ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ پھر وہ کہنے لگا جب آشوری نے اس سرزمین کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا تو میری قوم کے چند لوگ جو زندہ بچ گئے تھے ان میں سے کچھ بھاگ کر مشرق کو ہستانی سلسلے میں جا چھپے تھے۔ اور کچھ لوگ جن میں میرا اپنا خاندان بھی شامل تھا۔ مغرب کی طرف بھاگ گئے تھے۔ اور بابل کی سرحد میں جا کر پناہ گزین ہو گئے تھے۔

میں چونکہ ایک اچھا صناع تھا۔ لہٰذا مجھے بابل میں بخت نصر کے لشکر میں ایک اچھے عہدہ پر کام مل گیا۔ جب آشوریوں کے مرکزی شہر نینوا کا سقوط بخت نصر کے باپ کے ہاتھوں ہوا۔ تو آشوری کے غضب پر پانی پھر گیا۔ انکا جوش و خروش بھی خاک میں مل گیا اور انکی عداوت کے سارے جذبے فرو ہو گئے۔ یوں قوم آشور کی تباہی کے بعد میں نے بابل کے بادشاہ بخت نصر کی خدمت ترک کر کے اپنے اجڑے دیار کا رخ کیا اس وقت سے میں کوشش کرتا چلا آ رہا ہوں کہ یہ زمین پھر فصلیں اگانے لگے اور سرسبز و شاداب نظر آنے لگے۔ آخر میں گوبارو نے کوروش کو مخاطب کر کے پوچھا اے پارسا گرد کے بادشاہ اگر ایسے ہی حادثہ آپکی قوم کے ساتھ پیش آیا ہوتا تو آپ کیا کرتے۔ اس پر کوروش مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ میں یقیناً وہی کچھ کرتا جو اس وقت تم کر رہے ہو۔

باتوں ہی باتوں میں شام ہو گئی تھی۔ لہٰذا گوبارو نے اٹھ کر کوروش اور اسکے لشکریوں کے کھانے کا انتظام کیا تھا۔ پھر گوبارو اپنے کچھ سرکردہ لوگوں کے ساتھ کوروش کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ اس موقع پر اسکی بیٹی آمیتش بھی اسکے ساتھ تھی۔ لہٰذا کھانے کے بعد پہلی بار گوبارو نے کوروش سے عیلام کے مرکزی شہر شوش کی طرف آنے کی وجہ پوچھی اس پر کوروش نے کوئی چیز چھپائے بغیر گوبارو سے مخاطب کر کے کہا اے گوبارو جس وقت میں اپنے مرکزی شہر پارساگرد سے چلا تھا اس وقت میرا خیال تھا کہ قوم عیلام پر حملہ آور ہوں گا۔ اور انہیں اپنا ماتحت اور باج گذار بناؤں گا۔ اس لئے کہ مجھے ایک عبرانی تاجر نے یہ اطلاع دی تھی کہ عیلامی پھر پہلے کی طرح ترقی اور عروج حاصل کرتے چلے جا رہے ہیں۔ کوروش کو کہتے کہتے رک جانا پڑا اس لئے کہ اچانک بیچ میں گوبارو کی بیٹی آمیلتش بول پڑی اور کوروش کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔ اے باعظمت بادشاہ کے فرزند ہم پر رحم کیجئے۔ آپ ہماری غربت ہماری بے بسی دیکھ چکے ہیں۔ ہم آپ کو کیا خراج ادا کر سکتے ہیں۔ ہمیں تو

پہلے ہی آشوریوں نے مفلوج اور اپاہج بنا کر رکھ دیا ہے۔ اب ہم نے اپنے آشیانوں کے بکھرے ہوئے تنکوں کو پھر بڑی محنت اور کوشش سے یکجا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ آپ یوں ہمارے اس آشیانے کی بربادی اور تباہی کا باعث نہ بنیں گے۔

آمیلتش جب خاموش ہوئی تو کوروش نے پھر اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہنا شروع کیا سنو گوبارو یہاں آنے کے بعد میں نے اپنا ارادہ ملتوی کر لیا ہے۔ اب میں تم لوگوں سے خراج وصول کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ اب میری خواہش ہے کہ میری اور آپکی قوم دونوں مل کر باہم دوستانہ تعلق استوار کریں۔ اور جب بھی ہمیں کبھی کسی باہر کے حکمران سے خطرہ ہو تو ہم دونوں مل کر اپنے آپ کا دفاع کریں۔ کوروش کی اس گفتگو سے گوبارو بہت خوش ہوا تھا۔ پھر اس نے اپنے کندھے پر بندھا ہوا چاندی کا بازو بند کھولا اور اسے کوروش کی طرف بڑھاتے ہوئے کہنے لگا اے پارساگرد کے بادشاہ یہ بازو بند مجھے بابل کے بادشاہ بخت نصر نے میری خدمات کے صلے میں دیا تھا۔ میں نے قوم عیلام کو دوبارہ زندگی بخشنے کا کام بابل بادشاہ بخت نصر کی حمایت ہی کے تحت کیا تھا۔ کوروش نے گوبارو سے چاندی کا بازو بند لے لیا اور اس پر لکھی ہوئی تحریر کو پڑھنے لگا۔ اس بازو بند پر لکھا تھا۔

"میں کلدانی بخت نصر ہوں جہاں تک سورج کی روشنی پہنچتی ہے میرے عدل و انصاف کا سایہ ہے۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ کمزوروں اور مظلوموں کا جہاں بھی ہوں مجھ سے داد رسائی کرنی چاہئے"۔

کوروش جب اس بازو بند کی تحریر پڑھ چکا تو چاندی کا بازو بند لے کر گوبارو نے پھر اپنے کندھے کے قریب باندھ لیا پھر دوبارہ کوروش کو مخاطب کر کے کہنے لگا اے کوروش میں نہ عبرانیوں کا کوئی پیغمبر ہوں نہ کوئی کلدانی منجم۔ میری روح تو صرف عیلام سے وابستہ ہے۔ جس طرح میں نے ایک صناع کی حیثیت سے بخت نصر کے لشکر میں رہ کر خدمت سرانجام دی اس طرح اب میں نے اپنی قوم کی خدمت کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اور میری یہ خواہش ہے کہ میں اپنی قوم کو دوبارہ اپنے قدموں پر کھڑا کر سکوں اور اے پارساگرد کے بادشاہ میں تمہارے ساتھ عہد کرتا ہوں کہ ہر برے اچھے وقت میں میرا تمہارا ساتھ رہے گا اور ہم دونوں مل کر دونوں اقوام کا دفاع کریں گے۔ یوں کوروش اور گوبارو کے درمیان زبانی ہی یہ عہد قرار پا گیا اور اس کے بعد کوروش اپنے لشکر کے ساتھ عیلام کے شہر شوش سے پارساگرد کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

○○

اس واقعہ کے چند ماہ بعد ایک روز یوناف اور بیوسا پارساگرد کے شاہی محل کے کمرے میں داخل ہوئے جو کوروش کے لئے مخصوص تھا۔ جب وہ کمرے میں آئے تو انہوں نے دیکھا سامنے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

والی نشست پر کوروش اور اسکی بیوی کاسندان بیٹھے ہوئے تھے کوروش کے قریب آ کر یوناف نے بڑے بے تکلفانہ انداز میں کوروش کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا کیا تم نے مجھے کسی کام کے سلسلے میں بلایا ہے اس لئے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک شاہی کارکن مجھے بلانے گیا تھا۔ کوروش کہنے لگا ہاں یوناف میں نے تمہیں ایک اہم کام کے سلسلے میں بلایا۔ پہلے تم دونوں میاں بیوی بیٹھ جاؤ۔ یوناف اور بیوساجب کوروش کے کہنے پر بیٹھ گئے۔ تب کوروش نے پھر کہنا شروع کیا۔

سنو یوناف ہمیں قوم ماد کے بادشاہ نے اس کے سالانہ جشن کیلئے دعوت نامہ بھجوایا ہے اور یہ دعوت نامہ اسکا ایک قاصد لے کر آیا ہے۔ جسے میں نے شاہی مہمان خانے میں ٹھہرایا ہے۔ یہ جشن ہر سال قوم ماد کے مرکزی شہر ہمدان میں منعقد کیا جاتا ہے۔ اور اس میں سارے ہمسایہ حکمرانوں کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے قوم ماد کے موجودہ بادشاہ کا نام ہمارے دیوتا کے نام پر ازدھاک ہے۔ یہ بادشاہ آج کل اپنے آپ کو باعظمت تصور کرنے لگا ہے۔ اس لئے کہ اس سے قبل آشوریوں اور بابل کے سخت گیر حکمرانوں کی وجہ سے اسکی کوئی اہمیت نہ تھی۔ لیکن اب جب کہ آشوری ختم ہو چکے ہیں۔ بابل کی سلطنت میں بھی بخت نصر کی موت کے بعد پہلے جیسا دم خم نہیں ہے۔ تو یہ قوم ماد کا بادشاہ ازدھاک اپنے آپ کو بڑا عظیم بادشاہ تصور کرنے لگا ہے۔ بہرحال میں نے تمہیں اس غرض کے تحت بلایا ہے۔ کہ تم اپنی تیاری مکمل رکھنا کل ہم قوم ماد کے شہر ہمدان کی طرف کوچ کریں گے۔ میرے ساتھ اس سفر میں تم دونوں میاں بیوی کے علاوہ اپنے کچھ سردار بھی ہوں گے۔ اور ہم ماد بادشاہ ازدھاک کی خدمت میں پیش کرنے کیلئے اپنے ساتھ کچھ نیسائی گھوڑے بھی لیتے جائیں گے۔ کیونکہ دنیا کا ہر حکمران ان نیسائی گھوڑوں کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

اور سنو یوناف یہ ماد کا بادشاہ ازدھاک اپنے ہمسایہ حکمرانوں کو اپنے سے کمتر اور ماتحت اور غلاموں جیسا سمجھتا ہے۔ لیکن میں نے اپنے جی میں ٹھان لی ہے کہ عنقریب ہم قوم ماد کے بادشاہ کی عظمت کو اپنے پاؤں تلے روندھ کر رکھ دیں گے یہاں تک کہنے کے بعد کوروش خاموش ہوا تو یوناف نے اسکی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا تم فکر نہ کرو کوروش میں اور بیوسا ہم دونوں میاں بیوی تمہارے ساتھ ہمدان کی طرف روانہ ہوں گے۔ اور اگر تم ازدھاک کے رویہ اور سلوک پسند نہیں کرتے ہو تو تم اپنے لشکر میں اضافہ کرتے چلے جاؤ۔ اور تم دیکھو گے کہ عنقریب وہ وقت آئے گا کہ قوم ماد کا بادشاہ ازدھاک تمہارے سامنے جھکنے پر مجبور ہو جائے گا۔

یوناف جب خاموش ہوا تو کوروش بولا اور کہنے لگا سنو یوناف تم نے جو مجھے اپنے حالات سنائے کے مطابق تم دونوں میاں بیوی اس دنیا کو دیکھنے کا وسیع تجربہ رکھتے ہو۔ اپنے اس تجربہ کی بنا پر مجھے کبھی کبھی نصیحت بھی کرتے رہا کرو اس لئے کہ میں تمہارے تجربہ سے بہت کچھ حاصل کر سکتا ہوں تم جانتے ہو اس سے پہلے تم مجھے آپ کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ مگر میں تمہیں اپنے ساتھ بے تکلف کرنا چاہتا ہوں بالکل ایسے ہی جیسے دو بھائی آپس میں بے تکلف ہوتے ہیں۔ اس لئے میں نے تم سے کہا تھا کہ تم مجھے تم کہہ کر مخاطب کیا کرو گو میں پارساگرد کا بادشاہ ہوں۔ لیکن میں اپنے اور تمہارے درمیان کوئی راز نہیں رکھنا چاہتا۔ اور میری بیوی کاسندان بھی تمہیں سگے بھائیوں کی طرح چاہتی ہے۔ اور ہر وقت تم دونوں میاں بیوی کی فلاح کے بارے میں سوچتی رہتی ہے۔ کوروش جب خاموش ہوا تو یوناف کہنے لگا سنو کوروش میں تم دونوں میاں بیوی کا بے حد شکر گزار ہوں۔ کہ تم ہم دونوں کیلئے خلوص رکھتے ہو اور مزید سنو کوروش ایک کامیاب انسان کی زندگی بسر کرنے کیلئے ہمیشہ تین بدترین چیزوں سے بچتے رہنا۔ یوناف کی اس گفتگو پر کوروش نے چونک کر یوناف کی طرف دیکھا اور پوچھا اے میرے دوست میرے بھائی وہ تین بدترین باتیں کیا ہیں۔

اس پر یوناف مسکراتے ہوئے کہنے لگا ان بدترین چیزوں میں پہلا غصہ دوسرا اجنبی تیسری اندھی جرات ہے۔ ان تین باتوں میں سے آخری بات بھی اندھی جرات ہے یہ سب سے خطرناک ہے۔ جو انسان کو اپنے سامنے ہتھیار ڈالنے اور ذلیل و خوار ہونے پر مجبور کر دیتی ہے۔ سنو کوروش ایک دانش مند جنگجو کو لڑنے سے پہلے اپنے ہتھیاروں پر نظر ڈالنی چاہئے۔ اور اپنے دشمن کے ہتھیاروں کا بھی اندازہ لگانا چاہئے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ احمق ہے۔ اور احمق کو جلد موت آ جاتی ہے۔ کوروش نے درمیان میں بولتے ہوئے کہا۔

اے یوناف میں تم جیسے بھائی پر ہمیشہ فخر کرتا رہوں گا۔ تمہاری باتوں میں میرے لئے خلوص ہے۔ اور جو کچھ بھی تم نصیحت کرو گے میں اس پر سختی کے ساتھ عمل کرتا رہوں گا۔ اسکے بعد وہ چاروں اس کمرے میں بیٹھ کر مختلف موضوعات پر گفتگو کرتے رہے۔ پھر یوناف اور بیوسا وہاں سے اٹھ کر چلے گئے تھے۔ دوسرے روز کوروش یوناف اور بیوسا دیگر ساتھیوں کے ساتھ پارساگرد سے قوم ماد کے مرکزی شہر ہمدان کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

○○

یوناف اور کوروش جب اپنے وفد کے ساتھ قوم ماد کے مرکزی شہر ہمدان میں داخل ہوا۔ تو انہوں نے دیکھا کہ ماد کے بادشاہ ازدھاک کی طرف سے کچھ اہلکار اور امراء مقرر کئے گئے تھے۔ جو باہر سے آنے والے حکمرانوں کا شاہی محل سے باہر کھڑے ہو کر استقبال کر رہے تھے۔ اور تحائف جو وہ بادشاہ کے لئے لے کر آئے تھے۔ وہ انہیں وصول کرتے جا رہے تھے۔ کوروش بھی جو نیسائی گھوڑے بادشاہ کیلئے لے کر آیا تھا وہ ان اہلکاروں کی تحویل میں دے دیئے گئے۔ پھر وہ کچھ کارکنوں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کی رہنمائی میں ہمدان کے شاہی محل میں داخل ہوا۔ وہاں اس سے بہت تلخ تجربات میں سے گزرنا پڑا۔

ہمدان کے شاہی محل کی پرشکوہ فضا میں پہنچ کر اسے اپنی کمتری کا احساس ہوا۔ اس نے دیکھا کہ باعظمت مادی بادشاہ کے درشن کیلئے باہر سے آنے والے حکمران اور انکے وفد بڑی بے تابی سے اس طرف بڑھ رہے تھے جہاں بادشاہ ان سے ملاقات کیلئے کھڑا تھا۔ اپنی کمتری کا یہ منظر کوروش سے دیکھا نہ جاتا تھا۔ وہ یہ بھی دیکھ رہا تھا۔ قوم ماد کے شاہی خاندان کے افراد اپنے سروں پر قیمتی جواہرات لگے ہوئے سونے کے تاج پہنے ہوئے تھے۔ جب کہ کوروش اپنی وضع قطع دیکھتے ہوئے عجیب سا محسوس کر رہا تھا کہ اس نے وہی نوک دار سواری کے جوتے اور پھندنے والی ٹوپی پہن رکھی تھی۔ اور اپنی پاک و پاکیزہ سفید پوشاک کو خراب ہونے سے بچانے کیلئے اپنی اڑتی ہوئی داڑھی کے نیچے بار بار وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ لیتا تھا۔

ہمدان شہر کے شاہی محل کے دربار کی ڈیوڑھی میں پہنچ کر کوروش اور یوناف نے دیکھا کہ وہاں بادشاہ ازدھاک کے محافظ کھڑے تھے۔ جو پیتل کے چمکدار خود اور چاندی کے کام کی زرہ بکتر پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے نیزوں سے اس راستہ کو بند کر رکھا تھا۔ جو راستہ اس حصہ کی طرف جاتا تھا۔ جہاں سے قوم ماد کے بادشاہ سے ملاقات کی جا سکتی تھی۔ تھوڑی دیر تک باہر سے آنے والے حکمران وہاں رکتے رہے پھر بادشاہ ازدھاک کا فان وہاں پہنچا جو ہاتھ میں شیر کی شکل کا گرز لئے ہوئے تھا۔ پھر باہر سے آنے والے سارے حکمرانوں کو وہ لے کر اس حصہ کی طرف جانے لگا تھا۔ جہاں پر بادشاہ ازدھاک باہر سے آنے والے حکمرانوں سے ملنے کا منتظر تھا۔

اس وقت قوم ماد کے شاہی ایوان کی عجیب سی حالت ہو رہی تھی۔ مختلف آوازوں سے شاہی محل اس طرح گونج رہا تھا۔ جیسے کھانے ڈالنے کے وقت کتے خانے میں شور اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ لوگ وہاں مختلف قسم کی بولیاں بول رہے تھے۔ اور ایک دوسرے سے چیخ چیخ کر باتیں کر رہے تھے۔ خوشبوؤں کے عنبردانوں اور دیگ دانوں سے اس قدر دھواں اٹھ رہا تھا کہ چاندی اور زیورات سے مزین زرق برق سرخ پوشاکیں پہنے مہمانوں کی صفیں صاف نظر نہ آتی تھیں سفید سنگ مرمر کے اونچے تخت پر جلوہ افروز ازدھاک اس ہنگامے کا میر محفل بنا سر پر سونے کا تاج رکھا بیٹھا تھا۔ اور اسکے تاج میں جواہرات کا لاجوردی رنگ جھلک رہا تھا۔ اور بادشاہ کے حضور مادی امراء اور اراکین حکومت حلقہ باندھے کھڑے تھے۔ جن میں سے ہر ایک کے لباس کی آرائش اسکے رتبہ اور عہدہ کا اظہار کر رہی تھیں کوروش اس موقع پر جب حیرت کے عالم میں قوم ماد کے بادشاہ کو دیکھنے لگا۔ تو بادشاہ کے حاجب نے جو اسکے قریب ہی کھڑا تھا کوروش کو کہنی مارتے ہوئے اور تنبیہہ کرتے ہوئے کہا گھبرو مت لہٰذا کوروش سنبھل گیا۔

شاہی تخت کے اوپر اور پیچھے غلام گردش تھی۔ جس میں ہاتھی دانت کی جالی لگی تھی۔ اور اس جالی کے پیچھے باہر سے آنے والی اور قوم ماد کی شاہی اور معزز خواتین بیٹھی تھیں۔ اور ضیافت کے شروع ہونے کا انتظار کر رہی تھیں اس کے بعد قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک نے باہر سے آئے ہوئے حکمرانوں سے ملنا شروع کیا۔ اور وہاں جمع ہونے والے سب لوگوں سے تعارف کرتا رہا۔ جب کوروش یوناف بیوسا اپنے وفد کے ساتھ بادشاہ سے ملنے کیلئے اسکے سامنے آئے۔ تو بادشاہ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا یہ ہے پارساگرد کا کوروش اس کے بعد بادشاہ دوسرے حکمرانوں کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔ کوروش کو بادشاہ کے ان الفاظ پر بڑی حیرت ہوئی کہ اس قدر مختصر الفاظ میں اس کا تعارف و پذیرائی کی گئی۔ کوروش یوناف اور بیوسا اور ان کے وفد کے ارکان کو ایک ایسے کونے میں بیٹھنے کو جگہ ملی جہاں پہلے سے دو شخص بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک آموری قبیلے کا سردار تھا جس کے جسم اور لباس سے اونٹوں کی بو آ رہی تھی دوسرا ایک خاموش کلدانی تھا جس کی داڑھی حلقہ دار تھی اور گلے میں سونے کے تعویذوں کی زنجیر پہنے ہوئے تھا جب سب لوگ اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے تب ایوان ضیافت میں شاہی محل کا شاعر اٹھا اور اس نے اپنے بادشاہ کی مدح سرائی شروع کی وہ کہہ رہا تھا۔

ماد کے فاتح سپاہیوں کے مقابل نینوا کے گلی کوچوں میں خون کی ندیاں اس طرح بہہ رہی تھیں کہ گھوڑوں کے گھٹنوں تک خون تھا۔ ہمارے فتح مند بادشاہ کے حضور ساٹھ ہزار اور کئی سو نفوس اسیر ہوئے۔ ان رتھوں کا جو زر و جواہر سے آراستہ تھے۔ کوئی شمار نہ تھا اور وہ مویشی جو اس جنگ میں ہاتھ لگے ان کی کوئی گنتی نہ تھی۔ ماد کے مقتدر بادشاہ کے لئے جو بہت سے ملکوں کا بادشاہ تھا مفتوحین کی آہ و زاری آواز سے فردوس گوش تھی۔ اس شاعر نے اور بہت سے اشعار بھی اپنے بادشاہ کی مدح سرائی میں کہے۔ اس کے بعد قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک کی طرف سے دی جانے والی ضیافت شروع کی گئی۔ اور سب لوگوں کے سامنے جہاں جہاں وہ بیٹھے تھے کھانا چن دیا گیا۔ جس وقت کھانا چنا جا رہا تھا۔ کوروش کی نگاہ ازدھاک کے پیچھے دیوار پر لگی ہوئی ایک سرخ رنگ کی بڑی سی پتھر کی سل پر جم گئی۔ اس پتھر کی سل پر ایک تصویر بنی تھی جس میں ایک عورت تاج اور شاہانہ پوشاک پہنے ایک گرجتے ہوئے شیر کی پیٹھ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اور اس کے سر کے گرد ستارے اور ہاتھ میں ایک نیزہ تھا۔ آموری سردار کی نگاہ بھی اس طرف اٹھ گئی اور اس نے شیر پر بیٹھی ہوئی اس عورت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا یہ عورت اگر شیر پر سوار ہو سکتی ہے تو ضرور یہ طاقت کی کوئی دیوی ہے۔

اس پر قریب بیٹھے کلدانی نے اپنی داڑھی ہلاتے ہوئے کہا یہ عشتار دیوی ہے جو درحقیقت

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

حفاظت اور تباہی دونوں ہی صفات کی مالک ہے اس کے علاوہ وہ ہماری ملکہ ماندانہ کی محافظ ہے جو اس باعظمت بانوئے بابل کو ساتھ لائی تھی۔ آموری سردار نے اپنے سامنے رکھی انجیروں کی پلیٹ میں ڈالتے ہوئے کہا میں نے تو لوگوں سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ بابل کی سب سے بڑی فاحشہ ہے۔ ان الفاظ پر کلدانی اس طرح بھڑکا جیسے گھوڑا بھڑکتا ہے۔ اور اس نے بھنا کر کہا۔ عشتار کے حق میں ذرا سوچ کر کوئی برا لفظ زبان سے نکالو۔ اس دیوی کا ستارہ زہرہ ہے۔ اس سے سب دیوتا محبت کرتے ہیں کلدانی کی اس گفتگو پر وہ آموری خاموش رہا پر "کوروش نے اس کلدانی کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔

اے کلدانی دوست یہ عشتار دیوی تو بابل کی دیوی ہے۔ پر یہ ازدھاک کے دربار میں کیسے لگی ہوئی ہے۔ اور یہ آرین اس دیوی کو کب سے اور کیسے پوجنا شروع ہو گئے ہیں۔ اس پر وہ کلدانی کہنے لگا تمہارا کہنا درست ہے یہ دیوی آریاؤں کی نہیں ہے بلکہ یہ دیوی بابل سے آئی ہے۔ سنو میرے اجنبی مہمان ہمدان کے بادشاہ ازدھاک کی ہر دلعزیز ملکہ کا نام ماندانہ ہے۔ جس کا تعلق بابل کے شاہی خاندان سے ہے۔ جس وقت ماندان کی ازدھاک سے شادی ہوئی تھی۔ تو ماندانہ بابل سے اپنے ساتھ اس دیوی کو بھی لے کر آئی تھی۔ لہٰذا بادشاہ اپنی ملکہ کو خوش رکھنے کے لئے اپنے دربار میں اس عشتار دیوی کا مجسمہ ضرور رکھتا ہے۔

سب لوگ کھانا شروع کر چکے تھے جبکہ کوروش اور اس کے ساتھیوں نے کھانے کو ہاتھ نہ لگایا تھا۔ کوروش کو کھانا پسند نہ آیا تھا اور اس کی وجہ سے یوناف' بیوسا اور اس کے ساتھیوں نے بھی کھانا شروع نہ کیا تھا۔ اس موقع پر وہ کلدانی اپنا چہرہ کوروش کے قریب لایا اور رازداری میں کہنے لگا۔ دیکھو یار سوداگر کے بادشاہ جلدی سے کھانا شروع کر دو میں نے اندازہ لگایا ہے کہ تمہارے کھانا نہ شروع کرنے کی وجہ سے بادشاہ ازدھاک کئی بار غور سے تمہاری طرف دیکھ چکا ہے۔ جواب میں کوروش کچھ کہنے ہی والا تھا کہ بادشاہ ازدھاک اپنی جگہ سے اٹھ کر کوروش کی طرف آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا کہ ہمارا کھانا بہت بدمزہ ہے جو تم اسے نہیں کھا رہے ہو۔ یا تمہیں اس بات کا ڈر ہے کہ ہم نے اس کھانے میں تمہارے لئے زہر ملا رکھا ہو گا۔

ازدھاک کے ان الفاظ سے مجمع پر ایک تاریکی چھا گئی تھی۔ جبکہ ازدھاک وہاں کھڑا بڑی گرم تیز نگاہوں سے کوروش کو گھورے جا رہا تھا۔ بادشاہ کی اس گفتگو کے جواب میں کوروش کھانا نہ کھانے کے لئے کوئی وجہ پیش کرنا ہی چاہتا تھا کہ ایک ہاتھ اس کی کلائی پر پڑا۔ جس نے اس کا ہاتھ زبردستی کھانے کی طرف بڑھا دیا۔ یہ دیوار کے برابر کھڑے ہوئے مسلح "محافظوں میں سے ایک محافظ کا ہاتھ تھا۔ جو اس طرح کوروش کو کھانوں کی طرف متوجہ کرنے کی غرض سے اپنی پہرے کی جگہ چھوڑ کر وہاں آیا تھا۔ اور زبردستی کوروش کا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھا رہا تھا۔ یہ واقعہ چشم زدن میں پیش آگیا تھا۔ اس محافظ کی اس حرکت کو کوروش نے ناپسند کیا۔ اور غصہ سے آگ بگولہ ہو کر اس نے کچھ اس زور سے ہاتھ پیچھے جھٹکا کہ وہ محافظ لڑکھڑاتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا تھا۔ اس موقع پر کوروش کا ایک محافظ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اس لئے کہ اس نے یہ محسوس کیا تھا کہ اس کے بادشاہ کا ہاتھ زبردستی پکڑ کر کھانے کی طرف بڑھایا گیا ہے اور یہ ان کے بادشاہ کی بے عزتی ہے۔ لہٰذا جس پہرے دار نے کوروش کا ہاتھ پکڑ کر کھانے کی طرف بڑھایا تھا کوروش کے اس محافظ نے اس پہریدار کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اس پہریدار کو ہاتھوں پر اٹھا کر بری طرح زمین پر دے مارا۔

پہرے دار کی پیتل کی ڈھال پتھر کے فرش پر چھن سے جا کر پڑی۔ دیوار کے برابر کھڑے ہوئے سپاہیوں میں دو دوڑ کر آئے۔ اور انہوں نے کوروش کے اس نہتے محافظ کی پیٹھ میں اپنے نیزوں کی انیاں گھونپ دیں۔ اور وہ محافظ ایک لمبی آہ بھرتا ہوا زمین پر گرا اور دم توڑ گیا۔ اپنے محافظ کے مارے جانے پر کوروش غضب ناک ہو گیا۔ اپنی جگہ سے وہ اچھلتا ہوا اٹھا اور جن دو پہریداروں نے اسکے محافظ کو قتل کیا تھا ان پر اس نے حملہ کر دیا تھا کوروش کے پہلے حملہ سے ایک محافظ زخمی ہو گیا اور وہ زخم کھا کر پیچھے بھاگ گیا۔ دوسرا محافظ بھی خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹ گیا تھا۔ اتنی دیر تک سات آٹھ مسلح محافظ کوروش کی طرف بڑھے۔ وہ چاہتے تھے کہ آگے بڑھ کر کوروش پر اپنی تلواریں گرا دیں کہ یوناف اور بیوسا تڑپ کر اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے آگے بڑھے ان دونوں نے تلواریں کھینچ لیں۔ اور وہ ان حملہ آور محافظوں پر ٹوٹ پڑے۔ کوروش نے جب دیکھا کہ اس معاملہ میں یوناف اور بیوسا اسکی مدد کیلئے میدان میں اتر آئے ہیں۔ اس نے بھی اپنی ساری قوت و حوصلہ کو مجتمع کیا۔ یوناف اور بیوسا کے ساتھ وہ بھی محافظوں پر ٹوٹ پڑا تھا۔

تینوں ان سات آٹھ محافظوں کو اپنے سامنے دھکیلتے ہوئے دربار کے ایک کونے میں لے گئے تھے۔ اتنی دیر تک دس بارہ اور محافظ اپنے ہاتھوں میں نیزے لئے یوناف بیوسا اور کوروش کی طرف بھاگے وہ چاہتے تھے کہ پشت سے ان پر حملہ آور ہو جائیں کہ شاہی ایوان میں ایک عورت کی نغمہ بار آواز گونجی "خبردار میں ماندانہ کہتی ہوں یہ کوروش اب میرا فرزند ہے۔ اپنے نیزے ہٹا لو۔ میرے بیٹے کا بال تک بیکا نہ ہونے پائے"۔

بولنے والے گیلری کے پردے کے پیچھے نظروں سے اوجھل تھی۔ لیکن اسکے حکم کی کچھ اس طرح تعمیل کی گئی تھی جیسے بادشاہ ازدھاک کے حکم کی پیروی کی جاتی ہے۔ جب حملہ آور محافظ پیچھے ہٹ گئے۔ تو کوروش یوناف اور بیوسا اس جگہ آئے جہاں کوروش کے ایک محافظ کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر تک کوروش نیچے جھک کر بڑی حیرت اور پریشانی میں اپنے اس محافظ کی لاش دیکھتا

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

رہا۔ اتنی دیر تک ازدھاک کے حکم پر چند محافظ آگے بڑھے اور کوروش کے محافظ کی لاش کو اٹھا کر وہ باہر لے گئے تھے۔ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے اچانک کوروش نے یوناف اور بیوسا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تم جلدی کرو اور میرے ساتھ آؤ ہم تینوں کیلئے یہاں خطرات ہی خطرات ہیں اسکے ساتھ ہی کوروش یوناف اور بیوسا اس دربار سے باہر نکلے۔ اور محل کی غلام گردشوں میں باہر نکلنے کیلئے راستہ کی تلاش میں دوڑنے لگے۔ اچانک ان تینوں نے پیچھے پاؤں کی ایک نرم آہٹ سنی۔ جیسے کوئی انکے تعاقب میں آ رہا ہو جب انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو رات کے اس اندھیرے میں ایک خواجہ سرا درباری پوشاک اور زنانی جوتیاں پہنے انکے پیچھے بھاگتا ہوا آ رہا تھا۔ قریب آ کر اس خواجہ سرا نے کوروش کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تم نے بہت برا کیا کہ دربار کے اندر بادشاہ کی موجودگی میں یہ ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ لیکن تمہاری ماں یعنی قوم ماد کی ملکہ ماندانہ کا دل تمہارے لئے ہمدردی اور شفقت سے لبریز ہے۔ اور سنو ملکہ کا تم تینوں کے لئے حکم یہ ہے کہ رات کے وقت محل کے دروازے بند ہونے تک تم محل کے اندر ہی ایک محفوظ جگہ چھپے رہو۔ اور یہ محفوظ جگہ کون سی ہے اسکی میں نشاندہی کرتا ہوں میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ اس خواجہ سرا کی گفتگو پر کوروش یوناف اور بیوسا نے پہلے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے کچھ فیصلہ کیا پھر وہ نگاہوں ہی نگاہوں میں آخری فیصلہ کرتے کے بعد اس خواجہ سرا کے پیچھے ہو لئے تھے۔

وہ خواجہ سرا ان تینوں کو ایک دروازے سے ایک باغ میں لے گیا جسے ڈھی پر پھیلی ہوئی انگور کی بیل اپنے سائے میں لئے ہوئے تھی۔ اس باغ کے دوسرے سرے پر لکڑی کی ایک باڑ تھی۔ جس کے پتھر کے دروازے کے اوپر ازدھاک بادشاہ کی تصویر کندہ کی گئی تھی۔ جس میں وہ گھوڑے پر سوار ایک شیر پر نیزہ سے حملہ کر رہا تھا۔ پہلی نظر میں کوروش' یوناف اور بیوسا کو یہ خیال نہیں آیا کہ اس تصویر کی معنویت کیا ہے خواجہ سرا نے یہاں پہنچ کر چاروں طرف نظر ڈالی پھر سامنے جو لکڑی کا جنگلا تھا وہ اسکے دروازے پر پہنچا۔ دروازہ بند تھا لیکن خواجہ سرا نے ایک موسلی ہٹا کر کوروش یوناف اور بیوسا کو اشارہ کیا اور ان تینوں کو لے کر اس پھاٹک کی چھوٹی سی کھڑکی سے اندر چلا گیا تھا۔

دوسری طرف جانے کے بعد خواجہ سرا نے ان تینوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ کوئی تمہارے پیچھے نہیں آئے گا پھر محل کی سیاہی مائل دیوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو باڑ ادھر تھی۔ ایک اونچا سا چبوترا دکھایا جس پر ایک سائبان تھا اور کہا ملکہ ماندانہ کے محل پر تلواروں کا پہرا رہتا ہے۔ اس لئے ملکہ کا حکم ہے کہ جب تارے اچھی طرح نکل آئیں پھر تم تینوں اس سے ملو۔ جب کوروش یوناف بیوسا باہر کے دروازے سے نکل کر اندر پہنچ گئے۔ تو ملکہ کے خواجہ سرا نے

جلدی سے دروازے کی کنڈی لگا کر پھاٹک بند کر دیا۔ اس نے تفریح کے انداز میں ان تینوں پر نظر ڈالی۔ پھر وہ انگوروں کی بیلوں کے سائے میں کہیں غائب ہو گیا تھا۔

اس چبوترے کے پاس پہنچ کر کوروش نے پہلی چیز یہ دیکھی کہ زمین پر سموں کے نشان تھے اور پھر یہ دیکھا کہ باغ کے اندر تمام جنگل ہی جنگل ہے۔ پھر وہ تینوں ایک درخت کی طرف بڑھے یہاں رات ہونے کے باوجود قریب ہی جلتی ہوئی مشعلوں کی روشنی کی وجہ سے ہر شے صاف اور عیاں طور پر دیکھی جا سکتی تھی۔ جونہی وہ اس درخت کے نیچے بیٹھنے کو آگے بڑھے بارہ سنگھوں کا جوڑا وہاں سے نکل کر بھاگا۔ اتنے میں ایک جنگلی گدھا سر اٹھائے آیا اور انکے پیچھے پیچھے بھاگتے ہوئے وہ بھی وہاں سے چلا گیا۔ کوروش جو پہاڑی جانوروں کی زندگی سے واقف تھا۔ وہ فوراً سمجھ گیا کہ وہ باغ نہیں ایک شکار گاہ ہے اور یہ کہ بادشاہ ازدھاک نے اپنے محل کے قریب یہ شکار گاہ بنائی ہو گی۔ تاکہ درندوں اور جانوروں کا شکار کرنے کا شوق پورا کر سکے۔

اس چبوترے کے احاطہ سے بارہ سنگھے اور جنگلی گدھا نکل کر بھاگے تو کوروش یوناف بیوسا نے دیکھا کہ اس چبوترے کے اردگرد لکڑی کا ایک مضبوط احاطہ تھا جس میں ایک دروازہ تھا۔ اسی دروازے سے بارہ سنگھوں کا جوڑا اور جنگلی گدھا نکل کر بھاگے تھے کوروش نے احتیاطاً" آگے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا تھا ابھی اس نے ایسا کیا ہی تھا کہ چبوترے کی لکڑی کے باڑ سے قریب ہی ایک شیر دھاڑتے ہوئے نمودار ہوا اور وہ سونگھنے کے انداز میں آگے بڑھتا ہوا لکڑی کی باڑھ کے قریب آ گیا تھا۔ لکڑی کی وہ باڑھ مضبوط ضرور تھی پر کوئی زیادہ اونچی نہ تھی اور اگر شیر بھوکا ہو تو اپنی طاقت و قوت کو استعمال کرتے ہوئے اس باڑھ کو پھلانگ بھی سکتا تھا اس شیر کو لکڑی کی باڑھ کے قریب دیکھ کر کوروش انتہائی پریشان اور فکر مند ہو گیا تھا۔ اس موقع پر یوناف اسکے قریب آیا اور کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہنے لگا۔ سنو کوروش فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اول تو مجھے یقین ہے کہ شیر لکڑی کی یہ باڑھ پھلانگ کر اندر نہیں آئے گا اور اگر یہ آ بھی جاتا ہے تو میں اکیلا اس سے نمٹ لوں گا تم دیکھو گے کہ جس طرح یہ باڑھ پھلانگ کر اندر آتا ہے ویسے ہی میں اس کا خاتمہ کر کے اسے باڑھ کے اوپر سے مردہ حالت میں باہر پھینک دوں گا۔ یوناف کی اس گفتگو سے کوروش کو حوصلہ اور کچھ ہمت ہوئی۔ لہٰذا وہ تینوں گہری نگاہوں سے شیر کو دیکھنے لگے تھے۔ جو آہستہ آہستہ باڑھ کے قریب آ کر رک گیا تھا۔

تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد یوناف نے پھر کوروش کو مخاطب کرتے ہوئے کہا سنو کوروش یہ جنگلی سور یا جنگلی بھیڑیے تو فوراً انسان پر حملہ کر دیتے ہیں لیکن یہ شیر جب تک بھوکا نہ ہو انسان پر حملہ آور نہیں ہوتا۔ یوناف کا کہنا درست ثابت ہوا۔ شیر تھوڑی دیر تک وہاں کھڑا رہا۔ چند لمحے

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

وہاں کھڑا رہتے ہوئے یوناف بیوسا اور کوروش کی طرف دیکھتا رہا اور پھر وہ ذرا سا ہٹا اور زمین پر لیٹ گیا۔ اس طرح کہ اسکا سر پھاٹک کی کھڑکی کی طرف تھا۔ شیر کے لیٹنے کے بعد وہ تینوں بھی چبوترے پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگے تھے۔

شکار گاہ کے باہر اب پہریدار دو دو مل کر پہرہ دینے لگے تھے۔ انہوں نے اپنے کندھوں پر نیزے اٹھا رکھے تھے۔ کبھی کبھار ٹھہر کر شکار گاہ میں بھی جھانک کر دیکھ لیتے تھے۔ کوروش یوناف بیوسا کو انکے ہنسنے کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ بہرحال وہ تینوں چبوترے پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگے تھے کہ کب چاند طلوع ہو اور ملکہ ماندانہ ان سے ملنے کیلئے آئے۔

اچانک یوناف بیوسا اور کوروش چونک سے پڑے تھے۔ جس کھڑکی کے اندر سے ملکہ کا خواجہ سرا نے لکڑی کی باڑھ کے چبوترے کے اندر انہیں لایا تھا۔ اس چبوترے کی اس کھڑکی کی طرف دو پہریدار آتے دکھائی دیئے۔ وہ شیر کے بالکل قریب آ گئے تھے۔ یوناف انہیں آواز دے کر مطلع کرنا چاہتا تھا کہ ان میں سے ایک کے نیزے کی انی اچانک زمین پر لیٹے ہوئے شیر کی دم میں کھب گئی۔

اس پر شیر اٹھا اور گرجتا ہوا ان دونوں پہریداروں پر حملہ آور ہو گیا تھا۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے یوناف فوراً حرکت میں آیا بھاگ کر لمبی جست لگائی لکڑی کی باڑھ کو پار کرتا ہوا وہ شیر اور ان پہریداروں کے درمیان حائل ہو گیا۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے شیر نے ان پہریداروں کو فراموش کر کے یوناف پر حملہ کر دیا۔ شیر نے ایک غصیلی اور لمبی جست لگا کر یوناف پر حملہ کیا تھا۔ لیکن یوناف بھی مستعد اور چوکنا تھا۔ جونہی شیر نے اس کے اوپر جست لگائی۔ اس نے اسے ہوا کے اندر ہی اپنے دونوں ہاتھوں کی گرفت میں لے کر فضا میں معلق کر دیا تھا پھر اس نے شیر کو ایک قریبی درخت سے پٹخ مارا تھا۔

یوناف کے اس طرح پٹخنے سے شیر زخمی ہو گیا۔ وہ دوبارہ یوناف پر حملہ کرنے کے بجائے شکار گاہ میں ادھر ادھر بھاگتے اور دھاڑتے ہوئے ایک طوفان اور شور کھڑا کرنے لگا تھا۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے دونوں پہریدار فوراً اپنی جانیں بچانے کیلئے وہاں سے بھاگ گئے تھے۔

گو ابھی چاند طلوع نہ ہوا تھا اور چاند طلوع ہونے کے بعد ہی ملکہ نے ملنے کا وعدہ خواجہ سرا کے ذریعے سے کیا تھا۔ لیکن اب وہاں ٹھہرنا اور رکنا خطرے سے خالی نہ تھا۔ کیونکہ شیر زخمی ہو کر پوری شکار گاہ کے اندر دھاڑتا ہوا بھاگ رہا تھا۔ لہٰذا کوروش اب یہ خطرہ محسوس کر رہا تھا کہ شیر دوبارہ بھی ان پر حملہ آور ہو سکتا ہے۔ اگر وہ حملہ آور نہ بھی ہو تب بھی وہ شکار گاہ کے اندر شور کر رہا ہے بادشاہ کے محافظ اسے پکڑنے کی کوشش کریں گے یا اسکا شکار کر کے اس کا خاتمہ کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ وہ اس شکار گاہ کے اندر دوسرے جانوروں کو نقصان نہ پہنچائے۔

شکار گاہ کے باہر اب شور اٹھانا شروع ہو گیا تھا۔ یوناف کوروش اور بیوسا ایک دوسرے سے مشورہ کرنے کے بعد محل کی دیوار کی طرف بھاگے۔ ظاہر ہے اندھیرے میں ایسی جگہ جہاں کا پتہ نہ ہو دوڑنا بے معنی ہے۔ وہ تینوں دیوار کے پاس آئے انہوں نے دیکھا کہ دیوار کے اندر سے کچھ پتھر بڑی ترتیب کے ساتھ باہر کو نکلے ہوئے تھے۔ جنکی مدد سے دیوار کے اوپر چڑھا جا سکتا تھا لہٰذا تینوں اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو مضبوطی سے جماتے ہوئے محل کی اس دیوار پر چڑھنے لگے تھے۔ جب وہ دیوار پر کافی اونچائی پر چلے گئے تو انہوں نے دیکھا کہ شکار گاہ کے ارد گرد مشعل جلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ شکار گاہ میں شیر اس طرح دھاڑتے ہوئے بھاگ رہا تھا۔ اور انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ محل کی اس دیوار کے اوپر بالکونی میں عورتوں کے سر نظر آتے دکھائی دے رہے تھے۔ ان عورتوں کے چہروں پر نقاب نہ تھی۔ اس سے ان تینوں نے یہ اندازہ لگایا کہ یہ کنیزیں ہیں جب وہ دیوار کے اوپر گئے اور کنیزوں نے ان تینوں کو دیوار پر چڑھتے ہوئے دیکھا۔ تو وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئیں۔

یوناف بیوسا اور کوروش ان کنیزوں کے پیچھے بھاگنے لگے تاکہ وہ دیکھیں کہ وہ کس طرف جاتی ہیں۔

وہ کنیزیں بھاگتی ہوئیں ایک ایوان میں داخل ہوئیں۔ اور اس ایوان کے سفید پردوں کے پیچھے جا کر چھپ گئیں۔ یکایک اس ایوان کی سفید روشنی سے یوناف بیوسا اور کوروش کی آنکھیں چندھیا گئیں تھیں۔ اس ایوان کی دیواروں پر سفید ریشم کے پردے آویزاں تھے۔ اور متعدد فانوسوں کے شعلوں کی روشنی ان سفید پردوں پر پڑ رہی تھی۔ ایوان میں سنگ مرمر کے تخت پر ایک عورت بے حس و حرکت سیدھی بیٹھی تھی۔ اور اسکے پاؤں اسکے سامنے سنگ مرمر کے دو شیروں کے سروں پر رکھے تھے۔ پہلی نظر میں یوناف بیوسا اور کوروش کو یوں لگا جیسے وہ کسی دیوی کا مجسمہ ہو۔ لیکن ان تینوں نے ابروؤں کے محراب میں اسکی آنکھیں سیاہی مائل عقیق کی سی دیکھیں تب انہیں یقین ہو گیا کہ وہ مجسمہ نہیں بلکہ کوئی عورت ہے۔ یوناف بیوسا اور کوروش نے یہ بھی دیکھا کہ سنگ مرمر کے تخت پر بیٹھی اس عورت کے گرد کنیزیں طواف کر رہی تھیں اس احتیاط کے ساتھ کہ اسے چھوئیں نہیں باہر اندھیرے میں ابھی تک شیر کی غضبناک گرج سنائی دے رہی تھی اور وہ تینوں یہ محسوس کر رہے تھے کہ شیر بری طرح زخمی ہے اور اب یا تو اسے پکڑ کر کہیں بند کر دیا جائے گا یا اسے شکار گاہ کے اندر مار ڈالا جائے گا جب وہ سنگ مرمر کے تخت پر بیٹھی عورت کے قریب گئے تو انہوں نے دیکھا کہ اس عورت کی آنکھیں آہستہ آہستہ کھلتی دکھائی دی تھیں یوناف بیوسا اور کوروش نے ایوان کے اس ماحول اور کنیزوں کو دیکھتے ہوئے یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ سنگ مرمر کے تخت پر بیٹھی ہوئی وہ عورت ضرور ملکہ "ماندانہ" ہے۔

یوناف بیوسا اور کوروش ملکہ ماندانہ کے سامنے آ کر کھڑے ہوئے تو ملکہ نے اپنے دائیں ہاتھ

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ے اپنے بائیں پہلو میں بیٹھی ہوئی چند کنیزوں کی طرف مخصوص اشارہ کیا جس کے جواب میں ان کنیزوں میں سے کچھ اٹھیں اور یوناف بیوسا اور کوروش کی طرف بڑھنے لگی تھیں ان تینوں کو ان کے بازوؤں سے پکڑ کر وہ ایک دوسرے ایوان کیطرف لے گئیں تھیں جہاں پانی سے بھرا ہوا ایک طشت رکھا تھا اور پاس ہی صاف سوتی کپڑوں کی پوشاکیں آویزاں تھیں اور یہ طشت جو پانی سے بھرا ہوا رکھا تھا ایک چھوٹے حوض کی مانند دکھائی دیتا تھا اور محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اس طشت کے اندر پانی بہہ رہا ہو لیکن یہ پانی صرف سونے کے آبدان میں بھرا ہوا تھا اور بہہ نہیں رہا تھا ان کنیز لڑکیوں نے پہلے ان تینوں کے ہاتھ منہ دھلائے اور پھر دو کنیزیں بیوسا کو پکڑ کر ایک چھوٹے سے کمرے کی طرف لے گئیں تھیں اور ان کے پیچھے ایک تیسری کنیز بھی تھی جو ایک نئی پوشاک بھی اس طرف لے گئی تھی جبکہ باقی ماندہ کنیزیں جلدی جلدی یوناف اور کوروش کے اوپر کے کپڑے اتار کر انہیں ئی پوشاکیں پہنانے لگی تھی تھوڑی دیر تک وہ کنیزیں بیوسا کو بھی باہر لے آئیں۔

اس کے بعد ان کنیزوں نے ان تینوں کے بالوں میں کنگھی کی اپنے نرم و نازک ہاتھوں سے آہستہ آہستہ ان کے سر منہ اور شانوں اور ہاتھ پاؤں پر مالش کرتی جاتیں اور مسکراتی جاتی تھیں اس طرح ان کی تھکن اور پریشانی دور اور طبیعت بحال ہو گئی تھی اور غصے غضب اور طیش کا وہ طوفان جو س وقت ان تینوں پر سوار تھا وہ جاتا رہا تھا۔ ان کنیزوں کے حسن و اخلاق اور کارکردگی دیکھ کر یہ ندازہ لگایا جا سکتا کہ قوم ماد کی ملکہ ماندانہ نے اپنی کنیزوں کو خوب تربیت دے رکھی ہے۔

ان تینوں کی پوشاکیں تبدیل کرنے کے بعد جب کنیزیں ان تینوں کو باہر اس ایوان میں لائیں ہاں پہلے "ملکہ ماندانہ سنگ مرمر کے تخت پر بیٹھی ہوئی تھی اب انہوں نے دیکھا وہ ایوان خالی تھا ہاں نہ ملکہ تھی نہ دوسری کنیزیں وہ کنیزیں ان تینوں کو لے کر اب ایک دوسرے ایوان کی طرف ئیں جب وہ تینوں اس ایوان میں داخل ہوئے تو انہوں نے محسوس کیا کہ وہ ایوان بھی سفید سنگ رمر کا تھا لیکن اس کے فرش پر ایسے نرم قالین بچھے تھے کہ ان کے پاؤں کی چاپ تک نہ سنائی دیتی ی اس کمرے میں کوئی فانوس روشن نہ تھا تاہم فانوس کے بجائے ایک مدھم روشنی پردے کے چھے سے دھوئیں کے ان مرغولوں پر پڑ رہی تھی جو عنبردانوں میں سلگتی ہوئی خوشبو سے بلند ہو کر ان کی فضا میں لہرا رہے تھے۔

ایوان کے اندر ایک دل نواز خوشبو پھیلی ہوئی تھی اور اس ایوان کی سامنے والے حصے میں ملکہ رانہ سنگ مرمر ہی کے تخت پر جلوہ افروز تھی اس کے چہرے پر پہلے کی طرح آنچل ڈالا ہوا تھا یہ چل اس جھالر دار دوپٹے کا تھا جس کا ایک پلو اس کے سر اور منہ پر اور دوسرا اس کے شانوں پر سے ں کے جسم پر پڑا تھا اور وہ ایک اونی لباس پہنے ہوئے تھی کیونکہ ملکہ ماندانہ نے اپنا چہرہ ڈھانپ رکھا تھا لہٰذا یوناف بیوسا اور کوروش یہ اندازہ نہ کر سکتے تھے کہ ملکہ کی عمر کیا ہے اور یہ کہ اپنے تینوں مہمانوں کے بارے میں اس کے کیا انداز اور جذبات ہیں۔

تھوڑی دیر تک اس ایوان کے اندر خاموشی رہی پھر ملکہ کی شہد بھری شیریں آواز اس ایوان کے اندر بلند ہوئی اور ان تینوں کی سماعت سے ٹکرائی ملکہ کہہ رہی تھی اے کوروش' اے آریائی نسل کے عظیم فرزند جو کچھ تیرے ساتھ اس محل کے اندر حادثہ پیش آیا اس کے لئے میں شرمندہ ہوں پر یہ تو کہو کہ تمہارے ساتھ یہ جو دوسرا جوان ہے اور یہ لڑکی ہے یہ کون ہیں کیا یہ تمہارے کوئی ساتھی اور تمہارے رازداں ہیں اس پر کوروش نے دست بستہ ہو کر ملکہ ماندانہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اے بابل کی بیٹی اور قوم ماد کی عظیم ملکہ یہ جو جوان میرے ساتھ ہے اس کا نام یوناف اور یہ جو لڑکی اس کے ساتھ ہے اس کی بیوی ہے اور اس کا نام بیوسا ہے تم اس جوان کو میرا دوست میرا رفیق اور میرا بھائی سمجھ سکتی ہو اور یہ جو لڑکی اس کے ساتھ ہے جس کا نام میں نے بیوسا بتایا ہے اسے تم میری بہن کہہ کر پکار سکتی ہو اے ملکہ ماندانہ یہ دونوں ایسے ہیں کہ ہر برے وقت میں ہر تکلیف ہر اذیت اور ہر ضرورت کے وقت میں ان پر بھروسہ اور اعتماد کر سکتا ہوں دوسرے الفاظ میں ان سے متعلق یوں بھی کہہ سکتی ہو کہ یہ دونوں میرے دائیں اور بائیں بازو ہیں۔

ملکہ پھر بولی اور کہنے لگی سنو کوروش میں نہیں جانتی کہ شاہی ایوان ضیافت میں میں نے تمہاری حمایت کیوں کی میں سمجھتی ہوں کہ تم اپنی نادانی اور جسارت کے بعد اس ایوان ضیافت میں مجھے بے یار و مددگار نظر آتے تھے لہٰذا میں تمہاری حمایت پر اتر آئی اور یہ بھی لکھ رکھو کہ میرا کوئی فرزند نہیں اور نہ کوئی میری بیٹی ہے لیکن اب میں سمجھتی ہوں کہ تم تینوں میں سے دو میرے بیٹے اور ایک میری بیٹی ہے اور میں تین بچوں کی خوش قسمت ماں ہوں کیا تم تینوں مجھے اپنی روحانی ماں بنانے کے لئے تیار ہو ملکہ کے اس سوال پر کوروش نے سوالیہ انداز میں یوناف کی طرف دیکھا جواب میں یوناف نے جب اثبات میں سرہلا دیا تو کوروش ملکہ کو مخاطب کر کے کہنے لگا اے قوم ماد کی عظیم ملکہ ہم تینوں تمہیں اپنی روحانی ماں سمجھتے ہیں شاید تمہیں خبر نہ ہو کہ میں چھوٹا ہی تھا جب میری ماں مر گئی تھی اور میں اسے دیکھ بھی نہ پایا تھا اور یہ جو دونوں میاں بیوی یعنی یوناف اور بیوسا میرے ساتھ ہیں ان کا بھی اس دنیا میں کوئی عزیز رشتہ دار نہیں ہے لہٰذا ہم تینوں خوش قسمت ہیں کہ آپ کی صورت میں ہمیں ایک نیک اور شفیق ماں مل گئی ہے۔

ایوان میں تھوڑی دیر تک پھر خاموشی رہی یہاں تک کہ ملکہ ماندانہ پھر بولی اور کہنے لگی تم تینوں اس بات پر بھی پریشان ہو گے کہ جب میں نے ایوان ضیافت میں کڑکتی ہوئی آواز میں محافظوں کو تم تینوں پر حملہ آور ہونے سے روک دیا تو وہ ایک دم اپنے ہتھیاروں کو جھکاتے ہوئے پیچھے ہٹ

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

گئے تھے اور ماد کا شہنشاہ ازدھاک بھی میرے اس حکم کے سامنے کوئی اعتراض نہ کھڑا کر سکا تھا سنو میرے بچو قوم ماد کا بادشاہ ازدھاک میرے سامنے یوں چپ اور خاموش رہنے پر مجبور ہے اس لئے کہ میں کوئی عام عورت نہیں جو اس کے عقد میں دے دی گئی تھی بلکہ میں بابل کی عظیم سلطنت کی شہزادی تھی جسے کمال کروفر اور شان و شوکت کے ساتھ ازدھاک کے ساتھ بیاہا گیا تھا لہٰذا ازدھاک اس لئے بھی میرے فیصلوں کے خلاف زبان نہیں کھول سکتا کہ اسے خدشہ اور ڈر ہے کہ اگر اس نے ایسا کیا تو بابل کی سلطنت کہیں اس کے خلاف کوئی قدم اٹھانے پر مجبور نہ ہو جائے یہاں تک کہنے کے بعد ملکہ ماندانہ پھر خاموش ہو گئی تھی۔

اس خاموشی میں وہ تینوں ملکہ ماندانہ کی طرف دیکھ رہے تھے مدھم روشنی میں ملکہ کی آنکھوں کو غور سے دیکھنا پھر اس کے خیالات کا اندازہ لگانا مشکل تھا اور دوسری طرف خوشبوؤں کا دھواں ان کے حلق میں بھر کر عجیب سا سماں پیش کر رہا تھا ہلکی ہلکی روشنی اور چاروں طرف پھیلی ہوئی خوشبو کے اندر ان تینوں کو ملکہ ماندانہ ایک پجارن کی حیثیت میں نظر آ رہی تھی جو ایک شکار کی قربانی سے نیک شگون لے کر خوش ہو رہی ہو ان تینوں میں سے ابھی تک کسی نے بھی ملکہ ماندانہ کے اس رویے اور حمایت پر اس کا شکریہ ادا نہیں کیا تھا۔ تاہم یوناف پہلی بار بولا اور ملکہ کو مخاطب کر کے کہنے لگا اے قوم ماد کی عظیم ملکہ اور ہم تینوں کی مادر ہم تینوں تمہاری اس حمایت مدد خلوص اور شفقت کے انتہائی مشکور اور ممنون ہیں ہم خوش اور مسرور ہیں کہ ان اجنبی سرزمینوں کے اندر ہمیں قوم ماد کی انتہائی شان و شوکت والی ملکہ کی خوشنودی حاصل ہوئی ہے۔

یوناف کا یہ جواب سن کر ملکہ ماندانہ کے چہرے پر دور دور تک خوشیاں اور اطمینان بکھر گیا تھا پھر اس نے پہلے کی طرح اپنے قریب کھڑی ہوئی ایک کنیز کو مخصوص اشارہ کیا جواب میں وہ کنیز وہاں سے اٹھی ایوان کے ایک کونے کی طرف گئی اور وہاں سے تین چمکتے ہوئے خنجر لے آئی اور وہ تینوں خنجر اس نے باری باری یوناف بیوسا اور کوروش کو تھما دیئے تھے ان تینوں نے دیکھا میان میں ڈلے ان خنجروں کا دستہ سونے کا تھا جس پر عورت کے سر اور شیر کے دھڑ کی شکل بنی ہوئی تھی ابھی وہ ان خنجروں کا جائزہ ہی لے رہے تھے کہ ملکہ ماندانہ کی آواز پھر اس ایوان میں گونجی وہ کہنے لگی یہ خنجر میری طرف سے تم تینوں کے لئے نشانی ہیں انہیں ہمیشہ اپنی پیٹی میں لگا کر رکھنا اگرچہ یہ خنجر تمہارے بہترین ہتھیاروں میں شامل نہیں ہو سکتے لیکن ماد کی ملکہ کی طرف سے محبت اور حمایت کی یہ ایک علامت تمہارے پاس رہے گی اب تم تینوں اس شخص کی طرف روانہ ہو سکو گے جو ماد کی سلطنت میں تمہاری مدد کر سکتا ہے اس شخص کا نام ہارپیگ ہے اور وہ قوم ماد کی مسلح افواج کا سپاہ سالار ہے وہ تم تینوں کو شاید ایک مہم سونپے مجھے امید ہے کہ تم تینوں اس مہم سے فتح مند اور کامیاب لوٹو گے

اسی طرح تم قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک کے غضب سے بچ کر اس کی محبت اور حمایت حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہو پھر ملکہ ماندانہ کے اشارے پر تین کنیزیں حرکت میں آئیں اور ان تینوں کے ہاتھ پکڑ کر وہ ایوان سے باہر نکال لے گئی تھیں۔

جس وقت ایوان سے نکل کر کنیزیں ان کا ہاتھ تھامے اندھیرے میں ایک طرف لے جا رہی تھیں اس وقت ان کنیزوں کے لمس کی وجہ سے وہ تینوں ایک بے خودی کے سے عالم میں ان کے ساتھ چلے جا رہے تھے ان تینوں کو اس موقع پر اپنے تن بدن میں نشاط اور سرور کی ایک کیفیت دوڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی ان کنیزوں نے ان کے ہاتھ پکڑ کر ایک تنگ زینے سے اتارا اور نیچے ایک جگہ پہنچا دیا جہاں ایک چراغ ٹمٹما رہا تھا اور اس کے پاس ایک خواجہ سرا کھڑا اونگھ رہا تھا۔

اسی دوران پیچھے سے ایک قوی ہیکل آدمی آیا جس نے ان تینوں کو نظر جما کر سر سے پاؤں تک غور سے دیکھا یہ شخص معمولی چمڑے کی ایک جیکٹ پہنے ہوئے تھا اس کے زرد چہرے پر تھکن کے آثار تھے اس نے خاموشی سے خواجہ سرا کو اشارہ کیا جو چراغ ہاتھ میں لے کر جلدی سے باغ کی طرف گیا فوراً ہی وہ شخص حرکت میں آیا اپنے سر پر اپنا خود پہن کر اپنا زربفت کا چغہ اس نے زیب تن کیا پھر اس نے یوناف بیوسا اور کوروش کے منہ اور آنکھوں پر کپڑے باندھ دیئے۔ یوناف بیوسا اور کوروش نے یہ اندازہ لگایا کہ وہ شخص ضرور قوم ماد کی افواج کا سپہ سالار ہارپیگ ہو گا پھر وہ شخص ان تینوں کو لے کر ایک طرف روانہ ہو گیا تھا۔

ایک صحن میں پہنچ کر ہارپیگ نے ان تینوں کی آنکھوں اور منہ سے کپڑا کھول دیا ان تینوں نے دیکھا وہ ایک صحن تھا جہاں ایک رتھ کھڑا تھا جس کے اندر خچر جتے ہوئے تھے اور رتھ کے قریب ہی ایک شخص اونگھ رہا تھا شاید وہ اس رتھ کا رتھ بان تھا جب وہ ہارپیگ کے ساتھ تینوں وہاں پہنچے تو چونک کر وہ رتھ بان اٹھ کھڑا ہوا اور رتھ میں اپنی جگہ پر بیٹھ گیا اس موقع پر یوناف نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے یہ اندازہ لگایا کہ رات کا اب کافی حصہ جا چکا تھا اور صبح ہونے کے قریب تھی محل کے اندر جو ان کی آنکھوں کے اندر خوشبو کے باعث غنودگی سی اور بدحواسی طاری ہو رہی تھی اب وہ صحن میں آ کر سرد ہوا کے باعث جاتی رہی تھی پھر ہارپیگ نے ان تینوں کو رتھ میں سوار ہونے کا حکم دیا۔

ہارپیگ کے کہنے پر تینوں رتھ میں بیٹھ گئے پھر کوروش نے ہارپیگ کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا اگر میں غلطی پر نہیں تو تمہارا نام ہارپیگ ہے کیا تم بتاؤ گے کہ تم ہمیں اس رتھ پر بٹھا کر کہاں لے جاؤ گے اس پر ہارپیگ نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا ہم تمہیں وہاں لے جائیں گے جہاں ملکہ کی مرضی ہے۔

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کوروش تھوڑی دیر خاموش رہا پھر اس نے دوبارہ ہار پیگ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا سنو ہار پیگ اس رتھ کے جانوروں کو ہانکنے سے پہلے میرے دو سوالوں کے جواب دو اول یہ کہ جب میں اور میرے یہ دو ساتھی ملکہ کے محل سے ملحقہ شکار گاہ میں داخل ہوئے تو اس شکار گاہ کے اندر جب شیر جیسا درندہ کھلا گھومتا تھا تو ہم تینوں کو وہاں کیوں رکھا گیا تھا۔ اس پر ہار پیگ مسکرا کر کہنے لگا وہاں شیر اور کوئی دوسرا درندہ کھلا نہیں گھومتا بلکہ شیر اس شکار گاہ کے اندر اپنے پنجرے میں بند رہتا ہے اور صرف خاص موقع پر جب کہ شکار کیا جانا ہوتا ہے تو اس وقت اس پنجرے سے نکال کر شکار گاہ کے اندر کھلا چھوڑا جاتا ہے جب تم تینوں اس شکار گاہ کے اندر داخل ہوئے تو تم تینوں نے اندازہ لگایا ہو گا کہ وہاں جنگلی گدھوں اور بارہ سنگھوں کے علاوہ کچھ نہیں تھا ہاں کچھ لوگ جو شاہی ایوان کے اندر تمہارے ساتھ دشمنی اور عناد رکھتے ہیں انہوں نے شیر کو پنجرے سے نکال دیا تھا تاکہ وہ تم تینوں پر حملہ آور ہو اور تم تینوں کا خاتمہ کر دے لیکن تمہاری خوش قسمتی کہ تمہارے ساتھی نے تمہیں اس حملے سے بچا لیا اور جب ایوان میں یہ خبر پہنچی کہ شیر شکار گاہ کے اندر کھلا گھومتا پھر رہا ہے تو پھر کچھ مسلح جوانوں کو اس پر قابو پانے کیلئے شکار گاہ میں داخل کیا گیا تھا میرے خیال میں اب تک یا تو اس شیر کا خاتمہ ہو چکا ہو گا یا اسے ڈرا دھمکا کر ان مسلح جوانوں نے دوبارہ اسکے پنجرے میں بند کر دیا ہو گا۔

ہار پیگ کے خاموش ہو جانے کے بعد کوروش نے پھر بولتے ہوئے کہا سنو ہار پیگ جس طرف تم مجھے لے جا رہے ہو وہاں جا کر میرے اور میرے ان ساتھیوں کے ذمے کیا کام ہو گا اس سوال پر ہار پیگ نے چند ثانیوں کے لئے کچھ سوچا پھر وہ کہنے لگا سنو کوروش میں تمہیں ہمدان شہر کی لشکر گاہ میں لے جاؤں گا وہاں تم تینوں کے ساتھ ایک خاصا بڑا لشکر کر دیا جائے گا اس لشکر میں میرا بیٹا بھی شامل ہو گا جو تم تینوں کی رہنمائی کرے گا اور تمہیں ان برف پوش پہاڑوں کی طرف لے جائے گا جہاں انسانی تمدن کی روشنی کے آگے دریائے شور کے اس طرف ان گنت قبائل آوارہ گردی میں زندگی بسر کرتے ہیں تم اس لشکر کے ساتھ ان پر حملہ آور ہو کر اور ان کے خلاف کامیابی اور کامرانی حاصل کر کے شہرت و عظمت حاصل کر سکتے ہو اور جب تم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے تو شاہی ایوان کے اندر کھانا کھانے کے دوران شاہی محافظوں کے ساتھ جو تم سے غلطی ہوئی تھی وہ غلطی تمہاری معاف کی جا سکتی ہے تمہیں قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک کی نظروں میں ہر دلعزیز بنانے کے لئے ملکہ ماندانہ نے یہ ترکیب استعمال کرنے کا ارادہ کیا ہے میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ جب تم لشکر کے ساتھ ان باغی اور سرکش قبائل پر حملہ آور ہو گے اور ان کے خلاف تم فتح حاصل کرنے میں کامیاب رہے تو پھر بادشاہ تمہاری ہر غلطی تمہارا ہر قصور معاف کر کے تمہیں اپنے بیٹوں

کی طرح ہر دلعزیز رکھے گا اس لئے کہ باغی قبائل ماضی میں قوم ماد کے لئے مصائب اور دشواریوں کا باعث بنتے رہے ہیں ان کی سرکوبی کے لئے بڑے بڑے لشکر بھیجے گئے لیکن کوئی بھی لشکر انہیں اپنے سامنے زیر نہیں کر سکا لہٰذا تم اگر ایسا کر سکے تو پھر بادشاہ تمہارے ہر قصور کو معاف کر دے گا اور اگر تم ایسا نہ کر سکے تو پھر یاد رکھو ان سرزمینوں کے اندر تمہاری زندگی کے لئے ہمیشہ خطرہ باقی رہے گا۔

کوروش نے ہار پیگ کی اس گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا جبکہ ہار پیگ نے رتھ بان کو اشارہ کیا جس پر رتھ بان نے رتھ کی خچروں کو ہانک دیا تھا یوں وہ رتھ ہار پیگ کے ساتھ ان تینوں کو لے کر آہستہ آہستہ ایوان شاہی سے دور ہوتا ہوا لشکر گاہ کی طرف بڑھنے لگا تھا۔

رتھ اب محل کے نیچے تیزی سے نشیب میں اترتی جا رہی تھی ان کے دائیں جانب آسمان پر تاریکی میں صبح کی سفیدی نمایاں ہونے لگی تھی بائیں جانب کو ہستان الوند کی بلند برف پوش چوٹیوں پر پو پھٹ رہی تھی شفق بڑی تیزی سے آسمان کے حاشیوں پر پھیلنے لگی تھی ہمدان شہر کے شمالی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے وہ ایک بہت بلند مینارے کے پاس آ گئے تھے اس مینارے کی عمارت اور بلندی کو دیکھتے ہوئے کوروش بڑا متاثر ہوا اور ہار پیگ سے مسکرا کر کہنے لگا اس مینارے کو ہمارا موجودہ بادشاہ ازدھاک ہی تعمیر کرا رہا ہے اور اس کے جاہ و جلال کی یادگار کے طور پر یہ مینار ہمدان شہر میں تعمیر کیا جا رہا ہے اصل میں یہ بابل کے مشہور مینار زاگردس کی نقل ہے بابل کا یہ زاگردس نام کا فلک بوس مینار در اصل ایک عبادت گاہ ہے بابل کے اسی مینارے کی نقل کرتے ہوئے یہاں بھی ویسا یہ مینار تعمیر کیا جا رہا ہے اس مینارے کی پہلی منزل جو بہت مضبوط اور مستحکم بنی ہوئی ہے سیاہ رنگ کی ہے دوسری منزل سفید تیسری منزل انسان کے خون کی طرح سرخ چوتھی منزل نارنجی پانچویں جو کہ آسمان سے باتیں کر رہی ہے ارغوانی اور اس کے اوپر چھٹی منزل ہے جو خالص چاندی کی اور اس کے بعد کی منزل ابھی سونے سے بنائی جانے والی ہے۔

جب ان کا رتھ عین اس مینار کے پاس پہنچا تو انہوں نے دیکھا کہ مینارے کے آس پاس نہ کوئی کاریگر تھا اور نہ کوئی کام کرنے والا البتہ ایک آدمی تن تنہا مینارے سے تھوڑی دور ہٹ کر کھڑا نظر آ رہا تھا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ کوئی اجنبی ہو جو طلوع ہوتے ہوئے سورج کی طرف منہ کر کے عبادت میں مشغول ہو اس ساکت اور خاموش آدمی کے پاس ہار پیگ نے رتھ کو رکوا لیا تھوڑی دیر تک وہ اس اجنبی شخص کو سر سے پاؤں تک دیکھتا رہا کیونکہ فصیل کا دروازہ وہاں سے بالکل قریب تھا اور فصیل کے دروازے کے محافظ ہار پیگ کو دیکھ چکے تھے لہٰذا وہ اس کے لئے فصیل کا دروازہ کھولنے لگے تھے اس موقع پر کوروش نے ہار پیگ کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا اس مینار نما عمارت پر چڑھیں تو بے شمار سیڑھیاں چڑھنی پڑتی ہوں گی۔

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس پر ہار پیگ نے بڑی بے توجہی سے وضاحت کرتے ہوئے کہا اس کی بہت سی سیڑھیاں ضرور چڑھنی پڑتی ہیں لیکن یہ عمارت ہر آنے والے کو اہل ماد کے بادشاہ کی شان و شوکت کا تصور دلاتی ہے جب اس عمارت کی آخری منزل جو سونے کی ہو گی بن جائے گی تو مادی سلطنت کا استحکام مکمل نظر آئے گا اس موقع پر وہ شخص جو سرمئی پوشاک پہنے مینار کے سامنے اور ان کے رتھ کے قریب ہی کھڑا تھا آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے ہوئے ہار پیگ کی طرف بڑھا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا جب اس مینار کی آخری منزل سونے کی تعمیر کی جا چکے گی تو مادیوں کی سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی اور ان کی بادشاہت کا خاتمہ ہو جائے گا اس لئے کہ ہم نے زرتشت کو ایسے ہی کہتے ہوئے سنا ہے۔

جب وہ اجنبی نوجوان خاموش ہوا تو کوروش نے ہار پیگ کو فوراً مخاطب کرتے ہوئے پوچھ لیا اے ہار پیگ یہ جوان کون ہے اور یہ کس زرتشت کی بات کرتا ہے جس نے اس مینار اور قوم ماد کے متعلق پیش گوئی کر رکھی ہے اس پر بڑی نفرت اور کمینگی کا اظہار کرتے ہوئے وہ کہنے لگا یہ زرتشت بے ہودہ اور بے سروپا لوگوں کا پیغمبر تھا اور سرکش اور باغی تھا جو لوگ اسے مانتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں انہیں ہم معبد کہہ کر پکارتے ہیں اس کے ساتھ ہی ہار پیگ نے فصیل کے دروازے کے محافظوں کو اشارے سے اپنے پاس بلایا جب وہ اس کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے تب ہار پیگ نے فوراً حکم دیا کہ اس معبد کے کپڑے اتار کر اس کے شانوں پر جوا رکھ کر اس کے بازو اس جوئے سے باندھ دیئے جائیں اور اس کے برہنہ جسم پر کوڑے لگائے جائیں یہاں تک کہ اس کا جسم لہولہان ہو جائے جب ہار پیگ کے حکم پر شہر پناہ کے محافظ اس نوجوان معبد کو خوب مار چکے تو کوروش نے ہار پیگ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اگر میں قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک کی جگہ ہوتا تو میں ضرور اس معبد کو اپنے ایوان میں بلاتا اور اس سے پوچھتا کہ تجھے کیا تکلیف ہے جو تو قوم ماد اور ان کی سلطنت کے خلاف گفتگو کرتا ہے اس پر ہار پیگ نے چڑ کر کہا تو چونکہ ازدھاک نہیں ہو لہٰذا تم ایسا کرنے کے مجاز نہیں ہو ہار پیگ کے اس خشک جواب پر کوروش خاموش ہو کر رہ گیا تھا۔

جب وہ ہار پیگ کے ساتھ ہمدان کی لشکر گاہ میں پہنچے تو جس لشکر نے اس مہم کے لئے کوروش کے ساتھ روانہ ہونا تھا وہ لشکر وہاں پہلے سے کھڑا تھا اور اس لشکر کے سامنے اس وفد کے ارکان بھی ایک طرف کھڑے ہوئے تھے جو کوروش کے ساتھ پارسا گرد سے آئے تھے اس لشکر کے سامنے ایک جوان کھڑا تھا جس کے قریب آ کر ہار پیگ کے اشارے پر رتھ بان نے رتھ کو روک دیا اور پھر ہار پیگ نے سب کو نیچے اترنے کا اشارہ کیا جب وہ سب نیچے اتر گئے تو ہار پیگ نے لشکر کے سامنے کھڑے ہوئے اس جوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا یہ میرا بیٹا دارتان ہے اور یہ اس مہم

میں تمہاری رہنمائی کرے گا اور سنو کوروش اگر تم اپنی اس مہم میں کامیاب لوٹے تو تم قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک کی نظروں میں عزت و وقار حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے اور اگر تم اس مہم سے ناکام لوٹے تو پھر بادشاہ کے ایوان ضیافت میں تمہاری وجہ سے جو حادثہ پیش آیا ہے اس کی سزا تمہیں ازدھاک ضرور دے کر رہے گا اب تم اپنے اس لشکر کے ساتھ اپنی مہم پر روانہ ہو جاؤ اور اس مہم میں میرا بیٹا دارتان تمہاری پوری رہبری اور رہنمائی کرے گا اس کے بعد ہار پیگ کے اشارے پر کوروش یوناف اور بیوسا کے گھوڑے قریب لائے گئے وہ تینوں ان پر سوار ہو گئے اور پھر ہار پیگ کے بیٹے دارتان کی راہنمائی میں وہ اس لشکر کو لے کر ہمدان کی اس لشکر گاہ سے کوچ کر گئے تھے اس طرح ہمدان سے نکل کر بلند کوہستانی سلسلے میں سفر کرتے ہوئے یہ لشکر دارتان کی راہنمائی میں آگے بڑھتا رہا۔

لگاتار کئی روز تک سفر کرنے کے بعد یہ لشکر بلند نیلے پہاڑوں کے سلسلے میں داخل ہوا یہاں پہنچ کر کوروش یوناف اور بیوسا کو معلوم ہوا کہ وہاں قوم ماد کی سرحدیں ختم ہو جاتی تھیں یہ پہاڑی سلسلے اتنے بلند تھے کہ دور سے دیکھنے میں ایسا لگتا تھا کہ اونچی اونچی نیلی فصیلیں ہیں لیکن اس کوہ بیابان میں جہاں کوئی راہگزر نہ تھی کوروش عجیب سے جوش و ولولے کے ساتھ آگے بڑھتا رہا ایک گھاٹی سے ہو کر شمال کی طرف جاتے ہوئے کوروش کا لشکر ایک چٹان کے نیچے پہنچا جہاں سفید پتھر پر متعدد شکلیں کندہ تھیں اور یہ تصویریں جو پہاڑوں کی چٹانوں پر کندہ تھیں اس کوہستانی سلسلے کے ساتھ ساتھ اس قدر دور تک بنائی گئی تھیں کہ جیسے وہ اس کے لشکر کے ساتھ ساتھ سفر کر رہی ہوں ان میں سے بعض تصویریں پہاڑی دیوتاؤں کی تھیں اس لئے کہ وہ پتھر پر کندہ کئے ہوئے ٹیلوں پر تھیں جو پہاڑوں کی نمائندگی کرتے تھے۔

ان تصویروں میں جو خدمت گزار دکھائے گئے تھے وہ زیادہ تر عورتیں تھیں جو دوپٹے اوڑھے ہوئے تھیں اور ان کا لباس ٹخنوں تک تھا وہ ایک دیوی کے پیچھے دکھائی گئی تھیں جو تاج پہنے شیر پر سوار تھی کوروش نے پہچان لیا کہ یہ بابل کی عشتار دیوی ہے جو یہاں مختلف شکلوں میں دکھائی گئی ہے اور بابل کے علاوہ اور بہت سی اقوام بھی اس دیوی کی پرستش کرتی ہیں کوہستانی سلسلے کے اندر کھدی ہوئی ان تصویروں پر اب کسی قدر کائی جمتی جا رہی تھی یوناف بیوسا اور دارتان کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے کوروش نے اچانک دارتان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کس قدر عظیم دیوی ہے یہ بابل کی کہ اس کوہستانی سلسلے میں جگہ جگہ چٹانوں پر اس کی تصویریں کھدی ہوئی ہیں اس پر دارتان نے اس دیوی سے عجیب سی لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے کہا میری نگاہ میں ان دیوی دیوتاؤں کی کوئی اہمیت نہیں جن کے پوجنے والے تباہ و برباد ہو کر خاک میں مل گئے ہوں یہ جو تصویریں ہم اس

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کوہستانی سلسلے میں بنی ہوئی دیکھتے ہیں یقیناً کبھی یہاں ایسی قوم آباد ہو گی جو بابل کی اس عشتار دیوی کی پرستش کرنے والی ہو گی لیکن جب یہ دیوی اپنی پرستش کرنے والوں کو ہی نہ بچا سکی تو اس کی پوجا پاٹ کرنے کا کیا فائدہ ظاہر ہے جو لوگ یہاں رہ کر اس کی پرستش کرتے تھے وہ اب مر کھپ چکے ہیں دیوی کی ان تصویروں پر تم دیکھتے ہو کہ کائی جمتی جا رہی ہے لہٰذا جو دیوی اپنے پرستش کرنے والوں کو نہ بچا سکی اس کو کیا اہمیت دی جا سکتی ہے۔

بہر حال یہ لشکر آگے بڑھتا رہا یہاں تک کہ یہ پہاڑوں سے گھری ہوئی ایسی وادی میں داخل ہوا جہاں چشمے شمال کی طرف بہہ رہے تھے چنار کے نیچے دور تک نشیبی وادی پھیلی نظر آتی تھی جس کی گہری تلہٹی کے بیچ سے ہو کر ایک دریا گزرتا تھا جب وہ اس دریا کے کنارے آئے تو انہوں نے دیکھا کہ دریا کا پانی اس جگہ بہت گہرا تھا اور دور اس دریا کے پار وہاں کے باشندے ہتھیار ہاتھوں میں لئے پہرہ دے رہے تھے یہ لوگ وحشی قبائل کے تھے جانوروں کی کھالیں پہنے اور شکار کے نیزوں سے مسلح تھے لیکن ان کے پاس ڈھالیں نہ تھیں کوروش نے دیکھا ان لوگوں کے پیچھے ان کی عورتیں بھی تھیں ان کے ہاتھوں میں بھی ہتھیار تھے جس کے معنی یہ تھے کہ وادی کے یہ لوگ دریا کے کنارے جی توڑ کر مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں ان لوگوں کو غور سے دیکھنے کے بعد کوروش اپنے پہلو میں کھڑے وارتان سے کچھ کہنا چاہتا تھا کہ وارتان خود ہی بول پڑا اور کوروش کو مخاطب کر کے کہنے لگا دریا کے پار جو وحشی لوگ دکھائی دے رہے ہیں یہی ہماری منزل ہیں انہوں نے قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک کی فرمانبرداری کرنے سے انکار کر رکھا ہے اور ان لوگوں پر ہی غلبہ اور قابو پانے کے لئے تمہیں یہ لشکر دے کر روانہ کیا گیا ہے ان وحشی قبائل کے لوگ آئی بیرین کہلاتے ہیں اور ان کا تعلق قدیم گرجی اقوام سے ہے یہ لوگ درندوں کی طرح نڈر ہو کر مقابلہ کرتے ہیں اور یہ جو دریا ہمارے سامنے دکھائی دیتا ہے اسے اپنا محافظ سمجھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ دریا انہیں حملہ آوروں سے محفوظ رکھتا ہے۔

یہ صورت حال دیکھتے ہوئے کوروش اپنے گھوڑے کو ایڑ لگا کر اس جگہ آیا جہاں یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی کھڑے تھے وہ ان کے قریب آیا اور بڑی رازداری سے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا اے یوناف میرے بھائی میرے دوست ہار پیگ کے بیٹے وارتان نے بتایا ہے کہ اس دریا کے پار جو وحشی اقوام بستی ہیں انہی کو ہم نے قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک کے لئے مطیع اور فرمانبردار بنانا ہے اور یہ کام ہم نے اس دریا کو عبور کرنے کے بعد کرنا ہے تم کہو اس سلسلے میں تم کیا کہتے ہو کوروش کے اس سوال پر یوناف نے کچھ سوچا پھر وہ اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو کوروش یہ کوئی اہم اور بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ میں ان اقوام کو پہلے سے جانتا ہوں ان کے بیچ میں بہت عرصہ پہلے رہ بھی چکا ہوں اور یہاں سے گزرتا بھی رہا ہوں یہ سب لوگ عشتار دیوی کی پوجا پاٹ کرنے والے ہیں اور تم جانتے ہو کہ قوم ماد کی ملکہ ماندانہ نے جو خنجر ہمیں دیئے تھے ان پر بھی عشتار دیوی کی تصویریں بنی ہوئی تھیں تم اپنے لشکر کے ساتھ یہیں رک کر میرا انتظار کرو میں اور بیوسا اس دریا کو پار کر کے ان وحشیوں کا اندازہ کرتے ہیں کہ ان کے عشتار دیوی کے متعلق کیا خیالات ہیں اور وہ اس کا کیسا احترام کرتے ہیں کوروش چونکہ جانتا تھا کہ یوناف اور بیوسا دونوں مافوق الفطرت قوتوں کے مالک ہیں لہٰذا اس نے ان دونوں کو دریا پار کرنے کی اجازت دے دی تھی۔

یوناف اور بیوسا دونوں آپس میں مشورہ کرتے ہوئے دریا کے کنارے آئے اور پھر یوناف نے بیوسا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا سنو بیوسا یہ جو دریا کے پار آئی بیرین قبائل ہیں انہیں تم بھی جانتی ہو اور میں بھی جانتا ہوں اور یہ عشتار دیوی کی پرستش کرنے والے ہیں ملکہ نے ہمیں جو خنجر دیئے تھے وہ نکال کر ہمیں بالکل اپنے سامنے کر لینے چاہئیں کیونکہ اس پر بھی عشتار دیوی کی تصویریں بنی ہوئی ہیں اور یہ خنجر اور اس پر عشتار دیوی کی تصویریں دیکھ کر یہ آئی بیرین وحشی یقیناً ہمیں کوئی نقصان نہ پہنچائیں گے بیوسا نے یوناف کی اس تدبیر سے اتفاق کیا پھر دونوں نے اپنے خنجر نکال کر اپنے ہاتھوں میں اپنے سامنے کر لئے اور اس کے بعد انہوں نے گھوڑے دریا میں ڈال دیئے تھے۔

دوسرے کنارے پر کھڑے وحشی قبائل ان دونوں کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے بڑے غور اور انہماک سے دیکھ رہے تھے اور وہ اس بات کا بھی جائزہ لے رہے تھے کہ انہوں نے اپنے سامنے ہمیں دکھانے کے لئے اپنے ہاتھوں میں کیا پکڑ رکھا ہے تاہم ان میں سے کسی نے نہ ہی ان پر تیر اندازی کی اور نہ ہی کوئی دوسرا ہتھیار چلایا شاید وہ یہ جاننا چاہتے ہوں کہ یہ جو لشکر دریا کے اس پار نمودار ہوا ہے ان میں صرف دو سوار جو ہماری طرف آ رہے ہیں تو دیکھیں کہ یہ سوار کس غرض سے اور کس مقصد کے تحت دریا پار کر کے دوسرے کنارے پر چڑھے اور وہاں جمع ہونے والے وحشی قبائل نے ان کے ہاتھوں میں ایسے خنجر دیکھے جن پر عشتار دیوی کی تصویریں بنی ہوئی تھیں تو ان سب کے سب وحشی قبائل کے مردوں اور عورتوں نے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے ہتھیار پھینک دیئے اور ان لوگوں کے سامنے اپنے سر کو اس طرح خم کر دیا تھا جیسے وہ ان کے دوست ہوں اور اپنے سروں کو عشتار دیوی کے سامنے خم کرتے ہوئے انکی فرمانبرداری اور اطاعت کر رہے ہوں۔

یہ صورتحال دیکھتے ہوئے یوناف اور بیوسا اپنے گھوڑوں سے اتر کر کھڑے ہوئے وہ وحشی عورتیں اور مرد ایک ہجوم کی صورت میں ان کی طرف بڑھے ان کے ہاتھوں میں جو خنجر تھے اور جن پر سونے کی عشتار کی مورتیں بنی ہوئی تھیں انہیں بڑے غور سے ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگے تھے اس

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

SHABRA BAZAR, RAWALPINDI
Cell: 0345-50486 ... 5048559
Prop:

کے بعد [illegible] میں سے ایک سفید رومال نکالا اور اسے ہوا میں لہراتے ہوئے کوروش کو اشارہ کیا کہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ دریا پار کر لے یہ وحشی قبائل اس کے لئے کوئی خطرہ نہیں بنیں گے یوناف کا یہ اشارہ پا کر کوروش اپنے لشکر کے ساتھ دریا عبور کرنے لگا تھا۔

کوروش اور دارتان کی راہنمائی میں پورے لشکر نے دریا عبور کیا اور دوسرے کنارے پر چڑھ گیا وہاں کھڑے وحشی قبائل کے مرد اور عورتوں نے ان کا بہترین استقبال کیا اور انہیں اپنی ایک بہت بڑی بستی کی طرف لے گئے اس بستی کے باہر کوروش نے اپنے لشکر کو خیمہ زن ہونے کا حکم دے دیا تھا پھر کوروش نے ان وحشی آئی بیرین قبائل کے سرداروں کو اپنے پاس بلایا اور انہیں تحفے تحائف پیش کئے جواب میں ان وحشی قبائل نے بھی کوروش یوناف بیوسا اور دارتان کو تحائف اور نذریں پیش کیں جن میں شراب پینے کے لئے چمکدار سنگ مرمر کے پیالے اور دعوتوں کے موقع پر روشن کرنے کے لئے چاندی کے چراغ شامل تھے۔

کوروش کے پڑاؤ میں ان وحشی قبائل کے لوگوں نے موسیقی کا انتظام بھی کیا بانسری بجائی اور جو ان میں سے جوان تھے انہوں نے رقص بھی کیا اگرچہ ان کا رقص بڑا بھونڈا تھا یہ لوگ اپنے بازوؤں پر ڈھالیں سنبھالے اچھلتے کودتے رہے حالانکہ یہ وحشی قبائل تھے مگر انہوں نے حملہ آوروں کو مار ڈالنے کے بجائے ان کی مہمان نوازی اور خاطر داری شروع کر دی تھی دوسری طرف کوروش یوناف اور دارتان نے بھی اپنے سارے لشکریوں کو سمجھا دیا تھا کہ اب وہ سب ان نشیبی علاقوں کے لوگوں کے ہاں مہمان کی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے وہ اپنے ہتھیاروں کو نیام میں رکھیں یوں کوروش یوناف اور بیوسا نے اپنے لشکریوں کے ساتھ چند روز تک ان وحشی قبائل کے ہاں قیام رکھا۔

ان علاقوں میں قیام کے دوران یوناف اور کوروش نے دیکھا اس علاقے میں فصلیں پک کر تیار کھڑی تھیں اور کوہستانی سلسلوں میں شکاریوں کے لئے تفریح کا کافی سامان تھا جنگلی سور اور ہرن بہت تھے آئی بیرین عورتیں بھی بہت خوبصورت اور خاصی توانا تھیں اور جنگل کے جانوروں کی طرح تازہ اندام تھیں مہمانوں کے استقبال میں جو دعوت دی گئی تھی اس میں آئی بیرین عورتوں کے غول کے غول فوجی سرداروں کے گرد الڈ آئے یہ عورتیں ان فوجیوں کے کرتوں پر زر بفت کے کام کو چھو چھو کر دیکھتی تھیں زبان کی دشواری کے باوجود ان عورتوں نے مہمان فوجیوں کے اپنے گھروں میں دعوت پر بلایا تھا۔

یہ لوگ جب گھروں میں داخل ہوتے تو گھر کی عورتیں ان کے ترکش دروازے پر ٹانگ دیتی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھیں اس طرح فوجیوں کے ہتھیار اتار لینے سے انہیں کوئی خطرہ یا نقصان پہنچانا مقصود نہ تھا اس لئے ترکش جب تک دروازے پر لٹکا رہتا تھا یہ باہر سے آنے والوں کے لئے احترام کی ایک نشانی ہوتی تھی کہ اندر کوئی صاحب عزت مہمان قیام کیے ہوئے ہے اس طرح یوناف کی بہترین کوششوں کے بعد کوروش ان قبائل کو بغیر کسی جنگ کے اپنا مطیع بنانے میں کامیاب ہو گیا تھا جنھوں نے آج تک قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک کے سامنے فرمانبرداری کا اظہار نہ کیا تھا۔

ایک روز جبکہ کوروش کے خیمے میں یوناف بیوسا اور دارتان بیٹھے ہوئے تھے خیمے میں چند لمحوں کی خاموشی رہی پھر دارتان نے کوروش کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا اے کمبوجیہ کے بیٹے پہلے یہ بتاؤ کہ یہ یوناف نام کا جوان ہے کون ہے اس کے ساتھ تمہارا کیا رشتہ ہے پھر جو بات میں کہنا چاہتا ہوں تم سے کہوں گا دارتان کے اس سوال پر کوروش کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر وہ کہنے لگا شاید تمہارے باپ ہارپیگ نے تمہیں میرے اس ساتھی یوناف اور اس کی بیوی بیوسا کے متعلق کچھ نہیں بتایا تاہم ان کے متعلق مختصر یہ سنو کہ یوناف کو تم میرا بھائی اور اس کی بیوی بیوسا کو میری بہن سمجھ سکتے ہو ان رشتوں کو نگاہ میں رکھتے ہوئے کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو اس پر دارتان مسکرا کر کہنے لگا اول بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ یہ دونوں میاں بیوی عجیب سے انسان ہیں اور انہوں نے کمال حکمت اور دانائی سے کام لیتے ہوئے اس دریا کو عبور کیا اور بغیر لڑائی اور جنگ کے اس نے ان سارے وحشیوں کو تمہارے لئے مطیع اور فرمانبردار بنا کر رکھ دیا ہے اس کے لئے یہ دونوں میاں بیوی واقعی شرف اور انعام کے قابل ہیں۔

دوسری بات جو میں تم سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ چونکہ ان وحشی آئی بیرین قبائل کو تم نے بغیر لڑے اپنا مطیع بنا لیا ہے اور اب اگر تم ہمدان واپس جا کر کہو گے کہ تم نے ازدھاک کیلئے آئی بیری علاقہ فتح کیا ہے تو کیا یہ بددیانتی نہ ہو گی اور یہاں قیام کے دوران میں نے یہ بھی محسوس کیا ہے کہ تم لگاتار یہ کوشش کرتے رہے ہو کہ یہ وحشی آئی بیرین قبائل بادشاہ ازدھاک کی بجائے تمہارے مطیع اور فرمانبردار بن کر رہیں یہاں تک کہنے کے بعد جب دارتان خاموش ہوا تو کوروش نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا ہاں میں نے ایسا ہی کیا ہے اس پر دارتان کے ماتھے پر چند شکنیں نمودار ہوئیں پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم نے ایسا کیوں کیا ہے کوروش نے تھوڑی دیر تک دارتان کی طرف دیکھا پھر اس نے اپنی نگاہیں ٹھہرے انداز میں یوناف کے چہرے پر جماتے ہوئے کہا اے دارتان تیرے اس سوال کا جواب میرا یہ ساتھی میرا بھائی یوناف دے گا تاکہ تمہیں یہ احساس ہو جائے کہ ہم تینوں کے درمیان کس قدر مفاہمت اعتماد اور اعتبار ہے کوروش کے اس جواب پر دارتان بھی یوناف کی طرف بڑے غور سے دیکھنے لگا تھا اس پر

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

یوناف دارتان کو مخاطب کر کے کہنے لگا تھا۔

سنو دارتان جہاں تک میں معلومات حاصل کر سکا ہوں اس کے مطابق تمہارا اور تمہارے باپ کا تعلق قوم ماد سے نہیں ہے تمہارا باپ ارمنی ہے اور تم خود بھی ارمنی ہو اور قوم ماد کے لشکر میں بھی بہت سے بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ ان گنت ارمنی جوان ہیں اس پر دارتان نے درمیان میں بولتے ہوئے کہا یوناف تمہارا اندازہ درست ہے واقعی میں ارمنی ہوں اور بہت سے ارمنی جوان قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک کے لشکر میں شامل ہیں اس پر یوناف نے فیصلہ کن انداز میں کہنا شروع کیا۔

اے دارتان اگر ایسا ہے تو سنو اہل ماد کے بادشاہ ازدھاک کا قانون سرحد تک نافذ ہے اور مجھے صاف نظر آ رہا ہے کہ یہ علاقے جن میں ہم اس وقت بیٹھے ہوئے ہیں یہ سرحدی علاقے غیر معینہ حیثیت رکھتے ہیں اس لئے کہ مقدس کوہ ارارات پر پہنچ کر قوم ماد کے سرحدی علاقوں کو ہم عبور کر چکے ہیں اب سرحدی علاقوں سے ادھر ایک دوسرا ہی سرحدی قانون نافذ ہے۔

اگر تمہارا بادشاہ ازدھاک بھی گھوڑے پر سوار ہو کر ان سرزمینوں کی طرف نکل آئے اور یہ جو تمہاری پشت پر دریا بہہ رہا ہے اس کے کنارے کنارے دور دور تک جو گھاس کا سمندر پھیلا ہوا ہے اس کے متعلق اگر وہ کوئی فیصلہ دینا چاہے تو وہ فیصلہ اس سرزمین کے قانون کے مطابق ہو گا نہ کہ قوم ماد کے قانون کے مطابق ہو گا کیونکہ کوروش ان وحشی قبائل کی سرزمینوں میں تمہارے ساتھ آنے والے لشکر کی بجائے میری اپنی تیار کی ہوئی تدبیر سے داخل ہوا ہے لہٰذا ان سرزمینوں میں وہ قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک کے ایک نمائندے کے طور پر گفتگو نہیں کرے گا بلکہ اس وقت یہ ایک حکمران اور بادشاہ کی حیثیت سے تنہا ہے اور یہ ان وحشی قبائل کے معاملات اور فیصلے پر پارسا گرد کے بادشاہ اور کمبوجیہ کے بیٹے کی حیثیت سے بھی کر سکتا ہے اس کے ساتھ ہی یوناف نے دارتان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ذرا زور سے ہلاتے ہوئے کہا سنو دارتان ان معاملات میں تمہارا دماغ کیوں پریشان ہوا جا رہا ہے یوناف کی ساری گفتگو سننے کے بعد دارتان کہنے لگا!

سنو کوروش تمہارے اس ساتھی یوناف نے میرے سوالوں کے جو جواب دیئے ہیں کیا تم اس کے جوابات سے متفق اور ہم خیال ہو اس پر کوروش جھٹ کہنے لگا ہاں میں اس کے خیالات سے پوری طرح ہم آہنگ ہوں اور اس کے جوابات کی مکمل تائید کرتا ہوں اس پر دارتان کے چہرے پر دوبارہ عجیب سے تاثرات نمودار ہوئے پھر وہ کوروش کو مخاطب کر کے کہنے لگا سنو کوروش جو کچھ ہم نے ان وحشی قبائل کے خلاف کرنا ہے جلد ہی کر گزرنا چاہئے تم جانتے ہو کہ ہم ہمدان سے ان قبائل کے خلاف جنگ کرنے آئے تھے اور اگر ہم نے ایسا نہیں کیا اور یوں ہی ان میدانوں کے اندر پڑے رہے تو سردیاں شروع ہو جائیں گی اور ہم سب اس علاقے میں محصور ہو کر رہ جائیں گے۔ برف باری سے پہاڑوں کے درے بند ہو جائیں گے میرے ساتھ کے آدمیوں کو موسم بہار کے شروع ہونے تک ان وحشیوں کے درمیان ریچھ کی طرح منڈلانے میں کوئی فائدہ نظر نہ آئے گا دارتان کی گفتگو سے کوروش اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہ دارتان اس وادی کے لوگوں پر حملہ نہ کرنے کے بارے میں اس کے صادر کئے ہوئے حکم سے قطعاً متفق نہیں ہے اس کے علاوہ لشکر کی تعداد بھی اتنی زیادہ ہے کہ پورے موسم سرما کے لئے ایبری علاقہ ان کی خوراک فراہم نہیں کر سکتا چنانچہ کوروش نے فیصلہ کن انداز میں دارتان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اے دارتان اگر ایسا ہے تو پھر اپنے سارے آدمیوں کو جمع کرو تاکہ واپس ہمدان کی طرف کوچ کیا جائے۔

کوروش کا یہ جواب سن کر دارتان تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر وہ کوروش کو مخاطب کر کے کہنے لگا سنو کوروش یا تو تم اس عقل سے محروم انسان کی مانند ہو جو خواب میں اپنی راہ پر گامزن ہے یا تم بے حد چالاک اور ہوشیار انسان ہو اور اگر تم ایک نادان انسان ہو تو میرا خیال ہے کہ میں تمہاری بہت اچھی ممی بنوا کر پورے اعزاز کے ساتھ تمہارے مرکزی شہر پارسا گرد پہنچوا دوں گا تاکہ لوگ تمہیں ہمیشہ کیلئے فراموش کر دیں دارتان کی بات کاٹتے ہوئے کوروش بیچ میں بولا اور پوچھنے لگا اگر میں عقلمند ہوں تو پھر تم کیا کرو گے دارتان نے اپنے سامنے انگیٹھی کے انگاروں پر نظریں جماتے ہوئے کہا اگر ایسا ہے تو پھر مجھے تعجب ہو گا یہاں تک گفتگو کا سلسلہ ختم ہو گیا تھا کیونکہ چند جوان ان کے لئے کھانا لے آئے تھے اور وہ سب اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھانے لگے تھے۔

○○

کوروش نے ساری سردیاں ان وحشی آئی بیرین قبائل کی وادیوں کے اندر گذار دیں یہ سارا وقت اس نے خیمے میں بند ہو کر نہیں گزارا بلکہ وہ یوناف بیوسا اور دارتان کے ساتھ ان وادیوں کے اندر گھوم پھر کر ان علاقوں کا گہری نگاہوں سے جائزہ لیتا رہا کوروش اس قیام کے دوران یہ جان کر بھی خوش ہوا تھا کہ جو دریا وہ عبور کر کے ان قبائل کے علاقوں میں داخل ہوئے تھے اس دریا کا نام بھی کوروش ہے وہاں کے مقامی لوگوں نے اسے بتایا کہ کوروش کیونکہ آریائی لفظ ہے اور اس کے معنی چرواہے کے ہیں لہٰذا ان کے خیال میں بہت قدیم زمانے میں آریائی لوگ اپنی ہجرت کے دوران اس وادی سے ہو کر گزرے تھے اور اس وادی کے واحد دریا کا نام انہوں نے اپنی زبان میں کوروش رکھ دیا تھا تب سے یہی نام اس دریا کے لئے مشہور و معروف ہے۔

ان وادیوں کے اندر گھومتے پھرتے ہوئے کوروش یوناف بیوسا اور دارتان نے مطالعہ کیا کہ ان سرزمینوں میں ہل چلانے کے لئے غلام یا نوکر نہ تھے بلکہ درحقیقت زمین کچھ ایسی تھی کہ فصل

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بونے کے لئے ہل چلانے کی خاص ضرورت نہ تھی یہاں کی زمین میں کسی قسم کی خرابی پیدا نہ ہوئی
تھی کوروش نے یہاں کی زمین اور قوم عیلام کی زمین میں بہت فرق اور اختلاف پایا قوم عیلام کی
زمین میں حرارت اور زرخیزی ضرور تھی مگر قوم آشور کے حملوں سے جو اسے نقصانات پہنچے تھے
اس کے آثار اب تک موجود تھے لیکن ان وحشی قبائل کی نشیبی سرزمین میں کسی قسم کا نقص نہ تھا۔
اس نے یہ بھی اندازہ لگایا کہ آئی بیری لوگ اپنے علاقے کے انگور کی شراب سے خوب لطف
اندوز ہوتے تھے کوروش نے ان کے پہاڑوں کی اہمیت کا بھی جو ان کی حفاظت کرتے اندازہ لگایا اور
اس کے دماغ میں تھوڑی دیر کے لئے یہ خیال بھی آیا کہ ان لوگوں کو اہل ماد اور اہل پارس کے زیر
حکومت دوسری پہاڑی اقوام کے ساتھ سیاسی رشتے سے منسلک کر دینا چاہئے لیکن یہ صرف خیالی
منصوبے تھے اور وہ دل سے نہیں چاہتا تھا کہ ایبری لوگوں کی خوشحالی میں جنہیں زمین و آسمان کے
پیدا کرنے والے کی تمام نعمتیں حاصل ہیں کسی قسم کا فرق آئے ان سرزمینوں میں گھومتے ہوئے
کوروش اکثر اپنے ذہن میں ان نعمتوں اور آسائشوں کو بار بار گنتا جو خداوند قدوس نے انھیں عطا کر
رکھیں تھیں مثلاً " آفتاب کی حرارت' صاف شفاف پانی' خدمت کرنے والے مویشی اور پالتو جانور
اور ایک نہایت زرخیز زمین'

اس علاقے میں قیام کے دوران دارتان کو شکایت تھی کہ ان لوگوں کے گھروں میں صحن اور
فرش جانوروں کے لئے ہوتا تھا اور وہ خود مچانوں اور چھتوں پر سوتے تھے دارتان کو یہ تکلیف بھی
تھی کہ جہاں وہ سو رہا ہو وہاں سور نہ بولا کریں اس کے علاوہ دارتان کا کہنا تھا کہ ایبری لوگوں کے
پاس تجارت کے لئے کوئی قیمتی سامان نہیں ہوتا صرف کھالیں ہوتیں ہیں اور کچھ تانبا جسے وہ کام میں
لانا وہ نہیں جانتے اور نہ ہی آمد و رفت کے لئے سڑکیں بنائی ہیں اور نہ کوئی شہر بسایا ہے اور نہ ہی
کوئی عمارت وغیرہ تعمیر کی ہے وہی ان کی عورتیں جن میں زندگی کا جوش و خروش ہے تو وہ کسی بھینس
سے زیادہ عقل نہیں رکھتیں جو صرف پانی میں نہانا جانتی ہے۔

دارتان نے وہاں قیام کے دوران یہ بھی اندازہ لگایا کہ وہاں کی عورتیں کوروش یوناف بیوسا
کے ان خنجروں کو بڑے غور سے دیکھتیں رہتی تھیں جو خنجر انھیں قوم ماد کی ملکہ مادلانہ نے مہیا کیے
تھے اور ان خنجروں کے دستے پر خالص سونے کی کی اعشتار دیوی کی مورتیاں بنی ہوئی تھیں ایک روز
جبکہ کوروش یوناف اور بیوسا ان قبائلی لوگوں کے اندر کھڑے تھے اور ان کی عورتیں ان کے خنجروں
کو بڑے غور اور تعظیم سے دیکھ رہی تھیں تو دارتان نے اس سونے کی طرف جس سے عشتار دیوی
کی مورتی بنی ہوئی تھی اشارہ کرتے ہوئے ان لوگوں سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ ایسا سونا کہاں سے
ملتا ہے اس پر ان لوگوں نے جواب دیا کہ ایسا سونا مغرب کی طرف پایا جاتا ہے ان لوگوں کا یہ جواب

سن کر دارتان اور کوروش کو بڑی جستجو ہوئی لہٰذا جب سرما گزر گیا اور موسم بہار آنے پر برف پگھلنی
شروع ہوئی تو کوروش نے دارتان سے مشورہ کرنے کے بعد مغرب کی طرف پیش قدمی کرنے کا
ارادہ کر لیا تھا وہ دونوں مل کر یہ جاننا چاہتے تھے کہ دریائے کوروش کہاں سے آتا ہے اور یہ کہ ان
وحشی قبائل نے جس سونے کی نشاندہی کی ہے تو دیکھیں یہ سونا کہاں اور کس جگہ پایا جاتا ہے لہٰذا
موسم بہار کے آتے ہی کوروش اپنے لشکر کے ساتھ آئی بیری قبائل کی اس سرزمین سے کوچ کر گیا
تھا۔

اپنے لشکر کے ساتھ یوناف بیوسا اور کوروش کئی دن سفر کرنے کے بعد ایک بے حد وسیع
سرزمین میں پہنچے اور برف پوش پہاڑی چوٹیوں کے نیچے کو ہستانی علاقے کو عبور کرتے ہوئے آگے
بڑھے جہاں زمین مغرب کی سمت رہ گئی اور یہ لوگ ایک نیلے ساحل پر پہنچ گئے سمندر کے اس
ساحل کا نام کولچی تھا یہاں کے باشندے مسلح حملہ آوروں کے سامنے سے بکریوں کی طرح دوڑ کر
بھاگے جبکہ کوروش کے گھوڑ سوار سردار ان سنگلاخ زمینوں میں ان کا تعاقب نہ کر سکے یہاں دور
تک پھیلے ہوئے خاموش اور ساکت پانی میں غروب آفتاب کی سرخ شفق کا آتشی عکس عجیب سماں
پیش کرتا تھا۔

ان لوگوں کو اس ساحل سمندر پر دو عجیب و غریب چیزیں دکھائی دیں جو ان کے لئے بالکل نئی
اور حیرت انگیز تھیں ایک یہ کہ بالکل اتھلے پانی کے چشموں میں بھیڑ بکریوں کی کھالیں پھیلا کر کیلوں
سے ٹھونک دی گئیں تھیں جیسے فرش بچھا ہوتا ہے اور عجیب بات یہ تھی کہ ان کا اون والا رخ ہر
جگہ اوپر تھا دوسرے یہ کہ کوروش اور اس کے لشکریوں نے وہاں کے لوگوں کے کچھ اس قسم کے
بحری جہاز بھی دیکھے جو لکڑی کی بنی ہوئی بڑی کشتیوں کی مانند تھے جو ہوا کے جھونکے کے ساتھ آہستہ
آہستہ آگے بڑھتی تھیں ان میں چاروں طرف لکڑیاں کھڑی کر کے خیمے کا کپڑا لگا دیا گیا تھا اس کے
بعد ساحل پر کوروش کے لشکریوں نے وہاں کے دریوں گولوں کو غلا میوہ اور پھل لانے پر آمادہ کر لیا تو
پتہ چلا کہ کشتیاں ایسے تاجروں کی ہیں جو ایک اجنبی زبان بولتے ہیں جسے وہاں کے لوگ بھی نہ سمجھ
پاتے تھے۔

کوروش نے اپنے لشکر کو وہاں پڑاؤ کرنے کا حکم دے دیا تھا اور یہاں قیام کرتے ہوئے انھوں
نے یہ جانا کہ ان کشتی رانوں کو وہاں کے مقامی لوگ رنگ کرنے والے کہہ کر پکارتے تھے اس لئے
کہ یہ لوگ کولچی لوگوں سے سونا لے کر انھیں اپنے تین رنگ کے کام کے برتن دیتے تھے ان
لوگوں کی داڑھیاں گھنگریالی تھیں اور ان کی صورتیں کالی مگر چہرے شگفتہ تھے ان کے جسم سے تلوں
کے تیل کی بو آتی تھی اور یہ لوگ تجارت کرتے ہوئے ہتھیار بند رہتے تھے اور تلاش میں رہتے تھے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کہ موقع پاکر کولچری لوگوں کو اٹھا لے جائیں اور لے جاکر غلام بنالیں۔

ان اجنبی سوداگروں کی کشتیاں ہروقت تیار رہتی تھیں ہوا بند ہوتی تو یہ لوگ چپو سے اپنی کشتیاں چلاتے تھے یہ لوگ ہیبت ناک بھی تھے اور باتوں میں بھی بڑے تیز ترار تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ آریائی لوگوں کی ہی کسی شاخ سے ہیں اس لئے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو آئی کہتے تھے اور ملطیہ اور اسپارٹا شہروں کے رہنے والے تھے اسپارٹا کے لوگ تجارت سے زیادہ جنگ جوئی میں نمایاں تھے جب کوروش کو معلوم ہوا کہ یہ گھوڑے پر سوار ہو کر لڑنا نہیں جانتے تو اسے ان سے کوئی دلچپی نہ رہی بلکہ کوروش کو ان مغربی تاجروں کے نفرت سی ہونے لگی تھی اس لئے کہ وہ محنت کر کے جو بازار لگاتے تھے اس میں اپنے برتنوں کی قیمت چکانے اور وصول کرنے کے لئے لڑتے جھگڑتے تھے۔

اور بازار میں ہنگامے کرنے کے سوا ان کا کوئی کام نہ ہوتا تھا بازار ختم ہوتا تو یہ لوگ بیٹھ کر شراب پیتے اور اجنبی دیویوں کے بارے میں اور اپنے شہر کی خوبی اور خوب صورتی کے بارے میں بحث بازی کرتے تھے لیکن ان کی باتوں سے یوناف بیوسا کوروش اور دارتان کو ایک نقطہ ضرور مل گیا تھا۔

اور یہ نقطہ یہ تھا کہ یہ سیلانی تاجر سنہری ان کا ذکر کرتے تھے جب کوروش یوناف بیوسا اور دارتان نے ان سے کہا کہ وہ سنہری اون دیکھنا چاہتے ہیں تو انھوں نے قریب ہی ذرا فاصلے پر کچھ کولچری لوگوں کا پتہ دیا جو ایک بہت بڑی دیگ پر بھیڑوں کی سوکھائی ہوئی کھالیں جھاڑ رہے تھے انھوں نے یہ بھی جائزہ لیا کہ جو کھالیں کولچری جھاڑ رہے تھے یہ وہی کھالیں تھیں جو پانی کے بہتے چشموں میں کیلیں ٹھونک کر پھیلا دی جاتی تھیں اس سے ان چاروں نے یہ نتیجہ نکالا کہ کولچری لوگ بیشتر سونا اس طرح حاصل کرتے ہیں کہ سونے کے ذریعے جو کوہستانی سلسلوں کی طرف سے چشموں کے پانی میں بہہ کر آتے ہیں وہ ان کھالوں کی اون میں بڑی مقدار میں جمع ہو جاتے ہیں جو کھالیں یہ کولچری پانی کے اندر کیلیں ٹھون کر بچھا دیتے ہیں۔

کچھ دن تک یہ لوگ کھالیں پانی ہی میں پڑی رہنے دیتے تھے اور ان پر سونے کے ذرات جمع ہوتے رہتے تھے پھر یہ کھالیں بڑی احتیاط کے ساتھ پانی سے باہر نکال کر دھوپ میں رکھ دیتے تھے اور جب وہ کھالیں خشک ہو جاتیں تھیں تو پھر ان کھالوں کو بڑی بڑی دیگوں کے اندر جھاڑا جاتا تھا اور سونے کے جو ذرے ان کھالوں کی اون کے اندر جمع ہو جاتے تھے وہ اس طرح جھاڑنے کے عمل سے دیگوں میں گر جاتے تھے اس طرح "سونا جمع کرتے تھے اور اسی سونے کی تجارت کی غرض سے ملطیہ اور اسپارٹا کے یہ اجنبی اور سیلانی تاجر ان کی طرف آتے تھے۔

یہ صورت حال دیکھتے ہوئے کوروش کے گرگانی سائیس امھانے بھی کوروش سے درخواست کی کہ بجائے مغرب کے مشرق کی طرف کوچ کرے یہ گرگانی سائیس سمندر کے کنارے پیدا ہوا تھا جسے وہ دریائے گرگان کہہ کر پکارتا تھا اس نے کولچری ساحل پر وہاں کے سمندر کا پانی چکھ کر بتایا کہ یہ اس کے اپنے سمندر یعنی دریائے گرگان کا پانی نہیں ہے اس کے علاوہ یہ جب کبھی بھی یوناف کوروش بیوسا دارتان کے پاس بیٹھتا تو یہ انھیں اپنے ملک اور اپنے دریائے گرگان کی عجیب و غریب باتیں اور داستانیں سنایا کرتا تھا۔

وہ قسمیں کھا کھا کر کوروش بیوسا یوناف اور دارتان کو بتایا کرتا تھا کہ دریائے گرگان کے ساحل پر سمندر کی گہرائیوں سے عجیب عجیب دیوتا نکلتے ہیں جو پوری سرزمین کو اپنی مقدس آگ سے روشن کر دیتے ہیں اور ان کی روشن کی ہوئی آگ کے جاودانی شعلے بہت بلندی تک جاتے ہیں کوروش نے بھی اپنے گرگانی سائیس امبا کی اس گفتگو میں دلچپی لی لہٰذا اس نے اپنے لشکر کو مزید مشرق کی طرف پیش قدمی کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس کے علاوہ کوروش یہ بھی جاننا چاہتا تھا کہ وہ دریائے کوروش کا مجمع بھی دریافت کرے اور جانے کہ یہ دریا کہاں سے نکل کر میدانوں میں بہتا چلا جاتا ہے۔

اس مہم میں یوناف بیوسا اور کوروش اور اس کے ساتھی گرمیوں بھر وحشی اقوام کے علاقوں سے ہو کر دشوار گزار راستے طے کرتے رہے یہ اقوام ایبری لوگوں سے بھی زیادہ ہیبت ناک اور کولچری لوگوں سے بھی زیادہ وحشی تھیں کوروش کو اپنے آدمیوں کے لئے خوراک حاصل کرنے اور نیسائی گھوڑوں کے لئے چراہ گاہ تلاش کرنے کے لئے بڑی تدبیر کرنی پڑی اس لئے کہ یہ لوگ مشرق سے چڑھتے ہوئے سورج کی طرف بڑھتے ہوئے ایسے علاقوں سے ہو کر گزر رہے تھے جہاں نہ آدم تھا اور نہ آدم زاد ویران سنسان فضا ہوتی تھی یہاں تک کہ وحشی جانور بھی ڈھونڈنے سے بھی نظر نہ آتے تھے۔

دریائے گرگان کی طرف نشیب میں اترتے ہوئے یہ سخت دھند اور تیز ہواؤں کی زد میں سے گزرے گرد و غبار کے طوفان نے انھیں بری طرح روندا اور وہاں زمین زرد خاک سے اٹ گئی تھی جس سے گندھک کی بو آتی تھی اور اس کے ساتھ سیاہ لاوہ تھا جس پر گھوڑے پھسل پھسل کر گرتے تھے اور اس سے آگے بہت دور ہوا میں دھوئیں کی لپٹیں بلند ہو رہیں تھیں جس کے نیچے آگ کے سرخ شعلے بھڑک رہے تھے اور یہ آگ بجھتی دکھائی نہ دیتی تھی اور برابر ہی بھڑک رہی تھی بہرحال یوناف بیوسا اور کوروش لشکر کو لے کر آگے بڑھتے رہے تاکہ دریائے کوروش کے مجمع کو جان سکیں۔

جس نئی سرزمین میں وہ داخل ہوئے تھے اس سے یوناف بیوسا کوروش اور دارتان مکمل طور پر ناواقف تھے لہٰذا اب وہ سکائی رہنما ان کی رہبری کر رہے تھے جنھیں دارتان اپنے ساتھ لے کر آیا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھا اور یہ راہنما ان علاقوں سے خوب واقف تھے ان اجنبی سرزمینوں سے گزرتے ہوئے اپنے لشکر کے ساتھ وہ ایک درے میں داخل ہوئے جس سے راستہ شمال کی طرف جاتا تھا بہت دنوں کے سفر کے بعد بہت اونچی پہاڑیوں پر چڑھائی شروع کی جو آسمان سے باتیں کر رہی تھیں اب زمین پتھریلی تھی اور اوپر پہاڑوں کی چوٹیوں پر بادلوں میں گھری ہوئی برف نظر آتی تھی گھوڑے پتھروں پر جمی ہوئی کائی اور پتھروں میں اگی ہوئی گھاس پر منہ مارتے ہوئے اپنا پیٹ بھر لیتے تھے بادل شمال کی طرف چلے گئے تھے کچھ اور دور جانے کے بعد انھوں نے دیکھا کہ ان کے سامنے اور نیچے بہت دور تک ایک ہموار نیلی سطح دکھائی دے رہی تھی جو یقیناً "سمندر نہ تھا کیونکہ ہریالی سے ڈھکی ہوئی سرزمین تھی۔

آگے بڑھتے ہوئے یہ لوگ کوہستان قفقار کے جنوبی سلسلے کو عبور کر کے اس نشیبی وادی میں داخل ہوئے جو اب تفلیس کا علاقہ کہلاتا ہے ان کے وہاں پہنچنے پر سردیاں شروع ہو چکی تھیں اس علاقے کے دریا کا نام کوروش تھا جو وہیں سے نکل کر جنوب کی طرف بہہ رہا تھا لہٰذا ایک طرح سے کوروش اور اس کے ساتھیوں نے دریا کا مجمع دیکھ لیا تھا اس طرح آگے کی طرف سفر کرتے ہوئے یہ لشکر مغرب کی طرف کوچ کرتے ہوئے بحر اسود کے ساحل پر جا پہنچا تھا جہاں کچھ یونانیوں نے اپنی بستیاں بسا رکھی تھیں۔

بہرحال کوروش اپنے لشکر کے ساتھ آگے بڑھتا رہا اور سیدھا دریائے گرگان یعنی موجودہ بحر خزر کے ساحل پر موجودہ شہر باکو کے قریب اس علاقے میں پہنچا جہاں آج کل تیل کے کنویں ہیں اس وقت بھی وہاں کوئی پیداوار نہ تھی بلکہ قدیم زمانے ہی سے زمین کی یہ سطح تیل کی وجہ سے ہمیشہ مشتعل ہی رہی اس کے بعد کوروش اپنے لشکر کے ساتھ شمال کی طرف روانہ ہوا اور کوہستان قفقار کے بلند تر سلسلے کو عبور کرنے کے بعد ان چراہ گاہوں میں داخل ہوا جو آج کل روس کے پاس ہیں۔

موجودہ روس کی ان وسیع چراہ گاہوں میں سے گزرنے کے بعد یوناف بیوسا کوروش اور دارتان اپنے لشکر کے ساتھ آگے بڑھتے رہے اپنی اس پیش قدمی کے دوران انھوں نے محسوس کیا کہ جس جس چراہ گاہ اور جس جس وادی میں بھی وہ داخل ہوتے رہے ہیں وہاں سے تمام انسان ان کے سامنے سے بھاگ جاتے رہے ہیں آخر موجودہ روس کی ان چراہ گاہوں سے نکلنے کے بعد وہ ایک وسیع و عریض وادی میں داخل ہوئے جہاں ان کے سامنے اور دائیں بائیں دور دور میدان پھیلے ہوئے تھے۔

ان میدانوں میں داخل ہونے کے بعد انہوں نے محسوس کیا کہ وہاں کسی لشکر یا کسی خانہ بدوش گروہ نے ایک عرصے تک قیام کر رکھا تھا اس لئے کہ وہاں ایسے آثار تھے جیسے وہاں مدتوں آگ جلتی رہی ہو جگہ جگہ راکھ کے ڈھیر دکھائی دے رہے تھے جو گھوڑوں اور مویشیوں کے سموں سے ہموار ہو گئے تھے اور چھکڑوں کے پہیوں سے اس ہموار شدہ راکھ میں گہرے نشان پڑ گئے تھے یہاں مقامی باشندوں میں سے کوئی بھی ان کے استقبال کے لئے موجود نہ تھا ایسا لگتا تھا جیسے ان میدانوں کے اطراف میں دور دور تک کوئی انسان نہ بستا ہو۔

ایک میدان میں جہاں انہوں نے اندازہ لگایا کہ پڑاؤ کا مرکزی حصہ ہو گا وہاں بجھی ہوئی آگ سے ابھی تک دھواں اٹھ رہا تھا چاروں طرف چمڑے کی رسیاں اور مٹی کے پیالے اور خیموں کا بالوں سے بنا پھٹا کپڑا جگہ جگہ پڑا تھا یوناف نے ایک جگہ سے سان کا پتھر اٹھایا جس میں سونے کا دستہ لگا تھا اس نے اندازہ لگایا کہ یہاں سکائی خانہ بدوشوں کا ڈیرا رہا ہے جو چند گھنٹے پہلے اس جگہ کو فوری طور پر چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں لیکن کوروش کے لشکر میں جو سکائی رہنما شامل تھے انھوں نے حسب معمول ان میدانوں سے متعلق کچھ نہ بتایا بلکہ ان میں سے ایک راہنما یہ کہنے لگا کہ اگر ہم کوچ کرتے چلیں جائیں تو کچھ منزل طے کرنے کے بعد وہ سکائی بادشاہ کی آبادیوں میں داخل ہو جائیں گے۔

یوناف بیوسا کوروش اور دارتان اپنے لشکریوں کے ساتھ ابھی اس میدان کا جائزہ ہی لے رہے تھے کہ ایک مصیبت اور آفت ان پر ٹوٹ پڑی اور وہ یہ کہ ان گنت جنگلی اور وحشی قریبی پہاڑوں سے اچانک اپنے گھوڑوں کو مارتے بھگاتے ہوئے نمودار ہوئے اور اچانک بے روک آندھی اور بند توڑ دینے والے سیلاب کی طرح کوہستانی سلسلوں سے نکل کر کوروش کے لشکر پر حملہ آور ہونے کے لئے میدانوں میں داخل ہونے لگے تھے وہ نیزے تلواریں ہلاتے ہوئے کچھ اس قسم کے وحشیانہ نعرے بلند کرتے جا رہے تھے گویا وہ لمحوں کے اندر کوروش کے لشکر کا صفایا کر دینے کا عزم رکھتے ہوں۔

پتھریلے کوہساروں سے نکل کر حملہ آور ہونے والے وہ وحشی ان کھلے میدانوں کے اندر عالم حیرت و عبرت کھڑا کرتے ہوئے برق کی قلب و تاب باتیں بھری نگاہوں اور تپتے آنسوؤں کی طرح کوروش کے لشکر کی طرف بڑھے تھے صدیوں کے لوٹ مار کے وہ عادی وحشی پر اسرار لمحوں اور غنیم فضا کی طرح آہستہ آہستہ کوروش کے لشکر کے قریب تر ہوتے جا رہے تھے اور ان کے آگے بڑھنے کی رفتار کچھ ایسے ہی تھی جیسے تیزی سے بہتی ہوئی کوئی موت یہ صورت حال دیکھتے ہوئے یوناف نے چلاتے ہوئے کوروش کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

سنو کوروش اپنے ساتھیوں سے کہو کہ جونہی یہ ان کے تیروں کی زد میں آتے ہیں ان وحشیوں پر اندھا دھند تیر اندازی کر دیں ساتھ ہی یہ اپنی تلواریں بھی اپنی گرفت میں رکھیں اگر یہ تیر اندازی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سے بچنے کے بعد بھی ہمارے لشکر پر حملہ آور ہونے میں کامیاب ہوتے ہیں تو پھر انھیں تلواروں کی
دھار پر رکھ لیا جائے گا میرے خیال میں اگر ہم لگاتار تیر اندازی کریں تو ان میں سے کسی کو بھی آگے
بڑھ کر ہم پر حملہ آور ہونے کا موقعہ نہ ملے گا اس صورت حال میں کوروش نے فوراً" یوناف کی تدبیر
پر عمل کیا اس نے اپنے لشکریوں کو اپنی تلواریں اور ڈھالیں سنبھالنے کے علاوہ حملہ آوروں پر لگاتار
تیر اندازی کرنے کا حکم دے دیا تھا۔

کوروش کے اس حکم پر صحراؤں کے پاسبان اس کے لشکریوں نے ایسی تیز اور اندھا دھند تیر
اندازی حملہ آور ان وحشیوں پر کی کہ ان کے اندر زندگی اور موت کا رقص شروع ہو گیا تھا اور اس
تیر اندازی نے ان کے ساغر ہستی کو شکستہ ان کی سرکشی کے سارے گیتوں کو خاموش اور شیرازہ
خیال کو منتشر کر کے رکھ دیا تھا آندھیوں کے دوش پر حملہ آور ہونے والے وہ وحشی مکمل طور پر
کوروش کے لشکریوں کے زیر کمند آتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے ایسا لگتا تھا وہ خود اپنے ہی
مکافات عمل میں مبتلا ہو کر رہ گئے ہوں کچھ دیر تک کوروش کے لشکری لگاتار اور تیز تیر اندازی
کرتے رہے جس کے نتیجے میں میدان کے اندر ان حملہ آوروں کی لاشیں ہی لاشیں بکھر گئیں تھیں
اور جو ابھی تک ان تیروں کی مار سے بچ رہے تھے انھوں نے جب اپنے ساتھیوں کی اس طرح بکھری
ہوئی لاشوں کو دیکھا تو آگے بڑھنے کے بجائے وہ سکڑتی سمٹتی ندیوں کی طرح مڑے اور کوہستانی سلسلے
کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے تھے کوروش نے تھوڑی دیر تک وہاں رہ کر ان کا انتظار کیا کہ شاید وہ
پھر حملہ آور ہونے کی کوشش کریں اس کے بعد اس نے اپنے لشکر کو وہاں سے کوچ کرنے کا حکم دیا
تھا۔

کوروش اپنے لشکر کے ساتھ اس کوہستانی سلسلے میں بھول سا گیا تھا اور اسے کچھ پتہ نہ چل رہا
تھا کہ کوہستانی سلسلے سے نکل کر کس راستے پر ہوتے ہوئے وہ واپس جا سکتا ہے جبکہ سکائی قوم کے
رہنما جو اس کے ساتھ تھے وہ بھی کوئی صحیح طور پر اس کی راہنمائی نہ کر پا رہے تھے پچھلے چند روز تک
وہ برابر آگے بڑھتے ہوئے کوہ سفید کے سلسلے کی برف پوش چوٹیوں کو بھی پیچھے چھوڑ آئے تھے البتہ
روزانہ شام ہوتے ہی وہ بنات النعش کے سات ستاروں کے طلوع کا اندازہ دیکھتا رہتا تھا اسے
تقریباً" اس بات کا صحیح اندازہ تھا کہ وہ شمال سے کس قدر مغرب کی جانب ایک گوشے میں سفر کر
رہے ہیں اسے یہ بھی یاد تھا کہ قدیم روایتوں میں بتایا گیا تھا کہ آریائی لوگوں کا آبائی وطن بہت دور
شمال سے مشرق کی جانب ہے لیکن کتنی دور ہے اس کا اندازہ اسے اس سفر کے دوران نہ ہو رہا تھا
کوروش کو یہ بھی فکر لگی ہوئی تھی کہ جو سکائی راہنما اس کے ساتھ ہیں اگر وہ کہیں اچانک ہی گھاس
میں غائب ہو کر اسے چھوڑ گئے تو پھر وہ اپنے لشکر کی راہنمائی کرتا ہوا واپس جانے میں کیسے کامیاب

ہو سکے گا۔

کوروش نے اپنی اس فکر مندی کا ذکر دارتان سے بھی کیا تو اس نے جواب دیتے ہوئے کہا
گھبرانے کی بات ہے اگر تم واپس جانا چاہو تو کوہ سفید پر تو ہم بڑی آسانی سے پہنچ سکتے ہیں میرے
خیال میں اب آگے بڑھنے میں کوئی فائدہ نظر نہیں آتا ہمیں واپس کوہ سفید کی طرف جانا چاہیے اور
واپسی پر وہی راستہ اختیار کرنا چاہیے جس پر ہوتے ہوئے ہم اس طرف آئے ہیں ہم قوم ماد کے
بادشاہ ازدھاک سے بھی جا کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ سرکش قبائل کو زیر کرنے کے علاوہ ہم میلوں اندر
تک گئے جہاں دور تک گھاس کا سمندر ہے اور ان سب علاقوں کو ہم نے اپنے سامنے زیر اور
مغلوب کر لیا ہے اس طرح ازدھاک ہم سے خوش ہو گا کہ ہم نے ایک بہت بڑے اور وسیع علاقے
کو اس کے ماتحت کر دیا ہے۔

اس روز جس وقت سورج غروب ہو رہا تھا کوروش نے ایک نشیبی علاقے میں ایک چشمے کے
کنارے اپنے لشکر کو رک جانے کا حکم دیا چونکہ سردی اپنے عروج پر تھی للذا کوروش نے یوناف
اور دارتان کے ساتھ مشورہ کیا کہ ان کوہستانی سلسلوں کے اندر ہمیں کوئی ایسی جگہ تلاش کرنی
چاہیے جہاں ہم گھوڑوں کو باندھ سکیں اور وہ سردی سے محفوظ رہ کر رات گزار سکیں اس مقصد کے
لئے کوروش یوناف بیوسا دارتان اور کوروش کا سائیس امپا اور کچھ محافظ اس چشمے کے کنارے سے
دائیں طرف کے ذرا کم بلندی کے پہاڑی سلسلے کی طرف بڑھے جس کے اوپر بلوط کے درختوں کے
گھنے جنگلات تھے جونہی وہ درختوں کے اندر پہنچے اچانک ایک طرف سے ایک تیر سنسناتا ہوا آیا اور
کوروش کی چمڑے کی جیکٹ کو چیرتا ہوا تھوڑے ہی فاصلے پر زمین میں جا پیوست ہوا یہ تیر سامنے بلوط
کے درختوں کے جھنڈ میں سے آیا تھا اور اس تیر کی وجہ سے کوروش کے ساتھیوں کے اندر ایک شور
سا مچ گیا تھا کوروش فوراً" اپنے گھوڑے سے کودا اور تھوڑے فاصلے پر پیوست ہونے والے تیر کو
نکال کر دیکھا کوروش کے ساتھیوں نے اپنے گھوڑوں کو ایڑ لگا کر اس طرف جانا چاہا جس طرف سے
تیر آیا تھا لیکن کوروش نے انھیں روک دیا اور اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا اس وقت جبکہ
شام ہو گئی ہے اور بلوط کے درختوں کے اندر اندھیرا گہرا ہو گیا ہے ہمیں اس جنگل میں گھس کر اپنے
آپ کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہیے چلو اپنے پڑاؤ کی طرف واپس چلتے ہیں وہاں آگ کے آلاؤ
روشن کریں گے اور اپنے گھوڑوں کو بھی ان کے نزدیک باندھ دیں گے تاکہ یہ سردی سے بچیں
رہیں صبح ہونے کے بعد اس جنگل کی طرف آئیں گے اور دیکھیں گے کہ وہ کون لوگ ہیں جنھوں
نے ہم پر یہ تیر چلایا ہے یوناف اور دارتان نے بھی کوروش کے مشورے سے اتفاق کیا پھر وہ واپس
اپنے پڑاؤ کی طرف چلے گئے تھے۔

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ان علاقوں میں رات بھر کہر پھیلی رہی لیکن جب صبح ہوئی تو میدان کی کھلی فضا میں سورج کے نکلتے ہی ہر طرف روشنی پھیل گئی تھی اور کہر نام کو نہ رہی تھی اب کوروش نے دن کے اجالے میں اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ اس نے اپنے ماتحت رکھا اور دارتان کو بھی اسی حصے میں شامل کیا جبکہ لشکر کا دوسرا حصہ اس نے یوناف کی کمانداری میں دے دیا تھا لشکر کے دونوں حصے اس بلوط کے جنگل میں داخل ہوئے جہاں گزشتہ شب ان پر تیر پھینکا گیا تھا لشکر کے دونوں حصے کچھ اس انداز میں اس جنگل میں داخل ہوئے تھے کہ جیسے وہ کسی پر حملہ آور ہونے نہیں بلکہ شکار کرنے کے لئے بلوط کے اس جنگل میں داخل ہوئے ہوں۔

لشکر کا ایک حصہ دائیں جانب اور ایک بائیں جانب بڑھا سارے لشکری اپنی پیٹھوں پر ترکش باندھے کندھوں سے کمانیں لٹکائے ہوئے تھے لشکر کے دونوں حصے بڑی پھرتی سے جنگل میں پھیل گئے تھے اور اسے گھیرے میں لے لیا کمانوں کے چلے چڑھا کر وہ لوگ ایسے انداز میں آگے بڑھے کہ بظاہر معلوم ہوتا تھا کہ جنگلی جانوروں کو چونکا کر نکالنا چاہتے ہوں اور ان کا شکار کرنا چاہتے ہوں۔

اس جنگل میں انھیں کوئی شکار تو نہ دکھائی دیا تھا وہ تھوڑا سا ہی آگے بڑھے تھے کہ تین چھریرے بدن کے گھوڑ سوار جو وہاں چھپے ہوئے تھے نکل کر بھاگے کوروش کے لشکریوں نے اپنے نسائی گھوڑوں کو ان کے تعاقب میں لگا دیا جو شکروں کی طرح جھپٹ کر ان کے پیچھے لگ گئے تھے اور وہاں سے نکلنے والے تین سواروں کے ڈھیلے ڈھالے ٹٹوؤں کو فوراً جا لیا تھا اور انھیں ان کے ٹٹوؤں سے زمین پر اتار دیا تھا ان تینوں سواروں کو جب تک ہاتھ پاؤں باندھ کر جکڑ نہیں دیا گیا وہ برابر چھریوں اور دانتوں سے وحشیانہ انداز میں مقابلہ کرتے رہے یہ لوگ گورے رنگ اور اچھے ناک نقشے کے تھے لیکن پستہ قد اور تنگ اونی لباس پہنے ہوئے تھے جو سیاہ رنگ کے تھے ان سواروں نے اپنے چہرے ڈھانپ رکھے تھے سر پر انھوں نے چاندی کی پٹیاں باندھ رکھیں تھیں جس میں سے ان کے لمبے لمبے بال ان کے شانوں تک بکھرے ہوئے ان لوگوں کے سر کے بال نرم تھے جیسے آریائی اقوام کے ہوتے ہیں۔

کوروش کے ایک سپاہی نے آگے بڑھ کر ان تین سواروں میں سے ایک کے چہرے سے نقاب نوچ لیا اور وہ سب حیران رہ گئے کہ وہ مرد نہیں عورت تھی جب دوسرے سواروں کے چہروں سے بھی نقاب اتارا گیا تو وہ بھی عورت ہی نکلی کوروش نے ان تینوں کو غور سے دیکھا اس نے اندازہ لگایا کہ ان کے ترکشوں میں ویسے ہی تیر تھے جیسا ایک تیر گزشتہ شب اس پر چلایا گیا تھا کوروش نے ان لڑکیوں کو مخاطب کر کے پوچھا تم کون ہو کس قبیلے سے تعلق رکھتی ہو لیکن انھوں نے کوروش کی بات کا کوئی جواب نہ دیا تھا۔

ان عورتوں کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر دارتان کی طرف دیکھتے ہوئے کوروش کہنے لگا یہ کون سا قبیلہ ہو سکتا ہے جس نے شوہروں کے بجائے بیویوں کو جنگ کے لئے بھیجا ہے اس پر دارتان نے خیال ظاہر کیا ضروری نہیں کہ ان کے شوہر بھی ہوں جنھوں نے انھیں جنگ کے لئے بھیجا ہو اور سنو کوروش میں نے ان سرزمینوں میں ایک قبیلے کے متعلق سن رکھا ہے کہ یہ قبیلہ سبزہ زار اعظم میں صرف عورتوں کا قبیلہ ہے جو باہر سے آنے والے مردوں پر حملہ آور ہوتیں ہیں اور ان کے گھوڑوں کو بھی ہلاک کر دیتیں ہیں تاکہ اپنی سب سے بڑی دیوی پر خون کی بھینٹ چڑھا سکیں کوروش نے جب اپنے سکائی راہنماؤں سے ان عورتوں کے متعلق دریافت کیا تو وہ کہنے لگے کہ یہ عورتیں ان کے ایسے قبیلے سے تعلق رکھتیں جو سکائی قبیلے کا دشمن ہے۔

بلوط کے ان درختوں سے نکل کر ایک جگہ کوروش نے اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کیا پھر اس نے ان عورتوں کو اپنے سامنے طلب کیا اور انھیں کھانا پیش کیا لیکن ان عورتوں نے کھانے پینے کی چیزوں کو ہاتھ تک نہ لگایا کوروش کو ان کی آنکھوں سے ایسا نظر آتا تھا جیسے وہ ہرنیاں جنھیں جال میں پھنسا لیا گیا ہو جب ان عورتوں نے کھانے کو ہاتھ نہیں لگایا تو کوروش نے اشارے سے ان عورتوں سے پوچھا کہ سفید پہاڑوں پر پہنچنے کے لئے اسے کس سمت میں سفر کرنا چاہئے وہ کوروش کا اشارہ سمجھ گئیں اس لئے کہ ایک عورت نے مشرق کی طرف سے ایک الگ سمت میں جانے کا اشارہ کیا جس پر سکائی راہنماؤں نے خلاف توقع کوروش سے درخواست کی کہ قیدی عورتوں کو ان کے گھوڑوں سمیت آزاد کر دینا چاہئے کوروش کو نہ ہی ان عورتوں کی راہنمائی پر اعتبار آیا نہ ہی اس نے سکائی راہنما کی اس تجویز پر اتفاق کیا کہ ان عورتوں کو آزاد کر دینا چاہئے ان دونوں تجویزوں کو رد کرنے کے بعد کوروش نے اپنے لشکر کو کوچ کرنے کا حکم دیا اور کوچ کے لئے اس نے سمت کا تعین بھی خود کیا تھا۔

یہ لوگ برابر ایک سمت سفر کرتے رہے یہاں تک کہ دوپہر کے وقت انھیں چراگاہوں کے علاقے میں ایک عجیب قسم کا ٹیلہ نظر آیا یہ ٹیلہ گول تھا اور ایسا نظر آتا تھا جیسے کوئی بڑا پیالہ الٹ کر رکھ دیا گیا ہو اور اس کے چاروں طرف سیاہ رنگ کی کچھ چیزیں تھیں جن کے سروں پر سے بڑے بڑے کھلے پنکھوں والے پرندے اڑتے نظر آتے تھے کچھ دیر بعد صاف دکھائی دینے لگا کہ اس ٹیلے کے ارد گرد کچھ مسلح سوار تھے جو گویا وہاں پہرہ دے رہے تھے۔

اپنے لشکر کے ساتھ کوروش جب ٹیلے کے نزدیک گیا تو انھوں نے دیکھا کہ یہ پہرہ دینے والے سپاہی مردہ تھے اور جن گھوڑوں پر وہ سوار تھے وہ بھی مرے ہوئے تھے ان مردوں سواروں کو باندھ کر گھوڑوں پر وہ سوار تھے وہ بھی مرے ہوئے تھے ان مردوں سواروں کو باندھ کر گھوڑوں پر بٹھایا گیا تھا

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

جبکہ مردہ گھوڑوں کو لکڑیوں کی ٹیک دے کر سنبھالا دیا گیا تھا مردہ سواروں کے اجسام پر نیزے اور ڈھالیں لگی تھیں اور جب تیز ہوا چلتی تھی تو وہ نیزے اور ڈھالیں آپس میں ٹکرا کر عجیب طرح کی گھنٹیوں جیسی آوازیں پیدا کرتیں تھیں۔

ان سواروں کی حالت سے ایسا لگتا تھا جیسے وہ سالہا سال سے اسی طرح پہرہ دے رہے ہوں لیکن ہر سوار اپنے گھوڑے پر پوری طرح مسلح بیٹھا تھا اور ہر ہتھیار اپنی جگہ ٹھیک بندھا ہوا تھا کوروش کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ ٹیلے کہ ان مردہ پہرے داروں کا سلسلہ کس نے قائم کیا اور کیوں اتنے میں دارتان کوروش کے قریب آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا سنو کوروش میں نے اس ٹیلے کے متعلق پہلے سے بہت کچھ سن رکھا ہے میں نے اس کو پہلے دیکھا تو نہیں لیکن میں نے کئی داستان گوؤں سے ان علاقوں کے اس ٹیلے سے متعلق مافوق الفطرت داستانیں سن رکھی ہیں اس ٹیلے کا نام وہ داستان گو "سکائی مقبرہ" بتاتے تھے۔

کوروش یوناف بیوسا اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ اس مقبرے سے ہٹ کر تھوڑا دور گیا جہاں کوروش نے اندازہ لگایا کہ ان چراہ گاہوں کے اندر انسانی زندگی کے آثار نظر تو نہیں آتے لیکن اپنے تجربے کی بنا پر وہ جانتا تھا کہ ان چراہ گاہوں کے خانہ بدوش باشندے گروہ در گروہ ان جھاڑیوں اور درختوں سے ڈھکی ہوئی جگہوں پر چھپے رہتے ہیں اور اچانک اپنے دشمن پر حملہ آور ہو کر انھیں دبوچ لیتے ہیں ان چراہ گاہوں پر نگاہ ڈالنے کے بعد کوروش یوناف بیوسا اور اپنے محافظوں کے ساتھ مڑا اس نے دیکھا کہ دارتان اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ ایک بھورے رنگ کی بہت بڑی چٹان سے جھاڑیاں اور گھاس ہٹا رہا تھا۔

کوروش یوناف اور بیوسا دارتان کے قریب آئے تو دارتان نے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا یہ چٹان ان علاقوں میں نہیں پائی جاتی اس لئے کہ اس چٹان کا پتھر اور اس کوہستانی سلسلے کے پتھر آپس میں ملتے جلتے نہیں ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ چٹان کہیں اور سے لائی گئی ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ یہ چٹان اس مقبرے کے منہ کے سامنے رکھی گئی ہے اور اس چٹان کو رسوں اور چھکڑوں کی مدد سے کہیں اور سے لا کر اس مقبرے کا منہ بند کیا گیا ہے کوروش کے حکم پر اس کے ساتھی اپنے گھوڑوں سے اتر کر اس جگہ کو کھودنے لگے تھے۔

کھدوائی پر تختوں کا ایک دروازہ مل گیا ابھی کوروش اس دروازے کا جائزہ ہی لینے لگا تھا کہ اس کے پہرہ دار اور لشکری زور زور سے چیخنے اور چلانے لگے کوروش یوناف بیوسا نے بڑھ کر دیکھا تو انھیں اس کوہستانی سلسلے کے نیچے ان گنت مسلح عورتیں نکل کر آتی دکھائی دیں ان میں سے کئی سو ہتھیار بند عورتوں نے ٹیلے کی طرف سے اپنے دبلے پتلے گھوڑے دوڑا دیئے تھے یہ عورتیں ہاتھوں میں کمانیں اور بھالے لیے ہوئے تھیں یہ ایک حیرت انگیز نظارہ تھا کہ لمبے لمبے بالوں والی وہ سوار لڑکیاں کسی نامعلوم جگہ سے نکل کر اچانک اس کی طرف بڑھتی ہوئی دکھائی دے رہیں تھیں اس موقع پر کوروش نے بڑے غور سے یوناف کی طرف دیکھا جواب میں یوناف اسے کہنے لگا یہ عورتیں ہمارے لشکر کے لئے نقصان دہ ثابت نہیں ہو سکتیں اس لئے اگر انھوں نے ہم پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی تو ان کے نزدیک آنے سے قبل ہی ہم ان پر ایسی تیراندازی کریں گے کہ ان کا حشر ان وحشیوں سے مختلف نہیں ہو گا جو پیچھے کھلے میدانوں میں ہم پر حملہ آور ہو چکے ہیں یوناف کا یہ جواب سن کر کوروش کی ہمت بندھ گئی تھی اور وہ اپنی طرف بڑھتی ہوئی ان گھوڑ سوار عورتوں کو غور سے دیکھنے لگا تھا۔

ذرا مناسب فاصلے پر آ کر وہ ساری گھوڑ سوار لڑکیاں رک گئی پھر ان میں سے ایک لڑکی جو ابھی نوعمر اور نوخیز لگتی تھی وہ اپنے گھوڑے کو دوڑاتی ہوئی اس طرف بڑھی جہاں پر یوناف بیوسا کوروش اور دارتان کھڑے ہوئے تھے اسی آگے بڑھتی ہوئی لڑکی کے بالوں میں گیہوں کی سنہری بالیں لگیں تھیں جو سورج کی کرنوں میں چمک رہی تھیں اس کی ڈھال پر بارہ سینگے کا سر لگا ہوا تھا اور اس کا نازک جسم نیلے رنگ کی چینی ریشم میں ملبوس تھا کوروش یوناف بیوسا اور دارتان کے قریب آ کر اس عورت نے چیخ چیخ کر اور چلا چلا کر کچھ کہا جسے یوناف بیوسا کوروش دارتان میں سے کوئی بھی نہ سمجھ سکا آخر کوروش نے اپنے قریب کھڑے اپنے ایک سکائی راہنما کو مخاطب کر کے پوچھا کیا تم سمجھ سکے ہو کہ یہ لڑکی کیا کہتی ہے اس پر اس سکائی راہنما نے اس لڑکی کی ترجمانی کرتے ہوئے کوروش کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

یہ لڑکی اپنے اور ہمارے درمیان صلح اور امن و امان چاہتی ہے اس نے اپنا نام تیمرلیس بتایا ہے اور اس کا تعلق سرمتی قبیلے سے ہے اس لڑکی کا کہنا ہے کہ اس کا باپ جس کا جنازہ مقبرہ میں رکھا ہوا ہے دوبارہ زندہ ہو گا اور اس کے باپ کے ساتھ اس کے قبیلے کے اور بہت سے سردار اور دوسرے سپاہی بھی دفن ہیں جن کے لئے ان کی عورتیں ان کے دوبارہ زندہ ہونے کی منتظر ہیں اس پر کوروش نے اس ترجمان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا میں اس لڑکی کی صلح کی پیشکش سے اتفاق کرتا ہوں لیکن تم اس سے پوچھوں کو یہ اور کیا چاہتی ہے جواب میں وہ ترجمان پھر اس لڑکی سے کچھ کہنے لگا تھا۔

اس ترجمان کی گفتگو کے جواب میں حسین تیمرلیس نے اپنے سر کے بال جھٹک کر پیچھے ہٹاتے ہوئے نرم آواز میں ایسی تیزی سے کچھ کہنا شروع کیا جیسے چشمہ بہہ رہا ہو اس کے بعد ترجمان نے کوروش کو مخاطب کر کے پھر کہا یہ لڑکی مجھے اپنی سرگزشت سنا رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ وہ اب

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

Cell:

ایک سردار کی حیثیت سے اپنے باپ کی نمائندگی کر رہی ہے اور منتظر ہے کہ کب اس کا باپ مقبرے سے دوبارہ جی اٹھے ترجمان بات بڑھاتے ہوئے کہنے لگا اس لڑکی نے یہ بھی کہا ہے کہ اس کا باپ جس کا نام گزر تھا اپنے سرمتی سکائیوں کی مدد سے پورے علاقے پر حکمرانی کرتا تھا جو کوہ سفید سے ریگ سرخ کے ریگستان تک پھیلا ہوا ہے کہ اچانک شاہی سکائیوں کا حملہ ہوا ایک مدت تک سرمتی سکائیوں نے حملہ آوروں کو روکے رکھا اس کے بعد مشرق سے آنے والے دوسرے سکائیوں نے صلح کی درخواست کی اور اس صلح کی خوشی میں جشن منانے کو کہا اور اس جشن میں ان نئے آنے والے سکائیوں نے اس کے باپ گزر اور اس کے تمام امیروں اور سرداروں کو تہ تیغ کر کے رکھ دیا اس طرح ان نئے سکائیوں نے مکرو فریب اور دھوکے سے کام لے کر اس لڑکی کے باپ اور دوسرے سرداروں کا خاتمہ کر دیا۔

یہ لڑکی مزید بتا رہی تھی کہ جو جوان بھی اس کے باپ کے ساتھ سکائیوں کے مکرو فریب کا شکار ہوئے ان کی بیویوں نے مردوں کی لاشیں ممی بنا کر رکھیں اور شائستہ طریقے سے ان کو مقبرے میں محفوظ کیا جو عورتیں زندہ بچیں ہیں اب اس بڑے مقبرے اور اس کے اردگرد بنے ہوئے ان گنت چھوٹے چھوٹے مقبروں کی نگاہ بانی کراتی ہیں تاکہ وہ لوگ جن کو ان مقبروں میں دفن کیا ہے ان کا نئی زندگی کا دن آئے اور وہ ان مقبروں سے نکل کر ان کی طرف آنا چاہیں تو وہ ان کا والہانہ طریقے سے استقبال کر سکیں۔

کوروش تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر سوچتا رہا پھر اس نے مترجم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اس لڑکی سے کہو کہ اس کے اور دوسری عورتوں نے اپنے اوپر جو قرض عائد کر لیا ہے یہ واقعی ہی ایک ذمہ داری کا کام ہے اور یہ اگرچہ عزت و آبرو کا راستہ ہے لیکن اس کے لئے یہ ایک دشوار پیچ ہے اس لئے کہ یہ لڑکیاں وحشی خانہ بدوشوں کے حملوں کا مقابلہ نہیں کر سکتیں لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ ان کو اپنے اصل وطن کی طرف چلے جانا چاہئے ہے اس لئے کہ مردوں کے بغیر یہ عورتیں زیادہ عرصہ تک اپنے آپ کو ان علاقوں پر حملہ آوروں سے محفوظ نہیں رکھ سکتیں۔

کوروش کے الفاظ جب اس مترجم نے اس لڑکی تک پہنچائے تو وہ جنگجو دوشیزہ کچھ ایسی تیزی سے بولی جیسے تند و تیز ندی گنگناتی ہوئی گزرتی ہے کچھ دیر تک وہ اس ترجمان سے مخاطب رہی پھر ترجمان نے کوروش سے کہا یہ لڑکی کہتی ہے کہ اگر مقبروں کی دیواریں توڑ کر ان کے تقدس کو ختم کر دیا جائے تو شاید اس کا اور اس کی ساتھی لڑکیوں کا وہاں سے فوارا کی شاہراہ کی طرف منتقل ہونا ممکن ہو ورنہ جب تک مقبرے قائم ہیں وہ کسی قیمت پر بھی اس جگہ کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ مقبروں کے خالی ہو جانے کی صورت میں یہ واقعی یہاں رہنا بے سود سمجھیں گی مترجم ابھی خاموش ہوا ہی تھا کہ لڑکی اپنے گھوڑے کو ایڑ لگا کر اور نزدیک آئی اور اس وقت اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے کچھ دیر لگاتار وہ مترجم سے گفتگو کرتی رہی پھر جب وہ خاموش ہوئی تو اس مترجم نے کوروش سے کہا۔

یہ لڑکی کہتی ہے کہ ظاہر ہے تم طاقت ور ہو اور اس وقت میں تمہارے مقابلے پر نہیں آ سکتی اگر تم نے میرے باپ کے مقبرے کو توڑ کر اس کو تصرف کیا تو میری نفرت تمہارا پیچھا کرے گی جیسے تمہارے جسم کا سایہ تمہارا تعاقب کرتا ہے میں جان لوں گی کہ تم اپنے سفر میں کس طرف جاتے ہو اور میں اپنے عالم خواب میں تمہیں زبردست نقصان پہنچانے کا ساماں کروں گی۔ تمہارے دشمنوں کو دوست بناؤں گی اور تمہارے دوستوں کو تمہارا دشمن بناؤں گی پھر کبھی تمہاری نظروں کے سامنے نہیں آؤں گی البتہ جس دن تمہارا جسم میرے سامنے مردہ پڑا ہو گا اور اس سے زندگی کا خون بہہ کر زمین پر جذب ہو رہا ہو گا اس وقت میں ضرور تمہارے سامنے موت کے سائے کی طرح نمودار ہوں گی ترجمان جب یہ بات کہہ چکا تو وہ بیچاری لڑکی منہ پر ہاتھ رکھ کر رونے لگی تھوڑی دیر تک وہ اپنے گھوڑے پر سر جھکا کر روتی رہی پھر گھوڑے کو موڑتے ہوئے اسے ایڑ لگا کر وہاں سے چلی گئی وہ دو عورتیں جو کوروش نے پہلے گرفتار کی تھیں وہ بھی اس کے پیچھے بھاگ کر چلی گئی تھیں اور کوروش نے انہیں روکنے کی کوشش نہ کی تھی۔

کوروش سمجھ گیا تھا کہ پہلے دھمکی دینا اور پھر اپنی بے بسی کا خیال کر کے رو پڑنا ایک عورت کے لئے عام سی بات ہے لیکن اس لڑکی کی جرات اور ہمت قابل تعریف اور ناقابل انکار تھی جس جگہ ٹیلے کی کھدائی کا کام ہو رہا تھا۔ اس لڑکی کے روپوش ہونے کے بعد کوروش نے دیکھا کہ وارتان اور اس کے آدمیوں نے لکڑی کاٹ کر دروازہ کھول دیا تھا اور کمرے کے اندر داخل ہونے کے لئے مشعلیں جلا رہے تھے۔

اس موقع پر کوروش کو قوم عیلام کے مرکزی شہر شوش کے کھنڈرات یاد آگئے جن میں آخری شہنشاہ آشوربنی پال کی لوح کا واقعہ سرفہرست تھا اس نے عیلامیوں کی قبروں کو توڑ کر ان کی روحوں بے آرام کر کے نذروں اور پیش کشوں سے محروم کر دیا تھا اور اس فتح پر اس کا اپنا کیا انجام ہوا تھا یہ واقعات ایک لمبی داستان کی صورت میں کوروش کے ذہن میں گھوم رہے تھے لہٰذا ان حالات سے متاثر ہو کر اس کوروش کے ذہن میں گھوم رہے تھے لہٰذا ان حالات سے متاثر ہو کر اس نے وارتان کو بلند آواز میں مخاطب کر کے کہا اے وارتان میں یہ پسند نہیں کرتا کہ مقبرے کو کھود کر اور اس کے اندر جو چیزیں محفوظ ہیں ان پر قبضہ کیا جائے جواب میں وارتان مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

یہ تمہارے اندر اہل فارس کی سی غیرت اور محبت اچانک کیسے بول پڑی وارتان جس وقت یہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

گفتگو کر رہا تھا گہری تاریکی میں اس کے دانت چمکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے پھر وہ اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا سنو کوروش اس مقبرے میں ہڈیوں کے چند ڈھانچے اور خزانے کے علاوہ کیا ہے جو توہم پرست وحشی اقوام کے لوگوں نے مردوں کے ساتھ یہاں دفن کر دیئے تھے یا شائد تم اس سرمتی لڑکی سے اس قدر ڈر رہے ہو کہ آدمیوں کو دولت میں اضافے کرنے سے روک دینا چاہا دارتان کی اس گفتگو پر کوروش نے کچھ بھی نہ کہا اور اس کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہو گئی تھی جس کا دارتان نے پورا پورا فائدہ اٹھایا اور وہ اپنے زیادہ سے زیادہ آدمیوں کے ساتھ اس مقبرے میں داخل ہونے لگا تھا۔

دارتان بہت سے آدمیوں کو لیکر اس مقبرے میں داخل ہوا مقبرہ واقعی ہی کافی بڑا تھا جس کی چھت لکڑی کی کڑیوں اور لٹھوں سے بنائی گئی تھی ایک مقتدر کے لئے واقعی یہ مقبرہ مناسب تھا جس کے دوبارہ زندہ ہونے کی لوگوں کو امید تھی مقبرے میں داخل ہوتے ہی ان کو گھوڑوں کے مردہ اجسام ملے جو انتہائی قیمتی ساز سے آراستہ تھے اور مردہ سائیس ان کی باگیں پکڑے تھے ان کے آگے بالکل بیچ میں خدمت گاروں کے مردہ جسم تھے جو شراب پینے کے چاندی کے سینگ ہاتھوں میں لئے کھڑے تھے کمرے کے وسط میں مرنے والے سردار گزر کی ممی کی ہوتی بھی لاش رکھی تھی۔

لاش کی زرد داڑھی نمایاں نظر آتی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ زندہ ہے اور سو رہا ہے اس کے سر پر تاج تھا اور شاہانہ پوشاک پہنے ہوئے تھا اس کی پیٹی اور بازو بندوں میں جواہرات جڑے ہوئے تھے اس کے سر کے پاس سونے کے حاشیوں کا آئی خول رکھا تھا جس پر سونے کا بنا ہوا بارہ سنگے کا سرمع سینگوں کے لگا تھا لاش کے برابر میں تمام ضروری چیزیں سجا کر رکھی گئی تھیں شکار کے جوتوں سے لیکر طلائی قبضے کے تازیانے تک تمام چیزوں میں طلائی کام تھا اور ہیرے جڑے ہوئے تھے تاکہ ہر چیز مرنے والے سردار گزر کے شایان شان ہو۔ ان سب چیزوں کو دیکھنے کے بعد کوروش نے اندازہ لگایا کہ تمام سرمتی خزانہ اس سردار کی میت کے ساتھ دفن کر دیا گیا ہے جبکہ اس موقعہ پر اسے یہ بھی خیال آیا تھا کہ گزر کی بیٹی جو تھوڑی دیر پہلے اس کے پاس آئی تھی اور جس کا نام تیمرلیس بتایا گیا تھا اس نے کوئی زیور اور سونا نہ پہن رکھا تھا۔

مقبرے کے حجرے میں جو عرصے سے بند تھا ہوا بے حد کثیف تھی۔ اور دم گھٹا جاتا تھا اس لئے دارتان اور اس کے ساتھیوں نے قیمتی اشیاء جلدی جلدی نکالیں ان چیزوں کو کانسی کی ایک بہت بڑی دیگ میں جمع کرنا شروع کر دیا جو مقبرے کے اندر ہی پائی گئی تھی کوروش نے یہ بھی دیکھا کہ مرنے والے سرمتی سردار گزر کے بائیں بازو میں ایک عورت کی میت تھی جو سردار کی تقریباً" ہم عمر معلوم ہوتی تھی اور اپنے ریشمی لباس میں وہ اب بھی شان و شوکت کی مالک تھی اس کی لاش کو بھی ممی کیا گیا تھا عورت کی اس لاش کے پاس چاندی کے روغن دان میں تیل بھرا ہوا اور ایک چھوٹا دستی آئینہ رکھا ہوا تھا اس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ عورت مرنے والے سردار گزر کی بیوی ہے اور اس نے اپنے شوہر کے مرنے کے بعد خودکشی کر لی ہو گی اور یہی عورت تیمرس کی ماں ہو سکتی تھی۔

اس عورت کی میت کے ساتھ جو آئینہ رکھا تھا اسے دیکھ کر کوروش اپنی جگہ سے اچھل سا پڑا اس موقعہ پر اس نے ذو معنی انداز میں اپنے پہلو میں کھڑے یوناف اور بیوسا کی طرف دیکھا۔ کوروش کی یہ کیفیت دیکھتے ہوئے یوناف نے اسے مخاطب کر کے کہا سنو اس آئینے کے دستے پر جو سونے کا کام ہے یہ بالکل ویسا ہی ہے۔ جیسا ان خنجروں پر ہے جو ماد کی ملکہ ماندانہ نے ہم تینوں کو دیئے تھے۔ یوناف کی اس گفتگو پر کوروش چونک سا پڑا اس نے لباس کے اندر سے خنجر نکال کر دیکھا اس آئینے کے دستے پر اور اس کے خنجر کے دستے پر واقعی ایک سا ہی کام تھا یوں معلوم ہوتا تھا کہ دونوں پر ایک ہی طرح کے کاریگروں نے کام کیا ہو یوناف بیوسا اور کوروش نے یہ بھی اندازہ لگایا کہ وہ آئینہ نہایت عمدہ کانسی کا بنا ہوا تھا اور صیقل کر کے اسے انتہائی شفاف بنا دیا گیا تھا آئینے کا دستہ سونے کا تھا جس پر بیرٹی اور ایک دیوی کے سر بنے ہوئے تھے۔ اس دستے کی صنعت کوروش کے خنجر کے کام سے اس قدر مشابہ تھی کہ دونوں چیزیں ایک ہی وقت ایک ہی صناع اور ایک سرزمین کی دکھائی دیتی تھیں۔

مقبرے کا سارا سامان دیگ میں جمع کرنے کے بعد دارتان اپنے ساتھیوں کی مدد سے اس دیگ کو باہر لایا جلدی جلدی پہاڑ کے دامن میں سوراخ کیا گیا قیمتی چیزوں سے بھری ہوئی اس دیگ کو دارتان ہی کے خیمے میں رکھا گیا تھا جبکہ احتیاط کے طور پر کوروش نے اپنے لشکر کے پڑاؤ کے اردگرد محافظوں کا اضافہ کر دیا تھا تاکہ مقبرے سے نکالے جانے والے قیمتی سامان کے باعث اگر تیمرس کی سرکردگی میں مسلح لڑکیاں ان پر حملہ آور ہوں تو ان کی روک تھام کی جا سکے اسی طرح رات کا کھانا کھانے کے بعد سب لوگ اپنے اپنے خیمے میں آرام کرنے کے لئے چلے گئے تھے۔

تاہم رات کے وقت کوئی غیر معمولی واقعہ پیش نہ آیا کوروش اپنے خیمے سے اس وقت نکلا جب اسے روزی کی تلاش میں نکلے ہوئے پرندوں کی آوازیں سنائی دیں جب وہ اٹھا تو اس نے دیکھا تیز چلتی سرد ہواؤں کے باعث ابھی سردی تھی تاہم مشرق سے سورج طلوع ہونے کے آثار دکھائی دے رہے تھے۔ دوسری طرف ابھی ہلکا ہلکا اندھیرا ہی تھا اپنے بستر سے اٹھ کر جب کوروش اپنے خیمے کے دروازے کی طرف گیا تو وہاں اس کا سائیس ایک گدے پر پڑا ہوا گہری نیند میں خراٹے لے رہا تھا۔ جونہی خیمے سے نکل کر کوروش باہر آیا وہ چونک پڑا اس نے دیکھا کہ وہ دیگ جس سے مقبرے سے نکالی جانے والی ساری قیمتی اشیاء رکھی ہوئی تھیں اس کے خیمے کے دروازے پر ہی پڑی تھی اس کے

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

منہ پر جو قیمتی سونے کا ڈھکن تھا اس ڈھکن پر دارتان کا کٹا ہوا سر پڑا تھا جس پر خون جم چکا تھا یہ
صورتحال دیکھتے ہوئے کوروش بدحواس سا ہو گیا اور آوازیں دیکر اپنے محافظوں کو طلب کرنے لگا
اس کے اس طرح آوازیں دینے پر اس کا سائیس امباجو خیمے کے دروازے پر ہی سو رہا تھا اٹھ کھڑا
ہوا جب محافظ بھاگتے ہوئے کوروش کے پاس آئے تو اس نے لرزتی ہوئی آواز میں انہیں مخاطب کر
کے کہا فورا" بھاگ کر جاؤ اور یوناف کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ چند محافظ بھاگتے ہوئے وہاں سے چلے
گئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد یوناف اور بیوسا تقریبا" بھاگتے ہوئے وہاں آئے اس وقت سورج نے مشرق
سے طلوع ہوتے ہوئے دھرتی کے سینے کو جھانکنا شروع کر دیا تھا۔ اس دیگ کے قریب آ کر جب
یوناف اور بیوسا نے دیگ کے ڈھکن پر دارتان کا کٹا ہوا سر دیکھا تو یوناف نے کوروش کی طرف
دیکھتے ہوئے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے کوروش سخت پریشانی اور حیرت کے عالم میں یوناف سے کہنے لگا
اے دوست! میں خود کچھ نہیں جانتا یہ کیا معاملہ ہے یہ دیگ تو رات کے وقت دارتان کے خیمے میں
رکھی ہوئی تھی میں یوں ہی جب فضاؤں کے اندر پرواز کرنے والے پرندوں کی آواز سے اٹھا اور
خیمے سے باہر نکلا تو میں نے دیکھا کہ یہ دیگ یہاں پڑی ہوئی تھی اور دارتان کا کٹا ہوا سر اس کے
ڈھکن پر پڑا تھا۔ یوناف آگے بڑھا اور جب اس نے دارتان کے سر سمیت ڈھکن اٹھا کر نیچے رکھا تو
انھوں نے دیکھا وہ قیمتی اشیاء تو اس دیگ سے غائب تھیں لیکن دیگ کے اندر دارتان کی لاش
رکھی ہوئی تھی۔

یہ سب کچھ ہو چکنے کے بعد کوروش نے ان سب محافظوں کو طلب کیا جنہیں رات کے وقت
لشکر کے اردگرد پہرہ دینے کے لئے مقرر کیا گیا تھا جب وہ محافظ وہاں آئے تو کوروش نے پوچھا کے
رات کے وقت کون لشکر میں داخل ہوا اس پر سب نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے بڑی پریشانی میں کہا
انھوں نے رات کے وقت کسی کو بھی لشکر گاہ میں داخل ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ کوروش نے
انھیں واپس بھیج دیا اور اس نے اس موقع پر یوناف کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا سنو یوناف میرے
بھائی میرا خیال ہے کہ وہ لڑکیاں تو بیچاری مقبرے کی حالت دیکھنے کے بعد بے بسی کی حالت میں
واپس چلی گئی تھیں اور انھیں یہ بھی جرات نہ ہوئی کہ وہ رات کے وقت لشکر پر حملہ آور ہوئیں
لیکن ہمارے لشکر میں جو سکائی راہنما ہیں وہ بھی تو انھیں قبائل سے تعلق رکھتے ہیں جن سے ان
لڑکیوں کا تعلق ہے جس وقت دارتان مقبرے کی کھدائی کر رہا تھا اس وقت میں نے دیکھا کہ سکائی
راہنماؤں کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار نمایاں تھے شاید انھوں نے یہ پسند نہیں کیا کہ اس
مقبرے کو کھودا جائے لہٰذا میرا خیال ہے۔ کہ رات کے وقت ہمارے سکائی راہنماؤں نے دارتان پر

حملہ کیا اور اس کا سر کاٹ دیا اس کا سر ڈھکن پر اور لاش دیگ میں رکھ دی اور اس میں جس قدر
قیمتی اشیاء تھیں، انہیں لے بھاگے۔ جواب میں یوناف نے کوروش کو مخاطب کر کے کہا۔
سنو کوروش میں تمہاری اس بات سے مکمل اتفاق کرتا ہوں میرے خیال میں یہ سارا کام سکائی
راہنماؤں ہی کا ہے جونہی یوناف خاموش ہوا کوروش نے چلا کر اپنے محافظوں سے کہا کہ لشکر
کے اندر جو سکائی راہنما ہیں انہیں لیکر میرے پاس آئیں وہ محافظ بھاگتے ہوئے چلے گئے لیکن
تھوڑی ہی دیر بعد وہ واپس لوٹے اور خبر دی کہ اس وقت کوئی بھی سکائی راہنما لشکر میں موجود نہیں
ہے۔ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے کوروش نے دارتان کے بند اور اس کی لاش کو محفوظ کر لیا اور اس
کے بعد وہاں سے اس نے اپنے لشکر کے ساتھ واپس مرکزی شہر پارساگرد کی طرف جانے کا ارادہ کر
لیا۔

کوروش یوناف اور بیوسا نے اپنے لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے جنوب کی طرف کوچ کیا دو روز
تک ایک کٹھن مسافت طے کرنے کے بعد انھوں نے دیکھا کہ بڑی تیزی سے گرد و غبار اڑ کر آسمان
کی طرف بلند ہو رہا تھا۔ یہ اس بات کی نشاندہی تھی کہ کوئی لشکر ان کے تعاقب میں سے بڑھتا چلا آ
رہا ہے اپنے پیچھے فضاؤں میں اڑتے گرد و غبار کو دیکھنے کے بعد کوروش نے اپنے لشکر کو رک جانے
کا اشارہ کیا پھر اپنے گھوڑے کو حرکت میں لا کر یوناف کے قریب آیا اور فکرمندی میں اسے مخاطب
کر کے کہنے لگا سنو یوناف میرے بھائی تم دیکھتے ہو کہ ہمارے عقب میں جو یہ دھول کا ایک طوفان سا
اٹھ رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی ہمارے تعاقب میں لگ گیا ہے یا تو وحشی قبیلے سرمتی کی لڑکیاں
مسلح ہو کر ہمارے تعاقب میں ہیں یا کوئی اور وحشی قبیلہ ان اجنبی سرزمینوں میں ہم پر حملہ آور
ہونے کا ارادہ رکھتا ہے کوروش کی اس گفتگو کے جواب میں یوناف نے بھی فکرمندی کے انداز میں
اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
تمہارا اندازہ درست ہے تعاقب کرنے والے نزدیک آئیں تو پتہ چلے کہ یہ کون لوگ ہیں تاہم
ان کے قریب آنے سے پہلے ہی اپنے لشکریوں کو تیار کر دو کہ اپنی کمانیں سنبھال کر ان پر تیر چڑھا
لیں اور جوں ہی ہم حملہ آور ہونے کا اشارہ کریں وہ ان تعاقب کرنے والوں پر تیر اندازی کر دیں
یوناف کے اس مشورے پر کوروش نے فورا اپنے لشکریوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی کمانیں سنبھال لیں اور
تیروں پر اپنی گرفت مضبوط کر لیں کوروش کے اس حکم پر اس کے لشکری تیار اور مستعد ہو گئے تھے۔
لیکن گرد و غبار کے اڑتے اس طوفان سے نکل کر جب تعاقب کرنے والے ان کی نگاہوں کے
سامنے آئے تو معاملہ کچھ اور ہی نکلا اس لئے کے تعاقب کرنے والے زیادہ سے زیادہ دس سوار تھے
اور ان کے ساتھ خالی گھوڑے بھی تھے وہ اپنے سروں پر ٹوپیاں اوڑھے اور عمامے لپیٹے اور تنگ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

شلواریں پہنے ہوئے تھے جیسے کے اہل فارس دور دراز کے تند و تیز سفر میں پہنتے تھے جب وہ دس سواروں کا دستہ نزدیک آیا اور انھوں نے اپنے سامنے کوروش اور اس کے لشکر کو دیکھا تو جو جوان ان آنے والے سواروں کی کمان داری کر رہا تھا اس نے خوشی میں ڈوبا ہوا ایک بلند نعرہ لگایا اور اس کے جواب میں اس کے ساتھی بھی خوشی کا اظہار کرنے لگے تھے کوروش نے دیکھا کہ ان لوگوں کی آنکھیں بلکہ پورا جسم گرد میں اٹا ہوا تھا۔ پھر تھوڑا سا اور نزدیک آکر ان نئے آنے والوں کے سالار نے بلند آواز میں اور خوشی کے اظہار میں کہا سورج کی قسم آگ کی سوگند تم لوگ ان سرزمینوں کے اندر اس طرح گزرے ہو جیسے سانپ اپنے بل کی طرف جاتا ہے ان انجانی سرزمینوں کے اندر تمہارا سراغ لگانا مشکل اور دشوار کن کام تھا۔ یوناف بھی بلند آواز میں گفتگو کرنے والے اس جوان کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا اس جوان نے جو تسمے والے جوتے پہنے ہوئے تھا نیسائی گھوڑے پر سوار تھا۔

جب وہ دس کے دس سوار قریب آئے تو کوروش نے انھیں پہچان لیا یہ اس کے اپنے آدمی تھے۔ اور پارساگرد سے شاید اس کو تلاش کرتے ہوئے آئے تھے قریب آکر ان سارے سواروں نے کوروش کے سامنے اپنے سر کو خم کر دیا۔ پھر ان کے سالار نے کوروش کو مخاطب کر کے کہا ہم گزشتہ کئی دنوں سے آپ کو لگاتار ان اجنبی سرزمینوں کے اندر تلاش کرتے رہے ہیں۔ اس لئے کے قوم ماد کے مرکزی شہر سے ہمارے پارساگرد کو یہ خبر گئی تھی کہ کوروش ایک مہم کے دوران مارا گیا ہے اکثر لوگوں نے اس خبر پر یقین کر لیا تھا لیکن آپ کی بیوی کاسندان اس خبر کو تسلیم کرنے سے برابر انکار کرتی رہی ہے بلکہ اس نے بڑے یقین کے ساتھ لوگوں سے یہ کہہ دیا تھا کہ وہ ہرگز اس بات کا یقین نہیں کرتی اس نے پادساگرد کے سالاروں کو مخاطب کر کے کہا کہ وہ حلفیہ یہ بیان دیتی ہے کہ اس نے خواب میں کوروش کو زندہ سلامت دیکھا ہے اور یہ کوروش پارساگرد کی طرف کوچ کر رہا ہے۔

اپنی بیوی اور اپنے شہر پارساگرد سے متعلق یہ گفتگو سن کر کوروش خوش ہوا اس نے اپنے ان سواروں کی آمد کے بعد سب سے پہلا جو حکم دیا وہ یہ تھا کہ اس نے اپنے ساتھ ہمدان سے آنے والے قوم ماد کے لشکریوں کو حکم دیا کہ وہ دارتان کی لاش کو لے کر وہاں سے ہمدان کی ہر طرف کوچ کر جائیں اس سے پہلے کوروش نے دارتان کی لاش جو سر بریدہ تھی کو اسے غسل دے کر مروجہ طریقے کے مطابق کئی قسم کا تیل لگایا پھر اسے جڑی بوٹیوں میں لپیٹ دیا تاکہ گلنے سڑنے سے باز رہے۔ اپنی نگرانی میں اس نے قوم ماد کے لشکر کو ہمدان کی طرف کوچ کرا دیا جبکہ اپنے پرانے اور نئے آنے والے ساتھیوں کے ساتھ بڑی تیزی سے وہ پارساگردی طرف بڑھنے لگا تھا۔

اپنے باپ کمبوجیہ کی موت کے بعد سوگ کی بنا پر کوروش اپنی تاج پوشی کا اہتمام نہ کر سکا تھا اب اپنی اس مہم سے واپس آنے کے بعد اس نے باقاعدہ اپنی تاج پوشی کا اہتمام کیا اس کی عمر انتیس سال کی ہو چکی تھی اس تاج پوشی کا اہتمام کوروش نے اپنی سب سے بڑی دیوی اناہیتا کے معبد میں ادا کرنے کا فیصلہ کیا تھا یہ اناہیتا کا معبد دریا کے کنارے تھا اور کوروش کا یہ عقیدہ تھا کہ بہتا ہوا پانی اس کے لئے اچھا ہے اس کے علاوہ دوسری بات یہ بھی تھی کہ کوروش کے تصور میں اناہیتا واحد نسوانی شخصیت تھی جس سے قریب ہو کر اسے سکون اور اطمینان نصیب ہوتا تھا اور اسے پریشانی کا اندیشہ نہ رہتا تھا۔

تاج پوشی کے روز سب ممتاز موبد اور امراء سنگ مرمر کے زیر زمین ایوان میں جمع ہو گئے تو اس تقریب کا خاص دسترخوان سجایا گیا۔ اس دسترخوان کے نمایاں حصے پر کوروش نے ایک طرف اپنی بیوی کاسندان اور دونوں بچوں کو بٹھایا اور جبکہ اس نے اپنی دوسری طرف یوناف اور بیوسا کو جگہ دی پھر اس کے سامنے قوم پارس کے سب بڑے بڑے سردار بیٹھ گئے۔ دسترخوان پر انجیر اور کاہو کے پروے بچھانے کے بعد ان پر کھانے کی ساری چیزیں اور چھاچھ رکھی گئی تھی بادشاہ وقت کے سامنے یہ سب چیزیں رکھنے کا مطلب قدیم ایرانی رواج کے مطابق یہ یاد دلانا تھا کہ وہ اپنی زراعت پیشہ رعایا سے جن کی خوراک صرف یہی ہے حقیقت میں برتر نہیں ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہ سردار سمجھا جاتا ہے اور کاشتکار زمین جوتتے اور اس میں بیج بوتے ہیں۔

اس کے بعد پارساگرد کے قانون مملکت کے محافظوں نے اس سے حلف اٹھوایا کہ وہ گفتار اور کردار میں نیک رہے گا دوستوں سے دغا نہیں کرے گا امیر غریب سب کو ایک آنکھ سے دیکھے گا اور رعایا کے مفاد کو اپنے ذاتی مفاد پر ترجیح دے گا۔ تاج پوشی کی رسم میں یوناف اور بیوسا کے علاوہ جو لوگ بھی شریک ہوئے کوروش نے انھیں چاندی کے بیش بہا تحفے دیئے جس طرح ہر نئے بادشاہ کے دل میں بادشاہت سنبھالنے کے بعد یہ خواہش ہوتی ہے کہ اپنے لئے ایسا محل تعمیر کروائے جو اس کے آباؤ اجداد کے بنائے ہوئے محلوں سے بڑھ کر ہو۔ اپنی تاج پوشی کے رسم کے موقع پر کوروش نے بھی ایسا ہی کرنے کا عزم کیا۔ وہ چاہتا تھا کہ جس ایوان میں شاہی دربار لگے اور امراء اور سفراء باریاب ہوں وہ صحیح معنوں میں پارساگرد کے حکمرانوں کے شایان شان ہونا چاہئے نہ کہ موجودہ ایوان جیسا ہو جو کہ ایک کھلا احاطہ تھا جس کے باہر کبوتر جمع ہو جایا کرتے تھے۔

یہ نیا محل بنانے کے لئے کوروش نے پہلے یوناف سے مشورہ کیا اور اس سے مشورہ کرنے کے بعد اس نے بابل سے تعمیرات کے فن کے ماہرین بلوائے یہ لوگ اپنے فن کے استاد مانے جاتے تھے جب کوروش نے انھیں سمجھایا کہ موجودہ شاہی عمارت میں کیا کیا اضافے ضروری ہیں تو ماہرین نے

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کہا کہ نئی بنیادیں رہے بغیر اسی طرح کی تبدیلیاں ممکن نہیں ہیں اس کے لئے پرانی عمارت کو گرانا ہو گا کوروش نے ان کی بات سن کر کہا کہ اگر اس کے بغیر کام نہیں ہو سکتا تو پھر پرانی عمارت کو گرا دیا جائے اور نئی عمارت کھڑی کر دی جائے۔

ساتھ ہی محل کی تعمیر سے پہلے کوروش نے یہ بھی حکم دیا کہ یہ بنیادیں کسی معمولی پتھر کی نہ ہوں بلکہ سنگ مرمر کی ہوں ڈیوڑھی کے ستون بھی سنگ مرمر کے ہوں اور یہ طے پایا کہ دربار کا ایوان اتنا ہی وسیع ہو جتنا ہمدان شہر میں قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک کا تھا۔ ایوان کا ہر ستون چالیس فٹ اونچا اور گولائی میں ایسا رکھنے کا حکم دیا کہ ایک آدمی دونوں بازو پھیلا کر انھیں اپنی گرفت میں نہ لے سکے جلد ہی اس محل کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا جس وقت شاہی محل کی عمارت گرائی جانے والی تھی کوروش نے اپنی بیوی بچوں کے ساتھ یوناف اور بیوسا کو شاہی محل کے پاس ایک دوسری عمارت میں منتقل کر دیا تھا۔

اس تاج پوشی کے رسم کے چند دن بعد جبکہ کوروش یوناف اور بیوسا اور کاسندان اپنی عارضی رہائش گاہ میں اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے کہ کوروش نے یوناف کو مخاطب کر کے کہا سنو یوناف ایک بات نے مجھے فکرمند کر رکھا ہے اور اس سلسلے میں تم سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں بات یہ ہے کہ میری اس تاج پوشی میں ہماری مملکتوں کی حدود اور اس میں رہنے والے سارے ہی سرداروں نے شرکت کی لیکن کرمان کے سردار نے میری تاج پوشی میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے میرے مخبروں نے مجھے یہ بھی خبر دی ہے کہ وہ اپنے آپ کو آزاد اور خود مختار تصور کرتا ہے اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ وہ پارس کے بادشاہ کا ماتحت یا فرمانبردار نہیں بلکہ وہ کرمان کے علاقے کا خود مختار حکمران ہے اب تم مجھے بتاؤ کہ مجھے اس کے خلاف کیسے رد عمل کا اظہار کرنا چاہئے کوروش کی اس گفتگو کے جواب میں یوناف تھوڑی دیر خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر وہ کہنے لگا۔

سنو کوروش تمہاری سلطنت اور اس کی سرحدوں پر جتنے قبائل کے سردار ہیں ان کو پیغام بھجوا دو کہ ان میں سے جو کوئی بھی اب تک قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک کو خراج یا اسے خوش کرنے کے لئے تحائف بھیجتا رہا ہے وہ بالکل بند کر دے اور اسے تحائف اور خراج تمہیں بھیجے جائیں اور انھیں یہ بھی یقین دہانی کرواؤ کہ اگر قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک نے ان کے خلاف لشکر کشی کرنے کی کوشش کی تو تم ان کا پورا پورا دفاع کرو گے سنو کوروش صرف ایسا کر کے تم اپنی طاقت اور قوت میں اضافہ کر سکتے ہو پھر یہ کہ مجھے خدشہ ہے کہ عنقریب قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک ہمارے خلاف حرکت میں آئے گا اس لئے کہ ہمدان سے اس کے لشکر کے ساتھ جس گمنام مہم کی طرف تم روانہ ہوئے تھے اس مہم کی کامیابی یا ناکامی کی کوئی شکل و صورت کو دیے بغیر پارسا گرد کی طرف آ گئے ہو

اور نہ ہی تم نے اپنے اس رویے کی ازدھاک سے معافی مانگی ہے جو ہمدان کے ضیافت کے ایوان میں تم سے سرزد ہوا تھا لہٰذا مجھے یقین ہے کہ ازدھاک عنقریب تمہارے خلاف حرکت میں آئے گا اور اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ابھی سے ہمیں اپنی عسکری قوت کو مضبوط کر دینا چاہئے۔

یہاں تک کہنے کے بعد یوناف جب رکا تو کوروش نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔ میں تمہاری اس تجویز سے تو اتفاق کرتا ہوں کہ سارے قبائلی سرداروں کو مجھے اپنا مطیع رکھنا چاہئے اور قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک کے خلاف اپنی عسکری قوت کو بھی مضبوط کرنا چاہئے لیکن اس کرمان کے باغی سردار قبل کے متعلق تم نے مجھے کوئی مشورہ نہیں دیا اس پر یوناف پھر کوروش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو کوروش اس سے متعلق میرا تم کو یہ مشورہ ہے کہ وقت ضائع کئے بغیر فوراً اس کے خلاف حرکت میں آؤ اگر یہ تمہارے ساتھ مقابلہ کرنا چاہے تو اسے اور اس کی عسکری طاقت کو کچل کر رکھ دو اور اگر تمہارے ساتھ وہ صلح اور فرمابرداری پر آمادہ ہو تو پھر اسے اس کے لشکریوں اور قبیلوں کو معاف کر دو۔ یہ تمہارے سلوک سے خوش ہو کر آنے والے دنوں میں تمہارا مطیع بن کر رہے۔

یوناف جب خاموش ہوا تو کوروش نے مسکراتے ہوئے کہا۔ سنو یوناف میں تمہارے اس مشورے کو دل سے پسند کرتا ہوں میں آج ہی اپنے قاصد سارے سرداروں کی طرف روانہ کرتا ہوں کہ ان میں سے جو کوئی بھی خراج یا تحائف قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک کو بھیجتا ہے وہ فوراً بند کر دیئے جائیں اور کل ہی میں اپنے لشکر کے ساتھ کرمان کی طرف روانہ ہوں گا اور اس کے سردار قبل کے خلاف حرکت میں آؤں گا۔ میرے لشکر میں تم اور بیوسا بھی میرے ساتھ ہو گے۔ پس دوسرے ہی روز کوروش نے اپنے قاصد نئے پیغام کے ساتھ سارے سرداروں کی طرف روانہ کئے اور دو دن کا وقفہ ڈالنے کے بعد اپنے لشکر کے ساتھ کرمان کی طرف روانہ ہو گیا تاکہ وہاں کے سردار تبل کو اپنا فرمابردار بننے پر مجبور کر سکے۔

تبل ایک سخت مزاج اور تند خو کرمانی تھا۔ یہ کرمانی ان سرخ پتھر کی چٹانوں پر آباد تھے جو شورہ زار تک پھیلی ہوئی تھی۔ یہ سطح مرتفع اب بھی کرمان کے نام سے موسوم ہے فاصلے کے لحاظ سے بھی یہ پہاڑیاں کوروش کے علاقے سے کافی دور تھیں۔ ان علاقوں کا سردار تبل اتنا سرکش اور اتنا نافرمان تھا کہ وہ کسی قانون کو نہ مانتا تھا اپنے علاقے کے لئے اس نے خود اپنا قانون بنوایا ہوا تھا۔ اس نے کوروش کے جشن تاج پوشی میں شرکت بھی نہ کی بلکہ شرکت کا دعوت نامہ یہ کہہ کر واپس کر دیا تھا کہ میں کوئی کوروش کا ماتحت یا فرمانبردار نہیں ہوں کہ اس کے جشن میں نظرانے لے کر حاضر ہوں میں تو ایک خود مختار حکمران ہوں اس تبل کا مرکزی شہر کوہستان کی چوٹی پر دریا کے موڑ

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پر واقعہ تھا کوروش یوناف اور یوسا کے ساتھ اپنے لشکر کو لے کر بڑی تیزی سے تبل کے اس مرکزی شہر کی طرف بڑھا اور بڑی تیزی سے مسافتوں کو سمیٹتا ہوا وہ تبل کے مرکزی شہر کے قریب اپنے لشکر کے ساتھ تبل کے مرکزی شہر کے سامنے جانمودار ہوا تبل نے جب دیکھا کہ پارساگرد کا بادشاہ کوروش اس پر حملہ آور ہونے کے لئے آیا ہے تو اس نے محل کے اندر محصور ہو کر اپنے لشکر کو تیار کر لیا وہ فصیل کے ایک برج میں جا کھڑا ہوا تاکہ وہ کوروش اور اس کے لشکر کا جائزہ لے سکے۔

کوروش نے بھی تبل کو فصیل کے اوپر ایک برج کی اوٹ میں کھڑے دیکھ لیا تھا للذا اس نے دور ہی سے چلا کر تبل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تم وہاں کیوں چڑھے بیٹھے ہو نیچے کیوں نہیں اترتے ہو۔ کوروش کی اس پکار پر تبل نے برج کے اندر کھڑے ہی کھڑے اس کے اصطبل پر ایک نگاہ دوڑائی شاید وہ اس کے لشکر کا جائزہ لے رہا تھا چند لمحوں تک وہ اس لشکر کے پیچھے خچروں کو دیکھتا رہا جو بار برداری کے سامان سے لدی ہوئی تھی پھر وہ بھی برج کے اندر ہی رہتے ہوئے کوروش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

تم پوچھتے ہو کہ میں یہاں کیوں بیٹھا ہوں میرا جواب یہ ہے کہ اگر میں یہ نہ کروں تو اور کیا کروں۔ بظاہر اس کی بات سے نیک دلی اور راست روی ٹپکتی تھی لیکن وہ بڑے عیارانہ انداز میں گفتگو کر رہا تھا کوروش نے پھر اس کو مخاطب کر کے کہا میں نے سنا ہے تم خود کو قومی سالار نہیں سمجھتے بلکہ یہ سمجھتے ہو کہ تم بادشاہ ہو اور جو انسان اس شہر میں بستے ہیں وہ تمہاری رعیت ہیں اس پر تبل پھر بولا اور کہنے لگا۔

ہاں یہ درست ہے میں اپنے آپ کو کرمان کے اس علاقے کا بادشاہ اور حکمران تصور کرتا ہوں اور جس قدر کرمانی ان علاقوں کے اندر آباد ہیں وہ واقعی ہی میری رعیت ہیں۔ اس پر کوروش نے کہا اگر ایسا ہے تو نیچے آؤ اور اس الزام کی صفائی پیش کرو۔ تبل حیرت و پریشانی میں کہنے لگا کون سے الزام کی صفائی۔ کوروش بولا اس الزام کی کہ تم اس شہر کے لوگوں کی خدمت کرنے کے بجائے ان پر جابرانہ حکومت کر رہے ہو اور ان کے خادم کی حیثیت سے کام کرنے کے بجائے اپنے آپ کو بادشاہ اور ان کو رعیت سمجھ کر حکومت کر رہے ہو۔ کوروش کی اس گفتگو پر تبل تھوڑی دیر کے لئے خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا۔ اس کے چہرے پر اطمینان تھا اور وہ کسی قسم کا خوف و حراس محسوس نہیں کر رہا تھا پھر اس نے کوروش کو مخاطب کر کے پوچھا۔

اگر تم مجھ پر کسی قسم کا الزام لگاتے ہو تو ان الزام کا مقدمہ کس کے سامنے پیش ہو گا۔ کوروش نے جھٹ کہا میرے سامنے تمہارا یہ مقدمہ پیش ہو گا میں پارساگرد کا بادشاہ ہوں اور تمہیں مقدمہ پیش ہوئے بغیر سزا دے سکتا ہوں۔

تبل تھوڑی دیر پھر خاموش رہ کر کوروش کے لشکر کا جائزہ لیتا رہا شاید وہ یہ محسوس کر رہا تھا کہ اگر اس نے کوروش کی بات نہ مانی۔ تو کوروش اپنے لشکر کے ساتھ اس کے شہر پر حملہ آور ہونے کا حکم دے دے گا اور اب اگر اس سے بچنے کے مواقع ہیں تو جنگ کے بعد کوروش ہر صورت میں اسے قتل کر دے گا۔ اس طرح اس کی اور اس کے اہل خانہ کی کسی بھی صورت میں جان بخشی نہ ہو سکے گی للذا وہ سوچ میں پڑ گیا وہ ایک حکمران تھا اس لئے زمانے کے دستور کے مطابق وہ کوروش کے سامنے پیش ہونے سے انکار نہ کر سکتا تھا۔ اسے بہتری اسی میں نظر آئی کے کوروش کے سامنے حاضر ہو جائے۔ چنانچہ وہ فصیل سے نیچے اترا اور ایک سو تیر اندازوں کے ساتھ اپنے ماہر قانون دانوں اور مشیروں کو لیکر شہر پناہ سے نکلا اور کوروش کے سامنے آ کھڑا ہوا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

تم جو الزامات مجھ پر لگانا چاہتے ہو لگاؤ میں ان کے جواب میں صفائی پیش کرنے کے لئے تیار ہوں کوروش ایک چٹان پر بیٹھ گیا۔ تبل کو اس کے مشیروں اور قانون دانوں کے ساتھ اپنے سامنے کھڑا کیا پھر اس پر جو الزام لگایا تھا اسے صفائی پیش کرنے کا حکم دیا۔ پارس میں جو قانون اس وقت رائج تھا اس کے مطابق جس شخص پر الزام عائد کیا جاتا تھا اسے اپنی صفائی میں اپنے نیک اعمال اور بہادری کے کارنامے پیش کرنے کا حق تھا۔ اس کے نیک کاموں کا پلا برے کاموں سے بھاری ہوتا تو اسے بری کر دیا جاتا تھا تبل بھی بہت سی لڑائیوں میں بہادری دکھا چکا تھا پھر وہ اپنی فوجوں کی کمان بھی بڑی دانشمندی سے کرتا رہا تھا یہ سب قابل ذکر کارنامے تھے چنانچہ کوروش کے سامنے اس نے اپنے یہ کارنامے شمار کروائے اور یہ بھی بتایا کہ وہ اس وقت تک کتنے ہی انسانوں کی جانیں بچا چکا ہے۔

کوروش نے اس کا یہ جواب سننے کے بعد حاضرین عدالت کو مخاطب کر کے کہا میں نے شہادت سماعت کی۔ اور ملزم نے کرمانیوں کے سالار سے ابھی تک کوئی بداعمالی نہیں کی ہاں میں یہ کہہ سکتا ہوں کے کافی لوگ جو ایران کی سرزمینوں کے اصل مالک اور قدیم ترین لوگ ہیں وہ تمہارے رویے سے ان سرزمینوں کو چھوڑ کر دوسرے علاقوں کی طرف ہجرت کر چکے ہیں۔

جواب میں تبل ایسا کوئی کام نہ بتا سکا مقامی کاسپی لوگ واقعی ہی اس علاقے سے جا چکے تھے۔ تبل کی خاموشی سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کچھ کہنا نہیں چاہتا اور اس کا بیان ختم ہو چکا ہے للذا کوروش نے اپنا فیصلہ دیتے ہوئے کہا یہ شخص سپہ سالار بہت اچھا ہے اس لئے اسے قصوروار نہیں ٹھہرایا جا سکتا مگر یہ اس شہر کا حکمران بھی ہے اس حیثیت میں اس کا یہ فرض تھا کہ یہ اس وادی کی فلاح و بہبود کا کام کرتا مگر اس نے ان انسانوں کی بھلائی کی کوئی کوشش نہیں کی جن کا انحصار اسی کی ذات پر ہے۔ اس نے ان کی بہبود کی کوئی تدبیر نہیں نکالی یہ اس کی کوتاہی ہے جس کی وجہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سے لوگوں کو تکلیف اور اذیت ہوئی۔ تبل کے مشیر اور قانون دان کوروش کا جواب سن کر خاموش رہے اور اس کے جواب میں کچھ کہہ نہ سکے پھر کوروش دوبارہ بولا۔ اور مزید کہنے لگا۔

سنو تبل تمہارے اس بڑے شہر کے قریب دیکھتے ہو کہ دریا بہتا ہے میں نے تمہارے علاقوں سے گزرتے ہوئے یہ اندازہ بھی لگایا ہے کہ اکثر لوگ انتہائی غربت اور کسمپرسی کی زندگی بسر کر رہے ہیں تمہیں چاہئے تھا کہ اس دریا کے کنارے کنوئیں بناتے ان کنووں میں دریا کا پانی چھوڑتے پھر ان کنووں کی مدد سے تم کاشتکاری کے انتظامات کرتے۔ جن کے باعث ان علاقوں کے اندر فصلیں زیادہ اور اچھی ہوتیں۔ اور لوگ اس طرح غربت کی زندگی بسر نہ کرتے جس طرح یہ لوگ اب کر رہے ہیں اس گفتگو کے بعد تبل نے اپنا رویہ بدل لیا اور کوروش سے یہ عہد کیا کہ وہ آئندہ نہ صرف یہ کہ اپنے لوگوں کی فلاح و بہبود کے کام کرے گا بلکہ ہمیشہ کے لئے وہ کروش کا ماتحت اور فرمانبردار بن کر رہے گا اس کے ساتھ ہی اس نے کوروش سے یہ بھی التماس کی وہ اس کے اور اس کے لشکریوں کے لئے اپنے شہر میں ایک ضیافت کا اہتمام کرنا چاہتا ہے کوروش نے تبل کی اس دعوت کو قبول کر لیا اور ساتھ ہی اس نے تبل سے یہ بھی کہا کہ وہ ضیافت کا اہتمام اسی جگہ کرے جہاں پر اس کے لشکر نے پڑاؤ کر رکھا ہے تبل اس پر آمادہ ہو گیا پھر وہ اپنے کارکنوں کے ساتھ ضیافت کے کاموں میں مصروف ہو گیا اس ضیافت کے بعد اور وہاں سے کوچ کرنے سے پہلے کوروش نے تبل کو سمجھاتے ہوئے کہا میں نے سنا ہے کہ تم قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک کو سالانہ خراج کے طور پر رقم بھجواتے ہو یہ رقم تم بھجوانا بند کر دو اور اگر ازدھاک نے تم سے کوئی بازپرس کی۔ یا تمہارے علاقوں پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی تو میں تمہاری مدد کروں گا اور ازدھاک کے لشکر کو یہاں سے بھگانے میں تمہاری پوری حمایت کروں گا تبل ایسا کرنے پر رضامند ہو گیا اس کے بعد کوروش اپنے لشکر کے ساتھ پارساگرد کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

اس واقعے کے چند ہی روز بعد چند قاصد قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک کی طرف سے کوروش کے شہر پارساگرد میں داخل ہوئے اور کوروش کی خدمت میں حاضر ہونے کی درخواست کی کوروش نے جس ایوان کی تعمیر کا کام شروع کیا تھا وہ ایوان مکمل ہو چکا تھا مگر ابھی تک اس پر چھت نہیں پڑی تھی تاہم کوروش نے بادشاہ ازدھاک کی طرف سے آنے والے ان قاصدوں کو اسی محل میں طلب کیا جب وہ قاصد اس نئے تعمیر ہونے والے ایوان میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کوروش اس ایوان میں سنگ مرمر کے تخت پر بیٹھا تھا۔ اس کی بیوی کاسندان اپنے بچوں کو لئے بیٹھی بائیں طرف بیٹھی تھی جبکہ اس کے دائیں طرف یوناف اور بیوسا سنگ مرمر کی نشستوں پر بڑی تمکنت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ازدھاک کی طرف سے آنے والے قاصد سنگ مرمر کے اس تخت سے قریب آ کھڑے ہوئے پھر ان میں سے ایک نے کوروش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اے پارساگرد کے حکمران میرا نام ابردار ہے میں ماد کے عظیم بادشاہ ازدھاک کی طرف سے تمہارے لئے ایک اہم پیغام لے کر آیا ہوں پھر اس نے کپڑے میں لپٹا ہوا پیغام جو اس نے اپنے ایک ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا اسے کھولا اسے اپنے چہرے کے سامنے لایا اور کوروش کے سامنے اسی کے بھرے دربار میں اپنے بادشاہ کا پیغام پڑھنے لگا۔

آج ماہ نیسان کی پہلی تاریخ کو اس عظیم بادشاہ کا یہ فرمان جاری ہوا ہے جو تمام مادی قبائل کے علاوہ، ارمستان تبرستان، میسیا، ارتا اور عیلام کا بادشاہ ہے اسی عظیم الرتبت بادشاہ یعنی ازدھاک نے حکم بھیجا ہے کہ پارساگرد کا بادشاہ کوروش ماہ نیساں کے آخری دن اپنے آقا ازدھاک کی خدمت میں پیش ہو۔

وہ قاصد یہ پیغام پڑھ کر خاموش ہو گیا کوروش یوناف اور بیوسا نے اس کے اس پیغام کو بڑے غور سے سنا پھر وہ بڑے انہماک سے اس قاصد کی طرف دیکھ رہے تھے پھر انھوں نے جائزہ لیتے ہوئے دیکھا اس قاصد کے ہاتھ میں ایک لمبا عصا تھا جس کی موٹھ کی شکل شاہین کی تھی جو اڑنے کو پر تول رہا تھا وہ جوان آدمی تھا تکلف اور اہتمام سے بات کرنے کا عادی دکھائی نہ دیتا تھا چنانچہ اس نے اپنے بادشاہ کا پیغام بڑے بیباک انداز میں کوروش کے بھرے دربار میں سنا دیا تھا۔ اپنا پیغام ختم کرنے کے بعد آگے بڑھا سنگ مرمر کے تخت کے پاس آ کر رکا اور پھر کوروش کے نزدیک ہو کر وہ بڑے رازدارانہ انداز میں کہنے لگا۔

ماد کا شہنشاہ ازدھاک تمہارے ہمدان پہنچنے کا انتظار کرتے کرتے تھک گیا ہے وہ منتظر ہے کہ تم ہمدان پہنچو اور وہ تمہارا استقبال کرے قاصد کی یہ عیارانہ گفتگو سن کر کوروش کا خون کھول اٹھا اور اس نے چلا کر اس قاصد کو مخاطب کر کے کہا۔ میں جانتا ہوں کہ جب میں اس کے پاس پہنچوں گا تو وہ میرا خیر مقدم نہیں کرے گا بلکہ ایسے ایسے معاملے میں مجھ سے بازپرس کرے گا جس کی امید تک نہیں کی جا سکتی اور گزشتہ جشن کے دوران میں نے اس کے محافظوں کے ساتھ جو ایک معاملہ کیا تھا اس میں بھی ضرور مجھ سے بازپرس کر کے رہے گا کوروش کا یہ جواب سن کر وہ قاصد بڑے غور سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ تو کیا تم ماد کے عظیم بادشاہ ازدھاک کی خدمت میں حاضر ہونے سے انکار کرتے ہو جبکہ اس نے تمہیں طلب کیا ہے۔

جواب میں کوروش نے پہلے اپنے پہلو میں بیٹھے یوناف کی طرف دیکھا پھر وہ اپنا منہ اس کے کان کے قریب لے گیا پھر اس سے رازدارانہ گفتگو کی جواب میں اسی طرح کی رازداری سے یوناف نے بھی اس سے کچھ کہا جس سے اس کی چھاتی تن گئی اور وہ سانپ کی طرح اٹھ کھڑا ہوا پھر اس نے بڑی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

جرأت اور ولولہ انگیزی میں اس قاصد کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا سنو ماد کے قاصد تمہارا بادشاہ ازدھاک یہ حق نہیں رکھتا کہ وہ مجھے ہمدان طلب کرے اور لوگوں سے خراج وصول کرتا پھرے جس طرح وہ قوم ماد کا بادشاہ ہے اسی طرح میں بھی پارس کا بادشاہ ہوں اور جس طرح وہ خراج وصول کرنا اپنا حق سمجھتا ہے اسی طرح میں بھی پارسا گرد کے حکمران کی حیثیت سے اپنا حق سمجھتا ہوں لہٰذا میں اس کے سامنے اور اس کی خدمت میں حاضر ہونے سے انکار کرتا ہوں اور اگر اس نے اس انکار پر ہم پر کوئی جنگ مسلط کرنے کی کوشش کی تو ہم اس کی حالت اس کے لشکر سمیت بدترین بنا کر رکھ دیں گے اب تم یہاں سے جا سکتے ہو کوروش کا یہ جواب سن کر ان لوگوں کے چہرے لٹک سے گئے تھے پھر وہ بڑے مایوس سے انداز میں کوروش کے دربار سے نکل گئے تھے۔

ازدھاک کے قاصدوں کو یوں رسوا کر کے اپنے دربار سے نکالنے کے بعد کوروش فکر مند ہو گیا تھا اسے یقین تھا کہ ازدھاک کی اس طلبی سے انکار کر کے اس نے اپنے لئے خطرات ہی خطرات اکٹھے کر لئے ہیں اس لئے کہ ازدھاک اب ضرور اسے اپنا فرمابردار اور مطیع بنانے کے لئے اس پر حملہ آور ہو گا لہٰذا اس نے دن رات ایک ایک کر کے اپنی جنگی تیاریوں کو اپنے عروج پر پہنچا دیا اس نے پارسا گرد میں ہتھیاروں کے انبار لگا دیئے اس نے لشکر میں اضافہ کیا اور اپنی سرحدوں کی طرف اس نے اپنے مخبر پھیلا دیئے تا کہ قوم ماد کی طرف سے حملے کی صورت میں وہ اسے بروقت اطلاع دے سکیں اس طرح کوروش بڑی تیزی سے اپنی جنگی تیاریاں مکمل کرنے لگا تھا۔

یوناف اور بیوسا ایک روز اپنے کمرے میں بیٹھے باہم گفتگو کر رہے تھے کہ ایک شاہی کارکن بھاگا بھاگا آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا آپ کو کوروش نے بلایا ہے اور وہ اس وقت بڑا فکر مند ہے میرا خیال ہے کہ وہ اس وقت آپ سے کسی اہم موضوع پر گفتگو کرنا چاہتا ہے اس کارکن کی یہ اطلاع سن کر یوناف اور بیوسا اٹھ کھڑے ہوئے اور پارسا گرد کے دربار کی طرف روانہ ہو گئے جب وہ وہاں پہنچے تو انہوں نے دیکھا کوروش اور اس کی بیوی کاسندان پہلے سے وہاں بیٹھے ہوئے تھے یوناف اور بیوسا جب اس دربار کے بڑے کمرے میں داخل ہوئے تو کوروش نے ان دونوں کو اپنے پہلو میں بیٹھنے کی جگہ دی جب وہ دونوں وہاں بیٹھ گئے تب کوروش نے انہیں مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

میں نے تم دونوں میاں بیوی کو ایک انتہائی اہم صلاح مشورے کیلئے بلایا ہے اس وقت میں جتنی تم دونوں کی ضرورت محسوس کرتا ہوں اس سے پہلے کبھی نہیں کی تھوڑی دیر پہلے میرے مخبر یہ خبر لائے ہیں کہ قوم ماد کا ایک بہت بڑا لشکر جس کی کمان مادی قوم کا سپہ سالار ہارپیگ کر رہا ہے ہماری سرحدوں کے بالکل قریب پہنچ چکا ہے اور اس کا ہدف ہمارا یہ مرکزی شہر پارسا گرد ہے قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک نے سپہ سالار ہارپیگ کو یہ لشکر دے کر جنگ کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ ہم ان کی

زمینوں میں اس کے مطیع اور فرمابردار رہ کر حکومت کریں مگر میں نے یہ عزم کیا ہے کہ میں مر جانے کو ترجیح دوں گا مگر ازدھاک کا فرمابردار بن کر زندگی نہیں گزاروں گا میں نے ہارپیگ کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک تجویز بنائی ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم اس تجویز سے اتفاق کرو گے۔ کوروش جب خاموش ہوا تو یوناف نے اسے مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

پہلے اپنی تجویز کہو جو تم نے سوچ رکھی ہے پھر جب اپنی پسند اور ناپسند کا اظہار کروں گا جواب میں کوروش کہنے لگا میں نے سوچا کہ جس قدر لشکر ہے دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے ایک حصہ میں لے کر ہارپیگ کی راہ روکنے کی کوشش کروں گا جبکہ لشکر کا دوسرا حصہ لیکر تم پارسا گرد شہر ہی میں رہو گے اور شہر کی حفاظت کا سامان کرو گے یوناف میرے بھائی تم جانتے ہو کہ یہ ہارپیگ انتہائی چالاک ہوشیار ہے اور لومڑی کی طرح داؤ پیچ لگانے میں ماہر ہے تم یہ بھی جانتے ہو کہ ہمارے مرکزی شہر پارسا گرد کے ارد گرد کوئی فصیل اور شہر پناہ نہیں ہے اور اگر ہم دونوں لشکر کو لیکر جاتے ہیں تو مجھے خدشہ ہے کہ ہارپیگ اپنی عیاری سے کام لیکر راستہ بدل کر ہماری غیر موجودگی میں پارسا گرد پر حملہ آور نہ ہو جائے اور اگر ایسا ہو گیا تو اسے پارسا گرد میں داخل ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا اور وہ ایسا بھی کر سکتا ہے کہ وہ اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کر کے آدھے لشکر کے ساتھ وہ ہم سے ٹکراتا رہے جبکہ دوسرا حصہ یہاں آ کر شہر میں داخل ہو جائے اس طرح ہم بالکل مفلوج ہو کر رہ جائیں گے لہٰذا میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم بھی اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیں ایک حصہ میں لیکر اس کے مقابلے پر جاؤں اور دوسرے حصے کے ساتھ تم شہر کا دفاع کرو یہاں تک کہنے کے بعد کوروش جب خاموش ہوا تو یوناف بولا۔

میں اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں میں لشکر کے ایک حصے کو لیکر پارسا گرد ہی میں قیام کروں گا اور جو بھی حملہ آور ادھر آیا میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اسے مار بھگاؤں گا دوسری طرف تم دوسرے حصے کے ساتھ یہاں سے کوچ کرو اور کوشش کرو کہ ہارپیگ کو اپنی سرحدوں پر ہی روک کر اسے پسپا ہو جانے پر مجبور کر دو یوناف کی یہ گفتگو سن کر کوروش نے آگے بڑھ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا پھر وہ کہنے لگا میں تمہاری تجویز پر عمل کروں گا میں آج ہی اپنے لشکر کے ساتھ ہارپیگ کی طرف کوچ کروں گا جبکہ میری غیر موجودگی میں تم شہر کا بہترین دفاع کرو گے۔ اس کے ساتھ ہی وہ وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے کوروش یوناف اور بیوسا لشکر گاہ کی طرف آئے لشکر کا آدھا حصہ وہیں رہنے دیا گیا جبکہ لشکر کے دوسرے آدھے حصے کے ساتھ کوروش وہاں سے ہارپیگ کا مقابلہ کرنے کے لئے کوچ کر گیا تھا۔

دوسری طرف قوم ماد کے سپہ سالار ہارپیگ اس شاہراہ پر بڑی برق رفتاری سے پیش قدمی کر

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

رہا تھا جو ہمدان سے پارساگرد کی طرف جاتی تھی اس کے پاس ایک بڑا لشکر تھا جو بہترین انداز میں مسلح تھا سورج کی چمکتی دھوپ میں ہارپیگ کے لشکریوں کے ابھرے ہوئے سروں پر آہنی خول دمک رہے تھے ان کی ڈھالوں پر چاندی کا کام اور سینے پر زرہ بکتر سورج کی روشنی میں باربار چمکتی دکھائی دے رہی تھیں تیزی سے بڑھتے ہوئے لشکر کے اندر شہنائیاں اور شادیانے بج رہے تھے شاید دشمن کے ساتھ ٹکرانے سے پہلے ہی ہارپیگ اپنے لشکر کے اندر یہ تاثر پیدا کرنا چاہتا تھا کہ ان کی فتح اور اس کے نتیجے میں ان کے لئے خوشی یقینی ہو چکی ہے۔

جس وقت ہارپیگ اپنے لشکر کے ساتھ پارساگرد کی سرحدوں میں داخل ہوا تو سامنے کی طرف سے کوروش بھی اپنے لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے آتا دکھائی دیا۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے ہارپیگ نے اپنے لشکر کو روک دیا اور اپنے سپاہیوں کو اس نے جنگ کے لئے تیار رہنے کا حکم دے دیا تھا۔ کوروش نے دیکھتے ہی دیکھتے ہارپیگ کے لشکر پر حملہ کر دیا تھا اس طرح دونوں لشکروں کے درمیان گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی تھی۔

دونوں طرف کے لشکری نفرت کے بارود اور خون سے بھرے راستوں اور عذاب کی طرح ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑے تھے زندگی کے تھپیڑوں کی یورش میں موت سرسرانے لگی تھی بھیانک شفق رات کے سیل اور رینگتے جہنم کی طرح عمیق پستیوں سے ابھر کر حزن قلب و جگر اور اسیر الم و یاس کی طرح چاروں طرف پھیلنے بکھرنے لگی تھی نفرت کی دھوپ کی شدت کے اندر بے کراں امنگ اور کھولتے سمندر کا سا سماں تھا۔ ہر طرف سرد آہوں کراہوں اور چیخوں کے طوفان اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ میدان جنگ میں ایک ایک پل حشر سامان اور ایک ایک لمحہ عذاب جان ہو رہا تھا ہر شخص ایک دوسرے کو بے ننگ و نام اور بے زور و مایہ کرنے کی فکر میں تھا۔

وسیع میدانوں کے اندر کافی دیر تک ہارپیگ اور کوروش کے درمیان ہولناک جنگ ہوتی رہی آخر ہارپیگ کوروش پر لمحہ بہ لمحہ چھاتا اور غالب آتا دکھائی دے رہا تھا یہ آثار کوروش نے بھی دیکھ لئے تھے کوروش کی بدقسمتی یہ کہ اس جنگ میں وہ زخمی بھی ہو گیا تھا اور جب اس نے یہ اندازہ لگایا کہ اس کے لشکری بددل ہونے لگے ہیں اور لمحہ بہ لمحہ ہارپیگ کے دباؤ کو برداشت نہ کرتے ہوئے پیچھے ہٹنے لگے ہیں تو اس نے لشکر کو پسپا ہونے کا حکم دے دیا اور پھر فوراً وہ اپنے لشکر کو لیکر میدان جنگ سے کھوئے کھوئے پردیسی پرندوں کی طرح بھاگ کھڑا ہوا تھا دوسری طرف ہارپیگ نے بھاگتے ہوئے کوروش کا تعاقب نہیں کیا تھا بلکہ وہیں پڑاؤ کر لیا تھا کیونکہ اس کے لشکر کا بھی کافی نقصان ہوا تھا اور وہ وہاں پڑاؤ کر کے اپنے نقصان کا ازالہ اور اپنے مرنے والے ساتھیوں کو دفن کرنے کے علاوہ زخمیوں کی دیکھ بھال کرنا چاہتا تھا۔

O

سورج اس وقت ڈوب رہا تھا جب کوروش اپنے لشکر کے ساتھ میدان جنگ سے بھاگ رہا تھا۔ وہ اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر اپنے زخم کے باعث بیٹھا بیٹھا جھومنے لگا تھا اس نے زین کو کس کر کھینچ نہ رکھا ہوتا تو وہ یقیناً" اپنے زخموں کی تاب نہ لا کر گھوڑے سے گر پڑتا گو اسے آنے والا زخم اتنا گہرا نہ تھا تاہم وہ اس کے تن بدن میں آگ سی لگائے ہوئے اسے اپنی شکست اور ہار کا بھی بہت غم تھا اور اس تاثر نے اس کے زخم میں اور زیادہ تکلیف پیدا کر دی تھی اس کا گھوڑا پسینے میں شرابور ہو رہا تھا اور ہموار سڑک پر بھی وہ باربار ٹھوکر کھا رہا تھا۔ ہارپیگ کے لشکر سے تھوڑی دور جا کر کوروش نے اپنے لشکر کو کوہستان سے گھری ہوئی ایک وادی کے اندر رک جانے کا اشارہ کیا لشکر اس کا حکم پا کر فوراً رک گیا اور وہاں پڑاؤ کر لیا پھر اس نے خود اپنے زخم کی پٹی کی اور دوسرے زخمی ہونے والے ساتھیوں کی مرہم پٹی کا بھی سامان کیا۔ سورج اب پوری طرح غروب ہو گیا اندھیرا ہر طرف پھیل گیا تھا ایسے میں اس کے چند سردار اس کے پاس آئے پھر ایک نے کوروش کو مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

میرا مشورہ یہ ہے کہ ہمیں فوراً اپنے تیز رفتار قاصد پارساگرد کی طرف بھجوانے چاہے اور ہم اپنے لشکر کا آدھا حصہ جو یوناف کی سرکردگی میں پارساگرد چھوڑ آئے ہیں اسے بھی یہاں بلا لیں تاکہ دونوں حصے متحد ہو کر ہارپیگ پر حملہ آور ہوں اور جس طرح اس نے ہمیں شکست دی ہے اسی طرح اسے شکست دے کر اپنی سرزمینوں سے بھاگ جانے پر مجبور کر دیں۔

اپنے اس سردار کو جواب دیتے ہوئے کوروش نے کہا ایسا کرنا حماقت سے بھی بدتر قدم ہو گا یوناف کو دوسرے آدھے لشکر کے ساتھ یہاں بلا کر گویا ہم اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ ہم اپنے مرکزی شہر سے دستبردار ہونے کا اعلان کر دیں تم جانتے ہو کہ ساری قوموں کے بڑے بڑے شہر فصیل دار ہوتے ہیں اور ان کے اردگرد اونچی اور بڑی مضبوط پناہ گاہیں ہوتی ہیں جبکہ ہمارے شہر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پارسا گرد کے اردگرد نہ کوئی فصیل ہے اور نہ دوسری قسم کی پناہ گاہ اگر میں یوناف کو بھی دوسرے حصے کے ساتھ یہاں بلا لیتا ہوں تو یہ بات ہار پیگ تک بھی چلی جائے گی اور وہ فوراً کوئی لمبا راستہ کاٹتے ہوئے ہمارے مرکزی شہر کی طرف بڑھے گا اور اگر ایسا ہوا تو شہر میں کوئی قوت نہ ہو گی جو اسے ہار پیگ سے بچا سکے اس طرح ہار پیگ پارسا گرد شہر پر قابض ہونے کے بعد اپنی مکمل فتح مندی کا اعلان کر سکتا ہے۔

یہ بات سن کر وہ سردار کہنے لگا اگر آپ ایسا نہیں کرنا چاہتے تو میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں اور وہ یہ کہ اپنی ساری رعایا کو لے کر ان مغربی میدانوں میں چلا جانا چاہئے جو صحرا نوردیائی اور صحرائی کرمانی قبائل کے قلعہ بند شہروں کے میری طرف ہیں اگر ہم ایسا کرنے کا ارادہ کر لیں جو ہمارے لوگ اپنے گاؤں سمیت بڑی تیزی سے نقل مکانی کر سکتے ہیں اور ان کے یہاں سے نکل جانے کے بعد ہار پیگ اپنے لشکر کے ساتھ لوٹ مار کرنے اور آگ لگانے کے لئے پارسا گرد شہر میں داخل ہو گا تو اسے وہاں کچھ بھی نہ ملے گا لہٰذا اسے وہاں سے ناکام اور نامراد لوٹ جانا پڑے گا۔ اس سردار کی اس تجویز پر کوروش سر جھکا کر کچھ سوچتا رہا پھر وہ اپنے سامنے بیٹھے سارے سرداروں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

نہ ہی ہم یوناف کو دوسرے حصے کے ساتھ یہاں بلائیں گے اور نہ ہی ہم اپنے لشکر اور رعایا کے ساتھ کرمانی قبائل کے قلعہ بند شہروں کے اس پار میدانوں میں جائیں گے مجھے اس موقعہ پر اپنے باپ کمبوجیہ کی ایک بات شدت سے آج یاد آ رہی ہے وہ اکثر مجھے مخاطب کر کے کہا کرتا تھا ہماری وادی مضبوط ترین جائے پناہ ہے اے میرے سردارو اگر ہم نے ایک بار اپنی سرزمینوں سے نکل جانے کا ارادہ کر لیا تو پھر ہم دوبارہ خانہ بدوش بن جائیں گے اور جس طرح دوسرے قبیلے چراہ گاہوں یا نامعلوم زرخیز خطوں کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں اسی طرح ہم بھی پھرا کریں گے ہاں میں اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ ہمارے مقابلے میں قوم ماد کے سپہ سالار ہار پیگ کے پاس بہت بڑا لشکر ہے لیکن ہم اس پر قابو پانے کے لئے کوئی اور ہی تجویز استعمال کریں گے اس پر ایک دوسرا سردار بولا اور پوچھنے لگا اس کے لئے آپ کے پاس کوئی تجویز ہے اس پر کوروش کہنے لگا۔

اس وقت جا کر آرام کرو میں یقیناً" ہار پیگ کے خلاف کوئی مناسب حربہ اختیار کرنے کی کوشش کروں گا۔ کوروش کا یہ حکم پا کر وہ سردار اس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے تھے۔ کوروش کے حکم پہ وہاں پڑاؤ کرنے کے بعد خیمے نصب کر دیئے گئے تھے اور لشکر کے کھانے کا بندوبست کیا جانے لگا تھا۔ کھانے کے بعد کوروش اپنے خیمے میں چراغ روشن کر کے کافی دیر تک بیٹھا رہا پھر اس نے اپنے مسلح محافظوں میں سے ایک کو بلایا اور اس سے کہا کہ میرے ساتھ ایک خفیہ مہم پر جانے کے لئے بیس بہترین جنگجو جوانوں کا انتظام کرو کوروش کا یہ حکم پا کر اس کا وہ محافظ وہاں سے نکل گیا تھا کوروش کے حکم کے مطابق وہ محافظ بہترین مسلح بیس جوانوں کو لیکر کوروش کے خیمے میں لے آیا ان کے وہاں آنے کے بعد کوروش نے انہیں مخاطب کر کے کہا میرے ساتھیو تم جانتے ہو کہ ہم قوم ماد کے سپہ سالار ہار پیگ کے ہاتھوں پسپا ہو چکے ہیں لیکن میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ میں اس پسپائی کو اپنی فتح مندی میں بدل کر رہوں گا سنو اس فتح کو حاصل کرنے کے لئے میں ایک خفیہ تدبیر استعمال کرنے کا ارادہ کر چکا ہوں۔

میری خفیہ تدبیر یہ ہو گی کہ میں اور تم یہاں سے قوم ماد کے لشکر کی طرف جائیں گے لشکر کے قریب جا کر ہم اپنے گھوڑوں کو باندھ دیں گے اور پھر پیدل لشکر کی طرف بڑھیں گے لشکر کے قریب جا کر ہم زمین پر لیٹ جائیں گے اور رینگتے ہوئے قوم ماد کے لشکر میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے ہم پر کوئی شک بھی نہیں کرے گا اس لئے کہ دشمن کو ہم سے صرف شب خون مارنے کی توقع ہے اور وہ امید لگائے ہو گا کہ ہم اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر رات کے وقت ان پر شب خون مارنے کی کوشش کریں گے اور اگر ہم پیدل ہی اور اس کے بعد رینگتے ہوئے ان کے لشکر میں داخل ہو جائیں تو کوئی ہم پر شک و شبہ بھی نہیں کرے گا اس کام میں میں تمہارے ساتھ ہوں گا اور مادی لشکر میں داخل ہونے کے بعد ہم ان کے سپہ سالار ہار پیگ کے خیمے میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے اس خیمے کی پہچان یہ ہے کہ اس کے سامنے قوم ماد کا علم نصب ہے رات کی تاریکی میں ہم ہار پیگ کے خیمے میں داخل ہوں گے اسے وہاں سے اٹھا کر اس کے محافظوں کا صفایا کرنے کے بعد اسے ہم کسی نہ کسی طرح رینگتے رینگتے اپنے لشکر میں لے آئیں گے اور اگر ہم ہار پیگ کو اپنے لشکر میں لانے میں کامیاب ہو جائیں تو پھر ہم مادی سپہ سالار سے اپنی شرائط منوانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں ان جنگجو جوانوں نے کوروش کی اس تجویز سے اتفاق کیا اور وہ اس کا ساتھ دینے پر آمادہ ہو گئے تھے۔ لہٰذا تھوڑی دیر بعد کوروش بڑی رازداری کے ساتھ انہیں لیکر اپنے پڑاؤ سے نکل گیا تھا۔

کچھ دور تک کوروش اپنے ان ساتھیوں کے ساتھ گھوڑوں پر گیا پھر انہوں نے اپنے گھوڑے ایک جگہ پر باندھ دیئے اور پیدل آگے بڑھتے رہے مادی لشکر کے قریب جا کر وہ لیٹ گئے اور رینگتے ہوئے لشکر میں داخل ہو گئے پھر وہ تین چار ٹولیوں میں کچھ اس انداز سے آگے بڑھنے لگے جیسے ان کا تعلق مادی لشکر ہی سے ہو اور وہ اپنے لشکر کے اندر گھومتے پھرتے اور چہل قدمی کرتے جا رہے ہوں رات کی تاریکی میں وہ ایک دوسرے سے قریب قریب چلتے ہوئے مادی سپہ سالار ہار پیگ کے خیمے کے قریب چلتے ہوئے مادی کے سپہ سالار ہار پیگ کے خیمے کے قریب پہنچ گئے انہوں نے دیکھا خیمے کے اندر روشنی سی ہو رہی تھی اور چھ سات پہریدار مشعلیں لئے کھڑے تھے۔ یہ روشنی کوروش اور

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس کے ساتھیوں کے لئے بڑی سودمند ثابت ہوئی کیونکہ اس کی وجہ سے وہ نہ صرف خیمے کے اطراف میں بلکہ خیمے کے دروازے پر کھڑے محافظوں کو صاف طور پر دیکھ سکتے تھے۔

خیمے کے قریب جا کر اچانک کوروش کا اشارہ پا کر اس کے ساتھیوں نے ہلہ بول دیا اور پہلے ہی حملے میں پہریداروں کو مار بھگایا اور جھپٹ کر ہار پیگ کے خیمے میں گھس گئے انھوں نے دیکھا خیمہ کافی بڑا تھا اور کئی کمروں میں بٹا ہوا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ ہار پیگ سو رہا ہوگا اور وہ اس کے سوتے ہی میں ہاتھ پاؤں باندھ کر اس کے بستر سے نکال لیجانے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن ان کی توقع کے خلاف ہار پیگ جاگ رہا تھا اور جب وہ خیمے کے ایک حصے کی طرف بڑھے تو انھوں نے دیکھا کہ اس حصے کے دروازے پر جلتی روشنی میں ہار پیگ تنا کھڑا تھا اس کے دائیں بائیں ایک ایک مشعل جل رہی تھی جب کوروش کے سپاہی اسے گرفتار کرنے کے لئے آگے بڑھے تو شمشیر بردار محافظ پردوں سے نکل کر ان پر ٹوٹ پڑے۔

کوروش کے آدمی ان سے گتھم گتھا ہو گئے خیمے میں چیخیں اور کراہیں بلند ہونے لگیں پھر مشعلیں اچانک ایک ایک کر کے بجھ گئیں جس سے خیمے میں دھواں کی بدبو پھیل گئی اور ہر طرف اندھیرا چھا گیا یہ مشعلیں کچھ اس طرح بجھیں تھیں کہ انھیں ہار پیگ نے زور زور سے اپنے سپاہیوں کی طرف پھینک دیا اور انھیں چلا کر کہنے لگا احمقو اپنے ہاتھ روک دو اور خیمے میں داخل ہونے والے ان لوگوں پر ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ یا تو یہ اس کڑک دار حکم کا اثر تھا یا یہ سپاہی اچانک اندھیرا ہونے سے بوکھلا گئے کہ انھوں نے فوراً اپنے ہاتھ روک دیئے اور یوں خیمے میں خاموشی چھا گئی ایسا ہونے کے بعد کوروش کو یقین ہو گیا کہ اس کا منصوبہ ناکام ہو چکا ہے اور ہار پیگ اسے اس کے ساتھیوں کے ساتھ موت کے گھاٹ اتار دے گا۔

اس کے بعد ہار پیگ نے پھر کڑکتی ہوئی آواز میں حکم دیا کہ خیمے کے اندر مشعلیں روشن کر دی جائیں اور میرے اور کوروش کے علاوہ ہر کوئی خیمے سے نکل جائے اس لئے کہ میرے اور کوروش کے درمیان عارضی صلح ہو گئی ہے اور جو کوئی بھی اس کی خلاف ورزی کرے گا میں اس کی کھال کھینچ کر رکھ دوں گا ہار پیگ کے حکم پر خیمے کے اندر روشنی کر دی گئی۔ ہار پیگ اور کوروش کے سب ساتھی جو باقی بچ گئے تھے خیمے سے باہر نکل گئے تھے۔ جب ایسا ہو چکا تو ہار پیگ کوروش کے پاس آیا اور غراتی ہوئی آواز میں اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔ سنو کوروش تم نے اس طرح حملہ آور ہو کر حماقت کی ہے تم نے یہ بات اپنے ذہن سے نکال دینی چاہئے تھی کہ جو شخص روشنی میں آتا ہے اس کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں کیا تم اس غلط فہمی میں تھے کہ میں محافظوں کے بغیر سوتا ہوں تم نے باہر سے حملہ آور ہوتے ہوئے خیمے کے اندر ابھرنے والی روشنی میں خیمے کے دروازے پر کھڑے محافظوں کو تو دیکھ لیا لیکن یہ نہ جان کر خیمے کے اندر بھی میرے محافظ بکھرے اور پھیلے ہوئے ہیں اس موقعہ پر کوروش کے ہاتھ میں خنجر تھا وہ اگر چاہتا تو اس سے مادی جرنیل ہار پیگ کو مار دیتا کیونکہ اس کے جسم پر زرہ بکتر نہیں تھی مگر چونکہ ہار پیگ نے صلح کا اعلان کر دیا تھا اس لئے کوروش اس پر حملہ آور نہیں ہوا۔

اس کے بعد ہار پیگ پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا کیا تم یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ میں اپنے لخت جگر کے قتل کا بدلہ نہ لے سکوں گا میرے بیٹے دار تان کے جسم کی تکہ بوٹی کر دی گئی حالانکہ میں نے اسے تمہارے ساتھ رہتے تمہاری راہنمائی کرتے تمہاری حفاظت کرنے کا حکم دیا تھا تم نے میرے بیٹے کو موت کے منہ میں دھکیل دیا اس پر کوروش نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر ایک طرف پھینک دیا اور اس نے پوری تفصیل کے ساتھ بتا دیا کہ کس طرح اس کا بیٹا دار تان موت کا شکار ہو گیا تھا۔

اس پر قوم ماد کا سپہ سالار ہار پیگ جھنجلا کر کہنے لگا جو صورتحال تم نے مجھے بتائی ہے وہ اس سے یقیناً مختلف ہے جو میرے بادشاہ ازدھاک نے میرے بیٹے کی موت کے متعلق مجھے بتائی تھی میں سمجھتا ہوں کہ میرے بیٹے کی موت میں ازدھاک کا بھی ہاتھ ہے میرے کچھ قابل اعتماد سپاہیوں میں جو میرے بیٹے اور تمہارے ساتھ ان مہم پر روانہ ہوئے تھے واپس آ کر مجھے بتایا تھا کہ تمہارے لشکر میں ازدھاک نے اپنے کچھ قابل اعتماد سپاہی ڈال دیئے تھے اور انھیں حکم دیا تھا کہ مناسب جگہ پر جا کر کوروش کو اور میرے بیٹے دار تان کو موت کے گھاٹ اتار دینا اور یہ کام اس وقت کرنا جب وہ وحشی قبائل کے خلاف فتح حاصل کر لیں تاکہ وہ زندہ رہ کر یہ احسان نہ جتاتے پھریں کہ انھوں نے اپنے بادشاہ ازدھاک کے لئے سرکش اور باغی قبائل کو اپنے سامنے زیر کیا ہے لیکن میں اپنے ان ساتھیوں کی ان باتوں پر اعتماد نہ کرتا تھا اور میں سمجھتا تھا کہ شاید ازدھاک مجھے دھوکا نہیں دے سکتا لیکن تمہاری یہ ساری گفتگو سن کر میں یہ سمجھنے میں کامیاب ہوا ہوں کہ میرے وہ ساتھی ٹھیک ہی کہتے تھے جبکہ میرے بادشاہ ازدھاک نے میرے ساتھ دھوکا اور فریب کیا ہے۔ یہاں تک کہنے کے بعد ہار پیگ رک گیا اور وہ دوبارہ سر جھکا کر کچھ سوچنے لگا۔

کچھ دیر غور و فکر کرنے کے بعد ہار پیگ پھر بولا اور کہنے لگا سنو کوروش تمہیں جنگ کا بالکل تجربہ نہیں ہے تمہارے پاس بہترین سوار اور عمدہ تیرزن تھے انھیں تم نے میرے نیزہ بازوں کے مقابل دھکیل کر غلطی کی جن کے پیچھے میں نے پرے جما رکھے تھے اور نیزوں کے عقب میں ایسے حربے بھی تھے جو دور سے دشمن پر پھینکے جا سکتے تھے تم نے اپنے شہسواروں اور تیراندازوں کو میرے نیزہ بازوں سے ٹکرا کر غلطی کی اس طرح انھیں نقصان اٹھانا پڑا تمہیں چاہئے تھا کہ میرے عقب سے حملہ آور ہو کر میرے پیدل دستوں پر وار کر کے انھیں مفلوج کرتے اس طرح تم کامیابی حاصل

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کر سکتے تھے لیکن اب وقت گزر چکا ہے تمہاری اس حماقت سے نہ جانے کتنی عورتیں اپنے پیاروں کا ماتم کرنے پر مجبور ہوں گی اس لڑائی میں جس قدر تمہارے ساتھی مارے جا چکے ہیں ان کے ہاتھ کاٹ کر میرے لشکری کے میرے خیمے کے سامنے ڈھیر کر دیئے ہیں انھیں گن کر میں بتا سکتا ہوں کہ تمہارے کتنے ساتھی ہلاک ہوئے ہیں۔

ہار پیگ کچھ دیر کے لئے خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر کہنے لگا تم نے حملہ آور ہونے میں نہ صرف غلط جگہ کا انتخاب کیا بلکہ اپنے عمدہ شہسواروں کو نامناسب سمتوں سے حملہ آور ہونے کا حکم دیا سنو کوروش جس انسان کے ذہن میں ناموری حاصل کرنے کی بس یہی تدبیر آ سکے کہ اپنی جان قربان کر دینی چاہئے وہ ہیرو نہیں بلکہ کمزور طبیعت کا انسان ہوتا ہے۔ میں تمہارے بہادر بننے کی حماقت آسان ترین زبان میں یوں کہہ سکتا ہوں کہ جو کمان دار اپنے سپاہ کو خطرے میں دھکیل رہا ہو اسے خیال رکھنا چاہئے کہ اس سے کوئی معمولی سی لغزش بھی نہ ہو اور اگر اس سے اپنی کسی کمزوری کی بنا پر کوئی لغزش ہوئی تو ساری فوج فنا ہو جائے گی اور ایک اچھے کماندار کو یہ بھی داؤ آنا چاہئے کہ جب وہ قوی ہو تو دشمن پر کمزور ظاہر کرے اور وہ اگر واقعی کمزور ہو تو ایسا ظاہر کرے کہ وہ طاقت ور ہو دشمن پر اسے اپنی نقل و حرکت کے قریب کا جالا تن دینا چاہئے دشمن کے خلاف سازش کرنی چاہئے اس کے ساتھی توڑنے چاہییں اس کے راز چرانے چاہئیں اس کے مال و متاع لوٹ لینا چاہئے اور جب تک وہ اس سے سب کچھ چھین نہ لے اس وقت تک اس پر حملہ آور ہونے کے لئے دانت نہیں گاڑنے چاہئیں۔

کوروش سمجھ گیا تھا کہ یہ تمہید ہے اور اس تمہید کے بعد ہار پیگ وہ بات کہے گا جو وہ کہنا چاہتا ہے وہ خاموش سنتا رہا اور دیکھتا رہا کہ ہار پیگ کیسے اپنے مطلب کی طرف آتا ہے تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد ہار پیگ پھر بولا اور کوروش کو مخاطب کر کے کہنے لگا اب تم یہ بتاؤ کہ آئندہ کے لئے تم ایک باعظمت ہنی فتی رہنا چاہتے ہو یا انسانوں کے ایک عاقل و فرزانہ رہبر و راہنما اور قائد بننا چاہتا ہے کوروش نے ہار پیگ کے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی سے سوالیہ انداز میں اس کی طرف دیکھتا رہا۔

اس گفتگو کے بعد ہار پیگ پھر سوچوں میں ڈوب گیا تھا پھر وہ چونک جانے کے انداز میں کوروش کی طرف دیکھتے اور پھر کہنے لگا اے کوروش میرے ادھر روانہ ہونے کے ایک ہفتے بعد خود ازدھاک بادشاہ بھی ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ ادھر روانہ ہونے والا تھا یہ قدم شائد وہ اس لئے اٹھا رہا ہے کہ مجھے اپنی نظر میں رکھنا چاہتا ہے یا پھر تمہارے زوال کا کوئی راستہ نکالنا چاہتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ تم نے اس کے حکم پر اس کے حضور حاضر ہونے سے انکار کر دیا تھا یہ اس جیسے باوقار بادشاہ کے منہ پر تھوکنے کے مترادف تھا جبکہ تمہارا باپ ایک فرمانبردار خراج دار تھا۔ تم نے اس حرکت سے ثابت کر دیا ہے کہ تم اپنے باپ کی طرح ازدھاک سے وفادار نہیں ہو۔

میں یہ بھی نہیں جانتا کہ ازدھاک مجھے قابو میں رکھنے کے لئے ادھر آ رہا ہے یا تمہیں ذلیل کرنے ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں ہی کام کرنے آ رہا ہو وہ بڑا زیرک اور فرزانہ ہے اس نے زیادہ طاقت ور فوج اپنے پرچم تلے رکھی ہے اور لشکر کا کم حصہ مجھے دے کر تمہاری طرف روانہ کیا ہے لشکر کا جو حصہ ازدھاک کے پاس ہے اس فوج میں ایرانی سپاہی بھی ہیں اور پر ہیبت طبرستانی سوار بھی مجھے یہ شبہ ہے اور یہ شبہ بلاوجہ بھی نہیں وہ یہ سمجھ رہا ہے میں اس کے لشکریوں میں ضرورت سے زیادہ مقبول ہو چکا ہوں چنانچہ تمہارے خلاف اس جنگ میں جو فتح حاصل کرنے والا تھا وہ اس میں پورا حصہ دار بننا چاہتا ہے تاکہ وہ مجھے اپنے لشکر کی نگاہوں میں گرانے اور اپنے نام کو مزید شہرت دینے میں کامیاب ہو سکے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ اپنے محل سے کبھی باہر نہ نکلتا اس لئے کہ ازدھاک کے محل سے باہر نکلنے سے مادیوں کے زوال کی گھڑی قریب آ جائے گی۔

ہار پیگ کی اس گفتگو پر کوروش چونکا اسے اس فال گیر کی پیش گوئی یاد آ رہی تھی جو اس نے ہمدان شہر میں مینارے کے پاس سنی تھی اور جسے ہار پیگ نے بعد میں سزا دی تھی اس پیش گوئی کو ذہن میں رکھ کر کوروش نے پوچھا تو گویا اب ہمدان شہر کے اس عظیم مینار کی ساتویں اور سنہری منزل مکمل ہو چکی ہے اس پر ہار پیگ نے بھی چونک کر کوروش کی طرف دیکھا اور پھر کہنے لگا۔ ہاں وہ مکمل ہو چکی ہے۔ تمہارا خیال ہے کہ تم اس فال گیر کی پیش گوئی سے متعلق سوچ رہے ہو۔ جو ہمیں ہمدان شہر کے اندر تعمیر ہونے والے مینار کے قریب ملا تھا جس نے یہ کہا تھا کہ جب مینار کی آخری منزل مکمل ہو جائے گی تو مادیوں کی سلطنت کو زوال ہو جائے گا۔ اس پر کوروش اثبات میں سر ہلا کر کہنے لگا ہاں مجھے اسی فال گیر کی پیش گوئی یاد آئی ہے۔ جواب میں ہار پیگ کہنے لگا۔

یہ بادشاہ ازدھاک بڑا سور اور انتقامی مزاج انسان ہے تم سے پوری تفصیل جاننے کے بعد اب مجھے یقین ہو گیا ہے۔ کہ میرے بیٹے کے قتل کا وہی ذمہ دار ہے اسی نے اپنے کچھ قابل اعتبار ساتھی بڑے رازداری کے ساتھ اس لشکر میں شامل کئے جو تمہارے اور میرے بیٹے دارتان کے ساتھ روانہ ہوا تھا انھوں نے میرے بیٹے کو تو قتل کر دیا لیکن تمہاری قسمت میں ابھی زندگی تھی لہٰذا تم ان سے بچ نکلے پر اے کوروش میں اپنے بیٹے کے اس قتل کا انتقام ازدھاک سے ضرور لوں گا میں اسے معاف نہیں کروں گا اس نے میرے گھر کو بے چراغ کیا ہے اب میری زندگی کا مقصد یہ ہو گا کہ ازدھاک کو تمہارے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دوں۔

حالات اب کیسا بھی رخ کیوں نہ اختیار کر لیں مگر اب ازدھاک کے خلاف میں تمہارا ساتھ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دوں گا اور مجھے امید ہے کہ ہم دونوں مل کر اژدھاک کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائیں گے اس کے بعد اچانک ہار بیگ کہتے کہتے خاموش ہو گیا پھر وہ اٹھ کر خیمے کے دروازے پر آیا اور اپنے محافظوں کو وہ مخاطب کر کے کہنے لگا سب اپنے اور کوروش کے لشکر میں جا کر یہ اعلان کر دو کہ میرے اور کوروش کے درمیان صلح ہو گئی ہے اور اس صلح کی پابندی سب کو سختی کے ساتھ کرنی ہو گی اس کے علاوہ کوروش نے مجھے یہ بھی کہا ہے جو سپاہی میرے ساتھی خیمے میں داخل ہوئے تھے ان میں سے کچھ واپس جا کر لشکر کو یہ خبریں کے کوروش اور ہار بیگ کے درمیان صلح ہو گئی ہے ہار بیگ کا یہ حکم سن کر باہر گھوڑے دوڑنے کی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں شاید وہ قاصد اس کا یہ پیغام لشکر کے مختلف حصوں کو سنانے چلے گئے تھے اس کے بعد ہار بیگ پلٹا اور دوبارہ کوروش کے پاس آ کر بیٹھا اور اپنی داڑھی کھجاتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

زرا مجھے سوچنے کا موقع دو کہ تمہارے ساتھ مل کر ماد کی سلطنت کا خاتمہ کس طرح کیا جائے ہار بیگ کا یہ جواب سن کر کوروش خوش ہوا اور کہنے لگا یہ سوچنے کے لئے تم جتنا وقت چاہے لے لو۔ باہر اب رات ختم ہوتی جا رہی تھی اور صبح کے اثرات نمودار ہوتے جا رہے تھے کہ ہار بیگ کے خیمے میں وہ دونوں گہری سوچوں میں غرق خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

گہری خاموشی کے بعد ہار بیگ نے پھر کہنا شروع کیا میرے عزیز اس وقت میرے خیمے کے باہر کوئی نہیں میں نہیں جانتا کہ تم میرے قیدی ہو یا میں تمہارے ہاتھوں قید ہوا ہوں میں نے یہ احتیاط بھی کر دی کہ اپنے اور تمہارے محافظوں کو اندھیرے میں خیمے سے باہر نکال دیا تم ایسا کرو کہ اپنا خنجر اٹھا لو اور لوگوں سے یہ کہو کہ تم نے مجھے اپنا قیدی بنا لیا ہے اس موقع پر ہار بیگ کی گھنی بھنویں سکڑ کر ایک دوسرے کے قریب آ گئی تھیں اور ہاں کوروش مجھے اپنا قیدی بنانے کے بعد مجھ سے یہ کہنا کہ میں اپنا پڑاؤ تمہارے حوالے کر دوں میرے ساتھ جو میرے ارمنی لشکری ہیں وہ میرے مکمل تابعدار اور فرمابردار ہیں وہ فوراً" اس مطالبہ کو مان لیں گے رہے یہ مادی تو ان کو یہ مطالبہ اچھا لگے یا برا بہرحال اس مطالبہ کو ماننا ہو گا۔

اور ہاں کوروش سنو اس وقت تمہارے اور میرے لشکر کے درمیان میرے خیال میں کوئی زیادہ فاصلہ نہیں ہے ایسا کرنے کے بعد کوروش تمہاری طاقت. میں اضافہ ہو جائے گا وہ اس طرح کہ اس وقت نہ صرف تمہارا بلکہ میرا لشکر بھی تمہارے ماتحت ہو جائے گا۔ اور جس قدر اسلحہ تمہارے پاس ہے جو جس قدر میں نے تم سے چھین لیا ہے وہ بھی اور جو اسلحہ میں ہمدان سے لے کر آیا ہوں بھی تمہاری ملکیت ہو جائے گا اس طرح ہم ایک زیادہ بہتر قوت اختیار کر کے اژدھاک کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور ہاں ایک بات میں تم سے پوچھنا ہی بھول گیا کہ تم نے اس بار یوناف اور اس کی بیوی کو اپنے ساتھ نہیں رکھا کیونکہ وہ دونوں تم سے زیادہ عقلمند اور دلیر جوان ہے بلکہ وہ یوناف دلیر اور شیر مند جوان ہے تم جانتے ہو کہ ایک بار ہمدان میں اس نے اس وقت انتہائی جرات مندی کا اظہار کیا جب شیر تم پر حملہ آور ہوا تھا اور اس نے شیر کو اٹھا کر درخت پر پٹخ دیا اور اسے بھاگنے پر مجبور کر دیا تھا۔ یقیناً" اس شب خون کے موقعہ پر اسے تمہیں اپنے ساتھ رکھنا چاہئے تھا جواب میں کوروش مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

تمہارا اندازہ درست ہے ہار بیگ! لیکن مجھے خدشہ تھا تم حملہ آور ہوتے ہوئے اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم نہ کر دو ایک لشکر کو میرے ساتھ الجھائے رہو اور دوسرا حصہ میرے مرکزی شہر پارسا گرد کی طرف روانہ کر دو میرے مرکزی شہر کی کوئی فصیل یا شہر پناہ نہیں مجھے اس کی زیادہ فکر تھی لہذا میں نے اپنے لشکر کا آدھا حصہ یوناف کی سرکردگی میں رکھا اس وقت وہ دونوں میاں بیوی انتہائی دانائی اور عقلمندی سے شہر کے دفاع کو مضبوط اور مستحکم بنا رہے ہوں گے۔

کوروش کے خاموش ہو جانے پر ہار بیگ پھر بولا اور کہنے لگا اب میرا اور تمہارا متحدہ لشکر صرف تمہارے ماتحت کام کرے گا اور میں اس لشکر میں تمہارا نائب ہوں گا اس لشکر سے نکلنے کے بعد تم اپنے لشکر کو بھی یہاں بلا لیتا پھر ہم دونوں مل کر اژدھاک کا انتظار کریں گے یہ جو میں نے اپنے خیمے کے دروازے پر کھڑے ہو کر تمہارے اور میرے درمیان جو عارضی صلح کا اعلان کیا ہے تو اس وقت ضرور اس لشکر میں اژدھاک کے جاسوس ہوں گے جو اژدھاک تک یہ خبر پہنچا دیں گے جو تمہارے اور میرے درمیان ہو گئی ہے اژدھاک یقیناً" اس صلح کو ناپسند کرے گا اور تمہیں اور مجھے کچلنے کے لئے ضرور اس طرف آئے گا اور جوں ہی وہ یہاں آئے ہم فوراً" اس پر حملہ آور ہو جائیں گے اور اسے زندہ گرفتار کر لیں گے اژدھاک کو گرفتار کرنے کے بعد تم اسے اپنے شہر پارسا گرد لے جانا پر یہ بات بھی سنو کہ اژدھاک کو گرفتار کر لینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ جب تک ہم ہمدان پہنچ کر اژدھاک کے خزانے مال و دولت اور دربار پر قبضہ نہیں کر لیتے اور اس کی قوم کو ماتحت نہیں کر لیتے اس وقت ہمارا غلبہ مکمل نہیں ہوتا اس ساری کارروائی میں میں تمہارے ساتھ ہمدان نہیں جاؤں گا اس طرح اس کے ساتھی مجھے غدار سمجھیں گے ہاں اگر اس کام میں تم یوناف کو اپنے ساتھ لے جاؤ تو تمہارا کام آسان ہو جائے گا۔ یہاں تک کہنے کے بعد ہار بیگ جب خاموش ہوا تو کوروش اسے شبہ بھری آنکھوں اور تعجب سے انہاک کے ساتھ دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

اے ہار بیگ تم ابھی خود ہی یہ کہہ چکے ہو کہ ایک دانا کماندار اپنی حرکات کو چھپانے کے لئے دشمن کے لئے ہر فریب کا جالا تنا کرتا ہے کیا تم ایسا ہی جالا تان کر مجھے دھوکا اور فریب تو نہیں دے رہے کوروش کی اس گفتگو پر ہار بیگ نے ایک قہقہہ بلند کیا پھر وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا کوروش تم

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

واقعی ہی ایک ذہین آدمی ہو پھر وہ خاموش ہو گیا اور ایک بار پھر اٹھ کر خیمے کے دروازے پر چلا گیا۔ اس کا پردہ الٹ کر دیکھا باہر کوئی خدمت گار نہیں تھا صرف کوروش کے چند زخمی سپاہی موجود تھے اس پر ہار پیگ کو اطمینان ہو گیا کہ کوئی بھی کوروش اور اس کی بات نہیں سن رہا للذا وہ مطمئن ہو کر پھر کوروش کے پاس آیا اور آہستہ سے کہنے لگا۔

سنو کمبوجیہ کے فرزند! نہ میں تم سے فریب نہ مکاری کر رہا ہوں اور نہ ہی کوئی جال تن رہا ہوں انتہائی پر خلوص ہو کر تمہارا ساتھ دینا چاہتا ہوں دیکھو کوروش سورج اب طلوع ہونے والا ہے اب تم اٹھ کھڑے ہو۔ مجھے اپنے آگے رکھ کر میری پیٹھ پر خنجر رکھو اور مجھے اپنے گھوڑے پر بٹھا کر فوراً" مجھے میرے لشکر سے نکال کر اپنے لشکر کی طرف لے جاؤ اگر راستے میں کوئی مزاحمت کرے تو اسے دھمکی دو کہ تم نے مجھے اپنا قیدی بنا لیا ہے اور یہ کہ اگر کسی نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی تو تم میری پیٹھ میں خنجر گھونپ کر میرا خاتمہ کر دو گے۔ اس کے ساتھ ہی ہار پیگ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا کوروش بھی یہ کام جلد کر دینا چاہتا تھا کیونکہ سورج طلوع ہونے کے بعد جب سارے لشکری اٹھ کھڑے ہوتے تو اس کے لئے مسائل اور دشواریاں کھڑی ہو سکتی تھیں۔ للذا اس نے اپنا زمین پر گرا خنجر اٹھایا اور اسے ہار پیگ کی پیٹھ پر رکھ کر اپنے گھوڑے پر بٹھا لیا پھر اس نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگا دی۔

کوروش کی یہ خوش قسمتی کہ کسی نے اس سے مزاحمت نہ کی اور وہ بغیر کسی حادثے کے نکل گیا اور کسی نے بھی اس سے کوئی تعارض کرنے کی کوشش نہ کی تھی۔ ہار پیگ کے لشکر سے نکلنے کے بعد کوروش کو کچھ اطمینان اور تسلی ہوئی پھر اس نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگا کر اسے اپنے لشکر کی طرف سرپٹ دوڑا دیا تھا۔

اپنے لشکر میں پہنچ کر ہار پیگ کی تجویز کے مطابق کوروش نے فوراً" اپنے لشکر کو ساتھ لیا بڑی تیزی کے ساتھ وہ پلٹا اور جس وقت سورج طلوع ہو رہا تھا وہ ہار پیگ کے لشکر کے ایک طرف آکر خیمہ زن ہوا اس وقت تک ہار پیگ کے سارے لشکری اپنی نیند سے بیدار ہو چکے تھے اور ان میں افواہیں پھیل چکی تھیں کہ پارساگرد کے حکمران کوروش نے ان کے سپہ سالار ہار پیگ کو اپنا قیدی اور اسیر بنا لیا ہے۔ انھیں اڑتی افواہوں کے موقع پر کوروش ہار پیگ کو لیکر اس کے لشکر کے سامنے آیا اور بلند آواز میں اس کے لشکریوں اور سرداروں کو مخاطب کر کے اس نے کہا۔ سنو قوم ماد کے سردارو اور لشکریو میں نے تمہارے سپہ سالار ہار پیگ کو اپنا قیدی بنا لیا ہے میں چاہتا تو اس کی گردن کاٹ کر اس کا کام تمام کر سکتا تھا لیکن میں نے ایسا نہیں کیا اگر تم سب میرا ساتھ دینے کا عہد کرو تو میں ہار پیگ کو قتل نہیں کروں گا ہار پیگ چونکہ ارمنی تھا للذا جس قدر ارمنی ہار پیگ کے لشکر میں شامل تھے انھوں نے بلند آواز میں اور اپنے ہاتھ فضا میں کھڑے کرتے ہوئے عہد کیا کہ وہ اگر ہار پیگ کو قتل نہ کرے تو وہ اس کا ساتھ ضرور دیں گے آرمینوں کے بعد طبرانیوں نے بھی بڑے جوش و خروش اور خلوص کے ساتھ یہ عہد کر لیا گیا اور اس کے بعد مادی بھی ایسا ہی عہد کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ اس کے بعد کوروش ہار پیگ کو اپنے خیمے میں لے گیا تھا دونوں مل کر اب قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک کی آمد کا انتظار کرنے لگے تھے۔ ہار پیگ اور کوروش دونوں نے مل کر سارے ارمنی' طبرانی اور مادی امراء اور جرنیلوں کو ازدھاک کی آمد سے پہلے ہی اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔

دو دن بعد ماد کا بادشاہ ازدھاک اپنے لشکر کے ساتھ وہاں پہنچ گیا جوں ہی وہ ان وادیوں کے اندر پہنچا جہاں پہلے ہی کوروش اور ہار پیگ اپنے اپنے لشکریوں کے ساتھ پڑاؤ کئے ہوئے تھے تو وقت ضائع کئے بغیر اپنے متحدہ لشکر کے ساتھ ہار پیگ اور کوروش نے ازدھاک کے لشکر پر حملہ کر دیا لشکر کے اکثر حصے کو انھوں نے تہ تیغ کر دیا اور جو باقی بچے انھوں نے امان طلب کر لی اور کوروش کا فرماں بردار رہنے کا عہد کیا اس پر انھیں معاف کر دیا گیا ماد کے بادشاہ ازدھاک کو زندہ گرفتار کر لیا گیا تھا اس کے ساتھ ہی کوروش اپنے اور ہار پیگ کے لشکر کے ساتھ اپنے مرکزی شہر پارساگرد کی طرف روانہ ہو گیا تھا ہار پیگ کا لشکر جو اب ایک طرح سے کوروش ہی کا لشکر تھا۔ اسے عارضی طور پر شہر کے باہر خیمہ زن ہونے کا حکم دیا گیا تاکہ اسی لشکر کے لئے مستقل رہائش کا بندوبست کیا جا سکے۔ جس وقت کوروش پارساگرد آیا تو یوناف اور بیوسا نے شہر سے باہر نکل کر اس کا استقبال کیا اور اسے اس فتح پر مبارکباد دی ساتھ ہی انھیں جب اصل حالات کا علم ہوا تو انھوں نے کوروش کے ساتھ آنے والے ہار پیگ کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اس موقعہ پر جبکہ کوروش ازدھاک یوناف اور بیوسا اکٹھے کھڑے تھے ہار پیگ نے باری باری کوروش اور یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سنو میرے عزیزو ماد کے بادشاہ ازدھاک کو گرفتار کر لینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ جب تک قوم ماد کا مرکزی شہر ہمدان اس کا دربار اور خزانے تمہارے قبضے میں نہیں آتے اس وقت تک قوم ماد پر تمہیں مکمل فتح نہ ہو گی۔ ہار پیگ کی اس گفتگو پر کوروش نے بڑے غور سے یوناف کی طرف دیکھا پھر اس سے پوچھنے لگا۔

اے میرے بھائی اے میرے عزیز۔ یہ جو ہار پیگ نے ابھی گفتگو کی ہے اس سے متعلق تمہارا کیا خیال ہے اس پر یوناف کچھ سوچنے کے بعد کہنے لگا ہار پیگ درست کہتا ہے جب تک ہم ہمدان پر قبضہ نہیں کر لیتے اور ازدھاک کے درباری اور امراء کو اپنا فرماں بردار اور ماتحت نہیں کر لیتے اس وقت تک ہمارے لئے قوم ماد کے اندر صورتحال مستحکم نہیں ہو سکتی۔ میرا خیال ہے کہ

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہمیں آج ہی ایک لشکر لیکر ہمدان کی طرف روانہ ہو جانا چاہئے اور ماد کے دربار میں ازدھاک کی گرفتاری اور تمہاری بادشاہت کا اعلان کر دینا چاہئے اور وہاں جو ازدھاک کے اراکین سلطنت ہیں انھیں تمہاری فرمابرداری پر مجبور کرنا چاہئے اور اگر کوئی ایسا کرنے سے انکار کرتا ہے تو اس کی گردن کاٹ دینا چاہئے۔ ایسی صورت میں قوم ماد میں تمہاری حکمرانی مستحکم ہو سکتی ہے ورنہ اس ازدھاک کا کوئی نہ کوئی ساتھی قوم ماد کا نیا لشکر تیار کر کے اٹھے گا اور تمہارے خلاف بغاوت کر کے تمہارا تختہ الٹنے کی کوشش کرے گا۔

کوروش یوناف کی اس تجویز سے خوش ہوا اور اس نے ارادہ کر لیا کہ وہ آج ہی ایک لشکر لیکر ہمدان کی طرف روانہ ہو گا اس روانگی سے پہلے کوروش نے اپنے ایک بااعتماد ساتھی کو پارساگرد کا نگران مقرر کیا۔ ہارپیک کو اس کے لشکر سمیت شہر سے باہر ہی قیام کرنے کے لئے کہا قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک کو زنجیروں میں جکڑ کر زندان میں ڈال دیا گیا اور اس کے بعد یوناف بیوسا اور کوروش اپنے لشکر کے حصے کے ساتھ پارساگرد سے ہمدان کی طرف کوچ کر گئے تھے۔ اس کوچ سے قبل کوروش نے اپنی مختلف ہمسائیہ سلطنتوں کی طرف اپنے قاصد بھی بھجوا دیئے تھے اور ان حکمرانوں کو یہ خبر دی تھی کہ ایک ہولناک جنگ میں قوم ماد کو شکست ہوئی ہے اور قوم ماد کا بادشاہ ازدھاک گرفتار ہو چکا ہے اور اب پارساگرد کا بادشاہ کوروش پارسیوں کے ساتھ ساتھ قوم ماد کا بھی بادشاہ بن گیا ہے۔

اسی روز پارساگرد سے کئی ستر اور گھوڑ سوار قاصد غیر ملکی شہروں کی طرف روانہ ہوئے راستے میں وہ پہاڑی سلسلوں میدانوں اور وادیوں میں یہ خبر پھیلاتے چلے گئے کہ مادیوں کی فوج میں بغاوت ہو گئی ہے اور پارساگرد کے بادشاہ کوروش کے سامنے جو مادی بادشاہ سے بہت چھوٹا ہے قوم ماد نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں اور یہ کہ مادیوں کا بادشاہ ازدھاک اس وقت کوروش کی قید میں ہے اور اس نے ازدھاک کو نہ قتل کیا اور نہ آنکھوں میں سلائیاں ڈلوائی ہیں بلکہ اپنے محل میں یرغمال کے طور پر رکھا ہوا ہے مغرب کی طرف روانہ ہونے والے قاصدوں نے پہلے یہ خبر قوم عیلام کے مرکزی شہر شوش میں پھیلائی پھر وہاں سے آنا "فانا" یہ خبر بابل اور دوسرے علاقوں تک پھیلتی چلی گئی تھی۔

پارساگرد سے ہمدان ایک مہینے کا راستہ تھا لیکن یوناف بیوسا اور کوروش نے اپنے لشکر کے ساتھ یہ راستہ اس برق رفتاری سے طے کیا کہ پانچویں دن وہ ہمدان میں الونو کے مضبوط اور مشہور قلعے کے سامنے جا نمودار ہوئے۔ اپنے لشکر کے ساتھ وہ بلا روک ٹوک شہر میں داخل ہو گئے کیونکہ وہاں پارسی سواروں کے صرف چند محافظ دستوں کے علاوہ جن کے کندھوں پر عقاب کی تصویر والے بلے لگے ہوئے تھے اور کوئی فوج نہ تھی کوروش نے اپنے لشکر کے ساتھ ان محافظوں کا مکمل طور پر صفایا کر دیا اور شہر میں اس نے منادی کرا دی کہ قوم ماد کے سارے امراء اور حکام نئے شہنشاہ کا فرمان سننے کے لئے ہمدان شہر کے دربار میں حاضر ہو جائیں یہ حکم پا کر جب سب اراکین سلطنت امراء اور حکام ہمدان کے ایوان میں داخل ہوئے تو دنگ رہ گئے انھوں نے دیکھا کہ ایوان کے اندر کوروش سنگ مرمر کے تخت پر جلوہ افروز تھا اور اس کے دائیں طرف یوناف اور بیوسا قابل اعتماد ساتھیوں کی حیثیت سے بیٹھے ہوئے تھے یہ صورتحال دیکھتے ہوئے قوم ماد کے وہ سارے حکام اپنی جگہ پر ٹھٹھر کر رہ گئے انھوں نے یہ بھی دیکھا کے ایوان کے باہر اور اندر کوروش کے محافظ اپنے ہاتھوں میں چمکتی ہوئی تلواریں اور ڈھالیں لئے جابجا کھڑے تھے جبکہ کوروش کے چالیس مسلح جوان دربار میں آنے والوں کی نشستوں کا انتظام کرنے میں مصروف تھے۔

جب سارے حکام دربار میں جمع ہو گئے تو کوروش نے سوالیہ انداز میں یوناف کی طرف دیکھا شاید ان دونوں میں پہلے سے کوئی فیصلہ ہو چکا تھا اور اپنی آنکھوں ہی آنکھوں میں کوروش اسی فیصلے کو کہنے کیلئے یوناف کو اشارہ کر رہا تھا۔ کوروش کا یہ اشارہ پا کر یوناف کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر اس کی آواز پورے ایوان میں گونج گئی تھی وہ کہہ رہا تھا۔

سنو قوم ماد کے اراکین سلطنت تم جانتے ہو کہ تمہارا بادشاہ ازدھاک ایک جرار لشکر کے ساتھ یہاں سے روانہ ہوا تھا تاکہ وہ کوروش سے جنگ کرے اور اسے اپنے سامنے جھکا کر نہ صرف اسے اپنا فرمابردار بنائے بلکہ اس سے خراج بھی وصول کرے اے قوم ماد کے حکام! اس جنگ میں تمہارے بادشاہ ازدھاک کو بدترین شکست ہو چکی ہے اور اس کے لشکریوں تک نے اس کے خلاف بغاوت کر دی ہے اب وہ ایک قیدی اور اسیر کی حیثیت سے پارساگرد میں زندہ ہے۔ میں تم سب حکام کو یہ مشورہ دیتا ہوں اور ساتھ میں تنبیہہ بھی کرتا ہوں کے تم سب پارساگرد کے بادشاہ کوروش کی وفاداری کا حلف اٹھا لو۔ اگر تم لوگ ایسا کر لو تو تمہارے گھربار اور عورتیں سب پہلے کی طرح محفوظ رہیں گی۔ البتہ ہمدان شہر کے اندر وہ ضیافتیں اور وہ جشن برپا نہیں کئے جائیں گے جو تمہارے سابق بادشاہ ازدھاک کے زمانے میں ترتیب دیئے جاتے تھے۔ تاہم ہر شخص کی زندگی کی حفاظت کی جائے گی اور اسے عزت اور باوقار طریقے سے رہنے کے مواقع فراہم کئے جائیں گے۔

یوناف کی زبان سے اس انکشاف پر ایوان میں بیٹھے ہوئے سارے لوگ ہکا بکا ہو کر رہ گئے تھے۔ اور وہ عجیب سے انداز میں آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے تھے عین اسی وقت اس بالا خانے سے جو عورتوں کے لئے مخصوص تھا ایک نسوانی آواز بلند ہوئی شاباش میرے بیٹے تم فتح یاب ہو کر آئے ہو مجھے تم سے پہلے ہی امید تھی میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں میں ملکہ ماندانہ بول رہی ہوں۔

کوروش نے نگاہیں اٹھا کر اس بالا خانے کی طرف دیکھا جس سے ملکہ ماندانہ کی آواز سنائی دی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھی پھر اس نے بھی بلند آواز میں ملکہ ماندانہ کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد وہاں جمع ہونے والے سب ہی حکام اور اراکین سلطنت نے حلف اٹھا لیا صرف ایک آدمی نے ایسا کرنے سے انکار کیا اور وہ سابق بادشاہ ازدھاک کا چہیتا اور منہ چڑھا ہوا رئیس ابرداد تھا یہ وہی ابرداد تھا جسے ایک بار ازدھاک نے اپنا قاصد بنا کر کوروش کی طرف روانہ کیا تھا کوروش نے اسے پہچان لیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو ابرداد جس روز تم ازدھاک کے قاصد بن کر میرے سامنے میرے مرکزی شہر پارساگرد آئے تھے اور مجھے یہ اطلاع دی تھی کہ مجھے ازدھاک نے طلب کیا ہے اور یہ کہ ازدھاک مجھے دیکھ کر خوش ہوگا میں نے اسی روز تم سے کہہ دیا تھا کہ ازدھاک مجھ سے مل کر خوش نہ ہوگا تو جانتا ہے کہ میری بات سچ ثابت ہوئی ازدھاک میرے خاتمے اور میرے قتل کے درپے تھا اور اب تم اسی ازدھاک کی فرمانبرداری کرتے ہوئے میرے سامنے حلف اٹھانے سے انکار اور گریز کر رہے ہو یہاں تک کہنے کے بعد کوروش تھوڑی دیر خاموش رہا پھر اس نے دائیں طرف کھڑے اپنے مسلح جوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اس ابرداد کو ننگا کر کے اسے درندوں کے پنجروں میں ڈال دیا جائے اس پر ابرداد فوراً "اعتراض کرتے ہوئے کہنے لگا۔

مجھے ننگا کر کے درندوں کے سامنے ڈالنے سے بہتر ہے کہ مجھے اسی دیوان خاص میں عزت کے ساتھ قتل کروا دیں اس پر کوروش نے اس کی طرف دیکھے بغیر دوبارہ اپنے ان مسلح جوانوں کو مخاطب کر کے کہا۔ یہ شخص میرا وفادار بن کر نہیں رہنا چاہتا لہٰذا وقت ضائع کئے بغیر شاہی فرمان پر عمل کیا جائے اس کے ساتھ ہی کوروش کے وہ مسلح جوان آگے بڑھے اور ابرداد کو پکڑ کر ایوان سے باہر لے گئے تھے۔

ابرداد کے جانے کے تھوڑی ہی دیر بعد ہارپیگ ایوان میں داخل ہوا کوروش اچانک اسے وہاں دیکھ کر دنگ رہ گیا تھا اور پریشانی میں اس نے ہارپیگ کو مخاطب کر کے کہا سنو ہارپیگ میں تو تمہیں پارساگرد چھوڑ کر آیا تھا۔

تم اچانک یہاں کیسے پہنچ گئے اس پر ہارپیگ بڑی عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ اے قوم ماد اور قوم پارس کے بادشاہ تم جانتے ہو کہ میں پہلے قوم ماد کا سپہ سالار تھا۔ اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ ازدھاک کے اپنے لشکر کے ساتھ میدان جنگ میں پہنچنے سے پہلے اپنے خیمے میں میں نے تمہاری جان بچائی تھی جو اطلاع میں لے کر آیا ہوں مجھے پارساگرد میں ہی تم سے کہہ دینی چاہئے تھی پر میں بھول گیا اور جب مجھے خیال آیا تو میں اپنے صرف دو محافظوں کے ساتھ بڑی برق رفتاری کے ساتھ یہاں پہنچ گیا میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں جس طرح ازدھاک کے دور میں لشکروں کا سپہ سالار تھا ایسے ہی تمہارے دور میں میرا یہ عہدہ بحال رہے ہارپیگ کی اس التجا پر کوروش کے چہرے پر ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر وہ کہنے لگا۔

سنو ہارپیگ تمہارا یہ عہدہ ضرور بحال رہے گا اور جس وقت میں ایوان میں دربار لگایا کروں گا تم ایک سپہ سالار کی حیثیت سے میرے تخت کے پیچھے کھڑے رہا کرو گے اور ہر کام تم آج سے شروع کر سکتے ہو۔ کوروش کا یہ جواب سن کر ہارپیگ کے چہرے پر اطمینان کی لہریں بکھر گئی تھیں پھر وہ اپنی تلوار کے دستے پر ہاتھ رکھتا ہوا سیڑھیاں چڑھتا ہوا سنگ مرمر کے تخت کے پیچھے آ کھڑا ہوا تھا اس کے بعد کوروش نے ایوان میں جمع ہونے والے سارے اراکین سلطنت کو ضروری فرمان جاری کئے پھر وہ یوناف بیوسا اور ہارپیگ کو لے کر ہمدان کا نظم و نسق درست کرنے میں لگ گیا تھا۔

عزازیل ایک روز سامریہ شہر کی اس سرائے میں داخل ہوا جس میں عارب اور بنیطہ دونوں نے قیام کر رکھا تھا جب وہ ان کے کمرے میں داخل ہوا تو عارب اور بنیطہ دونوں نے اٹھ کر اس کا پرتپاک استقبال کیا۔ انھوں نے دیکھا جس وقت عزازیل ان کے کمرے میں داخل ہوا تھا اس کے چہرے پر اطمینان مسکراہٹ اور سکون ہی سکون تھا۔ دونوں کے سامنے بیٹھنے کے بعد عزازیل کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ عارب نے بولنے میں پہل کی اور عزازیل کو اس نے مخاطب کر کے پوچھا۔

اے آقا اتنا طویل عرصہ آپ کہاں رہے ہیں اور بنیطہ نے آپ کا بہت انتظار کیا۔ آپ تو بہت عرصہ پہلے ہم سے جدا ہوتے وقت یہ کہہ کر گئے تھے کہ آپ بیوسا کا خاتمہ کرنے والے ہیں پر اس کے بعد آپ نے ہمیں کوئی اطلاع ہی نہیں دی۔ عارب کے اس سوال پر عزازیل کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار نمودار ہوئے۔ تھوڑی دیر تک وہ خاموش بیٹھا سوچتا رہا پھر اپنے آپ کو اس نے سنبھالا اور عارب کو دیکھ کر کہنے لگا سنو میرے رفیق تمہارا کہنا درست ہے جس آخری بار تم دونوں سے مل کر جب جدا ہوا تھا تو میرا ارادہ یہی تھا کہ میں بیوسا پر وارد ہوں گا اور اس کا خاتمہ کر کے رکھ دوں گا اس لئے کہ میں نے ایک ایسا عمل تلاش کر لیا تھا جسے استعمال کر کے بیوسا کا خاتمہ کیا جا سکتا تھا اور تم دونوں بچ سکتے تھے لیکن ہماری بدقسمتی کہ میری اس خواہش کے پورا ہونے سے پہلے ہی ابلیکا کو شاید میرے ان ارادوں کا علم ہو گیا۔ لہٰذا وہ معمول کے مطابق حرکت میں آئی تم دونوں کے ساتھ میں نے بیوسا کے ناسوت پر جو عمل کر رکھا تھا اس عمل کا ابلیکا نے خاتمہ کر دیا ہے اور اس کے ناسوت پر اس نے وہی عمل کر دیا جو اس سے پہلے اس نے یوناف کے ناسوت پر کر رکھا تھا اب بیوسا کی زندگی اور اس کے خاتمے کا تعلق تم دونوں کے ساتھ ختم ہو چکا ہے۔ اب وہ اپنی زیست اور اپنی موت اور خاتمے کے حوالے سے یوناف کے ساتھ وابستہ ہو چکی ہے۔ اب جب بھی تم چاروں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کے خاتمے کا وقت آئے گا تم دونوں اکٹھے مرو گے جب کہ یوناف اور بیوسا ایک ساتھ دم توڑیں گے لہٰذا ابلیکا نے جو اس ناسوت کے عمل میں تبدیلی کر دی ہے اس کے باعث میں بیوسا کا خاتمہ کرنے میں ناکام رہا ہوں یہاں تک کہنے کے بعد عزازیل نے سر جھکا کر کچھ سوچا پھر وہ دوبارہ بولا اور کہنے لگا۔

سنو ساتھیو اس ناکامی کے باوجود میں اس لمبے عرصے کے دوران بیکار نہیں بیٹھا اور میں نے ایک ایسا کام سرانجام دیا ہے جسے میں اپنی زندگی کا بہترین اور قابل ستائش معرکہ کہہ سکتا ہوں میں نے ایک سرزمین میں ایسے گناہ اور ایسے شرک کی ابتدا کی ہے جو صدیوں تک طوفانی انداز میں آگے بڑھتا رہے گا عزازیل کے اس انکشاف پر عارب اور بنیبطہ نے ایک بار چونک کر اس کی طرف دیکھا پھر اس بار بنیبطہ نے اس سے پوچھا۔

اے آقا آپ نے کہاں اور کس سرزمین میں کیسے اور کس طرح کے شرک کی ابتدا کی ہے اس پر عزازیل کے چہرے پر اطمینان بخش مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر وہ کہنے لگا۔

میرے ساتھیو یہ قصہ کچھ یوں ہے کہ یونان کے صوبے افیس میں ڈلفی نام کا ایک شہر ہے اس شہر میں ایک بہت بڑی عبادت گاہ ہے جس میں لوگ قدیم اور پرانی روایات کے مطابق عبادت اور پرستش کا کام کرتے ہیں یہ عبادت گاہ ایک کوہستانی سلسلے کے اندر بنی ہوئی تھی جس کے احاطے میں چھوٹا سا ایک غار ہے اور اس غار سے ہر وقت دھواں نکلتا رہتا ہے اس لئے کہ غار کے اندرونی حصے میں گرم پانی کا ایک چشمہ ہے جو بہتا ہوا نیچے وادی کی طرف جاتا ہے جس کے باعث اس غار سے ہر وقت بھاپ نما دھواں اٹھتا رہتا ہے بس میں نے اسی غار اور اس سے نکلنے والے دھوئیں سے کام لینے کا ارادہ کر لیا تھا۔

میں کچھ عرصہ ڈلفی شہر اور اس کی عبادت گاہ کا جائزہ لیتا رہا میں نے دیکھا کہ ڈلفی شہر میں ایسپ نام کا ایک بوڑھا تھا یہ لوگوں کو ہر وقت قصے کہانیاں سنایا کرتا تھا تم اس کو داستان گو بھی کہہ سکتے ہو۔ ایسپ نام کا یہ داستان گو۔ لوگوں کو نیکی اور خیر کی دعوت دیا کرتا تھا۔ اور ہر کام پر مختلف حکایتیں سنا کر انجام دیا کرتا تھا لوگ زیادہ تر اسے داستان گو کے نام سے ہی پکارا کرتے تھے لوگ اس کی عزت اس کا احترام کرتے تھے یہ شخص بتوں کے خلاف بڑھ چڑھ کر تحریک چلاتا تھا۔ لوگوں کو ایک خدا کی عبادت اور بندگی کی طرف بلاتا تھا۔ برے اور شرک کے کام کرنے سے منع کرتا تھا۔ اور نیکی کی طرف دعوت دیتا تھا بس میں نے اس غار سے کام لینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ارادہ کر لیا کہ اس سرزمین میں شرک اور گناہ کے فروغ کے لئے اس ایسپ کا بھی خاتمہ کرنا ہو گا ان دنوں افیس کا حکمران ایک ایسا شخص تھا جو انتہائی جابر انتہائی ظالم اور لوگوں کی مشکلات میں اضافہ کرنے والا تھا اپنے اس ظالم بادشاہ کے خلاف نیکی کی تشہیر کرنے والا ایسپ کچھ اس طرح حرکت میں آیا کہ اس نے ایک داستان گو کی حیثیت سے لوگوں کو اپنے بادشاہ کے مظالم کے خلاف ابھارنا شروع کیا یہ کام اس نے براہ راست نہیں کیا بلکہ اس کے لئے اس نے ایک حکایت گھڑی اور یہ حکایت اس نے بڑی تیزی اور سرگرمی سے لوگوں کو سنا کر رعایا کو بادشاہ کے خلاف ابھارنے لگا۔

اس حکایت میں ایسپ لوگوں کو یہ کہتا تھا کہ کسی صاف ستھرے جوہڑ میں چند مینڈک رہتے تھے جنہوں نے آپس میں صلاح مشورہ کرنے کے بعد لکڑی کے ایک لٹھ کو جو پانی میں تیرتا رہتا تھا اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا۔ جب وہ لکڑی کا لٹھ ان کی خواہشوں کے مطابق حرکت میں نہ آتا اور ان کی بہتری کا کوئی کام نہ کر سکتا تو وہ مینڈک اپنے اس بادشاہ سے تنگ پڑ گئے لہٰذا ایک بار پھر صلاح مشورہ کرنے کے بعد انہوں نے لکڑی کے اس لٹھ کے بجائے ایک سارس کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ اس سارس نے جب ان پر حکومت شروع کی تو وہ ان پر حکومت کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں کھانے بھی لگا۔ سارس کی مثال ایسپ اپنے بادشاہ کی طرف دیتا تھا اور مینڈک وہ اپنے لوگوں کو قرار دیتا تھا جو ظلم کے خلاف آواز تک نہیں اٹھا سکتے تھے۔ لوگ ایسپ سے کچھ اس طرح پیار کرتے تھے کہ ان میں سے یہ حکایت کسی نے بھی اپنے بادشاہ تک نہ پہنچائی کیونکہ سب لوگ اسے ایک نیک اور رحم دل انسان سمجھتے تھے اور اس کی شکایت کرنا گناہ خیال کرتے تھے پر یہ کام میں نے کر دکھایا۔

میں افیس کے بادشاہ کے پاس گیا اور اسے اس حکایت سے آگاہ کیا جو ایسپ لوگوں کو سنا کر لوگوں کو اس کے خلاف ابھارا کرتا تھا۔ میں ایک بزرگ کی صورت میں بادشاہ کے سامنے گیا تھا بادشاہ نے میری بے حد تعریف کی مجھ پر اعتماد کیا اور عہد کر لیا کہ وہ ایسپ کا خاتمہ کر کے رہے گا اس لئے کہ وہ اسی طرح اس کے خلاف لوگوں کو حکایتیں سناتا رہا تو ایک نہ ایک دن وہ اسے بادشاہت سے محروم کر کے رہے گا اب بادشاہ براہ راست ایسپ کے خلاف حرکت میں بھی نہیں آ سکتا تھا اس لئے کہ وہ لوگوں میں بے حد مقبول تھا اور وہ اس پر مقدمہ چلا کر اسے مصلوب بھی نہیں کر سکتا تھا چونکہ وہ مجھ سے پوچھنے لگا کہ ایسپ کا خاتمہ کرنے کے لئے مجھے کیا کرنا چاہئے اس پر میں نے اپنے ارادوں کی تکمیل کے لئے اس پر ایک تدبیر ظاہر کی۔

یہ تدبیر کچھ یوں تھی کہ میں نے بادشاہ سے کہا کہ ڈلفی شہر کا جو مندر ہے اس کے اندر جو غار ہے جس کی کوکھ کے اندر گرم پانی کا چشمہ بہتا ہے۔ جس کے باعث اس غار سے ہر وقت دھواں اٹھتا رہتا ہے میں نے بادشاہ کو یہ مشورہ دیا کہ اس غار کے اندر کسی عورت کو بٹھا دیا جائے جس کی آواز انتہائی پرکشش اور دل موہ لینے والی ہو اور ساتھ ہی لوگوں میں یہ مشہور کر دیا جائے کہ اس غار کے اندر کوئی ایسی مافوق الفطرت قوت رہتی ہے جو لوگوں کو ان کے ماضی اور مستقبل کی باتیں بتاتی ہے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ساتھ ہی میں نے بادشاہ کو یہ بھی مشورہ دیا کہ جب یہ معاملہ مشہور ہو جائے اور لوگ اپنے مستقبل
کے احوال جاننے کے لئے ڈلفی مندر کا رخ کریں تو پہلے وہ اس پجاری کے پاس آئیں جس کا ہم
انتخاب پہلے سے کرلیں یہ پجاری ان سے پہلے سارے احوال پوچھ لے کہ وہ کس قسم کے احوال
اس غار کے غائب دان سے پوچھنا چاہتے ہیں اور یہی احوال وہ خفیہ راستے سے غار میں بیٹھنے والی
عورت تک پہنچا دے پس جو بھی سوال کرنے والا آئے اسے غار کے اس دہانے کے پاس کھڑا کر دیا
جائے اور پھر جو پیغام لکھ کر اس عورت کی طرف بھجوایا جائے وہ غار میں بیٹھ کر اس پیغام کو اسی طرح
پڑھ دے اس طرح غار کے دہانے سے اٹھنے والے دھوئیں کے ساتھ ساتھ جب اس عورت کی بھی
آواز سنائی دے گی تو لوگوں کو یقین ہو جائے گا کہ واقعی اس غار کے اندر کوئی غائب دان قوت رہتی
ہے میں نے بادشاہ کو یہ بھی مشورہ دیا کہ ایسا معاملہ ہو چکنے کے بعد اس ایسپ کا فیصلہ بھی اسی
عورت کے حوالے کر دیا جائے اور وہ اس کو موت کی سزا دینے کا حکم جاری کر دے اس طرح
ایسپ سے ہمدردی رکھنے والے لوگ بادشاہ کے خلاف آواز نہ اٹھائیں گے۔

تو اے میرے ساتھیو ڈلفی کے اس بادشاہ کو میری یہ تجویز بے حد پسند آئی پس اس نے ایک
عورت اور ایک مرد انتخاب کیا عورت کا نام پیتیا تھا یہ ڈلفی کے مندر میں ایک دیوداسی تھی انتہائی
خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی آواز بھی انتہائی پرکشش تھی پس اس پیتیا کو غار میں بٹھا دیا
گیا اور اس کے آرام اس کے سکون اور ضرورت کی ہر چیز مہیا کر دی گئی اور جس مرد کا انتخاب کیا
گیا اس کا نام اپالو تھا۔ یہ ڈلفی کے مندر کا پجاری تھا لوگوں میں یہ مشہور کر دیا گیا کہ ڈلفی کے مندر
کے اس غار میں کوئی غیب دان قوت رہتی ہے جو لوگوں کو مستقبل کے بارے میں بتاتی ہے۔ یہ خبر
بادشاہ کے قاصدوں اور اس کے اہلکاروں نے صرف اپنے ہی ملک میں نہیں بلکہ آس پاس کے ملکوں
میں بھی بڑی تیزی اور سرگرمی کے ساتھ پھیلائی۔ اب لوگ ڈلفی مندر کا رخ کرنے لگے اور بادشاہ
کے جاری کردہ حکم کے مطابق پہلے وہ اپالو نام کے اس شخص کے پاس آتے اس سے اپنے احوال
کہتے اور ان کا فیصلہ اپالو لکھ کر گمنام راستے سے غار میں بیٹھنے والی پیتیا کے پاس پہنچا دیتا پھر لوگوں کو
غار کے پاس کھڑا کیا جاتا اور پیتیا وہی لکھا ہوا فیصلہ پڑھ کر سنا دیتی اس طرح لوگوں کو یہ یقین ہو گیا
کہ غار کے اندر واقعی کوئی غائب دان رہتا ہے۔

سنو میرے ساتھیو جب یہ معاملہ خوب مشہور ہو گیا تو بادشاہ نے ایسپ کے خلاف بھی مقدمہ
قائم کرنے کا ارادہ کر لیا۔ ایسپ کو اس نے اپنے دربار میں طلب کیا اور اس کے خلاف الزام لگایا
کہ وہ لوگوں کو اس کے خلاف ابھارتا ہے لہٰذا اسے اس کی سزا ضرور ملنی چاہئے ساتھ ہی اس نے
لوگوں میں یہ اعلان کر دیا کہ ایسپ اس کے خلاف بے وجہ لوگوں کو حکایتیں سناتا ہے اور لوگوں کو

اس سے متنفر کرنے کی کوشش کرتا ہے لہٰذا وہ اس کا مقدمہ بھی غار کے غائب دان کے سامنے پیش
کرتا ہے۔ اور جو بھی وہ غار کا غائب دان فیصلہ کرے اس پر عمل کیا جائے گا۔ پس اپالو سے پہلے کہہ
دیا گیا کہ وہ ایسپ کے حق میں موت کا فیصلہ کر دے اپالو نے یہ فیصلہ لکھ کر غار میں بیٹھنے والی پیتیا کے
حوالے کر دیا۔ پھر سارے لوگوں کی موجودگی میں ایسپ کو اس غار کے دہانے کے پاس لا کھڑا کیا گیا
بادشاہ خود بھی وہاں موجود تھا اور پکار کر کہنے لگا اے غائب دان قوت یہ ایسپ میرے خلاف
جھوٹے الزامات لگاتا ہے اور لوگوں کو مجھ سے متنفر کرنے کی کوشش کرتا ہے تو بتا کہ اس کی کیا سزا
ہونی چاہئے پس بادشاہ کی مرضی سے اس اپالو نے جو فیصلہ لکھ کر اس پیتیا نام کی عورت تک پہنچایا
تھا اس نے غار کے اندر سے وہ فیصلہ پڑھ کر اپنی پرکشش آواز میں سناتے ہوئے کہا۔

یہ ایسپ واجب القتل ہے البتہ اس کا خون بہا اس کے وارثوں کو دیا جائے تاکہ ان کی بسر
اوقات کا سامان ہو سکے ڈلفی کے غائب دان کا یہ جواب سن کر لوگوں نے اس سزا پر کوئی اعتراض نہ
کیا اور ان کو یقین ہو گیا کہ ایسپ واقعی غلطی پر ہے لہٰذا غائب دان کے مطابق اسے ضرور سزا ملنی
چاہئے پس ایسا ہونے کے بعد بادشاہ نے ایسپ کو صلیب پر چڑھا کر اس کا خاتمہ کر دیا۔ صلیب پر
چڑھانے سے پہلے جب ایسپ کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا تو ایسپ نے بادشاہ کو ایک بوڑھے
شکاری کتے کی حکایت سنائی جو اتنا بوڑھا اور کمزور تھا کہ دوڑ نہیں سکتا تھا اور اپنے مالک کے لئے
خرگوش تک نہ پکڑ سکتا تھا۔ جس کی بنا پر مالک اسے بری طرح مارتا تھا۔ حکایت سنا کر ایسپ بادشاہ
کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ میں تو کچھ بھی نہیں ایک وفادار کتا جو قوت سے محروم ہو جاتا ہے ایسے مالک کی
نظروں سے گر جاتا ہے اس رقعت آمیز قصے کا بھی بادشاہ پر کوئی اثر نہ ہوا اور اس نے ایسپ کو
صلیب پر چڑھا کر اسے موت کے حوالے کر دیا۔

کچھ عرصہ بعد غار میں قیام کرنے والی پیتیا نام کی وہ عورت بوڑھی ہو کر مر گئی اور اپالو نام کا وہ
پجاری بھی موت کی نیند سو گیا لیکن ڈلفی مندر کے لوگوں کو یہ کام ایسا پسند آیا کہ اب وہ اس کام کو
اپنے لئے باعث عزت باعث شہرت خیال کرنے لگے ہیں لہٰذا پیتیا کے بعد انھوں نے غار کے لئے
ایک نئی لڑکی مقرر کر دی اور اپالو کی جگہ انھوں نے ڈلفی مندر کے سارے پجاریوں کو اس کام کے
لئے لگا دیا اب جب کبھی بھی اس غار کے اندر کام کرنے والی لڑکی مرتی ہے تو اس کی جگہ دوسری لڑکی
کو متعین کر دیا جاتا ہے اور ڈلفی مندر کے سارے ہی پجاری اس شرک میں مبتلا ہو کر اس عورت
کے لئے پیغام بھجوانے کا کام کرنے لگے ہیں اور وہ اپالو نام کا شخص جس کی اعانت سے اس کام کی
ابتدا کی گئی تھی اسے لوگ اب دیوتا خیال کرنے لگے ہیں اسے بھی شرک میں شامل کر کے اس کی
پوجا پاٹ اور پرستش کرنے لگے ہیں بلکہ اب تو لوگ اس کو ایسا ہی مقدس خیال کرنے لگے ہیں کہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس کے بت بنا کر بھی ان کے سامنے اپنی حاجتیں پیش کرنے لگے ہیں تو اے میرے ساتھیوں یہ ہے
میرا معرکہ جو میں نے ان برسوں میں انجام دیا ہے اب یہ ڈلفی نام کا مندر دور اور نزدیک اپنی
غائب دانی کے لئے مشہور ہو چکا ہے۔ صرف آس پاس کے لوگ ہی نہیں بلکہ ہمسائیہ سلطنتیں بھی
اپنے دشوار گزار کاموں کے لئے ڈلفی مندر کے غائب دان سے مشورہ کرتے ہیں۔

سنو میرے ساتھیو اس ڈلفی مندر میں شرک کی ابتدا کے علاوہ میں نے شرک کے دو بڑے کام
بھی سرانجام دیئے ہیں یہ دونوں کام یوناف اور بیوسا کے خلاف ہیں اور مجھے امید ہے کہ اس طرح
میں ان دونوں کو اپنے سامنے زیر اور مغلوب کر کے رکھوں گا اور ان کا میرے سامنے زیر ہونا ہی
میرے لئے باعث اطمینان ہے۔ عزازیل کے اس انکشاف پر عارب اور بنبیطہ دونوں کے چہروں پر
اطمینان بخش چمک سی پیدا ہوئی پھر عارب نے بڑی دلچسپی سے عزازیل کو مخاطب کر کے پوچھا اے
آقا آپ نے یوناف اور بیوسا کے خلاف کون سے دو کام سرانجام دیئے ہیں اس پر عزازیل کہنے لگا۔

تم دونوں میاں بیوی جانتے ہو کہ یوناف اور بیوسا ان دنوں پارسا گرد کے بادشاہ کوروش کے
ساتھ کام کر رہے ہیں۔ یہ کوروش بھی یوناف اور بیوسا کی طرح انتہائی نیک نفس انسان ہے اور نیکی
کے کاموں میں پیش پیش رہنے والا ہے میں اب یوناف اور بیوسا کے ساتھ ساتھ اس کو بھی کسی
قوت کے سامنے زیر اور مغلوب دیکھنا چاہتا ہوں۔ آس پاس کے ہمسائیوں میں اس وقت کوئی ایسا
بادشاہ نہیں جو اس کوروش پر حملہ آور ہو سکے اور اسے شکست دے کر اس کے علاقوں پر قبضہ کر
سکے اس لئے کہ اس کوروش نے مادی قوم پر بھی فتح حاصل کر کے اس کے بادشاہ ازدھاک کو اپنا
غلام بنا لیا ہے قوم ماد کے علاقوں پر قبضہ کرنے کے بعد اس کوروش کی طاقت میں بے پناہ اضافہ ہوا
ہے۔ اس کی ہمسائیہ سلطنتیں بھی اس سے خوفزدہ رہنے لگی ہیں بابل کی سلطنت کسی دور میں طاقت
ور اور عظیم خیال کی جاتی تھی لیکن اب یہ بھی کوروش سے ٹکرانے کی ہمت نہیں رکھتی۔ اب
صرف لیڈیا کی سلطنت ایسی ہے جو کوروش سے ٹکرا سکتی ہے اور اس کے ساتھ طویل جنگوں کا
سلسلہ شروع کر کے کوروش کو شکست دے سکتی ہے۔

اس پر عارب فوراً" بولا اور پوچھنے لگا اے میرے آقا یہ لیڈیا کی سلطنت کون سی ہے اس کا نام
تو ہم پہلی بار سننے لگے ہیں اس پر عزازیل انھیں بڑی شفقت اور پیار سے سمجھانے لگا لیڈیا کی
سلطنت بڑی قدیم اور پرانی سلطنت ہے تم جانتے ہو کہ برسوں پہلے ایک ٹرائے نام کا ایک شہر تھا جس
کا شہزادہ یونان کی شہزادی ہیلن کو اٹھا لایا تھا اور اسی ہیلن کے لئے ٹرائے میں کئی برسوں تک یونانی
اور شہر کے لوگ آپس میں جنگ کرتے رہے۔ یہ ٹرائے شہر اسی لیڈیا قوم ہی کا تھا گو یونانیوں نے اس
ٹرائے شہر کو تباہ و برباد کر دیا تھا لیکن اس کی جگہ اس لیڈیا والوں نے اپنا ایک اور شہر آباد کر لیا جس کا
نام انھوں نے سارڈس رکھا اور اب یہی اس قوم کا مرکزی شہر بھی ہے یونانیوں کے ساتھ طویل
جنگوں کے بعد یہ قوم سنبھلی اور اپنی قوت میں اضافہ کیا اور اب انھوں نے اپنی سلطنت اور علاقوں
میں اس قدر وسعت پیدا کر لی ہے کہ انھوں نے حتیوں کے کمزور ہو جانے کے بعد ان کے وسیع
علاقوں پر بھی قبضہ کر لیا اور اب انھوں نے اپنے علاقوں کو ایسی وسعت دی ہے کہ ان کی سلطنت کی
حدیں شمالی ایران میں حکومت کرنے والی قوم ماد کے ساتھ آملی ہیں اناطولیہ کے عجیب و غریب
میدان بھی اب ان کی سلطنت میں شامل ہیں اور یہ اب ایشیا کے وسیع و عریض علاقوں پر حکمران
ہیں۔ ان کے موجودہ بادشاہ کا نام کرزوس ہے اور یہ انتہائی جابر اور سخت گیر فرماں روا ہے۔

کوروش کو نیچا دکھانے کے لئے میں ایک بزرگ اور انتہائی پرخلوص انسان بن کر اس کرزوس
کے پاس گیا میں نے کوروش کی بڑھتی ہوئی طاقت سے اس کرزوس کو آگاہ کیا اور اسے یہ مشورہ دیا کہ
قوم ماد کے علاقوں پر قبضہ کرنے کے بعد کوروش نے اپنی عسکری قوت میں بے پناہ اضافہ کر لیا ہے
اور اگر اس موقع پر کرزوس اس کے خلاف حرکت میں آئے تو اسے شکست دے کر اس سے قوم ماد
کے علاقے چھین سکتا ہے اور اگر اس نے ایسا نہ کیا تو آنے والے دنوں میں یہی کوروش اس کے
لئے وبال جان اور مصیبت بن کر اٹھے گا اور جس طرح اس نے مادی قوم کو اپنے سامنے زیر کر دیا
ہے اسی طرح یہ لیڈیا کی قوم کو بھی شکست دے کر اس کو اپنے علاقوں میں شامل کر لے گا۔ اے
میرے ساتھیو میری اس نصیحت میری اس تنبیہہ کا جانتے ہو لیڈیا کے بادشاہ کرزوس پر کیا اثر ہوا۔
بنبیطہ نے فوراً" چونک کر پوچھا کیا اثر ہوا اے آقا۔ عزازیل کہنے لگا۔

میری باتوں سے متاثر ہو کر کرزوس نے مجھے یہ جواب دیا کہ وہ کوروش پر ضرور حملہ آور ہو گا
لیکن اس سے پہلے وہ ڈلفی مندر کے غائب دان سے مشورہ کرے گا۔ میں کرزوس کا یہ جواب سن کر
بے حد خوش ہوا لہٰذا میں اس کے مرکزی شہر سارڈس سے نکل کر ڈلفی مندر میں آیا۔ چند ہی دنوں
بعد کرزوس کے کچھ قاصد بھی ڈلفی مندر میں آئے اور انھوں نے ڈلفی مندر کے پجاریوں کے
سامنے اپنے بادشاہ کرزوس کا یہ سوال پیش کیا کہ وہ دریائے پیلس سے کوروش پر چڑھائی کر دے تو
اس کا کیا نتیجہ ہو گا کرزوس کے اس سوال پر ڈلفی مندر کے وہ پجاری ایک طرح سے دشواری اور
مصیبت میں مبتلا ہو گئے تھے کہ وہ کرزوس کے اس سوال کا کیا جواب دیں آخر میں نے ان پجاریوں
کی راہنمائی کی اور انھیں مشورہ دیا کہ کرزوس کو اس کے سوال کا ایسا جواب دیا جائے جو گول مول
ہو اور اس کے کئی مطلب اور کئی نتیجے نکل سکتے ہوں۔ اس پر وہ پجاری مجھ سے پوچھنے لگے کہ وہ
جواب کیا ہو سکتا ہے اس پر میں نے ان کی راہنمائی کی اور ان سے کہا کہ ان قاصدوں کے ہاتھ
کرزوس کو یہ پیغام لکھ کر بھیج دو "اگر تو دریائے پیلس سے گزرا تو ایک بڑی حکومت کا خاتمہ ہو

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

جائے گا" اس جواب سے دو مطلب نکل سکتے تھے یعنی کرزوس کا بھی خاتمہ ہو سکتا تھا اور کوروش بھی کیونکہ دونوں کے پاس وسیع علاقے ہیں دونوں ہی بڑی بڑی سلطنتوں کے حکمران ہیں جب سے جواب کرزوس کے پاس پہنچا ہے وہ بے حد خوش ہے اور بڑی تیزی کے ساتھ وہ کوروش کے خلاف اپنی جنگی تیاریاں کر رہا ہے۔

عزازیل جب خاموش ہوا تو بنیط بولی اور اسے مخاطب کرکے کہنے لگی۔ اے آقا کیا آپ ہمیں لیڈیا قوم کے متعلق تفصیل سے نہیں بتائیں گے اس پر عزازیل بولا اور کہنے لگا اے میرے ساتھیو میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ لیڈیا اس وقت ایک عظیم الشان سلطنت ہے ان کا مرکزی شہر سارڈس ہے جو ایک کوہستانی سلسلے کے اوپر ہے۔ ان کے علاقے ایشیائی کوچک سے اناطولیہ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کے اور ایران کی قدیم مادی سلطنت کے درمیان دریائے ہیلس ایک سرحد کا کام دیتا ہے۔ ماضی میں اس لیڈیا اور قوم ماد کے درمیان ایک طویل اور خوفناک جنگ ہوئی تھی اس جنگ کے دوران اچانک سورج گرہن ہوا جس کی بنا پر لیڈیا کا بادشاہ کرزوس اور ماد کا عظیم بادشاہ ازدھاک انتہائی فکر مند ہو گئے تھے اور دونوں یہ تجویز کرنے لگے تھے کہ یہ جنگ کسی طرح رک جائے کہ سورج گرہن ان کے لئے منحوس ثابت نہ ہو آخر بابل کا بادشاہ بخت نصر بیچ میں پڑا اس نے ان دونوں بادشاہوں کے درمیان صلح کروا دی اور دریائے ہیلس کو ان کے درمیان سرحد قرار دیا۔ اس جنگ کے بعد کرزوس برابر یہ کوشش کرتا رہا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح قوم ماد کو اپنے سامنے زیر اور مغلوب کرے ازدھاک اور کرزوس کے درمیان یہ جنگ تردیا کے مقام پر ہوئی تھی اور اس جنگ کو جنگ تردیا ہی کا نام دیا گیا تھا۔

پہلے کی نسبت اس کرزوس نے اپنی عسکری قوت میں بے پناہ اضافہ کیا ہے اس نے ہمسائیہ علاقوں میں بھی اپنا اثر و رسوخ بڑھا دیا ہے اپنے مرکزی شہر سارڈس کو اس نے بہت وسیع اور مضبوط بنا لیا ہے یہ شہر تمولس کے مقدس پہاڑ کی وادی میں ایک بہت قدیم جگہ واقع ہے اس شہر میں زندگی کے وسائل اس درجے پر فراہم ہیں کہ اہل مصر لیڈیا والوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں اس لئے کہ دریائے نیل لیڈیا والوں کی طرح مصری زندگی کو بھی رواں دواں رکھے ہوئے ہے۔

لیڈیا والوں نے کچھ ایسے کارنامے بھی سر انجام دیئے جو انھیں تک محدود کئے جا سکتے ہیں یا تم یوں بھی کہہ سکتے ہو کہ لیڈیا والوں نے بہت سے کاموں کی ابتدا کی تھی مثلاً "دھات کا نقش دار سکہ' تجارتی مبادلے کے لئے سب سے پہلے انہی لوگوں نے بنایا تھا۔ مہرے پانسے اور گیند کے کھیل انھوں نے ہی ایجاد کئے باہر کے ملکوں سے باورچی بلوائے۔ بزم مے نوشی کے لئے سبو اور قرابے اور مطربوں اور مغنیوں کے لئے انواع و اقسام کے بربط انھوں نے بنوائے۔ خواجہ سرا بنا کر بردہ فروشی کا طریقہ بھی لیڈیا والوں نے ایجاد کیا تھا یہ لوگ غیر متمدن لوگوں کو خواجہ سرا بر آمد کرتے تھے اس کے علاوہ اس قوم میں ایک عجیب و غریب چیز یہ ہے کہ لیڈیا کے پست طبقوں کی لڑکیاں اپنے جہیز کا سامان تیار کرنے کے لئے عصمت فروشی کرتی ہیں کہا جاتا ہے کہ اہل لیڈیا جو اپنے دیوتاؤں کے نام پر جو در حقیقت ان کے اجداد ہی کے لئے جب کوئی عمارت یا پتھر کا گنبد بنواتے تھے تو سب سے زیادہ چندہ وہ اپنی ان عصمت فروش عورتوں سے حاصل کرتے تھے ان کے بڑے بڑے شہر سارڈس مداس' پیکٹولس افش اور اسامس ہیں ان کی سب سے بڑی دیوی کا نام تیمس ہے موجودہ بادشاہ کرزوس فتوحات کا بھوکا ہے لیکن ساتھ ہی ناساز گار حالات سے اسے تشویش بھی رہتی ہے اپنی خواہشات کا اسیر ہونے کے باوجود وہ برابر کوشاں رہتا ہے کہ وہ اپنی رعایا کو آسودہ حال رکھے اور ان کی ترقی کا خواہاں رہے۔ اس کی دانشمندی نے اس پر واضح کر دیا تھا کہ دیوتا انسان کو اس کی فوقیت پسندی کی سزا دیتے ہیں وہ اپنی دیوی تیمس سے بہت ڈرتا ہے اس کی سب سے بڑی اخلاقی کمزوری یہ ہے کہ اس میں فیصلہ کرنے کی قوت نہیں ہے۔

اے میرے ساتھیو اب یہ کرزوس ڈلفی مندر سے اپنے سوال کا جواب پا کر بڑی تیزی سے اپنے لشکر میں اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے ہتھیاروں کے ذخائر بڑھانے لگا ہے۔ میرا خیال ہے کہ عنقریب بلکہ بہت جلد یہ کوروش کے خلاف حرکت میں آئے گا۔ اور مجھے توقع ہے کہ یہ کوروش کو اپنے سامنے زیر کر لے گا۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو کوروش کے ساتھ ساتھ اس یوناف بیوسا کی بھی شکست ہوگی اور اگر ایسا ہوتا ہے تو یہ بات ان کے دکھ اور تکلیف کا باعث بنے گی اور ان کے دکھ ان کی تکلیف اور ان کی ازیت ہی میں ہمارا اطمینان ہے۔ یہاں تک کہنے کے بعد عزازیل جب خاموش ہوا تو عارب نے اس مخاطب کرکے پوچھا۔

اے میرے آقا یہ تو ایک کام ہے جو بالواسطہ یوناف اور بیوسا کے خلاف آپ انجام دیں گے۔ ان کے خلاف دوسرا کام آپ کیا کرنے والے ہیں اس پر عزازیل بولا اور کہنے لگا تمہارا اندازہ درست ہے عارب پہلا کام جو میں تمہارے سامنے بیان کر چکا ہوں یہ واقعی یوناف اور بیوسا کے خلاف بالواسطہ ہے مگر دوسرا کام جو میں تمہارے سامنے بیان کرنے لگا ہوں وہ براہ راست ان دونوں کے خلاف ہے اور وہ کچھ اس طرح ہے کہ میں نے اپنی جنس کی دو انتہائی حسین و جمیل لڑکیوں کا انتخاب کیا ہے۔ ان میں سے ایک کی آواز بالکل اور ہو بہو ابلیکا جیسی ہے جبکہ دوسری قد کاٹھ اور جسمانی ساخت میں بالکل بیوسا کی طرح ہے یہ دونوں لڑکیاں چونکہ میری جنس سے تعلق رکھتی ہیں لہٰذا یہ بھی میری طرح بے پناہ قوتوں کی مالک ہیں۔

ان دونوں میں سے جس کی آواز ابلیکا سے ملتی ہے یہ یوناف پر اس طرح وارد ہوگی کہ جب

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دیکھا کرے گی کہ ابلیکا یوناف سے جدا اور دور ہے تو یہ ابلیکا ہی کی طرح ایک چھوٹے باریک سانپ کی صورت میں یوناف کی گردن پر پرلس دیا کرے گی اور اسے پہلے سے میرے طرف سے تجویز کردہ صلاح و مشورے دیا کرے گی اور ان صلاح مشوروں میں سے یوناف اور بیوسا کا نقصان اور زیاں پنہاں ہو گا دوسری لڑکی کسی مناسب موقع پر اچانک یوناف اور بیوسا کے سامنے آئے گی یہ اپنی سرعی قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے بالکل بیوسا کی صورت میں یوناف کے سامنے نمودار ہو گی اور اسے قد کاٹھ جسمانی ساخت شکل و صورت ہر چیز میں بیوسا جیسا پا کر یوناف دنگ رہ جائے گا۔

یہ لڑکی جب یوناف اور بیوسا کے سامنے آئے گی تو یوناف کو یہ چکر دینے کی کوشش کرے گی کہ وہ لیڈیا کی سلطنت کی مشہور و معروف شہر مداس کی رہنے والی ہے اور یہ کہ اپنی شادی کے سلسلے میں وہ ڈلفی کے غائب دان کی طرف گئی تھی اور انھوں نے اسے یہ بتایا تھا کہ دنیا میں صرف ایک ہی شخص ہے جس کے ساتھ شادی کرنے کے بعد وہ خوش رہ سکتی ہے اور اس کا نام یوناف ہے وہ یوناف پر یہ بھی انکشاف کرے گی کہ ڈلفی مندر کے غائب دانوں نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ اگر یوناف اس سے شادی کرنے پر رضامند نہ ہو تو وہ اسے کسی دوسرے کے ساتھ شادی کرنے سے بہتر اطمینان نصیب ہو گا۔ اس طرح کی باتیں کر کے یہ لڑکی یوناف اور بیوسا کے ساتھ وابستہ رہنے کی کوشش کرے گی اس لڑکی کے لئے پہلے ہی میڈاس شہر میں ایک قدیم محل خریدا جا چکا ہے یہ محل ایک قدیم بادشاہ کا ہے جس کا نام مداس تھا اور جس کے نام پر یہ شہر تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ لڑکی یوناف اور بیوسا کو دعوت دے گی کہ وہ دونوں اس کے ساتھ مداس شہر میں قیام کریں۔ جب وہ انہیں ایسا کرنے پر رضامند کرے گی تو وہ تینوں اس محل میں رہنا شروع کر دیں گے۔ اس کے بعد ہم سب مل کر یوناف اور بیوسا کی بدبختی کا کام شروع کر دیں گے مناسب موقع جان کر محل کے اندر میں ان دونوں کی قوتوں کو مفلوج کر دوں گا اور پھر انھیں علیحدہ علیحدہ کر کے ایسی اذیت میں ڈالوں گا جو ان کے لئے ناقابل برداشت ہو گی اس بار میں اپنا کوئی انتہائی اہم عمل استعمال کر کے ابلیکا کو بھی یوناف اور بیوسا سے علیحدہ رکھنے کی کوشش کروں گا۔ اور جب میں ایسا کر چکوں گا تو پھر میں تم دونوں کو دعوت دوں گا کہ تم اپنی آنکھوں سے اس اذیت اور لاچارگی کا مظاہرہ کرو جس میں میں یوناف اور بیوسا کو مبتلا کرے رکھوں گا۔

اور سنو عارب اور بنیطہ میں نے ڈلفی مندر کے غائب دانوں کو بھی یہ آگاہ کر دیا ہے کہ جب بیوسا کی شکل اختیار کرنے والی لڑکی سے متعلق یوناف یا بیوسا جاننا چاہیں تو وہ بتائیں کہ انھوں نے بھی اسے یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں صرف یوناف نام کے جوان کے ساتھ خوش رہ سکتی ہے اور ایسا انھوں نے اپنے پرانے علوم کو استعمال کرتے ہوئے کہا تھا یہاں تک کہنے کے بعد عزازیل تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر دوبارہ غور سے عارب اور بنیطہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا اب تم دونوں میاں بیوی آرام کرو اور میرے اگلے قدم کا انتظار کرو اس پر عارب فوراً" اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے میرے آقا آپ نے ہمیں ان دونوں لڑکیوں کے نام تو بتائے ہی نہیں جنہیں آپ یوناف اور بیوسا اور ابلیکا کے خلاف استعمال کریں گے۔ اس عزازیل نے ایک ہلکا ہلکا مگر کراہت آمیز قہقہہ لگایا اس کی آنکھ میں اس وقت عجیب و غریب سی مگر آگ کی طرح کھولتی ہوئی چمک نمودار ہوئی پھر وہ ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا جو لڑکی ابلیکا کی جگہ کام کرے گی اس کا نام سوریان ہے اور جو بیوسا کا کردار انجام دے گی اس کا نام سیمہ ہے۔ یہ دونوں لڑکیاں انتہائی چالاک انتہائی ماہر انتہائی خوبصورت اور لاانتہا قوتوں کی مالک ہیں تم دونوں میاں بیوی اب آرام کرو میں اس وقت مداس شہر کی طرف جاتا ہوں وہ جو محل ہم نے وہاں لیا ہے ان دونوں لڑکیوں نے اسی محل کے اندر قیام کر رکھا ہے۔ چند ماہ تک میں ان دونوں کو اس محل کے اندر تربیت دوں گا۔ پھر انھیں یوناف اور بیوسا پر وارد کروں گا اور جب یہ دونوں اپنی اپنی قوتوں کو عملی صورت دیتے ہوئے یوناف اور بیوسا کو مداس شہر کے اس محل میں لے کر آئیں گی تو پھر دیکھتا میں یوناف اور بیوسا کی کیا درگت بناتا ہوں اس کے ساتھ ہی عزازیل عارب اور بنیطہ کے اس کمرے سے نکل گیا تھا۔

○

قوم ماد کے علاقوں پر قبضہ کرنے کے بعد یوناف بیوسا کوروش اور ہارپیک اپنے لشکر کے ساتھ ایران کے مشہور و معروف دشت کویر کے اندر وہاں کی آبادیوں اور قصبوں کا نظم و نسق درست کرنے میں مصروف تھے کہ انھیں اطلاع ملی کہ لیڈیا کا بادشاہ کرزوس ایک بہت بڑا لشکر تیار کرنے کے بعد ہمدان شہر کی طرف کوچ کرنے والا ہے تاکہ کوروش سے پہلے قوم ماد کا علاقہ چھیننے کے بعد پارساگرد کا رخ کرے اور کوروش کو تاج و تخت سے "کلیتا" سے محروم کر کے رکھ دے۔ یہ بری خبر سننے کے بعد یوناف بیوسا کوروش اور ہارپیک بڑی برق رفتاری کے ساتھ حرکت میں آئے دشت کویر سے نکل کر انھوں نے واپسی کا رخ کیا اور منزل پر منزل مارتے ہوئے عیلام کے مرکزی شہر شوش میں آن رکے تھے۔

عیلام کے شہر شوش سے باہر پڑاؤ کرتے وقت کوروش' ہارپیک یوناف اور بیوسا کے قریب آیا اور بڑی نرم دلی اور کسی قدر رازداری کے ساتھ ان تینوں کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔ میرے رفیقو دشت کویر سے عیلامیوں کے شہر شوش کی طرف آنے کے میرے دو مقاصد ہیں۔ پہلا یہ کہ میں لیڈیا کے بادشاہ کرزوس کے خلاف اس کی حمایت اس کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کروں۔ اس لئے کہ میں دیکھتا ہوں کہ آنے والے دور میں یہ گویا روان علاقوں میں اہمیت اختیار کر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

جائے گا اے میرے دوست آشوریوں کے بادشاہ آشور بنی پال نے عیلامیوں کو تباہ کر دیا تھا لیکن اس گوبارو نے بڑی محنت کی ہے اس نے تنکا تنکا چن کر پھر اپنے آشیانوں کو آباد کیا ہے چونکہ یہ ہمارا سب سے قریبی ہمسایہ ہے لہٰذا میں اس کو اہمیت دینا چاہتا ہوں۔

اپنے لشکر کے ساتھ اس طرف آنے کا میرا دوسرا مقصد یہ ہے کہ میں گوبارو کی بیٹی امیس کو پسند کر چکا ہوں اور اسے اپنی بیوی بنانے کا خواہش مند ہوں۔ یوناف میرے دوست اس سلسلے میں تم گوبارو سے بات کرو گے۔ اور مجھے امید ہے کہ گوبارو خوشی سے میری اس پیشکش کو قبول کر لے گا۔ اس طرح گوبارو کے ساتھ یہ رشتہ طے کرنے کے بعد ہماری عسکری قوت میں اضافہ ہو گا بلکہ آنے والے دنوں میں گوبارو اس رشتے کی بنا پر ہمیں مفید مشوروں سے بھی نوازے گا۔ کیونکہ یہ شخص اچھا ضابع ہونے کے ساتھ ساتھ جنگ کا بہترین تجربہ بھی رکھتا ہے۔ اس لئے کہ یہ بابل کے عظیم بادشاہ بخت نصر کے ساتھ کام کر چکا ہے کورش کہتے کہتے خاموش ہو گیا اس لئے کہ عیلامیوں کا بادشاہ گوبارو کورش کے استقبال کیلئے اپنے شہر سے نکلا تھا اس کے ساتھ اس کی بیٹی امیس بھی تھی جب وہ دونوں باپ بیٹی یوناف بیوسا کورش اور ہارپیگ کے قریب آئے تو انہوں نے دیکھا گوبارو اپنے ایک ہاتھ میں مٹی اور دوسرے میں پانی سے بھرا ہوا برتن اٹھائے ہوئے تھا۔ جب وہ دونوں باپ بیٹی کورش کے قریب آئے تو کورش نے اپنے چہرے پر مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے گوبارو سے پوچھا۔

اے میرے بزرگ یہ تم اپنے ہاتھوں میں مٹی اور پانی کا بھرا ہوا برتن کیوں لئے ہوئے ہو۔

اس پر گوبارو بڑے باوقار انداز میں کہنے لگا۔ ان سرزمینوں کے اندر یہ رواج ہے کہ جس کے سامنے بھی مٹی اور پانی اس طرح پیش کیا جائے گویا یہ چیزیں پیش کرنے والا اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کا اظہار کرتا ہے یہ چیزیں اس سے پہلے ہم قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک کو پیش کیا کرتے تھے اب یہی چیزیں میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں جو اس بات کا اعلان ہے کہ ہم آپ کے فرمانبردار اور مطیع بن کر رہنا چاہتے ہیں اور آپ سے کسی طرح کی دشمنی اور عداوت نہیں رکھتے۔ اس پر کورش نے وہ دونوں چیزیں گوبارو سے لیکر ایک طرف رکھ دیں اور پھر بڑی نرمی سے گوبارو کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

تمہاری سرزمین کی طرف آنے کے میرے دو مقاصد ہیں۔ ایک مقصد تو میں خود تم سے بیان کروں گا دوسرا میرا دوست میرا بھائی یوناف تم سے کہے گا۔

اس طرف آنے کا پہلا مقصد یہ ہے کہ لیڈیا کا بادشاہ کرزوس میرے خلاف حرکت میں آنا چاہتا ہے میرے مخبروں نے یہ اطلاع دی ہے کہ وہ اپنے لشکر کی تیاری مکمل کر چکا ہے چند ایک روز تک وہ ہماری سرزمینوں کی طرف کوچ کرے گا میں دشت کویر سے اپنے لشکر کے ساتھ سیدھا اس طرف آ رہا ہوں تاکہ اس کرزوس کے معاملہ میں آپ سے مشورہ کروں کہ مجھے لیڈیا کے اس حاکم کے خلاف کیا معاملہ کرنا چاہئے اس لئے کہ میں اسے پہلے سے نہیں جانتا جواب میں گوبارو نے بولتے ہوئے کہا کیا ایسا ممکن نہیں کہ آپ چاروں میرے ساتھ میرے کمرہ خاص میں چلیں اور وہاں بیٹھ کر اس معاملہ پر بات کریں کورش نے فوراً حامی بھر لی۔ اپنے لشکر کو انہوں نے پڑاؤ کرنے کے ساتھ ساتھ کھانا تیار کرنے کا حکم دیا اور پھر وہ یوناف بیوسا ہارپیگ کو لیکر گوبارو اور امیس کے ساتھ ہو لیا تھا۔

گوبارو انہیں اپنے ساتھ لیکر محل کے ایک کمرے میں آیا شہر کے اندر ان چاروں کا بہترین استقبال کیا گیا پھر ان کی خاطرداری کی گئی اس مہمان داری اور تواضع میں گوبارو کی بیٹی امیس پیش پیش تھی وہ کھانوں کی چیزوں کے علاوہ شکر لگے لگے خرمے اور شہد لگا کر نفاست کے ساتھ پکاتی ہوئی روٹیاں لیکر آئی تھی۔ اس ضیافت کے بعد گوبارو نے کورش سے کہا لیڈیا کے بادشاہ کرزوس سے متعلق میرا آپ کو یہ مشورہ ہے کہ میں آپ کو اپنے شہر کے دانشمندوں اور مشیروں کے پاس لیکر جاتا ہوں اور کرزوس سے متعلق ان کی رائے لیتے ہیں۔ کورش اس پر رضامند ہو گیا لہٰذا سب اس کمرے سے نکل کر گوبارو کے پیچھے پیچھے ہو لئے تھے۔

گوبارو انہیں لیکر محل کے اسی حصے میں داخل ہوا جو نیا تعمیر کیا گیا تھا۔ جب وہ ایک کمرے میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کئی عالم بکری کی کھالوں اور مٹی کی تختیوں کے کتبے پڑھنے میں مصروف تھے یہ کتبے دیواروں کے برابر اسٹینڈ کھڑے کر کے اس طرح رکھے گئے تھے جیسے خزانے کی قیمتی و نفیس اشیاء سجائی جاتی ہیں۔ گوبارو نے کورش یوناف بیوسا اور ہارپیگ کو مخاطب کر کے کہا۔

یہ وہ کتبے ہیں جو قدیم دور میں قوم عیلام کے قدیم دانشمند اور ستارہ شناس لکھتے چلے آ رہے ہیں آشوریوں کے آشور بنی پال نے جب ہماری قوم پر حملہ کر کے اسے تباہ و برباد کر دیا تو یہ کتبے اور مٹی کی تختیاں شہر کی تباہی و بربادی کے باعث دب گئی تھیں اب ہم ان سب تختیوں اور کھالوں کو نکال کر دوبارہ انہیں ایک خزانے کی طرح محفوظ کر رہے ہیں اور جو لوگ انہیں محفوظ کرنے کے عمل میں مصروف ہیں یہ انتہائی دانشمند اور تجربہ کار لوگ ہیں۔ سنو کورش آشوریوں کے آخری شہنشاہ آشور بنی پال کے پاس اس سے بھی بڑا کتب خانہ تھا لیکن اس نے کتب خانے میں بیٹھ کر اس سے مستفید ہونے کے بجائے گھوڑے کی پیٹھ کو پسند کیا جنگوں کا ایک طویل سلسلہ اس نے شروع کیا اپنی ہمسایہ اقوام کو اس نے تباہ و برباد کرنا شروع کیا اور آخر کار خود بھی تباہ ہو کر رہ گیا۔

کورش ان کھالوں اور تختیوں پر لکھی ہوئی تحریر تو نہیں پڑھ سکتا تھا گوبارو نے کورش کیلئے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دو کھالوں پر لکھی ہوئی تحریر اس کیلئے پڑھ کر سنائی۔ پہلی کھال پر حیتوں کے زوال اور ان کی تباہی کے متعلق پیش گوئی کی گئی تھی جبکہ دوسری کھال پر آشوریوں کے عروج و زوال کی داستان رقم تھی کوروش یوناف بیوسا اور ہار پیگ کو ان کھالوں میں دلچسپی ظاہر کرتے دیکھ کر گوبارو انہیں بکری کی ایک کافی بڑی کھال کی طرف لے گیا اور ان چاروں کو مخاطب کر کے وہ کہنے لگا۔

اے میرے معزز مہمانوں یہ تیسری تحریر جس کی طرف میں تمہیں لے آیا ہوں یہ بنی اسرائیل کے نبی ارمیاہ کی ایک پیش گوئی ہے جسے اس کھال پر محفوظ کر لیا گیا تھا۔ اس نبی نے فرمایا تھا "وہ ظلم پیشہ لوگ ہیں گھوڑوں پر سوار صفیں باندھے تیرے خلاف جنگ کرنے آئیں گے اے دختر بابل ہمارے دلوں پر غم و اندوہ چھا گیا ہے ہمارے دل عجیب کرب میں مبتلا ہیں جیسے بچہ جننے والی عورت۔ میدان میں نہ نکلنا اس لئے کہ دشمن کی طاقت اور موت کا سایہ ہر طرف پھیلا ہوا ہے"۔

یہ تحریر پڑھنے کے بعد گوبارو دوبارہ بولا اور کہنے لگا یہ تحریر نبی اسرائیل نبی امیاہ کی کسدانی شہر بابل سے متعلق تھی جو پوری ہو کر رہی اس کے بعد گوبارو نے ان کھالوں اور تختیوں پر کام کرنے والے ان دانشمندوں اور ستارہ شناسوں کو مخاطب کر کے کہا میرے رفیقو قوم ماد اور قوم پارس کا بادشاہ کوروش اس لئے ہمارے پاس آیا ہے کہ اسے لیڈیا کے بادشاہ کرزوس کی طرف سے خطرہ ہے کہ وہ اس پر حملہ آور ہونے والا ہے اور اس سلسلے میں یہ ہم سے مشورہ چاہتا ہے۔ کہ کرزوس کے معاملے میں اسے کیا قدم اٹھانا چاہئے۔

اس پر وہ دانشور اکٹھے اور سر جوڑ کر بیٹھے اور صلاح مشورہ کرتے رہے پھر ان میں سے ایک بزرگ بولا اور گوبارو کو مخاطب کر کے کہنے لگا اے گوبارو تاریخ کے گزشتہ واقعات کا جائزہ لینے کے ساتھ اگر ہم لیڈیا کی قدیم سلطنت کے طور طریقوں کا بھی جائزہ لیں تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ کوروش کو لیڈیا کے بادشاہ کرزوس پر فی الفور حملے کی ابتدا کر دینی چاہئے اگر اس معاملے میں تاخیر کی گئی تو کرزوس نہ صرف دن بدن اپنی طاقت میں اضافہ کرتا چلا جائے گا بلکہ وہ اپنے لشکر کو مختلف حصوں میں بانٹ کر قوم ماد اور قوم پارس پر حملہ آور ہوتے ہوئے کوروش پر کئی محاذ کھول دے گا جن سے آسانی کے ساتھ نپٹنا کوروش کیلئے مشکل ہو جائے گا لہٰذا اگر کرزوس کے خلاف کوروش فی الفور حملہ کی ابتدا کر دے تو اس کی کامیابی کے امکانات زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی یاد رکھی جائے کہ لیڈیا کی قوم ماضی میں ہر دوست اور اپنے ہر ساتھی کو دھوکہ دیتی چلی آ رہی ہے۔

لیڈیا کے موجودہ بادشاہ کرزوس کے باپ الیاتس نے کبھی ماد کے سابق بادشاہ اژدھاک کے باپ ہو خشترہ کے ساتھ امن کا معاہدہ کیا تھا۔ لیکن اندر ہی اندر یہ الیاتس اپنی افواج کو مضبوط اور مضبوط کرتا رہا اور جب اس نے دیکھا کہ اس کی تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں تو اس نے ہو خشترہ پر حملہ کر دیا اگر بابل کا عظیم بادشاہ بخت نصر درمیان میں پڑ کر دونوں بادشاہوں کے درمیان صلح نہ کروا دیتا تو کرزوس کا باپ الیاتس قوم ماد کی تباہی اور بربادی کا باعث بن جاتا اس کے علاوہ بھی بہت سے مواقع پر لیڈیا کے حکمران اپنے عہد سے پھرنے کے ساتھ ساتھ اپنے دوستوں کے ساتھ بے وفائی کرتے رہے ہیں ان حالات میں ہم تمہیں یہی مشورہ دیں گے کہ کرزوس پر حملہ آور ہونے میں تاخیر سے کام نہ لیا جائے۔

جب وہ بزرگ دانشور خاموش ہوا تو کوروش نے اپنے پہلو میں کھڑے گوبارو کو مخاطب کر کے کہا سنو گوبارو میں نے تمہارے اس دانشور کے مشورے کو بے حد پسند کیا ہے اب میں کرزوس پر حملہ آور ہونے میں تاخیر نہیں کروں گا یہ میرا پہلا مقصد تھا جس کیلئے میں تمہاری طرف آیا ہوں اب میں اپنے دوسرے مقصد کی ابتدا کرتا ہوں اور اس مقصد سے متعلق میرا ساتھی اور میرا بھائی یوناف تم سے گفتگو کرے گا۔ کوروش جب خاموش ہوا تو یوناف حرکت میں آیا اور آگے بڑھ کر اس نے گوبارو کے شانے پر ہاتھ رکھا اور بڑی رازداری میں اس کے کان میں کہنے لگا گوبارو میرے بزرگ میرے ساتھ آؤ تاکہ میں دوسرے مقصد سے متعلق علیحدگی میں تمہارے ساتھ گفتگو کر سکوں۔ اس بات پر گوبارو نے ایک بار غور سے اور گہری نگاہوں کے زاویے سے یوناف کی طرف دیکھا پھر وہ چپ چاپ یوناف کے ساتھ ہو لیا۔ یوناف اس کمرے سے باہر لے گیا اور پھر بڑے پیار اور بڑی نرمی میں اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو گوبارو تمہاری طرف آنے کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ کوروش تمہاری بیٹی امیس کو پسند کر چکا ہے اور اس سے شادی کرنے کا خواہاں ہے۔ بس تمہاری طرف آنے کا ہمارا دوسرا مقصد یہی ہے مجھے امید ہے کہ تم کوروش کی اس پیشکش کو ٹھکراؤ گے نہیں۔ اگر یہ رشتہ طے ہو جاتا ہے تو قوم ماد قوم پارس اور قوم عیلام کے درمیان اس رشتے کی وجہ سے ایک اتحاد اور تعاون قائم ہو جاتا ہے اور اس اتحاد کی وجہ سے آنے والے دنوں میں نہ صرف ان قوموں کی حیثیت مضبوط ہو گی بلکہ اس اتحاد کی وجہ سے باہر کے حکمران بھی ان پر حملہ آور ہونے کی جرات نہ کریں گے۔ بولو گوبارو تم اس پیشکش کا کیا جواب دیتے ہو۔ یوناف کی اس گفتگو کے جواب میں گوبارو کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر وہ کہنے لگا میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ میری بیٹی امیس کو کوروش سے بڑھ کر کوئی اچھا اور بہتر شوہر نہیں مل سکتا لہٰذا میں اس پیشکش کو قبول کرتا ہوں۔

گوبارو کا جواب سن کر یوناف بے حد خوش ہوا دوبارہ گوبارو کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کمرے میں واپس لایا اور کوروش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ جس طرح یہاں آ کر ہمارا پہلا مقصد حل

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوا ہے اسی طرح ہم اپنے دوسرے مقصد کو بھی پانے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ یوناف کا یہ جواب سن کر کوروش کے چہرے پر خوشی بکھر گئی تھی اس کے بعد وہ سب اس کمرے سے نکل گئے تھوڑی دیر بعد گوبارو نے اپنی بیٹی ایمسس کو کوروش کے ساتھ بیاہ دیا تھا۔ اس شادی کے بعد چند دن تک کوروش نے اپنے لشکر کے ساتھ شوش شہر سے باہر پڑاؤ کیئے رکھا پھر وہ 546 قبل مسیح اپریل کے مہینے میں اپنے لشکر کے ساتھ لیڈیا کی طرف بڑھا تھا تاکہ اس پر حملہ آور ہو کر اسے اپنا مطیع اور فرمانبردار بنانے پر مجبور کر سکے۔

ایلام کے مرکزی شہر شوش سے کوچ کرتے وقت کوروش نے دو طرح کے قاصد اپنے لشکر سے روانہ کیئے کچھ قاصد اس نے ایران کی سرحدوں پر بسنے والے آزاد قبائل کی طرف روانہ کیئے اور انہیں دعوت دی کہ وہ لیڈیا کے خلاف جنگ کرنے کیلئے اس کے ساتھ شامل ہوں اس کے علاوہ چند قاصد کوروش نے لیڈیا کے بادشاہ کرزوس کی طرف روانہ کیئے اور اپنے ان قاصدوں کو اس نے کرزوس کے نام پیغام بھی لکھ کر دیا تھا۔ اس پیغام میں لکھا تھا اگر لیڈیا کا بادشاہ کرزوس مادیوں اور پارسیوں کے بادشاہ کوروش کا سپہ سالار اور محافظ بن جائے تو پھر کوئی تنازعہ نہ ہو گا وہ اپنی رعایا کے ساتھ ساتھ اپنے شہر سارڈیس پر اسی طرح حکمرانی کرتا رہے گا جیسے اب کر رہا ہے اور کوروش کو اپنا حاکم اعلیٰ مان لینے سے اس کی زندگی اسی طرح گزرتی رہے گی جس طرح اب گزر رہی ہے نیز اس کے بال بچے اور دیگر رشتہ دار بھی زندہ سلامت رہیں گے اور یہ کہ اس کے موجودہ رتبہ میں بھی کسی قسم کا فرق آنے نہ دیا جائے گا۔

یہ قاصد روانہ کرنے کے بعد اپنے لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے کوروش نے کرزوس کے علاقوں کی طرف پیش قدمی شروع کی تھی۔ وہ دریائے دجلہ کے کنارے کنارے آگے بڑھا جا رہا تھا۔ ایک جگہ جبکہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کیئے ہوئے تھا اور یوناف بیوسا ہار بیگ اور اپنی بیوی ایمسس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اس وقت وہ اپنی بھوری بھوری آنکھوں کے اوپر چمکتا ہوا قدیم وضع کا عمامہ باندھے ہوئے تھا اس وقت اس کی طوطے کی سی ناک اور گھنگھریالے بالوں کی چھوٹی سی داڑھی کے ساتھ وہ بہت پرکشش شخصیت کا مالک لگ رہا تھا۔ اس پڑاؤ کے موقع پر پہلے کرواچی قبائل کے لوگ کرزوس کے خلاف ملے تھے اس کے بعد کردوں کے مختلف قبائل اپنے سرداروں کے پیچھے پیچھے آن ملے تھے ان کردوں کے سروں پر جھالر دار پگڑیاں تھیں اور ان پگڑیوں پر گھوڑوں کے بالوں کے طرے لگے ہوئے تھے۔ کوروش نے اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کا خیر مقدم کیا اور ان سے پوچھا کہ ان لوگوں کیا چاہیے چونکہ وہ لوٹ مار کے شوقین تھے اور ماد کے سابق بادشاہ ازدھاک نے ان کا نام لٹیرے ہی رکھ دیا تھا۔ لہٰذا انہوں نے فوراً کوروش سے کہہ دیا کہ انہیں چاندی چاہیئے کوروش فوراً حرکت میں آیا اور جس قدر چاندی کے سکے اس کے پاس تھے وہ اس نے ان میں بانٹ دیئے لہٰذا اس کے لشکر میں شامل ہونے والے ہر کرواچی اور کرد ایسے خوش ہوئے کہ انہوں نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ کرزوس کے خلاف جنگ کرنے کا عہد کر لیا تھا۔

یہاں سے نکلنے کے بعد کوروش نے اپنے لشکر کے ساتھ تباہ حال شہر نینوا کے پاس جا کر قیام کیا اس نے دیکھا وہ نینوا شہر جو کبھی آباد تھا اور دنیا کے بہترین آباد شہروں میں شمار کیا جاتا تھا وہ کھنڈر کی صورت میں وہاں دکھائی دیتا تھا اور ان کھنڈرات کے اندر چند راہبر رہتے تھے جو وہاں آنے والے سیاحوں کو اس تباہ حال شہر کی سیر و سیاحت کروا دیا کرتے تھے۔ وہاں پڑاؤ کرنے کے بعد کوروش یوناف بیوسا ہار بیگ اور اپنی بیوی ایمسس کے ساتھ ان کھنڈرات میں داخل ہوا تاکہ نینوا شہر کی سیر کرے اور اس کیلئے اس نے اچھے معاوضے پر ایک بوڑھے راہبر کی خدمات بھی حاصل کر لیں تھیں۔ جب وہ راہبر ان کی راہنمائی کرتا ہوا تباہ حال نینوا شہر میں داخل ہوا تو انہوں نے دیکھا جہاں کبھی دنیا کا عظیم الشان تاریخی شہر نینوا ہوا کرتا تھا وہاں اب سبزے سے ڈھکے ہوئے تباہ حال کالی اور بڑی بڑی دیواریں دکھائی دیتی تھیں۔ انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ شہر کے بڑے اور چوڑے دروازے کے پاس پتھر کے دو بڑے بڑے مجسمے بھی تھے یہ قطار تھے جن کا دھڑ بیل کا اور سر انسان کا سا تھا ان کے سروں پر تاج تھے اور پر اس طرح کھلے ہوئے تھے جیسے وہ فضا میں پرواز کرنے ہی والے ہوں شہر کے کھنڈرات کے اندر گلیوں کے فرش کبھی حسین پتھر کے ہوتے ہوں گے مگر اس وقت وہ صرف کھڑنجا ہو رہے تھے اور کہیں کہیں پتھر کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے یہ پتھر چونکہ ہر وقت پہاڑی ہواؤں کے تھپیڑوں کی زد میں رہتے تھے چنانچہ یہ بھی بڑی تیزی سے گرد و غبار کے ڈھیر میں تبدیل ہوتے جا رہے تھے۔

جس راہبر کی خدمات کوروش نے حاصل کی تھیں وہ کوروش اور اس کے ساتھیوں کو لیکر شہر میں آگے بڑھتا رہا اس نے انہیں شہر کے ان شاہی ایوانوں کی سیر کروائی جو اب کھنڈرات میں تبدیل ہو چکے تھے۔ ان ایوانوں کا فرش اب بھی خوبصورت تھا جو روغنی ٹائلوں کا بنا ہوا تھا ان ٹائلوں پر شکار کے مناظر منقوش تھے پورے ایوان کی سیر کروانے کے بعد وہ راہبر انہیں کھجوروں کے ایک باغ میں لے گیا جو ایوان ہی کی طرح کھنڈر ہو رہا تھا اور ان میں سے کھجوروں کے اکثر درخت سوکھ چکے تھے۔ اس ویران باغ کے اندر وہ راہبر انہیں بھورے رنگ کی بڑی اور عجیب و غریب سل کے پاس لے گیا اس سل پر ایک تصویر کندہ تھی۔ راہبر نے اس بڑی چٹان نما سل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کوروش یوناف بیوسا ایمسس اور ہار بیگ سے کہا۔

یہ جو پتھر کی بھورے رنگ کی سل پر سب سے نمایاں تصویر بنی ہوئی ہے یہ نینوا کے حکمران

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اور قوم آشور کے سب سے بڑے عظیم بادشاہ آشور نی پال کی تصویر ہے اور سل پر یہ ساری تصویر اسی نے اپنے عہد میں کندہ کرائی تھی یوناف بیوسا کورش امیس اور ہارپیگ اس تصویر کو بڑے غور سے دیکھنے لگے تصویر کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے دیکھا تصویر میں آشور نی پال نے اپنا شاہی تاج سر سے اتار رکھا تھا۔ بال کھلے چھوڑ دیئے تھے اس کے گھٹنوں پر شال پڑی ہوئی تھی اور وہ اپنے منہ سے شراب کا جام لگائے ایک گدے دار نشست پر تکیے سے ٹیک لگائے نیم دراز تھا۔ اس کی ملکہ بھی اس کے پہلو میں ایک علیحدہ نشست پر بیٹھی ہوئی اپنے منہ سے شراب بھرا ایک جام لگائے ہوئے تھی جبکہ ان دونوں کے سامنے عباپوش غلام نغمہ سرائی کر رہے تھے اور نے نواز دھیمے سروں میں بانسریاں بجا کر اپنے بادشاہ اور ملکہ کا دل خوش کر رہے تھے ان سب نے یہ بھی اندازہ لگایا کہ آشور نی پال اور اس کی ملکہ جن کرسی نما نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے ان کے پائے صنوبر کے پھلوں پر ٹکے ہوئے تھے اور اس راہبر نے بتایا کہ یہ عمل اس لئے کیا جاتا تھا کہ تاکہ بدروحیں ان سے دور رہیں۔ تصویر میں انہوں نے دیکھا کہ ایک عیلامی بادشاہ کا کٹا ہوا سر کھجور کے درخت میں الٹا لٹکا ہوا تھا گویا یہ تصویر آشور نی پال کے اس موقع کی تھی جب وہ قوم عیلام کے خلاف فتح حاصل کرنے کے بعد جشن منا رہا تھا۔

یہ تصویر صرف تین پشت پہلے کے دور کی تھی جس زمانے میں آشور نی پال نے عیلام کے شہر شوش کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے بعد فتح کی یادگار میں یہ مصور لوح اس باغ میں نصب کروائی تھی اب اس باغ سے کھجوروں کے درخت بالکل سوکھ چکے تھے اور اس تصویر دار لوح کی بھی یہ حالت تھی کہ وہ ریت سے اٹ گئی تھی اور ریت کو بھی یہ کیا احساس اور لحاظ کہ اس پر کسی ذی شان بادشاہ کی تصویر کندہ ہے اور جس موقع کی وہ تصویر ہے وہ موقع کتنا اہم ہے۔ بہرحال اس راہبر کی راہنمائی میں کورش نے نینوا شہر کے سارے کھنڈرات کی سیر کی پھر وہ دوبارہ شہر سے باہر اپنے پڑاؤ میں آکر آرام کرنے لگے تھے۔

جو نئے نئے قبائلی کورش کے لشکر میں شامل ہو رہے تھے وہ لشکر کی حالت دیکھتے ہوئے بہت حیران تھے کہ کورش نے اپنے لشکر میں کسی دیوی یا دیوتا کی مورتی یا بت اپنے ساتھ نہیں رکھا تھا ان کا عقیدہ تھا کہ ان دیوی یا دیوتاؤں کی مورتیاں جہاں ہوتی ہیں وہاں بلائیں نزول نہیں کرتیں ان قبائیلوں نے یہ اندازہ لگایا کہ کورش اپنے ساتھ کوئی مورتی رکھنے کا قائل ہی نہیں تھا اور انہوں نے یہ بھی جائزہ لیا کہ کورش کے قربانیوں کے ان حیوانوں تک کے شگون نہ لیتا تھا جنہیں شگون لینے کیلئے ذبح کرنے کا دستور تھا اس طرح قبائیلی لوگ صبح صبح پرندے آزاد کرتے تھے اور ان سے شگون لیتے تھے پر انہوں نے دیکھا کہ کورش ایسا کرنے کا بھی قائل نہ تھا۔

دوسرے روز کورش نے اپنے لشکر کے ساتھ نینوا کے کھنڈرات کے پاس سے کوچ کیا اور اپنے لشکر کے ساتھ وہ مغرب کی طرف بڑھا انوار و قبائل کے آنے کی وجہ سے اس کے لشکر میں بے شمار گائے اور بیل گاڑیاں اور اونٹ شامل ہو گئے تھے۔ یہ لشکر اونچی اونچی پہاڑیوں کی گھاٹیوں میں سے چلتا ہوا راستے میں پڑنے والے دریاؤں ندیوں اور راستوں کو عبور کرتا ہوا آگے بڑھا یہاں تک کہ مقدس کوہستان ارادات ان سے دور مشرق میں رہ گیا تھا اور لحظہ بہ لحظہ ان کی آنکھوں سے اوجھل ہوتا چلا جا رہا تھا اب وہ ان علاقوں میں داخل ہو گئے جو کبھی حتی قوم کی ملکیت تھے اس کے بعد ان علاقوں پر آشوریوں نے قبضہ کر لیا اور آشوریوں کے بعد اب یہ علاقے مادیوں کے قبضے میں تھے گویا ان علاقوں پر اب کورش کی حکومت تھی اور یہ علاقے جس میں وہ اب سفر کر رہا تھا اس کے سرحدی علاقے کہلاتے تھے۔

کورش نے اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کیا تو اس کے لشکر میں ایک کلدانی داخل ہوا جس کے ساتھ چند جنگی رتھ تھے اور یہ سارے رتھ قیمتی لیڈیائی سکوں سے بھرے ہوئے تھے جب اس شخص کو اس کی خواہش کے مطابق کورش کے سامنے پیش کیا گیا تو کورش نے اس یونانی کو مخاطب کر کے پوچھا اے اجنبی تم کون ہو تمہارے ساتھ یہ جنگی رتھ کیسے ہیں اور تم کس غرض اور امید کے تحت میرے لشکر میں داخل ہوئے ہو کورش کے اس سوال پر اس یونانی نے پہلے یوناف بیوسا ہارپیگ اور امیس کا جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے بغور جائزہ لیا پھر وہ کہنے لگا۔

اے قوم ماد اور قوم پارس کے عظیم الشان بادشاہ میرا نام ایفیسن ہے میں لیڈیا کے بادشاہ کرزوس کا ایک ہردلعزیز مشیر ہوں میرے ساتھ جو رتھ ہیں یہ سارے لیڈیائی سکوں سے بھرے ہوئے ہیں اور یہ دولت مجھے کرزوس نے دیکر اپنے مرکزی شہر سارڈس سے اس لئے روانہ کیا تھا کہ میں اس دولت کے عوض کرائے کے یونانیوں کو بھرتی کروں اور اس کے لشکر میں شامل کروں تاکہ انہیں جنگ میں وہ تمہارے خلاف جھونک کر فتح حاصل کر سکے۔ یہ اس دولت کے ساتھ مجھے روانہ کرتے وقت کرزوس نے اپنی رعایا اپنے امراؤں اپنے مشیروں کو یہ کہہ کر مطمئن کیا تھا کہ یہ دولت ڈلفی مندر کے غائب دانوں کی طرف روانہ کی جا رہی ہے تاکہ وہ اس دولت کے عوض اس کے حق میں پیش گوئی اور دعا کریں۔ جس کے نتیجے میں اسے قوم ماد اور قوم پارس کے بادشاہ کے خلاف فتح حاصل ہو۔ یہاں تک کہنے کے بعد وہ یونانی تھوڑی دیر کیلئے رکا اور پھر وہ اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے دوبارہ کہنے لگا۔

اے پارسیوں اور مادیوں کے بادشاہ کرزوس ایک ظالم اور ستم گر انسان ہے اور وہ اپنی سلطنت کے اندر کسی بھی مخالف کو برداشت نہیں کرتا اور جو کوئی بھی اس کی مخالفت پر کمربستہ ہوتا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہے وہ اسے ایسی رازداری سے ٹھکانے لگاتا ہے کہ اس کے خاندان تک کا پتہ نہیں چلتا کہ وہ کدھر غائب ہو گئے ہیں جبکہ تمہارے متعلق مجھے یہ خبریں ملیں تھیں کہ تم رحم دل ہو نرم مزاج ہو اور اپنی رعایا کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہو لہٰذا میں اس دولت کے ساتھ جو میرے ساتھ رتھوں پر لدی ہوئی ہے کرائے کے یونانیوں کو بھرتی کرنے کے بجائے تمہاری طرف آ گیا ہوں اب میں یہ رتھوں میں بھری ہوئی دولت تمہارے حوالے کرتا ہوں تاکہ تم لیڈیا کے بادشاہ کرزوس پر غلبہ حاصل کرو اور جس طرح تم اپنی رعایا کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہو ایسے ہی تم کلدانی لوگوں سے رحم دلانہ سلوک کرنا کورش اس کلدانی کی گفتگو سن کر بے حد خوش ہوا اس نے دولت سے بھرے ہوئے وہ رتھ قبول کئے اور اس یونانی کو ایک معزز مہمان کی حیثیت سے اپنے لشکر میں شامل کر لیا تھا۔ دو دن تک وہاں قیام کرنے کے بعد کورش وہاں سے کوچ کر گیا تھا۔

تیزی سے پیش قدمی کرتے ہوئے کورش اپنے لشکر کے ساتھ اناطولیہ کے وسیع میدانوں میں داخل ہوا اس میدان کے جنوب میں دجلہ اور فرات کا منبع تھا مشرق میں ارمستان کے پہاڑی سلسلے اور شمال میں بحرہ اسود کے ساحل پر یونانیوں کی تجارتی بندرگاہیں تھیں اور اس میدان سے ان ساری سمتوں کو بڑی بڑی شاہراہیں جاتی تھیں۔ پہلے پہل جب یونانی ان میدانوں میں داخل ہوئے تو انہوں نے خیال کیا کہ یہ میدان چھوٹا سا ہے لہٰذا انہوں نے اسے اناطولیہ کا نام دیا بعد میں ان میدانوں میں داخل ہونے والے قدیم یونانیوں نے جائزہ لیا تو پتہ چلا کہ یہ تو بڑے وسیع میدان ہیں اور دور دور تک کے علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں تو انہوں نے ان علاقوں کو ایشیائی کوچک کہنا شروع کر دیا تھا۔ بہرحال اناطولیہ یا ایشیائی کوچک کے ان علاقوں میں داخل ہونے کے بعد کورش کو اس کے مخبروں نے یہ اطلاع دی کہ انہیں میدانوں کے اندر تھوڑا سا آگے آلاجا نام کے شہر میں لیڈیا کے بادشاہ کرزوس نے اپنے لشکر کے ساتھ قیام کر رکھا ہے ان مخبروں نے یہ بھی اطلاع دی کہ آلاجا نام کا یہ شہر فصیل بند ہے اور اس کی فصیل کافی مضبوط ہے اور اگر اس کا محاصرہ کیا جائے تو کرزوس کے لشکر کے وہاں ہوتے ہوئے اس شہر کو فتح نہیں کیا جا سکتا۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے کورش نے آلاجا شہر سے دور ہی اپنے لشکر کو پڑاؤ کرنے کا حکم دے دیا اس کا ارادہ تھا کہ وہ وقفے وقفے سے اس شہر پر حملہ آور ہوتا رہے گا اور کرزوس کو تنگ کرتا رہے گا یہاں تک کہ وہ شہر سے باہر نکل کر جنگ کرنے پر آمادہ ہو جائے گا اور جب وہ ایسا کرے گا تو وہ ان میدانوں میں اسے عبرت خیز شکست دیکر اپنا فرمانبردار اور اپنا مطیع بننے پر مجبور کر دے گا یہ ارادہ کرنے کے بعد کورش نے اناطولیہ کے میدان میں پڑاؤ کر لیا تھا اور اس پڑاؤ کے چند ہی دن بعد دونوں لشکروں کی چھوٹی چھوٹی ٹولیوں کے درمیان ہلکی پھلکی لڑائیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔

اس طرح گرمیاں چھوٹی موٹی جھڑپوں میں گزر گئیں یہاں تک کے خزاں کا موسم آ گیا۔

اناطولیہ کے ان میدانوں کے اندر خزاں کے موسم میں آندھیاں چلنے لگیں لیڈیا والے تو ان آندھیوں اور طوفانوں سے بچنے کیلئے آلاجا شہر میں بند ہو گئے تھے جبکہ کورش اور اس کے ساتھیوں کیلئے یہ آندھیاں خطرناک صورت اختیار کرتی جا رہی تھیں دوسری طرف لیڈیا کے بادشاہ کرزوس کو اس کے جرنیلوں نے بتایا کہ جلد ہی جاڑا شروع ہو جائے گا پھر یہ مہم جاری نہ رکھی جا سکے گی۔ اس لئے کے گھڑسواروں کے گھوڑے یخ بستہ سطح مرتفع کی سردی برداشت نہ کر سکیں گے اپنے ان جرنیلوں کی گفتگو کو کرزوس نے بڑے غور سے سنا چونکہ دونوں لشکر گزشتہ چند ماہ سے ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھے اور اس دوران کورش لشکر کے ساتھ کرزوس اور اس کے لشکریوں کو نقصان نہ پہنچا سکا تھا لہٰذا کرزوس نے اسے بھی اپنے خلاف فتح جانا کہ اتنے دور دراز کا سفر کرنے کے بعد کورش یہاں آیا بھی پر اس کے خلاف کوئی کامیابی حاصل نہ کر سکا ان واقعات کی آڑ میں کرزوس نے آلاجا میں فتح کے ستون نصب کئے اور ان پر پھول نچھاور کرتے ہوئے وہ اپنے لشکر کے ساتھ آلاجا شہر سے نکل کر اپنے مرکزی شہر سارڈس کی طرف چلا گیا تھا۔

اناطولیہ کے شہر آلاجا سے اپنے شہر سارڈس کے محلوں میں آ کر کرزوس نے چین کا دم لیا اس نے اپنے لشکر میں جو کرائے کے یونانیوں اور دیگر قبائلوں کو بھرتی کیا تھا۔ انہیں ان کے واجبات ادا کر کے رخصت کر دیا اور وہ اپنے گھروں کو چلے گئے کرزوس نے پورا جاڑا انہیں اپنے پاس روک کر اور انہیں تنخواہیں دیکر اپنے اخراجات میں اضافہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس کے بعد دوسرا کام اس نے یہ کیا کہ بابل اور مصر کی طرف اس نے اپنے قاصد بھجوائے اور انہیں اپنے حق میں اور کورش کے خلاف آمادہ کرنے کی کوشش کی اور انہیں یقین دلایا کہ آج اگر کورش اس کے خلاف برسر اقتدار آیا تو ان کے خلاف بھی حرکت میں آ سکتا ہے لہٰذا وہ اس کی پشت سے ان پر حملہ آور ہو جائیں۔ آلاجا سے واپسی کے بعد تیسرا بڑا کام کرزوس نے اپنے بیٹے کیلئے کیا اس کا سب سے چھوٹا بیٹا انتہائی خوبصورت اور پرکشش تھا اور وہ اپنی جسمانی ساخت اور شکل و صورت میں کوئی یونانی دیوتا معلوم ہوتا تھا۔ یہ لڑکا پیدائشی گونگا اور بہرہ تھا۔ کرزوس نے اس بچے کی صحت یابی کیلئے گھنٹوں دعائیں منگوائیں کوہ مائی کیل کی نیلٹی میں چشمے کے قریب جو اپالو دیوتا کا مندر تھا اس کے پجاریوں کو بڑے بڑے قیمتی تحائف بھجوائے اور بچے کیلئے ان سے دعائیں منگوائیں۔ لیکن کہیں سے بھی اس کی امید بر نہ آئی اور اس کا بچہ ٹھیک نہ ہوا۔ باہر سے آنے والے لوگ سوداگر اور سیاح اکثر اسے حکایتیں سنایا کرتے تھے۔ کرائتمیس دیوی نے فلاں مرتے ہوئے شخص کو ٹھیک کر دیا اور اپالو نے اپنے چشمے کے قریب ایک مردہ بچے کو زندہ کر دکھایا لیکن اب کرزوس کو یقین ہوتا جا رہا تھا کہ یہ دیوتا کسی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کو کچھ نہیں دیتے۔ اگر دیتے ہوتے تو جس قدر تحائف اس نے ان مندروں دیوی دیوتاؤں اور پجاریوں کی طرف بھجوائے تھے ان کے صلے میں اب تک اس کا بیٹا ٹھیک ہو چکا ہوتا۔ اب اپنے بیٹے کی خاطر آخری کام اس نے یہ کرنا چاہا کہ چند تحائف اس نے ڈلفی مندر کے غائب دانوں کی طرف بھجوائے اور ان سے گزارش کرے کہ وہ اس کے بچے کو ٹھیک کرنے کیلئے کچھ کریں۔

اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے کرزوس نے اپنے مرکزی شہر کے صناعوں کو ٹھوس سونے کی ایک شیلڈ تیار کرنے کا حکم دیا جب یہ تیار ہو چکی تو اس نے ڈلفی مندر کے پجاریوں کو تحفے کے طور پر بھیجی اور ان سے التجا کی کہ وہ اس کے گونگے بہرے بیٹے کیلئے کچھ کریں یہ سارے کام سرانجام دینے کے بعد کروزس اپنے مرکزی شہر سارڈس میں مطمئن ہو کر بیٹھ گیا تھا اسے یقین تھا کہ سردی کے موسم میں کوروش اس کی طرف رخ نہیں کرے گا اور سردیاں ختم ہوتے ہی وہ کرائے کے ان سارے لشکریوں کو واپس بلا لے گا جنہیں اس نے فارغ کر دیا ہے اور دوبارہ وہ کوروش کے خلاف سر پر کفن باندھ کر نہ ختم ہونے والی جنگوں کا سلسلہ شروع کر دے گا۔

دوسری طرف اناطولیہ کے میدانوں میں جب پہلی برف باری ہوئی تو کوروش کے سپہ سالاروں نے اسے بھی اسی طرح کے خطرات سے آگاہ کیا جس طرح کرزوس کو اس کے جرنیلوں نے آگاہ کیا تھا۔ کوروش کے سالاروں نے اسے اس سے بھی آگاہ کیا کہ سردیاں شروع ہونے کے بعد ان کے لشکر کے پاس سے کھانے پینے کی چیزیں ختم ہونا شروع ہو جائیں گی اور اس کے بعد ان علاقوں میں خوراک کا بندوبست نہ ہو سکے گا۔ کوروش پر اس کے سالاروں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ اناطولیہ کے میدانوں میں رہنے والے مقامی باشندے شاہ بلوط کے بیج اس کے پھل اور سوکھائی ہوئی خشک مچھلی کے آٹے پر جاڑا کاٹ لیتے ہیں لیکن ان کے لشکریوں کو یہ چیزیں بھی اناطولیہ کے میدانوں میں میسر نہ ہوں گی لہٰذا برف باری اور سردی سے بچنے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ ہمدان کوچ کیا جائے سردیاں وہاں کاٹی جائیں اور جب گرما کی ابتدا ہو تو پوری قوت سے پیش قدمی کرتے ہوئے کرزوس کے مرکزی شہر سارڈس کا محاصرہ کر لیا جائے اور اسے فتح کر کے کرزوس کو اپنا فرمانبردار بنا لیا جائے اپنے سارے سالاروں اور جرنیل کا یہ مشورہ سن کر کوروش نے ان سب کو مخاطب کر کے کہا۔

تمہارے خدشات اپنی جگہ پر درست ہیں مجھے چند دن کی مہلت دو میں کوئی فیصلہ کرنے کے بعد پھر تمہیں اپنے جواب سے آگاہ کروں گا۔ کوروش کا یہ جواب سن کر اس کے سالار کسی قدر مطمئن ہو گئے تھے اور انہیں امید ہو گئی تھی کہ کوروش چند دن تک واپسی کا حکم دے دے گا۔

ایک روز جبکہ اناطولیہ کے میدانوں میں برف باری ہو رہی تھی۔ یوناف اور بیوسا اپنے خیمے میں مٹی کی بنی ہوئی انگیٹھی میں جلتی آگ سے اپنے آپ کو گرم رکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ایسے میں یوناف کی گردن پر ایلیکا نے تیز لمس دیا۔ اس پر یوناف چونک سا پڑا اور اس نے ذو معنی انداز میں بیوسا کی طرف دیکھا بیوسا بھی اس اشارے کو سمجھ گئی تھی کہ ایلیکا یوناف کی گردن پر لمس دیکر کچھ کہنا چاہتی ہے لہٰذا وہ بھی یوناف کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔ اپنا ریشمی لمس دینے کے بعد ایلیکا نے مٹھاس بھری آواز میں یوناف سے کہنا شروع کیا۔

سنو یوناف میں تمہیں ایک بری خبر سے مطلع کرتی ہوں کوروش چونکہ تم دونوں کے ساتھ انتہائی مخلص اور رازدار ہے لہٰذا اس کی حفاظت کرنا بھی ہمارا کام ہے تم جانتے ہو کہ لیڈیا کا بادشاہ کرزوس سردی اور برف باری کے باعث اپنے لشکر کو لیکر واپس اپنے مرکزی شہر سارڈس کی طرف جا چکا ہے کوروش کے لشکر کے اندر بھی چند لوگ ایسے ہیں جو چاہتے ہیں کہ کوروش بھی اپنے لشکر کے ساتھ اناطولیہ کے میدانوں سے نکل کر ہمدان کا رخ کرے تاکہ یہ لشکری سردیاں آرام اور عیش میں اپنے گھروں میں گزار سکیں کچھ سردار تو کوروش کے اس جواب پر ضرور مطمئن ہیں کہ وہ انہیں واپس جانے یا نہ جانے کے فیصلے سے چند دن میں آگاہ کرے گا لیکن چند ایک سردار ایسے بھی ہیں جو کوروش کے اس فیصلے کو ناپسند کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ لشکر کو فی الفور یہاں سے کوچ کر کے ہمدان واپس چلا جانا چاہئے۔ لہٰذا ایسے لوگوں نے کوروش کے خلاف ایک سازش تیار کی ہے یہ سازشی سردار آج آنے والی رات کو کوروش پر حملہ آور ہونے کی کوشش کریں گے اور اس کا کام تمام کر دیں گے کوروش کا خاتمہ کرنے کے بعد وہ اپنے ہی ایک سردار کو بادشاہ بنانا چاہتے ہیں اور باقی عہدوں پر اپنے چھوٹے سرداروں کو متعین کرنا چاہتے ہیں۔ ان بغاوت پر آمادہ سرداروں اور سالاروں کا تعلق قوم ماد سے ہے جن کے دلوں میں اب تک سابق بادشاہ ازدھاک کیلئے تھوڑی بہت ہمدردی باقی ہے میں ان کے ارادوں سے آگاہ کر رہی ہوں تاکہ ان کی سازشوں سے کوروش کو محفوظ رکھا جا سکے۔ ایلیکا جب خاموش ہوئی تو یوناف اسے مخاطب کر کے کہنے لگا

ایلیکا میری عزیزہ کیا ایسا ممکن نہیں کہ تم مجھے قوم ماد سے تعلق رکھنے والے ان سرداروں کے نام بتا دو جو اس سازش میں ملوث ہیں اور جو آنے والی رات میں کوروش پر حملہ آور ہو کر اس کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ میں ان کے نام اپنے ذہن میں محفوظ کر لوں اور کوروش کو ان کی بدنیتی اور سازش سے آگاہ کر سکوں اس پر ایلیکا ہلکی ہلکی مسکراہٹ میں کہنے لگی ہاں میں تمہیں ان کے نام بتاتی ہوں اور ان لوگوں سے تم کوروش کی ضرور حفاظت کرنا اس کے ساتھ ہی ایلیکا یوناف کو ان سازشی سالاروں کے نام بتانے لگی تھی۔

ایلیکا جب خاموش ہوئی تو یوناف کے پہلو میں بیٹھی ہوئی بیوسا نے بڑے پیار میں یوناف کے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا میری طرف سے ابلیکا سے یہ پوچھیں کے عارب بنیط اور عزازیل کس حال میں ہیں کیا اب وہ ہمارے خلاف کوئی نئی سازش کرنے کو تیار نہیں۔ بیوسا کے اس سوال پر یوناف کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر وہ ابلیکا کو مخاطب کرکے کہنے لگا کہ ابلیکا بیوسا کہتی ہے کہ تم ہمیں عارب بنیط اور عزازیل کے متعلق بھی کچھ بتاؤ کہ وہ ہم سے دور رہ کر ہمارے خلاف کوئی نئی سازش تو تیار نہیں کر رہے۔ اس پر ابلیکا نے ایک ہلکا ہلکا پیار بھرا قہقہہ لگایا اور پھر وہ یوناف کو مخاطب کرکے کہنے لگی۔

میں بیوسا کی اس گفتگو کو سن چکی ہوں عزازیل تو اپنے روزمرہ کے کاموں میں مصروف ہے اور جہاں تک عارب اور بنیط کا تعلق ہے تو وہ ابھی تک سامریہ کی سرائے میں قیام کئے ہوئے ہیں بظاہر یہ دونوں میاں بیوی ایک منجمد اور بیکار زندگی گزار رہے ہیں اور جہاں تک میں جانتی ہوں انہوں نے ابھی تک کوئی ایسی سازش تیار نہیں کی جو تمہارے لئے خطرہ ثابت ہو سکے اگر ایسا ہوا تو میں پہلے ہی تمہیں مطلع کروں گی۔ اس کے ساتھ ہی ابلیکا یوناف کی گردن پر ہلکا ہلکا لمس دیتے ہوئے ہٹ گئی تھی۔

ابلیکا کو ہٹے ہوئے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ یوناف اور بیوسا کے خیمے میں کوروش اور ہارپیگ داخل ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کر یوناف اور بیوسا دونوں نے ان کا استقبال کیا اور جب وہ دونوں ان کے قریب آکر آگ کی انگیٹھی کے پاس بیٹھ گئے تب کوروش نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

سنو یوناف تم دونوں میاں بیوی نے ایک دنیا ایک جہاں ایک وقت دیکھا ہوا ہے۔ میں ایک عام کام کے سلسلے میں تم دونوں میاں بیوی سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں میرا مقصد یہ ہے کہ میرے کچھ لشکری چاہتے ہیں کہ ہم اناطولیہ کے میدانوں سے کوچ کرکے واپس ہمدان جائیں اور سردیاں وہاں گزارنے کے بعد واپس ان علاقوں کی طرف آئیں اور پوری قوت سے لیڈیا کے بادشاہ کرزوس کے خلاف جنگ کی ابتدا کریں۔ تم دونوں میاں بیوی کا اس معاملے میں کیا ارادہ ہے کیا ہمیں واپس جانا چاہئے یا اناطولیہ کے میدانوں ہی میں قیام کرکے لیڈیا کی سلطنت پر حملہ آور ہونے کی کوشش کرنی چاہئے مجھے کوئی جواب دینے سے پہلے تم دونوں میاں بیوی یہ بات خیال میں رکھنا کہ اب ان میدانوں کے اندر برف باری ہر روز اپنے عروج کی طرف آتی رہے گی۔ چاروں طرف برف ہی برف پھیل جائے گی اور ہمیں یہاں کھانے کیلئے کچھ نہ ملے گا۔ ان علاقوں میں صرف شاہ بلوط کے بیج اس کے پھل اور خشک مچھلی ہی میسر ہے جس سے بڑی مشکل کے ساتھ یہاں کے مقامی لوگوں کی ضروریات میسر ہوتی ہیں۔ ہمارے لشکر کے پاس خوراک کا ذخیرہ دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے اور اگر یہ

ذخیرہ ختم ہو گیا تو ان علاقوں میں ہمیں کھانے کو کچھ نہ ملے گا اور ہمارے لشکری بھوکے مرنا شروع ہو جائیں گے پس اس صورتحال کو نگاہ میں رکھتے ہوئے مجھے کوئی ایسا مشورہ دو کہ میں اپنے لشکریوں کو بھی مطمئن کر سکوں اور لیڈیا کی سلطنت کے خلاف کامیابیاں بھی حاصل کر سکوں یہاں تک کہنے کے بعد کوروش جب خاموش ہو گیا تو یوناف تھوڑی دیر تک گردن جھکا کر کچھ سوچتا رہا پھر اس نے باری باری ہارپیگ اور کوروش کی طرف دیکھا پھر بولا اور کہنے لگا۔ سنو کوروش اس سلسلے میں میں تمہیں ایسا مشورہ دوں گا جو قابل عمل اور آسان ہوگا تمہیں اپنے لشکر کے ساتھ اناطولیہ کے میدان سے نکل کر ہمدان کی طرف جانے کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ اگر تم ایسا کرتے ہو تو تمہارے لشکریوں میں سستی چھا جائے گی اور تم سردیاں ختم ہونے کے بعد دوبارہ جب ان سرزمینوں کا رخ کرو گے تو لیڈیا کا بادشاہ کرزوس تمہیں اپنے ساتھ چھوٹی چھوٹی جھڑپوں میں مصروف رکھے گا اس طرح دوبارہ موسم سرما آجائے گا اور تمہارے لشکری دوبارہ یہ مطالبہ کریں گے کہ واپس ہمدان کی طرف جانا چاہئے اس طرح تم لیڈیا کے خلاف کوئی بھی کامیابی حاصل نہ کر سکو گے۔

میرا مشورہ یہ ہے کہ اناطولیہ کے میدانوں سے نکل کر ہمدان کی طرف جانے کے بجائے مشرق کی طرف دریائے ہیلس کا رخ کیا جائے تم جانتے ہو کہ دریائے ہیلس یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے اس دریا کو عبور کرنے کے بعد ہم تمولس کے کوہستانی سلسلے میں داخل ہو جائیں گے۔ اس کوہستانی سلسلے میں برفباری نہیں ہوتی اور وہ ان علاقوں کی نسبت زیادہ گرم علاقہ ہے تمولس کی وادیوں کے اندر بے شمار چھوٹے چھوٹے شہروادیاں اور قصبے ہیں وہاں چند ہفتوں تک قیام کرنے کے بعد ہم اپنے لشکر کیلئے خوراک کا کافی ذخیرہ حاصل کر سکتے ہیں اور جب ہم دیکھیں کہ خوراک کا اتنا بڑا ذخیرہ ان وادیوں سے حاصل ہو گیا ہے جو ہمارے لشکریوں کیلئے کئی ماہ تک کام دے سکتا ہے تو پھر ان سردیوں کے عروج میں ہی ہمیں دوبارہ دریائے ہیلس کو عبور کرنے کے بعد ان علاقوں کی طرف آنا چاہئے اور بڑی برق رفتاری سے لیڈیا کے مرکزی شہر سارڈس کا جا محاصرہ کرنا چاہئے۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہم لیڈیا کے خلاف بہترین کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں اس لئے کہ لیڈیا کا بادشاہ کرزوس سوچ تک نہیں سکتا کہ ہمارا لشکر اس برفباری اور سردی میں بھی اس پر حملہ آور ہو سکتا ہے لہٰذا اس نے اپنے لشکریوں کو اپنے اپنے گھروں کی طرف روانہ کر دیئے ہوں گے۔ اس طرح ان حالات میں ہم ان پر کاری ضرب لگا کر اور ان کے خلاف کامیابیاں حاصل کرتے ہوئے اسے اپنا مطیع اور فرمانبردار بنا سکتے ہیں۔ یہاں تک کہنے کے بعد یوناف جب خاموش ہوا تو کوروش اپنے چہرے پر گہری مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے بولا۔

سنو یوناف تم نے مجھے یہ مشورہ دیکر میرا دل خوش کر دیا ہے۔ قسم اس خداوند کی جو اس

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ساری کائنات کا خداوند ہے میں اس مشورے سے متعلق سوچ تک نہیں سکتا تھا جو تم نے مجھے
ہے یقیناً میں اس پر عمل کر کے کامیابیاں اور کامرانیاں حاصل کر سکتا ہوں میں تمہارے مشورے پر
فی الفور عمل کروں گا اور کل ہی اناطولیہ کے میدانوں سے کوچ کروں گا اور دریائے ہیلس کو عبور
کرنے کے بعد تمولس کی وادیوں میں داخل ہو کر اپنے لشکر کیلئے زیادہ سے زیادہ خوراک حاصل
کرنے کی کوشش کروں گا۔ یہاں تک کہتے کے بعد کوروش جب خاموش ہوا تو یوناف نے پہلے کی
نسبت زیادہ سنجیدگی سے کوروش کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

تمہارے لشکر میں کچھ ایسے بھی سردار ہیں جو ہمدان کی طرف واپس جانا چاہتے ہیں اور
تمہارے خلاف گہری سازش بھی تیار کر چکے ہیں۔ ان سرداروں کا تعلق مادی قوم سے ہے اور ان
کے دلوں میں ابھی تک ماد کے سابق بادشاہ ازدھاک کیلئے ہمدردیاں موجود ہیں ان سرداروں نے یہ
سازش تیار کی ہے کہ آنے والی رات کو ہمارے خیمے پر حملہ آور ہوں اور تمہارا کام تمام کرنے کے
بعد اپنے ایک سردار کو قوم پارس اور قوم ماد کا بادشاہ مقرر کرنے کے بعد اپنے لئے اعلیٰ مدارج
حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں لہٰذا میں تمہیں تنبیہہ کرتا ہوں کہ آج کی رات تم اپنے لئے
بہترین حفاظت کا سامان کرنا اگر تم کہو تو میں اور بیوسا دونوں میاں بیوی تمہارے خیمے سے باہر گھات
پر بیٹھ کر پہرہ دیں گے تا کہ جب وہ سازشی سردار حملہ آور ہوں تو اس سے نپٹا جا سکے اپنے خلاف اس
انکشاف پر کوروش اور ہار پیگ چونک سے پڑے اور ان کے رنگ پیلے پڑ گئے تھے دونوں نے ایک
بار بڑے غور سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر کوئی فیصلہ کرتے ہوئے کوروش یوناف سے کہنے لگا
تمہیں اس سازش کی کیسے خبر ہوئی اور قوم ماد سے تعلق رکھنے والے وہ سردار کون ہیں جو میرے
خلاف یہ سازش تیار کر رہے ہیں۔ اس پر یوناف کہنے لگا یہ مت پوچھو کہ مجھے کیسے خبر ہوئی تم جانتے
ہو کہ میں کچھ ماوق الفطرت قوتوں کا بھی مالک ہوں بس انہیں قوتوں سے مجھے یہ اطلاع ملی اس کے
بعد یوناف کوروش اور ہار پیگ کو ان سرداروں کے نام بتا دیئے جو اس سازش میں ملوث تھے
سب نام سننے کے بعد ہار پیگ کا رنگ غصے میں سرخ ہو گیا تھا۔ اس کے چہرے پر کرختگی اور
ناگواری چھائی تو پھر وہ غصے بھری آواز میں کہنے لگا۔

اگر یہ سارے سردار کوروش کے خلاف سازش تیار کر چکے ہیں تو یہ ہمارے ہاتھوں سے
نہیں سکیں گے میں آپ لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ آج کی رات ان سرداروں کی آخری رات
ہو گی۔ سنو یوناف میرے بھائی تم دونوں میاں بیوی کو کوروش کے خیمے سے باہر پہرہ دینے کی ضرورت
نہیں ہے میں خود کوروش کی حفاظت کا سامان کروں گا جو اس سازش میں ملوث ہیں اور صبح
سارے سرداروں کے سر کاٹ کر میں کوروش کے سامنے پیش کروں گا تا کہ لشکر کے اندر آئندہ کوئی
اور مادی سردار کو ہمارے خلاف سازش تیار کرنے کی جرات اور ہمت نہ ہو سکے۔ ہار پیگ جب
خاموش ہوا تو کوروش بولا اور کہنے لگا۔

ہار پیگ ٹھیک کہتا ہے یوناف اب تم دونوں میاں بیوی کو اس سلسلے میں زحمت کرنے کی
ضرورت نہیں ہے ہار پیگ میرے خیمے کی حفاظت کرنے کے ساتھ ساتھ ان سازشی سرداروں
سے بھی نپٹ لے گا اور ہاں تم دونوں میاں بیوی اس خطرے سے میری بیوی انیسس کو خبر نہ کرنا
ورنہ وہ خواہ مخواہ میں پریشان ہوتی پھرے گی۔ اب تم دونوں میاں بیوی آرام کرو آج رات ان
سازشی سرداروں کا قلع قمع کرنے کے بعد کل یہاں سے تمولس کی وادیوں کی طرف کوچ کیا جائے گا
اس کے ساتھ ہی کوروش اور ہار پیگ یوناف اور بیوسا کے خیمے سے نکل گئے تھے۔

اس رات ابلیکا کی دی ہوئی خبر کے مطابق واقعی ہی کچھ سردار کوروش کے خیمے پر حملہ آور
ہوئے لیکن ہار پیگ نے پہلے ہی اپنے آدمی گھات میں بٹھا رکھے تھے اور جونہی یہ سردار حملہ آور
ہوئے ہار پیگ کے آدمی گھات سے نکل کر ان سرداروں پر ٹوٹ پڑے اور انہیں گرفتار کر لیا اور
ان سرداروں کے سر کاٹ دیئے پھر رات ہی کے وقت کوروش کو جگایا گیا اور ان سازشی سرداروں
کے سر کوروش کے سامنے پیش کر دیئے۔ لشکر کے اندر رات ہی کے وقت اعلان کر دیا گیا کہ فلاں
فلاں سردار نے کوروش کے خلاف سازش کرنے کی کوشش کی تھی لہٰذا ان کے سر کاٹ دیئے گئے
ہیں اس طرح لشکر میں کوروش اور ہار پیگ کا رعب اور دبدبہ چھا گیا تھا پھر دوسرے روز لشکر
اناطولیہ کے میدان سے نکل کر تمولس کے کوہستانی سلسلے کی طرف چلا گیا تھا۔

یوناف کی تجویز کے مطابق کوروش نے چند ہفتوں تک کوہستان تمولس کی وادی میں قیام کیا
اس دوران اس نے اپنے لشکر کیلئے خوراک کے وسیع ذخائر حاصل کر لئے ساتھ ہی اس نے ان
وادیوں میں اپنے لشکریوں کو چند ہفتوں تک ستانے کا موقع بھی فراہم کر دیا گھوڑے بھی ان گرم
وادیوں میں ہری ہری گھاس چر کر کچھ توانا ہو گئے تھے پھر اچانک اس نے عین ان دنوں میں لیڈیا کی
سلطنت کی طرف کوچ کیا جب برفباری اور سردی اپنے عروج پر آ گئی تھی۔ دوسری طرف لیڈیا کا
بادشاہ کرزوس اپنے مرکزی شہر سارڈس میں پر سکون دن گزار رہا تھا اسے امید تک نہ تھی کہ کوروش
اس کڑاکے کی سردی اور برف باری میں اس کی طرف پیش قدمی کر سکتا ہے لہٰذا جن دنوں وہ اپنے
محل کے اندر آگ اور شراب سے دل بہلا رہا تھا اس کے مخبروں میں سے ایک نے اسے یہ خبر دی
کہ اس نے جنوب کی طرف سے اپنی سلطنت میں داخل ہونے والے راستوں پر انجانے گھوڑ
سواروں کو کوہستانی سلسلے سے ان شاہراہوں کی طرف گھوڑے دوڑاتے دیکھا ہے جو لیڈیا کے
مرکزی شہر سارڈس کی طرف آتی ہیں۔ کرزوس نے ان اطلاعوں پر کوئی یقین نہ کیا اور انہیں صرف

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

افواہ جان کر ٹال دیا۔

کرزوس ایسا کرنے میں حق بجانب بھی تھا اس لئے کہ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ بھلا اس کڑاکے کی سردی میں کوئی لشکر کوئی فوج کیسے برف سے ڈھکے ہوئے کوہستانوں کو عبور کر کے ان شاہراہوں پر از سکتی ہے جو اس کے مرکزی شہر سارڈس کی طرف آتی ہیں اس کے علاوہ کرزوس کا کوروش سے پالا بھی نہ پڑا تھا وہ اس کی فطرت اس کے ارادوں سے بھی واقف نہ تھا۔ لہٰذا اس نے اس خبر پہ کوئی دھیان نہ دیا اور برابر اپنے محل کے اندر مستی اور شراب میں ڈوبا رہا۔

اس کے بعد کرزوس کو دوسری خبر ملی اور یہ اسے اپنے ان سرحدوں چوکیوں کی طرف سے ملی تھی جو کوہستان تمولس کی طرف تھیں ان سرحدوں چوکیوں سے اسے یہ پیغام ملا تھا کہ کچھ وحشی گھوڑ سوار جو انجانے ناآشنا دیو معلوم ہوتے ہیں کوہستان تمولس کی طرف سے نمودار ہو کر ہماری ان وادیوں میں داخل ہو چکے ہیں جو کالے کالے انگوروں کی بیلوں، دوسرے پھلوں اور سبزہ زاروں سے اٹی پڑی ہیں ابھی یہ دوسری اطلاع آنے پر کرزوس کو محسوس ہوا کہ یہ تو اچانک عجیب انہونی ہو گئی ہے جو اب اس کے ٹالے سے بھی نہ ٹل سکے گی۔ وہ ایک عجیب دشواری اور تکلیف دہ حالات میں مبتلا ہو گیا تھا اس لئے کہ اس نے جو کرائے کے یونانی اور دیگر قبائلی حاصل کئے تھے انہیں اس نے ان کا معاوضہ دیکر فارغ کر دیا تھا۔ اب اگر انہیں وہ معاوضہ دیکر طلب کرے تو بھی وہ اس قدر جلد نہ پہنچ سکیں گے کہ وہ حملہ آوروں کا مقابلہ کر سکیں۔ اس نے جو اپنے قاصد سمرنا اسپارٹا، مصر اور بابل کی طرف روانہ کئے تھے وہ بھی ابھی تک اس کیلئے کوئی جواب نہ لیکر آئے تھے حملہ آوروں کے متعلق یہ خبریں اب اس کے مرکزی شہر اور اس کے گردو نواح میں بھی پھیل گئی تھیں اور رات کے وقت وہ سارڈس شہر اور اس کے گردونواح میں اپنے پجاریوں کی دعائیں بھری آوازیں آسانی سے سن سکتا تھا۔

چند دن بعد کرزوش نے دیکھا کہ اس کی سرحد پر بسنے والے وہ قبائلی جو ماضی میں اس کے خلاف بغاوتیں کرتے رہتے تھے اور بار بار اس کے خلاف سر اٹھاتے ہوئے اس کے خلاف اذیت کا باعث بنتے رہے تھے وہ حملہ آور کوروش کے لشکر کے آگے آگے بھاگتے ہوئے اس کے مرکزی شہر سارڈس کی فصیل کے باہر جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ کرزوس کی سلطنت کے وہ جرنیل اور سپہ سالار جو ماضی میں ان سرکش قبائیل کو زیر کرنے میں ناکام رہے تھے وہ خوش تھے کہ یہ قبائل حملہ آوروں کے آگے بھاگتے ہوئے ان کے مرکزی شہر کی فصیل سے باہر آ جمع ہوتے ہیں انہیں اطمینان تھا کہ اگر کوروش اپنے لشکر کے ساتھ ان کے مرکزی شہر پر حملہ آور ہوتا ہے تو سب سے پہلے ان کے نیزے اور تلواریں شہر سے باہر ڈیرہ لگانے والے ان قبائیلوں پر ہی برسیں گی جو ماضی میں ان

کیلئے درد سر بنے رہے ہیں۔

ان حالات کے تحت لیڈیا کے بادشاہ کرزوس نے اپنے لشکر کو ترتیب دیا اور اس لشکر کو اپنے چند جرنیلوں میں تقسیم کرنے کے بعد اس لشکر کو شہر سے روانہ کیا تاکہ اپنے مرکزی شہر سے دور ہی کوروش کا مقابلہ کیا جائے شہر سے نکل کر یہ لشکر بڑی تیزی سے جنوب کی طرف بڑھا اور مرکزی شہر سارڈس سے چند میل دور جنوب میں وہ ایک کھلے میدان کے اندر خیمہ زن ہو گیا تھا دوسرے دن کوروش بھی اپنے لشکر کے ساتھ اس میدان میں کرزوس کے لشکر کے سامنے خیمہ زن ہوا اور دونوں لشکر جنگ کی تیاریاں کرنے لگے تھے۔

دوسرے روز جب دونوں لشکر اپنی اپنی صفیں درست کرنے لگے تو اپنے قریب کھڑے کوروش اور ہارپیگ کو مخاطب کر کے یوناف کچھ کہنے ہی والا تھا کہ کوروش اس سے پہلے ہی بول پڑا اور ہارپیگ کو مخاطب کر کے کہنے لگا سنو ہارپیگ۔ میں اس جنگ میں لشکر کو کلیتاً تمہارے تحت کرتا ہوں میں دیکھتا ہوں کہ تم کیسے کرزوس کے اس لشکر کا مقابلہ کرتے ہوئے میں صرف اپنے لشکر کے اندر رہ کر تمہارے لشکر کا انتظام کرنے کا جائزہ لوں گا اس جائزہ لینے میں میری بیوی ایمیس یوناف اور بیوسا بھی میرے ساتھ ہوں گے۔ کوروش جب اپنی بات ختم کر چکا تو یوناف نے ہارپیگ کو مخاطب کر کے کہا۔

ہارپیگ میں تمہارے سامنے ایک ایسی تجویز پیش کرتا ہوں اگر تم اس پر عمل کر دکھاؤ تو پھر تم لمحوں کے اندر کرزوس کے لشکر کو شکست دیکر کامیابی حاصل کر سکتے ہو۔ میری تجویز پر عمل کر کے تم جہاں دشمن کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا سکتے ہو وہاں دوسری طرف اپنے لشکر کو زیادہ نقصان پہنچنے سے بچا سکتے ہو۔ یوناف کی یہ گفتگو سن کر ہارپیگ کی آنکھوں میں کامیابی اور امید کی چمک پیدا ہوئی پھر وہ یوناف کے اور قریب ہوا اور رازداری کے ساتھ پوچھنے لگا میرے عزیز وہ کونسی تجویز ہے جو تم مجھ سے کہنا چاہتے ہو جس پر میں عمل کر کے دشمن کو نقصان پہنچاتے ہوئے اور اپنے لشکر کو نقصان سے بچاتے ہوئے فتح اور کامیابی سے ہمکنار کر سکتا ہوں۔ اس پر یوناف مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

وہ تدبیر جو میں تم سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم نے اپنے گھوڑ سواروں کو اگلی صفوں میں رکھا ہوا ہے جبکہ تمہاری طرف دیکھتے ہوئے کرزوس کے جرنیلوں نے بھی اپنے گھوڑ سواروں کو اگلی صفوں میں رکھا ہوا ہے اس پر کوروش نے فوراً "بیچ میں بولتے ہوئے کہا کیا تم چاہتے ہو کہ ان میں کوئی تبدیلی کر دینی چاہئے اس پر یوناف پھر بولتے ہوئے کہنے لگا۔ جو بات میں کہنا چاہتا ہوں وہ مکمل ہو لینے دیں اس کے بعد دونوں ملکر جائزہ لیں کہ میری تدبیر درست ہے یا نہیں ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ تم نے اپنی اگلی جنوبی صفوں میں گھوڑ سواروں کو رکھا ہوا ہے اگر تم ان گھوڑ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سواروں کے سامنے اپنے شتر سواروں کو لاؤ تو تمہاری فتح یقینی ہے میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے لشکر میں بے شمار توانا شتر ہیں انہیں اپنے گھوڑ سواروں کے سامنے لا کھڑا کرو اس لئے کہ یہ شتر عرب کے ریگستانوں کے علاوہ قوم عیلام اور قوم ایران کی سرزمینوں میں پائے جاتے ہیں اور ان علاقوں کے گھوڑے ان اونٹوں سے خوب آشنا ہیں لیکن لیڈیا کی سلطنت میں اونٹ نہیں پائے جاتے لہٰذا جن گھوڑوں پر لیڈیا کے جنگجو سوار ہوں وہ اونٹوں سے شناسا نہیں ہے جب دشمن کے گھوڑ سوار ہم پر حملہ آور ہونے کیلئے آگے بڑھیں گے اور وہ ہماری صفوں کے سامنے اونٹ سواروں کو دیکھیں گے تو ان کے گھوڑے اونٹوں کو دیکھ کر بدک کھڑے ہوں گے اس لئے کہ یہ اونٹ ان کیلئے اجنبی اور بالکل ایک اجنبی جانور ہو گا اسے دیکھ کر ان سے گھوڑے خوفزدہ ہو کر واپس بھاگیں گے اور اپنے ہی لشکر کو روندتے ہوئے چلے جائیں گے اس طرح تم عین اس موقع پر حملہ کر دینا جب دشمن کے گھوڑے واپس بھاگ رہے ہوں گے اس طرح دشمن کو بے پناہ نقصان پہنچانے کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو نقصان پہنچنے سے بچا سکتے ہو یہاں تک کہنے کے بعد یوناف خاموش ہو گیا تھا۔

یوناف کی اس گفتگو کے جواب میں ہار پیگ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ کوروش پہلے ہی بول پڑا اور کہنے لگا میں یوناف کی اس تجویز سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں اس لئے کہ واقعی لیڈیا کی سلطنت میں اونٹ نہیں پائے جاتے اور لیڈیا کے سورماؤں کے گھوڑے اونٹوں کو دیکھ کر ضرور بدک جائیں گے لہٰذا ہمیں فی الفور صفوں کے سامنے اپنے ان گنت اونٹوں کو لا کھڑا کرنا چاہئے کوروش جب خاموش ہوا تو ہار پیگ کہنے لگا میں بھی یوناف کی اس تجویز سے مکمل اتفاق کرتا ہوں یہ اونٹوں کو سامنے لانا ہی ہمارے لئے فائدے اور کامیابی کا باعث بن سکتا ہے اس کے ساتھ ہی ہار پیگ نے قریب کھڑے ہوئے چند سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے شتر سواروں کو لشکر کے اگلے حصے میں آنے کا حکم دیں تھوڑی دیر بعد لشکر میں تبدیلی کر دی گئی اور شتر سوار دستوں کو گھوڑ سواروں کے سامنے لا کھڑا کیا گیا۔

تھوڑی دیر بعد جب جنگ کی ابتدا ہوئی تو یوناف کا کہنا درست ہوا اس لئے کہ لیڈیا کے گھوڑ سوار جب اپنے گھوڑوں کو ایڑھ لگاتے ہوئے آگے بڑھے کہ کوروش کے لشکر پر حملہ آور ہوں ان کے گھوڑے جب کوروش کے لشکر کے شتر سوار دستوں کے سامنے آگئے تو اگلی صفوں کے سارے گھوڑے اونٹوں کو اپنے سامنے دیکھ کر بدک کھڑے ہوئے ان کے سواروں نے انہیں سنبھالنے اور مطمئن کرنے کی بھرپور کوشش کی لیکن ان کی ہر کوشش ناکام ہوئی اونٹوں کو دیکھ کر ان کے گھوڑے ایسے خوفزدہ ہوئے کہ اپنے سواروں کو اپنی پیٹھ سے گراتے ہوئے اور اپنے لشکر کی پچھلی صفوں کو روندتے ہوئے نکل گئے تھے عین اس موقع پر ہار پیگ نے اپنے لشکر کو کرزوس کے لشکر پر حملہ آور

ہونے کا حکم دے دیا تھا اس حملے کے ہوتے ہی کوروش کے لشکریوں نے کرزوس کے لشکر کے اندر ایک طوفان کھڑا کر دیا تھا۔ دوسری طرف کرزوس کے جرنیلوں اور لشکریوں نے جب دیکھا کہ ان کے گھوڑے اونٹوں سے بدک کر اس طرح واپس آئے ہیں کہ اپنی صفوں کو روندتے چلے گئے ہیں تو کرزوس کے جرنیلوں نے اس موقع پر بڑی دانشمندی سے کام لیا گو اس وقت تک ہار پیگ حملہ آور ہو چکا تھا لیکن ابھی تک ان کے لشکر کا کوئی زیادہ نقصان نہ ہوا تھا لہٰذا کرزوس کے جرنیلوں نے فوراً اپنے لشکریوں کو حکم دیا کہ وہ بھاگ کر شہر کے اندر محصور ہو جائیں کرزوس کا لشکر کوروش کے لشکر کے سامنے پسپا ہو کر فوراً شہر میں محصور ہو گیا شہر میں داخل ہونے والے دروازے بند کر لئے گئے کوروش نے بڑی کوشش کی کہ شہر کے دروازے اس قدر مضبوط تھے کہ وہ توڑے نہ جا سکے اور کوروش یوناف بیوسا اور ہار پیگ اپنے لشکر کے ساتھ سارڈس شہر سے باہر ایک چھوٹی سی جھیل تھی اس کے کنارے خیمہ زن ہو گئے تھے۔

اس حالت میں کوئی ایک ہفتہ گزر گیا کہ ایک روز کرزوس کا ایک مخبر اس کے پاس آیا اس وقت کرزوس اپنے محل کی بالائی منزل کے ایک کمرے میں وادیوں کے اندر اس جھیل کی طرف دیکھ رہا تھا جس کے کنارے کوروش اپنے لشکر کے ساتھ خیمہ زن ہو چکا تھا اپنے کمرے میں اس مخبر کو دیکھتے ہوئے کرزوس چونکا پھر اسے مخاطب کر کے وہ کہنے لگا۔ کیا تم میرے لئے کوئی اچھی اور نئی خبر لیکر آئے ہو اس پر وہ مخبر کہنے لگا۔ اے بادشاہ آپ نے مجھے دشمن کے لشکر کا جائزہ لینے کیلئے روانہ کیا تھا اور میں مکمل طور پر ان سے متعلق تفصیل حاصل کر کے لوٹا ہوں۔ اس کی یہ گفتگو سن کر کرزوس خوش ہوا اور پوچھنے لگا بتاؤ تم نے دشمن کے لشکر میں کیا دیکھا اس پر وہ مخبر پھر بولا اور کہنے لگا۔

اے بادشاہ یہ حملہ آور بھی عجیب لوگ ہیں میں نے اندازہ لگایا کہ ان کا لشکر گھوڑوں کی چراہ گاہ معلوم ہو رہا تھا۔ انہوں نے اپنے پڑاؤ کی اطراف میں جہاں باغ ہی باغ ہیں کسی ایک درخت کو بھی آگ لگا کر نہیں جلایا۔ کسی مکان کے سامنے دروازے پر خون نہیں بہایا ہے اور نہ قیدیوں کی ٹولیاں بنا کر ایک دوسرے کو رسیوں میں باندھ کر جکڑا ہے حالانکہ اس سے پہلے جب کیمرونیوں نے ان سرزمینوں پر حملہ کیا تھا تو انہوں نے یہ سب باتیں کر دکھائیں تھیں۔

یہ حملہ آور ایسے دکھائی دے رہے ہیں کہ انہیں یہ بھی یاد نہیں کہ کوئی لڑائی ہوئی ہے اپنے خیموں کی پرلی طرف وہ گھوڑ دوڑ کے مقابلے کرواتے ہیں پہاڑوں کی ڈھلانوں پر چڑھ کر جہاں پشتری دار نخلستان ہے میں پچھلے موسم کا پھل اکٹھا کرنے میں وہ کاشتکاروں کا ہاتھ بٹا رہے ہیں مگر شراب کی دکان پر رکھے ہوئے مشکوں کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے اور سب سے بڑھ کر یہ بات کہ یہ دکان والوں

نديم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کے مشکوں کو بیچنے کیلئے شراب بھرنے میں ان کی مدد ضرور کرتے ہیں اور اپنے مشکوں میں ندی کا شفاف پانی استعمال کرنے کیلئے بھرتے ہیں نخلستانوں کے لوگ اور دکان دار ان کی اس کارگزاری سے خوش ہو رہے ہیں۔

اس کے علاوہ اے بادشاہ ان حملہ آور دشمنوں نے ہماری ندی کے کنارے ایسی رسم ادا کی ہے جو یونانیوں کو بڑی عجیب معلوم ہوئی ہے۔ ان حملہ آوروں نے دو جڑواں چٹانوں کو قربان گاہ بنا کر ان پر آگ جلائی اور پجاری جو سفید نمدے کی ٹوپیاں پہنے ہوئے تھے سرو کے پتلے پتلے تنوں کے بنے ہوئے ڈنڈوں سے شعلے اٹھائے اور ان پر پانی اور شہد چڑھاتے رہے میں نے ان کے لشکر میں داخل ہو کر جب یہ پوچھا کہ یہ کیسے اور کس طرح کی رسم ادا کی جا رہی ہے تو ایک پارسی سپاہی نے مجھے بتایا کہ ان کی ایک مقدس اور بہت بڑی دیوی ہے جس کا نام انا ہیتا ہے اور اس دیوی کو خوش کرنے کیلئے ندی کے کنارے یہ رسم ادا کی جا رہی ہے اے بادشاہ جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے یہ حملہ آور اوروں کی نسبت مختلف، دیانت دار اور پر خلوص ہیں اور یہ ہمارا شہر فتح کیے بغیر واپس نہیں جائیں گے اس مخبر کی یہ گفتگو سن کر کروزس فکر مند ہو گیا تھا اس نے مخبر کو تو واپس بھیج دیا تاہم وہ بیٹھ کر گہرے تفکرات میں ڈوب گیا تھا۔

کرزوس کو جب یہ خبر ملی کہ حملہ آوروں نے اپنی بڑی دیوی انا ہیتا کی رسم ادا کی ہے تو اس نے بھی اپنے دیوی ارتمیس کی پرستش کی رسم شہر میں ادا کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اس ارتمیس نام کی دیوی کو لیڈیا کے کمان بردار اپالو دیوتا کا نسوانی وجود سمجھتے تھے اس کے علاوہ اس دیوی سے متعلق ان کے یہ بھی تصورات تھے کہ بیل دیوی کے بھیس میں ارتمیس اس دھرتی کو سنبھالے ہوئے ہے کرزوس کے محل میں جو اس دیوی کا بت تھا خواجہ سرا نسوانی لباس میں پجاریوں کی طرح اس دیوی کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ کرزوس کی بیویاں اس کی بیٹیاں اور ان کی سہیلیاں اس مندر میں اپنے چہروں سے نقاب اٹھا کر دیوی ارتمیس کی پوجا پاٹ کیا کرتی تھیں اس دیوی کو بڑی طاقت ور خیال کیا جاتا تھا اور یہ سمجھا جاتا تھا کہ یہ دیوی نہ صرف لیڈیا کی عورتوں بلکہ سلطنت کی بھی محافظ دیوی ہے چنانچہ اپنی اس دیوی کو خوش کرنے کیلئے کرزوس نے ارتمیس دیوی کے مندر کے ستون دار راہداری کے سامنے کھلے صحن میں قربانی کی رسم ادا کرنے کا فیصلہ کیا۔ غلاموں کو اس نے حکم دیا کہ لکڑیوں کی ایک چتا تیار کی جائے جس میں لکڑیوں کی ہر تہہ کچھ اس طرح بچھائی جائیں جس پر جھاڑ جھنکار رکھا ہوا ہو اور اعلان کروا دیا کہ اگر اس کے دشمن شہر میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تو وہ اس چتا میں بیٹھ کر جل مرے گا۔ اس کا خیال تھا کہ اس چتا میں جل مرنا پوجا پاٹ کرنے کیلئے اس کے مندر کے سامنے اس نے اپنے اور اپنے اہل خانہ کیلئے ایک بہت بڑی چتا پہلے سے تیار کروالی تھی۔

شہر سے باہر جھیل کے کنارے اپنے خیمے میں یوناف اور بیوسا دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد خیمے کے سامنے ایک درخت کے قریب بیٹھے ہوئے تھے کہ ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا۔ بیوسا کے ساتھ گفتگو کرتے کرتے یوناف جب اچانک خاموش ہو گیا تو بیوسا بھی سمجھ گئی کہ ابلیکا کسی موضوع پر شاید گفتگو کرنے لگی ہے یوناف کی گردن پر لمس دینے کے بعد ابلیکا نے بڑی خوشگوار آواز میں یوناف سے کہنا شروع کیا۔

لیڈیا کا بادشاہ کرزوس اپنے لشکر کے ساتھ اپنے شہر سارڈس میں محصور ہو چکا ہے اور وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا شہر ناقابل تسخیر ہے اس کے اطراف میں کافی مضبوط اور بلند فصیل ہے جسے عبور کر کے شہر میں داخل ہونا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے اس کے علاوہ اس شہر پناہ کے دروازے لوہے کے ہیں اور اتنے مضبوط ہیں کہ انہیں مختلف جنگی حربوں سے توڑا نہیں جا سکتا ان انتظامات کے بعد کرزوس مطمئن ہے کہ اگر دشمن اس کے اردگرد کے علاقوں میں تباہی مچا سکتا ہے تو وہ اس کے مرکزی شہر سارڈس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ سنو یوناف میں تمہیں ایسا آسان طریقہ بتاتی ہوں جسے استعمال کر کے اس سارڈس شہر کو بڑی آسانی اور زیادہ نقصان کا سامنا کیے بغیر فتح کیا جا سکتا ہے ابلیکا کے اس انکشاف پر یوناف چونکا پھر وہ ابلیکا کو مخاطب کر کے پوچھنے لگا۔

اے ابلیکا وہ کونسا آسان طریقہ ہے جسے استعمال کر کے لیڈیا کے اس مرکزی شہر کو آسانی کے ساتھ فتح کر لیا جا سکتا ہے یوناف جب خاموش ہوا تو ابلیکا پھر کہنے لگی اگر لیڈیا کے مرکزی شہر سارڈس کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات سامنے آئے گی کہ اس شہر کے مغرب سے بالکل شہر سے ٹکرا کر ایک ندی گزرتی ہے اسی ندی سے یہاں کے لوگ کھیتی باڑی کا کام بھی کرتے ہیں اور یہ جھیل جہاں ہمارا لشکر خیمہ زن ہوا ہے یہ جھیل مصنوعی ہے اور اسی ندی سے پانی لیکر بنائی گئی ہے شہر کے جس حصے سے یہ ندی ٹکرا کر گزرتی ہے اس طرف فصیل نہیں بنائی گئی بلکہ ندی کے اس جانب مضبوط پہاڑی سلسلہ ہے اسے ہی شہر پناہ کے طور پر استعمال کیا گیا یہ پہاڑی سلسلہ نچلے حصے سے سنگلاخ ہے جس کے ساتھ ندی ٹکرا کر گزرتی ہے مگر اوپر سے بالکل بھربھرا ہے اور اس کی دوسری خاصیت یہ ہے کہ یہ کافی بلند ہے اور شہر کی اصل فصیل سے بھی یہ پہاڑی کا سلسلہ کسی قدر اونچا ہے لہٰذا اس پہاڑی سلسلے کی وجہ سے مغربی حصے کو محفوظ خیال کرتے ہوئے اس جانب بہتر پناہ تعمیر نہیں کی گئی یہی وہ حصہ ہے جسے استعمال کرتے ہوئے سارڈس شہر کو آسانی سے فتح کیا جا سکتا ہے۔

شہر کے ساتھ ٹکرا کر بہنے والی ندی کے اندر تھوڑی دور تک آگے جا کر اوپر نگاہ دوڑائیں تو بھربھرے کوہستانی سلسلے کے اندر چڑھنے اترنے کیلئے چھوٹی چھوٹی سیڑھیاں فصیل کے محافظوں نے

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بنا رکھی ہیں ان میں سیڑھیوں کے ذریعے وہ اترتے چڑھتے ہیں اور ندی سے اپنے استعمال کیلئے پانی حاصل کرتے ہیں۔ ان سیڑھیوں کے ذریعے کچھ سپاہی اگر اوپر چڑھ جائیں اور رسیوں کی سیڑھیوں کو نیچے پھینک دیں تو لشکر کا بہت بڑا حصہ آسانی سے اوپر جا سکتا ہے اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اس کوہستانی سلسلے کے اوپر چڑھنے کیلئے مزید سیڑھیاں بنائی جا سکتی ہیں اور اگر اس طرف سے ایک بار لشکر اوپر چڑھنے میں کامیاب ہو گیا تو پھر کرزوس کسی بھی صورت شہر کا دفاع نہ کر سکے گا یوناف کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نمودار ہوئی اور وہ خوشکن آواز میں کہنے لگا سنو ابلیکا میں کہاں کہاں تمہارا شکریہ ادا کر سکتا ہوں جو طریقہ کار تم نے ابھی ابھی بتایا ہے یقیناً" اس سے سارڈس شہر کو فتح کیا جا سکتا ہے۔

میں اس سلسلے میں ابھی کوروش سے بات کرتا ہوں اس کے ساتھ ہی یوناف خیمے سے اٹھ کھڑا ہوا اور بیوسا بھی اس کے ساتھ چل دی تھی کوروش کے خیمے میں داخل ہو کر یوناف نے اس پر ان ساری باتوں کا انکشاف کر دیا تھا جو ابلیکا نے اس سے کہی تھیں کوروش یہ معاملہ سن کر خوش ہوا اس نے فوراً" ہارپیگ کو طلب کیا سہ پہر کے قریب وہ سب ندی کے کنارے ٹہلنے کے بہانے شہر کی طرف گئے انہوں نے دیکھا کہ شہر کا مغربی حصہ جہاں ندی ٹکرا کر شہر سے گزرتی تھی وہاں واقعی ہی کوئی فصیل نہ تھی صرف کوہستانی سلسلہ تھا جو فصیل سے بھی اوپر تک چلا گیا تھا یہ پہاڑی سلسلہ واقعی بھربھرا تھا اور اس پر چڑھنا بھی آسان تھا صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد کوروش یوناف اور ہارپیگ واپس چلے گئے اور اپنے لشکر کو حملہ آور ہونے کیلئے تیار کرنے لگے تھے۔

اسی روز شام کے قریب جس وقت سورج غروب ہو رہا تھا کوروش یوناف اور ہارپیگ اپنے لشکر کے ساتھ حرکت میں آئے اور ندی کی طرف سے جو کوہستانی سلسلہ تھا اس کے ذریعے سے پہلے انہوں نے اپنے چند سپاہیوں کو اوپر چڑھایا اس طرف چونکہ سارڈس شہر کے محافظ عموی پہرہ نہیں دیا کرتے تھے لہٰذا کسی کو خبر تک نہ ہوئی کہ کوروش کے کچھ محافظ اوپر چڑھ چکے ہیں اور انہوں نے رسیوں کی سیڑھیاں نیچے پھینک دی ہیں اور رسیوں کی ان سیڑھیوں سے کوروش کے لشکری ان چٹانوں اور کوہستانی سلسلے پر بڑی تیزی سے چڑھنے لگے تھے۔ لیڈیا کے محافظ چونکہ اس کوہستانی سلسلے کی طرف گشت نہیں کرتے تھے اس لئے انہیں کافی دیر بعد پتہ چلا کہ حملہ آور فصیل پر چڑھنے کے بعد شاہی محل اور اس کے اطراف کے علاقوں میں گھسنا شروع ہو گئے ہیں قبل اس کے کہ وہ فصیل کے محافظ عملی طور پر حرکت میں آتے اور اپنے حکمران کرزوس کو اس حادثے کی اطلاع کرتے کوروش کے لشکریوں نے شاہی محل اور شہر میں داخل ہو جانے کے بعد محل میں جہاں ابھی غروب آفتاب کا اجالا پھیلا ہوا تھا چیخ و پکار کے ساتھ تلواریں بھی ٹکرانے لگی تھیں اور ان کی جھنکاروں سے فضا گونج اٹھی۔

محل کی راہداریوں میں بھڑکتے ہوئے شعلوں کی پھک پھک اور عورتوں کی چیخوں اور خوفزدہ غلاموں کی بھگدڑ سے ایک قیامت سی برپا ہو گئی تھی۔ کرزوس جو اپنے درباری امیروں کے ساتھ محل کے ایک دور افتادہ کونے میں بیٹھا حالات پر مشورہ کر رہا تھا اسے اس وقت خبر ہوئی جب سارا معاملہ ہاتھ سے نکل چکا تھا وہ جب اپنے درباری امیروں کے ساتھ بھاگتا ہوا نکلا تو انہوں نے دیکھا خواجہ سراء اس چتا کو آگ لگا چکے تھے جس میں کرزوس اپنے اہل خانہ کے ساتھ جل مرے کا عہد کر چکا تھا۔ کرزوس نے یہ بھی دیکھا کہ کچھ حملہ آور سپاہی اس چتا کے پاس بھی پہنچ گئے تھے اور کلہاڑے مار مار کر چتا کو بجھانا شروع کر دیا تھا یہ صورتحال دیکھتے ہوئے محل کے اندر کام کرنے والے خواجہ سرا اپنے چاقو اور خنجر نکالے حرم سرا کے دروازوں کی طرف بھاگنے لگے تھے تاکہ وہ کرزوس کی بیویوں اور بیٹیوں کے گلے کاٹ دیں تاکہ وہ حملہ آوروں کے ہاتھ نہ چڑھ جائیں۔ کرزوس یہ سب کچھ پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا وہ اپنی بیویوں اور بیٹیوں کی طرف بڑھنے والے ان خواجہ سراؤں کو روک بھی نہ سکا تھا۔

اچانک کرزوس چونک سا پڑا اس لئے کہ اس نے دیکھا کہ اس کی حرم کی طرف بڑھتے ہوئے خواجہ سرا بری طرح بدکی ہوئی گھوڑیوں کی طرح واپس آنے لگے تھے۔ اس لئے کہ حرم سرا پر حملہ آوروں کا قبضہ ہو چکا تھا اور انہوں نے خواجہ سراؤں کو عورتوں اور لڑکیوں کو قتل نہ کرنے دیا تھا۔ اس لئے سارے خواجہ سرا واپس بھاگ رہے تھے بہرحال حملہ آوروں نے اس چتا کو بھی بجھا دیا تھا جس کے اندر کرزوس نے جل مرنے کا عہد کر لیا تھا۔ کرزوس وہاں سے بھاگ جانا چاہتا تھا مگر اسی دوران چند حملہ آور اس کے قریب آئے اور اسے گرفتار کر لیا اور اس کے ہاتھ پاؤں انہوں نے رسیوں سے باندھ دیئے تھے دوسری طرف شہر کا محافظ لشکر حملہ آوروں کے سامنے زیادہ دیر تک مزاحمت نہ کر سکا اس محافظ لشکر کا مکمل طور پر صفایا کر دیا گیا اور شہر پر کوروش کا قبضہ ہو گیا تھا۔ اس طرح کوروش نے مادی سلطنت کے بعد لیڈیا کو بھی اپنے سامنے زیر کر دیا تھا۔

شہر کی فتح کے بعد کوروش یوناف بیوسا اور ہارپیگ شاہی محل کی طرف آئے انہوں نے دیکھا کہ ان کے کچھ سپاہیوں نے کرزوس کو گرفتار کر رکھا تھا اسکے ہاتھ پاؤں انہوں نے رسیوں میں جکڑ رکھے تھے۔ کوروش کرزوس کے پاس آیا تھوڑی دیر تک بڑے غور اور انہماک سے اسے دیکھتا رہا پھر اس نے قریب کھڑے اپنے لشکریوں کو مخاطب کر کے کہا اس کے ہاتھ پاؤں کھول دو۔ جب ایک سپاہی نے آگے بڑھ کر کرزوس کے ہاتھ پاؤں کھول دیئے تو کوروش نے کرزوس کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سنو کرزوس تم میری سلطنت پر قبضہ کرنے کیلئے ڈلفی مندر کے غائب دانوں سے رجوع کرتے رہے ہو اور اپنی طاقت اور قوت پر تم نے کوئی بھروسہ نہیں کیا جبکہ میں نے ایسا نہیں کیا میں نے تم پر حملہ آور ہونے کیلئے کسی ڈلفی مندر سے صلاح مشورہ نہیں کیا میں نے اپنی قوت ارادی اور اپنے فیصلوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے وفادار لشکر کے ساتھ تمہاری طرف پیش قدمی کی اور تم دیکھتے ہو کہ آج میں تمہاری سلطنت پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو چکا ہوں۔ دیکھو شہر میں داخل ہونے کے بعد مجھے یہ خبر ہوئی تھی کہ تم نے اپنے اور اہل خانہ کیلئے ایک چتا تیار کی ہے اور شکست کی صورت میں تم نے جل مرنے کا ارادہ کر لیا ہے میں نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا تھا کہ اس چتا کو فی الفور بجھا دیا جائے اور سنو تمہاری بیویوں اور تمہاری بچیوں اور تمہارے بیٹوں کو بھی نہیں مرنے دیا گیا وہ زندہ سلامت ہیں اور تمہاری حرم سرا میں محفوظ ہیں۔ اس حرم سرا کے اردگرد میں نے اپنے کچھ محافظ لگا دیئے ہیں جو ان کی حفاظت کریں گے اور سنو کرزوس تمہاری حرم سراء کی طرح تمہاری بھی حفاظت کی جائے گی۔ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا گو ہم تمہیں مغلوب کر چکے ہیں تمہاری سلطنت پر قبضہ کر چکے ہیں لیکن تمہاری جان کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا اس لئے میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اب تم لیڈیا کی سلطنت کے حکمران تو نہیں رہو گے یہاں میں اپنے کسی جرنیل کو تمہارے علاقوں کا والی مقرر کروں گا اور تم اپنی باقی ماندہ زندگی اپنے سارے اہل خانہ کے ساتھ میرے لشکر میں بسر کرو گے۔ تمہاری حیثیت میرے لشکر میں ایک مشیر ایک مصاحب کی سی ہوگی اور جب ان جنگوں کا سلسلہ ختم ہو جائے گا تو تمہیں پر سکون زندگی بسر کرنے کیلئے پارسا گردیا ہمدان میں آباد کر دیا جائے گا۔

اپنے متعلق یہ فیصلہ سن کر کرزوس کسی قدر مطمئن ہو گیا تھا۔ دوسری بات جو اس کے اطمینان کو تقویت دے رہی تھی وہ یہ کہ اس کے اہل خانہ بھی محفوظ تھے اور وہ آنے والے دنوں میں اچھے دن گزارنے کی امید کر رہا تھا۔ وہ ان سوچوں میں غرق تھا کہ کوروش نے اسے مخاطب کر کے کہا۔ اب تم میرے آگے آگے چلو اور مجھے اپنے ان خزانوں کی طرف لیکر چلو جو تم نے محفوظ کر رکھے ہیں جن کے بل بوتے پر تم نے میرے ساتھ جنگ کی ابتدا کی ہے اور جن سے تم محض مندر کے غائب دانوں کو نوازتے رہے ہو۔ جواب میں کرزوس نے کچھ بھی نہ کہا اور وہ خاموشی سے ایک طرف چل دیا۔ یوناف یوسا ہارپیگ اور چند محافظ بھی کرزوس کے پیچھے پیچھے ہو لئے تھے۔

آہستہ آہستہ آگے چلتے ہوئے کرزوس انہیں دیوان عام میں لایا جہاں سنگ مرمر کی منقوش اور نادر تصاویر آویزاں تھیں اس کے بعد وہ کوروش اور اس کے ساتھیوں کو اپنے کتب خانے میں لے گیا۔ اس کا کتب خانہ بھی بہت بڑا اور نایاب کتب سے بھرا پڑا تھا۔ وہاں سے نکل کر اس نے

انہیں محل کا وہ صحن دکھایا جس میں جشن کی تقریبیں منعقد ہوتی تھیں۔ اس کے بعد وہ انہیں لیکر اپنے شاہی خزانے کی طرف بڑھا کوروش اور اس کے ساتھیوں نے دیکھا کے خزانے کے کواڑ برنجی تھے اور جونہی کرزوس نے ان کے اندر چابیاں ڈال کر گھمائیں وہ کواڑ چیختے ہوئے کھل گئے اندر داخل ہوتے ہوئے کوروش اور اس کے ساتھی دنگ رہ گئے۔ وہ خزانہ تہہ خانے کی صورت میں تھا۔ جس کے اندر چاندی سونے اور چاندی ملے سونے کی اَن گنت سلاخیں رکھی ہوئی تھیں کوروش نے اس سارے خزانے پر قبضہ کر لیا شہر پر اس نے اپنا ایک حاکم مقرر کر دیا پھر وہ شہر سے باہر اپنے پڑاؤ میں چلا گیا تھا۔

لیڈیا کی سلطنت پر مکمل قبضہ کرنے اور مرکزی شہر سارڈس کے حالات درست کرنے کے بعد کوروش یونیا اور اسپارٹا کی سلطنت کی طرف متوجہ ہوا یونیا ایک چھوٹی سی ریاست تھی جو سارڈس شہر سے نزدیک ہی ایشیائی ساحل پر تھی۔ اس کا سارا دارومدار اپنی بندرگاہ پر تھا جس کا نام سمرنا تھا اور وہاں سے یونان اور دیگر ممالک کو تجارتی سامان آتا جاتا تھا۔ سمرنا یونیا والوں کی بندرگاہ ہونے کے ساتھ ساتھ مرکزی شہر بھی تھا۔ دیگر جو چھوٹے شہر تھے انہیں قصبے کہا جا سکتا تھا اس لئے کہ ایک سمرنا ہی ان کے پاس بڑا شہر تھا۔ چھوٹی سلطنت ہونے کی وجہ سے وہ ماضی میں لیڈیا کے ماتحت اور اس کے حلیف بن کر رہے تھے۔ یونیا میں یونانیوں کی حکومت تھی اور ریاست کی زیادہ تر آبادی بھی انہیں پر مشتمل تھی۔ جہاں تک اسپارٹا کا تعلق ہے تو وہ سمندر پار یونانیوں کی بڑی باعظمت اور طاقتور سلطنت تھی۔ بہرحال دونوں سلطنتوں کی طرف کوروش نے اپنے قاصد بھجوائے اور انہیں اپنا مطیع اور فرمانبردار بننے کا حکم دیا۔

چند دن بعد جو قاصد اس نے یونیا کی طرف بھجوائے تھے وہ واپس آئے اور انہوں نے کوروش کو یونیا والوں کا یہ جواب سنایا کہ وہ چند شرائط کے عوض کوروش کے فرمانبردار بننے پر تیار ہیں انہوں نے یہ بھی شرط پیش کی کہ کوروش اپنے لشکر کے ساتھ ان کے مرکزی شہر سمرنا کی طرف آئے اور وہاں شرائط طے کر لی جائیں۔ کوروش نے اس کو تسلیم کر لیا اور اپنے لشکر کے ساتھ وہ یونیا کی ریاست میں داخل ہوا اور سمرنا کی بندرگاہ سے باہر اس نے اپنے لشکر کا پڑاؤ کر لیا تھا پھر اس نے سمرنا کے حکمران اور اراکین سلطنت کو اپنے لشکر میں طلب کیا۔

یونیا کے حکمران اور اراکین سلطنت کی آمد سے پہلے کوروش نے یوناف یوسا اور اپنی بیوی ایسس کے علاوہ ہارپیگ کے ساتھ سمرنا کی بندرگاہ کا جائزہ لیا۔ انہوں نے دیکھا کہ جس خلیج کے کنارے وہ بندرگاہ بنی ہوئی تھی اس کا پانی ٹھہرا ٹھہرا اور پر سکون لگتا تھا۔ اس خوشنما خلیج کے ساحل پر ایک طویل پہاڑی سلسلہ تھا جس کی دو اونچی چوٹیاں جڑواں دکھائی دیتی تھیں۔ بندرگاہ کے کنارے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دور دور تک سفید عمارتیں پھیلی ہوئی تھیں جبکہ بندرگاہ میں یونانی کشتیاں اور کالے کالے کنعانی مال بردار جہاز لنگر انداز تھے۔

کوروش نے بندرگاہ کے قریب ہی دونوں کوہستانی چوٹیوں کی طرف دیکھا کہ ان کوہستانی چوٹیوں کی طرف بہت سے لوگ آجا رہے تھے لہٰذا اس نے چند مقامی لوگوں کو اپنے پاس بلایا اور ان سے لوگوں کے ان چوٹیوں کی طرف جانے کی وجہ معلوم کی۔ اس پر ایک یونانی نے جو پارسیوں کی زبان سمجھتا تھا وہ کوروش سے کہنے لگا یونانیوں کے ہاں اس کوہستانی سلسلے کی دونوں چوٹیاں مقدس اور محترم جانی جاتی ہیں۔ اس لئے کہ ایک چوٹی پیسون دیوتا کا مندر ہے اور یونانیوں کے عقیدے کے مطابق سمندر پر اس دیوتا کا حکم چلتا ہے۔ دوسری چوٹی پر نیمس دیوی کی قربان گاہ بنی ہوئی ہے۔ یہ بھی یونانیوں کی بہت بڑی دیوی ہے اور یونانی عقیدے کے مطابق اس دیوی نے سمندر ہی سے جنم لیا تھا اور جو بھی فانی انسان اپنی طاقت پر گھمنڈ کرنے لگتے ہیں یہ دیوی انکا گھمنڈ انکا غرور پاش پاش کر کے رکھ دیتی ہے۔ اس پیسون دیوتا اور نیمس دیوی کو لیڈیا کی سلطنت میں ایسی ہی مقبولیت حاصل تھی جیسے ان دونوں کو ہمارے ہاں ہے۔ کوروش شاید ان یونانی ترجمانوں سے مزید کچھ دریافت کرتا لیکن اسے اطلاع دی گئی کہ یونیا کا حکمران اپنے اراکین سلطنت کے ساتھ اس کے پڑاؤ میں پہنچ گیا ہے اور انہیں کوروش کے خیمے میں بٹھا دیا گیا ہے لہٰذا کوروش یوناف یوسا امیس اور ہارپیگ کے ساتھ پلٹا اور اپنے خیمے میں داخل ہوا۔ اس نے بڑی نرمی اور شفقت سے یونیا کے اراکین سلطنت کا استقبال کیا پھر وہ انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو یونیا کے حکمران اور اراکین سلطنت میں نے تم لوگوں کو یہاں اس لئے طلب کیا ہے کہ تم میرے فرمانبردار میرے ماتحت بن کر رہو اس لئے کہ تم جانتے ہو کہ میں نے تمہاری ہمسایہ مملکت لیڈیا کو فتح کر لیا ہے اور اب انکا مرکزی شہر میرے ماتحت ہے۔ اگر تم بھی میرے فرمانبردار بنتے ہو تو میں تمہارے خلاف حرکت میں نہیں آؤں گا اور جس طرح اب زندگی بسر کر رہے ہو اسی طرح پر سکون زندگی گزارنے کے مواقع تمہیں فراہم کروں گا اور اگر تم نے میری بات نہ مانی تو پھر میں وہی کچھ کروں گا جو اس سے پہلے میں لیڈیا والوں کے ساتھ کر چکا ہوں اس پر یونیا کا حکمران اٹھا اور کوروش کو مخاطب کر کے وہ کہنے لگا۔

آپ کے فرمانبردار اور مطیع بننے سے پہلے ہمیں اس بات کی ضمانت دی جائے کہ ہمارے لئے حالات ویسے ہی سازگار رہیں گے جیسے ہمارے لئے لیڈیا کے بادشاہوں کے زمانے میں ہوا کرتے تھے۔ یونیا کے حکمران کا یہ جواب سن کر کوروش تھوڑی دیر تک اسے چبھتے ہوئے انداز میں دیکھتا رہا۔ پھر وہ دوبارہ بولا اور کہنے لگا۔

اے یونیا کے حکمران اس موقع پر میں تم سب کو ایک حکایت سناتا ہوں اس حکایت اور کہانی کو غور سے سنا اور پھر مجھے اپنے آخری فیصلے سے آگاہ کرنا۔ اس کے بعد کوروش انہیں وہ کہانی سناتے ہوئے کہنے لگا۔

سنو یونیا والو ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک نے نواز تھا۔ اور نے نوازی کرنے کے ساتھ ساتھ وہ مچھلیاں پکڑ کر بھی اپنی گزر بسر کرتا تھا ایک روز وہ ساحل پر کھڑے ہو کر غور سے سمندر کو دیکھتا رہا پھر اس نے مچھلیوں کو حکم دیا کہ خشکی پر آکر میری نے کی آواز پر ناچو۔ مگر مچھلیوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک خشکی پر آکر ناچنے کیلئے تیار نہیں ہوں گے جب تک خشکی پر وہی حالات پیدا نہ کئے جائیں جو ہمیں پانی کے اندر میسر ہیں ان مچھلیوں کا یہ جواب سن کر وہ نے نواز تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر اس نے اپنا جال سنبھالا اور پانی میں پھینکا اور ڈھیر ساری مچھلیاں اس نے ساحل پر پھینک دیں جو زمین پر گر کر تڑپنے لگی تھیں۔ پھر وہ مچھیرا اپنی نے بجانے لگا اور ایسا دکھائی دینے لگا تھا کہ اسکی نے پر وہ تڑپتی ہوئی مچھلیاں رقص کرنے لگی ہوں۔

یہاں تک کہنے کے بعد کوروش تھوڑی دیر کیلئے خاموش ہوا پھر وہ دوبارہ ان یونانیوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ سنو یونیا کے یونانیو یہ جو کہانی اور داستان میں نے تمہیں سنائی ہے یہ بڑی عبرت خیز ہے بشرطیکہ تم اس پر غور کرو۔ یونیا کا حکمران اور اس کے اراکین سلطنت سمجھ گئے تھے کہ کوروش ہمیں کیا دھمکی دے رہا ہے یعنی اگر وہ سیدھی طرح فرمانبردار نہ ہوئے تو وہ ان کی سلطنت سے اینٹ سے اینٹ بجا کر انہیں تڑپتی ہوئی مچھلیوں کی طرح چھوڑ دے گا۔ لہٰذا انہوں نے آپس میں صلاح مشورہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ وہ بغیر کسی شرط اور پیشگی ضمانت کے کوروش کے فرمانبردار اور مطیع بن کر رہیں گے۔ اس طرح لیڈیا کی سلطنت کے بعد یونیا پر بھی کوروش کا قبضہ ہو گیا تھا۔

کوروش یوناف یوسا امیس ہارپیگ چند روز تک یونیا ہی میں قیام کئے رہے یہ علاقہ کوروش کو اس قدر پسند آیا کہ اس نے اپنے لشکر کو بھی وہیں بلا لیا اسی دوران وہ قاصد بھی لوٹ آئے جو اس نے سمندر پار اسپارٹا والوں کی طرف بھجوائے تھے یہ قاصد اپنے ساتھ یونانیوں کا ایک سفیر بھی لے کر آئے تھے جو اپنی حکومت کی طرف سے کوروش کے نام ایک پیغام لے کر آیا تھا۔ یہ پیغام اسپارٹا کے سفیر نے کوروش کی خدمت میں پیش کر دیا۔ کوروش نے مقامی یونانیوں کو وہ پیغام اسے اس کی زبان میں سنانے کو کہا جس پر ان یونانیوں نے لفظ بہ لفظ اس پیغام کا ترجمہ کرتے ہوئے کوروش کو سنا دیا اس پیغام میں لکھا تھا۔

پارسا گرد کے بادشاہ کوروش کو ساحل اناطولیہ کے یونانی شہروں کو کوئی گزند پہنچانے سے گریز

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کرنا چاہئے ورنہ وہ اسپارٹا والوں کے غیظ و غضب سے نہ بچ سکے گا۔

جب یہ پیغام کوروش کو سنایا گیا تو اسے غصہ آگیا اسے وہ یونانی یاد آگئے تھے جو کولچی ساحل پر اسپارٹا کے تاجروں کو سونا خریدنے میں جھک جھک کرتے دیکھ چکا تھا اسے یونانی تاجروں کی ساری باتیں یاد آگئیں چنانچہ اس نے یونانی سفیر کو مخاطب کر کے کہا۔ میں ایسے لوگوں کی دھونس میں کیا آؤں گا جو صرف کسی منڈی میں یکجا ہوں وہ بھی اس لئے کہ کھانے پینے کی چیزوں پر جھگڑیں اور ایک دوسرے کو جھمہ دیکر روپیہ اینٹھنے کی کوشش کریں پھر اس نے اس سفیر کو تنبیہہ کرتے ہوئے کہا اگر میری صحت زیادہ عرصہ اچھی رہی تو اسپارٹا والوں کو اناطولیہ کے ساحلوں پر بسنے والے یونانیوں کے مفادات کے بجائے اپنے مصائب کا دکھڑا رونے پر مجبور کروں گا۔

یونیا شہر کے قیام کے دوران کوروش بے حد خوش تھا۔ اس نے جائزہ لیا کہ اس شہر میں بہترین اشیائے خوردنی پائی جاتی ہیں اس کے لشکری جو اپنے وطن میں صرف دودھ پینے پر گزارا کرتے تھے اب اس کی جگہ پنیر کھانے لگے تھے۔ پہلے وہ اپنے گھروں میں تلوں کا تیل استعمال کرتے تھے اب اس کی بجائے وہ روغن زیتون اپنے استعمال میں لانے لگے تھے اور چوزوں کی جگہ یونیا شہر میں وہ پیٹ بھر کر بٹیر کھاتے تھے لیڈیا کے سابق بادشاہ کرزوس کو اپنے باورچیوں پر بڑا ناز تھا وہ خاص قسم کا مزیدار سالن بناتے تھے جس کا شوربہ میٹھا ہوتا تھا اور سالن پر پانی کے بجائے شراب پی جاتی تھی۔ کوروش کو کرزوس کے باورچیوں کا پکا ہوا سالن بے حد پسند تھا۔ کوروش کے ساتھی جو مشرقی لوگ تھے وہ بربط پر گاتے تھے وہ یونیا کے وحشی یونانیوں کی بانسری یا شہنائی کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ایک روز جبکہ یوناف بیوسا ہار پیگ کرزوس کوروش اور امیس کے خیمے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس موقع پر کرزوس نے جواب تک کوروش سے کافی حد تک بے تکلف ہو چکا تھا کوروش کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

سنو کوروش میں تمہیں ایک ایسے شہر کی نشاندہی کرتا ہوں جس کا کوئی حاکم کوئی منتظم نہیں اور شہر کے لوگ خود ہی اس شہر کا نظم و نسق چلاتے ہیں۔ اس شہر کا نام ملطیہ ہے اور وہ اس یونیا شہر سے تھوڑے ہی فاصلے پر ہے کرزوس کے اس انکشاف پر کوروش یوناف بیوسا' ہار پیگ اور امیس دنگ سے رہ گئے تھے اس موقعہ پر یوناف نے کرزوس کو مخاطب کر کے پوچھا۔

اس شہر میں کون لوگ رہتے ہیں جن کا کوئی حاکم نہیں ہے اور شہر کے نظم و نسق کو کیسے چلانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اس پر کرزوس بولا اور کہنے لگا اس شہر میں سب عالم اور فلسفی رہتے ہیں اور وہ مل جل کر اس شہر کا انتظام چلاتے ہیں اس پر یوناف نے کوروش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اس شہر و ضرور دیکھنا چاہئے جواب میں کوروش کہنے لگا تمہارا اندازہ درست ہے ہم ضرور جائیں گے میں نے پہلے کبھی اس شہر کے متعلق نہیں سنا جس کا کوئی حاکم کوئی والی کوئی منتظم نہ ہو۔ بہرحال ہم کل ہی یہاں سے ملطیہ کی طرف کوچ کریں گے اور اے کرزوس اس کوچ سے پہلے میں تم سے ضروری اطلاعات حاصل کرنا چاہتا ہوں اس پر کرزوس چونکا اور پوچھا کیسی اطلاعات جواب میں کوروش کہنے لگا۔

سنو کرزوس تمہاری مملکت میں ٹرائے نام کا ایک شہر ہوا کرتا تھا جس پر کبھی یونانی اور مقامی لوگوں میں ایک لڑکی ہیلن کی وجہ سے دس سال تک جنگ ہوتی رہی کیا تم بتا سکو گے کہ اس وقت وہ شہر کیسا ہے آباد ہے یا کھنڈر ہو چکا ہے اس پر کرزوس افسردگی اور اداسی میں کہنے لگا وہ شہر جس کا تم نے پوچھا ہے اب بالکل کھنڈر ہو چکا ہے کبھی ایسا دور تھا کہ شہر آباد تھا اور یونانیوں کے ساتھ ہیلن کی وجہ سے جنگ سے پہلے ہی شہر ایشیا کے بڑے بڑے شہروں میں شمار کیا جاتا تھا اور تجارت کا بہت بڑا مرکز تھا لیکن ہیلن کی وجہ سے جنگ کے بعد یہ شہر کھنڈر ہو چکا ہے اب وہاں پر صرف چند افراد پر مشتمل ایک بحری ناکہ بندی ہے جہاں اس ناکہ بندی کے لوگ وہاں سے گزرنے والے بحری جہازوں سے ٹیکس وصول کرتے ہیں اس کے علاوہ اب اس ٹرائے کی کوئی اہمیت نہیں رہی۔ ٹرائے شہر سے متعلق یہ سن کر کوروش بھی تھوڑی دیر کیلئے اداس اور افسردہ ہو گیا تھا۔ اتنی دیر تک اس کے محافظ سب کیلئے کھانا لے آئے پھر وہ سب مل کر کھانا کھانے لگے تھے دوسرے روز کوروش اپنے لشکر کے ساتھ یونیا سے ملطیہ کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

یونیا شہر سے نکل کر کوروش اپنے لشکر کے ساتھ دریائے مینڈر کے کنارے کنارے آگے بڑھتا رہا یہ دریا پیچ و خم کھاتا ہوا جنوب کی طرف جاتا ہے۔ اس کے کنارے کنارے آگے بڑھتے ہوئے کوروش ملطیہ شہر جا پہنچا۔ یہ شہر عجیب و غریب تھا یہاں خشکی ختم ہو جاتی تھی اور آگے سمندر شروع ہو جاتا تھا۔ یہاں وہ ایک وادی میں اترے جہاں ہر وقت روشنی اور تابناکی رہتی تھی۔ یہ وادی دو پہاڑیوں کے بیچ میں تھی۔ جس میں پٹڑیاں اور سیڑھیاں کاٹ کر باغات لگائے گئے تھے جب وہ وہاں پہنچا تو اس نے اندازہ لگایا کہ ملطیہ کی بندرگاہ میں کوئی حاکم شہر نہ تھا جو شہریوں کے معاملات کی غور و پرداخت کرتا اس لئے جب وہ ملطیہ پہنچا تو کوئی حاکم اس کے استقبال کیلئے شہر سے باہر نہ نکلا تھا۔

اس کے وہاں پہنچنے کے بعد جو لوگ اس کے پاس تحائف پیش کرنے اور اپنی وفاداری کا اظہار کرنے اس کے پاس آئے تھے ان سے کوروش کو پتہ چلا کہ اس شہر میں رہنے والے سب عالم' فلسفی سائنس دان اور ستارہ شناس ہیں۔ انہوں نے بلا حیل و حجت کوروش کو اپنا بادشاہ مان لیا اور آئندہ کیلئے اس کا مطیع اور فرمابردار رہنے کا عہد کیا۔ یہاں قیام کے دوران اس نے دیکھا کہ واقعی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس شہر کا کوئی حکمران نہ تھا بلکہ شہر کے لوگ مل جل کر سارا انتظام چلاتے تھے۔ اس نے یہ بھی دیکھا کہ ملطیہ کے لوگوں کی تاریخی روایات اس کے علاوہ کچھ نہ تھی کہ وہ آزادی کی زندگی بسر کرتے آئے تھے اسے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان لوگوں کے آباؤ اجداد مغرب کی طرف کے جزیرے کریٹ سے نقل و حرکت کر کے اور جہازوں کے ذریعے سے یہاں پہنچے تھے۔ وہ لوگ جو اس سے ملنے اور تحائف پیش کرنے آئے تھے۔ انہوں نے فخریہ کہا کہ ہم ماضی کی یادوں میں کھوئے رہنا پسند نہیں کرتے بلکہ ہماری نظریں تو مستقبل پر ہیں اور یہ مستقبل ان کارناموں سے بنے گا جو ہم انجام دیں گے۔

کورش ان کی باتیں سن کر تو بے حد خوش ہوا لیکن انکی حالت اور انکی موجودہ حالت اسے بالکل پسند نہ آئی اس نے دیکھا ان کے بازاروں میں ٹھیلے چلتے تھے ان کے گھوڑے ویسے ہی پرانی وضع کے تھے جیسے غیر ترقی یافتہ لوگوں کے ہوتے ہیں وہ ابھی تک آرامی زبان بولنے والے قبائیلوں کی طرح بھیڑ بکریوں کی کھالوں پر لیٹے ہوئے تھے۔ وہ لیڈیا کی سلطنت کے مرکزی شہر سارڈس کی دہرے پھل کی کلہاڑیوں سے کام لیتے تھے۔ شاید ان کے پاس اس قسم کے اوزار مشرق کے باشندوں سے آئے تھے کورش نے ان کی حالت دیکھ کر یہ بھی اندازہ لگایا کہ ان کے ہاں مصریوں کی دھوپ گھڑیاں بھی استعمال ہوتی تھیں ان میں لوہے کی چھڑیاں لگی ہوتی تھیں۔ جن کے سائے کی حرکت سے وقت معلوم کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ کورش نے یہ بھی دیکھا کہ ملطیہ کے سائنس دانوں نے اپنے علم کے مطابق دنیا کا ایک نقشہ بھی تیار کر رکھا تھا۔

ملطیہ میں قیام کے دوران کورش کو یہ بھی معلوم ہوا کہ ملطیہ کے سائنس دانوں کے پاس ایسے نازک آلات بھی تھے جن سے وہ ستاروں کی چال کا مشاہدہ کیا کرتے تھے انہیں وہ آسمان اور ستاروں سے مختلف سمجھتے تھے یہ سائنس دان کورش کو ایک تالس نام کے سائنس دان کے مقبرے پر لے گئے جو نمک کا کاروبار کیا کرتا تھا اس کا مقبرہ سنگ مرمر کا بنایا گیا تھا انہوں نے بتایا کہ اس سائنس دان نے بیچ بچ حساب لگا کر اس سورج گرہن کی پیش گوئی کی تھی جس نے بعد میں لیڈیا اور قوم ماد کے درمیان جنگوں کے مسائل کھڑے کر دیئے تھے یہ چالیس برس پہلے کی بات تھی انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس تالس نے عددانی مجموعوں کی تحقیق پر بھی کام کیا تھا جس کی رو سے کم و بیش چھبیس ہزار پہلے کے سورج گرہنوں کے دور کا تعین کیا گیا تھا۔

کورش کو اہل ملطیہ کے سائنس دانوں کا یہ نظریہ دلچسپ معلوم ہوا کے زمین ایک الگ جسم ہے جس کے ارد گرد طرح طرح کی ایسی آگ جل رہی ہے جو کبھی نہ بجھے گی اس میں سے دیکھیں تو کبھی کبھی بیرونی آگ دکھائی دے جاتی ہے ان کا دعوی تھا کہ اس بے کراں بیرونی خلا میں کچھ اور اجسام بھی خلا میں گردش کر رہے ہیں یہ اجسام نظر نہیں آتے اور ان میں خبر نہیں کتنے سال گزر جانے کے بعد بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی زندگی کے بارے میں ملطیہ کے لوگوں کا خیال تھا کہ اس کا آغاز پانی سے ہوا یہ سب باتیں سن کر کورش نے ان لوگوں سے متاثر ہو کر انہیں دعوت دی کہ وہ لوگ اس کے ساتھ پار ساگرد چلیں اس پر وہ جو سائنس دان عالم اور فلسفی اس کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے وہ گہرے تفکرات میں ڈوب گئے۔

ملطیہ کے سائنس دان اور فلسفی کورش کے ساتھ جانا نہیں چاہتے تھے لیکن وہ صاف انکار کر کے کورش کا دل بھی نہیں توڑنا چاہتے تھے لہٰذا ان کے نمائندے نے نرم انداز میں عذر پیش کرتے ہوئے کورش سے کہا کہ ہمارے نامور سائنس دان تالس کی موت کے بعد اس کا ہونہار شاگرد ہماری امیدوں کا مرکز تھا اور ہمیں امید تھی کہ تالس کا یہ شاگرد اپنی تحقیق اور اپنے فلسفے سے ان سرزمینوں میں ایک انقلاب برپا کر دے گا لیکن اس نے ہمیں مایوس کیا اے کورش تالس کے اس شاگرد کا نام فیثاغورث ہے جو یہاں رہتے ہوئے ہر وقت تصورات میں کھویا رہتا تھا۔ اب یہ فیثاغورث ملطیہ سے ترک وطن کر کے ساموس جزیرے میں جا بیٹھا ہے وہ اگر یہاں ہوتا تو ہم مطمئن ہوتے کہ وہ تالس کے کام کو آگے بڑھاتا رہے گا لیکن اس کے جانے کے بعد ہمیں یہاں بہت کچھ کرنا ہے ہمیں اپنے مرنے والے سائنس دان تالس کے ادھورے کام کو مکمل کرنا ہے لہٰذا ہم تمہارے ساتھ جانے سے معذور ہیں کورش تاڑ گیا کہ وہ اس کے ساتھ جانا نہیں چاہتے اور یونہی نرم الفاظ میں عذر پیش کر کے اسے ٹالنا چاہتے ہیں تاہم اس نے اس کا یہ عذر قبول کر لیا اور انہیں اپنے ساتھ لے جانے پر زور نہیں دیا۔

اس کے بعد کورش اپنے لشکر کے ساتھ یکے بعد دیگرے ایک شہر سے دوسرے شہر میں پڑاؤ کرتا رہا اور ساحل کے ساتھ ساتھ جس قدر یونانی شہر تھے اس نے ان سب پر اچانک قتل و غارت کئے بغیر ان کو اپنا مطیع اور فرمابردار بنا لیا اس طرح ان سارے علاقوں کو زیر کرنے کے بعد کورش نے وہاں اپنا حاکم مقرر کیا اس حاکم کا صدر مقام اس نے لیڈیا کا مرکزی شہر سارڈس رکھا اور پھر وہ اپنے لشکر کے ساتھ وہاں سے کوچ کر گیا تھا۔

اپنے لشکر کے ساتھ کورش ہمدان آیا اس نے یہاں لیڈیا کے بادشاہ کرزوس اور اسکے اہل خانہ کی رہائش کا انتظام کیا اور ان کی نگرانی اور حفاظت پر اپنے لشکر کا ایک دستہ مقرر کر دیا۔ اس کے بعد دوبارہ وہ اپنے لشکر لیکر نکلا اور ہمدان سے کوچ کیا اس بار اس نے بلخ کا رخ کیا تھا شاید وہ دور تک پھیلی مشرقی اور شمالی سلطنتوں کو زیر کرنا چاہتا تھا۔

لگا تار کئی روز تک مشرقی علاقوں کی سطح مرتفع کے ان راستوں پر کورش اپنے لشکر کے ساتھ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سفر کرتا رہا جو تجارتی قافلوں کی گزرگاہیں تھیں یہاں تک کہ وہ ایک روز نیلے پانی کی ایک جھیل کے کنارے جانمودار ہوئے۔ اس کے لشکر کے گھوڑے اور لشکر کے کتے بھاگ کر اس جھیل کی طرف لپکے اتنے میں وہاں ایک لشکر نمودار ہوا اس لشکر کے سامنے اس کا سپہ سالار بھی تھا اور اس سپہ سالار نے گرجتے ہوئے انداز میں کوروش اور اس کے لشکریوں کو مخاطب کر کے کہا۔

سنو خونخوارو! اور پانی کو آلودہ کرنے والو اپنے ان کتوں اور گھوڑوں کو روکو جہاں ہو وہیں رک جاؤ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ میری اجازت کے بغیر اس جھیل کی طرف بڑھنے کی کوشش نہ کرنا کوروش یوناف بیوسا کوروش کی بیوی ایمس اور ہارپیگ اس کے سپہ سالار گفتگو سن کر حیران سے رہ گئے تھے وہ ابھی اس کی گفتگو کا جواب دینے ہی والے تھا کہ کوروش کا سائیس امبا جو گرگانی تھا اور انہی علاقوں کا رہنے والا تھا وہ کوروش کے پاس آیا اور بڑی رازداری سے کہنے لگا۔

اے قوم ماد اور قوم پارس کے عظیم بادشاہ یہ شخص جو لشکر لئے کھڑا ہے یہ بلخ کا بادشاہ گشتاسب ہے اس کا تعلق بھی آریائی نسل سے ہے اور چند پشت سے آگے جا کر یہ تمہارے باپ کمبوجیہ کے خاندان سے جا ملتا ہے۔ امبا کے اس انکشاف پر کوروش خوش ہوا اس نے اپنے لشکریوں کو گھوڑے اور کتے جھیل سے ہٹا لینے کا حکم دیا پھر مٹی سے اٹی ہوئی بھاری گھنگھریالی داڑھی میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ گشتاسب کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میرا نام کوروش ہے اور میں پارساگرد کے بعد اب قوم ماد اور کلدانی سلطنت کا حکمران بھی ہوں اس پر گشتاسب اپنے گھوڑے کو ایڑ لگا کر کوروش کے پاس آیا اپنے گھوڑے سے وہ اتر کھڑا ہوا اتنی دیر تک کوروش بھی اپنے گھوڑے سے اتر گیا تھا گشتاسب آگے بڑھ کر کوروش سے بڑھ کر بغلگیر ہوا اور کہنے لگا میرے مخبر پہلے ہی مجھے مطلع کر چکے ہیں کہ تم اپنے لشکر کے ساتھ ادھر کا رخ کر رہے ہو اگر کوئی اور ادھر آیا ہوتا تو میں اس وقت تک اس پر حملہ آور ہو چکا ہوتا کہو تم کس نیت سے میرے علاقوں کی طرف آئے ہو۔ اگر تم قوم ماد اور لیڈیا کی سلطنت کی طرح اس علاقے کی بھی لوٹ کھسوٹ کرنا چاہتے ہو تو تمہیں کچھ نہیں ملے گا اس پر کوروش مسکراتے ہوئے کہنے لگا میں تمہارے علاقوں پر حملہ آور ہونے کے لئے نہیں آیا بلکہ میں تو یہاں سے گزرتے ہوئے شمالی علاقوں کی طرف بڑھنا چاہتا ہوں اس پر گشتاسب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا سردیاں اب شروع ہو چکی ہیں۔ آگے شمال کے کوہستانی سلسلے برف سے اٹ چکے ہیں لہٰذا ان حالات میں تمہارا اپنے ہدف کی طرف سفر کرنا انتہائی خطرناک ہو گا میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ سردیاں اپنے لشکر کے ساتھ بلخ میں گزارو اور جب موسم بہار شروع ہو تو تم بلخ سے کوچ کر کے اپنی نئی مہم کی طرف چلے جانا کوروش نے گشتاسب کی اس تجویز سے اتفاق کیا لہٰذا گشتاسب اسے لیکر جھیل کے قریب ہی اپنے مرکزی شہر بلخ کی طرف روانہ ہو گیا کوروش کے لشکر کو بلخ سے باہر خیمہ زن کر دیا گیا جبکہ کوروش اس کی بیوی ایمس ہارپیگ یوناف بیوسا کو گشتاسب نے اپنے شاہی محل میں ٹھہرایا تھا۔ کوروش اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ گشتاسب نے اس کے لشکر کی بھی مہمانداری کا پوری سردیاں بہترین انتظام کر دیا تھا۔

بلخ کے بادشاہ گشتاسب کے ہاں قیام کے دوران کوروش نے اندازہ لگایا کہ وہ ہر وقت کسی نہ کسی بہانے اپنی گفتگو میں زرتشت کا ذکر ضرور کرتا تھا ایک روز جبکہ برف باری ہو رہی تھی ہر چیز اس برف باری کے باعث سفید ہو چکی تھی یوناف بیوسا کوروش ایمس اس سردی سے بچنے کیلئے آتش دان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں گشتاسب بھی اپنے نوعمر بیٹے داریوش کو بھی گود میں اٹھائے ان کے قریب آتش دان کے پاس آ بیٹھا کوروش نے شاید اس موقع کو غنیمت جانا اور گشتاسب کو وہ مخاطب کر کے کہنے لگا میں نے یہاں قیام کے دوران یہ اندازہ لگایا ہے کہ تم اپنی گفتگو کے درمیان اکثر و بیشتر زرتشت کا ذکر کرتے رہتے ہو میں نے اس سے پہلے بھی بہت سے لوگوں سے اس شخص سے متعلق سن رکھا ہے پر تمہاری گفتگو سے میں نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ تم اس پر ایمان لا چکے ہو اور اس کی تعلیمات پر عمل کرتے ہو کوروش کے اس سوال پر گشتاسب نے اس کی طرف گہری نگاہوں سے دیکھا پھر وہ کہنے لگا۔

تمہارا اندازہ درست ہے کوروش میں زرتشت پر ایمان لا چکا ہوں اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں اس پر یوناف نے درمیان میں بولتے ہوئے گشتاسب سے کہا کیا تم ہمیں زرتشت اور اس کی تعلیم کے متعلق کچھ بتاؤ گے تاکہ ہم جان سکیں کہ وہ کیسا انسان تھا اور لوگوں کو کیا تعلیم دیتا تھا۔ یوناف کے خاموش ہونے پر کوروش بول اٹھا اور کہنے لگا ہاں میں بھی تم سے یہ کہنے والا تھا کہ تم اس کی زندگی اور تعلیمات پر روشنی ڈالو اس پر گشتاسب نے اپنے بیٹے داریوش کو جو اس کی گود میں بیٹھا ہوا تھا اٹھا کر ایک خالی نشست پر بٹھا دیا آتش دان کے اندر اس نے چند لکڑیاں اور ڈال دیں اور ایک لکڑی اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ کر وہ کمرے کے فرش پر آہستہ آہستہ مارتا رہا پھر وہ کہنے لگا۔

زرتشت' رے شہر کے رہنے والے تھے ان کے والد کا نام پوروشپ تھا یہ قوم کے مجوسی تھے اس قوم میں پجاریوں کو مغ اور جادوگر کہہ کر بھی پکارا جاتا تھا اس دور میں ایران میں مجوسیوں کے پروہتوں اور پجاریوں کی ایک جماعت مسلط تھی جس کا لوگوں پر بڑا اثر تھا۔ انہیں جادوگروں پروہتوں اور پجاریوں سے زرتشت کے باپ کا بھی تعلق تھا۔ بچپن میں زرتشت نے ایران کے مشہور عالم فلسفی اور حکیم سے تعلیم حاصل کی دس سال کے تعلیم کے عرصہ میں متعدد علوم کے علاوہ مختلف مذاہب زرائع گلہ بانی اور جراح کے علوم میں بھی مہارت حاصل کر لی۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

جوانی کی حدود میں قدم رکھتے ہی زرتشت نے اپنے آپ کو عوام الناس کی خدمت کیلئے وقف کر دیا وہ مجوسیوں پروہتوں اور پجاریوں کی قدیم رسم و رواج کے خلاف تھا جنہوں نے زنجیروں رسموں میں لوگوں کو خواہ مخواہ میں جکڑ رکھا تھا۔ مصیبت زدہ اور مفلوک الحال لوگوں کی مدد زرتشت کا محبوب مشغلہ بن گیا ان کے والدین کی یہ خواہش تھی کہ ان کا لڑکا آبائی پیشہ اختیار کرے لیکن ان کا دل اس پر مائل ہی نہ ہوا تھا۔ ان کے سامنے ایک بلند نصب العین تھا وہ جوانی بلکہ بچپن کے زمانے ہی میں اپنے آبائی دین سے غیر مطمئن تھے اور جان و مال سے حقیقت کی طرف راغب تھے۔

بیس سال کی عمر میں گھر بار کو خیرباد کہہ کر کوہستان سلسلے میں جا کر گوشہ نشینی اختیار کر لی خداوند سے وہ تعلیم اور عرفان حاصل کیا جو ان کی تعلیمات اور ان کی کتاب اگاتھا کی بنیاد ہے۔

اس کے بعد زرتشت نے اسی شہر میں اپنی تبلیغ کا کام شروع کیا زرتشت نے توحید کی اشاعت اور شرک کی مخالفت میں انتھک کوشش کی دس سال کی لگاتار کوشش کرنے کے بعد صرف ان کا چچا زاد بھائی ان کا ہم خیال ہو کر ان پر ایمان لا سکا وجہ یہ تھی کہ ان کی تعلیم کا تعلق غیر مرئی قوت سے تھا لوگ ایسے علوم کو پسند کرتے تھے جو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اور ہاتھوں سے چھو سکیں۔ زرتشت کی تعلیم کو ان لوگوں نے پسند نہ کیا اور مخالفت کی یہاں تک بڑھی کہ لوگ زرتشت کے درپے ہو گئے اور انہیں قتل کر دینا چاہا ان حالات میں زرتشت اپنے آبائی شہر سے بھاگ کر میرے پاس بلخ چلے آئے میں بھی پہلے ان کی تعلیمات کا قائل نہیں تھا جب انہوں نے میرے سامنے توحید کے حق میں اور شرک کے خلاف باتیں کیں تو میں ان کی حقیقت آمیز باتوں سے حد متاثر ہوا میں نے فیصلہ کر لیا کہ میرے جو پرانے دین کے جو علماء ہیں ان کا زرتشت سے مناظرہ کرواؤں گا اگر وہ جیت گئے تو میں ان پر ایمان لے آؤں گا پس میں نے اس مناظرے کا بندوبست کیا تین دن انکے اور میرے علماء کے درمیان مناظرہ ہوتا رہا اور اس مناظرے کے درمیان زرتشت نے میرے علماء کو خاموش اور بے بس کر دیا اور ان پر توحید کی حقانیت اور شرک کا ابطال ثابت کرتے رہے یہ صورتحال دیکھتے ہوئے میں نے اپنا پرانا اور آبائی دین ترک کر دیا اور زرتشت پر ایمان لے آیا۔

کچھ عرصہ تک انہوں نے میرے ہاں قیام کئے رکھا پھر وہ تبلیغ کی خاطر یہاں سے چلے گئے بعد میں مجھے پتہ چلا کہ کسی نے ان پر حملہ آور ہو کر انہیں قتل کر دیا اور لوگوں نے انہیں دریائے زرخشاں کی طرف کہیں دفن کر دیا ہے حادثہ چند سال پہلے کا ہے اور میں نے ارادہ کر رکھا ہے میں موقعہ نکال کر ضرور دریائے زرخشاں کی طرف جاؤں گا جہاں انہیں دفن کیا گیا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد گشتاسب جب خاموش ہو گیا تو یوناف پھر بولا اور کہنے لگا کیا تو ان کی زندگی کے حالات کہنے کے بعد انکی تعلیمات پر بھی روشنی ڈالو گے جو تمہارے ہاں قیام کے دوران وہ دیتے رہے ہیں اور جن سے متاثر ہو کر تم ان پر ایمان لے آئے تھے اس پر گشتاسب خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا وہ لکڑی جو اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی اس سے وہ آگ کو کرید کرید کر بھڑکاتا رہا پھر اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی وہ لکڑی فرش پر ڈال دی اور باری باری کوروش اور یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگا۔

مجھے زرتشت کی تعلیمات جس قدر یاد ہیں وہ میں تم سے کہتا ہوں اس کے ساتھ ہی گشتاسب نے اپنا گلا صاف کیا اور کہنے لگا۔ زرتشت کی تعلیمات کا انحصار زیادہ تر واحدانیت پر تھا مثلاً" وہ کہتا تھا۔

کس نے ستاروں کے درمیان سورج کیلئے راستہ بنایا چاند کو کون گھٹاتا بڑھاتا ہے زمین کیسے کھڑی ہے آسمان پر ستارے کس کے حکم پر لٹکے ہوئے ہیں کون ہوا کو اتنی تیزی بخشتا ہے کہ وہ بادلوں کو بھیڑوں کے گلوں کی طرف اڑاتی چلی جاتی ہیں کس کی کاریگری سے روشنی تاریکی سے جدا ہوتی ہے اور انسان کو جو بذات خود کچھ نہیں اس کو غور کرنے کی صلاحیت بخشی ہے ظاہر ہے کہ یہ سارے کام اسی خداوند کے ہیں جو اس کائنات کا خالق اور مالک ہے اور وہی اس قابل ہے کہ اس کے سامنے اپنے سر کو جھکایا جائے اور اس ہی کی پرستش اور عبادت کی جائے۔

ایک روز اپنی عبادت کے دوران میں نے اسے خداوند سے دعا مانگتے دیکھا اور جو دعا اس نے مانگی اس کے الفاظ سے بھی تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ وہ کس قسم کی تعلیمات دیتے تھے۔ ان کی دعا کچھ یوں تھی۔ تو ہی خدا ہے میں جانتا ہوں کہ تو قادر مطلق ہے تو ہی اول ہے جب سے زندگی نے جنم لیا ہے اور تو ہی آخر ہے انسان کے ہر خیال قول و فعل کا پھل ہے جس طرح تیرے ابدی قانون میں مرقوم ہے برائی کا انجام برا ہے اور اچھائی کا انجام اچھا ہے قیامت تک تیری مصلحت کے تحت یہ بات ہو چکی ہے کہ افکار کی پاکیزگی سے کچھ یوں اندازہ ہوتا ہے کہ وہ خیالات کی پاکیزگی پر بڑا زور دیتے تھے اور کہتے تھے کہ انسان کے اعمال اس کے افکار ہی کی وجہ سے ہوتے ہیں اگر انسان کے افکار میں پاکیزگی اور صفائی آ جائے تو اعمال میں درستگی خود بخود آ جاتی ہے وہ بچوں کے پیدا ہونے کے بعد جو چیز انہیں سکھانے کیلئے زور دیتے تھے وہ پہلے سچ بولنا پھر تیراندازی سکھانا تھا وہ کہتے تھے جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے جو مقروض ہونے سے بھی بڑا گناہ سمجھا جانا چاہئے زرتشت صفائی اور پاکیزگی کو بھی بڑی اہمیت دیتے تھے۔ انہوں نے انسان کیلئے جسمانی صفائی کے علاوہ افکار افعال اور اعمال کی صفائی کو بھی لازمی قرار دیا زرتشت مالی امداد پر بھی بڑا زور دیا کرتے تھے۔ انکا قول ہے جو شخص مالدار ہو

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس کو چاہئے کہ وہ اپنے فاضل مال سے دوسروں کی مدد کرے اور اعلیٰ تعلقات کے قیام کیلئے
انجام دے۔

وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ میرے خداوند نے مجھ سے یوں فرمایا ہے کہ اے زرتشت ایسے
پر حیرت اور افسوس ہے جو شخص خیرات تو دے لیکن خیرات دیتے وقت اس کا دل خوش نہ
زرتشت رہبانیت کے سخت مخالف تھے اور شادی کو ضروری قرار دیتے تھے۔ وہ کہتے تھے وہ
جس کی بیوی ہو اس سے بدرجہا بہتر ہے جس کی بیوی نہ ہو اور ایسا شخص جو خاندان رکھتا ہو
سے بہتر ہے جس کا کوئی خاندان نہ ہو زرتشت محنت اور کوشش کو بھی بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے
وہ خود بھی زراعت کے کام کو آخری وقت تک انجام دیتے رہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد گشتاسب خاموش ہو گیا پھر وہ کوروش اور یوناف کی طرف دیکھ
ہوئے کہنے لگا۔ یہ ہیں زرتشت کی وہ خاص خاص تعلیمات جو مجھے زبانی یاد ہیں تم ان کی تعلیمات
خلاصہ کچھ یوں سمجھ سکتے ہو کہ وہ خدا کے علاوہ کسی اور کے سامنے سجدہ ریز ہونے سے منع کرتے
اور کہتے تھے کہ چونکہ یہ ساری نعمتیں خداوند ہی کی عطا کردہ ہیں وہ انسان کا خالق مالک اور آقا ہے
لہٰذا اس کو یہ حق پہنچتا ہے کہ بندہ اس کے سامنے سجدہ ریز ہو۔ یہاں تک کہتے کہتے گشتاسب خاموش
ہو گیا تھا اس لئے کہ اس کے کچھ خدام کھانا لے آئے تھے لہٰذا وہ سب آتش دان کے پاس بیٹھ کر
کھانا کھانے لگے تھے۔

کوروش نے اپنے لشکر کے ساتھ ساری سردیاں گشتاسب کے مرکزی شہر بلخ میں گزار دیں اور
جب سرما اپنے اختتام کو پہنچا تو اس نے اپنے میزبان گشتاسب سے اجازت لی اور اس سے رخصت ہو
کر خراسان کی طرف بڑھا اپنے لشکر کے ساتھ کوروش خراسان کی سطح مرتفع پر بڑی تیزی سے آگے
بڑھتا چلا جا رہا تھا کہ سطح مرتفع کے باشندے اور مویشی جو شکار وغیرہ پر گزارا کیا کرتے تھے مسلح ہو کر
ایک جگہ جمع ہو گئے انہیں خدشہ تھا کہ یہ لوگ ان پر حملہ آور ہو کر ان کی لوٹ کھسوٹ کریں گے
لہٰذا انہوں نے پہاڑوں کے اس سلسلے کی اوٹ میں مورچے بنا لئے تاکہ کوروش کے آگے بڑھتے
ہوئے لشکر کی راہ روک سکیں۔

کوروش نے ان کی اس تدبیر کو احمقانہ قرار دیا کیونکہ یہ معمولی اونچائی انہیں اس کے
لشکریوں کی تیراندازی اور ان کے گھوڑوں کے حملے سے بچا نہیں سکتی تھی۔ اس لئے اس نے اپنے
لشکر کے ایک حصے کو اپنے مشہور جرنیل فرناک کی قیادت میں دیکر حکم دیا کہ یہ ان گلہ بانوں کے
چاروں طرف پھیل کر انہیں ڈرائیں دھمکائیں اور ہوا کے اندر تیراندازی کریں تاکہ یہ جنگ سے
ناواقف اور اناڑی لوگ مسلح لشکر کو دیکھ کر اپنے اپنے ٹھکانوں کی طرف بھاگ جائیں کوروش نے
سختی کے ساتھ حکم دیا کہ نہ ان چرواہوں اور گلہ بانوں پر تیزاندازی کی جائے اور نہ ہی ان پر تلوار
چلائی جائے اور یہ بھی اس نے واضح کر دیا کہ اگر کسی نے ایسا کرنے کی کوشش کی تو اسے سخت سزا
دی جائے گی۔

فرناک لشکر کے اس حصے کو لیکر ان چرواہوں اور گلہ بانوں کے چاروں طرف پھیل گیا جو
پہاڑی سلسلے میں گھات لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ جب ان چرواہوں نے دیکھا کہ مسلح لشکر ان پر پیش
قدمی کر رہا ہے تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے اس لشکر کے اندر کچھ شرپسندوں نے چرواہوں کے اس
بھاگنے کے عمل سے پورا فائدہ اٹھایا اور ان کے پیچھے اپنے گھوڑوں کو لگا دیا اور ان پر حملہ آور ہو
گئے ان کے حملہ آور ہونے کے ساتھ ہی فرناک کا پورا لشکر حرکت میں آیا اور بھاگتے ہوئے
چرواہوں پر انہوں نے ایسے خوفناک انداز میں حملہ کیا کہ پہاڑوں سے نیچے وادی میں دور دور تک
ان چرواہوں اور گلہ بانوں کی لاشیں خون سے رنگین ہو کر بکھر گئی تھیں۔ کوروش کو جب خبر ہوئی کہ
اس کے لشکریوں نے گلہ بانوں اور مویشی چرانے والے چرواہوں کا قتل عام شروع کر دیا ہے اور ان
کی لاشیں وادی میں دور دور تک بکھری پڑی ہیں تو وہ غضبناک ہوا اس نے فوراً" قاصد بھجوا کر اپنے
لشکر کو واپس بلا لیا اور اسی غصے کی حالت میں اس نے اپنے جرنیل فرناک کو حکم دیا کہ وہ اس کے
سامنے پیش ہو کر اپنا بیان دے کہ اس نے کیوں گلہ بانوں اور بے ضرر مویشی چرنے والوں کا قتل عام
کیا۔

جب فرناک کوروش کے سامنے آیا تو کوروش نے اس سے جنگی نافرمانی کی بازپرس کی تو اس
وقت اس مقدمے کا فیصلہ کرنے کیلئے کوئی قاضی یا منصف نہ تھا بلکہ کوروش ہی تھا اور اس کے ساتھ
اس کی بیوی ایمس اور یوناف بیوسا اور ہارپیگ بیٹھے ہوئے تھے جن لوگوں اور جرنیلوں نے اپنے
اس جرنیل فرناک کے خلاف شکایت کی وہ بھی وہاں جمع تھے کوروش نے جب فرناک سے بازپرس کی
تو فرناک اپنی صفائی میں کہنے لگا کچھ نامعلوم سواروں نے ان چرواہوں پر حملہ کر دیا تھا اور ان کی دیکھا
دیکھی سارا لشکر حملہ آور ہو گیا اور میں ہزاروں حملہ آور ہوئے لشکریوں کو کیسے روک سکتا تھا۔ اس
کے علاوہ اپنی صفائی کیلئے میرے پاس کوئی اور دلیل نہیں ہے۔ اس کے بعد فرناک نے اپنے بازوؤں
کو ننگا کر کے وہ زخم دکھائے جو کوروش کے ساتھ رہتے ہوئے اس کے جسم پر آئے تھے جہاں تک
قانون اجازت دیتا تھا اس نے اپنی جنگی خدمات کا بھی ذکر کیا جو اس سے بیشتر جنگوں میں وہ کوروش
کے ساتھ دے چکا تھا ایسا کرنے سے فرناک یہ چاہتا تھا کہ فیصلہ کرتے ہوئے کوروش ان خدمات کو
بھی نظر میں رکھے۔ ان خدمات کے بیان کے بعد فرناک نے جب دیکھا کہ کوروش خاموش اور سر
جھکائے بیٹھا کچھ سوچ رہا ہے تو اس نے پھر کوروش سے کہنا شروع کیا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اے عظیم کمبوجیہ کے بیٹے میں نے انیس سال پہلے سبزہ زاروں سے لیکر پارساگرد تک تمہارے ہمراہ رہ کر تمہاری خدمت کی ہے میں ہی تھا تمہارے ساتھ جو اپنی زرہ بکتر پہنے سواروں کو دروازہ ہمدان سے آگے بڑھا کر سارڈس شہر کے پتھریلے علاقوں کی طرف لے گیا تھا۔ بیس سال خدمات کے بعد آج میں آپ کے سامنے اس طرح کھڑا ہوں جیسے میں نے کچھ بھی نہ کیا ہو اور میرے حساب میں صرف جرم ہی جرم رہ گئے ہوں ابھی میں بوڑھا نہیں ہوا جوان ہوں اور آپ کے لشکر میں رہ کر مزید خدمات انجام دے سکتا ہوں یہاں تک کہنے کے بعد فرناک خاموش ہو گیا تھا۔

کورش بھی فرناک کا مطلب سمجھ گیا تھا کہ وہ چاہتا ہے کہ اسے لشکر سے علیحدہ نہ کیا جائے اور لشکر ہی میں رکھ کر خدمات دی جائیں کیونکہ فرناک جانتا تھا کہ ماضی میں جس کسی بھی جرنیل سے ایسی غلطی یا کوتاہی ہوئی اور اس نے صحیح طرح سے کورش کے احکامات پر عمل نہ کیا تو کورش نے فوراً اس کو جرنیل اور کمان دار سے ایک معمولی سپاہی میں بدل دیا تھا فرناک کے سامنے ایسی کئی مثالیں تھیں کہ اکثر جرنیلوں کو صحیح کام نہ کرنے کی وجہ سے ان کے عہدوں کو فوراً تبدیل کر دیا گیا تھا لیکن فرناک کا مقام کورش کے ہاں دوسرے جرنیلوں کی نسبت مختلف تھا یہ شخص بڑی جانبازی اور دلیری کے ساتھ جنگوں میں کام کرنے کے ساتھ ساتھ کورش کا انتہائی فرمانبردار اور مخلص ساتھی بھی تھا اس لئے اپنے طور پر کورش بھی یہ چاہتا تھا کہ اٹھ کر فرناک کے اس جرم کی معافی کا اعلان کر دے لیکن دفعتاً" اسے اپنے مرکز سے چالیس منزل دور ہونے کا خیال ہوا اس پردیس میں اکثر سپاہی اس کی وفاداری کا دم بھرتے تھے تاہم ان کے اتحاد سے کورش بڑا متاثر تھا اس موقع پر وہ سوچ رہا تھا کہ اگر وہ آج فرناک کے اس جرم کو نظر انداز کر دے تو کل ایسا ہی کوئی جرم عام سپاہی کرتا ہے تو کیا اس عام سپاہی کے جرم کو بھی وہ معاف کر سکے گا ان خیالات کے ساتھ کورش کی گردن پھر جھک گئی تھی اور وہ کچھ سوچنے لگا تھا۔

آخر بہت سوچ بچار کے بعد کورش نے ایک جانبدارانہ سا فیصلہ کیا اور فرناک کو مخاطب کر کے کہا تمہیں لشکر کی ان خدمات سے تو معزول کیا جاتا ہے جو خدمات لشکر آج کل انجام دے رہا ہے لیکن تمہیں ہمدان واپس بھیجا جاتا ہے وہاں تم سارے لشکروں کے سپہ سالار اعظم کی حیثیت سے زندگی بسر کرو گے اور یہ عہدہ تمہارے موجودہ عہدے سے بھی اعلیٰ اور ارفع ہے اور تم تا حکم ثانی اس عہدے پر فائز رہو گے فرناک نے کورش کے اس فیصلہ کو ناپسند کیا اس لئے کہ وہ لشکر میں رہ کر متحرک زندگی پسند کرتا تھا اور ہمدان جا کر وہ برف جیسی منجمد زندگی بسر نہیں کرنا چاہتا تھا اسی بنا پر اس نے کورش کے فیصلے کو پسند نہیں کیا تھا تاہم کورش چونکہ اس سے متعلق فیصلہ دے چکا تھا لہٰذا وہ اس سے متعلق کچھ کہہ نہ سکا تھا۔ کورش بھی اس کے چہرے پر پھیلی ناپسندیدگی کے تیور دیکھ چکا تھا اس کی مزید دلجوئی کیلئے کورش اپنی جگہ سے اٹھا پہلے اسے گلے لگا کر اظہار محبت کیا پھر اس نے اپنے سینے کا تمغہ اتار کر فرناک کے سینے پر لگا دیا یہ تحفہ گویا کورش کی طرف سے شاہی محبت اور کرم کی نشانی تھی کورش کے ایسا کرنے پر فرناک تعظیم بجا لیا اور اپنے سر کو اس نے خم کر دیا اس کے بعد وہ کورش کے حکم کا اتباع کرتے ہوئے خراسان کے ان دشوار گزار علاقوں سے ہمدان کی طرف چلا گیا تھا۔

اپنے لشکر کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے کورش دریائے آموں کے کنارے آن رکا ایرانیوں نے اپنی زندگیوں میں کبھی اتنا بڑا دریا نہ دیکھا تھا البتہ بارش کے موسم میں جو ندی نالے تھوڑے عرصے کیلئے چل پڑتے تھے انہیں وہ ضرور دیکھا کرتے تھے اس لئے چلتا ہوا پانی ان کیلئے عجوبہ تھا اور اب اس دریا کو دیکھتے ہوئے وہ دنگ رہ گئے تھے ان کی مبہوت آنکھوں کے سامنے مٹیالے رنگ کا ایک بہت بڑا دریا اسرار آمیز طریقے سے صحرا کی ریتلی زمین پر بہہ رہا تھا یہ دریائے آمو تھا اس قدر چوڑا اور تیزی سے بہنے والا کہ بڑے سے بڑا تیرانداز لمبی پہلوی کمان سے بھی دریائے آمو کے پاٹ کے پانچویں حصے تک تیر نہیں پھینک سکتا تھا اور انہوں نے یہ بھی اندازہ لگایا کہ تیز سے تیز چلنے والا آدمی بھی دریا کے تیز بہاؤ سے پیچھے رہ جاتا تھا۔ اپنے گھوڑے پر سوار دریائے آمو کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کورش نے اپنے دائیں طرف دیکھا اور یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

یوناف میرے دوست میں تو اتنا بڑا دریا اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا ہوں کیا تم نے اس سے پہلے اس دریا کو دیکھ رکھا ہے جس کا نام مجھے آمو بتایا گیا ہے اس پر یوناف مسکراتے ہوئے کہنے لگا ہاں میں اس دریا کو اس سے پہلے کئی بار دیکھ چکا ہوں میں نے اپنی طویل زندگی میں ایسے کئی بڑے بڑے دریا دیکھ رکھے ہیں یوناف جب کہتے کہتے خاموش ہوا تو کورش کے بائیں طرف کھڑے اس کے ایک لشکری نے دریا کی چوڑائی اس کے تیز بہاؤ کو دیکھ کر متاثر ہوتے ہوئے بلند آواز میں کہا آگ کی سوگند یہ دریا تو بالکل دریائے نیل کی مانند ہے جس پر مصر والوں کی زندگی کا دارومدار ہے کورش کے لشکر کی وہاں آمد پر مقامی خوارزمی لوگ جو دریائے آمو کنارے بھوسہ ملی مٹی کے بنے ہوئے مکانوں میں رہتے تھے وہ بے شمار تعداد میں وہاں جمع ہو گئے تھے ان میں سے چند ایک کو مخاطب کر کے کورش نے پوچھا۔

کیا تم مجھے اس دریائے آمو کی حقیقت بتا سکتے ہو یہ کہاں سے آتا ہے اور کدھر چلا جاتا ہے اس پر ان جمع ہونے والے خوارزمیوں میں سے ایک نے کورش کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا اے بادشاہ یہ دریا دور دراز کے برفیلے پہاڑوں سے نکل کر آتا ہے اور کسی جھیل کے بجائے ایک ملکی سمندر میں جا گرتا ہے تھوڑی دیر تک وہاں کھڑا رہنے کے بعد کورش پھر حرکت میں آیا اور اپنے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

لشکر کے ساتھ وہ دریا کے کنارے کنارے شمال کی طرف پیش قدمی کرنے لگا تھا۔ یہاں تک
اپنے لشکر کے ساتھ دریا کی ایسی جگہ آن رکا جہاں پر دریا ایک کھلی جگہ دہانہ سا بنا کر آگے بڑھ
کوروش نے دیکھا کہ اس جگہ دریا کے کنارے دور دور تک بھوسہ ملی مٹی کے مکان بنے ہو
تھے۔ ان مکانوں میں رہنے والے لوگ بھی خوارزمی تھے جو تھوڑی بہت کھیتی باڑی کر لیتے تھ
لوگوں کو ہر وقت دریا کی طرف سے سیلاب کا خطرہ رہتا تھا اور اکثر انکی فصلیں تباہ ہو جایا کرتی تھ
ان لوگوں کے حالات جاننے کے بعد کوروش نے ان سب کو اکٹھا کر کے ان کو مخاطب کر کے ک
لگا۔

تم لوگوں کی حالت دیکھ کر مجھے بے حد افسوس ہو رہا ہے کہ پانی کا اتنا بڑا ذخیرہ تمہارے پا
سے گزرتا ہے اور تم اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرتے ہو اور یہ تمہاری سرزمینوں سے گزر
آگے نکل جاتا ہے۔ تم اگر چاہو تو پانی کا رخ موڑ کر اور پھر اس سے نہریں نکال کر اپنی اس زمین کو
سرخ ریت پر مشتمل ہے سیراب کر سکتے ہو اور اگر تم ایسا کر لو تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ
بھوسہ ملی مٹی کے مکانوں کے بجائے پتھر اور لکڑی کے اچھے اچھے مکانات بھی بنا سکو گے اور تمہار
حالت سنور اور سدھر کر رہ جائے گی اور تم بہتر اور خوشحال زندگی بسر کر سکو گے کوروش کی یہ گفتگ
سن کر ایک بوڑھا اس کے قریب آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے بادشاہ تمہارا کہنا درست ہے کہ اگر ہم اس دریا پر بندھ باندھ کر اور اس سے نہریں نکا
کر اپنے اس سرخ ریت کے صحرا کو سیراب کر لیں تو اس صحرا میں ہم لہلہاتے کھیت اور ہری بھری ا
شاداب فصلیں اگا سکتے ہیں اور اپنی حالت بہتر بنا سکتے ہیں اور مٹی کے مکانوں کی جگہ ہم اپنے ل
پتھر اور لکڑی کے خوبصورت مکان بنا سکتے ہیں لیکن جب ایسا ہو جائے گا تو سمرقند اور اس کے قرب
جوار کے بڑے بڑے شہروں اور قصبوں کی طرح ہم بھی آفت اور عذاب سے دوچار ہونا شروع
جائیں گے اس بوڑھے کی یہ گفتگو سن کر کوروش چونکا اور کہنے لگا تمہارا اشارہ کس آفت اور عذا
کی طرف ہے اس پر اس بوڑھے نے کھنکار کر اپنا گلہ صاف کیا اور دوبارہ وہ کہنے لگا۔

اے بادشاہ شمال کی طرف سے ان جانے اور ناآشنا سے سرخ وحشت اور درندگی کا مظہ
لٹیرے ہر سال شمال کے کوہستانی سلسلوں سے نکل کر آباد زمینوں پر حملہ آور ہوتے ہیں اکثر
سمرقند اور اس کے دور اور نزدیک کے شہروں کی اینٹ سے اینٹ بجا کر رکھ دیتے ہیں وہ جس شہ
بھی حملہ آور ہوتے ہیں اس کے جوانوں کو قیدی بنا کر لے جاتے ہیں اور لڑکیوں کو اغوا کر کے ا
ساتھ رکھتے ہیں اور جو لوگ بچ جائیں انہیں قتل کر جاتے ہیں جس راستے سے بھی یہ لوگ گزر
ہیں فصلوں کو آگ لگا دیتے ہیں چنانچہ انکا راستہ ہمیشہ دھوئیں سے بھرا رہتا ہے۔ ابھی گزشتہ ہی دنو

ان لوگوں نے سمرقند شہر پر شب خون مارا اور جی بھر کے لوٹا ان کے کچھ ساتھی اب تک سمرقند ہی
میں مقیم ہیں اور باقی جو ہیں وہ سمرقند سے باہر اپنی عورتوں بچیوں کے ساتھ بڑے بڑے چھپروں میں
پڑاؤ کئے ہوئے ہیں اس بار ان کے ہاتھ خوب مال لگا ہے ان کے چھکڑے اس دولت اور خوراک
سے لدے ہوئے ہیں جو انہوں نے لوٹا ہے ان سفاک اور خونخواہ لوگوں کو یہاں کے مقامی لوگ
داہی کہہ کر پکارتے ہیں۔

اگر ہم نے اس دریا پر بند باندھ کر لہلہاتے کھیت اور شاداب فصلیں اگانا شروع کر دیں اور
اپنی حالت کو بہتر بنا دیا کچے مکانوں کی جگہ پتھر اور لکڑی کے مکان بنا لئے تو یہ داہی سمجھ جائیں گے کہ
ہم اب غریب نہیں رہے بلکہ سمرقند اور اس کے نواحی علاقوں کی طرح امیر اور خوشحال ہو گئے ہیں
لہٰذا وہ سمرقند اور اس کے اطراف کے علاقوں کی طرح ہم پر بھی شب خون مارنے لگیں گے اور
ہمیں اپنا نشانہ بنانا شروع کر دیں گے جس کی بنا پر ہمارے بوڑھے بچے جوان اور عورتیں ان کے قتل
وغارت گری سے محفوظ رہ سکیں گے لہٰذا اے بادشاہ ہم اس دریا کے پانی کو اپنے کام میں نہیں لاتے
بس اپنے مٹی کے مکانوں میں گزر بسر کر لیتے ہیں اور اسی قدر ہی کھیتیاں اور فصلیں اگاتے ہیں جن
سے ہماری گزر بسر ہو سکے اس سے بڑھ کر ہم جدوجہد نہیں کرتے اور اگر ہم ایسا کریں گے تو داہی
وحشیوں کی یلغار سے کوئی ہمیں بچانے والا نہ ہو گا۔

اس بوڑھے کی یہ گفتگو سن کر کوروش گہرے تفکر میں ڈوب کر رہ گیا تھا تھوڑی دیر تک وہ
خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر اس بوڑھے کو وہ مخاطب کر کے کہنے لگا کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ یہ حملہ
آور داہی ان دنوں کہاں ہیں اس پر وہ بوڑھا پھر کہنے لگا میرا اندازہ ہے کہ یہ اس وقت سمرقند کے
مشرق اور جنوب کی کسی سمت پڑاؤ کئے ہوئے ہیں چند روز پہلے ہماری بستیوں کے پاس سے ایک
تجارتی کارواں سمرقند جانے کیلئے گزرا تھا اس تجارتی کارواں اور قافلے کے پاس قیمتی سامان تھا جس
میں جواہرات' نیلی اون' ترشا ہوا ہاتھی دانت ریشم اور سونا لدا ہوا تھا۔ یہ قافلہ سمرقند کی طرف جا رہا
تھا اور اس قافلے کے جوان توانا تھے لیکن ان حملہ آور داہیوں نے جنہیں مساگت بھی کہا جاتا ہے
ان کو بھی معاف نہیں کیا ان پر حملہ آور ہوئے ان کا سارا مال لوٹ لیا اور ان کے مسلح جوانوں کو
انہوں نے تہ تیغ کر کے رکھ دیا۔ اس قافلے کے بچے کھچے لوگ بھاگتے ہوئے یہاں سے گزرے لہٰذا
ان سے ہمیں پتہ چلا کہ یہ مساگت ان دنوں سمرقند سے باہر جنوب مشرقی حصے میں پڑاؤ کئے ہوئے
ہیں۔ اس پر کوروش نے اس بوڑھے کو اطمینان دلاتے ہوئے کہا۔

اے میرے بزرگ مطمئن رہو میں یہاں سے سیدھا سمرقند کے جنوب مشرقی حصے کی طرف
کوچ کروں گا اور ان وحشی مساگتوں کو شکست دیکر ان کو ایسی مار ماروں گا کہ آئندہ وہ ان سرزمینوں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پر حملہ آور ہونے کی کوشش نہ کریں گے اس کے ساتھ ہی کوروش نے اپنے لشکر کو کوچ کرنے کا حکم دیا اور وہ بڑی برق رفتاری سے سمرقند کی طرف پیش قدمی کر رہا تھا۔

آخر کار سمرقند کے نواح میں کوروش کے لشکر کو ان وحشی مساگتوں سے پالا پڑا زندگی میں پہلی بار کوروش کے تربیت یافتہ اور عظیم لشکر کا سامنا اس طرح کے صحرا نشینوں سے ہو رہا تھا جو لوٹ مار اور قتل و غارت میں اپنا ثانی اور مثل نہ رکھتے تھے۔ جس وقت دونوں لشکر آپس میں ٹکرائے تو کوروش نے اندازہ لگایا کہ وہ وحشی مساگت باقاعدہ طور پر صفیں باندھ کر سامنے نہیں آتے بلکہ اپنے جسموں پر چمڑہ لپیٹ کر جتھوں کی صورت میں اچانک نمودار ہوتے ہیں اور بھیڑیوں کی طرح کوروش کے لشکر میں شامل مادیوں' پارسیوں اور کلدانیوں کے گرد گھیرا ڈال کر تیر اندازی کرتے اور پھر جا کر پہاڑوں میں جا چھپتے ان کے تیر پارسیوں اور کلدانیوں کی زرہ بکتر میں سوراخ کر دیتے تھے کوروش نے یہ بھی دیکھا کہ وہ عجیب و غریب حملہ آور جنہیں مساگت کہہ کر پکارا جاتا تھا ان میں سے جب کوئی کوروش کے لشکریوں کی تیر اندازی سے زخمی ہو جاتا تو وہ ہمت نہیں ہارتا تھا باوجود اس کے کہ خون ان کے جسموں سے جاری ہوتا وہ حیوانوں کی طرح زخموں کا کوئی اثر نہیں لیتے تھے۔ اپنے گھوڑوں کی رسیاں آپس میں باندھ لیتے تاکہ ساتھیوں سے جدا نہ ہو جائیں اور گھوڑوں کی زینوں سے اس طرح چپک جاتے کہ پارسی کلدانیوں کے ماہر تیر اندازوں کیلئے انہیں نشانہ بنانا مشکل ہو جاتا تھا وہ پارسیوں اور کلدانیوں کی طرح جنگی نعرے بلند نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے چہرے سے ایک طرح کا عجیب سا اظہار کرتے تھے جو انہیں اور ان کے ساتھیوں مساگتوں کے ساتھ جنگوں کے درمیان کوروش نے یہی اندازہ لگایا کہ ان کے سرداروں کی گردنوں اور بازوؤں پر سونا چمک رہا تھا اور وہ اپنے ساتھیوں کو لڑاتے لڑاتے اچانک گرد و غبار میں گم ہو جاتے پھر دوبارہ نمودار ہوتے اور صفوں میں بڑے زور سے حملہ کر دیتے اور جب کوروش کے سپاہی جوابی کارروائی کرنا چاہتے تو وہ آنا" فانا" دائیں بائیں چکر دیکر اپنے گھوڑوں کو بھگاتے اور کوروش کے لشکریوں کی گرفت سے نکل جاتے تھے۔

تھوڑی ہی دیر کی لڑائی کے بعد کوروش نے محسوس کیا کہ وحشی حملہ آور جنہیں مساگت کہہ کر پکارا جاتا ہے آہستہ آہستہ نہیں بلکہ بڑی تیزی سے جنگ پر چھاتے چلے جا رہے ہیں اور پھر جلد ہی ان حملہ آوروں کے جوش و خروش میں اضافہ ہو گیا اور وہ چاروں طرف سے بھوکے بھیڑیوں کی طرح کوروش کے لشکر پر ٹوٹ پڑے تھے اور کوروش کی اگلی صفوں کو انہوں نے درہم برہم کر کے رکھ دیا تھا پھر اس نے اندازہ لگایا کہ اگر اسی صورتحال میں مزید جنگ رہی تو اس کے لشکر کو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑے گا اور یہ وحشی اسے شکست دیکر اور ویرانوں تک ان کا تعاقب کر کے ان کا صفایا کر دیں گے لہٰذا اس نے فوراً" اپنے چھوٹے سالاروں کو حکم دیا کہ لشکر کو پیچھے ہٹایا جائے لہٰذا کوروش کے حکم پر جنگ بند کر دی گئی اس نے اپنے لشکر کو پیچھے ہٹایا اور اپنے لشکر کو لیکر وہ نیچے وادی میں اس جگہ لے گیا تھا جہاں کافی اونچی جھاڑیاں اور درخت تھے اور ان کی اوٹ میں ہو کر اس نے اپنے لشکریوں کو پڑاؤ کرنے اور ستانے کا موقع دیا تھا۔ اس وقفے کے دوران کوروش یوناف اور یوسا کے پاس آیا یوناف کو مخاطب کر کے وہ کہنے لگا

یہ جنگ میری امید اور توقع کے بالکل خلاف ہوئی ہے میں تو یہی اندازہ لگائے ہوئے تھا کہ ہم ان وحشی حملہ آوروں کو لمحوں کے اندر تہ تیغ کر کے رکھ دیں گے لیکن الٹا انہوں نے ہمیں پسپا ہونے پر مجبور کر دیا ہے اور ہمیں یہ تسلیم کرتے ہوئے شرمندگی محسوس نہیں کرنی چاہیے کہ ان وحشی حملہ آوروں نے اس جنگ میں ہمیں شکست دی ہے یوناف نے فوراً" کوروش کی بات کاٹتے ہوئے کہا ایسا ہماری غلطی کی وجہ سے ہوا ہے کوروش نے چونک کر یوناف کی طرف دیکھا اور پوچھا ہماری غلطی کی وجہ سے لیکن وہ کیسے اس پر یوناف پھر کہنے لگا۔

وہ اس طرح کہ ہم نے اپنے لشکر کی ترتیب ہی غلط رکھی تھی۔ میں نے مرنے والے چند مساگتوں کا بڑے غور سے جائزہ لیا ہے وہ اپنے سامنے والے حصے اور پیٹھ پر چمڑا باندھ کر رکھتے ہیں اور اس چمڑے کو وہ ڈھال کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور اس چمڑے کی کئی تہیں ہوتی ہیں اور شاذونادر ہی کوئی تیر اس چمڑے کو چیر کر ان کے جسموں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ لہٰذا وہ جب اچانک حملہ آور ہوتے ہیں تو اپنے سامنے والے حصے پر جو انہوں نے چمڑا باندھا ہوتا ہے وہ انہیں ہمارے لشکریوں کی تیر اندازی سے محفوظ رکھتا ہے اور بھیڑیے کی طرح اچانک حملہ آور پلٹ کر بھاگنے لگتے ہیں تو جو انہوں نے پیٹھ پر موٹا چمڑا باندھا ہوتا ہے وہ ہماری تیر اندازی سے انہیں محفوظ تو رکھتا ہے اس طرح ان کی نسبت ہمارا زیادہ نقصان ہوا ہے جس کے نتیجے میں ہمیں یہ پسپائی اختیار کرنی پڑی ہے۔ اگر ہم شروع ہی میں دانشمندی سے کام لیتے ہوئے اور حالات کا جائزہ لینے کے بعد جنگ کی ابتدا کرتے تو ہمیں یہ پسپائی نہ دیکھنا پڑتی یوناف کے ان الفاظ پر کوروش خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر وہ یوناف سے پوچھنے لگا۔

تمہارے خیال میں ہمیں کس طرح اپنے لشکر کو ترتیب دیکر ان وحشی حملہ آوروں کا مقابلہ کرنا چاہیے جواب میں یوناف کہنے لگا ہمیں یوں کرنا چاہیے کہ اب وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے فی الفور ہمیں ان وحشیوں کے خلاف جنگ کی ابتدا کرنی چاہیے اور انہیں ستانے اور قوت بحال کرنے کا موقعہ فراہم نہیں کرنا چاہیے یہ حملہ ہمیں اس طرح کرنا چاہیے کہ جس جگہ ہم پڑاؤ کیے ہوئے ہیں یہاں بلند جھاڑیاں اور درخت ہیں ان کی اوٹ میں رہتے ہوئے اپنے لشکر کو ہمیں تین

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

حصوں میں تقسیم کر دینا چاہئے ایک حصہ ان جھاڑیوں اور درختوں کی اوٹ میں آگے بڑھتے ہوئے میدان جنگ کے دائیں طرف کو ہستانی سلسلوں کی گھات میں بیٹھ جائے جبکہ جب کہ لشکر کا دوسرا حصہ میدان جنگ کے بائیں طرف گھات میں ہو بیٹھے جبکہ تیسرا حصہ سامنے کی طرف سے حملہ آور ہو اور جب دشمن ہم پر جوابی حملہ آور ہونے کی کوشش کرے تو جو لشکر میدان جنگ کے دائیں اور بائیں طرف بیٹھے ہوں گے وہ اچانک مساگتوں پر تیراندازی کر دیں۔ یہ مساگت چونکہ اپنے سامنے والے حصے اور پشت پر تیروں سے بچنے کیلئے موٹا چمڑا پہنتے ہیں اور وہ محفوظ رہ جاتے ہیں مگر انہوں نے اپنے اطراف میں کوئی حفاظتی چیز نہیں رکھی ہوتی للذا ان کے دائیں بائیں سے جب ہمارے لشکری تیراندازی کریں گے تو انہیں ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا اور وہ ہمارے ہاتھوں شکست اٹھانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ یوناف کی یہ تجویز سن کر کوروش بے حد خوش ہوا اور آگے بڑھ کر اس نے یوناف کو اپنے ساتھ لپٹا لیا اور پھر کہنے لگا سنو یوناف میرے بھائی کاش اس سلسلے میں تم سے میں نے پہلے مشورہ کیا ہوتا تمہاری تجویز بہترین ہے اور اس پر عمل کر کے ہم یقیناً ان وحشی مساگتوں کو شکست دینے اور بھاگ جانے پر مجبور کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد کوروش حرکت میں آیا یوناف کی تجویز کے مطابق اس نے اپنے لشکر کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا ایک حصہ اس نے اپنے ماتحت رکھا دوسرا یوناف کی کمان داری میں اور تیسرا اس نے ہارپیگ کے ماتحت کر دیا تھا۔ یوناف اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ میدان جنگ کے دائیں جانب جا بیٹھا جبکہ میدان جنگ کے بائیں طرف ہارپیگ اپنے لشکر کے ساتھ چھپ گیا تھا اس کے بعد باقی ماندہ لشکر کے ساتھ کوروش حرکت میں آیا طبل بجاتا ہوا وہ آگے بڑھا تاکہ دشمن کو پتا چلے کہ کوروش اپنے لشکر کے ساتھ حملہ آور ہو رہا ہے دفوں اور طبل کی آوازوں پر یہ وحشی چونک پڑے اور آگے بڑھ کر کوروش پر حملہ کر دیا کوروش پہلے سے متوقع حملے کیلئے تیار تھا للذا اپنا دفاع کرتے کے ساتھ ساتھ اس نے جارحیت بھی اختیار کرتے ہوئے مساگتوں پر جان لیوا حملے کرنا شروع کر دیئے تھے عین اس موقع پر جبکہ مساگت چاروں طرف سے کوروش کے لشکر پر طوفانوں کی طرح حملہ آور ہونا شروع ہو گئے تھے میدان جنگ کے دائیں بائیں طرف سے یوناف اور ہارپیگ نے اپنے لشکریوں کے ساتھ ایسی تیز اور تند تیراندازی کی کہ بے شمار مساگت ان کے تیروں سے چھلنی ہو گئے ان کی لاشوں سے میدان جنگ ایک طرح سے اٹ گیا تھا یہ صورتحال دیکھتے ہوئے مساگت میدان جنگ سے بھاگے کوروش اور اس کے علاوہ یوناف اور ہارپیگ بھی اپنی اپنی گھاتوں سے نکل کر ان کا تعاقب شروع کر دیا اپنے آگے آگے بھاگتے ہوئے کئی مساگتوں کو انہوں نے موت کے گھاٹ اتار دیا اس اچانک شکست سے وہ مساگت ایسے بدحواس ہوئے کہ اپنے پڑاؤ میں پڑے ہوئے چھکڑے اور عورتوں اور بچوں کو چھوڑ کر راہ فرار اختیار کر لی۔ کوروش نے اپنے لشکر کے ساتھ آگے بڑھ کر ان وحشی مساگتوں کے پڑاؤ پر قبضہ کر لیا تھا۔ چھکڑوں پر لدا ہوا بے شمار مال جو ان مساگتوں نے سمرقند کے نواح سے لوٹ کر جمع کر لیا تھا کوروش کے ہاتھ لگا اس پڑاؤ کے اندر بھاگنے والوں کی عورتیں اور بچے بھی تھے یوناف سے مشورہ کرنے کے بعد کوروش نے یہ فیصلہ کیا کہ چھکڑوں کے اندر جس قدر دولت اور اموال بھرے ہوئے تھے وہ اس نے اپنے قبضے میں کر لئے ان چھکڑوں میں اسیر ہونے والی عورتوں اور بچوں کو غیر مسلح کرنے کے بعد انہیں اجازت دے دی گئی کہ وہ اپنے اپنے ٹھکانوں کو واپس جا سکتے ہیں کوروش کے اس فیصلے سے مساگتوں کی وہ عورتیں اور بچے خوش ہوئے للذا وہ فوراً" اپنے چھکڑوں کو ہانکتے ہوئے وہاں سے چلے گئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی کوروش اپنے لشکر کے ساتھ سمرقند شہر کی طرف بڑھا تھا۔

سمرقند کے لوگوں کو پہلے ہی خبر ہو چکی تھی کہ سمرقند کے باہر کوروش نے اپنے لشکر کے ساتھ مساگتوں کو شکست دینے اور ان کا قتل عام کرنے کے بعد انہیں بھاگ جانے پر مجبور کر دیا ہے للذا سمر قند کے لوگ بہت خوش ہوئے کیونکہ وہ آئے دن ان مساگتوں کی لوٹ مار کا شکار ہوتے رہتے تھے۔ کوروش جب اپنے لشکر کے ساتھ سمرقند کے قریب پہنچ تو ممتاز شہریوں اور تاجروں نے کوروش اور اس کے لشکریوں کا استقبال کرتے ہوئے ان کیلئے بہترین جشن کا انتظام کیا اس خوشی میں باغوں کے دروازوں پر پھولوں کے ایوان بنا کر ان میں خوبصورت غالیچے بچھائے گئے۔ باغوں کے چاروں طرف پھل دار درختوں پر چینی کے فانوسوں سے چراغاں کیا گیا۔ کوروش کو ریشم کے غالیچے پر چاندی کی کرسی پر بٹھایا گیا۔

اس جشن کے موقع پر سمرقند کے لوگوں نے کورش کے ساتھ ساتھ یوناف اور بیوسا اور ہارپیگ کو بھی اپنی رسومات کے مطابق چاندی کی کرسی پر بٹھایا! شاعروں نے ان کی تعریف میں قصیدے کہے اور کوروش کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے وحشی مساگتوں کو مار بھگا کر انہیں لٹیروں سے محفوظ کیا ہے اس جشن کے بعد سمرقند کے کچھ سرکردہ لوگ کوروش کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کوروش کو اپنا بادشاہ تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس کیلئے سمرقند شہر میں ایک محل بنانا چاہتے ہیں اور یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ وہ کوروش کے خزانے کو سونے چاندی سے بھر دیں گے اور پری چہرہ لڑکیاں اسکی خدمت کیلئے مقرر کریں گے کوروش نے شہر کے لوگوں کے ان جذبات کی قدر کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا پھر وہ انہیں سمجھانے کے انداز میں کہنے لگا۔

اگر تم کچھ کرنا ہی چاہتے ہو تو مجھے تحفے تحائف پیش کرنے کے بجائے تم مجھے جتنی بھی زیادہ تعداد میں ممکن ہو دو کوہانوں والے اونٹ بیل گاڑیاں اور صناع مہیا کرو ان کی مدد سے میں تمہارے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

لئے دو کام کروں گا اول یہ کہ میں سمرقند اور اس کے گردونواح کے سارے علاقوں کو ان حملہ آوروں سے پاک کروں گا تاکہ آئندہ آنے والے دنوں میں تم آزادی کی زندگی بسر کر سکو دوسرا کام میں یہ کروں گا کہ میں دریائے آمو پر ایک بند تعمیر کر کے اس میں سے ایک نہر نکال کر پانی جمع کروں گا تاکہ اس سے مزید نہریں نکال کر گردونواح کے سارے سرخ ریت کے صحرا کو لہلہاتے کھیتوں اور باغوں میں تبدیل کر دوں گا۔

سمرقند کے لوگوں نے کوروش کی اس تجویز سے اتفاق کیا ایسے سارے ذرائع انہوں نے مہیا کئے کوروش نے وہاں اپنے لشکر کے ساتھ قیام کرنے کے بعد سب سے پہلے دریائے آمو پر بند باندھا پانی کو ایک جھیل کی صورت میں جمع کیا پھر سرخ ریت کے سارے صحرا کو اس نے آباد کر کے رکھ دیا تھا اور وہاں پہ بہترین فصلیں اگنے لگیں تھیں دوسرا کام اس نے یہ کیا کہ اس نے دریائے آمو اور دریائے سیحوں کے درمیان جس قدر علاقہ تھا اسے اس دور میں صغد کہہ کر پکارتے تھے وہ اپنے لشکر کے ساتھ وہاں پر طوفان کی طرح چھا گیا۔ وحشی اور خونخوار مساگتوں کا اس نے مکمل طور پر قلع قمع کر دیا آنے والے دنوں کیلئے کوروش نے ان علاقوں کو محفوظ کر دیا اس طرح اس نے سمرقند اور دوسرے شہروں کے تاجروں اور سوداگروں کے لئے شاہراہیں محفوظ کر دیں اور لوگ پر سکون ہو کر تجارتی کارواں اور قافلوں کی صورت میں تجارت کرنے لگے تھے سارے منصوبوں کا صدر مقام سمرقند کو قرار دیا جبکہ ہر صوبے کا اس نے حاکم مقرر کر دیا اپنے لشکر کے ساتھ اس نے سمرقند شہر میں پڑاؤ کر لیا تھا تاکہ کچھ عرصہ اس کے لشکری ستا اور آرام کر سکیں

ایک روز عارب اور بنیطہ سامریہ شہر کی سرائے کے اندر سے کھانا کھا کر نکلے تو انہوں نے دیکھا کہ سرائے کے اصطبل کے بالکل سامنے بہت سے لوگ جمع تھے دونوں میاں بیوی متفکر ہوئے کہ دیکھیں یہاں لوگ کس غرض اور کس مقصد کے تحت جمع ہوئے ہیں جب وہ لوگوں کے اس جمگھٹے کے پاس آئے تو انہوں نے دیکھا اصطبل کے درمیان ایک داستان گو بیٹھا ہوا تھا جو مزے لے لے کر انہیں کوئی مافوق الفطرت داستان سنا رہا تھا اور اردگرد جمع ہونے والے لوگ بالکل خاموش بیٹھے تھے اور ان کی داستان پر بڑی توجہ اور انہماک کا اظہار کر رہے تھے۔ اس موقع پر بنیطہ نے اپنے پہلو میں کھڑے عارب کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ہم ایک عرصہ سے اس سرائے میں رہ رہے ہیں ہم نے پہلے کبھی اس داستان گو کو اس سرائے میں داستان گوئی کرتے نہیں دیکھا۔ میرا خیال ہے کہ یہ داستان گو اس سرائے میں اجنبی ہے اور نقدی حاصل کرنے خاطر اس نے اس سرائے میں قیام کرنے کے ساتھ ساتھ یہ دھندہ بھی شروع کر دیا ہے بنیطہ کی اس گفتگو پر عارب تھوڑی دیر کیلئے ہلکے ہلکے مسکراتا رہا پھر اس نے اپنے پہلو میں کھڑے ایک شخص کو مخاطب کر کے پوچھا۔

اے میرے عزیز کیا تم بتا سکتے ہو کہ یہ داستان گو کون ہے ہم دونوں میاں بیوی ایک عرصے سے اس سرائے میں قیام کئے ہوئے ہیں لیکن اس سے پہلے کبھی اس داستان گو کو یہاں نہیں دیکھا یہ پہلا موقعہ ہے کہ یہ سارے لوگ اس کے اردگرد جمع ہیں اور اس سے داستان سن رہے ہیں اس پر وہ شخص مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

یہ داستان گو آج دوپہر کو بابل سے سامریہ شہر میں داخل ہوا ہے یہ بابل کا رہنے والا ہے اور لوگوں کو یہ بابل کی حکایتیں اور داستانیں سنا رہا ہے اس لئے لوگ اس کی داستان میں دلچسپی لے رہے ہیں کیونکہ یہ داستانیں اور حکایتیں بابل سے تعلق رکھتی ہیں اور یہاں کے لوگوں کیلئے نئی ہیں جس کی وجہ سے دلچسپی کا باعث ہیں اس شخص کی اس گفتگو سے عارب اور بنیطہ دونوں مطمئن ہو گئے تھے پھر وہ ان لوگوں کے ساتھ وہاں بیٹھ گئے اور اس داستان گو کی داستان غور سے سننے لگے تھے۔

جب وہ داستان گو اپنی شروع کی ہوئی داستان ختم کر چکا اور لوگ وہاں سے ہٹنے کی کوشش کرنے لگے تو داستان گو فوراً" بولا اور وہاں جمع ہونے والے سارے لوگوں سے کہنے لگا میری داستان سننے والو تم جانتے ہو کہ میں اس سرائے میں اجنبی ہوں میرا تعلق بابل سے ہے میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ مجھ جیسا داستان گو تمہیں کہیں نہیں ملے گا اگر تم میری کچھ مدد کرو تو میں تمہیں بابل کا ایسا سچا واقعہ سناتا ہوں جو تمہارے لئے انتہائی دلچسپی کا باعث ہو گا اور تم مشکل ہی سے اس پر یقین کر سکو گے اس پر جو لوگ وہاں سے ہٹنے کی کوشش کر رہے تھے رک گئے سب نے اپنے کپڑے ٹٹول ٹٹول کر سکوں کی صورت میں کچھ نہ کچھ اس داستان گو کو دیا۔ داستان گو نے وہ سارے سکے سنبھال کر پہلے اپنی تھیلی میں ڈالے پھر دونوں ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے لوگوں سے کہا میرے بھائیو تم سب بیٹھ جاؤ میں تم پر ایک ایسا انکشاف کرتا ہوں جو یقیناً" تمہارے لئے نیا اور انوکھا ہو گا میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ بابل میں دو ایسے فرشتے ہیں جو لوگوں کو جادو، طلسم اور سحر سکھاتے ہیں۔ ان دونوں فرشتوں کے نام ہاروت اور ماروت ہیں یہ دونوں فرشتے بابل کے نواح میں ایک کنویں میں ہیں جسے چاہ بابل کہہ کر پکارا جاتا ہے جو کوئی بھی اس کنویں کے پاس جاتا ہے اور ان سے سوال کرتا ہے کہ مجھے جادو سکھایا جائے تو وہ سب سے پہلے اسے تنبیہہ کرتے ہیں کہ اگر تو نے جادو سیکھ لیا تو تیرے اندر جو ایمان ہے وہ جاتا رہے گا اور اگر جادو سیکھنے والا بضد ہو کہ ٹھیک ہے مجھے ایمان کی کوئی پرواہ نہیں میں جادو سیکھنا چاہتا ہوں تو وہ اس شخص کو جادو سکھا دیتے ہیں کیا تم لوگ میرے اس انکشاف پر اعتبار کرتے ہو اس پر ایک بوڑھا اس داستان گو کے قریب آیا اور کہنے لگا اے داستان گو ہم قطعاً" تمہارے اس انکشاف کو تسلیم نہیں کرتے اس لئے کہ جادو ہمارے نبی کی شریعت میں گناہ

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سمجھا گیا ہے لہٰذا خدا کے فرشتے کوئی برا اور ایسا کام سکھانے میں ملوث نہیں ہو سکتے جس کو سیکھنے اور کرنے سے انسان کو گناہ ملتا ہو اس پر وہ داستان گو کہنے لگا۔

اے میرے بزرگ تمہاری بات اپنی جگہ پر درست اور صحیح ہے لیکن یہ فرشتے جادو اور سحر طلسم سکھانے کیلئے بھیجے گئے ہیں تاکہ لوگوں کو جادو سکھانے سے پہلے اس کے بد اثرات اور اس کے گھناؤنے پن سے لوگوں کو آگاہ کریں اور جو لوگ باز نہ آئیں انہیں جادو سکھا دیں۔ اس پر وہ بوڑھا پھر بولا اور کہنے لگا۔ آخر یہ نوبت ہی کیوں آئی کہ خداوند کے یہ فرشتے بابل سے باہر لوگوں کو جادو سکھانے پر مامور کر دیئے گئے ہوں اس بوڑھے کے اس سوال پر وہ داستان گو تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر کہنے لگا

اے میرے بزرگ جادو سکھائے جانے کی یہ توضیح اور تشریح کچھ یوں ہے کہ تم جانتے ہوئے کہ پہلے سامریہ پر آشوریہ کا بادشاہ سارگون حملہ آور ہوا تھا اور اس کو نیست و نابود کر دیا تھا اور ان گنت شہریوں کو وہ قیدی بنا کر نینوا کی طرف لے گیا تھا پھر کچھ عرصہ بعد بابل کا عظیم بادشاہ بخت نصر یہودیوں کی دوسری سلطنت یہودیہ پر حملہ آور ہوا بے شمار لوگوں کو اس نے قتل کیا ہیکل سلیمانی کو اس نے نیست و نابود کر کے پیوند خاک کر دیا اور ہزاروں اسرائیلیوں کو قید کر کے بابل لے گیا۔ بابل میں یہ زندانی اور قیدی کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہے ہیں بابل کے نواح میں ان کے لئے ایک نیا شہر آباد کیا گیا ہے جس کا نام تل ابیب رکھا گیا ہے۔

یعنی اسرائیل کے یہ سب افراد اس شہر میں اسیری کی زندگی بسر کرتے رہے یہاں تک کہ ان اسیروں پر ان کی اخلاقی مادی انحطاط کا دور آیا غلامی جہالت مسکنت و افلاس اور ذلت و پستی نے ان کے اندر کوئی بلند حوصلگی اور کوئی اولوالعزمی باقی نہ چھوڑی اپنی اس حالت میں ان کی توجہات جادو' ٹونے اور عملیات تعویز گنڈوں کی طرف ہونے لگی وہ ایسی تدبیریں ڈھونڈنے لگے جس سے کسی جدوجہد اور مشقت کے بغیر محض پھونکوں اور منتروں کے زور پر سارے کام بن جایا کریں ان کی اس حالت سے شیاطین اور اس کے شاگردوں اور گماشتوں نے فائدہ اٹھایا اور انہیں بہکانا شروع کیا کہ سلیمان علیہ اسلام کی عظیم الشان سلطنت اور ان کی حیرت انگیز طاقتیں سب کچھ ہی تو چند نقوش اور منتروں کا نتیجہ تھیں اور وہ منتر ہم تمہیں بتائے دیتے ہیں چنانچہ یہ لوگ ان جادو منتروں اور ٹونوں کو راہ نجات اور نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر ان پر ٹوٹ پڑے شیطان اور اس کے چیلوں نے بنی اسرائیل کی اس بے بسی کے احکامات پر عمل کرنے کے بجائے جادو ٹونے کے فریب میں مبتلا کر کے رکھ دیا۔

ان حالات میں خداوند نے دو فرشتوں کو جن کے نام ہاروت اور ماروت ہیں بنی اسرائیل کی آزمائش کیلئے بھیجا جس طرح قوم لوط کے ساتھ فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں گئے تھے اس طرح ان اسرائیلیوں کے پاس بھی وہ دونوں فرشتے انتہائی بزرگ و محترم کی شکل میں گئے وہاں ایک طرف انہوں نے بابل کے بازار میں اپنی دکان لگائی اور دوسری طرف وہ حجت کی تکمیل کیلئے ہر ایک کو یہ خبردار بھی کرتے ہیں کہ دیکھو ہم تمہارے لئے آزمائش کی حیثیت رکھتے ہیں تم اپنی عاقبت خراب نہ کرو مگر اس کے باوجود ان کے پیش کردہ عملیات اور طلسمات و جادو پر لوگ ٹوٹے پڑتے ہیں۔

اس پر وہ شخص پھر بولا اور اس داستان گو سے کہنے لگا خداوند کو اگر یہی منظور تھا کہ بنی اسرائیل کو جادو سے منع کیا جائے تو یہ کام کسی پیغمبر کے ذریعے ادا کرتا یہ حجت کسی اور ذریعے سے بھی پیش کی جا سکتی تھی ہاروت و ماروت فرشتے بھیجنے کی کیا ضرورت تھی اس پر وہ داستان گو پھر بولا اور کہنے لگا یہ کام رسولوں اور انبیا اکرام سے اس لئے نہیں لیا گیا کہ جس دور میں بھی جس قوم کی طرف خداوند نے اپنے نبی اور رسول بھیجے اس قوم نے اس نبی پیغمبر کو رسول کو ساحر اور جادوگر ہی کہا گویا اس سحر اور جادو کے مقابلے میں پیغمبر اور رسول خود ایک فریق ہے جس کے بھیجے جانے کا اصل مقصد و مدعا قوتوں کا قلع قمع کرنا ہے اور رسولوں کے ہاتھوں جو خداوند قدوس نے بنی نوع انسان پر حجت پیش کرنے کیلئے اور ان پر دلائل پیش کرنے کیلئے جو معجزات دکھائے بنی نوع انسان ان معجزات کو بھی جادو ہی خیال کرنے لگے لہٰذا جادو اور معجزات میں امتیاز رکھنے کیلئے چونکہ پیغمبر جادوگروں کے مقابلے میں ایک فریق کی حیثیت رکھتے ہیں لہٰذا یہ کام انبیا سے نہ لیا گیا کہ لوگ کہیں اس نظریہ میں مبتلا نہ ہو جائیں کہ ساحری یعنی جادو اور معجزات ایک ہی چیزیں ہیں جن کا ظہور پیغمبروں سے ہوتا ہے لہٰذا پیغمبروں سے سحر اور جادو دور رکھنے کے علاوہ خداوند نے بابل میں امتیاز دکھانے کیلئے یہ ہاروت و ماروت دونوں فرشتے بھیجے جو کوئی جادو سیکھنے کیلئے ان کے پاس جاتا ہے پہلے وہ اس شخص پر جادو کے نقصانات اس کے مضرات مادی اور روحانیت کے نقطہ نظر سے آگاہ کرتے ہیں اور اگر کوئی اس کے باوجود بھی بضد ہوتا ہے کہ اسے جادو سکھایا جائے تو پھر وہ اسے سکھاتے ہیں گویا یہ دونوں فرشتے ہاروت و ماروت لوگوں کیلئے جادو کے خلاف ایک حجت اور دلیل ہیں۔ یہاں تک کہنے کے بعد جب وہ داستان گو خاموش ہوا تو وہ شخص جو داستان گو سے بحث کر رہا تھا تھوڑی دیر خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر اس نے غور سے اس داستان گو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اب تم نے مجھے اپنی گفتگو سے مطمئن کر دیا ہے خداوند نے واقعی حجت کے لئے دو فرشتے ہاروت و ماروت نازل کئے اے داستان گو اگر میری زندگی نے ساتھ دیا اور مجھے وقت ملا تو میں ضرور بابل جاؤں گا اور کنوئیں میں قیام کرنے والے ان دونوں فرشتوں ہاروت و ماروت کی حقیقت کا جائزہ لوں گا۔ اس کے ساتھ ہی وہ داستان گو اپنی جگہ سے اٹھ کر سرائے میں اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا اس کے گرد جمع

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہونے والے لوگ بھی وہاں سے اٹھ گئے تھے۔ عارب اور بنیطہ دونوں وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں آکر بیٹھے اسی وقت عزازیل ان کے کمرے میں داخل ہوا عارب اور بنیطہ عزازیل کو دیکھ دنگ رہ گئے ان کے چہروں پر حیرت کے ساتھ خوشی بھی نمایاں تھی کیونکہ عزازیل کے پیچھے پیچھے یوسا بھی اس کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

یوسا کو عزازیل کے ساتھ اپنے کمرے میں دیکھتے ہی بنیطہ کی خوشیوں اس کے اطمینان اور مسرتوں کی کوئی انتہا نہ رہی انہیں خوشیوں بھرے جذبات میں وہ تقریباً" پھلانگتی ہوئی مسہری سے اٹھی اور بھاگ کر عزازیل کے پیچھے یوسا سے لپٹ گئی تھی لیکن جلد ہی بنیطہ یوسا سے علیحدہ ہو گئی تھی اس لئے کہ جس طرح کی بنیطہ کی طرف سے گرم جوشی اور والہانہ پن تھا ایسے جذبات کا اظہار یوسا کی طرف سے نہ کیا گیا تھا۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے بنیطہ کسی قدر پریشان اور افسردہ حال سی ہو گئی تھی وہ بڑے عجیب سے انداز میں کبھی یوسا اور کبھی عزازیل کی طرف دیکھنے لگی تھی۔ اسی وقت عارب بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اور یوسا کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے یوسا اس وقت اس کمرے میں میں اپنے آقا عزازیل کے ساتھ تمہیں خوش آمدید کہتا ہوں گو تم نے ہماری طرف پلٹنے میں بہت دیر کر دی بہرحال تمہارا یہ اقدام خوش آئند ہے کہ تم پھر ہمارے گروہ میں داخل ہو گئی ہو اس لئے کہ اپنے گروہ اور اپنے ریوڑ سے بھٹکا ہوا میمنا اس وقت ہی محفوظ اور مامون سمجھا جاتا ہے جب وہ دوبارہ اپنے ریوڑ میں لوٹ آتا ہے لہٰذا ہم بھی تمہیں واپس آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔

یوسا نے عارب کی اس گفتگو کا بھی کوئی جواب نہ دیا تھا لہٰذا بنیطہ کی طرح وہ بھی پریشان حال ہو کر باری باری کبھی یوسا اور کبھی عزازیل کی طرف دیکھنے لگا تھا عزازیل تھوڑی دیر تک عارب اور بنیطہ دونوں میاں بیوی کی اس کیفیت سے لطف اندوز ہوتا رہا پھر اس نے کمرے کے اندر ایک خوشکن قہقہہ لگایا اس کے بعد وہ یوسا کے ساتھ کمرے کی سامنے والی نشستوں پر بیٹھتے ہوئے
عارب اور بنیطہ تم بھی بیٹھ جاؤ میں تم پر ایک انکشاف کرتا ہوں۔ عارف اور بنیطہ اس موقع پر پریشانی اور بدحواسی کا شکار ہو کر عزازیل کے کہنے پر فوراً" اس کے سامنے بیٹھ گئے پھر عزازیل نے انہیں مخاطب کیا اور کہنے لگا۔

سنو عارب اور بنیطہ یہ لڑکی جسے تم یوسا سمجھ رہے ہو درحقیقت یہ یوسا نہیں ہے یہ وہ کیسم ہے جس کا میں نے تم سے ذکر کیا تھا تمہیں یاد ہو گا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ میں نے دو لڑکیاں تیار کی ہیں ایک کیسم اور ایک سوریان یہ کیسم ہے جو یوسا کا کردار ادا کرے گی اور یوناف اور یوسا کے ساتھ رہ کر میرے پھیلائے ہوئے جال میں انہیں پھنسانے کی کوشش کرے گی عزازیل کے اس انکشاف پر عارب اور بنیطہ دونوں حیران و پریشان ہو گئے پھر ان کے چہروں پر خوشی سی چھا گئی انہوں نے خوش کن الفاظ کا استعمال بنیطہ کرتے ہوئے کیسم کا اس کمرے میں استقبال کیا پھر عارب نے عزازیل کو مخاطب کر کے کہا۔

اے آقا کیا آپ ہمیں اس کیسم کا اصل روپ نہ دکھائیں گے تاکہ کبھی ہمیں اس کا سامنا ہو جائے تو ہم اسے پہچان سکیں۔ اس کے جواب میں عزازیل نے ایک خاص انداز میں اپنے پہلو میں بیٹھی ہوئی کیسم کی طرف اشارہ کیا وہ فوراً" اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائی اور دوسرے ہی لمحے وہ ان کے سامنے اپنے اصل روپ میں تھی۔ عارب اور بنیطہ تھوڑی دیر تک اسے غور سے دیکھتے رہے۔ اس کے بعد عزازیل کے اشارے پر کیسم حرکت میں آئی اور اس نے فوراً" اپنا حلیہ جسمانی ساخت اور قد کاٹھ بدل لیا تھا اس پر عارب پھر بولا اور کہنے لگا اے آقا آپ کیسم کو تو ہم سے متعارف کروا چکے ہیں سوریان کو بھی لے آتے تاکہ ہم اسے بھی دیکھ لیتے اس پر عزازیل کہنے لگا سوریان کا تعلق تم سے زیادہ نہیں رہے گا۔ اس لئے کہ وہ ابلیکا کا کردار ادا کرے گی تاہم کبھی ضرورت پیش آئی تو اسے بھی تم سے متعارف کروا دوں گا میں کیسم کے ساتھ تمہاری طرف صرف اس لئے آیا ہوں کہ تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کیسم، یوناف اور یوسا کے خلاف حرکت میں آنے لگی ہے لہٰذا تمہیں آگاہ ہونا چاہئے کہ ہم یوناف اور یوسا کو کیسم کے ذریعے جال میں پھنسانے کی ابتدا کر چکے ہیں اب میں کیسم کے ساتھ یہاں سے رخصت ہوتا ہوں تاکہ یہ اپنے کام کی ابتدا کر سکے اور میں اس کی راہنمائی کر سکوں اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں عزازیل اور کیسم اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور اس کمرے سے وہ غائب ہو گئے تھے۔

O

اپنے لشکر کے ساتھ چند ماہ تک سمرقند میں قیام کرنے کے بعد کوروش نے وہاں سے کوچ کیا اب وہ یہ ارادہ رکھتا تھا کہ مشرق کی طرف بڑھے گا اور وسیع علاقوں کی فتوحات کر کے اپنی مملکت کو وسیع کرے گا اس مقصد کیلئے وہ اپنے لشکر کے ساتھ ان قافلوں کے راستوں پر مشرق کی طرف چل پڑا جو دریائے آمو کے ساتھ ساتھ سرخ مٹی کے پہاڑوں کی طرف بڑھ رہے تھے اور تنگ و تاریک گھاٹیوں سے گزر کر ایسی بلندیوں کی طرف جاتے تھے جہاں آدم نہ آدم زاد تھا بلکہ سربفلک پہاڑوں پر چڑھ کر قافلے اور کارواں ایسی بلندیوں پر پہنچ جاتے تھے جہاں چوٹیاں بادلوں سے ڈھکی رہتی تھیں بہرحال انہیں راستوں پر سفر کرتے ہوئے دریائے آمو کے کنارے کنارے کوروش اپنے لشکر کے ساتھ مشرق کی طرف بڑھنے لگا تھا۔

پیچ و خم کھاتی اس شاہراہ پر لشکر نے سفر جاری رکھا کوروش اور لشکر میں سے کسی کو خبر نہ تھی کہ راستے کدھر کی طرف جاتے ہیں دو روز تک لگاتار سفر کرنے کے بعد وہ عمودی چڑھائی چڑھ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

رہے تھے ان کے سامنے اب دریا کی ایک آبشار شور مچاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور اس کی آواز پلٹ کر کچھ ایسے سنائی دے رہی تھی جیسے غراتے ہوئے درندے کسی پر حملہ آور ہونے کو تیاری کر رہے ہوں۔ غروب آفتاب کے وقت جب ہوا چلنی بند ہو گئی تو مشرق کی طرف جانے والی وہ شاہراہ کوہستانی بلندیوں سے نیچے جانے لگی تھی کوہستانی سلسلے کے ختم ہونے پر مشرق کی سمت جانے والا راستہ دو حصوں میں بٹ جاتا تھا ایک راستہ اس آبشار کی طرف نکلتا تھا جو ان علاقوں میں شور مچا رہی تھی اور دوسرا دائیں جانب کو مڑ جاتا تھا کوروش کے لشکر میں جو کلدانی راہنما تھا انہوں نے کوروش کو مشورہ دیا کہ ہمیں اس راستے پر بڑھنا ہوگا جو دائیں جانب جاتا ہے کیونکہ سورج غروب ہو رہا تھا اور رات وارد ہونے والی تھی اور ان وادیوں کے اندر کوروش نے اپنے لشکر کو خیمہ زن ہونے کا حکم دے دیا تھا۔

کوروش کے حکم پر آناً "فاناً" لشکر نے وہاں پڑاؤ کر لیا خیمے نصب کر دیئے گئے اور لشکر کیلئے کھانا تیار کیا جانے لگا۔ اس وقت جب کہ یوناف اور بیوسا کا خیمہ نصب کر دیا گیا عزازیل کیمم کے ساتھ ایک بزرگ کی صورت سے ان کے خیمے کے سامنے نمودار ہوا اور کیمم کو مخاطب کر کے کہنے لگا وہ سامنے والا خیمہ یوناف اور بیوسا کا ہے اب تم بغیر کسی جھجک بغیر کسی خوف و ڈر کے آگے بڑھو اور ان دونوں کے خیمے میں چلی جاؤ اس موقع پر کیمم نے عجیب سے انداز میں عزازیل کی طرف دیکھا عزازیل نے پھر اس کی ہمت بڑھاتے ہوئے کہا تمہیں خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے تم جاؤ خیمے میں داخل ہو جاؤ اور یوناف اور بیوسا کے خلاف اپنے کام کی ابتدا کر دو۔ عزازیل کے ان الفاظ پر شاید کیمم کا حوصلہ بڑھ گیا تھا لہٰذا وہ خیمے کی طرف بڑھی۔ اسی وقت عزازیل اپنی سحری قوتوں کو حرکت میں لایا اور وہ وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔ جبکہ کیمم کسی قسم کی پریشانی اور خدشے کا اظہار کئے بغیر آگے بڑھی اور یوناف اور بیوسا کے خیمے میں داخل ہو گئی تھی۔

حسین کیمم جب یوناف اور بیوسا کے خیمے کا پردہ اٹھا کر خیمے میں داخل ہوئی تو اس نے دیکھا یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی خیمے کے وسط میں بیٹھے تھے۔ ان دونوں کے درمیان مٹی کی بنی ہوئی ایک چھوٹی سی انگیٹھی رکھی تھی جس میں آگ جل رہی تھی اور وہ دونوں اس پر ہاتھ پھیلائے اپنے آپکو گرم رکھنے کی کوشش کر رہے تھے باہر برف سے ڈھکی ہوئی کوہستانی چوٹیوں کی طرف سے آتی ہوئی ہوائیں ہر چیز کو جما کر رکھ رہی تھیں جونہی یوناف اور بیوسا کی نگاہ خیمے کے دروازے کے قریب کھڑی کیمم پر پڑی وہ دونوں دنگ رہ گئے یوناف حیرت اور تعجب میں کبھی کیمم اور کبھی بیوسا کی طرف دیکھتا تھا بیوسا بھی کیمم کو دیکھ کر حیرت زدہ سی ہو گئی تھی ایک دفعہ اس نے اپنے سراپا کا جائزہ لیا پھر وہ عجیب سے انداز میں کیمم کو دیکھتی ہی رہ گئی تھی کیمم کو شکل و صورت جسمانی ساخت

چہرے مہرے اور جسم کی ہر اشیاء میں اپنے جیسا پا کر بیوسا کے نکہتِ لالہ و گل چہرے پر قربتوں کے کنول عکس جمال رقص کرنے لگے تھے اسکی حسین نیلی نیلی آنکھوں کی روشنی میں کیف و مستی کا وفود عود کر آیا تھا۔ اس کے رنگین رس بھرے ہونٹوں پر شباب اور جمال سے لبریز صبح طرب جیسے جذبے کروٹیں لیتی ترنگ کی طرح ہو گئے تھے۔

تھوڑی دیر تک خیمے کے دروازے کے پاس کیمم رعنائی اور فکر و خیال طلسم جاوداں اور آوارہ تبسم کی طرح کھڑی یوناف اور بیوسا کی طرف دیکھتی رہی دوسری طرف یوناف اور بیوسا کی بھی یہی حالت تھی وہ بھی ایسے ہی جذبوں سے لبریز اس کی طرف دیکھتے جا رہے تھے۔ وہ دونوں میاں بیوی نہ سمجھ رہے تھے کہ یہ لڑکی آنے والے دنوں میں ان کے لئے نفرت کا بارود آگ اور خون بھرا راستہ عذاب الیم مہیت تصویر روح کی تشنگی اور سراب مسلسل ہی ثابت ہو سکتی ہے تھوڑی دیر تک ایسا ہی سماں رہا پھر یوناف بولا اور کیمم کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے نامعلوم اور اجنبی لڑکی میں نہیں جانتا تو کون ہے کہاں سے آئی ہے لیکن تیرے آنے سے ہم دونوں میاں بیوی کی کیفیت عجیب ہو گئی ہے دیکھ میرا نام یوناف ہے اور میرے سامنے جو لڑکی بیٹھی ہے میری بیوی ہے اسکا نام بیوسا ہے تم شکل و صورت جسمانی ساخت میں کچھ اس طرح میری بیوی سے ملتی جلتی ہو کہ اگر دونوں کو ایک جیسے کپڑے پہنا دیئے جائیں تو بیوسا کے شوہر کی حیثیت سے میں تم دونوں میں تمیز نہ کر سکوں بتاؤ تم کون ہو کہاں سے آئی ہو اور ان ویران کوہستانوں میں ہمارے پاس آنے سے تمہارا کیا مقصد اور مدعا ہے اس پر کیمم پہلی بار بولی اور کہنے لگی۔

اگر تم دونوں میاں بیوی مجھے اپنے پاس بیٹھنے کی اجازت دو تو میں تم سے کچھ کہوں اس پر یوناف نے سوالیہ سے انداز میں بیوسا کی طرف دیکھا دونوں میاں بیوی نے نگاہوں ہی نگاہوں میں کوئی فیصلہ کیا پھر بیوسا کیمم کو مخاطب کر کے بولی اور کہنے لگی تم بلا جھجک آگے بڑھو ہمارے پاس آؤ اور کچھ کہو تم کون ہو اور ہم سے کیا چاہتی ہو۔ اس پر کیمم آگے بڑھی اور بیوسا کے پہلو میں آگ کے پاس بیٹھ گئی تھی تھوڑی دیر تک خیمے میں خاموشی پھیلی رہی پھر کیمم بولی اور ان دونوں کو مخاطب کر کے وہ کہہ رہی تھی۔

تم دونوں میاں بیوی کا پہلا سوال مجھ سے یہ ہے کہ میں کون ہوں اور اس سوال کیلئے میرا جواب یہ ہے کہ میں بیوسا کی ہمزاد ہوں اس لئے کہ دو سگی بہنیں بھی اگر ہم شکل ہوں گی تو ان میں کوئی نہ کوئی فرق ان میں کوئی امتیاز ضرور ہو گا یہ صرف ہمزاد ہی ہیں جو ایک دوسرے سے اس طرح کی مشابہت رکھتے ہیں لہٰذا تمہارے پہلے سوال کا جواب کچھ یہ ہے کہ میں بیوسا کی ہمزاد ہوں تم دونوں کا دوسرا سوال یہ ہے کہ میں کہاں سے آئی ہوں اور اس کیلئے میرا جواب یہ ہے کہ میں تب

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سے ہوں کہ جب سے یوسا خداوند قدوس کی پیدا کردہ اس کائنات کے اندر اپنی زندگی کے دن گزار رہی ہے میں جانتی ہوں کہ تم دونوں انسانوں کے جدامجد کے دور سے ہو اور میں بھی تب ہی سے اس کائنات میں دن گزارتی چلی آ رہی ہوں میں کھوئے کھوئے پردیسی پرندوں کی طرح شوریدہ بخت اور ماضی کی یادوں سے لپٹ کر وقت گزارتی رہی خزاں کے گیت میرے حسن و شگفتہ کو بگاڑتے رہے ویران ویران تنہا تنہا جذبے میرے جمال درخشاں پر دل کی ویرانیاں طاری کرتے رہے اور میری زندگی ان حالات میں ویران خلوتوں خون میں تر راہ گزر کی صورت گزرتی رہی میرا ہر سانس کرب آلود اور ہر نفس ایک کراہ بن کر رہ گیا تھا میں مرجانے کی حسرت صبح و شام اپنے دل میں لئے اپنی امیدوں کے گھر کے متلاشی رہی مجھے کسی ایسے شخص کی تلاش تھی جس کے ساتھ رہ کر میں اپنی زندگی امن و سکون محبت عزت عفت عصمت اور عظمت کے ساتھ گزار سکوں لیکن افسوس مجھے میرا معیار اور میری امیدوں کے گوہر نصیب ہوئے یہاں تک کہنے کے بعد کیسم تھوڑی دیر کیلئے رکی اور اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہی تھی

اپنی زندگی کے حالات سناتے ہوئے میں تم دونوں پر یہ بھی انکشاف کروں کہ جس طرح تم دونوں کے ناسوت پر لاحوت کا عمل ہے ایسے ہی میرے ناسوت پر بھی لاحوت کا عمل ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ میں اس یوسا کی ہمزاد ہوں اور جو عمل کسی انسان کے ناسوت پر ہوتا ہے وہی عمل اس کے ہمزاد پر بھی ہو جاتا ہے لہٰذا تم دونوں کی طرف میں بھی شبیہ اول سے سرگرداں چلی آ رہی ہوں اور جو مرئی قوتیں اس وقت یوسا کے پاس ہیں وہ میرے پاس بھی ہیں اور انہی قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے میں انسان کی دست و برد سے محفوظ چلی آ رہی ہوں۔ جو قوتیں یوسا کے پاس ہیں یہ مجھے بھی اس کے ہمزاد کی حیثیت سے ورثے میں ملی تھیں لیکن تم جانتے ہو کہ ہمزاد ایک ماورائی قوت ہوتی ہے لیکن جب میں نے ایک ہمزاد کی حیثیت سے یہ مجسم زندگی بسر کرنا شروع کی تو مجھے یوسا کی ساری قوتیں ورثے کی حیثیت میں مل چکی تھی لیکن یہ جسم اختیار کرنے کے بعد میں نے اپنے طور پر بھی کچھ علوم سیکھے اور میں تم سے یہ کہہ سکتی ہوں کہ میں ان قوتوں کے ساتھ ساتھ جو یوسا کے پاس ہیں ایک بہترین اور عمدہ ستارہ شناس بھی ہوں یہ انکشاف میں تم دونوں پر کر رہی ہوں اور اس ستارہ شناسی کو میں تمہاری بہتری کیلئے بھی استعمال کر سکتی ہوں۔

میرے اس علم میری اس مہارت کا ذکر تم کسی اور سے نہ کرنا۔ ستارہ شناسی کا یہ علم میں نے یونان کی سرزمینوں سے سیکھا تم لوگ ضرور جانتے ہو گے کے ستارہ شناسی کی ابتدا خداوند قدوس کے رسول ادریس سے شروع ہوا تھا ادریس نے اپنے ان علوم کی تشہیر کیلئے اپنے شاگردوں کو دنیا کے مختلف حصوں کی طرف روانہ کیا تھا اپنے ایک شاگرد کو انہوں نے یونان کی سرزمین کی طرف بھی بھیجا تھا اور اس شاگرد نے لوگوں کو ستارہ شناسی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ستارہ شناسی کے سارے طریقے اور اقوام یونان کے کوہستانی سلسلے کے اندر غاروں کی دیواروں پر کندہ کر دیئے تھے لہٰذا جب طوفان نوح کے بعد ہر چیز مٹ گئی تو پھر غاروں پر کندہ کئے ہوئے اقوال اور اصول ویسے کے ویسے ہی رہے اور ان ہی سے آنے والے لوگوں نے ستارہ شناسی کے علوم سیکھے۔ یوں میں نے یہ علوم بھی یونان کی سرزمین سے سیکھے۔

یہ علوم سیکھے ہوئے مجھے کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا کیونکہ پہلے تو میں یونہی اپنے سکون اور گوہر کی تلاش میں دنیا کے اندر سرگرداں رہی اور میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا تھا کہ آخر اپنے مقصد کو پانے کیلئے مجھے کیا کرنا چاہئے ستارہ شناسی کا علم سیکھنے کے بعد میں اس کو حرکت میں لائی اور اس کے ذریعے میری یہ کوشش تھی کہ مجھے یہ سکون کہاں اور کس طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ اس ستارہ شناسی کی مدد سے میں نے یہ جانا کہ یہ سکون مجھے تم دونوں کے پاس مل سکتا ہے۔ اپنے ان خیالات کی تائید کیلئے میں یونان میں ڈلفی مندر کے ستارہ شناسوں کے پاس بھی گئی انہوں نے بھی میرے احوال دیکھتے ہوئے مجھے بتایا کہ تمہیں سکون یوناف نام کے جوان کے پاس ہی مل سکتا ہے لہٰذا اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے میں تم دونوں کی تلاش میں نکلی اور یہاں مشرق کوہستانی سلسلوں میں تم دونوں کے پاس آ گئی ہوں۔ اب یہ تم دونوں پر منحصر ہے کہ چاہے تو مجھے دھکے دے کر اپنے خیمے سے نکال باہر کرو چاہے تو مجھے اپنے ساتھ رکھتے ہوئے عزت اور عظمت عطا کر دو۔ یہاں تک کہنے کے بعد کیسم خاموش ہو گئی تھی۔ یوسا نے اس کی ساری گفتگو کو بڑے غور اور انہماک کے ساتھ سنا پھر جب کیسم خاموش ہوئی تب اس نے اسے مخاطب کر کے کہا۔ ”چناں‘ پہیلیوں ناقابل فہم انداز میں گفتگو نہ کرو کھل کر کہو تم کیا کہنا چاہتی ہو میں تمہاری اس بات کو تسلیم کر لیتی ہوں کہ تم میری ہمزاد ہو پر تمہارا ہمارے پاس آنے کا کیا مدعا ہے یہ تم نے ابھی تک صحیح طور پر واضح نہیں کیا یوسا کی اس گفتگو پر کیسم کھل کر کہنے لگی سنو یوسا میری بہن میں چاہتی ہوں کہ تمہاری طرح میں بھی یوناف کی ساتھی بن جاؤں اور جس طرح تم ایک بیوی کی حیثیت سے اس کی خدمت کر رہی ہو ایسے میں بھی اس کی زندگی بھر کی ساتھی بن کر رہوں اس طرح ہم تینوں مل کر خوش کن اور پرسکون زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ یوناف نے فوراً“ کیسم کی بات اچک لی اور کہنے لگا۔

یہ ہرگز نہیں ہو سکتا یوں سمجھو کہ یہ ناممکن ہے اس پر کیسم بولی اور کہنے لگی یہ مشکل اور ناممکن تو نہیں ہے اس لئے کہ ایک مرد ایک وقت میں کئی بیویاں رکھ سکتا ہے اسی طرح آپ مجھے اور یوسا دونوں کو بیوی کی حیثیت سے رکھ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ آپ ایسا کرنا پسند کریں اس پر یوناف فوراً“ تلخی سے کہنے لگا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سنو کیسم مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ تم بیوسا کی ہمزاد ہو میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ
بیوسا میری بیوی ہے اس کے بغیر میں ادھورا ہوں اس کے بغیر میں رہ بھی نہیں سکتا اس لئے کہ مجھے
اس کی ضرورت ہے ان الفاظ کو تم یوں کہہ سکتی ہو کہ مجھے بیوسا کی اور بیوسا کو میری ضرورت ہے
دونوں ایک دوسرے کیلئے لازم و ملزوم ہیں اگر اس شراکت داری اس رشتے اس تعلق اور اس
رفاقت میں ہم تمہیں بھی شامل کرلیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم پہلے جیسے نہ رہیں گے اور ہماری
زندگی کی ساری خوشی اور خوشگواری جاتی رہے گی اور میں ایسا ہرگز پسند نہ کروں گا للٰہذا میں تمہیں
مخلصانہ مشورہ دوں گا کہ تم میرے علاوہ کسی اور کو اپنی زدگی کا ساتھی بنا کر خوشحال زندگی بسر کرو
ہو۔

یوناف کا یہ خشک جواب سن کر کیسم کے چہرے پر جہاں تھوڑی دیر پہلے سرحدی گھواروں کے
نغمے رقص کر رہے تھے وہاں اب تشنگی کا فریب دکھائی دینے لگا تھا اس کی آنکھوں کے اندر جہاں
تھوڑی دیر قبل امیدوں کے گوہر چمک رہے تھے وہاں اب سیراب مسلسل دیکھا جا سکتا تھا اس کے
چہرے پر اس کی کیفیت اس کی آنکھوں کے دکھ سے اس کے ذہن کی گہرائیوں سے اٹھتا کرب اور اس
میں برپا ہوتا شکست و ریخت کا طویل سلسلہ بخوبی دیکھا جا سکتا تھا تھوڑی دیر تک ایسی ہی کیفیت میں
ڈوبی خاموش رہ کر کیسم کچھ سوچتی رہی پھر اس نے بھاری پلکوں والی اپنی موٹی موٹی نیلی نگاہوں کو اوپر
اٹھایا اور باری باری غور سے یوناف اور بیوسا کی طرف دیکھا پھر وہ خون کے بہتے ان گنت نالوں کے
شور جیسی افسردہ آواز میں کہنے لگی۔

سنو یوناف اور بیوسا قدرت اگر مجھے تمہارے ہی حوالے کر رہی ہے تو میرے معاملے میں
اس ظلم اور ستم ظریفی کا مظاہرہ نہ کرو ابر کا چھوٹا سا ایک ٹکڑا بے کنار صحرا کی پیاس بجھا سکتا ہے
میں بھی محبت کی تشنہ اور سکون اور اپنایت کی پیاسی ہوں اور یہ امید لے کر تمہارے پاس آئی ہوں
کہ تم میری تشنگی کی سیرابی اور میری خواہشوں کی تکمیل کا سامان کروگے مجھے تم دونوں سے قطعاً
امید نہ تھی کہ تم مجھے مایوس کرکے اور دھکے دیکر اپنے ہاں سے نکال دوگے کیسم کی اس گفتگو کا
جواب یوناف دینا ہی چاہتا تھا کہ بیوسا پہلے ہی بولی اور کہنے لگی۔

سنو کیسم میں ہوس پرست اور تنگ دل لڑکیوں میں سے نہیں ہوں تمہیں شاید خبر نہ ہوگی
میں یوناف سے بے پناہ محبت کرتی ہوں ان کے بغیر جینے کا تصور بھی میں ذہن میں نہیں لا سکتی لیکن
ساتھ ہی ساتھ میں ان کا احترام اور اس قدر عزت کرتی ہوں کہ اگر یہ میرے علاوہ کسی دوسری لڑکی
سے شادی کرنا چاہیں تو میں ان کے خلاف کوئی آواز نہیں اٹھاؤں گی اس لئے کہ ان کا سکون
سکون اور ان کی خوشی میری خوشی ہے میں اپنی جان اپنے جسم اور اپنی ذات کی ہر شے ان کے
وقف اور قربان کرچکی ہوں چونکہ یوناف تمہارے ساتھ شادی کرنے سے انکار کرچکے ہیں للٰہذا میں
انہیں اس پر آمادہ اور مجبور بھی نہیں کرسکتی ہاں تم چونکہ بڑی امیدیں اور بڑی خواہشیں لیکر ہمارے
پاس آئی ہو للٰہذا میں تمہارے لئے یہ کرسکتی ہوں کہ تم ہمارے ساتھ ہی رہو اور یہاں رہتے ہوئے
تمہیں پوری اجازت ہوگی کہ تم میرے شوہر کو اپنی طرف مائل کرسکتی ہو۔ چاہے یہ کام تم محبت
چاہے کسی اور طریقے سے لو اگر یہاں رہتے ہوئے تم یوناف کو اپنی طرف مائل کرسکو اور انہیں
آمادہ کرلو کہ یہ تمہارے ساتھ شادی کرلیں تو پھر کوئی بھی میرے سمیت اس شادی میں رکاوٹ نہ
بنے گا۔

بیوسا کی یہ گفتگو سننے کے بعد کیسم کے چہرے پر ان گنت خوشیاں اور بے پناہ مسکراہٹیں بکھر
گئی تھیں پھر وہ اپنے ان سارے جذبوں کو ضبط کرتے ہوئے دھیمی دھیمی مسکراہٹ میں بیوسا کو
مخاطب کرکے کہنے لگی میں تمہاری ممنون اور شکرگزار ہوں کہ تم مجھے اپنے اور اپنے شوہر کے ساتھ
رہنے کی اجازت دے رہی ہو پر اس اجازت کو عملی صورت میں تبدیل کرنے سے پہلے تم یوناف
سے تو پوچھو کہ کیا اسے بھی تمہاری یہ تجویز منظور ہے اس پر بیوسا پھر بولی اور کہنے لگی تم یوناف کا
کوئی فکر نہ کرو انہیں میں سنبھال لوں گی بیوسا کی گفتگو سن کر کیسم خوش ہوگئی تھی جبکہ یوناف
خاموش تھا گو وہ بیوسا کی گفتگو سے مطمئن اور متفق تھا اس وادی میں کوروش نے اپنے لشکر کے
ساتھ ایک روز تک قیام کیا۔ اس کے لشکریوں نے خوب ستا لیا جبکہ لشکر کے گھوڑے بھی پتھروں
کے بیچ و بیچ اگے ہوئے جنگلی پھول اور جڑی بوٹیاں کھا کر اور اپنا پیٹ بھر کے تازہ دم ہوگئے تھے۔

اس کے بعد کوروش نے اپنے لشکر کے ساتھ وہاں سے کوچ کیا۔ دریائے آمو کے کنارے
کنارے وہ آگے بڑھتا رہا یہاں تک کہ وہ اس وادی میں داخل ہوا جس کے کوہستانی سلسلے کے اوپر
عظیم معلم زرتشت کی قبر تھی اس قبر کے قریب وادی میں ذرا اونچائی پر ایک بہت بڑی بستی بھی تھی
جس کے اطراف میں ذرا فاصلے پر اور کئی چھوٹی چھوٹی بستیاں بھی تھیں کوروش نے جب وہاں پڑاؤ
کیا تو اس بڑی بستی کے لوگ اس کی لشکر گاہ کے گرد جمع ہوگئے اور ان کا استقبال کرنے کے ساتھ
ساتھ اپنی اطاعت کا بھی اظہار کرنے لگے تھے۔

باختر کی ان وادیوں میں اپنے لشکر کے ساتھ کوروش جب خیمہ زن ہو چکا تو زرتشت کی قبر کے
قریب تو شہر نما بڑی بستی تھی اس کے سرکردہ لوگ اس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کوروش کو
انہوں نے اپنی بستی میں مدعو کیا کوروش نے ان کی اس دعوت کو قبول کرلیا اور یوناف بیوسا کیسم اور
ہار بیگ کے علاوہ اپنی بیوی کے ساتھ ان کی بستی کی طرف گیا راستے میں جہاں جہاں سے وہ گزرتا
مقامی لوگ اس کیلئے سونے کے برتن لاتے اور اسے پیش کرتے اس بستی میں داخل ہونے کے بعد

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کوروش یہ دیکھ کر بے حد متاثر ہوا کہ وہ لوگ اپنے گھروں میں سب سونے کے برتن استعمال کرتے تھے کورش کو بتایا گیا کہ وہ کسی دوسری حکومت یا مذہبی مرکز کو خراج وغیرہ ادا نہیں کرتے اور کوروش نے یقین نہ کرنے کے انداز میں انہیں مخاطب کر کے پوچھا اگر تم لوگ کسی کو خراج ادا نہیں کرتے تو اس قدر سونا تم لوگ کیسے' کہاں سے اور کیوں نکالتے ہو اس پر ایک بوڑھا بولا کہنے لگا۔

اے بادشاہ! ہمارے ہاں ایک دریا ہے جس کا نام زرخشاں ہے یہ دریائے آمو میں گرتا ہے اور اپنے ساتھ کوہستانی سلسلوں سے سونا لاتا ہے اسی دریا سے ہم سونا حاصل کرتے ہیں یہ سونا چونکہ نرم ہے لہٰذا اس سے گھریلو استعمال کے برتن عمدہ بنتے ہیں اس کے علاوہ اس سونے سے ہندوستان میں وادی سندھ کے لوگوں کے ساتھ تجارتی لین دین بھی کرتے ہیں وہ ہم سے سونا حاصل کرتے ہیں اور بدلے میں ہمیں کپڑے اور کھانے پینے کی اشیاء فراہم کرتے ہیں اس بوڑھے کا جواب سن کر کوروش مطمئن ہو گیا۔

وہاں کے لوگوں کو اپنے زرگروں اور سناروں پر بڑا ناز تھا چنانچہ کوروش کو وہ اپنی بستی کے سب سے بڑے سنار کے پاس لائے کوروش' یوناف' بیوسا' کیسم ہاربیگ اور اپنی بیوی کے ساتھ جب اس سنار کے ذاتی کمرے میں داخل ہوا تو اس سنار نے کوروش اور اس کے ساتھیوں کو اپنے ہاتھوں سے بنایا ہوا سونے کا ایک گھوڑا دکھایا اس گھوڑے پر بڑی ریزہ کاری کی گئی تھی اور اس کی گردن کے بالوں اور مناسب دم کے ساتھ چھلانگ لگاتے دکھایا گیا تھا سونے کا وہ گھوڑا کوروش کے دل میں اتر گیا اور اس نے اس کی قیمت معلوم کی لیکن اس زرگر نے اس گھوڑے کو بیچنے سے معذوری ظاہر کی اور کہنے لگا کہ اس نے اس گھوڑے کو بنانے میں اپنے فن تک کو ختم کر دیا ہے لہٰذا اگر وہ خود دوبارہ اسے بنانا چاہے تو نہ بنا سکے لہٰذا وہ اسے بیچے گا نہیں۔

اس بستی اور اس کے نواح کا جائزہ لیتے ہوئے کوروش نے اندازہ لگایا کہ وہ لوگ یونانیوں اور کاسیوں سے بھی زیادہ خوش حال تھے۔ ان کے پاس کرزوس کے خزانوں سے بھی زیادہ سونے کے انبار تھے۔ وہ زرعی زمینوں میں ہل بھی چلاتے تھے اور کافی تعداد میں ان کے پاس ریوڑ بھی تھے۔ کوروش جب ان کے پاس رخصت ہو کر اپنے پڑاؤ کی طرف جانے لگا تو کچھ سرکردہ لوگ اس کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آنے والی شب کو زرتشت کی برسی ہے لہٰذا وہ بھی رات کے وقت برسی کے جشن میں شامل ہو کوروش نے رات کو ان کے جشن میں شامل ہونے کا وعدہ کیا۔ پھر اپنے پڑاؤ کی طرف چلا گیا تھا۔ اس رات مقامی سردار کوروش کو لینے آیا تاکہ وہ زرتشت کی برسی کے جشن میں شامل ہو۔ یوناف' بیوسا' کیسم ہاربیگ اور اپنی بیوی کے ساتھ کوروش ان کے ہمراہ ہو لیا جس وقت یہ لوگ کوہستانی سلسلے پر چڑھ رہے تھے اس وقت انہوں نے دیکھا کہ اس کوہستانی سلسلے کی چوٹیاں رات کو خوب چمک رہی تھیں جب وہ نزدیک گئے تو پتہ چلا کہ وہ چوٹیاں دراصل چونے کے پتھر کی تھیں جو چاند کی روشنی کے باعث رات کو خوب چمک رہی تھی چٹانیں کاٹ کر بنائی ہوئی سیڑھیاں چڑھنے کے بعد اس کوہستانی سلسلے کے اوپر گیا تو اس نے دیکھا سیاہ رنگ کے پتھروں سے وہاں زرتشت کی قبر بنی ہوئی تھی قریب ہی ایک بہت بڑا کمرہ تھا اس کے سامنے اس کے ماننے والے بیٹھے زرتشت کی مدح سرائی کر رہے تھے کوروش جب اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کے نزدیک ہوا تو کچھ سفید پوش عابدوں نے اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کا استقبال کیا کوروش خاموشی سے ان سفید پوش عابدوں میں جا کر بیٹھ گیا جو زرتشت کی قبر کے قریب بیٹھے ہلکی ہلکی دھنوں میں زرتشت کی مدح سرائی کر رہے تھے کافی دیر تک یہ سماں رہا رات گزرتی رہی قبر کے پاس بیٹھے سفید پوش عابد دھیمے دھیمے سازوں کے ساتھ گاتے رہے اور ان کے اطراف میں بیٹھے ہوئے ان گنت لوگ خاموشی سے سنتے رہے کبھی کبھی کوئی سفید پوش عابد اٹھتا اور اس آگ میں جا کر لکڑیاں ڈال دیتا تھا جو زرتشت کی قبر کے قریب جل رہی تھیں یوں ہی رات آہستہ آہستہ گزرتی رہی یہاں تک کہ پو پھٹنے لگی اور سورج نے پہاڑوں کے پیچھے سے آہستہ آہستہ آنکھ کھولی پھر شعلوں کی طرح چمکنے لگا ادھر چاند مغرب کی طرف جا چھپا اس موقع پر سفید پوش عابدوں نے بھی خاموشی اختیار کر لی جو انہوں نے گانا بند کر دیا تھا۔

پہاڑوں کے دامن میں آباد بستیوں اور دیہات پر اب سورج کی روشنی پھیل گئی لوگ جاگ اٹھے تھے بھیڑ بکریوں کے ریوڑ سبز پہاڑیوں پر چرنے لگے تھے جب زرتشت کو ماننے والے سفید پوش عابد خاموش ہو گئے تب کوروش نے انہیں مخاطب کر کے بولا چند سال پہلے زرتشت کو کچھ غیر ذمہ دار لوگوں نے قتل کر دیا تھا لہٰذا اس کے ماننے والے اس کی لاش اس دور دراز درے میں لے آئے کیونکہ وہ خود بھی بھاگ کر اسی طرف آ رہا تھا کوروش نے پھر اس سے پوچھا کیا تم اسے پیغمبر مانتے ہو وہ تھوڑی دیر سوچنے کے بعد بولا اور جواب میں کہنے لگا اے بادشاہ تمہارا کہنا درست ہے ہم اسے ایک معلم مانتے ہیں اس لئے کہ وہ ایک خدا کی بندگی اور عبادت کی دعوت دیتا ہے اور اس کی تعلیم سے روح کو تسکین اور اطمینان نصیب ہوتا ہے جب وہ جواب دے چکا اور خاموش ہوا تو کوروش تھوڑی دیر تک سوچتا رہا پھر دوبارہ اس نے اسے مخاطب کر کے پوچھا ابھی ابھی جو تم نے روح کا ذکر کیا ہے تو اس سے تمہاری مراد کیا ہے اس پر وہ شخ دوبارہ بولا اور کہنے لگا کہ وہ خدا بزرگ جس نے سورج کو زندگی کی حفاظت کیلئے مقرر کیا روح اسی خداوند کا ایک عطیہ ہے روح اس زندگی کی جان ہے جو ہر فرد میں ہے موت کے بعد روح کو نئی زندگی عطا ہوتی ہے اور وہ غیر فانی ہو جاتی ہے! اے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بادشاہ دنیا یوں ہی گزری رہے گی یہاں تک کہ ایک دن ایسا آئے گا جسے ہم حساب و کتاب کا دن کہ کر پکار سکتے ہیں اس روز ہر نیکی کرنے والے کو نیکی کی جزاء اور ہر برائی کرنے والے کو اس کی برائی کی سزا ملے گی اس روز ہر روح کو پل صراط سے گزرنا ہو گا اگر اعمال نیک افعال بد پر غالب رہ جائیں گے تو روح اس پل سے گزر کر نئی زندگی میں داخل ہو جائے گی اور اگر نیکیوں پر برائیاں غالب رہیں گی تو سزا کے طور پر آگ اس پر غالب کر دی جائے گی۔

اس زقع کا یہ جواب سن کر کوروش پھر تھوڑی دیر کیلئے خاموش رہا یہاں تک کہ پھر وہ بولا اور کہنے لگا اپنی گفتگو میں ابھی ابھی تم نے حیات بعد الموت کی بقا کا ذکر کیا ہے کیا تم میرے لئے اس پر کچھ روشنی ڈال سکتے ہو اس پر وہ زقع بولا اور کہنے لگا اس کا صحیح جواب تو ہمارا بڑا معلم آشیر ہی دے سکتا ہے اس پر کوروش نے پوچھا کہ آشیر کون ہے وہ کہاں رہتا ہے وہ زقع پھر کہنے لگا آشیر وہ شخص ہے جو براہِ راست زرتشت کے ساتھ رہا تھا دوسرے معنوں میں تم یوں کہہ سکتے ہو کہ یہ آشیر زرتشت کا ساتھی تھا اپنے آبائی شہر سے بھاگ کر جس وقت زرتشت ادھر آ رہا تھا تو آشیر بھی اس کے ساتھ تھا یہ اب بوڑھا ہو چکا ہے اور قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہے یہ ہماری پشت پر جو کمرہ بنا ہوا ہے اسی میں وہ رہتا ہے اس کے ساتھ ہی زقع نے اپنے قریب بیٹھے چند ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب اٹھ کر اس کمرے کی طرف چلے گئے تھے کوروش نے دیکھا جانے والے جوان تھوڑی دیر بعد اس کمرے سے نکلے وہ درختوں کی شاخوں سے بنے ہوئے ایک تخت پر ایک ضعیف العمر اور سفید آدمی کو بیٹھا کر لائے تھے لکڑیوں کی شاخوں کا بنا ہوا وہ تخت ان جوانوں نے کوروش کے قریب رکھ دیا وہ زقع پھر بولا لکڑی کی شاخوں سے بنے ہوئے تخت پر بیٹھے ہوئے بوڑھے کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا یہی آشیر ہے اور یہی وہ معتبر شخص ہے جو براہ راست زرتشت کے ساتھ رہا ہے کوروش تھوڑی دیر تک اسے دیکھتا رہا پھر اس نے اسے حیات بعد الموت کے فلسفہ کے متعلق سوال کیا کوروش کے اس سوال پر وہ بوڑھا اشیر تھوڑی دیر کچھ سوچتا رہا پھر وہ غور سے کوروش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

اے بادشاہ حیات بعد الموت پر ایمان اور آخرت کے عقیدے کو ماننے کے بعد ہی انسان انسان کہلا سکتا ہے اس لئے کہ جو شخص آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے ذہن میں کوئی بھی کام کرنے سے پہلے یہ خدشہ ضرور آئے گا کہ دنیا میں جو بھی وہ کام کرتا ہے اسے ایک نہ ایک روز کسی بالا و اعلیٰ ہستی کے سامنے جا کر اپنے سارے اعمال کا حساب کتاب دینا ہے لہٰذا وہ اپنے ہر کام میں محتاط رہتا ہے بدی کی طرف مائل نہیں ہوتا اور نیکی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے اس کے برخلاف انکار آخرت انسان کو غیر ذمہ دار بندہ نفس اور فریفتہ حیات دنیا بنا دیتا ہے جس کے بعد آدمی کا خدا کے آگے جھکنا اور اپنے نفس کی خواہشات پر اخلاقی پابندیاں برداشت کرنا ممکن نہیں رہتا

کوروش شاید اس بوڑھے آشیر کے جواب سے مطمئن ہو گیا تھا اس لئے کہ اس کے بعد وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا اور کوہستانی سلسلے کے جن راستوں سے ہوتا ہوا وہ اس چوٹی کی طرف آیا تھا ان ہی راستوں سے ہوتا ہوا وہ واپس اپنے پڑاؤ کی طرف چلا گیا تھا۔

اپنے لشکر کے ساتھ چند روز تک کوروش نے باختر کی ان وادیوں کے اندر قیام کئے رکھا قیام کے دوران اس نے ان علاقوں کی بہتری اور بھلائی کے لئے کام بھی کئے اس نے باختر کی وادیوں کو اپنی سلطنت میں شامل کرتے ہوئے اپنے صوبہ سندھ کا ایک حصہ قرار دے دیا اس کے بعد باختر کی وادیوں سے کوچ کرنے کے بعد واپس اپنے مرکزی شہر پارساگرد کی طرف چلا گیا تھا۔

پارساگرد میں قیام کے دوران ایک روز یوناف بھاگا بھاگا اس کمرے میں داخل ہوا جس میں بیوسا کیم بیٹھی ہوئی تھیں پھر جلدی جلدی یوناف بیوسا کو مخاطب کر کے کہنے لگا سنو بیوسا کوروش بابل پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کر چکا ہے وہ چاہتا ہے میں تم اور کیم لشکر کی روانگی سے پہلے ہی بابل کی طرف چلے جائیں اور وہاں رہ کر اسے مفید معلومات فراہم کرتے رہیں تاکہ ان کی روشنی میں وہ بابل پر حملہ آور ہو سکے ہمارے ساتھ کچھ مخبر بھی بابل شہر میں داخل ہوں گے جن کے ذریعے ہم بابل کی خبریں کوروش تک پہنچاتے رہیں گے سنو بیوسا ان مخبروں کا کوروش نے میرے ساتھ تعارف بھی کرا دیا گیا ہے یہ مخبر بھی بابل شہر میں ہمارے ساتھ رابطہ رکھیں گے اور انہی کے ذریعے بابل کی خبریں کوروش تک پہنچیں گی اس ساری گفتگو کے بعد بیوسا کوچ کی تیاریاں کرنے لگی تھی اس موقع پر کیم آہستہ آہستہ چلتے ہوئی یوناف کے قریب آئی اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگی آپ جانتے ہیں کہ بیوسا کی شرط کے مطابق میں گزشتہ کئی ماہ سے آپ دونوں کے ساتھ رہ رہی ہوں گو ابھی تک میں آپ کو اپنی طرف مائل کرنے اور منزل حاصل کرنے میں کامیاب نہیں رہی پھر بھی اس موقع پر میری یہ خواہش ہے کہ آپ دونوں میرے ساتھ ہی میرے محل میں چل کر رہیں میں آپ دونوں سے پہلے ہی بتا چکی ہوں کہ آپ دونوں ہی کی طرح میں جگہ جگہ قیام کرتے ہوئے زندگی کی طویل صدیاں گزارتی رہی ہوں اور آپ دونوں کی طرف آنے سے کچھ عرصہ پہلے میں نے اشیائے کوچک کی سرزمین میں دریائے مینڈر کے کنارے اپنی رہائش کیلئے ایک محل خریدا تھا یہ محل ان علاقوں کے قدیم بادشاہ میراس کی رہائش ہوا کرتا تھا میراس نام کے اس بادشاہ نے دریائے مینڈر کے کنارے ایک نیا شہر آباد کیا تھا اور اس شہر کا نام میراس ہی کے نام پر رکھا گیا تھا اور اس میراس شہر سے باہر بادشاہ نے اپنے لئے محل تعمیر کیا جس میں وہ خود اور بعد میں آنے والے چند بادشاہ قیام کرتے رہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میراس شہر کی مرکزیت ختم ہو گئی اور اس کی جگہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ساروس کو لیڈیا کی سلطنت کا مرکزی شہر قرار دے دیا گیا لیکن میں نے آپ دونوں کی طرف آنے تک اسی محل کے اندر قیام رکھا اور اب میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ دونوں میرے ساتھ محل میں چل کر رہیں تاکہ وہاں ہم تینوں مل کر خوشحال اور پرسکون زندگی بسر کریں۔ کیسم کی اس گفتگو کے جواب میں یوناف مسکراتے ہوئے کہنے لگا میں تمہاری اس پیشکش کو قبول کرتا ہوں لیکن ہم بابل کی تسخیر کے بعد تمہارے ساتھ وہاں چل کر رہیں گے۔ کیسم یوناف کا یہ جواب سن کر خوش ہو گئی تھی پھر بیوسا کی طرح وہاں سے کوچ کرنے کی تیاریاں کرنے لگی تھی تھوڑی دیر بعد تینوں اپنی سحری قوتوں کو حرکت میں لائے پھر وہ میدان سے بابل کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

جن دنوں یوناف بیوسا اور کیسم بابل شہر میں داخل ہوئے ان دنوں بابل میں نئے سال کی ابتدا کا جشن منایا جا رہا تھا اہل بابل کا یہ عقیدہ تھا کہ ہر سال کے آخر میں ان کے سب سے بڑے دیوتا مردوک کی رسمی موت واقع ہو جاتی تھی اور ہر سال کی ابتدا میں مردوک دیوتا کو نئی اور رسمی زندگی عطا کی جاتی تھی لہٰذا ہر سال کی ابتدا ہوتے وقت اپنے سب سے بڑے دیوتا مردوک کو نئی زندگی ملنے کی خوشی میں اہل بابل بھرپور طریقے سے جشن منایا کرتے تھے اس جشن کے سلسلے میں اہل بابل گروہ در گروہ بابل میں مردوک دیوتا کے سب سے بڑے مندر اساگیلا میں جمع ہوتے تھے وہاں وہ مردوک دیوتا کے بت کے سامنے سربسجود ہوتے اور نئے سال کیلئے اپنی بہتری اور بھلائیوں کی دعائیں کرتے تھے جس وقت یوناف بیوسا اور کیسم بابل شہر میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا جاتا تھا شہر میں جشن کا سماں اپنے عروج پر تھا۔

لوگ گروہ در گروہ مردوک دیوتا کے سامنے اپنی نذریں پیش کرتے دعائیں مانگتے اور دیوتا کی زیارت کرنے کیلئے اساگیلا کے مندر میں داخل ہو رہے تھے آہستہ آہستہ آگے بڑھتے ہوئے یوناف بیوسا اور کیسم جب اساگیلا کے معبد کے قریب گئے تو انہوں نے دیکھا ایک دم مندر کے اطراف میں جمع ہونے والے لوگوں کے اندر ایک ہل چل سی مچ گئی تھی اس لئے کہ بابل کے بادشاہ بنوتیہ کی شاہی بگھی اساگیلا کے مندر کی طرف آنے کی نوید پکاری جانے لگی تھی یوناف بیوسا اور کیسم بھی ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے کہ دیکھیں بادشاہ کے یہاں آنے سے اس جشن میں کیا سماں پیدا ہوتا ہے۔

تھوڑی دیر تک بادشاہ کی بگھی اساگیلا مندر کی بہت بڑی اور قدیم عمارت کی سیڑھیوں کے پاس آن کر رکی۔

بگھی کے اندر تین افراد سوار تھے ایک بابل کا بادشاہ بنوتیہ دوسرا اس کا بیٹا بل شعرا اور تیسری بنوتیہ کی بیٹی شمورہ تھی سب سے پہلے بنوتیہ بگھی سے اترا پھر باری باری اس کا بیٹا اور بیٹی بھی بگھی

سے باہر آئے تینوں پہلو بہ پہلو چلتے ہوئے اساگیلا مندر کی سیڑھیاں چڑھنے لگے تھے اساگیلا مندر کا سب سے بڑا پجاری زوریر ان تینوں کا استقبال کرنے کیلئے مندر کی سب سے اوپر والی سیڑھی پر ان کا منتظر تھا جب وہ تینوں اوپر آئے تو بڑے پجاری نے سر جھکا کر ان کا استقبال کیا پھر وہ ان تینوں کو اساگیلا مندر میں لے گیا تھا اس کے بعد تمام لوگ بھی مندر میں داخل ہونے لگے تھے ان لوگوں کے ساتھ یوناف بیوسا اور کیسم بھی اساگیلا کے مندر میں داخل ہوئے تھے۔

بابل کے بادشاہ بنوتیہ اس کے بیٹے اور بیٹی کے اساگیلا مندر میں داخل ہونے کے ساتھ ہی جشن کی رسومات اپنے عروج پر پہنچ گئی تھیں شہر کے اندر کیا عجیب سی ہل چل اور رونق کا سا سماں پیدا ہو گیا تھا بابل کے لوگ اپنے اہل و عیال کے ساتھ بازاروں اور سڑکوں پر نکل آئے تھے آزاد لوگوں اور غلاموں کے جلوس کھلے راستوں پر ہجوم کر آئے تھے شہر کے دور افتادہ محلے کوچہ اور سے لے کر جہاں کالتی کے شیروں کے مجسمے نصب تھے شہر کے سب سے بارونق علاقے لعنی اشتیار دروازے تک لوگوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا جو جشن منانے کیلئے اپنے گھروں سے باہر نکل آیا تھا عام حالات میں جب بادشاہ کی سواری بابل شہر کی گلیوں اور سڑکوں میں سے گزرتی تھی تو داغ شدہ غلاموں کو تاریک گلیوں میں کھڑا رہنے کا حکم ہوتا تھا آزاد لوگوں دیہاتیوں اور گلہ بانوں اور بار برداری کا کام کرنے والوں کو شاہراہ پر شاہی نگاہ بانوں کے پیچھے کھڑا رہنے کی اجازت ہوتی تھی اور ذرا اونچے طبقے کے لوگ دھات کا کام کرنے والے "نان بائی" قصائی اپنی اپنی گلیوں میں کھڑے ہوتے تھے۔ منشی تاجر آڑتیے اور انتظامیہ کے لوگ لکڑی کی بینچوں پر اور بعض دولت مند لوگ سائے بانوں کے نیچے کھڑے ہوتے تھے مکانوں کے چھجوں اور چھتوں پر شہر کے اشراف قسم قسم کے لباس زیب تن کئے آرام سے بیٹھے ہوئے تھے لیکن آج جشن کے موقع پر کسی کو کوئی پابندی نہیں ہر کوئی بغیر کسی امتیاز کے جشن میں حصہ لیتے ہوئے ہر جگہ جا سکتا تھا اور لوگوں کے اندر گھل مل سکتا تھا اس روز سب ہی لوگ اپنے گلوں میں موتیوں اور پھولوں کے ہار پہنے ہوئے تھے۔

جس وقت سال نو کا یہ جشن اپنے عروج پر تھا اور بابل کا بادشاہ بنوتیہ اپنے بیٹے بل شعرا اور بیٹی شمورہ اور بڑے پجاری زوریر کے ساتھ مندر میں بیٹھا ہوا تھا اس وقت بنوتیہ شمورہ اور بڑے پجاری زوریر کے ساتھ مندر میں بیٹھا ہوا تھا اس وقت بنوتیہ کا جاسوس اساگیلا مندر میں داخل ہوا بڑی تیزی سے وہ بنوتیہ کے پاس آیا اور رازداری میں کہنے لگا اے بادشاہ میں آپ سے علیحدگی میں کچھ کہنا چاہتا ہوں بنوتیہ نے تیز نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا میرے پاس میرے بیٹے بل شعر بیٹی شمورہ اور بڑے پجاری زوریر کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے اور ان سے میں کسی بھی چیز کا کوئی راز نہیں رکھتا تم جو کچھ کہنا چاہتے ہو ان کی موجودگی ہی میں کہو اس پر وہ جاسوس کہنے لگا اے بادشاہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

میں یہ بری خبر لے کر آیا ہوں کہ عیلامیوں کا بادشاہ کوروش بابل پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کر چکا ہے میں یہ بات بھی آپ کے گوش گزار کر دوں کہ اس کوروش کا باپ کمبوجیہ ایک معمولی قسم کا حکمران تھا اس کا بیٹا کوروش ان پڑھ ہے لیکن اس نے ایسی جان فشانی ایسی محنت سے کام کیا ہے جہاں اس کا باپ اور یہ خود پہلے پارس گرد کے حکمران ہوا کرتے تھے وہاں اس کوروش نے اپنی ہمت سے کام لیتے ہوئے اپنی سلطنت کو وسعت دی پہلے اس نے قوم ماد بادشاہ کے سپاہ سالار ہارپیگ کو اپنے ساتھ ملایا قوم ماد کے بادشاہ ازدھاک کے ساتھ اس کی جنگ ہوئی جس میں ازدھاک کو قیدی بنا لیا گیا اور قوم ماد کی حکومت پر اس کوروش نے قبضہ کر لیا اس طرح اس کی قوت میں اضافہ ہوا اپنے لشکر کی تعداد بڑھانے اور اسے مستحکم کرنے کے بعد اے بادشاہ یہ کوروش بابل کی سرحدوں سے گزرتا ہوا اشیائے کوچک میں لیڈیا کی سلطنت کی طرف بڑھا اس نے لیڈیا کی سلطنت کو اپنے سامنے زیرو مغلوب کیا اور اشیائے کوچک کے ساحل کے ساتھ ساتھ جس قدر آزاد قبائل اور خود مختار قبیلے تھے سب کو اس نے اپنا مطیع و فرمانبردار کر لیا اس نے یہاں تک انتہا نہیں کیا بلکہ اس کے بعد یہ بلخ کی طرف بڑھا بلخ کے بادشاہ گشتاسپ نے بھی اس کی اطاعت قبول کر لی۔

اے بادشاہ اس کوروش نے یہی تک انجام نہیں کیا سرما کا پورا موسم اس نے اپنے لشکر کے ساتھ گشتاسپ کے مرکزی شہر بلخ میں گزارا اس کے بعد دریائے آمو کو عبور کرنے کے بعد یہ سمرقند کی طرف بڑھا سمرقند پر جو آئے دن وحشی قبائل حملہ آور ہوتے رہتے تھے ان سب کا اس نے خاتمہ کر دیا سمرقند کے لوگوں نے کوروش کی اطاعت کر لی اور سمرقند کے گردو نواح کو مکمل طور پر اپنا فرمانبردار بنانے کے بعد اے بادشاہ کوروش مشرق میں باختر کی وادیوں میں بڑھا باختر کی ان وادیوں میں کوروش دریائے زرفشاں سے بھی آگے ان علاقوں تک گیا جہاں بلند کوہستانی سلسلوں کے اوپر زرتشت کو دفن کیا گیا تھا اس طرح باختریوں کو بھی دوسری سلطنتوں کی طرف کوروش نے اپنا زیرو مغلوب بنا کر رکھ لیا باختر میں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد کوروش اب اپنے لشکر کے ساتھ ہمدان لوٹ آیا ان دنوں وہ لشکر کے ساتھ ہمدان ہی میں قیام کئے ہوئے ہے لیکن ہمدان شہر اور اس کے لشکریوں کے اندر باقاعدہ طور پر یہ خبریں اٹھ رہی ہیں کہ کوروش اب بابل پر حملہ آور ہونے کا ارادہ رکھتا ہے اس لئے کہ بابل کے اطراف میں وہ ساری سلطنتوں کو پہلے ہی زیر کر چکا ہے میں یہاں یہ عرض کرنا بھول گیا ہوں کہ بابل کی ہمسایہ سلطنت عیلام دوبارہ آباد ہونا شروع ہو گئی ہے آشوریوں نے گو اس سلطنت کو تباہ برباد کر دیا تھا لیکن ایک شخص جو آپ کے باپ بخت نصر کے لشکر میں ایک ضارع ہوا کرتا تھا جس کا نام گوبارو ہے اس نے واپس جا کر عیلامیوں کے مرکزی شہر شوش کو دوبارہ آباد کر لیا ہے اور وہ عیلامی جو آشوریوں کے خوف سے ادھر ادھر بھاگ گئے تھے وہ پھر واپس عیلام کی حدود میں داخل ہونا شروع ہو گئے ہیں اور ایک طرح سے عیلامیوں کی سلطنت کو پھر اس نے آباد کر لیا ہے اس گوبارو کو جو اب قوم عیلام کا حکمران ہے کوروش نے کچھ اس طرح اپنے ساتھ ملایا ہے کہ گوبارو کی بیٹی سے کوروش نے شادی کر لی ہے اب یہ عیلامی بھی اس سلسلے میں کوروش کا ساتھ دے رہے ہیں اب ان علاقوں میں صرف بابل ہی کی سلطنت ایسی ہے جو کوروش کی مطیع اور فرمانبردار نہیں اور اب کوروش اس پر حملہ آور ہو کر اور اسے فتح کر کے اپنا مطیع بنانا چاہتا ہے یہاں تک کہنے کے بعد وہ جاسوس خاموش ہو گیا تھا یہ غیر معمولی خبر سن کر بڑے پجاری زریر اور بنونیہ کی بیٹی شورہ کے چہروں پر ہوائیاں اڑنے لگی تھیں تاہم بنونیہ کا بیٹا بل شعر اپنی جگہ پر مضبوط ارادے کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا بنونیہ بھی یہ خبر سن کر گہری سوچوں میں ڈوب گیا تھا تاہم اس موقع پر اس کا بیٹا بل شعر چھاتی تانتے ہوئے بولا اے میرے باپ اگر پارساگرد اور ہمدان کے بادشاہ کوروش بابل پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کر چکا ہے تو ہمارے لئے یہ نئی چیز نہیں اس سے پہلے اپنی تاریخ میں بابل بے شمار انقلاب اور زمانے کے تغیر دیکھ چکا ہے ان گنت حکمرانوں نے بابل پر حملہ آور ہو کر اسے اپنے سامنے زیر کرنے کی کوشش کی ان میں سے اکثر کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا جن کو عارضی طور پر کامیابی بھی ہوئی وہ بھی دائمی طور پر بابل پر قابض نہ رہ سکے اے میرے باپ ہم کوروش کا مقابلہ کریں گے اور اس پر ثابت کریں گے کہ بابل کے محافظ ابھی زندہ اور بیدار ہیں۔

اپنے بیٹے بل شعر کی یہ گفتگو سن کر بنونیہ نے اپنے آپ کو کافی حد تک سنبھال لیا اپنے چہرے پر اس نے ہلکی ہلکی مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے اپنے بیٹے کی طرف دیکھ کر کہا اے میرے بیٹے تو ٹھیک کہتا ہے اگر کوروش ہم پر حملہ آور ہوتا ہے تو ہم شہر سے نکل کر اس کا مقابلہ کریں گے اور اسے بتائیں گے کہ ہم ایسے کمزور نہیں کہ وہ جب اور جس وقت چاہے ہم پر چڑھ دوڑے پر اے میرے بیٹے یہ خبر کہ کوروش بابل پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کر چکا ہے اب فوراً شہر میں پھیل جائے گی اور لوگوں کے اندر بدحواسی اور افراتفری کا باعث بنے گی لوگوں کو اس صورتحال سے بچانے کی ایک تجویز ہے دیکھو میرے بیٹے اس سال نو کے جشن کے دوران ہی بلور کے پتھر پر میری طرف سے ایک تحریر لکھواؤ اور اس تحریر لکھی بلور کی لوح کو اساگیلہ کے مندر کے قریب نصب کرا دو تاکہ ہر کوئی دیکھے اور اسے صورت حال سے آگاہی ہو اور بلور کے کتبے کی تحریر پڑھ کر وہ افراتفری کا شکار نہ ہو بلکہ وہ اپنے حواس کو بحال رکھتے ہوئے عزم و ہمت کا مظاہرہ کرے اس پر بل شعر نے اپنے باپ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا اے میرے باپ بلور کی اس لوح پر کیا تحریر لکھائی چاہئے اس پر نبونیہ تھوڑی دیر تک خاموش رہا اس کی گردن جھکی رہی پھر وہ کہنے لگا کہ بلو کی اس لوح پر یہ تحریر لکھواؤ

بابل کے بادشاہ نبونیہ جو بابل کا حکمران ہونے کے ساتھ ساتھ بابل کا سب سے بڑا دینی پیشوا بھی ہے

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

وہ بابل کے سب سے بڑے مندر اساگیلہ میں بابل کے سب سے بڑے دیوتا مردوک کے سامنے بیٹھ کر یہ اعلان کرتا ہے کہ فارس کا بادشاہ کوروش میرے قدموں میں جھکے اس کا ملک میرے قبضے میں آجائے گا اور اس کی املاک میرے لئے مال غنیمت بن جائیں گی۔

نبونیہ کے یہ الفاظ سن کر اس کے بیٹے بل شعر کی چھاتی تن گئی تھی اور وہ اپنے باپ کو مخاطب کر کے کہنے لگا اے میرے باپ یہ بہترین الفاظ ہیں اور اس قابل ہیں کہ بلور کی لوح پر کندہ کر کے اساگیلہ کے مندر کے سامنے نصب کر دیا جائے تحریر کو پڑھ کے یقیناً" بابل کے لوگوں کے حوصلے جوان اور ان کی ہمتیں اپنے عروج پر آجائے گی نبونیہ کے ان الفاظ نے بڑے پجاری زریرا اور نبونیہ کی بیٹی شمورہ کی حالت بھی درست کر دی تھی اور وہ بھی اب مطمئن ہو کر جشن کی رسومات میں حصہ لینے لگے تھے اسی روز نبونیہ کے بیٹے بل شعر نے بلور کی ایک لوح کا انتظام کیا اس لوح پر نبونیہ کی بنائی ہوئی تحریر لکھوا کر اسے اساگیلہ کے مندر کے باہر نصب کر دیا گیا تھا۔

بابل شہر میں آناً" فاناً" یہ خبریں پھیل گئی تھیں کہ فارس کا بادشاہ کوروش بابل پر حملہ آور ہونے کا ارادہ رکھتا ہے سب سے پہلے یہ خبر اساگیلہ کے مندر کے گماشتوں اور پجاریوں میں پھیلی اس کے بعد یہ آڑھتی آرمینیوں تک جا پہنچی جو بندرگاہ میں روپے کا لین دین کرتے تھے یہ آڑھتیے شہر سے باہر رہتے تھے اور آئندہ کے واقعات کا اندازہ لگانے میں بڑے ہوشیار اور ماہر تھے یہ آڑھتیے اساگیلہ کے مندر کے پجاریوں کے گماشتوں سے کسی قدر کم تر لوگ سمجھے جاتے تھے یہ خبر سن کر یہ آڑھتیے اپنے آڑھت کے کام میں محتاط اور فکر مند ہو گئے تھے۔

کافی دیر تک مردوک کے مندر اساگیلہ میں جشن کی رسومات ادا کی جاتی رہیں اس کے بعد بابل کا بادشاہ نبونیہ اس کا بیٹا بل شعر اور اس کی بیٹی شمورہ اور بڑا پجاری زریرا اساگیلہ کے مندر سے نکلے عین اس وقت کئی بڑی بڑی رتھیں لا کر اساگیلہ کے مندر کے سامنے کھڑی کر دی گئی تھیں اور پھر اساگیلہ کے مندر سے مختلف بتوں کو نکال کر ان بڑی بڑی رتھوں پر سوار کیا جانے لگا تھا ان رتھوں کو بیک وقت کئی کئی گھوڑے کھینچ رہے تھے سب سے پہلے مردوک کے دیوہیکل بت کو لا کر ایک رتھ میں رکھا گیا اس کے بعد رتھ میں ظلم کا دیوتا سین رکھا گیا اس دیوتا کو حران شہر سے بطور خاص جشن میں حصہ لینے کیلئے منگوایا گیا تھا تیسرے رتھ میں شمس دیوتا کو سوار کرایا گیا تھا یہ دیوتا پریوں والے شیر پر سوار تھا اور اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہوئے دکھائے گئے تھے جشن میں حصہ لینے کیلئے اس دیوتا کو ارش شہر سے وہاں لایا گیا تھا اس کے بعد ایک اور رتھ کے اندر اشتار دیوی کو سوار کیا گیا تھا اشتار دیوی بابل کے لوگوں میں خصوصیت کے ساتھ عورتوں میں بے حد مقبول اور عزیز سمجھی جاتی تھی اس کے بعد دوسرے مختلف دیوتاؤں کو بھی جنگی رتھوں میں سوار کر دیا گیا پھر سب سے پہلے بادشاہ اس کا بیٹا اور بیٹی اپنی بگھی میں بیٹھے بگھی کے گھوڑوں کو سائیسوں نے ہانک دیا تھا اور جب بگھی روانہ ہوئی تو اس کے پیچھے ایک جشن کی صورت میں وہ رتھ بھی چل پڑے جن میں دیوی دیوتاؤں کو سوار کیا گیا تھا اب جشن کا سماں اپنے عروج پر آگیا تھا اس لئے کہ بابل کے دیوی دیوتاؤں کو جشن کی خوشیاں اس وقت اور زیادہ دوبالا ہو گئیں جب ان رتھوں کے ساتھ چلتے ہوئے بابل کے مرد اور عورتیں اپنی دیوی کی عظمت اور دیوتاؤں کی فتح مندی کے گیت گانے لگے تھے لوگوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ تھا جو اس جشن میں شامل تھا لوگوں کے اس انبوہ اور ہجوم میں بابل کے آزاد اور غلام سبھی لوگ شامل تھے ان تینوں کو ماننے والے بھی اور نہ ماننے والے بھی حصہ لے رہے تھے ان میں بے دین لوگ بھی شامل تھے جادوگر بھی تھے طوائفیں بھی تھیں ممنوعہ ترانے گانے والے لوگ شگون بنانے والے نبونیہ کے محکمہ جاسوسی سے تعلق رکھنے والے جوان اور وہ یہودی بھی شامل تھے جو بابل شہر سے باہر اسیر اور قیدی کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہے تھے یوناف بیوسا اور کیمبھی اس جشن میں حصہ لینے کیلئے ان رتھوں کے پیچھے پیچھے ہو گئے تھے جن میں دیوی دیوتاؤں کو سوار کیا گیا تھا۔

رات گئے تک یہ جشن جاری رہا اس رات بابل کی ترپن عبادت گاہوں کے دروازوں پر چراغ جلائے گئے اس کے علاوہ وہ چھوٹی چھوٹی عبادت گاہیں جن میں تین سو زمینی دیوتاؤں کیلئے اور چھ سو آسمانی دیوتاؤں کیلئے شہر کی گلی کوچوں میں بنائی گئی تھیں ان میں بھی چراغاں کیا گیا تھا اس طرح کافی رات گئے یہ جشن اپنے اختتام کو پہنچا جشن کے ختم ہونے پر یوناف بیوسا اور کیمبھی کسی سرائے کی تلاش میں نکلے تاکہ اس میں قیام کر سکیں لیکن انہیں مایوسی ہوئی اس لئے کہ جشن میں باہر کے شہروں اور قصبوں سے بھی بے شمار لوگ آئے ہوئے تھے لہٰذا کافی تلاش اور جدوجہد کے باوجود انہیں کسی بھی سرائے میں قیام کرنے کے لئے کمرہ نہ ملا۔

اس صورت حال پر بیوسا اور کیمبھی دونوں پریشان ہو گئیں تھیں پھر بیوسا یوناف کے قریب آئی اور اب اس کا ہاتھ اپنے نرم گداز ہاتھ میں لیتے ہوئے اس نے بڑے پیار اور اپنائیت میں پوچھا اب کیا ہو گا جشن کے ان دنوں میں تو ہمیں کسی بھی سرائے میں قیام کرنے کے لئے کمرہ نہیں ملے گا اور یہ بھی ہمارے لئے ممکن نہیں کہ ہم قیام تو بابل شہر کے کسی نواحی قصبے یا چھوٹے شہر میں کریں اور روزانہ بابل شہر میں رہ کر اپنے فرائض انجام دیں اس لئے میرا خیال ہے کہ یوناف نے فوراً" بیوسا کی بات کاٹتے ہوئے کہا بیوسا فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے اگر کسی سرائے میں قیام کی جگہ نہیں مل رہی تو کیا ہوا ہم یعقوب آلیلیں کی طرف جاتے ہیں اس پر بیوسا خوش ہو گئی تھی اور اپنی جگہ پر اچھلتی ہوئی کہنے لگی میں بھی آپ سے یہ کہنے والی تھی لیکن آپ نے میری بات کاٹ دی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہمیں یعقوب اقلیبی کی طرف جانا چاہئے وہ ضرور ہمارے لئے بہترین قیام کا بندوبست کر دے گا کیتم
بولی اور ان سے پوچھنے لگی کہ یہ یعقوب اقلیبی کون ہے جس کا تم دونوں میاں بیوی ذکر کر رہے ہو
اس پر بیوسا بولی اور کہنے لگی ہم اس سے پہلے کافی عرصہ تک دونوں میاں بیوی بابل شہر میں قیام کر
چکے ہیں اس قیام کے دوران ہی یعقوب اقلیبی سے ہماری واقفیت اور شناسائی ہوئی تھی وہ ہمارا بڑا
مہربان ہے اور ہم دونوں کو اپنے بیٹے اور بیٹی کی طرح چاہتا رہا ہے وہ آدھا بابلی اور آدھا یہودی ہے
اور حقیقت یہ ہے کہ اس کی ماں بنی اسرائیل کے ان قیدیوں میں سے ایک کی بیٹی تھی جنہیں بخت نصر
گرفتار کر کے یروشلم سے بابل لایا تھا یعقوب اقلیبی کی ماں نے بابل کے ایک مقامی رئیس سے
شادی کر لی یہ رئیس زرگر تھا اور سونے کا کاروبار کرتا تھا اور انتہائی امیر اور دولت مند انسان تھا
یعقوب اقلیبی اپنے ماں باپ کا واحد فرزند ہے اب یہ بھی بوڑھا ہو چکا ہے لیکن انتہائی رحم دل اور
انتہائی نیک سیرت انسان ہے یہ گفتگو سن کر کیتم نے فیصلہ کن انداز میں کہا اگر یہ بات ہے تو ہمیں
یعقوب اقلیبی کی طرف چلنا چاہئے رات کافی گزرتی جا رہی ہے ہمیں کہیں نہ کہیں تو اپنے قیام کا
بندوبست کرنا ہی چاہئے یوناف اور بیوسا نے جواب میں کچھ کہا پھر وہ دونوں ایک طرف چل دیئے
کیتم بھی ان دونوں کے پیچھے ہولی تھی۔

تینوں تیزی سے چلتے ہوئے کبر کے علاقے میں داخل ہوئے جو یہودی قیدیوں کی رہائش کیلئے
مشہور تھا جب وہ کبر کے علاقے میں یہودیوں کے ایک معبد کی طرف جا رہے تھے تو معبد کے سامنے
جلتی ہوئی مشعل کی روشنی میں یوناف کی نگاہ اچانک ایک شخص پر پڑی جو معبد کی سیڑھیاں چڑھتا ہوا
اوپر جا رہا تھا اسے دیکھتے ہی یوناف نے بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بیوسا سے کہا بیوسا ادھر
یہودیوں کے معبد کی سیڑھیوں کی طرف دیکھو یعقوب اقلیبی سیڑھیاں چڑھ کر معبد میں داخل ہونے
کی کوشش کر رہا ہے بیوسا نے بھی چونک کر اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگی آپ کا اندازہ درست
ہے یہ یعقوب اقلیبی ہی ہے آیئے اس کی طرف چلتے ہیں اور اس معبد میں ہی اس سے ملاقات
کرتے ہیں تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے اس معبد کی طرف بڑھے تھے۔

انہوں نے دیکھا یعقوب اقلیبی بڑی عمر کا ہونے کے باوجود خوب چاک و چوبند اور موٹا تازہ
نظر آ رہا تھا معبد کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ اپنے ایک ہاتھ سے اپنی جھالر دار عبا کو تھامے ہوئے
تھا اور دوسرے ہاتھ میں عطر کی شیشی بار بار سونگھتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ رہا تھا ایک سیاہ رنگ کا
قد آور غلام اس کے آگے آگے چل رہا تھا اور ایک پستہ قد کا سفید رنگ کا غلام اپنے ہاتھ میں ڈنڈا
لئے اس کے پیچھے پیچھے تھا اور وہ ڈنڈے کو بار بار استعمال کرتے ہوئے ان گداگروں کو پیچھے ہٹا رہا تھا
جو چیخ چیخ کر یعقوب اقلیبی سے فریاد کر رہے تھے اور کچھ نہ کچھ اس سے بٹور لینے کی فکر میں تھے
یعقوب اقلیبی بھی ان مانگنے والے اور گداگروں کو کچھ نہ کچھ دیتا ہوا سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔

معبد کی سب سے اوپر والی سیڑھی پر جانے کے بعد یعقوب اقلیبی نے اچانک جب مڑ کر
دیکھا تو اس کی نگاہ یوناف بیوسا اور کیتم پر پڑ گئی یوناف اور بیوسا کو دیکھ کر اس کا چہرہ پھول کی طرح
کھل اٹھا تھا اور اس نے اپنے دونوں خادموں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ادھر دیکھو میرا بیٹا اور بیٹی
آ رہے ہیں اب مجھے معبد میں جانے کی ضرورت نہیں ہے اب میں ان دونوں کا استقبال کروں گا
اس کے ساتھ ہی یعقوب اقلیبی نے ایک جھٹکے کے ساتھ اپنی لمبی عبا کو اپنی کمر کے گرد لپیٹا پھر وہ
بڑی تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا تقریباً" بھاگنے کے انداز میں یوناف اور بیوسا کی طرف بڑھا تھا
یعقوب اقلیبی بھاگتا ہوا ان دونوں کے پاس آیا باری باری اس نے دونوں کو اپنے ساتھ لپٹا کر ایک
باپ کی شفقت کے ساتھ پیار کیا پھر اس نے فکر مندی سے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تم رات
کے وقت یہاں کہو خیریت تو ہے اور یہ جو لڑکی تمہارے ساتھ ہے اس کی شکل بالکل میری بیٹی بیوسا
سے ملتی ہے یہ کون ہے اور ان دونوں کی شباہت کا کیا راز ہے اس پر یوناف یعقوب اقلیبی کو مخاطب
کر کے کہنے لگا۔

اے بزرگ یعقوب بات دراصل یہ ہے کہ اس لڑکی کا نام کیتم ہے اور یہ بیوسا کی رشتہ دار
ہے دونوں کی شکل غیر یقینی طور پر آپس میں ملتی ہے یہ پہلے دریائے مینڈر کے کنارے میکاس شہر میں
قیام کئے ہوئے تھی اب یہ ہمارے ساتھ ہی رہ رہی ہے اور ہماری طرح ہی یہ خانہ بدوش زندگی بسر
کرنے لگی ہے دراصل ہم آج ہی بابل میں داخل ہوئے تھے اور دن بھر تو ہم جشن میں حصہ لیتے
رہے سوچا تھا کہ شام کے بعد کسی سرائے میں قیام کریں گے اور کل آپ سے ملاقات کریں گے
لیکن ہم نے شہر کی ساری سرائیں چھان ماریں کسی میں بھی قیام کرنے کیلئے ہمیں کوئی کمرہ نہیں ملا
لہٰذا مایوس ہو کر آپ کی طرف آ گئے ہیں اس پر یعقوب اقلیبی غصے اور خفگی کا اظہار کرتے ہوئے
کہنے لگا۔

میرے ہوتے ہوئے تم دونوں میاں بیوی کو کسی سرائے میں قیام کرنے کی کیا ضرورت تھی
تمہیں چاہئے تھا کہ بابل میں داخل ہونے کے ساتھ ہی میرے پاس آتے آخر میں تمہیں اپنا بیٹا اور
بیوسا کو اپنی بیٹی سمجھتا ہوں اس لحاظ سے تم دونوں کے ساتھ میرا ایک رشتہ قائم ہے اس رشتے اور
ناطے کو نگاہ میں رکھتے ہوئے تمہیں سیدھا میری طرف آنا چاہئے تھا تاکہ سرائے میں قیام کیلئے کمرہ
تلاش کرتے پھرتے ایسا کر کے یقیناً" تم نے میری بے عزتی اور میرے ساتھ زیادتی کی ہے سنو
میرے بچو جب کبھی بھی تم بابل شہر میں داخل ہو یعقوب اقلیبی کا مکان اس کی حویلی سب کچھ
تمہارے لئے وقف ہیں تم دن اور رات کسی بھی وقت وہاں آ کر ایک معزز مہمان کی حیثیت سے

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

قیام کر سکتے ہو اب آؤ میرے ساتھ ہیں معبد میں نکل آکر عبادت کر لوں گا اس کے ساتھ ہی اتقلیبی یوناف یوسا اور کیسم کو لے کر ایک طرف چل دیا تھا۔

تھوڑی دیر یعقوب اتقلیبی ان تینوں کو لے کر اپنی بہت بڑی حویلی میں داخل ہوا حویلی کے مشرقی سمت وہ انہیں ایک ایسے کمرے میں لے کر داخل ہوا جس میں ضروریات کی ہر چیز موجود تھی پھر اسی کمرے کے بیچ دروازے سے وہ انہیں دوسرے کمرے کی طرف لے کر گیا وہ کمرہ بھی پہلے کمرے جیسا تھا پھر یعقوب نے یوناف اور یوسا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا یہ دونوں کمرے میں تمہارے سپرد کرتا ہوں ان دونوں کمروں کے اندر طہارت خانے بھی ہیں اور ضرورت کی ہر شے بھی ہے ان میں تم تینوں جب تک چاہو قیام کر سکتے ہو اب تم اپنے کپڑے وغیرہ تبدیل کر کے ہاتھ منہ دھو کر تیار ہو اتنی دیر تک میں کھانا بھجواتا ہوں پھر کھانا کھا کر تم لوگ آرام کرنا اس کے ساتھ ہی یعقوب اتقلیبی وہاں سے نکل گیا تھا تھوڑی دیر تک اس نے کھانا بھجوا دیا اور تینوں مل کر کھانا کھانے لگے تھے اس طرح بابل شہر میں یوناف یوسا اور کیسم یعقوب اتقلیبی کے ہاں قیام کرنے کے بعد ضروری اطلاعات اور خبریں کوروش تک پہنچانے لگے تھے۔

یوناف اور یوسا کی طرف سے ضروری معلومات حاصل ہونے کے بعد کوروش نے اپنے لشکر کے ساتھ بابل پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کر لیا تھا اس وقت تک موسم گرما ختم ہو گیا تھا اور فصل کی کٹائی کا زمانہ شروع ہو چکا تھا جب ان سے اپنے لشکر کے ساتھ نکل کر کوروش شمال کی طرف سے نمودار ہوا اپنے کوہستانی سلسلوں سے باہر آنے کے بعد وہ دریائے دیالہ کے ساتھ ساتھ بڑی تیزی سے آگے بڑھا یہاں تک کہ اپنے لشکر کے ساتھ وہ بابل کی حدود میں داخل ہوا اور اناج سے بھری تیار فصلوں کو کاٹنے لگا بابل کے حدود میں رہنے والے باشندوں نے بھاگ کر دجلہ کے کنارے سرحدی شہر اپیس میں پناہ لی تاہم کوروش اپنے لشکر کے ساتھ بتدریج آگے بڑھتا رہا گو اس کی یہ پیش قدمی بالکل آہستہ آہستہ تھی لیکن وہ بابل کے علاقے میں لوٹ مار کرنے کے بجائے زیادہ غلہ جمع کرتے ہوئے اپنی رسد کے سامان میں اضافہ کرتا چلا جا رہا تھا۔

جن دنوں یہ صورت حال پیدا ہوئی تھی ان دنوں ہی کی ایک رات بابل کے بادشاہ نبونیہ نے سب سے بڑے دیوتا مردوک کے مندر اساگیلہ میں اپنا تخت لگوایا پھر وہ اپنے تخت پر بیٹھا اور بابل شہر کے تقویم نگاروں ستارہ شناسوں منجموں اور پیش گوئی کرنے والوں کو اس نے طلب کیا جب یہ سارے لوگ نبونیہ کے سامنے آکر بیٹھ گئے تب نبونیہ نے انہیں مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

یہ پیش گوئی کرنے والے تقویم نگار اور ستارہ شناس جو نبونیہ کے سامنے آکر بیٹھے تھے وہ اپنی لمبی لمبی آستینوں والے بازوؤں کو اپنے سامنے پھیلا کر بڑے مؤدب ہو کر نبونیہ کے سامنے بیٹھے تھے ان کی آستینوں پر کندھے کے قریب بیلچے کا نشان بنا ہوا تھا جو اس بات کی علامت سمجھی جاتی تھی کہ یہ سب لوگ مردوک کی پیروی کرنے والے ہیں جب یہ سارے لوگ جمع ہو گئے تو نبونیہ نے انہیں مخاطب کر کے کہا کہو میرے عزیزو ہمارے اور فارس کے بادشاہ کوروش کے درمیان اگر جنگ ہوتی ہے تو اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے نبونیہ کے جواب میں اس کے تقویم نگار ستارہ شناس منجم اور پیش گوئیاں کرنے والے مختلف جوابات دیتے ہوئے اسے مطمئن کرنے کی کوشش کرنے لگے تھے۔

اس وقت نبونیہ کا ایک مخبر اساگیلہ کے معبد میں داخل ہوا وہ نبونیہ کے پاس آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا اے بادشاہ میں کوروش کے حوالے سے ایک خبر آپ سے کہنا چاہتا ہوں نبونیہ کو شاید اس وقت جب کہ وہ تقویم نگاروں اور منجموں کے ساتھ گفتگو میں بری طرح مصروف تھا اس مخبر کا آنا برا لگا تھا لہٰذا اس نے اسے مخاطب کر کے کہا اگر تم مجھے کوروش کے حملہ سے متعلق کوئی خبر دینا چاہتے ہو تو فوراً میرے بیٹے بل شعر کے پاس جاؤ اور اس سے وہ خبر کہو جو تم لے کر آئے ہو وہ مخبر بھاگتا ہوا وہاں سے نکلا اور اساگیلہ معبد کے باہر آکر گھوڑے پر سوار ہوا پھر وہ اپنے گھوڑے کو اساگیلہ معبد کے شاہی محل کی طرف سرپٹ دوڑا رہا تھا۔

جس وقت وہ مخبر اپنے گھوڑے سے اتر کر شاہی محل میں داخل ہوا تھا اس وقت نبونیہ کا بیٹا بل شعر اپنے کمرہ خاص میں مے نوشی میں مصروف تھا اسے مے نوشی کے دوران وہ ان لڑکیوں میں سے ایک کے ساتھ جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتی تھی اٹھا اور محل کی بالکونی میں کھڑا ہوا جہاں ہوا زیادہ خنک تھی بالکونی کے نیچے وہ صحن تھا جس میں شاہی محل کے افراد کیلئے ذبح ہونے والے جانور باندھے جاتے تھے اور اس صحن کے اندر بھاری بھاری پاٹوں کی چکیاں بھی لگی ہوئی تھیں جہاں پر بنی اسرائیل کی لڑکیاں کام کرتی تھیں اور ان چکیوں پر محنت مزدوری کر کے وہ شاہی محل کے افراد اور ان کے دوسرے رشتے داروں کیلئے اناج پیس کر کے آٹا تیار کرتی تھیں۔

اس بالکونی میں کھڑے ہو کر وہ چکی کے بھاری بھاری پاٹ چلانے والی عبرانی کنیزوں کی آوازیں پوری صدائے بازگشت کے ساتھ سن سکتا تھا تھوڑی دیر تک وہ اپنی ساتھی لڑکی کے ساتھ وہاں کھڑا ہو کر چکی پیسنے والی عبرانی کنیزوں کے قہقہے اور ان کی گفتگو پر غور کرتا رہا پھر جونہی وہ وہاں سے ہٹا اساگیلہ کے مندر سے شاہی محل کی طرف آنے والا مخبر اس کمرے میں داخل ہوا اور بل شعر کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے بابل کے عظیم ولی عہد میں ایک بری خبر لے کر آیا تھا سب سے پہلے میں آپ کے والد محترم کی طرف اساگیلہ کے مندر میں گیا لیکن انہوں نے مجھے آپ کی طرف روانہ کر دیا میں یہ خبر لے کر آیا ہوں کہ فارس کے بادشاہ کوروش نے بابل کی حدود پر حملہ کر دیا ہے وہ اپنے لشکر کے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ساتھ بابل کی حدود میں داخل ہو چکا ہے پکی فصلوں کو اس کے لشکر نے کاٹنا شروع کر دیا ہے جس سمت سے بھی وہ اپنے لشکر کے ساتھ گزرتا ہے لوگ بھاگ بھاگ کر بڑے بڑے شہروں میں پناہ لینے کیلئے امنڈے چلے آ رہے ہیں جب کہ کوروش کے لشکری فصلوں پر قبضہ کرتے ہوئے اپنے لئے زیادہ سے زیادہ اناج جمع کرتے جا رہے ہیں تاکہ اگر جنگ طویل ہو تو اسکا سامان ان کے کام آ سکے۔

یہ بری خبر سن کر بل شعر کے حواس جاتے رہے تھے اس کے چہرے پر غصے اور غضب کے آثار دکھائی دیئے تھے اس نے اپنے دائیں ہاتھ میں ایک نازک جام پکڑ رکھا تھا جو آدھا قیمتی شراب سے بھرا ہوا تھا جبکہ اپنے دوسرے ہاتھ میں اس نے اپنی خوبصورت ساتھی لڑکی کا ہاتھ تھام رکھا تھا یہ خبر سننے کے بعد فوراً" اس نے لڑکی کا ہاتھ چھوڑ دیا اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا جام اس نے کمرے کے ایک کونے میں دے مارا پھر وہ محل کے اپنے اس کمرہ خاص سے باہر بھاگ گیا تھا محل سے نکل کر بل شعر سیدھا لشکر گاہ کی طرف گیا رات اس نے اپنے لشکر کو تیار کیا پھر وہ اپنے باپ کو اطلاع کرنے کے بعد لشکر کو لے کر بابل شہر سے کوچ کر گیا تھا تاکہ بابل سے دور ہی کوروش کی راہ روکے اور اسے شکست دے کر واپس بھاگ جانے پر مجبور کر دے۔

بڑی برق رفتاری سے سفر کرتے ہوئے بابل کے بادشاہ بنونیہ کا بیٹا بل شعر اپنے لشکر کے ساتھ اس سمت بڑھا جس طرف کوروش بابل کے علاقوں پر حملہ آور ہوا تھا کوروش اس وقت تک آہستہ آہستہ آگے بڑھتے ہوئے اور اپنے لشکر کیلئے اناج جمع کرتے ہوئے بابل کی سلطنت کے مشہور شہر سپر سے چند میل کے فاصلے پر پہنچ چکا تھا بل شعر نے یہ کہا کہ وہ کوروش کے لشکر اور سپر شہر کے درمیان حائل ہو گیا اس کا ارادہ یہ تھا کہ کوروش کو اپنے شہر سپر کی طرف نہیں بڑھنے دے گا شہر کی وہ حفاظت کرے گا اور شہر کے باہر ہی کوروش کے ساتھ فیصلہ کن جنگ کر کے وہ اسے پسپا ہونے پر مجبور کر دے گا چونکہ وہ فصل کی کٹائی کا موسم تھا اور لوگوں نے اپنی فصلیں کاٹ کر جگہ جگہ ڈھیر لگا رکھے تھے تاکہ اس میں سے اناج نکال سکیں بل شعر نے یہ کہا کہ ان ساری کٹی ہوئی فصلوں کو آگ لگا دی تاکہ کوروش کے لشکر اپنے لئے اناج اور کھانے پینے کی اشیاء حاصل نہ کر سکیں اس کے بعد رات کی تاریکی میں اس نے کوروش کے لشکر پر حملہ کر دیا تھا۔

آدھی رات کے بعد تک ان دونوں لشکروں میں گھسان کی جنگ ہوتی رہی کلدانی اپنے ولی عہد اور سپہ سالار بل شعر کی سرکردگی میں اپنی پوری کوشش کر رہے تھے کہ حملہ آور پارسیوں کو مار بھگائیں لیکن انہیں کامیابی نہ ہوئی رات کی تاریکی میں کوروش نے خوفناک طریقے سے ان پر حملے کئے جنہیں کلدانی زیادہ وقت تک برداشت نہ کر سکے آخر ان حملوں کے باعث ان صفوں میں بد نظمی اور افراتفری کے آثار پیدا ہونے لگے تھے بل شعر نے جب یہ اندازہ لگایا کہ پارسیوں کی طرف سے اس کے لشکر پر ہر آن دباؤ بڑھتا جا رہا ہے اور یہ کہ اس کے لشکری اپنی تنظیم چھوڑ کر اگلی صفوں سے پچھلی صفوں کی طرف بھاگنا شروع ہو گئے ہیں تو اس نے اپنی خیریت اور عافیت اسی میں جانی کہ رات کی تاریکی میں اپنے لشکر کے ساتھ بھاگ کھڑا ہو اور سیدھا بابل کی طرف جائے بابل میں محصور رہ کر حملہ آور پارسیوں کا مقابلہ کرے اپنے اس ارادے کی تکمیل کیلئے اس نے فوراً" اپنے ماتحت چھوٹے سالاروں کو پسپا ہونے کا حکم دیا یوں رات کی تاریکی میں کوروش کے ہاتھ شکست کھانے کے بعد بل شعر اپنے لشکر کے ساتھ بھاگ گیا تھا۔

کوروش کے ہاتھوں بابل کے باقاعدہ لشکر کی یہ پہلی شکست تھی اور اس پہلی شکست نے ہی بابل کے حکمرانوں کی کمر توڑ کر رکھ دی تھی ان کے حوصلے پست ہو کر رہ گئے تھے اور انہیں یقین ہو چلا تھا کہ اب بابل کی سلطنت کو حملہ آور کوروش کے ہاتھوں کوئی نہیں بچا سکتا رات کی تاریکی میں جب بل شعر اپنے لشکر کو لے کر بابل کی طرف بھاگ گیا تو سورج طلوع ہونے کے بعد جنگ میں مارے جانے والے سپاہیوں کو دفن کر کے کوروش اپنے لشکر کے ساتھ سپر شہر کی طرف بڑھا اس نے دیکھا شہر کے اردگرد کٹے ہوئے کھیتوں اور فصلوں میں آگ ہی آگ لگی ہوئی تھی اس نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اس آگ پر فوراً" قابو پا کر بجھا دیا جائے لہٰذا اس کے گھوڑ سوار سپر شہر کے اطراف میں پھیل گئے اور فصلوں اور کھیتوں میں جو آگ لگی تھی اسے بجھا دیا۔

بابل کے بادشاہ نبونیہ کی طرف سے سپر شہر پر جو حاکم مقرر تھا اس کا نام رب ایلی تھا اس رب ایلی کو جب یہ خبر ہوئی کہ رات کی تاریکی میں ان کے اس لشکر کو بدترین شکست ہوئی ہے جو بل شعر کی سرکردگی میں بابل سے آیا تھا تو اس کے حوصلے بھی پست ہو گئے تاہم اس نے سپر شہر کے دروازے بند کر دیئے شہر کے اندر جو حافظ لشکر تھا اسے اس نے تیار کر لیا اور کچھ قاصد بابل کی طرف روانہ کر دیئے اور یہ اطلاع دی کہ حملہ آور پارسیوں کے مقابلے میں وہ سپر شہر میں محصور ہو گیا ہے لہٰذا اس کی مدد کی جائے اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو حملہ آور پارسی جلد سپر شہر پر قابض ہو جائیں گے یہ سارے انتظام کرنے کے بعد رب ایلی نے شہر کے محافظ لشکر کو شہر کی فصیل پر برجوں کے اندر بیٹھا دیا تھا تاکہ دشمن پر تیراندازی کر کے اسے شہر کی فصیل کی قریب نہ آنے دیں۔

دوسری طرف کوروش نے شہر کے اطراف میں کٹی ہوئی فصلوں کو لگی ہوئی آگ بجھانے کے بعد شہر کے لوگوں کا دل جیتنے کیلئے ایک بہترین چال چلی اس کے لشکری سارا دن کھیلوں میں لگی آگ کو بجھاتے رہے شام سے تھوڑی دیر پہلے اس آگ پر مکمل قابو پا لیا گیا اور ساری فصلوں کو جلنے سے بچا لیا گیا اس کے بعد اس نے کچھ گھوڑ سوار تیار کئے جو اپنے ساتھ سفید جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے یہ لوگ اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر سپر شہر کی طرف بڑھے ان میں سے کچھ اپنے گھوڑوں پر بیٹھ کر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بانسریاں اور ساز بجاتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے جب کہ ان کے دوسرے ساتھی بلند آواز میں سپر شہر کے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہے تھے۔ اے سپر شہر کے پرامن لوگو باہر آؤ اپنے اپنے غلوں کو جمع کر لو اپنے جانوروں کیلئے پانی کھینچ لو اور اپنے بیوی بچوں کیلئے کھانے پینے کا انتظام کرو مصیبت ختم ہو چکی ہے پارسیوں کا بادشاہ کوروش تمہارا دشمن نہیں دوست ہے گو بنونیدا کا بیٹا بل شعر تمہیں مصیبت و ابتلا کی حالت میں چھوڑ کر بھاگ گیا ہے لیکن ہم ایسا نہیں کریں گے ہم تمہارے ساتھ پورا تعاون کرنے کے ساتھ ساتھ پوری دیکھ بھال بھی کریں گے اور انہیں ضروریات کی ہر شے مہیا کریں گے اس اعلان نے سپر شہر کے لوگوں پر خاطر خواہ اثر کیا شہر کا حاکم رب ایلی بھی اس اعلان سے بڑا متاثر ہوا لہٰذا اس نے شہر کے سارے دروازے کھول دیئے جو لشکر اس نے فصیل پر مقرر کیا تھا اسے حکم دیا کہ وہ فصیل سے اتر کر اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں رب ایلی کے اس رد عمل سے کوروش بھی خوش ہوا لہٰذا اس نے اپنے کارکنوں کو حکم دیا کہ وہ رب ایلی کو اس کے سامنے لے کر آئیں جب سپر شہر کے حاکم رب ایلی کو کوروش کے سامنے پیش کیا گیا تو کوروش نے اسے مخاطب کر کے کہا سنو رب ایلی تم نے میرے لشکریوں کے اعلان کے بعد شہر کے دروازے کھول کر انتہائی دانشمندی اور دور اندیشی کا مظاہرہ کیا ہے میں جانتا ہوں کہ بابل کے بادشاہ کا بیٹا بل شعر شہر کے باہر کھیتوں اور کھلیانوں کو آگ لگا گیا ہے جس کے باعث سپر شہر کے لوگوں کے لئے مشکلات اٹھ کھڑی ہیں لیکن میں اس شہر کے لوگوں کو مصائب کا شکار نہیں ہونے دوں گا تم لوگوں کیلئے میں غلے کی کمی کو خود پورا کروں گا یہاں تک کہنے کے بعد کوروش جب خاموش ہوا تو رب ایلی بڑی انکساری اور عاجزی سے کوروش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے قوم پارس کے بادشاہ اس سپر شہر میں ہمارا شمس دیوتا تھا جسے شہر کا محافظ دیوتا تصور کیا جاتا تھا لیکن گزشتہ مہینوں میں ایسا ہوا کہ بابل شہر میں جشن منایا جانے والا تھا لہٰذا اس جشن میں حصہ لینے کے لئے ہمارے دیوتا شمس کو بھی سپر شہر سے بابل لے جایا گیا میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے دیوتا کے ہمارے پاس سے ہٹائے جانے کے باعث ہم پر یہ مصیبت اور مصائب کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا ہے اس دیوتا کے یہاں سے جانے کے بعد ہماری سرزمینوں میں بارش نہ ہوئی زمین خشک پوست کی طرح ہو گئی جوار باجرے کی آدھی فصل ہمیں ملی جبکہ آدھی ٹیکس کے طور پر بابل چلی گئی اور اس فصل کے موسم میں جب امید تھی کہ ہمیں نئی فصل سے بہت کچھ حاصل ہو گا تو جنگ کی ابتدا ہو گئی جس کے نتیجے میں آپ دیکھتے ہیں کہ شہر کے اطراف میں کھیت کھلیانوں کو آگ لگ چکی ہے ان سب باتوں کے باوجود اے پارسیوں کے بادشاہ ہم آپ کے سامنے اپنی فرمانبرداری اور اپنی اطاعت کا اظہار کرتے ہیں پھر رب ایلی نے اپنے پہلو میں کھڑے ایک بوڑھے کو آنکھ کا اشارہ کیا جس کے جواب میں اس نے کوروش کو مٹی اور پانی کے بھرے ہوئے برتن پیش کیے ساتھ ہی رب ایلی پھر بولا اور کہنے لگا اے پارسیوں کے بادشاہ جس کسی کو بھی مٹی اور پانی پیش کیا جاتا ہے گویا اس کے سامنے اطاعت کا اظہار کر دیا جاتا ہے لہٰذا ہم اہل سپر بھی آپ کے سامنے اطاعت اور فرمانبرداری کا اظہار اسی طریقے سے کرتے ہیں سپر شہر کے حکمران کے اس رویے سے کوروش بے حد خوش ہوا چند یوم تک اس نے اس شہر میں قیام کیا اور لوگوں میں غلہ اور اناج تقسیم کرتا رہا۔

سپر شہر کے قیام کے دوران کوروش کے لشکر میں خاطر خواہ اضافہ ہو گیا تھا کہ وہ اس طرح کہ کوروش کا سسر اور قوم عیلام کا بادشاہ گوبارو عیلامیوں کا ایک لشکر لے کر اپنے مرکزی شہر شوش سے سپر شہر سے باہر کوروش کے لشکر میں آ شامل ہوا تھا یہ عیلامی لشکری چرمی ڈھالیں اور نیزے تھامے ہوئے تھے پھر دجلہ کی لشکر گاہ سے ارمنی سواروں کا ایک کافی بڑا لشکر بھی سپر شہر سے باہر کوروش کے لشکر میں آ کر شامل ہوا تھا یہ لوگ پیتل کے خول اور فولادی ڈھالیں استعمال کرتے تھے جو دھوپ میں خوب چمکتی تھیں اس کے علاوہ وہ گرگانی پرتوانی' سفیدی اور باختری لشکر بھی کوروش کے پاس پہنچ گئے تھے اور مزید یہ کہ ہمدان کی طرف سے کچھ مزید مادی لشکری بھی کوروش سے آ ملے تھے اس طرح سپر شہر سے باہر کوروش کے پاس ایک بہت بڑا لشکر جمع ہو گیا تھا جسے لے کر وہ بابل کی طرف بڑھا تھا۔

ادھر کوروش اپنے لشکر کے ساتھ بابل کی طرف پیش قدمی کر رہا تھا ادھر بابل کا بادشاہ نبونیدا بابل کے سب سے بڑے مندر اساگیلہ میں آیا اور سب لوگوں کے سامنے فصل کی کٹائی کا جشن منانے کا اعلان کیا شاید ایسا کر کے وہ لوگوں میں یہ تاثر دینا چاہتا تھا کہ وہ کوروش کے حملہ آور ہونے کے خطرے سے بالکل فکرمند نہیں ہے اور یہ کہ کوروش کو مار بھگانا ان کے لئے کوئی زیادہ مشکل کام نہ ہو گا تاہم بادشاہ کا بیٹا بل شعر پوری طرح مستعد تھا اور اس نے کوروش کا مقابلہ کرنے کیلئے اپنی تیاریاں خوب مکمل کر رکھی تھیں بابل شہر کی فصیل پر پہرہ دینے والے محافظوں کو چوکس کر دیا گیا تھا فصیل کے اوپر جگہ جگہ برجوں کے پاس پتھر برسانے کیلئے منجنیقیں نصب کر دی گئی تھیں اور ان منجنیقوں کے پاس پتھروں کے ڈھیر کے علاوہ منجنیقیں چلانے والے بھی تیار کھڑے تھے فصیل کے اوپر بنے ہوئے برجوں کے اندر تیل کے بڑے بڑے کڑاہ لٹکا دیئے گئے تھے اور ان کے نیچے آگ جلا دی گئی تھی تاکہ جب دشمن فصیل کے قریب آئے تو یہ کھولتا ہوا پانی اور ابلتا ہوا تیل پھینکا جائے ان کڑاہوں کے نیچے جو آگ جل رہی تھی اس آگ کے جو انگارے بنتے جا رہے تھے ان انگاروں کو بھی محفوظ رکھا جا رہا تھا کہ بوقت ضرورت ان انگاروں کو بھی دشمن پر پھینک کر ان کیلئے مصیبت اور دشواریوں کا باعث بنا جائے اس طرح بابل کے بادشاہ کے بیٹے بل شعر نے کوروش سے مقابلہ کرنے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کیلئے اپنی تیاریاں مکمل کر لی تھیں۔

دوسری طرف یوناف اور کوروش کے درمیان نامہ و پیغام کا سلسلہ برابر جاری تھا یوناف کے کہنے پر کوروش نے اپنے چند دستے سوداگروں کے بھیس میں اپنے لشکر سے پہلے روانہ کر دیئے دستے پہلے شہر سے باہر ان بستیوں میں داخل ہوئے جہاں پر بیت المقدس سے لائے جانے والے یہودیوں کو آباد کیا گیا تھا یوناف اور یعقوب اقلیبی نے ان دستوں کا استقبال کیا یعقوب اقلیبی پوری طرح یوناف کا ساتھ دے رہا تھا اور وہ بھی دل و جان سے چاہتا تھا کہ شہر پر کوروش کا قبضہ ہو جائے اس طرح یہودیوں کی اسیری ختم ہو اور وہ واپس یروشلم جانے کے قابل ہو سکیں دن کے وقت ہی یوناف بیوسا اور کیسم کے ساتھ یعقوب اقلیبی ان دستوں کو لے کر شہر میں داخل ہو گیا کسی نے ان پر کوئی شک نہ کیا اس لئے کہ یعقوب اقلیبی شہر کے اندر بڑا باعزت اور بڑا مکرم تاجر اور سوداگر خیال کیا جاتا تھا اس کے ساتھ جو کوروش کے ساتھی داخل ہوئے وہ بھی چونکہ سوداگروں ہی کے بھیس میں تھے لہٰذا لوگوں نے یہی سمجھا کہ یہ سب یعقوب کے سوداگر ساتھی ہیں جو فصل کی کٹائی کے جشن میں حصہ لینے کیلئے شہر میں داخل ہوئے ہیں۔

دن بھر یہ لوگ شہر کے اندر جشن منانے والے لوگوں کی ٹولیوں کے اندر گھومتے پھرتے رہے جب شام ہوئی چاروں طرف اندھیرا پھیلنے لگا تو ان لوگوں نے اپنا رنگ بدلنا شروع کیا یعقوب اقلیبی تو شہر سے باہر یہودیوں کی بستی کی طرف چلا گیا جبکہ سوداگروں کے بھیس میں شہر میں داخل ہونے والے کوروش کے ساتھی یوناف کی سرکردگی میں کام کرنے لگے تھے جب رات ہو گئی تو انہوں نے اپنے سفید اور سادہ لباس اتار دیئے جن کے نیچے وہ اپنے ہتھیار سجائے ہوئے تھے اور انہوں نے اپنے ہاتھوں میں تلواریں اور ڈھالیں پکڑ رکھی تھیں ان کے اندر سے اپنے سیاہ لباس پہن لئے تھے رات کے اس وقت بابل کا بادشاہ نبونیہ اور اس کا بیٹا بل شعر اور بیٹی شمورہ اساگیلہ کے مندر میں فصل کی کٹائی کے جشن کے سلسلے میں قیام کئے ہوئے تھے۔

یوناف کی سربراہی میں شہر میں داخل ہو جانے والے مسلح جوان پہلے اساگیلہ مندر کی طرف گئے یوناف نے انہیں بڑی رازداری کے ساتھ یہ سمجھا دیا تھا کہ پہلے اساگیلہ کے مندر پر حملہ آور ہوا جائے گا اساگیلہ مندر کے سارے محافظوں کو ختم کر کے مندر پر قبضہ کرنے کے بعد بادشاہ نبونیہ اس کے بیٹے بل شعر اور اس کی بیٹی کو مندر کے اندر ہی محصور کر لیا جائے گا اس کے بعد اپنے لشکر کو شہر میں داخل ہونے کا موقع فراہم کیا جائے گا۔

یہ اس طرح کہ اساگیلہ مندر کی پشت پر ایک دروازہ تھا جسے اشتار دروازہ یا غیر مرئی دروازہ کہہ کر بھی پکارا جاتا تھا شہر کی فصیل کے اندر یہ دروازہ صرف اس غرض کیلئے رکھا گیا تھا کہ باہر سے آنے جانے والے لوگ جو اساگیلہ مندر کی زیارت کرنا چاہیں وہ اس دروازے سے آ جا سکیں پس یوناف کی سرکردگی میں اس کام کی تکمیل شروع ہوئی سب سے پہلے یوناف نے اپنے مسلح ساتھیوں کے ساتھ اساگیلہ کے مندر کے سارے محافظوں کا خاتمہ کرا دیا اور ان کی جگہ اس نے اپنے مسلح جوان کھڑے کر دیئے تھے پھر اس نے بڑی رازداری کے ساتھ اشتار دروازہ کھول دیا تھا جس کے کھلتے ہی یوناف کے حکم پر جلتے پروں کا ایک تیر فضا کے اندر مارا گیا جو کوروش کے لشکر کیلئے ایک اشارہ تھا کہ شہر کا دروازہ کھول دیا گیا ہے لہٰذا وہ شہر میں داخل ہو جائیں کوروش اس وقت بابل شہر کے ساتھ بہنے والے دریا کے پار کافی فاصلے پر تھا اس نے یہ جلتے ہوئے تیر کا اشارہ دیکھ لیا تھا لہٰذا وہ آگے بڑھا تھا وہ اس پل کی طرف نہیں گیا تھا جسے عبور کر کے شہر میں داخل ہوا جاتا تھا بلکہ اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ دریا کو گھوڑوں پر بیٹھ کر ہی عبور کرے گا اس لئے کہ ان دنوں دریا اترا ہوا تھا اور دریا کے نیچے جو پتھر تھے وہ تک دکھائی دیتے تھے لہٰذا اکثر حصوں میں پانی کی گہرائی زیادہ سے زیادہ پنڈلی تک تھی جہاں کہیں زیادہ تھی وہاں پانی کمر تک تھا لہٰذا کوروش نے اپنے لشکر کے ساتھ دریا عبور کر کے اشتار دروازے سے شہر میں داخل ہونے کا ارادہ کر لیا تھا۔

یہ سارے کام سرانجام دینے کے بعد یوناف بیوسا اور کیسم کے ساتھ اساگیلہ مندر کے اس مخصوص حصہ میں داخل ہوا جہاں بابل کے بادشاہ نبونیہ کے بیٹے بل شعر نے فصل کی کٹائی کا جشن منانے کیلئے اپنی بیویوں اور بے شمار عورتوں کے ساتھ قیام کر رکھا تھا یہ لوگ جشن کی خوشی میں اندھا دھند تلخ قسم کی شرابیں پی رہے تھے بے شمار نوجوان خوبصورت اور حسین لڑکیاں بیٹھی بربط بجا رہی تھیں مندر کے سارے حصوں میں جگہ جگہ چراغ روشن تھے اور مندر کے اردگرد جو بازار تھے ان میں ابھی تک رونق تھی بازار پوری طرح فصل کی کٹائی کے جشن میں کھلے ہوئے تھے اور حلوائی مقدس کیک بنا بنا کر سینیوں میں جما رہے تھے اور لوگ جشن منانے کیلئے دھڑا دھڑ کیک خریدتے ہوئے اپنے گھروں کو لے جا رہے تھے عین اس وقت اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے یوناف اس کمرہ خاص میں داخل ہوا جس میں بل شعر اپنی بیویوں اور دیگر ساتھی لڑکیوں کے ساتھ بیٹھا مے نوشی میں مصروف تھا اور اس نے اپنی سری قوتوں کو ہی حرکت میں لاتے ہوئے اس دیوار پر جو بل شعر کی پشت پر تھی ایک تحریر لکھی پھر وہ وہاں سے نکل گیا تھا

اچانک بل شعر کی بیویوں میں سے ایک کی نگاہ اچانک بل شعر کے پیچھے چونا لگی دیوار پر پڑی اس نے اس تحریر کو بڑی حیرت سے دیکھا پھر وہ چلانے کے انداز میں بل شعر کو مخاطب کر کے کہنے لگی یہ تمہارے پیچھے جو تحریر لکھی ہے تھوڑی دیر تک پہلے یہ تحریر یہاں نہیں تھی یہ کونسے غیر مرئی ہاتھ ہیں جنہوں نے یہاں یہ تحریر لکھ دی ہے اس انکشاف پر بل شعر چونک کر اٹھ کھڑا ہوا اور بڑے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

غور سے پھٹی پھٹی آنکھوں کے ساتھ اس تحریر کی طرف دیکھنے لگا تھا پھر اس نے اپنی بیویوں اور وہاں جمع ہونے والی لڑکیوں کو مخاطب کر کے کہا واقعی جس وقت میں یہاں آیا تھا اس وقت اس دیوار پر کوئی تحریر نہیں تھی یہ تحریر بعد میں پھر کس نے لکھی اور یہ تحریر بھی ایسی زبان میں ہے جسے ہم میں سے کوئی بھی سمجھ نہیں پاتا اس پر بل شعر کی ایک دوسری بیوی بولی اور اس نے بل شعر کو مشورہ دیتے ہوئے کہا ہمیں فوراً "شہر کے معروف ستارہ شناسوں اور لوح نویسوں کو بلانا چاہئے ہو سکتا ہے کہ وہ اس تحریر کو پڑھ کر اس کا مطلب ہمیں سمجھا سکیں بل شعر کو اپنی اس بیوی کی یہ تجویز پسند آئی لہٰذا اس نے چند ملازم بھجوائے کہ وہ بھاگ کر شہر کے ستارہ شناسوں اور لوح نویسوں کو بلا کر لائیں جب یہ لوگ وہاں حاضر ہوئے تو تھوڑی دیر تک وہ تحریر کو بڑے غور سے دیکھتے رہے پھر وہ بل شعر کو مخاطب کر کے کہنے لگے اے بادشاہ کے فرزند اس تحریر سے ہم ناآشنا ہیں نہ ہم اسے پڑھ سکتے ہیں نہ اس کے مطلب آپ کو سمجھا سکتے ہیں تاہم ہمارا اندازہ یہ ہے کہ آپ کسی یہودی کو بلائیں یہ تحریر ہمیں عبرانی زبان سے ملتی جلتی لگتی ہے ہو سکتا ہے کوئی یہودی جوان اسے پڑھ کر آپ کو اس کا مطلب سمجھا سکے بل شعر کو اپنے ستارہ شناسوں کی یہ گفتگو پسند آئی اس نے انہیں وہاں سے چلے جانے کا حکم دیا اور اپنے چند ملازموں کو پھر روانہ کیا کہ وہ کسی پڑھے لکھے یہودی کو پکڑ کر لائیں۔

تھوڑی ہی دیر بعد اس کے ملازم ایک یہودی نوجوان کو پکڑ کر لائے جب اسے بل شعر کے سامنے پیش کیا گیا تو بل شعر نے اس نوجوان یہودی کو مخاطب کر کے کہا سنو اے نوجوان یہ دیوار پر جو تحریر لکھی ہے اسے پڑھو اور اس کا مطلب مجھے سمجھاؤ تھوڑی دیر تک وہ یہودی جوان اس تحریر کو غور سے دیکھتا رہا پھر وہ بل شعر کو مخاطب کر کے کہنے لگا اب بادشاہ کے فرزند میں اس تحریر کو پڑھ چکا ہوں اس کا مطلب بھی آپ کو سمجھا سکتا ہوں پہلے میرے ساتھ یہ وعدہ کیجئے کہ اس کا مطلب مجھ سے جاننے کے بعد میری جان محفوظ رہے گی اور آپ میرے قتل کے درپے نہیں ہوں گے اس پر بل شعر نے مسکراتے ہوئے کہا ہرگز ایسا نہیں ہوگا تم اس تحریر کا مجھے مطلب سمجھاؤ اگر تم اس کا مطلب سمجھا سکے تو میں تمہارے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانے کے بجائے میں تمہیں انعامات سے مالا مال کر دوں گا بل شعر کا یہ جواب سن کر وہ یہودی نوجوان خوش ہوا پھر وہ بل شعر کو مخاطب کر کے کہنے لگا اے بادشاہ دیوار پر لکھی ہوئی ان تحریروں کا مطلب کچھ یوں بنتا ہے۔

"اے بل شعر تم اس کمرے میں اپنی بیویوں اور اپنی ساتھی لڑکیوں کے ساتھ شراب پی پی کر جشن منا رہے ہو کاش تمہیں یہ خبر ہوتی کہ خدا نے تمہاری حکومت کے دن کم کر کے اسے ختم کر دیا ہے اے بابل کے بادشاہ کے عیاش اور غیر ذمہ دار بیٹے کاش تمہیں یہ خبر ہوتی کہ تمہیں ترازو میں تولا گیا ہے اور تم میں برائیاں زیادہ اور اچھائیاں کم پائی گئی ہیں اے بابل کے ولی عہد اسی بنا پر تمہاری یہ سلطنت ختم کر کے اہل ماد اور اہل فارس کے حوالے کی جا رہی ہے۔ اے بادشاہ کے فرزند آج کی رات تم دونوں باپ بیٹے کے لئے بابل کی حکمرانی کی آخری رات ہے"

یہ تحریر پڑھنے کے بعد وہ یہودی نوجوان خاموش ہو گیا تھا اس تحریر کا مطلب جان کر بل شعر کی حالت عجیب سی ہو گئی تھی اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگی تھیں رنگ اس کا فق ہو گیا تھا شراب کا نشہ ہرن ہوتا دکھائی دیتا تھا اور اس کے چہرے پر پسینے کے قطرے نمودار ہونا شروع ہو گئے تھے اتنی دیر تک کوروش نے اپنے لشکر کے ساتھ ایشتار دروازے سے بابل شہر میں داخل ہونا شروع کر دیا تھا اس موقع پر چند محافظ بھاگے بھاگے اساگیلہ مندر میں داخل ہوئے اور بل شعر کو مخاطب کر کے کہنے لگے کہ نامعلوم مسلح سوار ایشتار دروازے سے بابل شہر میں داخل ہونا شروع ہو گئے ہیں وہ کون لوگ ہیں ابھی تک کچھ پتا نہیں چلا اور کس طرح وہ ایشتار دروازہ کھول کر شہر میں داخل ہونا شروع ہوئے ہیں اس کی بھی حقیقت ابھی کسی کو معلوم نہیں ہو سکی۔"

اس انکشاف پر بل شعر بھڑک سا اٹھا اس نے اپنی تلوار سونت لی اور قیام گاہ کے اس حصے میں جو اس کے چند محافظ تھے انہیں ساتھ لیکر وہ اساگیلہ مندر سے باہر بھاگا لیکن جونہی اس نے ایسا کیا یوناف نے جو پہلے سے وہاں اپنے محافظ مقرر کر دیئے تھے وہ ان پر حملہ آور ہوئے انہوں نے بل شعر کا بھی کام تمام کر دیا اور اس کے محافظوں کو بھی قتل کر کے رکھ دیا یوں بابل کا ولی عہد بغیر کسی جنگ و جدل کے مارا گیا تھا یہ خبر آن کی آن میں اساگیلہ مندر میں پھیل گئی جب یہ خبر بابل کے بادشاہ نبونیہ کے کانوں میں پڑی تو وہ بھاگا ہوا مندر کے تہہ خانے کی طرف گیا تہہ خانے کا دروازہ کھول کر وہ اس خفیہ راستے میں داخل ہوا جو ایک سرنگ کی صورت میں بابل سے باہر نکلتا تھا پھر وہ اس راستے سے بھاگ کر نا جانے کہاں روپوش ہو گیا بادشاہ کی بیٹی شمورہ اس وقت مردوک دیوتا کے سامنے فصل کی کٹائی کے سلسلے میں دو زانو بیٹھی ہوئی تھی اسے جب خبر ہوئی کہ اس کا باپ خفیہ راستے سے بھاگ گیا ہے اور اس کے بھائی کو قتل کر دیا ہے تو اس نے سنہری دستے کا وہ خنجر جو اس کے پاس تھا نکالا اور اپنے پیٹ میں گھونپ کر اس نے اپنا خاتمہ کر لیا اس طرح بابل کا بادشاہ نبونیہ فرار ہو گیا اور اس کا بیٹا اور بیٹی موت کی گہری نیند سو گئے۔

آن کی آن میں یہ خبر یوناف کے ساتھیوں نے شہر میں پھیلا دی کہ بابل کا بادشاہ نبونیہ شہریوں کو ان کے حال پر چھوڑ کر فرار ہو چکا ہے اور یہ کہ بادشاہ کا بیٹا بل شعر اور اس کی بیٹی شمورہ مارے جا چکے ہیں شہریوں پر یہ بھی واضح کر دیا گیا کہ اگر وہ ہتھیار نہ اٹھائیں اور قوم ماد اور قوم پارس کے بادشاہ کوروش کی فرمانبرداری اختیار کر لیں تو ان کی زندگیاں اور ان کی جائیں محفوظ رہیں گی شہریوں نے ان خبروں کو تسلیم کر لیا کسی نے بھی ہتھیار اٹھانے کی کوشش نہ کی وہ اپنی روزمرہ کی زندگی میں مصروف رہے اور اس طرح جشن میں حصہ لیتے رہے جیسے وہ پہلے لے رہے تھے یہ صورت حال

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دیکھتے ہوئے کوروش نے اپنے آدھے لشکر کو بابل شہر میں داخل کیا اور یوناف کو پیغام بھجوایا کہ وہ اس لشکر کی کمان داری خود کرے دوسرے آدھے حصے لشکر کے ساتھ وہ شہر سے باہر رک گیا تھا تاکہ رات گزر جائے اور صبح ہوتے ہی وہ بھی لوگوں کا ردعمل دیکھنے کے بعد شہر میں داخل ہو۔

دوسرے روز کوروش اپنے لشکر کے باقی حصے کے ساتھ شہر میں داخل ہوا جب وہ ایشتار دروازے سے بابل میں داخل ہوا تو لوگوں نے اس کا بہترین استقبال کیا شہر کے ایشتار دروازے سے لے کر اساگیلہ کے مندر تک لوگوں نے کھجور کی شاخیں اس کے راستے میں بچھا دی تھیں ان کھجور کی شاخوں پر چلتا ہوا کوروش اساگیلہ کے مندر کی طرف بڑھا کھجوروں کی شاخیں بچھائے ہوئے ان راستوں کے دونوں طرف عوام کا ایک ہجوم کھڑا تھا جو رومال اور ہری ہری شاخیں ہلا ہلا کر اپنے جذبات کا اظہار کرنے کے ساتھ کوروش کا استقبال بھی کر رہے تھے کوروش کے پیچھے پیچھے پانچ ہزار شمشیر اور نیزہ بردار سپاہیوں کا لشکر بھی شہر میں داخل ہوا تھا، اس لشکر کے پیچھے دور تک جہاں نگاہ کام کرتی تھی پارس سپاہی دکھائی دے رہے تھے۔

اساگیلہ کے مندر کے قریب آ کر کوروش رک گیا اور اپنے گھوڑے پر ہی سوار رہا تاکہ لوگ اسے دیکھ سکیں اور وہاں جمع ہونے والے لوگوں کا وہ بھی جائزہ لے سکے بابل شہر کے لوگوں نے دیکھا کہ کوروش بے شک عبائے شاہی میں ملبوس تھا لیکن اس کے ہاتھ میں نہ کوئی شاہی انگوٹھی تھی اور نہ جواہرات سے مرصع کوئی عصا جو حکومت کی نشانی سمجھے جاتے تھے تاہم بے شمار لوگ اساگیلہ کے مندر کے چاروں طرف جمع ہو گئے تھے اور بڑے غور سے اپنے بادشاہ کوروش کو دیکھے جا رہے تھے۔

کوروش نے سب سے پہلے اپنے اطراف میں جمع ہونے والے سارے لوگوں کا جائزہ لیا پھر اس نے اپنے دائیں طرف مذہبی پیشواؤں پجاریوں اور منشیوں کی طرف خصوصیت کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے کہنا شروع کیا اے اہل بابل ان سرزمینوں کا خدا بزرگ مردوک صحیح قسم کے حکمران کی جستجو میں تھا جو دنیا پر حکومت کر سکے سو اس بڑے دیوتا نے میرا نام لے کر پکارا اور دنیا کی حکومت مجھے سونپ دی اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور شہر بابل کی طرف جانے کا حکم دیا اس نے لوگوں کے دل میری طرف مائل کر دیئے کیونکہ میں بھی اس کی عبادت کا بڑا خیال رکھتا تھا مردوک میرا رہبر بنا اور بغیر کسی جنگ کے مجھے بابل میں داخل ہونے کی اجازت دے دی اور اس طریقے سے اس نے اپنے شہر کو ایک بہت بڑی مصیبت اور خون ریزی سے بچا لیا یہاں کا بادشاہ نبونیہ جو نہ اس سے ڈرتا تھا نہ اس کا خیال رکھتا تھا اس نے میرے ہاتھوں شکست کھائی اور اپنے لوگوں کو تنہا میرے رحم و کرم پر چھوڑ کر یہاں سے بھاگ نکلا۔

سنو بابل کے لوگو میں بابل کے قدیم شہر میں بڑے پرامن طریقے سے لوگوں کے شوق اور خوشی سے وارد ہوا ہوں اور میں انہی کے بادشاہوں کے محل میں بیٹھ کر ان پر حکومت کروں گا اب تمہارا نیا بادشاہ صرف واحد کلدانیوں کا بادشاہ نہیں ہوگا بلکہ کلدانیوں کے ساتھ ساتھ پارسیوں عیلامیوں قوم ماد لیڈیا والوں باختریوں اور سمرقند سے آگے تک رہنے والے سارے قبائل اور قوموں کا حکمران ہوگا میں عکاری اور سومیری اقوام کی اس قدیم سرزمین کے اندر کسی دشمن کو سر اٹھانے کی اجازت نہیں دوں گا میں بابل کے داخلی معمولات اور اس کے بہت مندروں کو از سر نو بناؤں گا اور میں اپنے کارکنوں کو اسی وقت حکم دیتا ہوں کہ جو کام اور جو احکامات آج جاری کروں گا ان کی سب کی تکمیل کی جائے گی۔

اس کے بعد کوروش نے مختلف احکامات جاری کرنے شروع کیے سب سے پہلا حکم اس نے دیا کہ محل کے منشی، ستارہ شناس اور لوحیں لکھنے والے سارے اہم واقعات کو مٹی کی لوحوں پر کلدانی زبان کے ساتھ ساتھ دوسری زبانوں میں بھی یہ اہم واقع تحریر کریں گے دوسرا اہم حکم کوروش نے یہ دیا کہ بابل کی سلطنت میں ایک بیل ایک غلام ایک ہل اور اچھے درخت کے شہتیر کی ایک ہی قیمت لگائی جاتی تھی کوروش نے حکم دیا کہ بیل اور غلام کی قیمت زیادہ کر دی گئی ہے تاکہ ان دونوں کی وجہ سے زراعت میں ترقی ہو اس سے پہلے لوہے کے ہلوں کی اجارہ داری مندروں کے پجاریوں کے پاس تھی کوروش نے حکم دیا کہ ہل بنانے اسے رکھنے اور استعمال کرنے کے سارے ہی اختیار کسانوں کو دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ اس سے کام لیں اور پیداوار میں اضافہ کریں تیسرا حکم کوروش نے یہ دیا کہ بابل کی حکومت کی طرف سے کسانوں پر آب پاشی کے پانی پر جو آبیانہ مقرر تھا وہ اس نے بالکل ختم کر دیا اور کہا پانی کی روانی آفتاب کی کرنوں کی مانند ہے جس طرح سورج کی کرنوں پر کسی کی اجارہ داری نہیں ایسے ہی پانی پر کسی کی اجارہ داری نہیں ہونی چاہئے اور یہ دونوں چیزیں فصلوں کے لئے کار آمد ہیں لہٰذا ان پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا جائے گا۔

اے اہل بابل میں تمہارا بادشاہ کوروش کہتا ہوں کہ تم زمین کو فنا ہونے سے کیسے بچاؤ گے جب تک پانی آزادی سے نہ چلے زمین کی تجدید کس طرح ہو سکتی ہے جب تک اسے واضح مقدار میں پانی نہ ملے اور کس طرح بغیر پانی کے بیج پودے اور درخت ثمر آور ہو سکتے ہیں جب تک حیوانات کیلئے وافر گھاس نہ ہو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ تمہیں غذا اور دودھ باہم پہنچائیں اور یہ سب چیزیں اس وقت ہی حاصل ہو سکتی ہیں جب کسانوں کو کھلا اور ضرورت کے مطابق پانی ملے لہٰذا آج کے بعد پانی پر کوئی ٹیکس نہیں ہے اور ہر کسان اور ہر مزارع کو اس کی ضرورت کے مطابق پانی فراہم کیا جائے گا۔

اے اہل بابل مجھے خبر ہوئی ہے دوسرے شہروں کے دیوتاؤں کے علاوہ بہت سے لوگوں کو بھی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

Prof. Ali Khan

زبردستی بابل میں روکے رکھا گیا ہے اور یہ لوگ سب یہاں قیدی اور اسیر کی زندگی بسر کر رہے ہیں میں حکم دیتا ہوں کہ دوسرے شہروں کے جس قدر بھی دیوتاؤں کو جشن کے سلسلے میں یہاں لا کر رکھا گیا ہے وہ سب ان شہروں کو واپس بھیج دیئے جائیں گے اور یہ کام آج ہی شروع کیا جائے گا جس طرح دیوتاؤں کے ساتھ ساتھ مختلف شہروں کے لوگوں کو بھی یہاں روکا گیا ہے وہ بھی واپس جائیں گے وسیع میدانوں کے آموری پہاڑی علاقوں کے عیلامی مغربی ساحل کے ہنرمند کنعانی سمندر کے نواحی علاقوں کے کشتی بان مختلف شہروں سے اکٹھے کئے گئے لونڈی اور غلام اور ان کے اہل و عیال سب آج ہی اپنے اپنے شہروں کو واپس جا سکتے ہیں اور انہیں اپنے اپنے شہروں کی طرف جانے کیلئے راستے کا خرچ بھی ادا کیا جائے گا کورش کا یہ حکم سن کر لوگ اس کی تعریف اور اس کے حق میں نعرے لگانے لگے تھے۔

مجھے یہاں داخل ہونے کے بعد یہ بات بھی بتائی گئی ہے کہ اس شہر اور اس کے نواح میں بردہ فروشی کا کام اپنے عروج پر ہے اور مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بردہ فروش غلاموں کو گرم سرخ مہروں سے داغنے کا کام بھی کرتے ہیں لہٰذا میں آج سے حکم دیتا ہوں کہ کوئی غلاموں کو داغنے کا کام نہ کرے اگر آج کے بعد کسی بردہ فروش نے غلاموں کو داغا تو سزا کے طور پر وہ جتنے غلاموں کو وہ داغے گا اتنی بار اسی طرح اس کے جسم کو بھی داغا جائے گا۔

یہاں تک کہتے کہتے کورش خاموش ہو گیا اس لئے کہ ایک طرف سے یوناف بیوسا اور کیتھم آتے ہوئے دکھائی دیئے تھے ان کے ساتھ یہودیوں کا سردار یعقوب اقلیبی بھی تھا اور یعقوب اقلیبی کے پیچھے بہت سے یہودی امراء اور رئیس بھی کورش کی طرف آ رہے تھے کورش اپنے گھوڑے سے اترا تیزی سے وہ آگے بڑھ کر پہلے یوناف سے بغل گیر ہوا پھر اس نے بیوسا اور کیتھم کا حال پوچھا اس کے بعد یوناف نے اس کا تعارف یعقوب اقلیبی اور اپنے پیچھے آنے والے سارے یہودی امراء اور رئیسوں سے کرایا کورش بڑی فراخت دلی اور خندہ پیشانی کے ساتھ ان سے ملا پھر یوناف نے کورش کو مخاطب کرتے ہوئے کہا یہ سب یہودی اکابر اور میرا یہ دوست یعقوب اقلیبی جس کے ہاں میں بیوسا اور کیتھم نے قیام کر رکھا ہے یہ سب آپ سے کچھ کہنا چاہتے ہیں یوناف کی اس بات پر کورش کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ ہوئی پھر وہ یعقوب اقلیبی اور یہودی اکابر کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا کہو تم لوگ کیا کہنا چاہتے ہو تم لوگ میرے دوست میرے بھائی یوناف کو اپنے ساتھ لے کر آئے ہو لہٰذا جو کچھ بھی تم کہو گے میں اسے مانوں گا تسلیم کروں گا جواب میں یہودی اکابر نے آپس میں صلاح مشورہ کیا انہوں نے یعقوب اقلیبی کو اپنا نمائندہ مقرر کیا تاکہ وہ کورش سے بات کرے لہٰذا یعقوب اقلیبی کورش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے عظیم بادشاہ آپ ضرور جانتے ہوں گے کہ دو نسل پہلے بابل کا بادشاہ بخت نصر فلسطین میں بنی اسرائیل کی سلطنت یہودا پر حملہ آور ہوا تھا اس سلطنت کی اینٹ سے اینٹ بجا کر رکھ دی تھی اور ہزاروں یہودیوں کو وہ قیدی اور اسیر بنا کر اپنے ساتھ لے آیا تھا اور اس نے انہیں بابل شہر کی فصیلوں سے باہر دریا فرات کے کنارے آباد کر دیا تھا یہ یہودی بیچارے انتہائی ذلیل اور کم تر کام کرتے رہے ہیں بابل میں مزدوری نہروں کی کھدائی باغوں کی دیکھ بھال اینٹوں اور اسفالٹ کی بھٹیوں پر شہر بھر کی گندی نالیوں کی صفائی پر یہ سارے یہودی مزدور معمور ہیں اور یہ سارے کام وہی کرتے ہیں بابل کے لوگ انہیں کم تر اور انتہائی نچلے درجے کے لوگ تصور کرتے ہیں ہماری آپ سے التجا ہے کہ جس قدر یہودی یہاں اسیر اور قیدی کی حیثیت سے فلسطین سے لا کر آباد کئے گئے ہیں ان سب کو واپس جانے کی اجازت دے دی جائے یعقوب اقلیبی جب خاموش ہوا تو کورش کہنے لگا ہاں جس قدر بھی یہودی یہاں سے واپس فلسطین جانا چاہیں وہ واپس جا سکتے ہیں کوئی ان کیلئے روک ٹوک نہیں ہے جس قدر سامان اور جس قدر بھی وہ دولت یہاں سے لے جانا چاہتے ہیں اپنے ساتھ لے کر جا سکتے ہیں کورش کا یہ جواب سن کر یعقوب اقلیبی بے حد خوش ہوا پھر وہ دوبارہ بولا اور کہنے لگا۔

"اے بادشاہ بابل کا حکمران بخت نصر جب بے شمار یہودیوں کو فلسطین سے قیدی بنا کر اپنے ساتھ لایا تو ہماری عبادت گاہوں سے وہ آتی دفعہ وہ قیمتی برتن بھی لے کر آیا جو ہماری عبادت گاہوں میں استعمال ہوتے تھے ہمارے یہ مقدس برتن اب اساگیلہ کے معبد میں پتھر لکڑی چاندی اور سونے کے "خداؤں کے ساتھ پڑے ہوئے ہیں آپ جانتے ہوں گے کہ یہودی کسی بت کسی دیوتا کو تسلیم نہیں کرتے وہ خدائے واحد کو مانتے ہیں اس کی بندگی اور عبادت کرتے ہیں لہٰذا ہمیں یہ بھی اجازت دی جائے اساگیلہ کے معبد میں جس قدر ہمارے مقدس ظروف ہیں وہ بھی یہاں سے یہودیوں کو واپس فلسطین لے جانے کی اجازت دے دی جائے اے بادشاہ ہم موسیٰؑ کی شریعت کے پیروکار ہیں اور انہی کا اتباع کرتے ہوئے ہم یروشلم کو جو تباہ و برباد کر دیا گیا ہے دوبارہ آباد کرنا چاہتے ہیں اور اس کے اندر اپنے ہیکل کی بھی دوبارہ تعمیر کے خواہاں ہیں اس پر کورش کہنے لگا تم خود اپنے ان شیوخ کو اساگیلہ کے معبد میں لے جاؤ وہاں جس قدر تمہارے ظروف ہیں انہیں لے جاؤ اور جس قدر یہودی بابل شہر سے باہر دریا کے کنارے آباد ہیں اور جو واپس جانا چاہتے ہیں انہیں خوشخبری دو کہ وہ ان ظروف کو لے کر واپس فلسطین جا سکتے ہیں اور میں انہیں راستے کے اخراجات کے علاوہ یروشلم شہر کو دوبارہ آباد کرنے اور خود کو وہاں بہتر طریقے سے بسانے کے اخراجات بھی پورے کروں گا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کوروش کا یہ حکم سن کر یعقوب اقلیبی اور دوسرے یہودی شیوخ خوش ہو گئے تھے لہٰذا اساکیلہ مندر میں داخل ہوئے جس قدر ظروف ان کی عبادت گاہوں سے تعلق رکھتے تھے سارے انہوں نے لے لئے پھر وہ دریا فرات کے کنارے یہودیوں کی آبادیوں کی طرف گئے اور انہیں یہ پیغام سنایا کہ وہ فلسطین کی طرف جانے کیلئے آزاد ہیں اور یہ کہ بابل کے اندر اب وہ قیدی اور اسیر نہیں ہیں یہ خوشخبری سن کر سارے یہودی تیاریاں کرنے لگے تاکہ بابل سے فلسطین کی طرف کوچ کر جائیں اسی روز یہودیوں نے اپنی کوچ کی تیاریاں مکمل کر لیں شام سے تھوڑی دیر پہلے یہودی اپنے سازوسامان کے ساتھ جو سات سو چھبیس گھوڑوں چار سو پینتیس اونٹوں چھ سو پالیس خچروں اور چھ ہزار سات سو گدھوں پر لدا ہوا تھا بابل سے کوچ کرتے ہوئے فلسطین کی طرف رواں ہو گئے تھے وہ اپنی روانگی کے وقت خداوند قدوس کی واحدنیت اس کی صفات اور اس کی کبریائی اور اس کی برتری کے گیت گاتے ہوئے خصت ہو رہے تھے روانگی سے قبل کوروش نے انھیں کافی مقدار میں چاندی سونا اور نقدی بھی مہیا کی تھی تاکہ وہ یروشلم کے اندر پھر اپنے آپ کو آسانی سے آباد کر سکیں یعقوب اقلیبی اور چند دوسرے معزز یہودی جن کا کاروبار بابل کے اندر خوب چمک اٹھا تھا وہ ان یہودیوں کے ساتھ واپس فلسطین نہیں گئے تھے بلکہ انہوں نے بابل میں ہی رہنا پسند کیا تھا۔

جب یہ سارے انتظامات ہو گئے اور شام ہونے لگی تو کوروش نے اپنے پہلو میں کھڑے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا سنو یوناف تم بیوسا اور کیتم کے ساتھ میرے ہمراہ میرے شاہی محل میں قیام کرو گے اس پر یوناف نے کوروش کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اے کوروش میرے بھائی میں تمہاری اس پیش کش کا شکریہ ادا کرتا ہوں میں وعدہ بھی کرتا ہوں کہ میں تمہارے ساتھ بابل کے محل ہی میں قیام کروں گا لیکن مجھے چند روز اپنے اس مہربان یعقوب اقلیبی کے ہاں قیام کرنے کی اجازت دو اس لئے کہ میں اس سے یہاں بابل میں زندگی بسر کرنے والے یہودیوں سے متعلق کچھ معلومات کرنا چاہتا ہوں گو میں اس کے ہاں گزشتہ کئی دنوں سے ٹھہرا ہوا لیکن اس موضوع پر میں آج تک اس کے ساتھ گفتگو نہیں کر سکا اس لئے کہ میرے یہ سارے دن بابل اس کے لشکر اور اس کی قوت کا اندازہ لگانے ہی میں گزر گئے تھے اور انہیں چیزوں سے متعلق میں تمہیں پیغام بھی بھجواتا رہا ہوں لہٰذا مجھے چند دن یعقوب اقلیبی کے ہاں رہنے دو تاکہ میں اس سے وہ معلومات حاصل کر سکوں جو میں جاننا چاہتا ہوں کوروش نے یوناف کو ایسا کرنے کی اجازت دے دی لہٰذا یوناف وہاں سے بیوسا اور کیتم کو لے کر یعقوب اقلیبی کے ساتھ چلا گیا تھا

○

اس رات جب یوناف بیوسا اور کیتم یعقوب اقلیبی کے ساتھ اس کے دیوان خانے میں آتش دان کے پاس بیٹھے تھے تو یوناف نے یعقوب اقلیبی کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا سنو یعقوب تم بابل شہر میں اسیر کئے جانے والے یہودیوں کی کیفیت سے پوری طرح واقف ہو مجھے ان سے متعلق تفصیل سے بتاؤ کہ یہاں اسیری کی زندگی انہوں نے کیسے اور کس طرح بسر کی تم سے یہ تفصیل میرے لئے باعث دلچسپی بھی ہوگی اس پر بیوسا بھی یعقوب اقلیبی کو مخاطب کر کے کہنے لگی ہاں میرے بھائی اگر تم ایسا کرو تو یہ حالات ہمارے لئے یقیناً" دلچسپی کا باعث ہوں گے اس پر یعقوب اقلیبی تھوڑا سا مسکرایا پھر وہ کہنے لگا سنو میرے عظیم اور معزز مہمانوں میں تمہیں تفصیل سے بتاتا ہوں کہ یہودیوں نے بابل کے اندر کیسے اور کس طرح اور کن حالات میں اسیری کے یہ دن گزارے۔

بخت نصر جب ہزاروں یہودیوں کو گرفتار کر کے یہاں لایا تو اس نے انہیں بابل شہر سے باہر دریا فرات کے کنارے آباد کیا دریا کے کنارے یہودیوں نے اپنے لئے چھوٹے چھوٹے مکان بنا لئے گویا انہوں نے دریا کے کنارے اپنا علیحدہ شہر آباد کر لیا تھا اور اس شہر کا نام تل ابیب رکھا تھا یہودیوں کو یہاں لانے کے چند روز بعد بابل کے بادشاہ بخت نصر نے اپنے خواجہ سرا کو حکم دیا کہ وہ ان یہودیوں میں سے جنہیں بابل سے باہر قیدی بنا کر رکھا گیا ہے چار معزز اور صاحب حیثیت جوانوں کا انتخاب کرے جو یہودیوں کے معاملات میں اسے گفتگو کے علاوہ ان کے بدلتے حالات سے متعلق بھی آگاہ کرتے رہیں گے وہ میرے ساتھ گفتگو کرتے رہیں بخت نصر کا یہ حکم پا کر وہ خواجہ سرا یہودیوں کی بستی تل ابیب میں آیا یہاں اس نے انہیں بادشاہ سے گفتگو کرنے اور یہودیوں کے احوال اس کے سامنے بیان کرنے کیلئے چار آدمیوں کا انتخاب کیا ان چار میں سے دو تو اللہ کے نبی اور پیغمبر تھے ایک دانیال اور دوسرے عزیر دوسرے دو بھی بنی اسرائیل کے انتہائی معزز اور نیک اشخاص تھے ان میں سے ایک حیسا اور دوسرا میسائیل تھا ان چاروں کو بابل کے بادشاہ بخت نصر کے سامنے پیش کیا گیا بخت نصر نے ان کی خوب آؤ بھگت اور عزت آفزائی کی اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ اپنا وقت زیادہ تر محل کے اندر گزاریں اور یہودیوں کی بہتری اور ان کی احوال پرسی کے بارے میں اس سے گفتگو کرتے رہا کریں۔ اس طرح یہ چاروں حضرات اپنا زیادہ وقت بادشاہ کی معیت میں گزارنے لگے یوں وقت گزرتا رہا اور ہفتے مہینوں میں بدلنے لگے۔

پھر ایسا ہوا کہ بادشاہ بخت نصر نے ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر جاننے کے لئے اس نے اپنے جلوداروں کے امیراریوں کو طلب کیا اور اسے حکم دیا کہ بابل شہر کے سارے بڑے بڑے پجاریوں نجومیوں فال گیروں ستارہ شناسوں اور جادوگروں کیسوں کو جمع کرو تاکہ وہ میرے خواب کی تعبیر بتائیں لہٰذا بادشاہ کے حکم کے مطابق اریوک حرکت میں آیا اس نے بادشاہ کی طرف سے جو دن مقرر ہوا تھا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس روز بابل شہر کے سارے پجاریوں نجومیوں فال گیروں ستارہ شناسوں جادوگروں اور کہنیوں کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا پس بادشاہ بخت نصر ان سب کو مخاطب کر کے کہنے لگا سنو بابل کے حکیم اور دانا لوگو میں نے ایک خواب دیکھا ہے اور تم لوگوں سے میں اپنے اس خواب کی تعبیر چاہتا ہوں اس پر وہ سارے دانا اور حکیم یک زبان ہو کر بولے اے بادشاہ جو خواب آپ نے دیکھا ہے وہ ہم سے کہیں تاکہ ہم اپنے اپنے اندازے اپنے اپنے علم کے مطابق آپ سے اس کی تعبیر کہیں اس پر بادشاہ نے انتہائی سنجیدگی میں کہا میں تم سے اپنے خواب کی تفصیل نہیں کہوں گا تم سب لوگ اپنے اپنے علم اپنی اپنی دانائی اور تجربے کو حرکت میں لاؤ اور مجھے میرے خواب کی حقیقت کے ساتھ ساتھ اس کی تعبیر بھی کہو بادشاہ کے اس انکشاف پر ان سارے داناؤں نے سر جوڑ کر آپس میں مشورہ کیا پھر ایک دانا بادشاہ بخت نصر کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے بادشاہ یہ انتہائی مشکل بلکہ میں کہتا ہوں کہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص اپنے خواب کی تفصیل بتائے بغیر یہ امید رکھے کہ اس کے خواب کی تعبیر بتادی جائے ان نجومیوں فال گیروں پجاریوں ستارہ شناسوں جادوگروں اور کہنیوں کا جواب سن کر بخت نصر انتہائی غضب ناک ہوا اسی حالت میں اس نے اپنے جلوداروں کے امیر اریوک کو طلب کیا جب یہ اریوک اس کے سامنے آیا تو بخت نصر نے اسے حکم دیا کہ بابل شہر میں جس قدر بھی مقامی بابلی اور یہودیوں کے حکیم اور دانا ہیں ان سب کو قتل کر دیا جائے ایسا کرنے کیلئے اریوک جب اپنے خاص دستوں کے ساتھ محل سے نکلا تو اس اتفاق سے اس کی ملاقات محل سے باہر دانیال سے ہوئی اریوک نے دانیال پر انکشاف کیا کہ کس طرح بادشاہ نے ایک خواب دیکھا ہے اور وہ اپنے خواب کے ساتھ ساتھ اس کی تعبیر بھی جاننا چاہتا ہے چونکہ سارے ہی ستارہ شناس ایسا کرنے میں ناکام رہے ہیں لہٰذا بخت نصر نے غصے میں آکر بابل اور یہودیوں کے سارے دانشمندوں اور حکیموں کی گردن کاٹ دینے کا حکم دے دیا ہے اریوک نے یہ بھی بتایا کہ اس حکم کے تحت تمہاری عزیز حیاہ اور میسایل چاروں دانشوروں کی گردنیں کاٹ دی جائیں گی اس پر دانیال نے اریوک کو مخاطب کرتے ہوئے کہا مجھے تم تھوڑی دیر کی مہلت دو تاکہ میں بخت نصر سے مل کر اس معاملے پر گفتگو کروں مجھے امید ہے کہ میں اس کا کوئی نہ کوئی حل تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

اریوک اس بات پر آمادہ ہوا پس دانیال بابل کے بادشاہ بخت نصر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے اے بادشاہ مجھے اگر صرف ایک رات کی مہلت دی جائے تو میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ کو آپ کے خواب اور تعبیر دونوں ہی تفصیل کے ساتھ کہہ دوں گا اور اگر میں ایسا کرنے میں کامیاب نہ ہوا تو پھر آپ کو اختیار ہو گا آپ بابل اور یہودیوں کے سارے دانشوروں اور حکیموں کو قتل کرادیں بخت نصر نے دانیال کی تجویز سے اتفاق کیا اور انہیں اگلے دن کی مہلت دے کر اپنے پاس سے رخصت کر دیا تھا۔

بخت نصر کے پاس سے نکل کر دانیال اپنے رفقا عزیر حیاہ اور میسایل کے پاس گئے اور انہیں سارے واقع کی اطلاع کی اور ان سے التجا کی کہ وہ بھی خداوند قدوس سے رات بھر دعا کریں کہ وہ ہمارے لئے اس مشکل معاملے کو حل کر دے اس رات دانیال نے بڑی عاجزی اور بڑی انکساری سے خداوند قدوس کے ہاں سجدہ ریز ہوتے ہوئے اپنے اللہ کو پکارا اور اس سے فریاد کی۔

"اے خداوند تیرا نام ازل سے ابد تک مبارک ہے کائنات میں تیری ہی حکمت اور قدرت رواں دواں ہے تو ہی وقت کو اور زمانوں کو تبدیل کرتا ہے تو ہی بادشاہتوں اور سلطنتوں کو معزول اور قائم کرنے والا ہے تو ہی میرے اللہ حکیموں کو حکمت اور دانشمندوں کو دانشمندی عنایت کرنے والا ہے تو ہی وہ ذات ہے جو گہری اور پوشیدہ چیزوں کو ظاہر کرتا ہے جو کچھ اندھیرے اور تاریکی میں ہے تو اس کا بھی جاننے والا ہے اس لئے تیری ذات نور ہے میں تیرا ہی شکر ادا کرتا ہوں تیری ہی تعریف اور ستائش کرتا ہوں اے میرے اور میرے باپ دادا کے خداوند تو نے ہی میرے آباؤ اجداد کو حکمت و قدرت اور مجھے اس قابل بنایا ہے کہ میں تیرے سامنے اپنے ہونٹ اپنی زبان التجا اور دعا کیلئے کھول سکوں۔"

یوں رات کے وقت خداوند قدوس کے سامنے سجدہ ریز ہونے اور اس کے سامنے عاجزی اور انکساری کے ساتھ التجا کرنے کے بعد دانیال پر خداوندے قدوس کی طرف بابل کے بادشاہ بخت نصر کے خواب اور اس کی تعبیر سے وابستہ سارے راز دانیال پر انکشاف کر دیئے گئے دوسرے روز دانیال بادشاہ کے حاجب ایوب کے پاس گئے اور کہنے لگے دیکھو تو بادشاہ سے ملنے کا میرا اہتمام کراس لئے کہ میں بادشاہ کو اس سے کئے وعدے کے مطابق آج اس کے خواب اور اس کی تعبیر سے آگاہ کروں گا بس دانیال کے یہ کلمات جب اریوک نے بخت نصر تک پہنچائے تو بخت نصر نے دانیال فوراً" اپنے پاس بلالیا اور ان سے اپنے خواب اور ان کی تعبیر طلب کی اس پر دانیال بولے اور بخت نصر سے کہنے لگے۔

اے بادشاہ جو راز مجھ پر انکشاف ہوا ہے وہ یہ ہے کہ گزشتہ دن سوتے وقت تو نے اپنے خیالات میں یہ سوچا کہ آخری ایام میں کیا وقوع میں آئے گا یہی سوچتے سوچتے تو اپنے پلنگ پر سو گیا پھر تو نے ایک خواب دیکھا اے بادشاہ یہ گمان نہ کرنا کہ میں جس قدر تیری سلطنت میں صاحب حکمت لوگ ہیں ان سے زیادہ حکیم اور دانشمند ہوں بلکہ سب سے زیادہ حکیم سب سے زیادہ دانشمند میرا وہ اللہ ہے جس نے مجھ پر تیرے اس خواب کا راز انکشاف کیا ہے ورنہ میں پہلے اس

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

خواب سے متعلق تمہارے ستارہ گروں نجومیوں اور فال گیروں کی طرح کچھ نہیں جانتا تھا جو کچھ میرے اللہ نے تمہارے خواب کے سلسلے میں میری راہنمائی کی ہے وہ کچھ یوں ہے۔

اے بادشاہ تو نے اپنے خواب میں ایک بہت بڑی مورتی دیکھی وہ بڑی مورتی جس کی رونق بے انتہا تھی تیرے سامنے کھڑی ہوئی اور اس کی صورت ہیبت ناک بھی تھی اس بت کا جو تو نے بادشاہ خواب میں دیکھا سر خالص سونے کا تھا اس کا سینہ اور اس کے بازو چاندی کے اس کا شکم اس کی رانیں تانبے کی تھی اس کی ٹانگیں لوہے کی اور اس کے پاؤں کچھ لوہے کے اور کچھ مٹی کے تھے تو اس بڑی ہیبت ناک مورتی جو کسی بت کی طرح دیوی نما تھی بڑے غور سے دیکھتا رہا یہاں تک کہ کسی کا ہاتھ حرکت میں آئے بغیر قریب ہی سے ایک پتھر خود بخود کٹا اور اس مورتی کے اوپر آن گرا اور مورتی کو یعنی اس پتھر نے اس بت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تب وہ لوہا' مٹی' تانبا' چاندی اور سونا ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے جن سے وہ بت بنا تھا اور ٹکڑے ایسے باریک ہوئے کہ جیسے خوب پیسا ہوا بھس اس کے بعد اے بادشاہ زور کی آندھی چلی اور پسی ہوئی ان ساری دھاتوں کو اڑا لے گئی یہاں تک کے ان کا کچھ پتا نہ چلا اور وہ پتھر جو اس مورتی پر گرا تھا جس نے اس مورتی کو پیس کر رکھ دیا تھا وہ بڑھتے بڑھتے ایک پہاڑ کی صورت اختیار کر گیا اور زمین کے بہت بڑے حصے پر پھیل گیا اے بادشاہ یہ ہے وہ خواب جو تو نے دیکھا ہے۔

دانیال کے یہ الفاظ سن کر بادشاہ بخت نصر کے چہرے پر اطمینان اور خوشیاں پھیل گئی تھیں اس نے بے پناہ مسرت کا اظہار کرتے ہوئے بڑی شفقت بڑے پیار اور بڑی مہربانی سے اپنا ہاتھ دانیال کے کندھے پر رکھتے ہوئے کہا اے دانا اور حکیم انسان تو نے واقعی میرے خواب کی صحیح نشاندہی کی ہے میں نے واقعی خواب میں ایسا ہی بت دیکھا جس کی تو نے تفصیل بتائی ہے اور اس کا انجام بھی کچھ ایسا ہی ہوا جو تم بتا چکے ہو میرے خواب کی اصلیت بتانے کے بعد اب تم یہ کہو کے اس خواب کی تعبیر کیا ہو گی اس پر دانیال نے غور سے بخت نصر کی طرف دیکھا پھر وہ کہنے لگے۔

اے بادشاہ تیرے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ تو شہنشاہ ہے جس کو آسمان کے خدا نے بادشاہی توانائی قدرت اور شوکت بخش رکھی ہے اور جہاں کہیں بنی آدم سکونت کرتے ہیں اس نے میدان کے چرندے اور ہوا کے پرندے تیرے حوالے کر کے تجھ کو ان سب کا حاکم بنایا ہے وہ سونے کا سر اے بادشاہ تو ہی ہے اس کے بعد ایک اور سلطنت برپا ہو گی جو تجھ سے چھوٹی ہے اور چاندی کی ہو گی اس کے بعد ایک اور سلطنت تانبے کی پھر ایک چھوٹی سلطنت لوہے کی مانند مضبوط ہو گی اور جس طرح لوہا سب چیزوں کو کاٹ ڈالتا ہے اس طرح یہ سلطنت بھی سب پر غالب آئے گی اور جس طرح تو نے دیکھا کہ اس بت کے پاؤں اور انگلیاں کچھ کمہار کی مٹی کی اور کچھ لوہے کی تھیں تو سو اس سلطنت میں تفرقہ ہو گا مگر جیسا کہ تو نے دیکھا کہ اس میں لوہا مٹی سے ملا ہوا تھا اس میں لوہے کی مضبوطی ہو گی اور چونکہ پاؤں کی انگلیاں کچھ لوہے کی کچھ مٹی کی تھیں اس لئے سلطنت کچھ قوی اور کچھ ضعیف ہو گی اور چونکہ لوہا مٹی میں مکمل طور میل نہیں کھاتا للذا آہستہ آہستہ اس سلطنت میں کمزوریاں پیدا ہوتی چلی جائیں گی۔

یہاں تک کہ آسمان کا خدا اس سرزمینوں کے اندر ایک اور سلطنت برپا کرے گا جو تا ابد نیست نہ ہو گی اور اس کی حکمت کسی دوسری قوم کے حوالے نہ کی جائے گی اور یہ جو تو نے پتھر دیکھا جو مورتی پر گرا اور مورتی کے سونے چاندی تانبے لوہے اور مٹی کو اس نے بورا بنا کے رکھ دیا یہ پتھر اسی ابد تک قائم رہنے والی سلطنت کی طرف اشارہ ہے اے بادشاہ تجھے وہ کچھ دکھایا جو مستقبل میں ہونے والا ہے اور تمہارا یہ خواب اور اس کی تعبیر یقینی ہے۔

دانیال کی زبان سے اپنے خواب کی یہ تعبیر سن کر بخت نصر دنگ رہ گیا تھا چونکہ دانیال نے اس کے خواب کی صحیح تفصیل بتائی تھی للذا اسے یقین تھا کہ اس خواب کی تعبیر بھی بالکل صحیح ہے للذا اس نے دانیال کی دربار میں بڑی عزت افزائی کی اور انہیں انعام و اکرام سے نواز کر اپنے ہاں سے رخصت کیا بادشاہ کے پاس سے رخصت ہوتے وقت دانیال نے پھر نصیحت کرنے کے انداز میں بخت نصر کو مخاطب کر کے کہا اے بادشاہ یہ خواب اور اس کی تعبیر تمہارے لئے ایک اشارہ ہے کہ بتوں کی پرستش اور اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکارنا ترک کر دیا جائے میں تمہارے پاس سے جاتے وقت میں تمہیں یہ وصیت کرتا ہوں کہ بتوں کی بندگی اور عبادت ترک کر دی جائے اور صرف اس ایک خدا کے سامنے اپنے سر کو سجدے کیلئے خم کر دیا جائے جو ساری زمینوں اور آسمانوں کا مالک و خالق ہے یہاں تک کہنے کے بعد دانیال بخت نصر کے دربار سے نکل گئے تھے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دانیال کے اس قدر حالات بتانے کے بعد یعقوب اقلیبی خاموش ہو گیا تھا اور اپنے سامنے آتش دان میں جلتی ہوئی آگ کو کریدنے لگا تھا اس کے سامنے بیٹھے یوناف بیوسا اور کیتھم ان حالات سے مسرور اور متاثر ہو رہے تھے یعقوب میرے رفیق تم خاموش کیوں ہو گئے ہو اپنا سلسلہ کلام جاری رکھو اور بتاؤ اس کے بعد اس خواب کا بخت نصر پر کیا اثر ہوا اور ان سرزمینوں میں دانیال کے مزید حالات کیسے اور کس طرح کے ہیں اس پر یعقوب اقلیبی نے آتش دان میں آگ کو کریدنا بند کر دیا دوبارہ وہ بولا اور کہہ رہا تھا۔

سنو یوناف بیوسا اور کیتھم یہ خواب دیکھنے کے بعد چاہیے تو یہ تھا کہ بابل کا بادشاہ بخت نصر بت پرستی سے تائب ہو جاتا اور صرف ایک اللہ اور خداوند کی عبادت کرتا لیکن وہ اس کی طرف راغب نہ ہوا بلکہ بت پرستی کی طرف اور زیادہ بڑھ گیا وہ اس طرح کہ بابل کے بادشاہ نے اس خواب کے رد عمل کے طور پر سونے کا ایک بہت بڑا بت بنایا جس کی لمبائی ساٹھ ہاتھ اور چوڑائی چھ ہاتھ تھی اور اسے صوبہ بابل کے میدانوں میں نصب کرایا پھر بخت نصر نے اپنے ناظموں حاکموں سرداروں قاضیوں خزانچیوں مشیروں مفتیوں اور صوبے کے دیگر منصب داروں کو جمع کرنے کے بعد انہیں حکم دیا کہ ایک مقررہ وقت پر سب لوگ اس بت کے پاس جمع ہو جائیں اور جب اس بت کے پاس قرنا بجنے کی صدائیں بلند ہوں تو سارے لوگ اس بت کی تقدیس میں اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں اس مقصد کیلئے بخت نصر نے ایک دن مقرر کر دیا کہ فلاں دن سب لوگ اس بت کے سامنے حاضر ہوں اور پھر جب قرنا پھونکنے کی آواز سنائی دی تو سارے لوگ اس بت کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے لیکن چار اشخاص نے اس بت کے سامنے سجدہ ریز ہونے سے انکار کر دیا تھا۔

اس بت کے سامنے سجدہ نہ کرنے والے ان چار اشخاص میں سے دو اللہ کے نبی یعنی دانیال اور عزیر تھے جبکہ دوسرے دو ان کے ساتھی حسیاہ اور میسائیل تھے جب لوگوں نے دیکھا کہ یہ چاروں اس بت کے سامنے سجدہ ریز نہیں ہوئے تو بادشاہ کے منصب داروں نے اس کے پاس جا کر شکایت کی کہ قرنا بجنے کے ساتھ ہی سارے لوگ اس بت کی تقدیس کے طور پر اس کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے لیکن وہ چار اشخاص بخت نصر نے یہودیوں میں سے دانا اور حکیم جنہیں مقرر کر رکھا ہے وہ بت کے سامنے سجدہ ریز نہیں ہوئے اس انکشاف پر بخت نصر بڑا سیخ پا ہوا اور غضب ناکی کی حالت میں اس نے ان چاروں کو طلب کیا جب دانیال عزیر حسیاہ اور میسائیل چاروں بادشاہ کے سامنے پیش ہوئے تو بادشاہ نے انہیں مخاطب کر کے کہا۔

تم چاروں جانتے ہو کہ میں نے سونے کا ایک بت بنا کر بابل کے نواح میں اسے نصب کرایا اور پھر میں نے اپنے سارے منصب داروں کو حکم دیا تھا اور اس کے علاوہ دیگر عہدے داروں کے ذریعے یہ پیغام سب لوگوں تک پہنچایا تھا کہ وقت مقررہ پر سب لوگ بت کے سامنے حاضر ہوں اور جب قرنا بجے تو سارے اس بت کے سامنے اس کی تقدیس کیلئے سجدہ ریز ہو جائیں مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ تم چاروں نے اس بت کے سامنے سجدہ ریز ہونے سے انکار کر دیا ہے کہو اس الزام کے جواب میں تم کیا کہتے ہو میں تم چاروں پر سختی نہیں کرنا چاہتا تمہاری پہلی غلطی کو معاف کرتا ہوں تمہیں اس کے لئے ایک اور موقع فراہم کیا جاتا ہے میں اس بت کے تقدس کیلئے ایک اور دن مقرر کرتا ہوں اس دن سب لوگوں کے ساتھ تم اس بت کے سامنے جانا اور جب قرنا بجے تو اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا اگر تم اس کو سجدہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم نے سجدہ کرنے سے انکار کیا تو سن رکھو اسی وقت تمہیں بڑھکتی ہوئی آگ میں پھینک دیا جائے گا بخت نصر کی یہ گفتگو سن کر اللہ کے نبی عزیر بولے اور بادشاہ کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔

اے بادشاہ کسی وہم و گمان کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ رہنا ہم چاروں ایک اللہ کو ماننے والے ہیں وہ واحد اور یکتا ہے اور وہی اس قابل ہے کہ اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے اس کی بندگی اور غلامی اختیار کی جائے ہم اسی کے پرستار اسی کے مطیع اور فرمانبردار ہیں اور اسی واحد رب کی بندگی اور عبادت کرتے ہیں اور اسی رب کے ساتھ ہمارا تعلق صرف عبادت تک ہی محدود نہیں بلکہ استعانت کا تعلق بھی ہم اسی کے ساتھ رکھتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ وہ ساری کائنات کا رب ہے ساری طاقتیں اس کے ہاتھ میں ہیں ساری نعمتوں کا وہ اکیلا ہی مالک ہے اس لئے ہم اپنی ہر حاجت کی طلب میں اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں اسی کے آگے اپنے ہاتھ پھیلاتے ہیں اسی کی مدد پر اعتماد کرتے ہیں وہی رب زندگی کے ہر شعبے میں ہمارے ہر خیال اور برتاؤ کی رہنمائی کرتا ہے اگر ہم اسے چھوڑ کر کسی اور کی بندگی کریں یا مدد کیلئے کسی اور کو پکاریں تو اے بادشاہ اس میں ہمیں غلط بینی غلط کاری اور بد انجامی کا خطرہ ہے لہٰذا اے بادشاہ ہم جو صرف ایک اللہ کی بندگی اور عبادت کرنے والے ہیں کسی بھی صورت تمہارے اپنے بنائے ہوئے سونے کے بت کے سامنے سجدہ نہیں کریں گے چاہے تو ہمارے اس انکار کے جواب میں ہمیں بڑھکتی ہوئی آگ میں ہی کیوں نہ پھینک دے ہم اس بت کو سجدہ کرنا قبول نہیں کریں گے اپنے آپ کو بڑھکتی ہوئی آگ میں جلا دینا اپنی اپنی ذات کیلئے قابل فخر تصور کریں گے اس لئے کہ اگر تو ہمیں آگ میں پھینکنے کا انتظام کرتا ہے تو وہ اللہ جو ہمارا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

رب ہے جس کی عبادت ہم خلوص نیت سے کرتے ہیں وہ ہمیں تمہاری بھڑکائی ہوئی آگ سے نجات دلانے پر بھی قادر ہے یہاں تک کہنے کے بعد اللہ کے نبی عزیر خاموش ہو گئے تھے۔

یہاں تک کہنے کے بعد یعقوب اقلیبی پھر رکا اور تھوڑی دیر کے لئے دم لیا پھر وہ کہنے لگا سنو یوناف یوسا اور کیمم اس کے بعد یوں ہوا کہ عزیر کی یہ گفتگو سننے کے بعد بخت نصر پھر بولا اور کہنے لگا میں تم چاروں میں سے دانیال کو آگ کی سزا سے معاف رکھتا ہوں اس شخص نے مجھے میرے خوابوں کی تعبیر کی صحیح نشاندہی کی تھی لہٰذا باقی تم تینوں کو میں ضرور آگ میں ڈال کر رہوں گا پھر اس نے حکم دیا کہ بہت بڑی آگ کا الاؤ گرم کیا جائے تو جب ایسا ہوا تو اس نے اپنے لشکریوں کے ذریعے سے عزیز اور ان کے دونوں ساتھیوں کو آگ میں پھینک دیا اللہ کے نبی عزیر اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کافی دیر تک بھڑکتی ہوئی اس آگ میں رہے ان کے اردگرد دور دور کھڑے لوگ انہیں دیکھتے رہے کہ وہ آگ میں جلنے نہیں پائے تھے بلکہ آگ کے اندر صحیح سلامت ادھر ادھر گھوم پھر رہے تھے یہ اطلاع جب بادشاہ کو پہنچائی گئی تو بادشاہ نے اپنے منصب داروں کو حکم دیا کہ ان تینوں کو پکارا جائے اور انہیں کہا جائے کہ اگر وہ زندہ ہیں تو آگ سے باہر آجائیں جب انہیں پکارا گیا تو عزیر اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ باہر آگئے منصب داروں نے تینوں کو پکڑ کر بخت نصر کے سامنے پیش کر دیا۔

بخت نصر نے دیکھا کہ آگ نے ان تینوں کے بدنوں پر کچھ اثر نہ کیا تھا ان کے سر کے بالوں تک کو کوئی نقصان نہ پہنچا تھا اور ان کے وہ کپڑے جو وہ پہنے ہوئے تھے ان میں آگ میں اتنی دیر تک رہنے کے باوجود کوئی فرق نہ آیا تھا یہ صورت حال دیکھ کر بخت نصر بڑا متاثر ہوا اور ان تینوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا سنو خداوند کے نیک بندوں تم نے واقعی اپنے خالق اور اپنے مالک پر بھروسا کر کے آگ میں کود جانا پسند کیا لہٰذا اس اللہ نے اس خداوند نے جس پر تم یقین رکھتے ہو تمہاری مدد کی اور تمہیں آگ کے جلتے الاؤ کے اندر بھی محفوظ رکھا تمہارے اس پختہ ایمان اور ایقان نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے میں اس چیز سے بھی خوش ہوں کہ تم خدا واحد کے علاوہ کسی کی بندگی اور عبادت نہیں کرتے تمہارے اس پختہ ایمان کو دیکھتے ہوئے آج میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ میری مملکت کے اندر جو کوئی بھی رہتا ہے آج کے بعد وہ کسی بت کسی غیر اللہ کے سامنے اپنے سر کو جھکائے گا اور جس کسی نے بھی بابل کی مملکت کے اندر خدا کے خلاف جس پر تم یقین رکھتے ہو کوئی بات کی تو اس کا سر قلم کر دیا جائے گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد یعقوب اقلیبی خاموش ہو گیا تھا تھوڑی دیر تک وہ یوناف یوسا اور کیمم کے چہروں کا جائزہ لیتا رہا پھر کہنے لگا یہ ہیں وہ حالات جو اللہ کے نبی دانیال اور عزیر اور ان کے

دونوں ساتھیوں کے ساتھ بخت نصر کی مملکت میں پیش آئے اس کے بعد عزیر اور دانیال بڑی توجہ دھیان اور انہماک کے ساتھ بابل کی سرزمین اور خصوصیت سے بنی اسرائیل کے اندر جو یہاں قید و بند کی زندگی بسر کر رہے تھے تبلیغ کا کام سرانجام دیتے رہے اس سرزمین میں اس کے نبی دانیال نے وفات پائی سوس شہر کے لوگ دانیال پر ایمان رکھتے تھے اور آپ کو اس قدر پسند کرتے تھے اور اتنی محبت آپ سے کرتے تھے کہ آپ کی لاش کو وہ سوس شہر میں لے گئے اور وہاں ایک قلعہ کے اندر انہیں دفن کر دیا اے میرے رفیقو رہے اللہ کے دوسرے نبی عزیر تو وہ ابھی تک زندہ ہیں اور بنی اسرائیل کے وہ لوگ جو بابل سے فلسطین کی طرف ہجرت کر گئے ہیں ان کے ساتھ عزیر بھی ہجرت کر کے فلسطین کی طرف جا چکے ہیں میرے ساتھیو یہ ہیں وہ حالات جس سے متعلق تم نے مجھ سے استفسار کیا تھا یہاں تک کہنے کے بعد یعقوب اقلیبی خاموش ہو گیا تھا پھر اس کے آواز دینے پر اس کے کچھ خدام کھانا لے آئے سب نے مل کر کھانا کھایا پھر وہ اسی کمرے میں آرام کرنے لگے تھے یوں یوناف یوسا اور کیمم نے چند روز تک یعقوب اقلیبی کے ہاں مزید قیام کیا اس کے بعد وہ کوروش کے پاس بابل کے شاہی محل میں منتقل ہو گئے تھے۔

○

بابل کی فتح کے چند ہفتوں بعد تک کوروش نے اپنے لشکر کے ساتھ بابل میں قیام کیے رکھا بابل کے انتظامات درست کیے اپنی طرف سے اس نے وہاں ایک حاکم مقرر کیا پھر وہ واپس پارساگرد کی طرف کوچ کر گیا تھا کوروش کی غیر موجودگی میں اس کا بیٹا کمبوجیہ پارساگرد میں رہ کر اس کی سلطنت کے کاروبار چلاتا رہا تھا کوروش جب پارساگرد میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ شاہی محل کے ستونوں کے آگے جہاں پہلے کبھی پراگندہ قسم کے باغ تھے اب وہاں گلاب کے پھولوں کی کیاریاں تھیں اور ان کے چاروں طرف ہرے بھرے سرو کھڑے تھے اور باغیچے کے ان سروؤں کے نیچے پتھروں سے پختہ کی ہوئی نہریں تھیں جن میں پانی بہہ رہا تھا لیکن اب ان خاموش باغوں میں درباری جمع ہوتے تھے جن میں سے ہر ایک کو اپنے منصب کے مطابق نشان لگائے جاتے تھے کوروش جب اپنے محل میں داخل ہونے کے لئے اس باغ میں آیا تو اس نے دیکھا کہ بے شمار لوگ اس کے حضور میں باریاب ہونے کے لئے اس کے اردگرد جمع ہو گئے تھے ان لوگوں سے ملاقات کرنے کے بعد کوروش نے پارساگرد کے شہر کے اندر ایک چکر لگایا تاکہ وہ دیکھے کہ اس کی غیر موجودگی میں اس کے بیٹے کمبوجیہ نے شہر کے اندر کیا تبدیلیاں کی ہیں۔

شہر کے اس چکر کے دوران کوروش نے دیکھا کہ شہر میں اور بہت سے ایسے لوگ آکر آباد ہو گئے تھے جو زرتشت پر ایمان رکھتے تھے اور اس کے ماننے والے تھے زرتشت پر ایمان رکھنے والے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ان لوگوں نے پارساگرد میں جگہ جگہ اپنے قلعے تعمیر کر لئے تھے اور وہ یہودیوں کی طرح ایک خدا کے سامنے دعا خانی کرنے کے علاوہ اسی ایک خدا ہی کی بندگی اور عبادت کرتے تھے کوروش یہ دیکھ کر خوش ہوا کہ اس کے بیٹے نے اس کی غیر موجودگی میں نہ صرف یہ کہ زرتشت پر ایمان لانے والوں کو پارساگرد میں آباد ہونے کی اجازت دی ہے اور اس شہر میں اچھی اچھی اور صاف ستھری عبادت گاہیں تعمیر کرنے میں مدد دی ہے کوروش چونکہ ایک عرصے بعد پارساگرد میں داخل ہوا تھا اور اس کی غیر موجودگی میں پارساگرد میں بے شمار تبدیلیاں کر دی گئی تھیں لہٰذا اب وہ شہر سے اجنبی اجنبی اور پہلے کی نسبت زیادہ خوبصورت لگا تھا تاہم اب چونکہ اس کے پاس دولت کے انبار تھے لہٰذا وہ اپنے بیٹے کمبوجیہ کے ساتھ مل کر شہر کو مزید خوبصورت اور پر کشش بنانے لگا تھا۔

چند ہفتے پارساگرد میں قیام کرنے کے بعد سمرقند سے ایک قاصد کوروش کی طرف آیا اور سمرقند میں جو حاکم کوروش نے مقرر کر رکھا تھا اس کی طرف سے یہ پیغام کوروش کو ملا کہ مساگت اور سرمتی قبائل کے جنگجو لوگ اپنی کوہستانی گھاتوں سے نکل کر سمرقند کے آس پاس کے شہروں اور قصبوں پر حملہ آور ہونے لگے ہیں اس پیغام کے ساتھ یہ بھی اطلاع دی گئی تھی کہ یہ خون خوار قبائل بوڑھے بچوں اور نادار لوگوں کا بڑی بے دردی سے قتل عام کرتے ہیں املاک کو لوٹ کر جوانوں کو رسیوں میں باندھ کر اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اس پیغام میں کوروش سے یہ التجا کی گئی تھی کہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ ان سرزمینوں کی طرف آئے اور ان دونوں وحشی قبائل سے اپنی رعایا کی حفاظت کا سامان کرے۔

سمرقند کے حاکم کی طرف سے یہ اطلاع ملنے کے بعد کوروش کچھ فکر مند ہو گیا تھا اس سلسلے میں اس نے صلاح مشورے کیلئے یوناف بیوسا اور کیتم کو بلایا اور جس وقت کوروش اس کی دونوں بیویاں اور یوناف بیوسا اور کیتم اکٹھے بیٹھے ہوئے اس موضوع پر صلاح و مشورہ کر رہے تھے تو کوروش کے محل کے پہرے داروں نے زرتشت کے ماننے والے ایک مغ کو اس کے سامنے پیش کیا جب یہ مغ کوروش کے سامنے آیا تو کوروش اور یوناف دونوں اسے پہچان گئے کیونکہ اس شخص کو وہ پہلے زرتشت کے مزار کے پاس دیکھ چکے تھے اس مغ نے بھی وہی فریاد کی جو اس سے پہلے سمرقند کا حاکم کوروش کو خبر دے چکا تھا لہٰذا کوروش نے اس مغ کو یقین دلایا کہ وہ عنقریب اپنے لشکر کے ساتھ شمال کی طرف کوچ کرے گا اور مساگت اور سرمتی قبائل کی ایسی سرکوبی کرے گا کہ وہ آئندہ کیلئے اس کے علاقوں پر یلغار اور ترکتاز کرنے کی جرات اور ہمت نہیں کریں گے چند یوم تک کوروش نے اس مغ کو اپنے ہاں مہمان رکھا اس دوران اس نے اپنے لشکر کی تیاری مکمل کر لی پھر وہ اس مغ کو اپنے ساتھ لے کر لشکر کے ہمراہ شمال کی طرف کوچ کر گیا تھا یوناف بیوسا اور کیتم بھی اس مہم میں اس کے لشکر میں شامل تھے۔

اپنے لشکر کے ساتھ وسط گرما میں کوہستانوں میدانوں اور وادیوں کو عبور کرتا ہوا کوروش بڑی تیزی سے آگے بڑھا جس راستے سے بھی وہ گزرتا اور لوگوں کو اطلاع ہوتی کہ ان کا بادشاہ کوروش اپنے لشکر کے ساتھ شمال کے وحشی قبائل کے سرکوبی کیلئے نکلا ہے تو عورتیں اپنی بستیوں سے نکل کر اناروں ہندوانوں اور سیبوں کی ٹوکریوں سے کوروش اور اس کے لشکر کی تواضع کرتیں اس خاطر مدارت سے کوروش نے یہ اندازہ لگایا کہ اس کی رعایا اس کے ساتھ مخلص ہے اور یہ کہ اس سال پیداوار خوب ہوئی ہے جو لوگ اس طرح اس کی خاطر مدارت کرتے ہیں جو کوئی مرد عورت بھی اس خاطر مدارت کیلئے اس طرح پھل لے کر آتا کوروش انعام میں ان میں سے ہر ایک کو سونے کا ایک سکہ دیتا اس طرح لوگ کوروش کے اس رویے سے بے حد خوش اور مطمئن ہوئے تھے۔

اپنے لشکر کے ساتھ کوروش جوں جوں آگے بڑھتا جا رہا تھا دوسرے لوگوں کے مسلح جوان بھی اس کے لشکر میں شامل ہوئے اس کے لشکر کی تعداد میں اضافہ کرتے جا رہے تھے درہ گورگان کے پاس جب کوروش پہنچا تو وہاں پر بلخ کے حاکم گشتاسب کا بیٹا داریوش بھی ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ کوروش سے آملا گشتاسب بھی اب اپنے آپ کو کوروش کا ماتحت حکمران سمجھنے لگا تھا کوروش نے دیکھا کہ اس کا بیٹا داریوش بڑا خاموش طبع سمجھدار اور انتہائی سوجھ بوجھ کا مالک لگتا تھا اس کے گورگانی لشکر کے ساتھ آنے کی بنا پر کوروش کے لشکر میں خاطر خواہ اضافہ ہوا تھا۔

جب کوروش اپنے لشکر کے ساتھ دریائے آمو کے پاس پہنچا تو وہاں پر اس کی رعایا میں سے کچھ لوگوں نے خبر دی کہ چند دن پہلے ماساگت اور سرمتی قبائل کے وحشی ان علاقوں پر حملہ آور ہوئے ہیں خصوصیت کے ساتھ وہ کورا نام کے شہر پر اس خوں خواری سے حملہ آور ہوئے کہ شہر کو انہوں نے جلا کر خاکستر کر دیا اور وہاں کی پوری کو لوٹ کر صرف ایک دن پہلے وہاں سے کسی سمت کوچ کیا ہے یہ خبر سننے کے بعد کوروش بڑی برق رفتاری سے اپنے لشکر کے ساتھ کورا شہر کی طرف بڑھا تھا۔

جب اس شہر کے پاس کوروش آیا تو اس نے دیکھا اس شہر کا کافی حصہ اور قلعہ جل کر خاکستر کیا جا چکا تھا اور اس شہر کے اطراف میں سارا ساحلی علاقہ آبادی سے خالی ہو چکا تھا وادیوں اور بستیوں کے مضافات میں ہر طرف لاشیں ہی لاشیں پڑی تھیں اور مردار خور جانور درندے اور پرندے لاشوں کے اندر دندناتے پھر رہے تھے دور دور تک پھیلی ان لاشوں کو دیکھ کر کوروش بے حد متاثر ہوا لہٰذا اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ بڑی تیزی سے وحشی قبائل کا تعاقب کرے گا تاکہ انہیں ان کے ٹھکانوں میں پہنچتے ہی جا لے اور ان کا خاتمہ کر کے ان علاقوں کے لوگوں کو ان کی ترکتاز اور لوٹ مار سے محفوظ کر دے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس مقصد کے لئے کوروش نے اپنے لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے ان وحشیوں کا تعاقب کیا اس کے لشکر نے خشک صحرا کو جہاں درختوں کی سوکھی شاخیں بھوتوں کی طرح ناچتی دکھائی دیتی تھیں بڑے صبر اور بڑی دلیری سے پار کیا دوسرے دن انہوں نے دیکھا کہ صحرا کے اندر اپنے ٹھکانوں کو جاتے ہوئے وحشی حملہ آوروں کی ٹولیاں انہیں دکھائی دینے لگیں کوروش نے اپنے لشکر کی رفتار اور تیز کرنے کا حکم دے دیا تاکہ وہ ماساگت اور سرمتی بچ کر نہ جانے پائیں۔

صحرا کے اس حصے کو عبور کرنے کے بعد وہ وحشیوں کے تعاقب میں کوہستانی سلسلے میں داخل ہوئے اور جب وہ ایک کافی وسیع درے کو عبور کر رہے تھے تو دائیں بائیں اور سامنے کی طرف سے اچانک ماساگت اور سرمتی قبائل کے وحشی نمودار ہوئے اور بھوکے گدھوں کی طرح وہ کوروش کے لشکر پر ٹوٹ پڑے تھے ان کے یہ حملے ایسے اچانک اور خون خوار تھے کہ انہوں نے ایک دفعہ کوروش کے لشکر کو ہلا کر رکھ دیا تھا اور چاروں طرف انہوں نے کوروش کے لشکریوں کا قتل عام کرتے ہوئے ان کی لاشیں ہی لاشیں ڈھیر کر کے رکھ دی تھیں۔

یہ صورت حال دیکھتے ہوئے یوناف اپنا گھوڑا دوڑاتے ہوئے کوروش کے پاس آیا اور اس سے کہنے لگا سنو کوروش اگر یہ جنگ اس طرح جاری رہی تو یہ وحشی ماساگت اور سرمتی ہمارے لشکر کو ناقابل تلافی نقصان پہنچائیں گے اس لئے کہ وہ پتھروں کی گھات میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کے ساتھ ہمارے لشکر پر تیراندازی کرتے ہیں اور کچھ گھاس سے نکل کر اچانک حملہ آور ہو کر ہمارے لشکریوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا رہے ہیں ہمارے تیرانداز یہاں کامیاب نہیں ہیں کہ وحشی قبائل پتھروں کی اوٹ میں ہو کر بچ رہے ہیں ان وحشیوں پر قابو پانے کیلئے میرے پاس ایک تجویز ہے اگر اس پر عمل کیا جائے تو ہم ان وحشیوں کو مکمل طور پر فنا کر کے رکھ دیں گے اس پر کوروش فوراً بولا اور کہنے لگا اے میری بھائی تمہارے پاس اگر کوئی ایسی تجویز ہے تو بولو اس میں تاخیر کیا ہے کہ اس پر یوناف بولا اور کہنے لگا۔

سنو کوروش میرے بھائی اپنے لشکر کے عقبی حصے کو حکم دو کہ وہ ہمارے پیچھے کوہستانی وادیوں کے اندر خیمے کو نصب کر کے اپنا پڑاؤ جمائیں جب یہ خیمے نصب ہو جائیں ہمارا پڑاؤ تیار ہو جائے تو ہم اپنے لشکر کے ساتھ پیچھے ہٹنا شروع کر دیں اور یہ پسپائی اپنے پڑاؤ سے بھی پیچھے کی طرف جاری رہے ہم پسپا ہوتے ہوئے جب اپنے پڑاؤ سے گزاریں گے تو اس کا لازمی نتیجہ ہو گا کہ ہماری پسپائی سے ماساگت اور سرمتی خوش ہوں گے اور بڑھ چڑھ کر ہم پر حملہ آور ہوں گے لیکن جب ہم اپنے پڑاؤ سے بھی پیچھے جائیں گے تو یہ ہم پر حملہ آور ہونے کے بجائے ہمارے پڑاؤ میں گھس کر لوٹ مار کرنے کو زیادہ ترجیح دیں گے اور یہ موقع ہمارے حملے کیلئے بہترین ہو گا اس لئے کہ جب یہ ماساگت اور سرمتی ہمارا تعاقب ترک کر کے ہمارے پڑاؤ کو لوٹنے میں مشغول ہو جائیں گے تو اس وقت ہم

اچانک ان پر حملہ آور ہو کر ان کا ایسا قتل عام کریں گے کہ چاروں طرف انہیں گھیر کر نہ بھاگنے دیں گے اور نہ ہی زندہ رہنے کا کوئی موقع انہیں فراہم کریں گے کوروش نے اس تجویز کو بے حد پسند کیا پھر اس نے اپنے عقب کے لشکر کو حکم دیا کہ کوہستانی وادیوں کے اندر پڑاؤ لگایا جائے اور فوراً کوروش کے عقب میں رہنے والے لشکری خیمے نصب کر کے اپنا پڑاؤ لگانے لگے تھے کوروش نے جب دیکھا کہ پڑاؤ تیار ہو گیا ہے تو اس نے اپنے مخبر بھیج کر جنگ میں مصروف اپنے لشکریوں کو آہستہ آہستہ پسپا ہونے کا حکم دے دیا تھا یہ حکم سنتے ہی کوروش کے سپاہی وحشی قبائل کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے آہستہ آہستہ بڑے منظم طریقے سے پسپا ہونا شروع ہو گئے تھے۔

یوناف کی تدبیر ٹھیک اور درست ثابت ہوئی اس لئے کہ کوروش کے حکم پر اس کا لشکر پسپا ہونا شروع ہوا تو وحشی ماساگتوں اور سرمتوں نے کوروش کا بڑی سرگرمی اور جوش و خروش سے تعاقب کرنا شروع کر دیا تھا لیکن پسپا ہوتے ہوئے اپنے لشکر کے ساتھ کوروش اور یوناف اپنے پڑاؤ سے بھی پیچھے ہٹ گئے تو اچانک ایک انقلاب اور ایک تبدیلی رونما ہو گئی اور وہ یہ کہ ان وحشی قبائل نے کوروش کے لشکر کا تعاقب اچانک ختم کر دیا اور وہ ان کے پڑاؤ پر ٹوٹ پڑے اور ہر طرف انہوں نے لوٹ مار مچانی شروع کر دی تھی شاید وہ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ وہ دشمن کو مکمل طور پر پسپا کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں لہٰذا وہ بڑی دل جمعی اور آرام سے ان کے پڑاؤ کی لوٹ مار کر سکتے ہیں اور یہ کہ دشمن کو دوبارہ حملہ آور ہونے کی جرات نہیں ہو گی لیکن یہ تو یوناف اور کوروش کی چال تھی لہٰذا جونہی ماساگت اور سرمتی ان کے پڑاؤ کو لوٹنے میں مشغول ہوئے یوناف اور کوروش نے فوراً اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے بعد دائیں اور بائیں طرف سے ان پر حملہ کر دیا تھا۔

یوناف اور کوروش کی طرف سے ماساگتوں اور سرمتیوں پر یہ حملے کچھ ایسے ہی ثابت ہوئے جیسے ان میدانوں کے اندر یوناف اور کوروش کی صورت میں صحراؤں کی وحشت بانٹتی آندھیاں ٹوٹتے طوفان ان پر حملہ آور ہو گئے ہوں ماساگت اور سرمتی بری طرح پڑاؤ کو لوٹنے میں مشغول ہو گئے تھے یوناف اور کوروش نے خوف ناک انداز میں ان پر حملہ آور ہوتے ہوئے ان کی ساری خوش گمانیاں سارا نشہ اور ان کے معیارے شرف کو گراتے ہوئے ان کی ساری جرات مندی کو ریزہ ریزہ آئینوں ان کی ساری خواہشوں کو پارہ پارہ عکس میں تبدیل کرنا شروع کر دیا تھا جلد ہی وحشی ماساگت اور سرمتی اپنی حالت اس شخص جیسی محسوس کرنے لگے تھے جو بیچارہ وقت گزیدہ ہو کر رہ گیا ہو میدان جنگ میں چاروں طرف موت کی آہٹ اور عکس کرنے لگے تھے وحشی ماساگت اور سرمتی جو تھوڑی دیر قبل تک طوفانوں کے انداز میں کوروش کے لشکر پر حملہ آور ہو رہے تھے اب وہ ایسے بے بس اور لاچار دکھائی دے رہے تھے جیسے وہ بوندوں میں بہہ جانے والے اور ریت سے کٹ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

مسافر جیسے ہو کر رہ گئے تھے جس پر اچانک غربت کے کڑے دنوں کی مار نازل ہو گئی ہو۔

ماساگت اور سرمتی جو کوروش کے پڑاؤ کو زیادہ سے زیادہ لوٹنے میں مشغول تھے جب ان پر جان لیوا حملے ہوئے تو انہوں نے اپنی طرف سے سنبھلنے کی بہت کوشش کی لیکن اب ایسا کرنا مشکل اور ناممکن تھا کوروش اور یوناف نے ان پر ایسے حملے کیے تھے کہ انہیں دوبارہ منظم ہو کر مقابلہ کرنے کا موقع نہ ملا لہٰذا وہ فردا" فردا" جس طرف کسی کا منہ اٹھا بھاگ کھڑا ہوا پڑاؤ سے جو کچھ انہوں نے لوٹا تھی وہ بھی انہوں نے وہیں پھینک دی اور اب انہیں اپنی جانیں بچانے کی فکر پڑ گئی تھی اس حالت میں یوناف اور کوروش نے بڑی تندہی سے ان کا تعاقب شروع کیا تھا اور میدانوں کے اندر انہیں مارتے بھاگتے کوہستانی دروں تک وہ ان کا قتل عام کرتے چلے گئے تھے۔

یوناف اور کوروش اپنے لشکر کے ساتھ وحشی ماساگت اور سرمتی قبائل کا تعاقب کرتے ہوئے جب اس کوہستانی درے کے قریب گئے جہاں سے انہوں نے پسپائی اختیار کی تھی تو اچانک وحشی سرمتیوں کا ایک گروہ گھاس سے نکلا پہلے انہوں نے کوروش پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ کوروش کے اردگرد کافی محافظ ہیں تو انہوں نے گھاس میں رہ کر ایسی خوفناک تیز تیراندازی کی کہ کوروش کو انہوں نے چھلنی کر کے رکھ دیا اور خود وہ وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے کوروش اپنے گھوڑے سے گر پڑا تھا اور اس کے محافظ اسے سنبھالنے لگے تھے یوناف بھی یہ سماں دیکھ چکا تھا لیکن اس نے وحشی ماساگت اور سرمتیوں کا تعاقب جاری رکھا یہاں تک کے درے کو عبور کرنے کے بعد وہ اگلی وادیوں میں داخل ہوا اور مکمل طور پر ان ماساگتوں اور سرمتیوں کا قتل عام کرتے ہوئے اس نے ان کا خاتمہ کر دیا تھا۔

یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی جو اس جنگ میں حصہ لے رہے تھے جب ماساگتوں اور سرمتیوں کا مکمل طور پر خاتمہ کرنے کے بعد اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ پلٹے تو انہوں نے دیکھا کہ درے کے قریب کوروش تیروں سے چھلنی ہو کر گھوڑے سے گر پڑا تھا اور اس کے سپاہی اسے سنبھالا دے رہے تھے جگہ جگہ جہاں اس کے زخم آئے تھے وہاں پٹیاں باندھ رہے تھے اتنی دیر تک کیتم بھی وہاں پہنچ چکی تھی یوناف فورا" اپنے گھوڑے سے اترا اور کوروش کو سنبھالا ساتھ ہی اس نے لشکر کو فورا" اپنے پڑاؤ میں منتقل ہو کر اس کی حالت درست کرنے کا حکم دیا کوروش کو بھی پڑاؤ میں منتقل کر دیا گیا لیکن وہ زخموں کی تاب نہ لا سکا اور موت کی گہری نیند سو گیا۔

کوروش کی لاش کو گندگی نکال کر محفوظ کر لیا گیا اور پھر لشکر پار ساگرد کی طرف کوچ کر گیا تھا جس جس سمت اور جن جن شاہراؤں اور راستوں سے یہ لشکر گزرتا جا رہا تھا کوروش کے مرنے کی خبر پھیلتی جا رہی تھی چند قاصدوں کو موت کی یہ خبر دے کر کوروش کے بیٹے کمبوجیہ کی طرف پار ساگرد بھی روانہ کر دیا گیا تھا یہ لشکر اب آہستہ آہستہ پار ساگرد کی طرف سفر کر رہا تھا اور پھر چند دنوں کے اندر چاروں طرف کوروش کے مرنے کی خبریں پھیل گئیں۔ دنوں میں سمرقند سے باختر تک یہ خبر پھیلی پھر ہزاروں میل دور ملطیہ اور یونان کے جزیروں تک جا پہنچیں ان تمام علاقوں میں لوگوں نے اس شخص کا سوگ منایا جس نے بیس سال تک ان پر حکومت کی تھی باختر کی بلندیوں پر زرتشت کے مقبرے کے پاس جلنے والی آگ کوروش کے سوگ میں خاموش کر دی گئی تھی ایران میں بسنے والے قدیم آتش پرستوں نے اپنے آتش کدوں کو اس سوگ میں ٹھنڈا کر دیا تھا دوسری طرف یہ خبر جب کوروش کے بیٹے کمبوجیہ اور اس کی بیوی کاسن دان تک پہنچی تو دونوں ماں بیٹے نے کوروش کا سوگ کیا اور دریا کے کنارے لاش کی آمد سے پہلے ہی انہوں نے کوروش کو دفن کرنے کیلئے مقبرہ تیار کرنا شروع کر دیا تھا۔

جب لشکر اور اس کے ساتھ کوروش کی لاش پار ساگرد پہنچی تو سارے شہر نے اپنے بادشاہ کے مرنے کا سوگ منایا پھر پار ساگرد کے بڑے بڑے روسا اور لشکر کے سالار کوروش کے بیٹے کمبوجیہ کے پاس جمع ہوئے اب کمبوجیہ ہی کوروش کی جگہ ان کا بادشاہ اور حکمران تھا ان سرداروں نے کمبوجیہ کو یہ تجویز پیش کی کہ مصر کے فرعونوں کی طرح کوروش کی لاش کو بھی سونے کے تابوت میں رکھ کر دفن کیا جائے کمبوجیہ نے اپنے ان سرداروں اور فوجی سالاروں کی تجویز سے اتفاق کیا چنانچہ کوروش کی لاش کو تاج و جواہرات کے ساتھ زر دوز لباس میں سونے کے تابوت میں رکھ کر پار ساگرد کے پہلو میں بہنے والے دریا کے کنارے دفن کر دیا گیا تھا مقبرہ چونکہ سیاہ رنگ کا تعمیر کیا گیا تھا لہٰذا دفن کرتے وقت اندر خاصا اندھیرا اور تاریکی تھی لہٰذا جس قدر سردار اس تدفین میں حصہ لینے کے لئے مقبرے کے اندر گئے تھے وہ سارے اپنے ہاتھوں میں مشعلیں اٹھائے ہوئے تھے تابوت کے ساتھ کوروش کی اس تلوار کو بھی سونے کی ایک تختی پر رکھ کر دفن کر دیا گیا تھا جسے وہ اپنی کمر کے ساتھ باندھا کرتا تھا اس کے علاوہ کوروش کا کتانی جنگی سیناپوش ارغوانی رنگ کا جنگی پاجامہ جواہرات سے مرصع کمربند اور چمڑے کے موزوں کو بھی سونے کی تختیوں پر رکھ کر تابوت کے ساتھ اس مقبرے کے اندر دفن کیا گیا یوں اس بادشاہ کا خاتمہ ہو گیا جو لگاتار کئی سالوں تک مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال تک قابل فخر فتوحات حاصل کرتا رہا۔

○

بابل فتح کرنے کے بعد کوروش نے جب وہاں پر اسیری کی زندگی بسر کرنے والے یہودیوں کو واپس فلسطین جا کر آباد ہونے اور اپنے شہروں کو از سر نو تعمیر کر کے ان کی آبادکاری کی اجازت دے دی تو یہ یہودی اسیر بابل سے نکل کر فلسطین کی طرف روانہ ہوئے ان کا ارادہ تھا کہ وہ یروشلم اور اپنے دیگر شہروں کو آباد کر کے پہلے کی طرح بارونق بنا دیں گے جس وقت بابل کے بادشاہ بخت نصر نے فلسطین پر حملہ آور ہو کر ان لوگوں کے آباؤ اجداد کو اسیر بنایا تھا اس وقت بخت نصر نے نہ صرف

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

یہ کہ ہیکل سلیمانی کو گرا اور جلا کر ختم کر دیا تھا بلکہ ہیکل سلیمانی کے اندر اور فلسطین کے دیگر مقامات پر توریت جتنے نسخے تھے ان سب کو ختم کر دیا تھا اس طرح جس وقت یہ قیدی بابل سے فلسطین کا رخ کر رہے تھے اس وقت دنیا کے اندر کہیں بھی توریت نہ پائی جاتی تھی جس کی روشنی اور راہنمائیوں میں یہ لوگ اپنی شریعت کے مطابق زندگی بسر کر سکتے۔

بہرحال یہ یہودی اسیر فلسطین میں داخل ہوئے اور اپنے اپنے شہروں اور بستیوں کی طرف پھیل گئے تاکہ انہیں دوبارہ تعمیر کریں اللہ کے نبی عزیر بھی اپنے دیگر ساتھیوں اور لواحقین کے ساتھ یروشلم کی طرف آئے اور ان سب نے شہر یا اپنے اپنے گھروں کو آباد کرنا شروع کیا۔

اسی آبادکاری کے دوران ایک روز عزیر اپنے خچر پر سوار یروشلم شہر سے نکل کر نواحی علاقے کی طرف گئے ان کے پاس اپنی زنبیل تھی جس میں روٹی کے علاوہ انگور انجیر اور کھانے پینے کی دیگر چیزیں تھی اپنے خچر پر سفر کرتے ہوئے وہ یروشلم کے نواح میں ایک ایسی بستی کے پاس آن رکے جو برسوں پہلے بخت نصر کے ہاتھوں تباہ و برباد ہوئی تھی اور ابھی تک اسے کسی نے آباد کرنے کا کام شروع نہ کیا تھا اس تباہ ویران بستی کے اندر ایک گھنے درخت کے نیچے آپ رک گئے اپنے خچر کو انہوں نے ایک طرف باندھ دیا کھانے اور پھلوں کی زنبیل ایک طرف رکھ دی اور پھر اس درخت کے گھنے سائے میں بیٹھ کر وہ ستانے لگے تھے۔

وہاں بیٹھے بیٹھے اچانک ان کی نگاہ اپنے اطراف میں بستی کی تباہی و بربادی کے آثار کی طرف پھیل گئی انہوں نے دیکھا اس بستی کے اندر جگہ جگہ مرنے والے لوگوں کے اعضا اور ہڈیاں بکھری ہوئی تھیں یہ ہڈیاں اس قدر بوسیدہ ہو چکی تھیں کہ جب ہوا چلتی تھی تو ان ہڈیوں کو بھربھرا کر کے اپنے ساتھ اڑا لے جا رہی تھیں انسانی اعضا کی اس توڑ پھوڑ سے عزیر بے حد متاثر ہوئے پھر وہ اپنے دل ہی دل میں خیال کرنے لگے کہ یہ لوگ جو اس بستی میں تباہ و برباد ہوئے جن کے جسم حشرات و ارض کھا گئے جن کی ہڈیاں دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں اور تیز ہوائیں ان ہڈیوں کو بھربھرا کر کے ذرات میں تبدیل کر رہی ہیں اور یہ ذرات ان ہی ہواؤں کے دوش ایک جگہ سے دوسری جگہ پھیل رہے ہیں تو یہ لوگ قیامت کے روز کس طرح زندہ کئے جائیں گے اور ان کے وہ اعضا جو ریزہ ریزہ اور خاک و خاکستر ہو کر تیز ہواؤں بارش کے پانی اور سیلاب کے باعث نہ جانے کہاں کہاں جا چکے ہیں کیسے ایک جگہ جمع کر کے ایک مکمل انسان کی شکل و صورت دے کر دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔

اللہ کے نبی عزیر اس بستی کے اندر پھیلے ہوئے ہڈیوں کے بھربھرے ڈھانچوں سے متعلق ان ہی سوچوں میں غرق تھے کہ اچانک ان کی آنکھیں گرم ہونا شروع ہو گئیں اور ان پر کچھ ایسا نیند کا غلبہ طاری ہونے لگا جیسے وہ لگاتار کئی دنوں سے سونے نہ پائے ہوں اور پھر اس درخت کے نیچے بیٹھے ہی بیٹھے وہ لیٹ گئے اور اس قدر گہری نیند میں پہنچ گئے کہ کوئی دیکھے تو یہ ہی کہہ دے وہ بھی ان مردوں میں سے ایک ہیں جو اس بستی کے اندر بکھرے پڑے تھے۔

اسی عالم میں عزیر پر سو سال گزر گئے اس دوران وہ لوگ جو بابل کے اندر قیدی اور اسیری کی زندگی بسر کرتے رہے تھے اور فلسطین میں آکر آباد ہو گئے تھے ان میں سے جو بچے تھے وہ بوڑھے ہو چکے تھے اور ان کی عمریں انتہا کو پہنچ چکی تھیں کئی نسلیں مٹ چکی تھیں اور کئی محل ویران ہو چکے تھے مگر عزیر اسی صورت میں ایک بے جان جسم کی مانند اپنی جگہ پڑے ہوئے تھے موت کے بعد اس بستی کے مردوں کی طرح ان کی ہڈیاں بھی بوسیدہ ہو گئی تھیں اور ان کا جوڑ جوڑ علیحدہ ہو چکا تھا۔

یہاں تک کے خداوندے قدوس نے یہ ارادہ فرمایا کہ وہ حقیقت جس کے بارے میں خود عزیر اور دوسرے لوگ حیران ہیں اسے اس عزیر پر روشن کر دیا جائے کہ کیسے اور کس طرح بندوں کا رب مالک اور آقا انہیں دوبارہ زندہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور ان کی بوسیدہ ہڈیوں کے ذرات کو جمع کر کے پھر انہیں انسانی شکل و صورت دے کر قیامت کے روز اپنے سامنے لا کھڑا کرنے کی قدرت رکھتا ہے لہٰذا باحکم رب عزیر کی ہڈیاں بھی جمع ہو گئیں ان کے اعضا ترتیب سے جڑ گئے اور ان کے جسم میں روح پھونک دی گئی یہاں تک کہ وہ اچانک ایک زندہ شخص کی مانند اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے انہوں نے اپنے خچر کو تلاش کیا لیکن وہ وہاں نہیں تھا تاہم ان کے کھانے کی زنبیل وہیں پڑی تھی اس وقت خداوندے قدوس کی طرف سے فرشتہ ان کی طرف آیا اور عزیر کو مخاطب کر کے اس نے پوچھا۔

اے عزیر تم کتنی دیر اس ویران بستی میں اس درخت تلے سوتے رہے عزیر نے بڑے غور سے انسانی شکل و صورت میں آنے والے اس فرشتے کی طرف دیکھا پھر وہ کہنے لگے میں یہاں اس درخت تلے اس ویران بستی میں زیادہ سے زیادہ ایک دن یا اس کا ایک حصہ آرام کرتے پایا ہوں گا اس پر فرشتے نے عزیر کو مخاطب کر کے کہا ایسا نہیں ہے بلکہ تم پورے سو سال ان مردہ جسموں کے درمیان انہی کی مانند بے جان پڑے رہے آندھیوں طوفانوں اور بارشوں نے تمہارے اعضا کو گلا سڑا دیا تھا اور ہوا کے جھونکوں نے تمہاری ہڈیوں کو ادھر ادھر بکھیر دیا تھا اتنی مدت دراز کے باوجود جو تم پر گزر چکی ہے ابھی تک تمہارا کھانا جس کو تم نے ہاتھ تک نہیں لگایا تھا اپنی اصلی حالت میں باقی ہے بالکل تر و تازہ ہے اس میں کوئی خرابی اس میں کوئی بساند نہیں پیدا ہونے پائی اور جو تمہاری زنبیل کے اندر تمہارے پانی کی چھاگل ہے اس کے اندر پانی بھی ویسا ہے اس کے اندر بھی کسی قسم کا کوئی تغیر یا کوئی تبدیلی یا بو نہیں پیدا ہوئی۔

اس فرشتے کی یہ گفتگو سن کر عزیر چونک سے پڑے لپک کر وہ اپنی زنبیل کی طرف گئے اسے کھول کر دیکھا اس میں ان کے کھانے کی اشیاء بالکل تازہ تھیں انگور انجیر اور دیگر پھل جو انہوں نے اپنی زنبیل میں ڈالے تھے وہ بھی بالکل تر و تازہ تھے اپنی چھاگل میں پانی دیکھا اس میں بھی کوئی بساند یا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تبدیلی یا تغیر نہیں تھا بلکہ تازہ اور پینے کے لائق تھا پھر وہ واپس مڑے بڑے عجیب اور بڑے تحیر سے انداز میں اس فرشتے کو دیکھنے لگے اور پھر انہوں نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی اور سوچنے لگے کہ ان کے کھانے اور پھل کی زنبیل اور پانی کی چھاگل تو یہی ہے لیکن ان کا خچر کدھر گیا اس پر وہ فرشتہ بولا اور کہنے لگا۔

اے عزیر ذرا اپنے خچر کو دیکھو کہ کس طرح اس کی ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو چکی ہیں اور پھر اس کے ساتھ ہی اس فرشتے نے ایک ہڈیوں کے پنجر کی طرف اشارہ کیا جو قریب ہی پڑا تھا اور عزیر سے کہا یہی وہ تمہارا خچر ہے جس پر تمہارے ساتھ ہی موت طاری کر دی گئی تھی اور تم دیکھتے ہو کہ تمہاری طرح اس خچر کی ہڈیاں بھی بوسیدہ ہو کر ریزہ ریزہ ہو چکی ہیں اور ہوائیں انہیں اڑاتی پھرتی ہیں اس خچر کے بھی جوڑ اور اعضاء ایک دوسرے سے علیحدہ ہو کر بکھر چکے ہیں بس تم پر موت طاری کر کے اتنا عرصہ ویرانوں کی اس بستی میں رکھنے کا مقصد خداوند قدوس کے ہاں یہ ہے کہ تم نے یہاں بیٹھے بیٹھے جو یہ سوچا تھا کہ یہ مردوں کی ہڈیاں اور انکے اعضا ذروں کی صورت میں ڈھل کر ادھر ادھر بکھرے جا رہے ہیں تو ان میں کیسے جان پڑے گی اور کیسے ان کو اکٹھا کیا جائے گا اور کیسے انہیں انسانی شکل و صورت میں لیا جائے گا پس خداوندے قدوس نے تمہارے اس گمان کی بنا پر تم پر موت طاری کی اور تمہیں دوبارہ زندگی عطا کی تاکہ تم پر یہ ثابت ہو کہ خداوندے قدوس ان مردوں کو ایک روز دوبارہ زندہ کرنے اور انہیں اپنے سامنے لا کھڑا کرنے پر قادر ہے لیکن تم نے چونکہ اپنی جسمانی ساخت اپنے جسم کی بھربھری ہڈیوں اپنے ہڈیوں کے ذرات کو اڑتے نہیں دیکھا اور پھر نہ ہی تم نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ یہ ذرات کیسے جمع ہوئے کیسے تمہارے اعضا باہم ملے کیسے جوڑ سے جوڑ منسلک ہوا اور اس کے بعد تمہارے اندر روح پھونکی گئی اور تم دوبارہ اپنی اصل حالت پر آ گئے لیکن اس بات کا مشاہدہ کرانے کے لئے خداوندے قدوس تمہارے سامنے ایک اور نمونہ پیش کرتے ہیں اور وہ یہ تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے اس خچر کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

عزیر بڑے عجیب سے انداز میں فرشتے کی طرف دیکھنے لگے تھے پھر اچانک وہ چونک سے پڑے یہ کہ انہوں نے دیکھا کہ وہ خچر کے بکھرے ہوئے اعضا مجمع ہوئے اور پھر وہ حرکت میں آ گئے اور خچر بالکل پہلے اور اصلی حالت میں ان کے سامنے کھڑا ہو کر اپنے جسمانی اعضا کو حرکت دینے لگا اس کی رگوں میں خون جاری ہو گیا یہ منظر دیکھ کر عزیر سمجھ گئے کہ اس کے دل میں یہ جو گمان اٹھا تھا کہ ان مردوں کو کیسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا میرے اس اطمینان کے لئے خداوندے قدوس نے مجھ پر اور میرے خچر پر یہ کیفیت طاری کی یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد عزیر اپنے خچر پر سوار ہو کر اپنے گھر کا پتا لگانے کے لئے چل پڑے انہوں نے دیکھا کہ گلی کوچوں کی صورت وضع بدل گئی تھی ان کے ذہن میں اپنی گلیوں کا نقشہ پھر رہا تھا جو سو سال پہلے تھیں اور اب سو سال بعد ان میں کافی تبدیلی آ چکی تھی چلتے چلتے وہ اندازے سے اپنے گھر جا پہنچے دروازے کے باہر ایک بے حد بوڑھی عورت بیٹھی ہوئی تھی جوانی کا رنگ اس کے چہرے سے اڑ چکا تھا اس کی بینائی کا چراغ بھی بجھ چکا تھا جسم کا گوشت جگہ جگہ لٹک رہا تھا کمر جھک گئی تھی یہ عورت عزیر کی لونڈی تھی جسے وہ عین جوانی کے عالم میں چھوڑ کر اپنے خچر پر بیٹھ کر باہر نکلے تھے۔

اس بوڑھی خاتون کو مخاطب کرتے ہوئے عزیر نے پوچھا یہ عزیر کا گھر ہے بڑھیا نے کہا ہاں یہ گھر تو عزیر کا ہے اس کے بعد وہ زار و قطار رونے لگی اور کہنے لگی عزیر کہیں چلا گیا تھا اور لوگوں نے اس کو فراموش کر دیا ہے پہلی مرتبہ عرصہ دراز کے بعد کسی نے عزیر کا نام لیا ہے اور اس کے گھر کا پتہ پوچھا ہے عزیر نے اس بڑھیا سے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا اے خاتون میں ہی عزیر ہوں خداوند نے مجھے سو سال تک بے جان مردوں میں بنائے رکھا اور اب مجھے دوبارہ زندگی کے عالم میں واپس پہنچایا ہے پہلے پہل تو اس بڑھیا نے تعجب سے انکار کیا اور کہا عزیر بڑا صالح اور نیک آدمی تھا اس کی دعائیں قبول ہوتی تھیں وہ خدا سے جو چیز بھی مانگتا تھا اس کی ضرورت پوری ہو جایا کرتی تھی جس بیمار کے بارے میں دعا کرتا تھا خدا اس کو صحت دیتا تھا اے اجنبی اگر تو وہ عزیر ہے تو خدا سے دعا کر کہ مجھے میری بیماری سے نجات دے اور میری آنکھوں کی بینائی کو لوٹا دے۔

عزیر فوراً اس بڑھیا کے پاس بیٹھ گئے دونوں ہاتھ انہوں نے بلند کئے اور بڑی عاجزی اور بڑی انکساری کے ساتھ انہوں نے خداوند کے ہاں اس کیلئے دعا کی اس دعا کا معجزانہ اثر یہ ہوا کہ اس عورت کی بینائی لوٹ آئی اور وہ شفایاب ہو گئی اپنی اس شفایابی پر بڑھیا کو یقین ہو گیا کہ وہ واقعی عزیر ہیں اس نے شکریہ ادا کرنے کے لئے آگے بڑھ کر عزیر کے ہاتھوں کو بوسہ دیا پھر وہ بنی اسرائیل کے لوگوں کی طرف بھاگی اور چلا چلا کر انہیں اس واقعہ سے آگاہ کیا اور انہیں بتایا کہ عزیر جو کچھ عرصہ پہلے اچانک غائب ہو گئے تھے وہ واپس آ گئے ہیں اور پوری تفصیل لوگوں کو بتائی کہ کس طرح وہ سو سال تک ایک بستی میں مردہ پڑے رہے تھے اور یہ کہ خداوند نے انہیں دوبارہ زندہ کر کے ہماری راہبری اور راہنمائی کے لئے بھیج دیا ہے۔

یہ خبر سن کر سارے بنی اسرائیل کے لوگ عزیر کے پاس آ جمع ہوئے اور ان میں ایک شخص عزیر کو مخاطب کر کے کہنے لگا عزیر تو سو سال پہلے اچانک ہمارے بزرگوں کے اندر سے غائب ہو گئے تھے ہم نے سنا ہے کہ وہ ایک انتہائی طاقتور نیک اور اللہ کے نبی تھے تم ہمارے سامنے ایک خوب طاقتور صحت مند جوان کی صورت میں کھڑے ہو اور سو سال گزر جانے کے باوجود عزیر کیسے صحت مند جوان اور تر و تازہ رہ سکتے ہیں اس کے لئے ہمیں کوئی ثبوت دو ورنہ ہم تمہیں عزیر تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں عزیر اس شخص کو کوئی جواب دینا ہی چاہتے تھے کہ ایک اور شخص قریب آیا اور لوگوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دیکھو اس سلسلے میں جھگڑا اور تکرار کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں نے اپنے بزرگوں سے سن رکھا ہے کہ عزیر کے ایک کندھے پر بڑا تل تھا جس کی وجہ سے وہ سب سے الگ پہچانے جاتے تھے لہٰذا ان کا کندھا دیکھو اگر اس پر تل ہے تو پھر یہی عزیر ہیں لوگ آگے بڑھے اور ان کے کندھے سے لباس ہٹا کر دیکھا تو وہاں تل موجود پایا اسی دوران ایک انتہائی بوڑھا شخص وہاں آیا اور لوگوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا دیکھو عزیر یہ ہے کہ بخت نصر کے بیت المقدس پر حملے کے وقت توریت جلا دی گئی تھی اور سوائے چند گنتی کے آدمیوں کو کسی کو توریت یاد نہ تھی انہیں چند آدمیوں میں عزیر بھی تھے جن کو توریت یاد تھی لہٰذا یہ جوان جو عزیر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اگر یہ ہمیں توریت سنائے تو ہم یقین کریں گے کہ یہ واقعی عزیر ہے لوگوں نے جب آپ سے مطالبہ کیا کہ توریت سنائیں تو وہیں بیٹھے بیٹھے عزیر نے بڑی روانگی کے ساتھ توریت سنا دی۔

اس پر لوگوں نے تسلیم کر لیا کہ وہ واقعی عزیر ہیں اور ہمارے رہبر اور راہنما ہیں اس واقعے کے بعد عزیر فلسطین کے شہروں کی آباد کاری کے ساتھ ساتھ اپنی نبوت کے فرائض منصبی بھی ادا کرنے لگے لوگوں کو خداوند واحد اور یکتا کی بندگی اور عبادت کی طرف بلانے لگے اور انہیں شرک سے ڈرانے لگے کہ اگر تم دوبارہ شرک میں مبتلا ہوئے تو کہیں پھر تمہاری حالت ایسی نہ ہو جیسی بخت نصر نے تمہاری کی تھی یوں اپنی موت تک عزیر بڑی جاں فشانی سے لوگوں کے اندر تبلیغ کا کام کرتے ہوئے ان کی رہبری اور راہنمائی کرتے رہے۔

○

کوروش کی موت کے بعد یوناف بیوسا اور کیتم نے بابل میں ہی قیام کر رکھا تھا ایک روز جبکہ پارساگرد کے شاہی محل میں یوناف اپنے کمرے میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا کہ بیوسا اس کمرے میں داخل ہوئی اور یوناف کے پہلو میں بیٹھتے ہوئے کہنے لگی میں آج ایک انتہائی اہم موضوع پر آپ سے گفتگو کرنا چاہتی ہوں اس پر یوناف نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور پوچھا کس موضوع پر تم میرے ساتھ گفتگو کرنا چاہتی ہو اس پر بیوسا کہنے لگی میں ابھی ابھی کیتم کے ساتھ تفصیل کے ساتھ گفتگو کر کے آ رہی ہوں پہلی بات تو یہ ہے کہ کیتم چاہتی ہے کہ ہم آج ہی یہاں سے ساردس شہر کی طرف روانہ ہو جائیں اور وہاں دریائے میئنڈر کے کنارے اس کا جو ذاتی محل ہے اس محل میں ہم کیتم کے ساتھ جا کے رہیں جو بات میں آپ سے کہنا چاہتی ہوں وہ یہ کہ آپ یہاں بابل میں نہیں بلکہ ساردس شہر سے باہر کیتم کے محل میں جا کر کیتم سے شادی کر لیں بیوسا کے اس انکشاف پر یوناف نے چونک کر بیوسا کی طرف دیکھا اور حیرت و سوالیہ سے انداز میں اس سے پوچھا بیوسا تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے تم اپنے حواس میں تو ہو کہ تم مجھے کیتم سے شادی کرنے کا مشورہ دے رہی ہو کیا تمہارے اس مشورے سے میں یہ سمجھ لوں کہ ایک بیوی کی حیثیت سے اب تمہاری دلچسپی مجھ میں ختم ہو چکی ہے اور اب تم مجھے کسی اور کے حوالے کرنا چاہتی ہو اس پر بیوسا چونک سی پڑی بڑے پیارے انداز میں اس نے اپنا ہاتھ یوناف کے منہ پر رکھ دیا اور کہنے لگی آئندہ کبھی بھی ایسی بات نہ کہیے گا میں تو آپ کے بغیر ایک لمحہ بھی نہیں رہ سکتی آپ میری زندگی اور میری روح اور میری حیات کا محور ہیں آپ کے بغیر سوچنا تک بھی حرام سمجھتی ہوں اور آپ کے بغیر ایک لمحہ کی زندگی کی بھی میں خواہ نہیں ہوں بلکہ میں تو کیتم کی حالت دیکھتے ہوئے مشورہ دے رہی ہوں اس لئے کہ وہ جنون کی حد تک آپ کو پسند کرتی ہے اور آپ سے محبت کرتی ہے میں چاہتی تو ایک روایتی بیوی کی طرح انتقام پر اتر آتی اور کیتم کو یہاں سے مار بھگاتی تاکہ وہ میری خوشیوں میں حصہ دار نہ بنے لیکن میں ایسا نہیں چاہتی آپ جانتے ہیں کہ وہ میری ہمزاد ہے اس لحاظ سے میں اسے اپنے ہی جسم کا ایک حصہ سمجھتی ہوں اور پھر میری اور اسکی جسمانی ساخت میری اور اسکی شکل و صورت میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں ہے اگر آپ اس سے شادی کرتے ہیں تو میں سمجھوں گی کہ میرے ساتھ آپ کے تعلق میں اور زیادہ مضبوطی اور اعتماد آ گیا ہے پہلے میں اور آپ دونوں عزازیل اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ کرتے تھے اب کیتم بھی ہمارے ساتھ ہو گی لہٰذا بدی کی ان قوتوں کے مقابلے میں دو کے بجائے اب ہم تین متحد ہو کر ان کا مقابلہ کریں گے امید ہے کہ آپ میری التجا کو رد نہیں کریں گے اس لئے کہ میں کیتم کے ساتھ وعدہ کر کے آئی ہوں کہ میں یوناف کو ہر صورت میں تمہارے ساتھ شادی پر آمادہ کر لوں گی۔

یوناف نے غور سے بیوسا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا سنو بیوسا تم انتہائی احمق پن کا مظاہرہ کر رہی ہو تم اپنے اس فیصلے پر ایک نہ ایک روز ضرور پچھتا کر رہو گی میں تمہارے علاوہ نہ کسی اور سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور نہ کسی اور کی رفاقت کا خواہ ہوں بس میں شروع دن سے تمہیں چاہتا تھا تم مجھے مل گئی ہو بس یہی میرا مدعا یہی میرا منشا اور یہی میری زندگی کا مقصد ہے اس پر بیوسا نے منہ بسورتے ہوئے کہا اس کا مطلب ہے کہ آپ میری التجا ٹھکرا دینا چاہتے ہیں یوناف نے خاموش رہ کر سوچا پھر کہنے لگا نہیں ایسی بات نہیں پر میں تمہیں مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ کیتم کے سلسلے میں تم ایک روز پچھتاؤ گی ضرور اس پر بیوسا فوراً بول اٹھی اور کہنے لگی اس کا اور میرا مزاج آپس میں ملتا ہے اس لئے کہ وہ میری ہمزاد ہے پہلے میں صرف اکیلی آپ کی خدمت کرتی تھی اب میں اور کیتم دونوں آپکی خدمت کریں گی ایک وفا شعار بیوی کی حیثیت سے جس طرح میں آپ کے ساتھ مخلص ہوں ایسے وہ بھی آپ کے ساتھ مخلص رہے گی اس طرح ہم تینوں ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر پہلے کی نسبت زیادہ خوشگوار زندگی بسر کر سکیں گے۔

اس پر یوناف نے ہار مانتے ہوئے کہا سنو بیوسا میں نے ہمیشہ تمہاری خوشی کو اپنی خوشی تمہارے غم کو اپنا غم جانا ہے اگر تمہاری خوشی اسی میں ہے کہ میں کیتم کے ساتھ شادی کر لوں تو پھر

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

Ali Khan

میں انکار کر کے تمہارا دل توڑنا نہیں چاہتا ہوں پر یہ شادی سارڈس شہر میں دریائے میندڑ کے کنارے پر کیتم کا محل ہے وہیں جا کر ہوگی یہاں پار ساگرد شہر میں نہیں ہوگی یوناف کا یہ جواب سن کر بیوسا خوشی میں کلی کی طرح کھل اٹھی تھی فوراً" وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور یوناف سے کہنے لگی مجھے آپ کا یہ فیصلہ منظور ہے اب آپ اٹھ کر تیاری کریں میں کیتم کو اس فیصلے سے آگاہ کرتی ہوں پھر یہاں سے سارڈس شہر کی طرف کوچ کرتے ہیں بیوسا بھاگی بھاگی ساتھ والے کمرے میں گئی وہاں کیتم پہلے ہی کمرے کے وسط میں اس کی منتظر کھڑی تھی بھاگ کر بیوسا نے اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا اور کہنے لگی کیتم میری بہن سنو یوناف تمہارے ساتھ شادی پر آمادہ ہو گیا ہے اب آؤ اپنی تیاری کریں اور یہاں سے کوچ کریں تاکہ سارڈس شہر میں تمہارے محل میں پہنچ کر وہاں رہائش اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ یوناف کے ساتھ تمہاری شادی کا بھی انتظام کیا جائے یہ جواب سن کر کیتم کے چہرے پر بے پناہ خوشیاں اور اطمینان بکھر گئے تھے پھر وہ یوناف کے ساتھ مل کر دونوں اپنی تیاریاں کرنے لگی تھی تھوڑی دیر بعد وہ تینوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور پار ساگرد سے سارڈس شہر کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

بابل سے سارڈس شہر کی طرف جاتے ہوئے اچانک بابل شہر میں یعقوب؟ اقلیبی کی حویلی کے سامنے یوناف نمودار ہوا اس کے ایسا کرنے پر بیوسا اور کیتم نے بھی اپنی سری قوتوں کو ختم کر دیا اور یوناف کے ساتھ ہی وہ بھی بابل شہر میں یعقوب اقلیبی کی حویلی کے سامنے نمودار ہو گئی تھیں ایسا کرنے کے بعد بیوسا یوناف کے قریب آئی اپنی آواز میں اس نے کسی قدر حیرت و پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے بڑی محبت اور چاہت میں یوناف سے پوچھا ہم تینوں کی منزل تو سارڈس شہر تھا پھر آپ بابل میں کیوں آ نمودار ہوئے اس پر یوناف کہنے لگا سنو بیوسا جس وقت ہم نے بابل شہر سے کوچ کیا تھا اس وقت ابلیکا نے میری گردن پر لمس دے کر مجھے ایک پیغام دیا تھا اور وہ پیغام یہ تھا کہ یعقوب اقلیبی پر بابل شہر میں مصیبت ٹوٹ پڑی ہے ابلیکا نے مجھے بتایا تھا کہ یعقوب اقلیبی کے دو کارندوں کو جو اس کے رشتے دار بھی تھے اس کے دشمنوں نے قتل کر دیا ہے لہٰذا وہ ان دنوں انتہائی پریشان اور مغموم ہے اور بیوسا تم جانتی ہو یہ یعقوب اقلیبی ہم سب کا محسن اور مربی ہے لہٰذا تکلیف اور ضرورت کے وقت اس کی مدد کرنا ہمارا فرض بنتا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد جب یوناف خاموش ہوا تو بیوسا نے اسے خوش کن نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا اگر ایسا ہے تو آپ نے بالکل ٹھیک کیا ہے یعقوب اقلیبی پر اگر کوئی مصیبت ٹوٹی ہے تو اس مصیبت کی گھڑی میں ہم اس کی ضرور مدد کریں گے چاہے ہمیں کچھ عرصہ بابل میں یعقوب اقلیبی کے ہاں قیام ہی کیوں نہ کرنا پڑے اس کے جن دشمنوں نے بھی اس کے رشتے داروں اور کارندوں کو ختم کیا ہے ہم یعقوب اقلیبی کی طرف سے ان سے انتقام ضرور لیں گے اب ہمیں زیادہ دیر باہر نہیں کھڑا رہنا چاہئے بلکہ یعقوب اقلیبی کی حویلی میں داخل ہو کر اس سے مل کر اس موضوع پر گفتگو کرنی چاہئے یوناف نے بیوسا کی اس تجویز سے اتفاق کیا لہٰذا وہ دونوں یعقوب اقلیبی کی حویلی میں داخل ہوئے کیتم بھی خاموشی کے ساتھ آہستہ آہستہ ان دونوں کے پیچھے ہو لی تھی۔

حویلی میں داخل ہونے کے بعد وہ صحن میں تھوڑی دیر تک ہی آگے گئے تھے کہ حویلی کے اندر سے یعقوب اقلیبی نکلا بڑے خوش کن انداز میں اس نے اپنے دونوں بازو پھیلا دیئے اور پھر بلند آواز میں وہ کہنے لگا دیکھو میرا بھائی یوناف میری بہن بیوسا اور کیتم آتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان کی آمد کے باعث میرے لئے اور کون سا سب سے بڑا خوشی کا دن ہو سکتا ہے پھر یعقوب اقلیبی آگے بڑھ کر یوناف سے بغل گیر ہوا اور بڑی گرم جوشی سے اس نے ان تینوں کا استقبال کرتے ہوئے انہیں اپنے دیوان خانے میں لا بٹھایا اس موقع پر یوناف نے یعقوب اقلیبی کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا سنو یعقوب میرے بھائی مجھے پتہ چلا ہے کہ میری غیر موجودگی میں تم پر کوئی ابتلا ٹوٹی ہے کہو یہ کیا معاملہ ہے میں اس سے متعلق تم سے تفصیل کے ساتھ سننا پسند کروں گا اس سوال پر یعقوب اقلیبی کچھ دیر خاموش رہا پھر کہنے لگا۔

سنو یوناف میرے بھائی میرے دو کارندوں کو میرے دشمنوں نے قتل کر دیا ہے میں جانتا ہوں کہ قتل کرنے والے کون ہیں اور انہوں نے ایسا کس کے ایما پر کیا ہے لیکن وہ سب قاتل جن کی تعداد چار ہے فرار ہو چکے ہیں میرے لوگوں نے انہیں تلاش کرنے کی بے انتہا کوشش کی لیکن انہیں نہ جانے زمین کی کوکھ نے چھپا لیا ہے کہ کئی دنوں کی لگاتار تلاش کے بعد بھی ان کا کہیں سراغ نہیں مل پایا نا جانے وہ کس گھات اور سرنگ میں جا چھپے ہیں کہ کہیں ملتے ہی نہیں اس پر یوناف نے پوچھا یعقوب اقلیبی تمہارے رشتے داروں کو ان چاروں نے کس کے ایما پر قتل کیا ہے اس پر یعقوب پھر بولا اور کہنے لگا۔

یہ کام ان چاروں قاتلوں نے ایک یہودی سردار یوحنا کے کہنے پر کیا ہے آج سے کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے یہ یوحنا انتہائی جاہ و حشمت مال و دولت اور باغات اور دکانوں کا مالک تھا میں سمجھتا ہوں کے بابل شہر کے اندر ان دنوں جتنی دولت یوحنا کے پاس تھی کسی اور کے بھی پاس نہ تھی میں ان دنوں غریب اور نادار تھا اور ان دنوں میں بلکہ اس سے پہلے بھی یہ یوحنا میرا بڑا گہرا دوست تھا ان دنوں یہ اکثر اپنے مال و دولت اپنی جاہ و حشمت اپنے باغات اور اپنی بے پناہ چلتی ہوئی دکانوں کی میرے سامنے بڑی تعریف کیا کرتا تھا اس کے پاس چونکہ کئی باغات تھے اور اس کے مقابلے میں میرے پاس ایک ہی باغ تھا لہٰذا یہ اکثر طنز کیا کرتا تھا کہ میرے باغوں جیسا بابل میں کوئی باغ نہیں اور یہ بھی اکثر کہا کرتا تھا کہ تمہارے پاس ایک چھوٹا سا باغ ہے جس کی اس شہر میں کوئی حیثیت نہیں ہے میں یوحنا کی یہ باتیں سن کر پی جاتا تھا اور اس سے اکثر تبلیغ کرتا تھا کہ دکھ شیخی اور لاف زنی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

نہ کر یہ جو نعمتیں دنیا میں عطا ہوتی ہیں یہ اللہ جسے چاہے دے اور جس سے چاہے یہ ساری نعمتیں سمیٹ لے لیکن یوحنا اس بات کو تسلیم نہیں کرتا تھا وہ کہتا تھا کہ مجھ میں کوئی خوبی اور صفت ہے جس کی بنا پر خداوند نے مجھے اس قدر نعمتوں سے نوازا ہوا ہے اور وہ یہ بھی کہتا تھا کہ مجھے یہ بھی یقین ہے کہ جس طرح خدا نے مجھے اس زمین میں نعمتوں سے نوازہ ہوا ہے اس طرح آخرت میں بھی مجھے ایسی نعمتوں سے نوازے گا میں اکثر اسے لاف زنی اور بے ہودہ گفتگو سے منع کرتا تھا لیکن یوحنا باز نہ رہتا تھا۔

پھر آہستہ آہستہ ایسا ہوا کہ یوحنا کا کاروبار کساد بازاری اور نقصان کا شکار ہونا شروع ہو گیا یہاں تک کہ اس کے باغ تباہ و برباد ہو گئے اس کی دکانیں جہاں سے کبھی بھیڑ ہٹتی تک نہ تھی خالی اور ویران ہونا شروع ہو گئیں اور یہ یوحنا ایک چھوٹے باغ کے علاوہ ہر چیز سے محروم ہو گیا اور اپنے آپ کو قلاشوں میں شمار کرنے لگا اس کے مقابلے میں مجھ پر خدا کا ایسا کرم ہوا کہ میرا وہ ایک ہی چھوٹا سا باغ کچھ اس قدر پھل دینے لگا کہ دیکھتے ہی دیکھتے اس باغ کی آمدنی سے میں نے کئی اور باغ خرید لئے پھر آمدنی میں اضافہ ہوتا چلا گیا میں نے بابل شہر کے اندر سونے کی کئی دکانیں کھول لیں اور آہستہ آہستہ بابل شہر میں زرگروں کے پورے بازار کا مالک بن بیٹھا میری اس ترقی اور اس دولت سے یہ یوحنا جلنے لگا لہٰذا اسی جلاپے کو دور کرنے کے لئے یہ حرکت میں آیا اس نے کچھ بدمعاشوں کو کرائے پر حاصل کیا اور انہیں نصیحت کی کہ میرے دو کارکن جو میرے باغوں میں کام کرتے ہیں انہیں قتل کر دیں تاکہ میرے باغوں کی کوئی دیکھ بھال کرنے والا نہ رہے اور جس طرح یوحنا کے باغ بھی سڑ کر برباد ہو گئے تھے ایسے میرے باغات بھی سڑ کر برباد ہو جائیں وہ چاروں کرائے کے قاتل حرکت میں آئے میرے دونوں کارکنوں کو جو میرے رشتے دار تھے قتل کر دیا اور خود فرار ہو گئے اب ایک طرف میں ان چاروں قاتلوں کو تلاش کرنے میں مصروف ہوں اور دوسری طرف مجھے یوحنا سے مزید خطرہ ہے کہ یہ مجھ پر کوئی اور نہ وار کرے اور کرائے کے کچھ اور آدمی لیکر میری زندگی ہی کے در پے نہ ہو جائے لہٰذا اے یوناف ان دنوں میں واقعی کشش و پیچ اور تکلیف و غم میں مبتلا ہوں۔

سنو یوناف میری اور اس یوحنا کی حالت پر ایک قدیم اسرائیلی روایت بڑی صحیح بیٹھتی ہے اگر تم کہو تو میں وہ حکایت تمہیں سناؤں اس حکایت میں عبرت بھی ہے نصیحت بھی ہے اور وہ حکایت پوری طرح میری اور اس یوحنا کی حالت کی عکاسی کرتی ہے اس پر یوناف بولا تمہیں وہ حکایت سنانے کیلئے مجھ سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے کہو میں وہ حکایت ضرور دلچسپی سے سنوں گا اس پر یعقوب اقلیمی نے کھنکار کر گلا صاف کیا پھر وہ کہہ رہا تھا۔

سنو یوناف بنی اسرائیل میں دو بھائی تھے جو ایک ہی ماں اور ایک ہی باپ سے تھے لیکن طبیعت اور فطرت کے لحاظ سے وہ دونوں دو قسم کی اس گھاس کی طرح تھے جو ایک ہی جگہ آگتی ہے لیکن ان میں بڑا فرق ہوتا ہے ایسے ہی ان دونوں بھائیوں کی طبیعتوں میں بڑا تضاد تھا ان دونوں میں سے ایک کا نام یہودا تھا جو صاحب ایمان پرہیزگار نیک دل اور خوش اخلاق تھا اس نے دنیا اور اس دھوکا بازی سے کنارہ کشی کر لی تھی دنیا کے مال و دولت اور عیش و عشرت سے منہ پھیر لیا تھا لیکن اسکا بھائی جس کا نام قطروس تھا کفر و عناد بغض و سنگدلی اور بداخلاقی میں یکتا اور بڑا مشہور تھا۔

ان دونوں بھائیوں کا باپ امیر آدمی تھا اس لئے اس نے ان کے لئے بہت دولت چھوڑی تھی دونوں بھائیوں نے باپ کے مرنے کے بعد مال و دولت کو آپس میں تقسیم کر لیا اور دونوں نے اپنی مرضی کے مطابق اپنے اپنے کام میں دولت کو صرف کرنا شروع کر دیا تھا۔

یہودا نے خداوند سے دعا کی اے پروردگار میں اپنی تمام دولت تیری رضامندی کی راہ میں خرچ کرتا ہوں اسے قبول فرما اس کے بعد اپنے مال کو اس نے غریبوں کے علاج قیدیوں کو رہا کرانے یتیموں اور بیواؤں کی دیکھ بھال اور ایسے ہی ان گنت نیک کاموں میں خرچ کرنا شروع کر دی تھی جس سے اس کی دولت گھٹنی شروع ہو گئی لیکن اس کا دل مطمئن اور روح پر سکون تھی وہ فقیرانہ طور کی مختصر زندگی ہنسی خوشی گزارنے لگا تھا۔

لیکن اس کا بھائی قطروس اس سے بے حد مختلف تھا اسے جو باپ کی طرف سے دولت ملی تھی اس نے انتہائی کوشش سے دولت کو محفوظ رکھنے کی کوشش کی مال و اسباب کے گوداموں خزانوں غلے وغیرہ اور طرح طرح کی تمام چیزوں کو سنبھال سنبھال کر اور بند کر کے رکھا اگر کوئی سائل آجاتا تو اس کو محروم ہی لوٹا دیتا وہ پریشان حال لوگوں مصیبت اٹھانے والوں اور مفلس و نادار انسانوں کی طرف دیکھنے سے بھی اپنے آپ کو بچاتا غریبوں کی کبھی پرواہ نہ کرتا اس طرح اس نے اپنی جوانی کا زمانہ دو بہت بڑے اور شفاف باغوں کو بنانے سنوارنے میں گزار دیا اس نے انگور کے بڑے بڑے باغ لگوائے اور ان میں جگہ جگہ بیلیں چڑھانے کیلئے عرشے تعمیر کر دیئے تھے۔

ان عرشوں میں سے سورج کی شعاعیں چھن چھن کر آتی ہوئی ایسی معلوم دیتی تھی جیسے سونے کے ذرات برس رہے ہوں انگوروں کے رس بھرے خوشے ان شعاعوں کے گزرنے سے ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے نئی دلہن نے زمرد کے گلوبند پہن رکھے ہوں ان دونوں باغوں کے درمیان کیاریاں اور روشیں ترتیب دیں نہریں نکلیں اور باغوں کے چاروں طرف کھجوروں کے درخت لگائے اس نے اس طرح ان باغوں کے آرائش و زیبائش میں کوششیں کیں کہ وہ جنت کا نمونہ معلوم ہونے لگے تھے جدھر بھی نظر جاتی تھی اس طرف پھلوں سے لدے پھندے سرسبز درخت ایک عجیب دلکشی کا منظر پیش کر رہے تھے اور ہر طرف سے بلبلوں اور پرندوں کے نغمے [illegible] جادو جگاتی تھی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس طرح قطروس کی دولت ثروت روز بروز بڑھتی جا رہی تھی اور اس کی اولاد اس سے فائدہ اٹھا رہی تھی ایسی صورت میں اس کے لئے زیبا تھا کہ ایسی نعمتوں کے پانے پر وہ اللہ کا شکر بجا لاتا اور پیشانی کو شکر کے سجدے سے نوازتا لیکن اکثر آدمی نعمتوں کی زیادتی کی وجہ سے مغرور اور سرکش ہو جاتے ہیں اور دولت ان کی عقلوں پر جہالت کے پردے ڈال دیتی ہے اور سرکشی اور غرور بندے اور خدا کے درمیان فاصلے پیدا کر دیتی ہے۔ قطروس بھی اسی قسم کے لوگوں میں سے تھا اس لئے نعمتوں کی فراوانی کے ساتھ ساتھ اس کے تکبر غرور اور کفر میں روز بروز ترقی ہوتی جاتی تھی۔

ایک دن قطروس کا بھائی یہودا پھٹے پرانے کپڑے پہنے اس کے پاس سے گزرا اس نے اس کو بڑی حقارت اور ذلت کی نظر سے دیکھا اور اسکو لعنت و ملامت کرنے لگا کہ تو نے اپنی اتنی دولت کیا کی اتنا سونا چاندی تو نے کہاں غرق کر دیا دیکھ تیری اور میری حالت میں کس قدر فرق پیدا ہو گیا تو پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہے اور بے یار و مددگار مفلس بنا پھر رہا ہے لیکن مجھے دیکھ کہ میں دولت و عزت کے ساتھ ساتھ اہل و عیال نوکر چاکر غرض ہر چیز مجھے میسر ہے۔

یہ سرسبز شاداب پھلوں سے لدے پھندے باغ یہ ٹھنڈے ٹھنڈے سائے یہ عرشے یہ نہریں کیا تو نہیں دیکھ رہا ہی نہیں بلکہ روز بروز ان سے میری دولت و حشمت میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے میں نہیں سمجھتا کہ یہ نعمتیں کبھی کم ہوں گی اور یہ پائے دار سعادت کبھی زوال پذیر ہو گی اے میرے بھائی تو لوگوں کے سامنے اور میرے سامنے جس قیامت سے لوگوں کو ڈراتا رہا ہے جس کی یاد میں ہر وقت تو سرنگوں رہتا ہے اور ہر وقت اس کا ذکر کرتا رہتا ہے میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ تو یہ کیا کرتا ہے تیرا فلسفہ تو اپنی سمجھ سے بالاتر ہے اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ قیامت ہو گی تو اللہ تعالیٰ وہاں بھی مجھے اس سے بہتر باغ اور آرام اور آسائش بخشے گا جس طرح اس نے یہاں بے انتہا نعمتوں سے نواز رکھا ہے۔

یہودا نے اپنے بھائی قطروس کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا دیکھ میرے بھائی تو خدا اور قیامت کے بارے میں سرکش ہو گیا ہے قسم خداوند کی تو کفر اختیار کر رہا ہے اس خدا نے انسان کو خالص مٹی سے پیدا کیا حقیر بوندوں کی صورت میں ماں کے رحم میں داخل کیا اس نے بوند کو پھر خون کے لوتھڑے کی شکل دی اس کے بعد اس کی ہڈیاں بنائیں ہڈیوں کو گوشت پوست کے اندر چھپا لیا پھر انسان کو عجیب و غریب خوبصورت ہستی میں ظاہر کیا تو سمجھتا ہے کہ ایسا خدا اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ مرنے کے بعد انسان کو قبر سے دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے یہ ماننا پڑے گا کہ مرنے کے بعد زندہ کرنا پیدا کرنے سے زیادہ آسان ہے کیونکہ پیدا کرنے سے قبل تو کہیں بھی انسان کا وجود ہی نہیں اور اب تو اس کا ایک وجود بھی ہو گا لیکن تیرا دل معرفت کی روشنی سے محروم ہے اور حقیقت کے جمال سے بہرہ ہے تو نے حق بات کے سننے سے اپنے کان بند کر رکھے ہیں۔

سن میرے بھائی تو مجھے فکر و فاقہ و مستی کا طعنہ دے رہا ہے میری تنگدستی پر ملامت کر رہا ہے اور مال و دولت کی بنا پر تو میرے سامنے فخر سے سر اونچا کر رہا ہے حالانکہ میں اس "مفلسی اور تنگدستی کے باوجود تیرا محتاج نہیں ہوں کیونکہ بے نیازی مال و دولت سے وابستہ نہیں ہے بلکہ حقیقی طور پر زندگی تو روح کا استغنا اور طبیعت کی حرص و ہوا سے بے نیازی ہے یہ تمام ہیرے جواہرات سونا چاندی باغ سبزہ زار اور یہ طرح طرح کی ظاہری نعمتیں جن کی بنا پر تو میرے سامنے ناز کر رہا ہے میری نظر میں ایک مٹھی بھر خاک سے بڑھ کر نہیں ہیں تیرے یہ جواہرات اور سونے کے ذرات مٹی کے چمکتے ہوئے ذروں سے زیادہ قیمت نہیں رکھتے۔

یہودا مزید اپنے بھائی قطروس سے کہنے لگا دیکھ میرے بھائی تو ان بے حقیقت باغوں کا مالک بن کر اپنے جامے میں نہیں سما رہا اور خوشی سے اپنے آپ پر قابو نہیں پا رہا میرے نزدیک تیرے یہ باغ و بوستان اور یہ نخلستان اور یہ ہرے بھرے درخت اور سبزہ زار اسی طرح ہیں جیسے جنگلوں کے سبزہ زار ہوتے ہیں ہر پہاڑ پر میدان میں درخت ہوتے ہیں اور خزاں کی نظر ہو جاتے ہیں اس سے بڑھ کر ان کی کوئی حقیقت نہیں یہ خوشامدی لوگوں کا ہجوم جو ہر وقت نزدیک رہتا ہے جن کی حمایت اور پشت پناہی پر تو دو سا کئے بیٹھا ہے یہ کبھی نہ فطرت اور مال و دولت کے بھوکے جو صرف تیری دولت کے ساتھی ہیں تجھے گمراہی کی ترغیب دیتے ہیں اور ظلم و فساد پر آمادہ کرتے ہیں تو ان کی دوستی پر نازاں ہے۔

میں تو خدا کی دوستی کا خواہش مند ہوں اس کی دوستی پر بھروسہ کرتا ہوں وہی میرا بہترین دوست اور ہر مشکل میں میرا مددگار ہے میری نظر میں بہترین زندگی یہ ہے کہ آزادی اور شکر گزاری کے ساتھ دو وقت روٹی آسانی سے حاصل ہو جائے تندرست رہنے اور امن کی زندگی ہی کافی ہے میں ایک روز فاقے سے گزارتا ہوں اور ایک روز شکم سیر ہو کر کھاتا ہوں تاکہ اس کی شکر گزاری کر سکوں میری یہ حالت اس سے بہتر ہے کہ غرور اور سرکشی پیدا کرنے والا مال مجھے ملے اور مجھے خدا سے دور کر دے میں خدا کی ذات سے امید کرتا ہوں کہ وہ میرے صبر و تحمل کا بہتر پھل دے گا اور اپنی جنت میں تیرے باغ سے بہتر اور عمدہ باغ دے گا جس کیلئے مجھے کوئی دردسری نہیں کرنے پڑے گی۔

سن میرے بھائی تیرے باغات سیلاب و طوفان اور آسمانی آفاتوں سے محفوظ نہیں ہیں ہر لحظہ مجھے یہی خوف رہتا ہے کہ کہیں درختوں کے پتے نہ مرجھا جائیں کہیں خوشے نہ گر جائیں کہیں باغ اجڑنے نہ پائیں اور یہ آب رواں یہ خوشگوار اور شیریں چشمے جو درختوں کے درمیان خام چاندی کی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

طرح بارش ہی ہیں جن سے یہ بوستان ساری سرسبزی و شادابی حاصل کرتے ہیں کہیں خشک ہو جائیں اور یہ آب حیات ان باغوں کے لئے آب مرگ نہ بن جائے اور ان کی جڑوں کو خشک کر دے یہاں تک کہنے کے بعد یہودا اپنے گھر جانے کے لئے مڑا اور جاتے جاتے آخری گفتگو کے طور پر اپنے بھائی سے کہنے لگا خدا میرا اور تمہارا دونوں کا حامی ہو اور ہم دیکھتے ہیں کہ اب کہ خدا تمہیں نوازتا ہے یا مجھے مالا مال کرتا ہے

پھر اس کے بعد ایسا ہوا کہ ایک صبح قطروس حسب معمول اپنی عادت کے مطابق اپنے باغات میں تفریح کرنے اور باغات کی خوشبودار ہواؤں سے لطف اندوز ہونے کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلا لیکن جب باغوں کی جگہ پہنچا تو وہاں سوائے دو ریت کے ٹیلوں کے علاوہ کچھ نہ پایا البتہ چند سوکھے درخت اور خشک پتے ادھر ادھر بکھرے پڑے ہوئے تھے اس منظر کو دیکھ کر قطروس کے حواس باختہ ہو گئے اس کی تمام خوشیاں خاک میں مل گئیں اور ساری امیدیں تباہ ہو گئیں اب وہ سرکشی کے بعد عمر و نیاز اور رونے گڑگڑانے کیلئے وقف ہو گیا اس کے غرور کا محل خاک پوش ہو چکا تھا طویل عمر کی محنت اس طرح برباد ہو جانے سے وہ کف افسوس ملنے لگا اور کہنے لگا کاش میں کسی چیز اور کسی شخص کو خدا کا شریک نہ بناتا لیکن اب ایسا کرنے سے کیا فائدہ اس لئے کہ اس کے تو سارے ہی باغات نیست و نابود اور تاراج کر دیئے گئے تھے۔

قطروس نے جب یہ سماں دیکھا بڑا پریشان اور افسردہ ہوا اور دل میں افسوس کرنے لگا کہ اس نے کیوں خداوند قدوس کے خلاف باتیں کیں کیوں وہ شرک میں مبتلا ہوا کیوں اس نے اچھے لوگوں کی طرح اپنے خدا واحد کی بندگی اور عبادت نہ کی لیکن اب پچھتانے سے کیا حاصل ہو سکتا تھا اس لئے کہ وقت گزر چکا تھا اس کے باغات تباہ و برباد کر دیئے گئے تھے دکانیں اور بازار لگاتار گھاٹے میں جا رہے تھے اور ہر روز اس کا کاروبار بلندی سے پستی کی طرف رواں ہو گیا تھا۔

یہاں تک کہنے کے بعد یعقوب اقلیبی خاموش ہو گیا تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر اس نے چہرہ اٹھایا اور یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا اے یوناف یہ ہے وہ حکایت جو میں نے تم سے کہہ دی یوناف کہنے لگا اس حکایت میں واقعی درس آمیزی اور عبرت خیزی کا ایک سماء باندھ کر رکھ دیا گیا ہے تمہاری اور یوحنا کی حالت واقعی ہی اس حکایت پر پوری اترتی ہے یوحنا اپنے مال و اسباب باغات اور جواہرات پر بھروسہ اور اعتقاد کرتا رہا ہے اور خداوند کی ذات کو اس نے پس پشت ڈال کر رکھا تھا لہٰذا خدا کی بے آواز لاٹھی حرکت میں آئی اور اس کی ساری دولت اس سے چھن گئی اور زمانے بھر کی مصیبتیں اس کی جھولی میں آ پڑی تھیں یوحنا کو چاہئے تھا کہ تیرے آدمیوں کا قتل کر کے تجھے نقصان پہنچانے کے بجائے زیادہ سے زیادہ اپنی زمینوں پر فصل اگانے کی کوششیں کرے اور اپنی فصلوں کو اسی حالت میں لائے جیسے کہ کچھ عرصہ پہلے وہ پرسکون اور صاحب ثروت کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہا تھا۔

یہاں تک کہہ کر یوناف رک کر تھوڑی دیر خاموش رہا پھر بولا اور کہنے لگا دیکھو یعقوب میرے بھائی کیا تو مجھے بتائے گا کہ وہ چاروں کون ہیں جنہوں نے تیرے دونوں کارندوں کا خاتمہ کر دیا ہے میں ان چاروں قاتلوں کو تلاش کر کے انہیں ایسی کڑی سزا دوں گا کہ انہیں ایسا کرنے کا حکم دینے والے یوحنا کی آنکھیں بھی کھول کے رکھ دوں گا اے یعقوب بتاؤ وہ چاروں کون ہیں ان کے کیا نام ہے تاکہ میں ان کی تلاش کا کام کروں مجھے امید ہے کہ میں جلد ہی انہیں ان کی کھوہ سے باہر نکال لوں گا اور ان سے تیرے دونوں کارندوں کے قتل کا انتقام ضرور لے کر چھوڑوں گا اس پر یعقوب اقلیبی کہنے لگا سنو یوناف میرے دوست وہ چاروں یوحنا کے رشتے دار ہیں جنہوں نے میرے دونوں کارندوں کا قتل کر دیا ہے ان چاروں کے نام سہام' زوما' ملکا' ارانافس ہیں اس پر یوناف بولا دیکھو یعقوب میں بیوسا اور کیتم کے ساتھ شمالی سرزمینوں کے شہر ساردس کی طرف جا رہا تھا پر مجھے خبر ہوئی کہ تیرے کارندوں کو کچھ لوگوں نے قتل کر دیا ہے جو تیرے دشمن ہیں لہٰذا میں یہاں تیری طرف چلا آیا۔

یہاں تک کہنے کے بعد یوناف جب خاموش ہوا تو یعقوب اقلیبی اپنی جگہ سے اٹھا اور ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تم تینوں یہاں بیٹھو میں تمہارے لئے کھانے کا انتظام کرتا ہوں اس کے ساتھ ہی یعقوب اقلیبی اپنے اس دیوان خانے سے اٹھ کر باہر نکل گیا تھا اس کے جاتے ہی یوناف نے ابلیکا کو پکارا جواب میں ابلیکا نے جب یوناف کی گردن پر لمس دیا تو یوناف نے اسے مخاطب کر کے کہا سنو ابلیکا ان چاروں قاتلوں کو تلاش کر کے مجھے خبر دو کہ وہ کہاں چھپے بیٹھے ہیں جنہوں نے یعقوب کے دو کارندوں کو قتل کر دیا ہے اور جب مجھے ان کے ٹھکانے کا علم ہو جائے گا تو میں ان کے خلاف حرکت میں آؤں گا اور یعقوب کا ان سے انتقام لوں گا یہاں تک کہنے کے بعد یوناف خاموش ہو گیا اور ابلیکا اس کی گردن پر آخری لمس دیتی ہوئی علیحدہ ہو گئی تھی تھوڑی دیر تک وہ تینوں وہاں بیٹھ کر آپس میں باتیں کرتے رہے پھر یعقوب اقلیبی اپنے خدام کے ساتھ ان کے لئے کھانا لے آیا پھر وہ خاموشی سے وہاں بیٹھ کر کھانا کھانے لگے تھے۔

○

اس سے پہلے کنعانی قوم کے حالات ہم وہاں تک پڑھ چکے ہیں جہاں کنعانیوں کا جرنیل حملکار اپنے بھائی ماگو کے ساتھ سسلی کی سرزمین میں یونانیوں کے حکمران ڈیونیسیوس اور اس کے بھائی لپٹائن کو پے در پے شکستیں دینے کے بعد سسلی میں یونانیوں کے مرکزی شہر سیراکوز کا محاصرہ کر لیتے ہیں لیکن بدقسمتی سے اس محاصرے کے دوران حملکار اور ماگو دونوں بھائیوں نے درمیان موسمی بخار کی وباء

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پھوٹ نکلتی ہے اور ان کے لشکر کی اکثریت موت کا لقمہ بن جاتی ہے جس کے باعث حملکو اور ماگو اپنے بچے کچھے لشکر کو لے کر افریقہ میں اپنے مرکزی شہر قرطاجنہ کی طرف لوٹ آتے ہیں موکی بگار کے ہاتھوں کنعانیوں کے لشکر کی تباہی ان کے جرنیل حملکو کیلئے ناقابل برداشت ہوتی ہے لہٰذا قرطاجنہ آکر وہ اپنے آپ کو اپنے گھر کے ایک کمرے میں بند کر لیتا ہے اور سسک سسک کر جان دے دیتا ہے یہ صورت حال دیکھتے ہوئے قرطاجنہ کے حکمران فکر مند ہوتے ہیں کہ کہیں یونانی ان کی عسکری قوت کو کمزور دیکھتے ہوئے ان کے مرکزی شہر قرطاجنہ پر حملہ آور نہ ہو جائیں لہٰذا انہوں نے تیونس میں بڑی تیزی سے مزید بحری بیڑے تعمیر کرنے کے ساتھ ساتھ نئے جوانوں کو اپنے لشکر میں بھرتی کرتے ہوئے ان کی تربیت کا کام شروع کر دیا تھا اب اس سے آگے کی تاریخ کے حالات کا مطالعہ کرتے ہیں۔

قرطاجنہ کے لشکر کی تباہی و بربادی اور ان کے جرنیل حملکو کی خودکشی کے باعث سسلی میں یونانی سلطنت کے حکمران ڈیونا سیوس کے حوصلے اور بڑھ گئے اس نے پے بہ پے سسلی کے اندر لشکر کشی کی اور کنعانیوں کے بہت سے علاقوں پر قبضہ کر کے اس نے اپنی حکومت میں شامل کر لیا تھا اب سسلی میں کنعانیوں کی قوت بے حد کمزور پڑ گئی تھی اب ان کے پاس سسلی کے چھوٹے سے مغربی حصے اور چند جزیروں کے علاوہ باقی سارا علاقہ چھن چکا تھا اور سیراکیوز کے حکمران نے اس سارے علاقے کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا تھا

جلد ہی کنعانیوں نے اپنے مرنے والے جرنیل حملکو کے چھوٹے بھائی ماگو کو ایک مختصر سے بحری بیڑے اور چھوٹے سے ایک لشکر کے ساتھ سسلی کی طرف روانہ کیا تاکہ وہ سسلی میں کنعانیوں کے بچے کھچے شہروں اور قصبوں اور جزیروں کی حفاظت کر سکے ماگو نے سمندر کے اندر بڑی تیزی سے سسلی کی طرف سفر کیا اور سسلی کی مغربی حصے میں کوہستان سلسلوں کے اندر ایک محفوظ جگہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کر کے حالات کا جائزہ لینے لگا تھا۔

جلد ہی حالات کنعانیوں کے جرنیل ماگو کے حق میں پلٹا کھانے لگے اور وہ کچھ اس طرح کہ سسلی میں دو بڑے بڑے وحشی قبائل تھے ایک کا نام سکل اور دوسرے کا نام سکانی تھا ان دونوں قبائل کا یونانیوں کے حکمران ڈیونا سیوس کے ساتھ معاہدہ تھا کہ وہ ضرورت کے وقت دشمن کے خلاف جنگوں میں اس کا ساتھ دیا کریں گے سسلی میں کنعانیوں کے بہت سے مقبوضہ جات پر قبضہ کرنے کے بعد ڈیونا سیوس اب ان دونوں وحشی قبائل کی طرف سے بے فکر ہو گیا اس لئے کہ وہ یہ خیال کرنے لگا تھا سسلی میں ان کنعانیوں کے مقابلے میں کوئی قوت نہیں رہی لہٰذا اسے اب ان دونوں وحشی قبائل کی بھی چنداں ضرورت نہیں ہے سکل اور سکانی دونوں وحشی قبائل نے جب دیکھا کہ یہ ڈیونا سیوس ان کے حقوق کی پامالی کرنے لگا ہے تو انہوں نے ڈیونا سیوس کے خلاف بغاوت کر دی ڈیونا سیوس نے ان دونوں قبائل کے خلاف لشکر کشی کا اعلان کر دیا ہے اس طرح وہ ان باغی قبائل کے خلاف جنگوں میں الجھ گیا تھا۔

اس صورت حال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ماگو نے فیصلہ کیا کہ وہ ڈیونا سیوس پر حملہ روک دے اور اپنی قوم کے لئے سسلی میں فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرے لیکن ماگو کی بدقسمتی یہ کہ ایک تو اس کے پاس بہت مختصر اور چھوٹا سا لشکر تھا جب کہ اس کے مقابلے میں یونانی حکمران ڈیونا سیوس کے پاس اس سے کئی گنا اور زیادہ مسلح لشکر تھا دوسری بدقسمتی یہ کہ جب ماگو ڈیونا سیوس پر حملہ آور ہونے کے لئے پیش قدمی کر چکا تھا اس وقت تک ڈیونا سیوس نے دونوں باغی قبائل یعنی سکل اور سکانی کو شکست دے کر بھگا دیا تھا اسے جب خبر ہوئی کہ ماگو اس پر حملہ آور ہونے کے لئے بڑھ رہا ہے تو اس نے خود ماگو کی طرف پیش قدمی کی اور اس پر ایسا زبردست حملہ کیا کہ ماگو کو پسپا ہو کر اپنے لشکر کے ساتھ کوہستانی سلسلے میں پناہ لینا پڑی ماگو نے اپنی پسپائی سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ڈیونا سیوس کے مقابلے میں چونکہ اس کے لشکر کی تعداد کم ہے لہٰذا اسے شکست ہوئی ہے اس بنا پر اس نے کچھ قاصد اپنے مرکزی شہر قرطاجنہ کی طرف بھجوائے اور کمک طلب کر لی۔

جلد ہی قرطاجنہ سے ماگو کو جنگی جہازوں اور مسلح جوانوں کی صورت میں کمک مل گئی اب سسلی میں ماگو نے اپنی پوزیشن کو خوب مستحکم اور مضبوط کرنا شروع کر دیا تھا۔

جلد ہی قرطاجنہ سے ماگو کو جنگی جہازوں اور مسلح جوانوں کی صورت میں کچھ کمک مل گئی اب سسلی میں ماگو نے اپنی پوزیشن کو خوب مستحکم اور مضبوط کرنا شروع کر دیا تھا۔

چند ہفتوں تک تیاری کرنے کے بعد ماگو نے جب یہ جائزہ لیا کہ اب وہ ڈیونا سیوس سے مقابلہ کرنے کے لئے پہلے کی نسبت زیادہ بہتر حالات میں ہے تو ایک بار پھر وہ کوہستانی سلسلے سے اپنے لشکر کے ساتھ نکلا اور ڈیونا سیوس پر حملہ آور ہونے کے لئے اس کے مرکزی شہر سیراکیوز کا اس نے رخ کیا دوسری طرف ڈیونا سیوس کو بھی خبر ہو گئی کہ ماگو اس پر حملہ آور ہونے کے لئے پیش قدمی کر رہا ہے لہٰذا وہ بھی اپنے مرکزی شہر سیراکیوز سے نکلا اور ماگو کی طرف بڑھا کھلے میدانوں کے اندر ماگو اور ڈیونا سیوس کے درمیان ایک ہولناک جنگ ہوئی جس میں ماگو نے ڈیونا سیوس کو بدترین شکست دی اور یونانی حکمران یہ شکست اٹھانے کے بعد اپنے بچے کھچے لشکر کو لے کر اپنے مرکزی شہر کی طرف بھاگ جانے دیا اور ماضی میں ڈیونا سیوس نے پے در پے حملہ آور ہو کر جو سسلی میں کنعانیوں کے جن علاقوں پر قبضہ کر لیا تھا وہ سارے مقبوضہ شہر اور قصبے اور سارے سرسبز علاقہ جات ماگو نے واپس لے لئے اور سسلی میں اس نے اپنی پوزیشن ایک طرح سے برسوں پہلے کی

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

مستحکم صورت حال پر قائم کر دی تھی۔

کنعانیوں کے ہاتھوں اس شکست کو یونانی حکمران ڈیونا سیوس نے اپنی توہین اور بے عزتی سمجھا اپنے مرکزی شہر سیراکیوز پہنچ کر اس نے بڑی تیزی سے ایک بہت بڑا لشکر تیار کرنا شروع کیا تاکہ وہ اس شکست کا انتقام لے سکے جلد ہی ڈیونا سیوس ایک بہت بڑے لشکر کو جمع کرنے اور اس کی تربیت کا کام مکمل کرنے میں کامیاب ہو گیا پھر اس لشکر کے ساتھ وہ اپنے مرکزی شہر سیراکیوز سے نکلا اس نے مصمم ارادہ کر لیا تھا اس بار وہ کنعانیوں کو ہر صورت میں سسلی کی سرزمین سے نکال کر رہے گا دوسری طرف ماگو کو بھی ڈیونا سیوس کی اس پیش قدمی کی اطلاع مل گئی تھی لہٰذا وہ بھی بڑی تیزی سے ڈیونا سیوس کی طرف بڑھا دونوں لشکر جب آپس میں ٹکرائے تو پہلے ہی حملے میں بدقسمتی سے ماگو مہلک تیر لگنے کے باعث ہلاک ہو گیا اس کی ہلاکت نے کنعانی لشکر کے اندر ایک طرح کی بددلی اور مایوسی پھیلا دی جن کے باعث کنعانی مقابلے سے منہ پھیرتے ہوئے قریبی کوہستانی سلسلے میں چھپ کر گھات میں بیٹھ گئے پھر انہوں نے اپنے چند قاصد ڈیونا سیوس کی طرف روانہ کئے اور اس سے صلح کی درخواست کی۔

اس صلح کی پیش کش کے جواب میں ڈیونا سیوس نے کنعانی قاصدوں کے ہاتھوں کہلا بھیجا کہ وہ صلح کی یہ درخواست صرف اس صورت میں قبول کرنے کیلئے تیار ہے کہ کنعانی سسلی کے اندر اپنے سارے شہروں اور قصبوں سے دست بردار ہو کر اپنی عسکری قوت کو سمیٹتے ہوئے افریقہ میں اپنی مرکزی شہر قرطاجنہ کی طرف چلے جائیں اور دوئم یہ کہ اس جنگ میں یونانیوں کے جس قدر اخراجات ہوئے ہیں وہ بھی کنعانی برداشت کریں گے یہ پیغام سننے کے بعد ماگو کے لشکر میں بچنے والے کنعانی جرنیلوں نے سر جوڑ کر آپس میں صلاح مشورہ کیا اور انہوں نے لشکر میں شامل ماگو کے بیٹے کو اپنا سربراہ مقرر کر لیا اس دوران ڈیونا سیوس کو پیغام بھجوایا کہ سسلی میں سارے کنعانی شہروں اور قصبوں کو خالی کرنا ایک بہت بڑا معاملہ ہے اور اس معاملے کو وہ جرنیل نہیں کر سکتے جو اس وقت لشکر میں شامل ہیں لہٰذا ڈیونا سیوس کو ہمیں کچھ مہلت دینی چاہئے تاکہ ہم اپنے قاصد اپنے مرکزی شہر قرطاجنہ کی طرف بھجوا کر اس معاملے کے سلسلے میں اپنی حکومت سے مشورہ کریں ڈیونا سیوس کی بدقسمتی کہ اس نے کنعانیوں کو ایسا کرنے کی اجازت دے دی کنعانیوں نے اپنا کوئی قاصد قرطاجنہ نہ بھجوایا بلکہ وہ اندر ہی اندر ڈیونا سیوس سے مقابلہ کرنے کے لئے جنگی تیاریاں کرنے لگ گئے تھے۔

اپنی جنگی تیاریاں مکمل کرنے کے بعد کنعانی لشکر اپنے مرحوم جرنیل ماگو کے بیٹے کی سرکردگی میں اپنی کوہستانی گھات سے نکلا اور یونانی حکمران ڈیونا سیوس کی طرف اپنے قاصد بھجوائے اور اسے جنگ کی دعوت دی ڈیونا سیوس نے جنگ کی اس دعوت کو کنعانیوں کی حماقت اور بے وقوفی تصور کیا تاہم انہیں ان کی حماقت کی سزا دینے کے لئے ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ وہ سیراکیوز سے نکلا اور ان میدانوں کی طرف بڑھا جن میدانوں کی طرف کنعانی پیش قدمی کرتے چلے آرہے تھے کرونیم کے مقام پر دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ہوا دشمن کے خلاف جنگ کی ابتداء کرنے سے پہلے ڈیونا سیوس نے اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ اس نے اپنے پاس رکھا جبکہ دوسرا حصہ اس نے اپنے چھوٹے بھائی لپٹائن کی سرکردگی میں دے دیا تھا۔

جب جنگ کی ابتدائی ہوئی تو جنگ کے شروع میں ہی کنعانی اپنے مرنے والے جرنیل ماگو کے بیٹے کی سرکردگی میں کچھ اس قدر جانثاری سرفروشی کے ساتھ حملہ آور ہوئے کہ یونانی لشکر کے اس حصے کو انہوں نے تہس نہس کر کے رکھ دیا جس کی کمان داری ڈیونا سیوس کا چھوٹا بھائی لپٹائن کر رہا تھا اور اس خوفناک حملے میں کنعانیوں نے اس لشکر کو تباہ و برباد کرنے کے ساتھ ساتھ ڈیونا سیوس کے چھوٹے بھائی لپٹائن کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا تھا ایک حصے کا خاتمہ کرنے کے بعد کنعانی لشکر متحد ہو کر یونانیوں کے اس دوسرے حصے کی طرف حملہ آور ہوا جس کی کمانداری خود ڈیونا سیوس کر رہا تھا ڈیونا سیوس بھی زیادہ دیر تک کنعانیوں کے ان ہولناک اور جان لیوا حملوں کا مقابلہ نہ کر سکا لہٰذا وہ شکست اٹھا کر میدان جنگ سے بھاگ نکلا کنعانیوں نے تھوڑی دور تک اس کا تعاقب کر کے اس کے لشکر کے اکثر حصے کو تہ تیغ کرتے ہوئے اس کے پڑاؤ پر قبضہ کر کے ہر چیز لوٹ لی اور سسلی کے اندر انہوں نے اپنی حیثیت مضبوط کرنا شروع کر دی تھی جبکہ ڈیونا سیوس بچے کھچے لشکر کے ساتھ سیراکیوز کی طرف بھاگ گیا تھا۔

سیراکیوز واپس پہنچ کر یونانی حکمران ڈیونا سیوس نے اپنے قاصد کنعانیوں کی طرف روانہ کئے اور ان سے صلح کی درخواست کی کنعانیوں نے اس صلح کو قبول کرتے ہوئے یہ مطالبہ پیش کیا کہ ڈیونا سیوس انہیں جنگی تاوان ادا کرے ڈیونا سیوس اس کے لئے آمادہ ہو گیا ایک بھاری رقم اس نے کنعانیوں کو تاوان میں ادا کی اور جس قدر علاقے انہوں نے فتح کئے تھے ان پر قبضہ کر لیا اس طرح سسلی میں اس معاہدے کے تحت کنعانیوں اور یونانیوں کے درمیان امن قائم ہو گیا تھا لیکن ڈیونا سیوس جسے کنعانیوں کے ہاتھوں بدترین شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا اس شکست کے چند ہی روز بعد وفور غم سے موت کی نیند سو گیا۔

بظاہر اس معاہدے کے تحت کنعانیوں اور یونانیوں کے درمیان ایک پرامن فضا چھا گئی تھی لیکن سیراکیوز والے شاید امن پسند اور صلح اور آشتی کے عادی نہیں تھے لہٰذا انہوں نے امن کا معاہدہ ہونے اور ڈیونا سیوس کی موت کے بعد وہ ذرائع تلاش کرنا شروع کر دیئے جنہیں استعمال

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کرتے ہوئے وہ ایک بار پھر کنعانیوں کو اپنے سامنے زیر کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔

ڈیوناسیوس کی موت کے بعد انہوں نے سیراکیوز کی سلطنت کے اندر بہت تلاش اور جستجو کی کہ کسی ایسے مناسب دلیر اور جرات مند انسان کو تلاش کر سکیں جسے وہ اپنا حکمران اور اپنا بادشاہ تسلیم کر کے اپنی عسکری قوت میں اضافہ کریں اور پھر اس شکست کا بدلہ کنعانیوں سے لیں لیکن سیراکیوز کی پوری سلطنت کے اندر انہیں کوئی بھی ایسا شخص دکھائی نہ دیا جو کنعانیوں کے خلاف ان کی راہنمائی کر سکے سیراکیوز کے کچھ بزرگوں نے اپنے حکمران طبقے کو یہ مشورہ دیا کہ یونان سے کسی مناسب جنگجو کو بلا کر سیراکیوز کا حکمران بنایا جائے تاکہ وہ کنعانیوں سے سیراکیوز کا انتقام لے ان بزرگوں نے ایسا مشورہ دیتے ہوئے یہ دلیل پیش کی کہ ڈیوناسیوس جس نے اپنی زندگی میں کنعانیوں کے خلاف کافی کامیابیاں حاصل کی تھی وہ بھی یونان کے علاقے کورنتھ کا ہی رہنے والا تھا لہٰذا انہوں نے مشورہ دیا کہ پھر کورنتھ کی طرف رجوع کیا جائے اور اس علاقے سے کسی دلیر اور جنگجو سورما کو سیراکیوز کا حکمران مقرر کیا جائے۔

سیراکیوز کے یونانی بنیادی طور پر یونان ہی سے تعلق رکھتے تھے اور وہیں سے نکل کر انہوں نے سسلی کے اندر سیراکیوز نام کی سلطنت قائم کرلی تھی لہٰذا اپنے بزرگوں کا یہ مشورہ انہیں پسند آیا انہوں نے اپنی آبائی سلطنت یونان سے رجوع کیا اور انہیں پتہ چلا کہ کورنتھ میں تمولین نام کا ایک ایسا جنگجو ہے جو ان کے معیار پر پورا اتر سکتا ہے لہٰذا سیراکیوز کے حکمران طبقے نے یونان کے علاقے کورنتھ کے رہنے والے تمولین سے رابطہ قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

تمولین ان دنوں اپنے گھر میں گوشہ گیری کی زندگی بسر کر رہا تھا اس لئے کہ اسکا ایک چھوٹا بھائی تھا جس نے بے راہ روی اختیار کرلی تھی وہ کورنتھ کے علاقے میں لوٹ مار اور قتل و راہزنی کرنے لگا تھا تمولین چونکہ کورنتھ کے علاقوں کے بڑے سرداروں میں شامل تھا لہٰذا لوگوں نے اسے طعنہ دیا کہ تمہارا خاندان جو قوم پرست یونانی ہونے کا دعوی کرتا ہے اس کے ایک فرد نے کورنتھ کے علاقے میں تباہی و بربادی مچا رکھی ہے تمولین اپنے چھوٹے بھائی کو یہ لوٹ مار تباہ و بربادی اور قتل و غارت کا سلسلہ فوراً" بند کرنے کو کہا جب اس کے بھائی نے اس کی بات نہ مانی تو تمولین نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا تمولین اب اپنے بھائی کے قتل کے بعد بڑا شرمندہ اور غمگین ہوا لہٰذا اس نے ہر چیز میں دلچسپی لینی ترک کر دی اور اپنے گھر میں گوشہ گیری کی زندگی بسر کرنے لگا تھا۔

سیراکیوز کا وفد کورنتھ آیا اور تمولین سے ملا اسے اونچ نیچ سمجھائی کہ اس کا خاندان شروع دن سے یونان سے محبت کرنے والا ہے اور جب کبھی یونان پر مصیبت اور تکلیف کے لمحات آئے اس کے خاندان نے ہمیشہ یونانیوں کی مدد کی ہے اس طرح کی گفتگو کر کے سیراکیوز کے وفد نے تمولین کو بتایا کہ سسلی میں سیراکیوز نام کی جو یونانیوں کی سلطنت ہے اس ڈیوناسیوس کے مرنے کے بعد خطرات ہی خطرات درپیش ہیں اور اگر تمولین نے سیراکیوز کا حکمران بننا پسند نہ کیا تو ایک دن ایسا آئے گا کہ کنعانیوں کی طاقت بڑھتی چلی جائے گی اور وہ سسلی سے سارے یونانیوں کو یا تو قتل کر دیں گے یا انہیں سسلی چھوڑ کر واپس یونان آنے پر مجبور کر دیں گے لہٰذا تمولین کا فرض بنتا ہے کہ وہ سیراکیوز جائے وہاں کی حکمرانی قبول کرے اور کنعانیوں کے مقابلے میں وہاں کے لشکر کو ترتیب دے۔

چند دن کی سوچ بچار کے بعد تمولین نے سیراکیوز کے وفد کی اس پیشکش کو قبول کرلیا اور ان کے ساتھ جا کر سیراکیوز کی حکمرانی اور وہاں کے لشکر کو از سر نو ترتیب کرنے کی پیشکش کو قبول کرلیا یہ وفد تمولین کو سیراکیوز لایا اور اسے سیراکیوز کے تاج و تخت کا مالک بنا دیا تمولین بنیادی طور پر ایک انتہائی جنگجو سورما اور دلیر انسان تھا سیراکیوز کا حکمران بنتے ہی اس نے بھرتی کا کام شروع کیا دن بدن اپنے لشکر کو وہ تربیت دینے کے ساتھ ساتھ اس کی تعداد بھی بڑھانے لگا تھا اس طرح چند ہی سال کی انتھک محنت و مشقت کے بعد اس نے سیراکیوز میں ایک بہت بڑا اور خوب اچھی طرح مسلح اور بہتر تربیت یافتہ لشکر تیار کرلیا تھا پھر اس لشکر کو لے کر وہ نکلا تاکہ کنعانیوں پر حملہ آور ہو اور انہیں جزیرہ سسلی سے نکل جانے پر مجبور کر دے۔

کنعانی بنیادی طور پر تجارت پیشہ لوگ تھے دنیا کے سارے ممالک میں ان کے بحری جہاز سرگرداں رہتے تھے اور مال کا لین دین کر کے خوب دولت کماتے تھے اس دور میں سب سے زیادہ اور بڑے تجارتی بیڑے کنعانی ہی کے پاس تھے۔ سسلی میں بھی کنعانیوں کا دارومدار زیادہ تر تجارت پر ہی منحصر تھا وہ کچھ مال اپنے مرکزی شہر قرطاجنہ سے منگواتے اور اس کے جواب میں اٹلی سارڈینیا کارسیکا اور دیگر قریبی جزائر سے مال کے بدلے مال کی تجارت کرتے ہوئے خوب پیسہ کماتے تھے اور منافع کی بھاری رقوم اپنی مرکزی شہر قرطاجنہ کو روانہ کیا کرتے تھے سیراکیوز کے ساتھ بیس سال کا امن معاہدہ ہو جانے کے بعد وہ بڑے انہماک بڑی توجہ کے ساتھ اپنی تجارتی لین دین میں لگ گئے تھے ڈیوناسیوس کی موت کے بعد ان کو کچھ حوصلہ ہوا تھا کہ اب سیراکیوز کے ساتھ ان کی جنگیں ختم ہو جائیں گی اس لئے کہ ماضی میں ڈیوناسیوس ہی ان پر جنگیں مسلط کرتا رہا تھا لہٰذا وہ اپنے تجارت کے شعبے میں پوری طرح منہمک تھے لیکن جب انہیں خبر ہوئی کہ سیراکیوز کا نیا حکمران تمولین ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ مغرب کی طرف بڑھ رہا ہے تاکہ کنعانیوں کو سسلی سے نکال باہر کرے تو کنعانی یہ خبر سن کر فوراً" سنبھلے جلدی میں انہوں نے ایک لشکر تیار کیا اور اس سمت پیش قدمی کی جس سمت سے تمولین اپنے لشکر کے ساتھ بڑھ رہا تھا کنعانیوں کا یہ ارادہ تھا کہ تمولین کو اس کے لشکر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کے ساتھ اپنے علاقوں سے باہر ہی روک کر جنگ کی ابتدا کریں تاکہ ان کے اپنے علاقوں کا نقصان نہ ہو بہرحال دونوں لشکر بڑی برق رفتاری سے ایک دوسرے کی طرف بڑھنے لگے تھے۔

تمولین کی خوش قسمتی کہ جب وہ اپنے لشکر کے ساتھ تیزی سے مغرب کی سمت پیش قدمی کرتے ہوئے دریائے کرانمس کے قریب آیا تو اس نے دیکھا دریا کے دوسرے کنارے کنعانیوں کا لشکر بھی نمودار ہوا تھا اس لشکر کے آگے کنعانیوں کے بہترین دس ہزار مسلح سوار تھے جو بڑی ترتیب کے ساتھ آگے بڑھتے چلے آ رہے تھے اس وقت آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے تھے فضاؤں میں ہلکی ہلکی دھند پھیلی ہوئی تھی پھر جس وقت کنعانیوں کا لشکر دریائے کرانمس کے کنارے آیا تو موسلا دھار بارش شروع ہو گئی اور ساتھ ہی بڑے بڑے اولے بھی پڑنے لگے کنعانیوں نے یہ فیصلہ کیا کہ فوراً" دریا کو عبور کر کے دوسرے کنارے پر کسی کوہستانی سلسلے کی پناہ گاہ میں اپنے لشکر کو محفوظ کرنا چاہیے کنعانیوں کو یہ خبر نہ تھی کہ دریا کے دوسرے کنارے کوہستانی سلسلے کی ایک گھات میں تمولین اپنے لشکر کے ساتھ ان ہی کی تاک میں بیٹھا ہوا ہے تھوڑی دیر تک اولوں کا سلسلہ تو بند ہو گیا تاہم بارش اسی طرح تیز رفتاری سے جاری رہی کنعانیوں نے کچھ اطمینان محسوس کیا کہ ژالہ باری بند ہو گئی ہے لہٰذا بارش کو نظرانداز کرتے ہوئے انہوں نے دریا پار کر کے کہیں پناہ لینے کے بجائے دشمن کی طرف پیش قدمی کرنے کا فیصلہ کیا لہٰذا سب سے پہلے ان کے دس ہزار مسلح سوار دریا میں اترے۔

گزشتہ کئی ماہ سے ان علاقوں میں چونکہ بارش نہ ہوئی تھی لہٰذا دریا کا پانی خوب اترا ہوا تھا اور زیادہ سے زیادہ پانی گھوڑوں کے گھٹنوں تک تھا لہٰذا کنعانی بڑی بے فکری سے دریا عبور کرنے لگے دس ہزار سواروں کے پیچھے پیچھے ان کے پیدل دستے بھی دریا میں داخل ہو گئے یہ صورت دیکھتے ہوئے دوسری تمولین نے اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ اس نے اپنے پاس رکھا دوسرا حصہ ایک دوسرے جرنیل کی کمانداری میں دیتے ہوئے اسے حکم دیا کہ وہ اس وقت کنعانیوں پر زوردار حملہ کر دے جب ان کے اگلے دس ہزار سوار دریا سے نکل کر کنارے پر چڑھنے کی کوششیں کر رہے ہوں پس تمولین کے اس سردار نے ایسا ہی کیا جب دس ہزار کنعانی دریا سے نکل کر ساحل پر آنے لگے تو تمولین کے جرنیل نے ان پر جان لیوا حملہ کر دیا بارش اسی طرح جاری تھی اور کنعانیوں کی بدقسمتی کہ اس بارش کا فائدہ بھی سیراکیوز کے لشکر کو ہو رہا تھا وہ اس طرح کہ بارش کا رخ مشرق کی طرف سے تھا تیز بارش کی تیز پھوہار کنعانیوں کی آنکھوں میں اور سیراکیوز والوں کی پیٹھ پر پڑتی تھیں لہٰذا اس طرح سے یہ بارش بھی کنعانیوں ہی کیلئے نقصان دہ تھی تمولین کے جرنیل نے اپنی طرف سے خوفناک حملہ کنعانیوں پر کیا تھا لیکن کنعانیوں کے ان دس ہزار سواروں نے جوابی حملہ کرتے ہوئے تمولین کے اس جرنیل کو اپنے لشکر سمیت بری طرح پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔

تمولین نے جب دیکھا کے اس کا جرنیل کنعانیوں کے مقابلے میں بری طرح پسپا ہوا تو وہ اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ نمودار ہوا اور وہ بھی کنعانیوں پر ٹوٹ پڑا اس طرح سیراکیوز کا پورے کا پورا لشکر دریا پار کرنے والے کنعانیوں کے دس ہزار سواروں پر حملہ آور ہو گیا تھا اب صورت حال یہ تھی کہ خشکی پر تمولین اپنے بہت بڑے لشکر کے ساتھ پورے ساحل کو گھیرے ہوئے تھا جب کہ کنعانیوں کے دس ہزار سواروں میں پانچ ہزار تو خشکی پر اور پانچ ہزار پانی کے اندر دشمن کے ساتھ جنگ کر رہے تھے تھوڑی دیر کی جنگ کے بعد کنعانیوں نے تمولین کے متحدہ لشکر کو بھی پسپا کرنا شروع کر دیا تھا عنقریب تھا کہ تمولین کے لشکر کو کنعانیوں کے ہاتھوں بدترین اور ذلت آمیز شکست اٹھانا پڑتی لیکن کنعانوین کی دوسری بدقسمتی یہ کہ موسلا دھار اور تیز بارشوں کے باعث قریبی کوہستانی سلسلوں سے بڑی تیز رفتاری کے ساتھ پانی کے ریلے دریا کرانمس میں آنا شروع ہو گئے اور آناً" فاناً" دریا کا پانی چڑھنا شروع ہو گیا اور اس نے ایک سیلاب کی صورت اختیار کر لی یہ صورت حال دیکھتے ہوئے تمولین نے اپنے حملوں میں تیزی پیدا کر لی تھی اور کنعانیوں کو وہ موقع نہ فراہم کر رہا تھا کہ وہ ساحل پر چڑھ آئیں۔

پانی کے تیز ریلے جو خوفناک سیلاب کی صورت اختیار کر گئے تھے اس نے کنعانیوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا کنعانیوں کے لشکر کا اکثر حصہ دریا کے سیلاب میں بہہ کر اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھا بہت کم سوار دریا کی سرکش لہروں کو پار کرتے ہوئے دوسرے کنارے پر جانے میں کامیاب ہو گئے تھے اس پہلی جنگ میں ہی تمولین کو احساس ہو گیا تھا کہ کنعانیوں کو اپنے سامنے زیر کرنا اور اپنا جزیرہ سے نکالنا اتنا آسان نہیں جتنا اس نے خیال کر لیا تھا۔ لہٰذا اس نے اپنے دل میں یہ عہد کیا کہ آئندہ اپنے آپکو کنعانیوں کے ساتھ کبھی جنگوں میں نہ الجھائے گا اس نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ ان کنعانیوں کے ساتھ ایسا معاہدہ ہو جانا چاہیے جو کم از کم سیراکیوز والوں کیلئے بھی باعث عزت ہو لہٰذا دریا کی سیلابی اور طوفانی کیفیت جب ختم ہوئی تو اس نے کنعانیوں سے رابطہ قائم کیا تمولین کو یہ بھی خطرہ تھا کہ اگر اس نے کنعانیوں کے ساتھ معاہدہ نہ کیا تو کنعانی واپس جا کر پھر جنگ کی تیاری کریں گے اور اس کے مقابلے میں ایک ایسا لشکر لے کر آئیں گے جو تمولین کی بدترین شکست کا باعث بن جائے گا لہٰذا تمولین نے ہر صورت میں کنعانیوں کے ساتھ صلح کا معاہدہ کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔

اس نیت کے لئے تمولین نے کنعانیوں سے رابطہ قائم کیا اور یہ معاہدہ طے پایا کہ سسلی میں اس وقت جو علاقے کنعانیوں کے قبضے میں ہیں اور اپنے آپ کو ان ہی تک محدود رکھیں گے اور جو علاقے سیراکیوز کے پاس ہیں سیراکیوز اپنے آپ کو ان ہی علاقے تک محدود رکھے گا اور دونوں میں سے کوئی بھی آنے والے دور میں ایک دوسرے کے علاقوں پر حملہ آور ہونے کی کوششیں نہ کرے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کا کنعانیوں نے اس معاہدے کو قبول کرلیا اور وقتی طور پر پھر دونوں اقوام کے درمیان صلح کی فضا قائم ہوگئی تھی۔

اس کے بعد تمولین نے سیراکیوز کے حکمران کی حیثیت سے کنعانیوں کے خلاف کسی جنگ کی ابتداء نہ کی وہ جانتا تھا کہ ایسی کوئی دوسری جنگ کنعانیوں کے ساتھ ہوئی تو اس کی اپنی حکمرانی کے ساتھ ساتھ سیراکیوز بھی تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا لہٰذا اس نے بیس سال تک پر امن انداز میں سیراکیوز میں حکمرانی کی اس دوران کنعانیوں کی طرف سے بھی صلح کے معاہدے کی کوئی خلاف ورزی نہ کی گئی تھی لیکن بیس سال کے اس عرصے کے بعد سیراکیوز میں پھر ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا وہ اسطرح کہ تمولین اپنی طبعی موت مرگیا اور اس کی جگہ ایک انتہائی جابر اور ظالم شخص کے نام جس کا اگاتھل تھا وہ سیراکیوز کا حکمران بنا تخت نشین ہوتے ہی اگاتھل نے اپنی فوجی تیاریوں کو عروج پر پہنچا دیا جگہ جگہ اس نے لشکریوں کی تربیت گاہیں کھول دیں ہر شہر میں بھرتی شروع کی اور ایک بہت بڑا لشکر تیار کرنے کے بعد اس نے آہستہ آہستہ کنعانیوں کے سرحدی علاقوں پر یلغار کرنا شروع کر دی تھی۔

دوسری طرف کنعانی بھی یونانیوں کی اس بدعہدی کی بو کو سونگھ گئے تھے لہٰذا انہوں نے بھی افریقہ میں اپنے مرکزی شہر قرطاجنہ کو اطلاع کر دی کہ سسلی کے اندر یونانی پھر کوئی طوفان کھڑا کرنا چاہتے ہیں لہٰذا ان کی مدد کیلئے قرطاجنہ سے کوئی لشکر روانہ کیا جائے اس بار افریقہ میں کنعانیوں کا بادشاہ حملکو خود حرکت میں آیا ایک لشکر جلدی میں تیار کر کے اس نے اپنے بحری بیڑے میں سوار کیا اور سسلی کی طرف روانہ ہوا۔ سسلی پہنچ کر حملکو نے سسلی میں پہلے سے کنعانیوں کا جو لشکر موجود تھا اسے اپنے ساتھ ملا کر اس نے دونوں لشکر کو ایک متحدہ لشکر کی صورت میں متحد اور منظم کرنا شروع کیا دوسری اگاتھل کو جب یہ خبر آئی کہ کنعانیوں کا حکمران خود ایک لشکر کے ساتھ سسلی پہنچ چکا ہے تو وہ اس کے ساتھ فیصلہ کن معرکہ آرائی کے لئے اپنے لشکر کے ساتھ سسلی میں کنعانیوں کے علاقوں کی طرف بڑھا تھا۔

کنعانیوں کی طرف پیش قدمی کرنے سے قبل اگاتھل نے اپنے کچھ قاصد یونان کی طرف بھجوا دیئے تھے تاکہ اگر جنگ طویل ہو جائے تو اسے کمک و رسد کا سامان ملتا رہے دوسرا فیصلہ اگاتھل نے یہ کیا کہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ دریا حیرا کی طرف بڑھا تھا اس کا خیال تھا کہ تمولین نے بیس سال پہلے دریا کرامسس کی سیلابی کیفیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کنعانیوں کو نقصان پہنچایا تھا اسی طرح وہ بھی دریا حمیرا کے کنارے کنعانیوں کو نقصان پہنچانے میں کامیاب رہے گا اپنے لشکر کے ساتھ تیزی سے پیش قدمی کرتا ہوا اگاتھل جب دریا حمیرا کے کنارے کے قریب پہنچا تو اس نے دیکھا کنعانیوں کا حکمران حملکو اس سے پہلے ہی دریا حمیرا کو عبور کرنے کے بعد ساحل کے ساتھ ساتھ اپنے لشکر کا پڑاؤ کیے ہوئے تھا۔

دریائے حمیرا کے کنارے کنعانیوں اور یونانیوں کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی یونانیوں کے حکمران اگاتھل کا خیال تھا کہ وہ بہت جلد کنعانیوں کو پسپا کرنے میں کامیاب ہو جائے گا لیکن اس بار حالات پہلے کی نسبت مختلف تھے کنعانیوں کا بادشاہ حملکو خود ان کے اندر موجود تھا اور وہ ایک نہایت دانشمند اور ہر دل عزیز شخص تھا پہلے ہی حملے میں وہ کچھ اس خوفناک طریقے سے حملہ آور ہوا کہ اس نے یونان کے قدم اکھاڑ کر رکھ دیئے اس حملے کی سختی اور خونخواری سے بچنے کے لئے یونانی ادھر ادھر ہٹنے لگے اور ان کی صفوں کے اندر ابتری پھیلتی چلی گئی مزید یہ کہ وہ گرمی کے عروج کا موسم تھا اور اس وقت دوپہر تھی اور سورج پوری قوت سے سر پر چمک چلا رہا تھا جنگ کی بھٹی جب اپنے عروج پر پہنچی اور کنعانیوں نے یونانیوں کا قتل عام شروع کر دیا تو یونانی جو شدت کی پیاس محسوس کر رہے تھے وہ دائیں بائیں طرف ہٹتے ہوئے دریا کی طرف بھاگے لیکن دریا کا پانی کھارا تھا جس جس نے بھی دریائے حمیرا کا پانی پیا وہ موت کی نظر ہو گیا لشکر کے باقی حصے کی اکثریت کنعانیوں کے بادشاہ حملکو نے کاٹ کر رکھ دیا تھا اس طرح دریائے حمیرا کے کنارے یونانیوں کو بدترین شکست ہوئی اور اپنے بچے لشکر کے ساتھ اگاتھل بھاگ کر اپنے مرکزی شہر سیراکیوز کی طرف چلا گیا تھا اس موقع پر کنعانیوں کا حکمران حملکو اگر چاہتا تو بڑی خون خواری سے اگاتھل کا تعاقب کرتے ہوئے اس کے مرکزی شہر سیراکیوز تک پہنچتا اور اگر وہ سیراکیوز کا محاصرہ کر کے ایک نئی جنگ کی ابتدا کرتا تو اس کی راہ میں کوئی ایسی قوت نہ تھی جو اسے سیراکیوز پر قبضہ کرنے سے روک سکتی لیکن یہ حملکو نرم دل کا نرم شخص تھا اس نے اپنے لشکر کے ساتھ بھاگتے ہوئے اگاتھل کا تعاقب نہیں کیا بلکہ اسے اپنے مرکزی شہر سیراکیوز کی طرف بھاگ جانے دیا خود کنعانیوں کا بادشاہ حملکوں سسلی کے لوگوں کی خیر خواہی میں مصروف ہو گیا وہ اس طرح کہ جنگ کے دوران جن کنعانیوں کا نقصان ہوا تھا وہ ان کی تلافی کرنے لگا یہاں تک کہ اس نے اپنی نرم دلی کی بنا پر کنعانیوں کے ساتھ ساتھ بہت سے یونانیوں کو بھی نوازا جو کنعانیوں کے سرحدی علاقوں پر آباد تھے اس طرح سسلی میں کنعانیوں کے علاوہ حملکو یونانیوں میں بھی ہر دل عزیز ہونے لگا تھا۔

دوسری طرف اگاتھل جب شکست کھانے کے بعد سیراکیوز پہنچا تو اس نے دیکھا یونان سے اس کیلئے رسد اور کمک بڑی تیزی سے پہنچنا شروع ہو گئی تھی اب اگاتھل نے کنعانیوں سے اپنی شکست کا خوفناک انتقام لینے کا ارادہ کیا جو لوگ اس کی خاطر جنگ میں حصہ لینے کے لئے یونان سے آرہے تھے انہیں اس نے منظم کرنے کے ساتھ ساتھ سسلی کے یونانیوں کو بھی فوج میں بھرتی کرنا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

شروع کیا نقدی اناج اور دوسری اشیا کی صورت میں اسے یونان سے برابر امداد مل رہی تھی لہٰذا جلد ہی اس نے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا اور اس نے ارادہ کیا کہ کنعانیوں کے بادشاہ حملکو کو سسلی میں ہی رہنے دے اور وہ خود اپنے بحری بیڑے کو حرکت میں لا کر افریقہ کی طرف جائے اور وہاں کنعانیوں کی مرکزی سلطنت پر حملہ آور ہو کر انہیں برابر شکستیں دے کر ان کے مرکزی شہر قرطاجنہ پر قبضہ کر لے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اگاتھل نے اپنی پسند کے آدمیوں کی ایک کونسل مقرر کی تاکہ اس کی غیر موجودگی میں وہ سیراکیوز کی سلطنت کے کام چلاتے رہیں خود اس نے اپنے بیٹے آرکاتھیوس کو اپنے ساتھ لیا اور اپنے بحری بیڑے کے ساتھ وہ برق رفتاری سے افریقی ساحل کی طرف بڑھا تھا اگاتھل کی خوش قسمتی کہ افریقہ کی طرف سفر کرتے ہوئے راستے میں سمندر میں اسے کئی جہاز دکھائی دیئے یہ جہاز کنعانیوں کے تھے جو اناج لے کر افریقہ کی طرف جا رہے تھے اگاتھل اپنے بحری بیڑے کے ساتھ ان جہازوں پر حملہ آور ہوا اور ان پر قبضہ کرنے کے بعد پھر اس نے تیزی کے ساتھ افریقی ساحل کی طرف پیش قدمی شروع کر دی تھی۔

افریقی ساحل پر پہنچ کر اگاتھل نے اپنے بحری بیڑے کو ایک محفوظ اور تنگ آبنائے میں لنگر انداز کر دیا پھر اس نے اپنے لشکر کے ساتھ اس آبنائے سے قریبی بستیوں اور شہروں پر حملہ آور ہونا شروع کر دیا تھا جلد ہی اگاتھل نے سب سے پہلے یہ کامیابی حاصل کی کہ کنعانیوں کے ساحلی شہروں اور بستیوں کی لوٹ مار کرنے کے ساتھ ساتھ وہاں سے گھوڑوں کا بھی انتظام کر لیا اس طرح اس نے اپنے پیدل لشکر کو مسلح سواروں میں تبدیل کر دیا تھا ایسا ہونے کے بعد ان کی پیش قدمی اور اس کی یلغار میں اور اضافہ ہو گیا تھا اور وہ بڑی تیزی سے ایک بستی کے بعد دوسری بستی اور ایک شہر کے بعد دوسرے شہر پر حملہ آور ہو کر اور اس پر قبضہ کرتے ہوئے افریقہ میں اپنی پوزیشن کو خوب مستحکم اور مضبوط کرتا چلا جا رہا تھا۔

کنعانیوں کے بادشاہ حملکو چونکہ اس وقت سسلی میں مصروف عمل تھا اس کے بعد افریقہ میں جو حکمران طبقہ تھا اسے جب خبر ہوئی کہ سیراکیوز کے حکمران نے ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ افریقی ساحل پر حملہ آور ہوتے ہوئے ان کی بستیوں اور شہروں کو پامال کرنا شروع کر دیا ہے تو وہ بڑے فکر مند ہوئے اگاتھل کے اس حملے سے انہوں نے یہ اندازہ لگایا کہ سسلی میں ان کے بادشاہ حملکو کو بدترین شکست ہوئی ہے جس کی بنا پر یہ اگاتھل سسلی سے نکل کر اب ان کی مرکزی حکومت پر حملہ آور ہو گیا ہے کوئی قدم اٹھانے سے پہلے انہوں نے انتظار کیا کہ دیکھیں سسلی سے کیا خبر ملتی ہے اس دوران کچھ قاصد سسلی سے آئے اور انہوں نے اطلاع دی کہ حملکو ابھی زندہ ہے بلکہ اس نے ایک جنگ میں اگاتھل کو بدترین شکست دی ہے اور شکست کا انتقام لینے کے لئے اگاتھل نے افریقی ساحل پر حملہ کر دیا ہے۔

اس دوران سسلی میں کنعانیوں کے بادشاہ حملکو کو بھی خبر ہو گئی تھی کہ سیراکیوز کا بادشاہ اگاتھل ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ افریقہ پر حملہ آور ہو گیا ہے لہٰذا وہ اپنے لشکر کو حرکت میں لایا اور سسلی میں یونانیوں کے مرکزی شہر سیراکیوز کی طرف بڑھا اسکا خیال تھا کہ سیراکیوز میں اس وقت کوئی لشکر نہیں ہوگا بلکہ اپنے سارے لشکر کو لے کر اگاتھل افریقہ کی طرف روانہ ہو چکا تھا لیکن یہ اس کی غلط فہمی تھی اس لئے کہ اگاتھل نے اپنے لشکر میں خوب اضافہ کر رکھا تھا آدھے لشکر کو لے کر وہ افریقہ کی طرف بڑھا تو سیراکیوز میں جو یونانیوں کا لشکر تھا اس نے شہر سے باہر نکل کر حملکو کا مقابلہ کیا۔

سیراکیوز سے باہر ایک خوفناک جنگ ہوئی اس جنگ میں قریب تھا کہ حملکو کے مقابلے میں یونانیوں کو بدترین شکست کا سامنا کرنا پڑتا کہ بدقسمتی سے اس جنگ میں ان کا بادشاہ حملکو تیروں سے چھلنی ہو کر اپنے گھوڑے سے گر پڑا اور مر گیا جنگ میں حملکو کے کام آتے ہی کنعانیوں کے اندر ایک بددلی سی پھیل گئی اور لشکر کے چھوٹے سرداروں نے اپنے لشکر کو پیچھے ہٹاتے ہوئے پسپا ہونا شروع کر دیا تھا سیراکیوز کے لشکر نے ان کا تعاقب نہیں کیا بلکہ وہ سیراکیوز شہر میں داخل ہو کر محصور ہو گیا تھا جبکہ کنعانی اپنے لشکر کو سمیٹتے ہوئے اپنے علاقوں کی طرف چلے گئے تھے اور اپنی صورت حال کو مضبوط کرنے لگے تھے۔

دوسری طرف حملکو کے مارے جانے کی خبر جب افریقہ میں کنعانیوں کے مرکزی شہر قرطاجنہ پہنچی تو لوگوں میں غم اور دکھ کے باعث ماتم کی صفیں بچھ گئیں حملکو لوگوں کے اندر بڑا ہر دل عزیز تھا اور پھر دوسری بات یہ کہ اس وقت اگاتھل بڑی تیزی سے ایک شہر سے دوسرے شہر کو چھینتا چلا جا رہا تھا اس موقع پر حملکو کی موت نے کنعانیوں کو ایک طرح سے غم اور دکھ میں لپیٹ کر رکھ دیا گیا بظاہر ایسا ہی دکھائی دینے لگا تھا کہ اگاتھل افریقہ میں کنعانیوں کی پوری سلطنت کو تباہ و برباد کرنے کے بعد ان کے مرکزی شہر قرطاجنہ پر قبضہ کر لے گا اس لئے کہ حملکو کے مرنے کے بعد کوئی ایسی شخصیتیں نہ تھی جو لوگوں کی توجہ کا مرکز بن کر سامنے آتی اور اگاتھل کا مقابلہ کر سکتی۔

کنعانیوں کی اس بدترین صورت حال میں ایک شخص کنعانیوں کا نجات دہندہ بن کر آگے بڑھا اس شخص کا نام بوملکر تھا اور یہ کنعانیوں کا ایک بہترین اور جرت مند اور دلیر جرنیل تھا اس نے جب دیکھا کہ سیراکیوز کا حکمران اگاتھل افریقی ساحل پر حملہ کرنے کے بعد ان کے شہروں اور قصبوں کو بڑی تیزی سے برباد کر کے اور ان کی لوٹ مار کر کے ان کے مرکزی شہر قرطاجنہ کی طرف پیش قدمی کر رہا ہے تو اس نے بڑی تیزی کے ساتھ قرطاجنہ شہر میں جو کنعانیوں کا لشکر تھا اسے مضبوط اور مربوط

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کرنا شروع کیا اور اس کام کو جلد ہی اس نے تکمیل تک پہنچا دیا۔

جب تک بوملکر قرطاجنہ میں اپنے لشکر کو ترتیب دیتا رہا اس وقت تک اگاتھل افریقہ کے کنعانیوں کے دوسرے بڑے شہر یو تیکا پر حملہ آور ہو کر اسے فتح کر چکا تھا یو تیکا کنعانیوں کا ایک اہم شہر تھا اور ان کے مرکزی شہر قرطاجنہ کے بعد یہ سب سے زیادہ بڑا اور اہمیت کا شہر تھا اس لئے کہ اناج اور دوسرے سامان کی بہت بڑی منڈی کے علاوہ صنعت و حرفت کا مرکز بھی تھا کنعانیوں نے جب دیکھا کہ ان کا جرنیل بوملکر اس آڑے وقت میں ان کی مدد کر سکتا ہے تو انہوں نے بوملکر کو اپنا بادشاہ بنا لیا اس سے بوملکر کے حوصلے اور بڑھ گئے اور وہ اپنے لشکر کے ساتھ کنعانیوں کے بادشاہ کی حیثیت سے نکلا تاکہ کھلے میدانوں میں اگاتھل کا مقابلہ کر کے کنعانی شہروں کو اس کی تباہی و بربادی سے محفوظ کر دے۔

کھلے میدانوں میں کنعانیوں کا نیا بادشاہ بوملکر اور سیراکیوز کا بادشاہ اگاتھل اپنے لشکر کے ساتھ سامنے آئے اور جنگ کی ابتدا ہوئی اگاتھل کی نسبت کنعانیوں کا بادشاہ بوملکر ایک زیادہ دانشمند اور دور اندیش جرنیل تھا اس نے کچھ ایسے ہی انداز میں اپنے لشکر کو ترتیب دیتے ہوئے جنگ کی ابتدا کی کہ اگاتھل بوکھلا کر رہ گیا وہ زیادہ دیر تک اس جنگ میں بوملکر کے حملوں کا مقابلہ نہ کر سکا اور پسپا ہوا یہ پہلی بدترین شکست تھی جو بوملکر کے ہاتھوں افریقی ساحل پر اگاتھل کو ہوئی۔

اسی دوران سیراکیوز سے کچھ قاصد اگاتھل کے پاس آئے اور اسے اطلاع دی کہ سیراکیوز کے حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں اور اگر وہ فوراً سیراکیوز نہ پہنچا تو خطرہ ہے کہ وہاں پر کچھ لوگ بغاوت کر کے اسے حکمرانی سے محروم کر دیں گے اگاتھل نے اپنے بیٹے آرکاتھیوس سے مشورہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ آرکاتھیوس اپنے لشکر کو مستحکم کر کے افریقی ساحل پر کنعانیوں کے بادشاہ بوملکر کے ساتھ جنگوں کا سلسلہ جاری رکھے جبکہ اگاتھل کسی کو بتائے بغیر سیراکیوز کی طرف روانہ ہو جائے گا تاکہ وہاں کے حالات درست کر سکے اور وہاں بغاوت نہ ہونے دے اگاتھل کے بیٹے آرکاتھیوس نے اپنے باپ کی اس تجویز سے اتفاق کیا لہٰذا اگاتھل چپکے سے کسی کو بتائے بغیر چھوٹی سی ایک کشتی میں سیراکیوز کی طرف روانہ ہو گیا جبکہ اسکا بیٹا آرکاتھیوس بوملکر کا مقابلہ کرنے کے لئے پھر اپنی قوت کو مجتمع کرنے لگا تھا۔

اپنے لشکر کو چند دن سستانے اور آرام کرنے کا موقع فراہم کرنے کے بعد کنعانیوں کا بادشاہ بوملکر پھر حرکت میں آیا اور "بڑی تیزی سے وہ آرکاتھیوس کی طرف بڑھا تاکہ اس کے ساتھ دوسری بار معرکہ آرائی کرے یہ جنگ یو تیکا شہر سے باہر ہوئی اور ہولناک جنگ تھی جو کنعانیوں اور یونانیوں کے درمیان لڑی گئی تھی اس جنگ میں بھی بوملکر نے اگاتھل کے بیٹے آرکاتھیوس کو ہلا کر رکھ دیا"

پہلے ہی حملے میں اس نے چار ہزار یونانیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جو اگلی صفوں میں جنگ کر رہے تھے اس کا پچھلی صفوں پر خاطر خواہ اثر ہوا اور بے چینی سی پھیلنے لگی بوملکر نے اس موقع سے پورا فائدہ اٹھایا اور اپنے حملوں میں تیزی پیدا کر دی اور دشمن کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا آرکاتھیوس نے جب دیکھا کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے بوملکر کے ہاتھوں شکست سے نہیں بچا سکتی تو وہ اس آبنائے کی طرف بھاگا جہاں ان کے بحری جہاز کھڑے ہوئے تھے اپنے چند اعتبار کے ساتھیوں کو لیکر وہ ایک کشتی میں بیٹھا اور سسلی کی طرف بھاگ گیا جب کہ اس کے لشکر پر حملہ آور ہو کر بوملکر نے اسے پوری طرح تباہ و برباد کر کے رکھ دیا تھا یوں بوملکر کنعانیوں کے لئے ایک نجات دہندہ بن کر اٹھا یونانیوں کو اس نے بدترین شکست دی اور باعزت طور پر وہ کنعانیوں کا حکمران بن کر ان پر حکومت کرنے لگا۔ دوسری طرف سیراکیوز کے حالات خراب ہونے کے باعث اگاتھل افریقہ سے سیراکیوز چلا گیا تھا یہ شخص انتہائی چالاک اور عیار تھا اپنی اسی چالاکی سے کام لیتے ہوئے جلد ہی سیراکیوز میں بگڑتے ہوئے حالات پر قابو پالیا اور وہاں پر اپنی حکومت ایک بار پھر مستحکم کر لی تاہم اسے پھر کبھی کنعانیوں کے ساتھ ٹکرانے یا جنگ کی ابتدا کرنے کی جرات نہ ہوئی۔

○

رومنوں سے متعلق ہم نے یہاں تک پہلے ہی پڑھ لیا تھا کہ ان کے بادشاہ سرویوس کو خود اس کی بیٹی طولیہ اور اس کے داماد لیوکس نے ایک گہری سازش کے تحت قتل کر دیا تھا سرویوس کے قتل کے بعد اس کا داماد لیوکس رومنوں کا بادشاہ زبردستی بن گیا تھا یہ شخص انتہائی جابر انتہا درجے کا ظالم اور پرلے درجے کا بے رحم انسان تھا حکمران طبقے میں سے جس جس سے متعلق بھی اسے خدشہ ہوا کہ آنے والے دور میں یہ اس کے لئے خطرہ بن سکتا ہے اسے اس نے قتل کرا دیا نچلے طبقے کو اس نے ہر وقت کام میں مصروف رکھنے کا فیصلہ کیا تاکہ اس کے خلاف کوئی سازش نہ ہو جبکہ اونچے طبقے کے امراء کو اس نے حکم دیا کہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنی دولت کا حصہ حکومت کے پاس جمع کرا دیں تاکہ حکومت ان کی فلاح و بہبود کا کوئی کام شروع کر سکے ساتھ ہی اس نے یہ بھی حکم دیا کہ جو لوگ اپنی دولت حکومت کے پاس جمع نہیں کرانا چاہتے وہ رومنوں کی سرزمین سے نکل کر کہیں اور جا کر آباد ہو جائیں لیوکس کا یہ حکم پا کر بہت سے امراء نے فیصلہ کر لیا کہ اپنی بے شمار دولت کو بچاتے ہوئے وہ کسی اور سرزمین کی طرف چلے جاتے ہیں لہٰذا جب وہ اپنی اپنی حویلیوں سے نکلے کہ کہیں اور چلے جائیں تو لیوکس نے ان کے پیچھے اپنے مسلح آدمی لگا دیئے اور جب وہ اپنے اپنے شہروں اور قصبوں سے نکل کر جانے لگے تو ان مسلح افراد نے ان پر حملہ کر کے ان کا قتل عام کر دیا اور ان کی ساری دولت لوٹ کر لیوکس کے سامنے پیش کر دی اسی طرح لیوکس نے نہ صرف ذاتی خزانے میں بلکہ حکومت کے خزانے میں بھی بے پناہ اضافہ کر دیا تھا لوگوں کے غضب سے بچنے اور ان کی ہمدردی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

حاصل کرنے کیلئے اس نے فلاح و بہبود کے کچھ کام بھی کرنے شروع کئے اس نے کو ہستانی کیپٹولن کے اوپر زیوس دیوتا کا ایک بہت بڑا مندر تعمیر کیا اس کی آرائش اور اس کی تزئین میں بڑی بڑی رقوم خرچ کیں اور ایسا اس نے اس لئے کیا کہ لوگ اس کے کاموں سے متاثر ہو کر اس سے نفرت کرنا ترک کر دیں۔

یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی حالات لیوکس کے حق میں نہ ہوئے اور پھر اس کی بدبختی کی ابتدا کے کام شروع ہو گئے پہلا واقعہ کچھ یوں پیش آیا کہ اٹلی میں سیبل نام کی ایک ایسی عورت رہتی تھی جو ستارہ شناسی اور علم نجوم میں اپنا ثانی اور جواب نہ رکھتی تھی اس عورت نے رومن قوم کے مستقبل پر اپنی پیش گوئیوں پر مشتمل ایک کتاب مرتب کرنا شروع کی تھی اور یہ کتاب لیوکس کے دور میں آکر مکمل ہو گئی اس کتاب کی نو جلدیں تھیں یہ ساری کتاب چمڑے کے خوبصورت اوراق پر لکھی ہوئی تھی یہ چھوٹی چھوٹی نو جلدیں لے کر یہ ستارہ شناس عورت سیبل لیوکس کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس سے کہنے لگی یہ جو نو کتابیں میں نے ترتیب دی ہیں اس میں رومن قوم کے آنے والے دور کے متعلق اپنی پیش گوئیاں کی گئی ہیں جو رومن قوم کے لئے راہبری اور راہنمائی کا سامان فراہم کر سکتیں ہیں لیکن میری شرط یہ ہے کہ ان کتابوں کو کوئی کھول کر نہ پڑھے گا بلکہ ہر سال بعد ایک کتاب کو کھولا جائے اور اس کی اندر کی پیش گوئیوں کا جائزہ روم کے اوپر گزرتے ہوئے حالات کے ساتھ منطبق کیا جائے اپنی ترتیب دی ہوئی ان نو جلدوں کے عوض سیبل نے رومنوں کے بادشاہ لیوکس سے ایک بھاری رقم طلب کی لیوکس نے اتنی بڑی رقم بیچنے کہہ کر انکار کر دیا کہ وہ ایسی کتابوں کے لئے اتنی بڑی رقم کیسے دے سکتا ہے جن کتابوں کو اسے دیکھنے کی اجازت نہ ہو۔

لیوکس کا جواب سن کر سیبل مایوس ہوئی لہٰذا وہ اپنی نو جلدیں اٹھا کر گھر لے گئی ان میں سے تین جلدیں اس نے ضائع کر دیں اور لوگوں سے کہا کہ یہ جو تین جلدیں اس نے ضائع کی ہیں یہ اتنی قیمتیں تھیں کہ ان کی قیمت کا کوئی تصور نہیں کر سکتا پھر وہ باقی بچنے والی چھ جلدیں لے کر لیوکس کے پاس آئی اور پھر پہلے کی بتائی ہوئی رقم کے عوض وہ چھ جلدیں لیوکس کے ہاتھ فروخت کرنا چاہیں لیکن لیوکس نے اس بار بھی وہ کتابیں خریدنے سے انکار کر دیا مایوس ہو کر سیبل پھر اپنے گھر چلی گئی اور تین مزید جلدیں اس نے ضائع کر دیں اس کے بعد وہ تین جلدیں جو باقی بچی تھیں وہ لیوکس کے پاس لائی اور اس سے کہنے لگی اے بادشاہ ان تینوں جلدوں میں زیادہ تر حالات تمہارے ہی دور سے متعلق لکھے گئے ہیں جو رقم میں پہلے نو جلدوں کے لئے بتا چکی ہوں اسی رقم کے عوض میں یہ تین جلدیں تمہارے ہاتھ فروخت کرتی ہوں اور شرط یہ پیش کرتی ہوں کہ تم اپنے کسی دانا اپنے کسی عقلمند اور ستاروں کا حساب جاننے والے شخص کو یہ کتابیں دینا تاکہ وہ تمہارے لئے ان کتابوں کو پڑھے اور تمہیں بتائے کہ تمہارے لئے کیا کیا خطرات اٹھ سکتے ہیں سیبل کی یہ گفتگو سن کر ان کتابوں کے سلسلے میں لیوکس کو دلچسپی پیدا ہوئی لہٰذا اس نے سیبل کی مانگی ہوئی رقم دے کر وہ تینوں کتابیں خرید لی تھیں۔

لیوکس کا ایک مشیر تھا نام جس کا اوگواس تھا یہ بہترین ستارہ شناس سمجھا جاتا تھا لیوکس نے اسے طلب کیا اور وہ کتابیں اس کے حوالے کیں کہ وہ ان کتابوں کو پڑھے اور ان کے اندر سیبل نے جو اس کی حکومت سے متعلق پیش گوئیاں کی ہیں ان کا جائزہ لینے کے بعد اگر ان میں اس کے لئے کوئی خطرات ہیں تو ان سے بچنے کے لئے کوئی تدبیر کرے اور اوگورس نے ان کتابوں کا بغور مطالعہ کیا اور پھر بادشاہ کو اپنی یہ رپورٹ پیش کی کہ سیبل نے ان کتابوں کے اندر تمہارے لئے بہت سی دشواریوں تکلیفوں اور خطرات کا ذکر کیا ہے لہٰذا ان کتابوں کا اچھی طرح مطالعہ کرنے کے بعد اب مجھے کچھ دن کی مہلت چاہئے تاکہ میں کچھ سوچوں کہ ان خطرات اور دشواروں سے کیسے بچا جا سکتا ہے لیوکس اوگورس کا جواب سن کر خوش ہوا اور اسے اجازت دے دی کہ وہ ان کتابوں کے اندر کی گئی پیش گوئیوں کی روشنی میں سوچ بچار سے کام لے کر کسی طرح آنے والے دور میں دشواریوں سے بچا جا سکتا ہے۔

ابھی یہ سلسلہ جاری تھا بادشاہ کے ساتھ ایک اور حادثہ پیش آیا اور وہ یہ کہ لیوکس نے اپنے شاہی محل کے اندر عبادت کے لئے زیوس دیوتا کا جو ایک مندر بنا رکھا تھا اس مندر کے اندر اکثر و بیشتر زیوس دیوتا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے شاہی خاندان کے افراد گوشت اور کھانے پینے کی دوسری اشیار کھا کرتے تھے ایک روز ایسا ہوا کہ ایک اژدھا نہ جانے کہاں سے نمودار ہوا اور زیوس دیوتا کی خوشنودی کے لئے جو گوشت اور کھانے کی دیگر اشیا وہاں رکھی جاتی تھیں وہ سب نگل گیا یہ صورت حال دیکھتے ہوئے لیوکس بڑا پریشان اور فکر مند ہوا کہ یہ اژدھا آخر کہاں سے آیا اور یہ زیوس دیوتا کے مندر کی ساری اشیا کو نگل گیا ہے تو اس کے اس کی اپنی ذات پر کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں یہ جاننے کے لئے اس نے اپنے دو بیٹے اور اپنا ایک بھتیجا نام جس کا نام بروٹس تھا انہیں یونان میں ڈلفی مندر کے پجاریوں کی طرف بھجوایا تاکہ ان کے سامنے اژدھا کا واقعہ پیش کر کے ان سے معلوم کرے کہ اس کے لیوکس پر کیا اثرات مرتب ہوں گے ڈلفی مندر میں بھی اب پہلے کی نسبت بہت سی تبدیلیاں آگئیں تھیں پہلے تو پجاریوں کے کہنے پر ایک عورت کو غار میں بٹھا دیا جاتا تھا جس کے اندر ایک گرم پانی کا چشمہ بہتا تھا جہاں سے بھاپ سی اٹھتی تھی اور وہاں وہ عورت پجاریوں کے دیئے ہوئے پیغام کے مطابق لوگوں کو پیش گوئیاں سنا دیا کرتی تھی لیکن اب ڈلفی مندر کے پجاریوں نے خود بھی ستارہ شناسی سیکھ لی تھی اور کچھ ماہر ستارہ شناس انہوں نے اپنے مندر میں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

جمع کر لئے تھے جس کی بنا پر اب مندر میں ایک پوری کونسل جمع ہو گئی تھی اور جب بھی ان کے سامنے کوئی مسئلہ پیش ہوتا تو وہ کونسل ستاروں کا حساب کتاب کرنے کے بعد لوگوں کو ان کی مشکلات کا جواب دیا کرتی تھی۔

رومنوں کا بادشاہ لیوکس کے دونوں بیٹے اور اس کا بھتیجا بروٹس جب لیوکس کا پیغام لے کر ڈلفی مندر میں پہنچے اور ان سے اژدھا کا واقعہ بیان کیا تو ڈلفی مندر کی کونسل کا اجلاس طلب کیا گیا جس میں زیوس دیوتا کے مندر میں پیش آنے والا اژدھا کا معاملہ سنایا گیا کونسل کے سارے ممبران نے واقعہ غور سے سنا اور پھر دو تین روز تک باہم صلح و مشورہ کرنے کے بعد ڈلفی مندر کے ان پجاریوں کی کونسل نے لیوکس کے دونوں بیٹے اور بھتیجے بروٹس کو یہ جواب دیا کہ یہ جو اژدھا نے زیوس دیوتا کے مندر سے ہر چیز کو چٹ کر گیا ہے یہ حادثہ اس بات کی طرف نشاندہی کرتا ہے کہ عنقریب کوئی شخص جو کہ لیوکس کے مخالفین میں سے ہو گا وہ لیوکس کی حکومت کا خاتمہ کر دے گا۔

لیوکس کے دونوں بیٹوں نے پوچھا کیا ہمیں بتایا جا سکتا ہے کہ وہ شخص کون ہو گا کہ جو ہمارے باپ کی حکومت کا تختہ الٹ دے گا اس پر ڈلفی مندر کے پجاری اور ستارہ شناس کہنے لگے کہ ستارہ شناسی کی مدد سے اسکا نام تو نہیں بتایا جا سکتا تاہم یہ نشاندہی ضرور کی جا سکتی ہے کہ وہ شخص جو لیوکس کی حکومت کا تختہ الٹے گا وہ اس کا کوئی قریبی اور عزیز رشتہ دار ہی ہو گا اور اس کی نشانی یہ ہو گی کہ سب سے پہلے وہ لیوکس کی ماں کے پاؤں کو بوسا دے گا ڈلفی مندر کے پجاریوں کا یہ جواب سن کر لیوکس کے دونوں بیٹے اور بھتیجا بروٹس نے آپس میں صلح مشورہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ ڈلفی مندر کے پجاریوں نے اس حادثے کا جو جواب دیا ہے اس کی اطلاع لیوکس کو نہیں کرنی چاہئے تاکہ وہ فکر مندی میں نہ پڑ جائے تینوں نے ملکر یہ فیصلہ کیا کہ واپس جا کر یہ جواب دیں گے کہ ڈلفی مندر کے پجاریوں نے اس حادثے کا یہ جواب دیا ہے کہ رومنوں کے حکمران پر عارضی طور پر چھوٹی موٹی کوئی مصیبت آئے گی اس کے بعد حالات اس کے حق میں درست ہو جائیں گے پس تینوں نے واپس روم جا کر لیوکس کو یہی جواب دیا کہ ڈلفی مندر کے پجاری کہتے ہیں کہ یہ جو اژدھا کا واقعہ زیوس دیوتا کے مندر میں پیش آیا ہے اس کے باعث چھوٹی موٹی کوئی تکلیف وارد ہو گی اس کے بعد حالات درست ہو جائیں گے یہ جواب سن کر لیوکس اپنی جگہ مطمئن ہو گیا تھا لیکن اسکا بھتیجا بروٹس جو اس کے دونوں بیٹوں کے ساتھ ڈلفی مندر کی طرف گیا تھا اس کے دل میں لیوکس کو تخت سے محروم کرنے اور خود حکمران بننے کی خواہش پیدا ہو گئی تھی اس میں لیوکس کو تخت سے محروم کرنے اور خود حکمران بننے کی خواہش پیدا ہو گئی تھی اس لئے کہ لیوکس جو بروٹس کا سگا چچا تھا اس نے بروٹس کے باپ اور کچھ دوسرے عزیزوں کو اس بنا پر موت کے گھاٹ اتار دیا تھا کہ آنے والے دور میں کہیں اس کے لئے مصیبت کا باعث نہ بنیں یہ بات بروٹس کے دل میں محفوظ تھی اور اس نے اپنے چچا لیوکس سے انتقام لینے کا تہیہ کر لیا تھا لہٰذا روم واپس جا کر ایک روز جب وہ شاہی محل میں داخل ہوا اس نے دیکھا کہ لیوکس کی ماں اپنے ذاتی کمرے میں اکیلی بیٹھی ہوئی تھی تو بروٹس اس کے کمرے میں داخل ہوا اس نے لیوکس کی ماں کی طرف آتے ہوئے ٹھوکر کھانے کا بہانہ کیا اور اس کے قدموں کے قریب آ کر گر پڑا اور گرتے ہی اس لیوکس کی ماں کے دونوں پاؤں کو چوم لیا تھا گویا اس نے ڈلفی مندر کی اس پیش گوئی پر عمل شروع کر دیا تھا جو شخص بھی پہلے لیوکس کی ماں کے قدموں کو چومے گا وہی لیوکس کو تخت و تاج سے محروم کر دے گا پس بروٹس نے لیوکس کو حکومت سے محروم کرنے کی ابتدا کر دی تھی۔

لیوکس کے لئے بدبختی کا تیسرا واقعہ یہ شروع ہوا کہ اس کے بھتیجے بروٹس کا ایک عزیز تھا نام جس کا کلائینوس تھا اس کلائینوس کی بیوی لکریشیا انتہائی قسم کی خوبصورت حسین اور پر کشش تھی اور لیوکس کا بیٹا سیکٹس اسے بری طرح پسند کرتا تھا ایک دفعہ جبکہ کلائینوس اپنے سسر کے ساتھ چند دنوں کی مہم پر گھر سے باہر تھا تو سیکٹس نے اس کی غیر حاضری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کی بیوی لکریشیا کو بے آبرو کر دیا لکریشیا نے اس حادثے کی اطلاع فوراً اپنے شوہر اور اپنے باپ کو دی یہ خبر سن کر اسکا شوہر اور باپ بے حد غضبناک ہوئے اور انہوں نے روم واپس آ کر اس معاملے میں بروٹس سے صلاح مشورہ کیا اس لئے کہ بروٹس ان کا قریبی رشتہ دار تھا یہ خبر سن کر بروٹس نے اس روز اپنے سارے عزیز و اقارب کے سامنے عہد کیا کہ وہ اس بے آبروئی کا انتقام ضرور لے گا اور لیوکس اور اس کے بیٹوں کو ضرور تاج و تخت سے محروم کر کے رہے گا۔

بروٹس نے اندر ہی اندر اپنے چچا اور رومیوں کے بادشاہ لیوکس کے خلاف ایک تحریک شروع کر دی۔ تھی بڑی تیزی سے لوگوں کو لیوکس کے خلاف اٹھ کھڑا ہونے وہ جگہ جگہ گھر گھر بستی بستی اس کے مظالم اور اس کے بیٹوں کی بدکاریوں کا ذکر کرتا اس طرح اس نے کیلئے تیار کر لیا تھا یہاں تک

ایک وقت ایسا آیا کہ لوگ روم شہر اور دوسرے بڑے بڑے قصبوں کے اندر لیوکس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے جس کے نتیجے میں لیوکس اور اس کی بیوی طولیہ روم سے بھاگ کھڑے ہوئے لیوکس نے اپنی بیوی کے ساتھ گمنامی اور رازداری کے ساتھ سفر کرتے ہوئے اپنے آبائی شہر میں جا کر پناہ لے لی لیوکس کا بیٹا سیکٹس جو حرام کاری میں مبتلا ہوا تھا اس نے بھی روم سے بھاگ کر کہیں پناہ لینے کی کوشش کی لیکن اس کوشش میں کچھ لوگ اس پر حملہ آور ہوئے اور اسے قتل کر دیا اس انقلاب کے بعد بروٹس کو رومنوں نے اپنا بادشاہ اور حکمران تسلیم کر لیا تھا۔

لیوکس چونکہ کافی مال و دولت سمیٹ کر اپنے آبائی شہر کی طرف گیا تھا لہٰذا اس نے اس

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دولت کو کام میں لا کر اس نے وہاں کے بڑے بڑے لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لیا تھا اس طرح اس نے اپنے آبائی شہر کے علاوہ دوسرے قریبی شہروں میں بھی اپنا ایک مخصوص حلقہ بڑی تیزی سے تیار کرنا شروع کر دیا تھا دوسری طرف بروٹس چونکہ ابھی نیا نیا حکمران بنا تھا لہٰذا وہ فی الفور لیوکس کے آبائی شہر میں اس کی حرکت میں نہ آ سکا اس دوران لیوکس نے مزید چالاکی اور عیاری سے کام لیا اس نے اپنے کچھ آدمی روم شہر بھجوائے انہوں نے اندر ہی اندر کچھ سرداروں اور اہلکاروں سے مل کر اور انہیں بے شمار مال و دولت دیتے ہوئے بروٹس کے خلاف انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی اس سازش میں خود بروٹس کے دو بیٹے بھی شامل تھے لیکن خوش قسمتی سے بروٹس کو اپنے خلاف اس سازش کا قبل از وقت ہی پتہ چل گیا لہٰذا اس نے سارے سازشی سرداروں اور اپنے دونوں بیٹوں کو بھی جو اس سازش میں شامل تھے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

اس دوران لیوکس بے کار نہیں بیٹھا بلکہ اس نے اپنے حامیوں کو استعمال کرتے ہوئے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا اور اپنے بھتیجے بروٹس سے انتقام لینے کے لئے اس لشکر کے ساتھ اس نے روم کی طرف پیش قدمی کی روم سے باہر کوہستانی سلسلوں کے اندر ایک خوفناک جنگ ہوئی قریب تھا کہ بروٹس کو ایک شاندار فتح نصیب ہوتی پر عین اس موقع پر بروٹس جنگ میں کام آ گیا لہٰذا اس کے حامیوں کی شاندار فتح قریب آتے آتے دور ہو گئی اور جنگ کا سلسلہ کچھ اس طرح جاری رہا کہ نہ لیوکس پیچھے ہٹنے کو تیار تھا۔ اور نہ ہی بروٹس کے حامی پسپا ہونے کو تیار تھے کئی روز تک یہ جنگ ہوتی رہی اور بروٹس کے بعد لوگوں نے اپنے چھوٹے کمانداروں کے تحت لیوکس کے خلاف جنگ جاری رکھی اسی دوران میلکیوس نام کا ایک انتہائی دلیر اور بہادر جوان جنگ کے دوران بروٹس کی طرف سے جنگ جاری رکھنے والے جرنیلوں کے پاس آیا اور انہیں کہنے لگا جب تک روم کا سابق بادشاہ لیوکس زندہ ہے اس وقت تک یہ جنگ بند نہیں ہو سکتی اور وہ یہ بھی کہنے لگا کہ اس نے لیوکس کو جان سے مار دینے کا عزم کر رکھا ہے اس مقصد کے لئے وہ دشمن کے لشکر میں جائے گا اور اچانک لیوکس پر حملہ آور ہو کر اس کا کام تمام کر دے گا بروٹس کے جرنیلوں نے میلکیوس کی اس تجویز سے اتفاق کیا لہٰذا میلکیوس رات کی تاریکی میں دشمن کے پڑاؤ میں داخل ہو گیا تھا۔

یہ میلکیوس یقیناً لیوکس کو ختم کر دیتا لیکن عین واردات کے موقع پر یہ پکڑا گیا لیوکس کو جب خبر ہوئی کہ یہ جوان اسے قتل کرنے کیلئے بروٹس کے حامیوں کی طرف سے آیا ہے تو اس نے اذیتیں دے دے کر اس نوجوان کو قتل کر دیا بروٹس کی موت کے بعد ایک جرنیل پرتیوس کو یونانیوں نے اپنا کماندار مقرر کر لیا تھا اور اس کے تحت رہ کر وہ لیوکس کا مقابلہ کرنے لگے تھے لیوکس نے جب دیکھا کہ وہ بروٹس کے حامیوں کا صفایا کر سکتا ہے تو اس نے جنگ میں تیزی پیدا کر دی لیکن اس بار بھی اسے مایوسی ہوئی اور بروٹس کے حامیوں کو اپنے سامنے زیر کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا تو اس نے آہستہ آہستہ درمیان روی سے جنگ جاری رکھی اور ساتھ ہی ساتھ وہ اپنے حامی شہروں سے بڑی تیزی کے ساتھ رسد اور کمک حاصل کرنے لگا جب اس نے خیال کیا کہ اسے مناسب رسد اور کمک مل گئی ہے اور اب نئے اور تازہ دم لشکر کے ساتھ حملہ آور ہو کر وہ بروٹس کے حامیوں کو پسپا ہونے پر مجبور نہ کر سکا بلکہ دن بدن اپنے لشکر کی حالت ابتر ہوتی چلی گئی اس لئے کہ اس نے کرائے پر لوگوں کو اپنے ساتھ ملا رکھا تھا جن کے مطالبات دن بدن زیادہ سخت اور ناقابل برداشت ہوتے چلے جا رہے تھے یہاں تک کہ لیوکس نے میدان جنگ چھوڑنا چاہا بروٹس کے حامیوں کو بھی اس کی خبر ہو گئی تھی لہٰذا انہوں نے زوردار حملہ کیا جس کے باعث لیوکس اپنے لشکر کے ساتھ بھاگ گیا تھا اس جنگ میں وہ بری طرح زخمی بھی ہوا تھا لہٰذا ان زخموں کی تاب نہ لا کر وہ چند ہی دن بعد موت کی گہری نیند سو گیا اس کی موت کے بعد روم میں ایک طرح کا امن سکون ہو گیا تھا رومنوں نے اپنے ایک سابق بادشاہ کے بیٹے مرتیوس کے سر پر تاج رکھ کر اسے اپنا بادشاہ بنا لیا تھا اس جنگ کے دوران کلاڈیوس نام کا ایک شخص بڑی تیزی سے ابھر کر سامنے آیا کیونکہ اس نے ان طویل جنگوں کے درمیان بروٹس کے حامیوں کی بے پناہ مدد کی تھی یہ شخص انتہائی امیر اور صاحب ثروت تھا اس نے اپنی پوری دولت کو بروٹس کے حامیوں پر خرچ کر دیا تھا رومنوں کو کلاڈیوس کی اس جانثاری اور خلوص کو ایسا پسند کیا کہ اس نے اس کلاڈیوس کے خاندان کو وہ عظمت اور وہ عزت دی کہ اس جنگ کے بعد تقریباً پانچ سو برس تک کلاڈیوس خاندان کو رومنوں کے اندر ہمیشہ محترم اور باعزت سمجھا جاتا رہا۔

○

یوناف، بیوسا اور کیتم نے چند روز تک بابل میں یعقوب اقلیبی ہی کے یہاں قیام کئے رکھا اس دوران یوناف نے ابلیکا کی مدد سے ان چاروں قاتلوں کا سراغ لگا لیا تھا جنہوں نے یعقوب اقلیبی کے دو قریبی رشتے دار اور اس کے کارندوں کو قتل کر دیا تھا ان چاروں کو ٹھکانے لگانے کے بعد کیتم کی خواہش پر یوناف بیوسا اور کیتم کو لے کر ایشیاء کوچک میں ساردس شہر سے باہر کیتم کے محل کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔

سہ پہر کے قریب یوناف اور بیوسا کیتم کے ساتھ دریائے مینڈر کے کنارے اس کے محل کے باہر نمودار ہوئے اس موقع پر کیتم نے بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے یوناف اور بیوسا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا آج میری خوشیوں اور میرے اطمینان کی کوئی حد اور کوئی انتہا نہیں ہے کہ تم دونوں میرے کہنے پر میرے ساتھ میرے اس محل میں رہنے پر آمادہ ہو گئے ہو اب تم دونوں میرے ساتھ آؤ میں تمہیں اس محل کے سارے کمرے دکھاتی ہوں مجھے امید ہے کہ یہاں تم دونوں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

میرے ساتھ رہتے ہوئے اطمینان اور سکون کی زندگی بسر کر سکو گے اس کے ساتھ ہی کیتم یوناف اور یوسا کو لے کر محل میں داخل ہوئی یوناف اور یوسا نے دیکھا کہ دریائے مینڈر بالکل اس محل کی بیرونی قلعہ نما دیواروں سے ٹکرا کر گزرتا تھا محل کے مختلف کمروں سے گزارنے کے بعد کیتم انہیں ایسے کمرے میں لائی جس کی کئی کھڑکیاں دریائے مینڈر کی طرف کھلتی تھیں پھر کیتم نے خصوصیت کے ساتھ یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا محل کے اندر یہ کمرہ جس میں ہم اس وقت کھڑے ہوئے ہیں ہم تینوں کے لئے مہمان خانے کا کام دے گا جو بھی کوئی ہم سے ملنے آیا کرے گا اس کمرے کو ہم دیوان خانے کے طور پر استعمال کریں گے اب آؤ میں تم دونوں کو وہ کمرے دکھاتی ہوں جو تمہاری خواب گاہ کے طور پر استعمال ہوں گے۔

یوناف نے کیتم کی اس گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا تھا اس لئے کہ اس کمرے میں آنے کے بعد یوسا نے دیکھا اس کے چہرے پر قہرمانیت و بے یقینی کے دھند لکے بےکراں آرزو کا سرسام اور لمحوں کی آوارگی کے ساتھ ساتھ بے انت رتوں کے عذاب جوش مارنے لگے تھے یوسا نے یہ بھی دیکھا کہ یوناف کی سلگتی نظروں کی آنچ میں الم افروز بیداریاں فطرت پراسرار قوتیں اور موت کے سے تاریک ہیولے رقص کر رہے تھے کیتم نے بھی یوناف کی اس بدلتی ہوئی کیفیت کو محسوس کر لیا تھا یوناف کی اس حالت کو دیکھتے ہوئے یوسا کے تصور و تخیل میں سالوں کی کسک اس کے یقین اور تمناؤں میں مہینوں کی تڑپ اس کی امیدوں اس کی خواہشوں میں گرم جوالا کے سے انداز برپا ہو گئے تھے اس صورت حال کو محسوس کرتے ہوئے یوسا یوناف سے کچھ کہنے ہی والی تھی کہ اچانک یوناف پھٹتے بارود اور جوش مارتے ہوئے الاؤ کی طرح حرکت میں آیا آگے بڑھ کر اس نے فوراً یوسا کو اپنے دونوں ہاتھوں میں اٹھا لیا پھر اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے وہ تیزی سے بھاگا اور کمرے کی وہ کھڑکی جو دریائے مینڈر کی طرف کھلتی تھی اس میں سے وہ یوسا کو لے کر دریائے مینڈر میں کود گیا تھا۔

اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے یوسا بھی اپنی قوتوں کو حرکت میں لے آئی تھی اس نے بھی جان لیا تھا کہ یہ جو یوناف اچانک اس طرح حرکت میں آیا ہے تو اس کی کوئی ضرور وجہ اور بنیاد ہوگی لہٰذا یوناف اور یوسا دونوں میاں بیوی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لانے کے بعد دریائے مینڈر کے دوسرے کنارے جا نمودار ہوئے تھے۔

کیتم کے محل کی بالکل سیدھ میں دریائے مینڈر کے دوسرے کنارے پر جانے کے بعد اچانک یوسا نے بڑے تعجب اور حیرانی سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا یہ اچانک آپ کو کیا ہوا کیتم کے محل کے اس کمرے میں اچانک آپ کی حالت بدل گئی میں تو پریشان ہی ہو گئی تھی پھر

اچانک ہی آپ نے مجھے اچک لیا اور اس کمرے کی کھڑکی سے دریائے مینڈر کے اندر چھلانگ لگا دی کیا آپ نے اس محل کے اندر کوئی غیر معمولی انقلاب دیکھ لیا تھا جس پر آپ نے یہ قدم اٹھایا اور اگر آپ نے یہ سب کچھ بغیر کسی وجہ کے کیا ہے تو کیتم جس کے ساتھ ہمارے اتنے اچھے اور مستحکم تعلقات ہو گئے تھے وہ ہم دونوں کے متعلق کیا سوچتی ہوگی اس پر یوناف بڑی تواضع اور چاہت اور نرمی و مرافقت میں یوسا کو مخاطب کر کے کہنے لگا سنو یوسا میں نے واقعی کیتم کے اس محل کے اندر ایک غیر معمولی انقلاب برپا ہوتے دیکھا تھا جس کی بنا پر میں تمہیں اٹھا کر محل کے اس کمرے کی کھڑکی سے دریا میں کود گیا اگر میں اور تم تھوڑی دیر مزید اس کمرے میں ٹھہر جاتے تو ہم دونوں کا وجود ہی اس محل کے اندر خطرے اور اندیشوں میں ڈوب کر رہ جاتا۔

یوناف تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا سنو یوسا اس محل کے ایک کمرے میں داخل ہوتے وقت اچانک ابلیکا میری گردن سے فی الفور علیحدہ ہو گئی تھی عام طور پر جب وہ میری گردن سے علیحدہ ہوتی ہے تو بڑی نرمی اور بڑی آہستگی سے لمس دیتی ہوئی وہ علیحدہ ہوتی ہے لیکن اس محل میں داخل ہونے کے بعد وہ اس قدر جلدی اور تیزی سے میری گردن سے علیحدہ ہو گئی تھی جیسے وہ غیر معمولی صورت حال کا شکار ہو گئی ہو ایسا ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد پھر ابلیکا نے میری گردن پر لمس دیا اور یہ لمس مجھے کچھ غیر معروف لگا اس لئے کہ عام طور پر جو ابلیکا میری گردن پر جو لمس دیا کرتی ہے یہ نیا لمس اس سے طویل اور کچھ نا آشنا سا تھا اور پھر میری گردن پر لمس دینے کے بعد ابلیکا نے مجھ سے کہا کہ وہ بغیر کسی خطرے اور ڈر کے کیتم کے ساتھ اس محل میں داخل ہو جائے اور یہ کہ کیتم ان کے لئے مخلص اور غم گسار ہے اس بات نے بھی مجھے شک میں مبتلا کر دیا تھا اور میں اس شبے کا شکار ہو گیا تھا کہ یہ لمس ابلیکا کا نہیں اور یہ جو مجھ سے گفتگو کی گئی ہے یہ بھی ابلیکا کی نہیں بلکہ کسی اور کی ہے اور اس پر مزید یہ کہ جس وقت کیتم ہمیں لے کر دریا کے کنارے والے کمرے میں داخل ہوئی تھی جس کی کھڑکی سے لے کر میں تمہیں کودا تھا تو اس کمرے میں داخل ہونے سے پہلے جس کمرے سے ہم گزرتے تھے اس کمرے کی راہ داری کے چھوٹے سے ایک حصے پر میں نے عزازیل کا ایک عکس دیکھا تھا اور بس اس عکس نے میرے سارے شبوں کی تکمیل کر کے رکھ دی تھی لہٰذا اس کمرے میں داخل ہونے کے بعد میں نے ایک بہت بڑا فیصلہ کیا اور تمہیں اچک کر میں اس کھڑکی سے دریا میں کود گیا تھا۔

یہاں تک کہتے کہتے یوناف خاموش ہو گیا تھا اس لئے کہ ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیا تھا جس کا مطلب تھا کہ ابلیکا ان سے کچھ کہنا چاہتی تھی یوسا بھی بڑے غور اور توجہ سے یوناف کی طرف دیکھنے لگی تھی اور وہ اس جستجو میں مبتلا ہو گئی تھی کہ دیکھیں کہ اس معاملہ میں ابلیکا کیا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کے اندر ایک ریاست ہے نام جس کا مقدونیہ ہے اسی ریاست مقدونیہ کا حکمران سکندر طاقت کا ایک بھنور اور قوت کا ایک شعلہ بن کر نمودار ہو رہا ہے اور عنقریب کسی سمت کا رخ کر کے یہ اپنی نہ ختم ہونے والی فتوحات کا سلسلہ شروع کر دے گا جہاں تک سکندر سے متعلق تفصیل سے کچھ کہنے کا تعلق ہے تو میں تم دونوں میاں بیوی سے یہ کہہ سکتی ہوں کہ سکندر سے پہلے مقدونیہ کی ریاست کا حکمران اس کا باپ فیلقوس تھا یہ فیلقوس جب اول اول مقدونیہ کی ریاست کا حکمران ہوا تو پہلی بار یہ مقدس جزیرے سیموتھریس میں دیوی دیوتا کے تہوار میں شامل ہونے کے لئے ایک تہوار کے موقع پر جب شعلوں کی لہراتی روشنی میں دیو نیسی دیوتا کے مندر کی پجارنیں رقص کر رہیں تھیں تو ان پجارنوں کے اندر سے اس نے اپنے لئے ایک پجارن کو پسند کیا یہ پجارن انتہائی خوبصورت بہترین جسمانی ساخت کی مالک اور شبیہ کی حد تک دلکش اور خوبصورت تھی اس پجارن کا نام اولمپیاس تھا پس اس فیلقوس نے اولمپیاس نام کی اس پجارن سے شادی کر لی جس کے بطن سے اسکا بیٹا سکندر پیدا ہوا۔

یہ فیلقوس شروع شروع میں اپنی بیوی اولمپیاس اور بیٹے سکندر کے ساتھ اپنے آبائی شہر آئی گائی میں رہتا تھا پھر جب اس کی ریاست کی حدود بڑھنے لگی اس کے لشکروں میں اضافہ ہوا اسکی طاقت اور قوت بڑھی تو اس نے اپنی ریاست کے لئے خلیج تھسلی کے کنارے ایک نیا مرکزی شہر تعمیر کیا جس کا نام اس نے پیلا رکھا پیلا شہر کی تعمیر کے موقع پر فیلقوس نے اپنے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر سمندر کے اندر دور دراز سفر کرنے کے لئے ہمارے پاس جہاز نہیں تو کیا ہوا میں اپنے مرکزی شہر کو کو ہستانی سلسلے سے اٹھا کر خلیج تھسلی کے کنارے لے آیا ہوں تاکہ ہم سمندر سے مستفید ہو سکیں

پیلا شہر تعمیر کرتے وقت فیلقوس نے یہ بھی اعلان کیا کہ اس شہر کے اردگرد کوئی فصیل نہ ہوگی یہ چھوٹا سا ایک شہر تھا تمام مکان اب بھی سنگ خارا کے بنے ہوئے ہیں اور ان مکانوں کی وضع قطع سپاہیوں کی بارکوں جیسی ہے شہر کے اندر باغات بھی ہیں وسیع بازاروں کی جگہ اس میں چکر کاتی بڑی بڑی گلیاں ہیں جس میں جابجا زینے بنے ہوئے ہیں تاکہ لوگ اوپر نیچے جا سکیں اس شہر کو چونکہ پہاڑ کے دامن میں تعمیر کیا گیا تھا لہٰذا شہر کے اندر قدم قدم پر نشیب و فراز تھے لیکن فیلقوس کے بیٹے سکندر کو یہ شہر ہرگز پسند نہ تھا وہ سمجھتا تھا کہ اس شہر میں بار بار کبھی نشیب اور کبھی اونچائی کی طرف جانا پڑتا ہے لہٰذا اس شہر کو اپنے نشیب و فراز کی وجہ سے سکندر اسے اپنے لئے ایک قید خانہ اور زندان سمجھا کرتا تھا۔

فیلقوس کے زمانے تک اہل مقدونیہ کی لڑائیاں کچھ یوں تھی کہ وہ صرف دریائے ڈینیوب کے جنگلی باشندوں کے چھاپوں یا ویسے ہی وحشی سواروں کی یورشوں کو روکنے تک محدود تھے شروع شروع میں فیلقوس کی ریاست کے ذرائع آمدنی بے حد محدود تھے اور وہ بڑی مشکل سے اپنی ریاست پر حملہ آور ہونے والے وحشی باشندوں سے اپنے لوگوں کی حفاظت کر سکتا تھا پھر اس کے بعد ایسا ہوا کہ فیلقوس کو کوہ پیگایوس کے اردگرد سونے اور چاندی کی کانیں ملیں جن کی وجہ سے اس کی ریاست خوب مالا مال ہو گئی حالانکہ اس سے پہلے مقدونوی حکمران اپنے سکے تک جاری نہ کر سکتا تھا وہ اس وقت ایکھنز کے نہایت نفیس اور روپہلی سکے ہی سے کام لیتا تھا اب اپنی ریاست میں سونے اور چاندی کی کانیں ملنے کی وجہ سے وہ خوشحال ہو گیا تھا جس کے باعث اس کی رعایا بھی خوشحال ہو کر اس سے محبت کرنے لگی تھی۔

اب فیلقوس مر چکا ہے اس کی جگہ اب اس کا بیٹا سکندر مقدونیہ کا حکمران ہے اس سکندر نے اپنی عسکری طاقت میں بے پناہ اضافہ کر لیا ہے جس قدر لشکر اس کے باپ فیلقوس کے زمانے تک ہوا کرتا تھا اب سکندر نے اس لشکر میں کئی گناہ اضافہ کر لیا ہے پہلے اس کے باپ فیلقوس کے پاس کوئی بحری جہاز تک نہ تھا اب سکندر نے اپنے لئے ایک بہت بڑا بحری بیڑا بھی تیار کر لیا ہے اور میرا اندازہ ہے کہ اب وہ عنقریب کسی ملک کی تسخیر کیلئے نکلے گا لہٰذا میں تمہیں مشورہ دوں گی کہ تم یہاں سے مقدونیہ کی ریاست کا رخ کرو وہاں اس کے حکمران سکندر کے ساتھ رہو اس کے ساتھ رہتے ہوئے تمہارا وقت بہترین انداز میں گزرے گا یوناف اور بیوسا نے ابلیکا کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر وہ دونوں میاں بیوی دریائے مینڈر کے کنارے سے یونان کی ریاست مقدونیہ کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

یوناف اور بیوسا پیلا شہر میں گھوڑ دوڑ کے اس میدان کے قریب نمودار ہوئے جو سکندر کے باپ فیلقوس نے ایک جھیل کے کنارے گھوڑوں کی دوڑ کے لئے ایک خاص اہتمام سے بنایا تھا اس میدان کے پاس کھڑے ہو کر دونوں میاں بیوی نے پیلا شہر کا جائزہ لیا انہوں نے دیکھا دشمن سے حفاظت کے لئے اس شہر کے گرد کوئی فصیل نہ تھی یہ شہر ایک تنگ اونچی وادی پر واقع تھا یہ ایک چھوٹا سا شہر تھا تمام مکان سنگ خارہ کے تھے ان کی وضع قطع سپاہیوں کی بارکوں جیسی تھی شہر کے اندر باغات بھی نہ تھے وسیع بازاروں کی جگہ اس میں چکر کھاتی بڑی گلیاں تھیں جن میں جابجا زینے بنے ہوئے تھے تاکہ لوگ اوپر نیچے جا سکیں حقیقت یہ ہے کہ یہ شہر چونکہ کوہستانی سلسلے کے دامن میں بنایا گیا تھا لہٰذا اس کے اندر کافی بلکہ قدم قدم پر نشیب و فراز تھے گھوڑ دوڑ کے جس میدان کے قریب یوناف اور بیوسا نمودار ہوئے تھے اس کے قریب ہی ایک قبرستان تھا جس کے اندر ایک بلند ٹیلا تھا دونوں میاں بیوی اس ٹیلے پر چڑھ گئے وہاں کھڑے ہو کر وہ پیلا شہر کے قریبی سمندر کی سیاہی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

مائل خلیج صاف دیکھ سکتے تھے اور اس ساحل بحر کے ساتھ ساتھ سفید خط کی طرح ایک شاہراہ بھی دکھائی دیتی تھی یہ وہی شاہراہ تھی جو یونان سے ایران کی طرف جاتی تھی اور جسے ایران کے بادشاہ زرکسیز نے ایک صدی بیشتر اس وقت بنوایا تھا جب وہ ایشیائے کوچک سے چل کر یونان کو فتح کرنے کے لئے آیا تھا گو اس حملے میں زرکسیز کو کامیابی حاصل نہ ہوئی تھی تاہم اس کے حملہ آور ہونے کا یہ فائدہ ہوا کہ اس شاہراہ کی تعمیر ہو گئی تھی یہ وہی شاہراہ تھی جس پر مشرق کی طرف سے آنے والے کاروان دھول اڑاتے ہوئے یونانی شہروں کی طرف سفر کرتے تھے ان لوگوں میں زیادہ ایرانی اور اشیاء کوچک سے تعلق رکھنے والے لوگ سفر کیا کرتے تھے جو اپنے جسموں پر ازغوانی چغے اور زر بفت لباس پہنے ہوئے ہوتے تھے یوناف اور بیوسا قبرستان کے اندر اس ٹیلے پر کھڑے ہو کر تھوڑی دیر تک قریبی سمندر اور اس کے کنارے کنارے ایران کی طرف جانے والی شاہراہ کا جائزہ لیتے رہے پھر دونوں ٹیلے سے اترے اور گھوڑ دوڑ کے میدان کے ساتھ ساتھ وہ ایک طرف بڑھنے لگے تھے۔

تھوڑا آگے جا کر یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی ایک ایسے جوان کے سامنے رک گئے جو تیزی سے ایک سمت جا رہا تھا یوناف نے فوراً" اس جوان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اے میرے عزیز ہم دونوں میاں بیوی ہیں اور اس شہر میں اجنبی ہیں ہم یونان کی اس ریاست مقدونیہ کے بادشاہ سکندر سے ملنا چاہتے ہیں کیا تم ہمیں بتا سکتے ہو کہ اس سے ملنے کے لئے ہم کیا طریقہ کار استعمال کر سکتے ہیں اس پر اس یونانی نوجوان نے ایک بار سر سے پاؤں تک ان دونوں میاں بیوی کو غور سے دیکھا پھر وہ اچانک چونک سا پڑا اور اپنے قریبی ایک سمت جاتے ہوئے بوڑھے کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا اگر تم ہمارے بادشاہ سکندر سے ملنا چاہتے ہو تو اس بوڑھے سے ملو وہ سکندر سے تم دونوں کی ملاقات کا اہتمام کروا سکتا ہے یہ بوڑھا سکندر کا استاد ہے اور اسکا نام ارسطو ہے اس جوان کے پاس سے ہٹ کر یوناف اور بیوسا بڑی تیزی سے سکندر کے استاد ارسطو کے پیچھے لگ گئے تھے۔

تھوڑا سا آگے جا کر یوناف اور بیوسا دونوں نے ارسطو کو جا لیا اور اسے مخاطب کر کے یوناف کہنے لگا اے میرے بزرگ ہم دونوں میاں بیوی اس شہر میں اجنبی ہیں دراصل ہم مقدونیہ کے بادشاہ سکندر سے ملنا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں ایک نوجوان نے ہمیں آپ سے ملنے کے لئے کہا ہے لہذا ہماری آپ سے التماس ہے کہ آپ ہمیں مقدونیہ کے حکمران سے ملائیں یوناف کی اس گفتگو پر ارسطو رک گیا وہ بڑے عجیب سے انداز میں تھوڑی دیر تک ان دونوں میاں بیوی کو دیکھتا رہا پھر وہ کہنے لگا تم دونوں میاں بیوی کی شخصیت ہی کچھ ایسی پر کشش ہے کہ ہر کوئی تم سے ملنا اور تمہاری صحبت سے لطف اندوز ہونا پسند کرے گا میں سکندر سے تم دونوں کی ملاقات کا اہتمام تو کرا سکتا ہوں لیکن میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم کس سلسلے میں سکندر سے ملنا چاہتے ہو اس پر یوناف نے ارسطو پر اپنی چند سری قوتوں کا اظہار کیا اور اس پر یہ ظاہر کیا کہ وہ یہ امید رکھتا ہے کہ عنقریب سکندر اپنے لشکر کے ساتھ اپنی ہمسایہ سلطنتوں پر حملہ آور ہوگا لہذا اس کے ساتھ رہ کر وہ ان جنگوں میں پیش آنے والے حالات کا جائزہ لینا چاہتا ہے یوناف کی یہ گفتگو سن کر ارسطو خوش ہوا پھر اس نے بڑی شفقت میں ان دونوں سے کہا تم دونوں میرے ساتھ آؤ میں تم دونوں کو سکندر سے ملاتا ہوں اس پر یوناف اور بیوسا خاموشی سے ارسطو کے ساتھ ہو لئے تھے۔

ان دونوں کو لے کر ارسطو پیلا شہر کے اس بلند ٹیلے کی طرف آیا جس کے اوپر مقدونیہ کی یونانی سلطنت کا محل بنا ہوا تھا ارسطو یوناف اور بیوسا کو لے کر ایک ایسے کمرے میں داخل ہوا جس میں پہلے سے مقدونیہ کا حکمران سکندر اور اس کی ماں اولمپیاس بیٹھے ہوئے تھے ارسطو نے سب سے پہلے یوناف اور بیوسا کا تعارف سکندر اور اس کی ماں اولمپیاس سے کرایا پھر آگے بڑھ کر اس نے سکندر کے کان میں کچھ کہا جس کے جواب میں سکندر کے چہرے پر گہری مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اور اس نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے یوناف اور بیوسا کو آگے بڑھ کر ایک قریبی نشست پر بیٹھنے کی دعوت دی تھی اس دوران ارسطو سکندر کی ماں اولمپیاس کی طرف بڑھا اس کے کان میں بھی اس نے یوناف اور بیوسا سے متعلق کچھ کہا جسے سن کر اولمپیاس کے حسین چہرے پر گہری مسکراہٹ بکھر گئی تھی اپنی جگہ سے وہ اٹھی آگے بڑھ کر اس نے نشست پر بیٹھی ہوئی بیوسا کو اپنے ساتھ لپٹا لیا اس کے بعد اس نے یوناف کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے کہا تم دونوں میاں بیوی کوئی فکر نہ کرو تمہاری حیثیت مقدونیہ میں ایک معزز مہمان کی سی ہوگی اور جب کبھی بھی میرا بیٹا مقدونیہ سے باہر کسی جنگ پر روانہ ہوگا تو تم دونوں میاں بیوی مشیر کی حیثیت سے اس کے ساتھ رہا کرو گے۔

یہاں تک کہنے کے بعد اولمپیاس جب خاموش ہوئی تو سکندر نے یوناف اور بیوسا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تم دونوں میاں بیوی بہت عمدہ اور مناسب وقت پر میری طرف آئے ہو تھوڑی دیر تک مقدونیہ کے سارے سپاہ سالار اور اعیان سلطنت یہاں جمع ہوں گے اور باہم مشورے کرنے کے بعد پھر ہم سب مل کر فیصلہ کریں گے کہ مقدونیہ سے باہر حملہ آور ہونے کے لئے ہمیں کہاں اور کس جگہ سے ابتدا کرنی چاہئے۔

سکندر کہتے کہتے خاموش ہو گیا تھا اس لئے کہ اس بڑے کمرے میں باری باری بہت سے لوگ اندر داخل ہونا شروع ہو گئے تھے جوں جوں یہ لوگ آتے جا رہے تھے یوناف کے قریب بیٹھا ہوا ارسطو ان آنے والے لوگوں سے متعلق یونان کو تفصیل سے بتاتا جا رہا تھا تھوڑی دیر تک وہ کمرہ جہاں پہلے صرف سکندر اور اس کی ماں اولمپیاس بیٹھے ہوئے تھے اپنی پوری نشستوں کے ساتھ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اعیان سلطنت سے بھر گیا تھا اور وہاں بیٹھنے والے لوگوں میں سکندر کے بہترین جرنیل اینٹی گرز، پارمینو، بطلیموس، اینٹی پیٹر، کلائی ٹس اور مقدونیہ کا سب سے بڑا مذہبی کاہن ایرسٹانڈ بھی بیٹھے ہوئے تھے کافی دیر تک باہم صلاح و مشورہ ہوتا رہا آخر اتفاق رائے سے یہ طے پایا کہ سب سے پہلے مقدونیوی لشکر کو باغی بربر قبائل کے خلاف حرکت میں آنا چاہیے تاکہ مقدونیہ کا لشکر جب بھی بھی سمندر پار کی کسی حکومت پر حملہ آور ہو اس کی غیر حاضری میں مقدونیہ میں کوئی بغاوت اور سرکشی نہ کھڑی ہو سکے یہ فیصلہ ہونے کے بعد جس قدر وہاں لوگ جمع تھے سب اٹھ کر چلے گئے صرف وہاں پر سکندر اس کی ماں اولمپیاس اور ارسطو رہ گئے ارسطو بولا اور یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا سنو یوناف سکندر کے مشیر کی حیثیت سے اس کے ساتھ کام کرنے کے لئے تمہارا اور تمہارے ساتھ تمہاری بیوی کا بھی تقرر ہو چکا ہے جیسا کہ تم مجھے اپنے متعلق کچھ بتا چکے ہو اس کی روشنی میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم نے ایک زمانے کے ساتھ ساتھ دنیا کے بہت بڑے حصے کو دیکھ رکھا ہے تمہارے ان ہی تجربات کی بنا پر میں تم سے چند سوالات کرتا ہوں تاکہ یہ جائزہ لے سکوں کہ آنے والے دنوں میں تم سکندر کی راہنمائی کرنے کی کس قدر اور کتنی صلاحیت رکھتے ہو ارسطو کی اس گفتگو پر یوناف نے تعجب سے اس کی طرف دیکھا پھر وہ کہنے لگا اے بزرگ ارسطو پوچھو تم مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہو اس پر ارسطو پھر بولا اور پوچھنے لگا۔

سنو میرے عزیز یونان کا عظیم اور صاحب تکریم فلسفی جس کا نام افلاطون تھا اور جو ہم سے پہلے گزر چکا ہے اس کا عقیدہ تھا کہ دنیا میں اب تک جس قدر علوم رائج ہیں ان کا ارتقا اور ان کی بڑھوتی مغرب سے مشرق کی طرف ہوئی ہے ارسطو کا خیال تھا کہ سمندر کے اس حصے میں جس کا نام اٹلانٹک ہے اس سمندر میں دور جا کر کچھ جزیرے ملتے ہیں جنہیں افسانوی انداز میں مبارک جزیرے کہہ کر پکارا جاتا ہے ہمارے ہاں یونان میں کچھ لوگ ان جزیروں کی سرزمین کو سمندر کے گمشدہ جزیرے بھی کہہ کر پکارتے ہیں پس افلاطون کا خیال بلکہ اس کا یہ عقیدہ تھا کہ علم اور فلسفے کی ابتداء انہیں مغربی جزیروں سے ہوئی تھی اور پھر یہ آہستہ آہستہ اپنی ارتقائی منازل طے کرتا ہوا مشرق کی طرف پھیلتا چلا گیا تمہارا اس معاملے میں کیا خیال ہے تمہارا رائج الوقت علوم مغرب سے مشرق کی طرف پھیلے یا مشرق سے مغرب کی طرف ارسطو کی یہ بات غور سے سننے کے بعد یوناف نے تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر کچھ جائزہ لیا پھر وہ بولا اور کہنے لگا۔

سنو بزرگ ارسطو میں یونانی فلسفی افلاطون کے اس عقیدے اور خیالات سے اتفاق نہیں کرتا بلکہ میں تو اس کے اس عقیدے کی نفی کرتا ہوں اس کائنات کے اندر گھومتے ہوئے جہاں تک میں جان اور سمجھ چکا ہوں ان سمندروں کے اندر کوئی ایسے جزیرے نہیں ہیں جہاں سے انسانی علوم کی ابتداء ہوئی ہو بلکہ اس کائنات میں جس قدر دینی یا فلسفیات علوم رائج ہیں ان سب کی ابتدا مشرق سے ہوئی تھی اور پھر مشرق ہی سے یہ علوم مغرب کی طرف پھیلے اور ترقی کے منازل طے کرنے لگے یوناف کا یہ جواب سن کر ارسطو بے حد خوش ہوا اور اس نے بڑے پیار اور شفقت کے ساتھ یوناف کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے کہا لیکن تم نے وہی جواب دیا ہے جس کی میں تمنا کر رہا تھا میں خود بھی افلاطون کے نظریات کی نفی کرتا ہوں اور میں خود بھی اس نظریے کا قائل ہوں کہ علوم نے مغرب سے مشرق کی طرف نہیں بلکہ مشرق سے مغرب کی طرف اپنے ارتقا اور اپنے عروج کی منزلیں طے کی ہیں یہاں تک کہنے کے بعد ارسطو پھر چند لمحوں کے لئے خاموش رہا دوبارہ وہ بولا اور کہنے لگا۔

سنو یوناف اپنا دوسرا سوال کرنے سے پہلے میں اس سوال سے متعلق تمہیں پہلے کچھ ضروری معلومات فراہم کردوں اور وہ یہ نہ میرا اپنا اور ذاتی خیال یہ ہے کہ اس وقت جو یونان میں فلسفہ جاری و ساری اس میں انجماد کی کیفیت پیدا ہو چکی ہے اس لئے کہ اقدار سے زندگی کی تحقیق و تلاش میں یہ فلسفہ حقائق سے بہت دور نکل جاتا ہے ہم سے بہت پہلے سقراط نے ٹھوس سوالات کے ذریعے اس فلسفے کا رخ عقل مجرد سے پھیرا تھا اس کے زمانے تک بہت سے یونانی فلسفی ماضی کی چھان بین میں لگے رہتے تھے اور وہ اس فکر میں رہتے کہ کائنات کی تخلیق و تکوین کیوں کر ہوئی آسمانی قوتوں کی فطرت و طبیعت کیا ہے سقراط نے انسانی زندگی کی ابتدا پر غور و بحث سے انکار کر دیا اور بتایا کہ سوچنا یہ چاہیے کہ اس سے کام کیوں کر لیا جائے اس کا عقیدہ یہ تھا کہ بقائے عالم کا مقصد معلوم ہونا چاہیے یہ جاننے کی کیا ضرورت ہے کہ بقاء کا سرچشمہ کیا ہے اسی ایک مقصد کی تلاش و جستجو کا نتیجہ یہ نکلا کہ اسے خودکشی کرنی پڑی۔

سقراط کے اس فلسفے کو سامنے رکھتے ہوئے میں بذات خود جس نتیجے پر پہنچا ہوں وہ یہ ہے کہ روح کائنات کا راز معلوم ہو یا نہ ہو لیکن انسانی ارتقا کی تو پیمائش کی جا سکتی ہے اور اس کا رخ جس طرف چاہیں پھیرا جا سکتا ہے جس طرح ہم حیوانوں کا رخ پھیر سکتے ہیں اور حیوانوں کی سرگزشت مرتب کر سکتے ہیں صرف انسان ہی نہیں بلکہ قومیں بھی ایک حالات سے ارتقا پذیر ہوئیں اور وہ مسلسل بدلتی ہوئی کچھ اور ہی بن رہی ہیں اس عمل تغیر کو ناپا اور اپنی مرضی کے مطابق چلایا جا سکتا ہے لہٰذا میرے اپنے نظریات یہ ہیں کہ یہ عمل ارتقا پذیر وجود کی خاطر جاری ہے اور اگر میرے اس فلسفے کو درست اور صحیح تسلیم کر لیا جائے تو پھر یہ خیال درست ہے کہ انسانوں کو پہلے سے طے شدہ تقدیر کے خوف سے نجات دلائی جا سکتی ہے بشرطیکہ میرے فلسفے کو سمجھ کر اس پر عمل کیا جائے۔

ارسطو جب خاموش ہوا تو یوناف کہنے لگا سنو بزرگ ارسطو تمہاری اس ساری گفتگو میں دو

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سوال اٹھ کھڑا ہوتا ہے پہلا سوال روح سے متعلق اور دوسرا سوال ارتقائے انسانیت سے متعلق جہاں تک روح کا سوال ہے تو یہ پھر رب کی طرف سے ہے جو ساری کائنات کا خالق و مالک ہے اور اسی روح ہی کی وجہ سے لوگ حرکت میں ہیں اور جب انسان کا خاتمہ ہوتا ہے تو روح اس کے جسم سے نکال لی جاتی ہے جو نیک روح ہوتی ہے جس نے دنیا میں نیکی کے کام کیے ہوئے ہیں وہ نیکی کے فرشتوں کے حوالے کر دی جاتی ہے اور وہ روح جو دنیا میں بدی کے کام کرتی رہی ہے وہ عذاب دینے والے فرشتوں کے حوالے کر دی جاتی ہے جس کے متعلق اس سے مزید نہ اب تک کوئی جان سکا ہے اور نہ جان پائے گا اور سنو ارسطو تمہارا دوسرا سوال بلکہ تمہارا عقیدہ یہ ہے کہ انسانیت ایک حالت سے دوسری حالت میں اپنی ارتقائی منازل طے کرتی رہی ہے میں تمہارے اس فلسفے اور تمہارے اس عقیدے اور خیالات سے اتفاق نہیں کرتا بلکہ ان کی نفی کرتا ہوں تمہارے اس عقیدے کے جواب میں میں یہ کہتا ہوں کہ خداوندے قدوس نے جو خالق ہے اس ساری کائنات کا اس نے انسان کی ابتدا اندھیرے سے روشنی میں نہیں کی بلکہ اسے روشنی ہی میں پیدا کیا تھا اور جس طرح شروع دن میں اسے پیدا کیا تھا اسی شکل و صورت اور انہی اعضا و جوارح کے ساتھ یہ آج یہ بھی زندگی گزارنے کی تگ و دو میں مصروف ہے ایسا ہرگز نہیں ہے کہ خداوندے پہلے انسان کو کسی اور شکل میں پیدا کیا ہو پھر یہ اپنی ارتقائی منازل کو طے کرتا ہوا موجودہ شکل میں آیا ہو نہیں ہرگز نہیں جس شکل میں اب انسان ہے اس شکل میں خداوندے قدوس نے اس انسان کو پیدا کیا تھا اور پیدائش کے ساتھ ہی اس کے سامنے دو راستوں کا تعین کر دیا تھا اور اسے بتا دیا تھا کہ ایک راستہ بدی کا راستہ ہے جس کی طرف شیطان تمہیں لائے گا دوسرا راستہ نیکی کا راستہ ہے جس کی طرف تمہیں تمہارے نبی اور رسول بلائیں گے جو وقتاً "فوقتاً" ہم تمہاری بہتری اور بھلائی کے لئے بھیجتے رہیں گے تو اے ارسطو اپنے اعضا و جوارح اپنی شکل و صورت میں تو انسان ویسا کا ویسا ہی ہے جس طرح اسے پیدا کیا گیا تھا ہاں اپنے خیالات میں اپنی مادہ پرستانہ جدوجہد میں یہ ضرور ارتقائی منازل طے کرتا رہا ہے۔

یوناف کی یہ ساری گفتگو سن کر ارسطو تھوڑی دیر تک گردن جھکائے اور خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا اس دوران سکندر اور اس کی ماں اولمپیاس بھی بڑے غور اور انہماک سے اس کی طرف دیکھتے رہے تھے پھر آہستہ آہستہ اس نے اپنا سر اوپر اٹھایا بڑے پیار سے اس نے یوناف کی طرف دیکھا اور انتہائی نرمی میں اسے مخاطب کر کے کہنے لگا سنو یوناف میں پہلے یہ سمجھتا تھا کہ تمہارا علم تمہارا فلسفہ سطحی ہو گا لیکن تمہاری گفتگو بتاتی ہے کہ تمہارا تجربہ خوب اور تمہارا علم قابل داد ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اپنی اس قدر لمبی عمر میں جو کچھ بھی میں نے حاصل کیا ہے تمہارے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے میں اب کوشش کروں گا کہ تم سے بہت کچھ حاصل کر کے اپنے نظریات اور اپنے فلسفے کو تمہارے خیالات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کروں یہاں تک کہنے کے بعد ارسطو جب خاموش ہوا تو سکندر نے ارسطو کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

اے بزرگ استاد اب تک باتیں بہت ہو چکی اب میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ آپ یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی کو اپنے ساتھ لے جائیں اور ان کی رہائش کا بندوبست کریں میں سمجھتا ہوں کہ سمندر کے کنارے کوہستانوں کی بلند چوٹی پر محل کا وہ حصہ جس میں میری ماں نے قیام کر رکھا ہے اس حصے میں بہت سے کمرے خالی ہیں انہی کمروں میں سے کچھ کمرے ان دونوں میاں بیوی کو دے دو اور مجھے امید ہے کہ میری ماں کو میرے اس فیصلے پر کوئی اعتراض نہ ہو گا اس پر اولمپیاس فوراً" بولی اور کہنے لگی یوناف اور بیوسا دونوں ہماری سرزمین میں معزز مہمان ہیں لہٰذا ان دونوں کو اگر میرا سارا محل بھی دے دیا جائے تب بھی میں بخوشی اس فیصلے کو قبول کر لوں گی میں خود انہیں ساتھ لے کر جاتی ہوں اور ان کی رہائش اور دوسری ضروریات کا بندوبست کرتی ہوں اپنی ماں اولمپیاس کا یہ فیصلہ سن کر سکندر خوش ہوا پھر یوناف اور بیوسا سے کہنے لگا اب تم دونوں میاں بیوی میری ماں اور میرے استاد ارسطو کے ساتھ جاؤ اپنی رہائش دیکھو وہاں تمہیں ضروریات کی ہر شے مہیا کی جائے گی اور ہاں تم دونوں میاں بیوی یہ بات بھی اپنے ذہن میں رکھنا کہ دو چار دن بعد میں اپنے لشکر کے ساتھ اپنی پہلی مہم پر روانہ ہونے کے لئے کوچ کروں گا اور تم بھی میرے ساتھ ہو گے اس کے ساتھ ہی سکندر بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی رہائش گاہ کی طرف چلا گیا جب کہ ارسطو اور اولمپیاس یوناف اور بیوسا کو ساتھ لے کر اس کمرے سے نکل گئے تھے۔

○

فیلقوس کی موت کے بعد سکندر کے لئے مختلف سمتوں سے خطرات اٹھ کھڑے ہوئے تھے مقدونیہ نام کی اس کی چھوٹی سی سلطنت کے تین جانب جو پہاڑی قبیلے رہتے تھے وہ علیحدگی اختیار کر کے سابقہ آزادی کے مالک بن گئے ان قبائل سے آگے دریائے ڈینیوب کے ساتھ ساتھ بربر سلٹ آباد تھے جو ترکتاز اور یلغار کرتے ہوئے ساحل بحر تک پہنچ جانا چاہتے تھے بربر سلٹ قبائل کے قریب ہی خونخوار اور وحشی قبائل آباد تھے یہ بھی سکندر کے خلاف بغاوت پر آمادہ تھے اور دور دور علاقوں تک قبضہ کر کے اپنی خودمختار ریاست قائم کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔

اس نازک صورت حال میں اپنے لشکر کی مناسب تیاری کرنے کے بعد سکندر نے اسے مرکزی شہر پیلا سے کوچ کیا پیلا کا انتظام اپنے بعد اس نے اپنے جرنیل اینٹی پیٹر کے حوالے کر دیا تھا اور خود وہ لشکر کے ساتھ باغی قبائل کی سرکوبی کے لئے نکل کھڑا ہوا تھا یوناف اور بیوسا بھی اس کے لشکر میں شامل تھے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس وقت سکندر کی عمر صرف بیس سال تھی اور پہلی بار اس نے اپنی زندگی کے حقیقی سفر کا آغاز کیا تھی اس سے پہلے جبکہ اسکا باپ زندہ تھا تو تب وہ شرمیلا تھا اور ہروقت اپنے خیالات میں گم رہتا جو شخص بھی سامنے آجاتا اس پر بھروسہ کر لیتا تھا رفیقوں کی رائے پر عمل پیرا ہوتا اپنے خیالات کی دنیا میں زندگی گزارتا رہا تھا اپنا وقت زیادہ تر وہ مطالعے میں گزارتا اور ساتھ ہی اپنے استاد ارسطو کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش بھی کرتا تھا لیکن باپ کی موت کے بعد تقریباً ایک سال کے اندر ہی اندر اس کی کایا پلٹ گئی وہ شرمیلے نوجوان سے صاحب عزم بن گیا ہر مشورے کو اپنی دھند صحیح نہ سمجھتا خطرات کے ہجوم میں بے تکلف گھس جاتا اور پختہ ارادہ کر چکا تھا کہ وہ اپنے وطن سے باہر نکل کر فوجوں کی قیادت کرتا ہوا ایشیاء اور آس پاس کے دوسرے علاقوں میں دور دور تک فتوحات کا سلسلہ جاری کرے گا۔

غرض یہ کہ سکندر نے اپنے لشکر کے ساتھ بڑی تیزی اور برق رفتاری سے باغی قبائل کی طرف پیش قدمی کی کوہستان ہائی مس کی چوٹیوں کے پاس جو بلند وادیاں تھیں ان میں سے اپنے لشکر کے ساتھ تیزی سے گزرتا ہوا وحشی بربر قبائل کی طرف گیا جو گھات میں بیٹھے ہوئے حملہ آور فوج کی تعداد کا اندازہ کر رہے یہ باغی بربر قبائل سکندر کے اس لشکر کو ختم کر دینے کے درپے تھے اور انہیں میدانی علاقوں میں لوٹ مار سے روک دینا چاہتا تھا۔

اس مہم میں سکندر کو اپنے فوجی افسروں کے ساتھ ایسے گھنے جنگلوں میں سے بھی گزرنا پڑا جہاں کوئی بھی چھپ کر انہیں تیروں کا نشانہ بنا سکتا تھا سکندر پر یہ بھی واضح کر دیا گیا تھا کہ اسے خطرناک سفر میں کوئی اس وقت پر خبردار بھی نہ کر سکے گا اور یہ کہ گردوپیش کے لوگ وحشی جانوروں کی طرح بے دردی سے اس پر حملہ آور ہو سکتے تھے اور یہ بھی معلوم نہ کیا جا سکتا تھا کہ وہ کس وقت کونسا قدم اٹھا سکتے ہیں ان سارے خطرات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے سکندر اپنے لشکر کے ساتھ آگے بڑھتا رہا اس لئے کہ یوناف اس کے ساتھ تھا اور یوناف نے اس کے ذہن میں یہ بات ڈال دی تھی کہ تنظیم اور قوت ہی کے بل پر ان باغیوں پر قابو پایا جا سکتا ہے اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو آنے والے دور میں یہ باغی قبائل اس کے سر پر آچڑھیں گے اور اسے حکومت اور سلطنت سے محروم کر کے رکھ دیں گے۔

ایک کھلی وادی میں بربر سلٹ قبائل کے ساتھ خوفناک جنگ ہوئی یہ وحشی قبائل سکندر کے لشکر پر بھیڑیوں کے غول کی طرح ہلہ بولتے ہوئے حملہ آور ہوئے تھے لیکن سکندر کے لشکریوں نے اپنی جانیں خطرے میں ڈال کر انہیں شکست دیتے ہوئے بھاگ جانے پر مجبور کر دیا تھا سکندر نے جب مزید پیش قدمی کی تو اس کے مخبر یہ خبر لائے کہ باغی قبائل کے کچھ لوگ ایک جگہ گاڑیوں کی دیوار کو آڑ بنا کر جمع بیٹھے ہیں تو وہ ڈھلان کے بالائی حصے میں ہیں اور جوں ہی سکندر اپنے لشکر کے ساتھ پیش قدمی کرتا ہوا اس کے قریب پہنچے گا تو وہ بلندیوں سے گاڑیوں کو لڑھکا دیں گے اور سکندر کے لشکر کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیں گے یہ خبر سن کر تھوڑی دیر تک سکندر خاموش رہا پھر اس نے اپنے پہلو میں گھوڑے پر سوار یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا اے میرے دوست میرے مشیر میرے غم خوار ان حالات میں تم مجھے کیا مشورہ دیتے ہو یہ خبر سن کر یوناف نے تھوڑی دیر سوچ و بچار سے کام لیا پھر وہ سکندر کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو سکندر میں جانتا ہوں کہ کس کوہستانی سلسلے پر باغیوں نے اپنی گاڑیاں کھڑی کی ہیں تاکہ جب اس کوہستانی سلسلے سے تمہارا لشکر گزرے تو تم پر وہ اپنی گاڑیاں لڑھکا دیں اس کوہستانی سلسلے کو ایک ہی راستہ جاتا ہے جس پر ابھی ہم پیش قدمی کر رہے ہیں اور میں ان علاقوں سے پہلے سے واقفیت رکھتا ہوں جہاں دشمن نے اپنی گاڑیاں کھڑی کر رکھی ہیں وہاں تک پہنچنے کیلئے کوئی دوسرا راستہ بھی ہمارے پاس نہیں ہے لہٰذا دشمن پر قابو پانے کیلئے میں ایک ہی مشورہ دوں گا اور وہ یہ کہ جس راستے پر ہم پیش قدمی کر رہے ہیں اس پر ہمیں آگے بڑھتے رہنا چاہئے لیکن احتیاط یہ کرنی چاہئے کہ لشکر کو ایک ساتھ اکھٹے آگے نہیں بڑھنا چاہئے بلکہ ہمیں لشکر کو چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں تقسیم کر کے پیش قدمی کرنی چاہئے اور ہر ٹولی دوسری ٹولی کے درمیان وقفہ رکھے تاکہ جب ہم عین باغی قبائل کی سیدھ میں جائیں اور وہ ہم پر اپنی گاڑیاں لڑھکا دیں تو اے سکندر ہمارے لشکریوں کو چاہئے پھرتی سے کام لیتے ہوئے ادھر ادھر ہٹ جائیں لہٰذا وہ گاڑیاں جو بلندی سے لڑھکائی جائیں گی وہ مختلف ٹولیوں کے بیچ میں سے گر کر ڈھلان میں جا کر خود ہی ٹوٹ پھوٹ جائیں گی اور اگر ایسا نہ بھی ہوا تو کسی دستے کے عین سیدھ میں وہ لڑھکائی جانے والی گاڑیاں آگئیں تو وہ دستے فوراً ادھر ادھر ہٹنے کی کوششیں کریں اگر وہ ایسا بھی نہ کر سکیں تو آخری تدبیر کے طور پر وہ جہاں ہوں وہیں زمین پر لیٹ جائیں اور اپنی لمبی ڈھالیں اپنی پشت پر رکھ لیں اس طرح بلندی سے لڑھکائی جانے والی گاڑیاں ان کی ڈھالوں کے اوپر سے گزرتی ہوئی نشیب کی طرف چلی جائیں گی اور ہمارے لشکر کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔

یوناف کا یہ جواب سن کر سکندر بے حد خوش ہوا اس نے فوراً یوناف کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے اپنے لشکر کو چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں تقسیم کر دیا اور پہلے کی نسبت زیادہ تیز رفتاری سے وہ آگے بڑھنے لگا تھا آگے بڑھتے ہوئے جب وہ کوہستانی سلسلے کے اس حصے کے پاس سے گزرنے لگے جہاں بلندی پر دشمن نے گاڑیاں کھڑی کر رکھی تھیں تب انہیں دیکھتے ہی دشمن نے اپنے لشکر کو چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں تقسیم کر دیا تھا لہٰذا یہ ٹولیاں ادھر ادھر بھاگ گئیں اور گاڑیاں ان ٹولیوں کے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بیچ میں تقسیم کر دیا تھا لہٰذا یہ ٹولیاں ادھر ادھر بھاگ گئیں اور گاڑیاں ان ٹولیوں کے بیچ میں سے گزرتی ہوئی نشیب کی طرف چلی گئی تھیں اپنے لشکر کے یوں بچ جانے پر سکندر نے یوناف کا اس کی اس تدبیر پر بے حد شکریہ ادا کیا دوسری طرف کوہستان کے اوپر باغی قبائل نے جب دیکھا کہ ان کی گاڑیاں لڑھکانے کے عمل سے سکندر کے لشکر کو کوئی نقصان نہیں ہوا تو وہ سب خوف زدہ ہوئے لہٰذا وہ دوسری طرف ڈھلان میں اتر کر قریبی جنگلوں میں گھس گئے تھے انہیں یقین ہو گیا تھا کہ سکندر اب انہیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔

دشمن کے یوں بھاگنے پر سکندر نے بھی اپنے لشکر کو اس کوہستانی سلسلے پر چڑھنے کا حکم دیا پھر دوسری طرف گھنے جنگل میں گھس کر باغی قبائل کا تعاقب کرنے لگا تھا باغی قبائل کو جب خبر ہوئی کہ سکندر نے اپنے لشکر کے ساتھ کوہستانی سلسلے کو عبور کر لیا ہے اور ان کے پیچھے پیچھے وہ بھی جنگل میں داخل ہو کر ان کا تعاقب کرنا چاہتا ہے تو وہ بے حد خوف زدہ ہوئے جنگل کے اندر اپنے گھوڑوں کو اندھا دھند بھگاتے ہوئے وہ دریائے ڈینوب کی طرف بڑی تیزی سے بڑھے تھے انہیں خطرہ تھا کہ اگر انہوں نے دیر کی تو سکندر ان کے سر پر آپہنچے گا اور ان کا قتل عام شروع کر دے گا لہٰذا وہ چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر دریائے ڈینیوب کو پار کر گئے تھے۔

سکندر بھی اپنے لشکر کے ساتھ باغی قبائل کا تعاقب کرتے ہوا دریائے ڈینیوب کے کنارے جب پہنچا تو اس نے دیکھا کہ دریا میں صرف چند بازنطینی جہاز نظر آئے سکندر نے انہیں پکڑ لیا اور رات کی تاریکی میں ان جہازوں کے ذریعے اس نے اپنے لشکر کو دریائے ڈینیوب پار کرایا اور دوبارہ اس نے باغی قبائل کا تعاقب شروع کر دیا۔

رات کی تاریکی میں باغی قبائل کا تعاقب بڑی تیزی سے جاری رہا ان کے تعاقب میں سکندر کو اپنے لشکر کے ساتھ باقی قبائل کا تعاقب بڑی تیزی سے جاری رہا ان کے تعاقب میں سکندر کو اپنے لشکر کے ساتھ گندم کے کھیتوں سے گزرنا پڑا جہاں کوئی اسے دیکھ نہ سکتا تھا ستاروں کی روشنی میں اس نے راستہ ڈھونڈا اضطراب کی فراوانی زمین کی نمی اور دھندلکے کے باعث ایک ایک سپاہی کانپ رہا تھا سورج طلوع ہونے کے قریب وہ ایک ایسے شہر کے قریب پہنچ گئے جس کی دیواریں لکڑی کی تھیں اور پورا شہر بے خبر سویا ہوا تھا یہ شہر باغی قبائل ہی کا تھا اور جن باغیوں کا تعاقب کرتے ہوئے سکندر وہاں پہنچا تھا وہ بھی سکندر کے وہاں پہنچ جانے سے بے خبر تھے ان کا خیال تھا کہ سکندر نے زیادہ سے زیادہ دریائے ڈینیوب تک ان کا تعاقب کیا ہو گا اور دریائے ڈینیوب کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ واپس لوٹ گیا ہو گا لیکن صبح سویرے اس شہر کے لوگ اٹھے اور انہوں نے دیکھا کہ سکندر نے اپنے لشکر کے ساتھ ان کے شہر کا محاصرہ کر رکھا ہے وہ پریشان اور دنگ رہ گئے تھے۔

باغی سلٹ قبائل نے جب دیکھا سکندر اپنے لشکر کے ساتھ ان کے شہر کا محاصرہ کر چکا ہے تو انہیں فرمانبرداری کے سوا کوئی دوسرا راستہ نظر نہ آیا لہٰذا آپس میں صلاح مشورہ کرنے کے بعد یہ طے پایا کہ کسی نہ کسی طرح سکندر کو یہاں سے ٹال دینا چاہئے یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے سلٹ قبائل کا سردار اپنے شہر سے باہر نکلا وہ اپنے ساتھ شہر کی حسین و جمیل عورتوں اور لڑکیوں کو لے کر نکلا تھا اور یہ لڑکیاں اپنے ہاتھوں میں قیمتی جواہرات کے تحائف اٹھائے ہوئے تھیں جو سکندر کو پیش کئے جانے تھے ان لڑکیوں نے چمڑے کے تنگ لباس پہن رکھے تھے اور ان کے بال خوب آراستہ تھے انہیں لے کر سلٹ قبائل کا سردار سکندر کی خدمت میں حاضر ہوا اسے تحائف پیش کئے جو اس کی ساتھی خوبصورت لڑکیوں نے اٹھا رکھے تھے پھر اس نے سکندر کو مخاطب کر کے کہا یہ شارع مقدونیہ کا خراج ہے جس سے ہم ڈرتے ہیں جس کے ہم فرمانبردار بن کر رہنا چاہتے ہیں اور جس کا مقابلہ کرنے کی ہم ہمت نہیں رکھتے سلٹ سردار کی یہ بات سن کر سکندر نے مسکراتے ہوئے پوچھا تمہیں کس بات کا ڈر ہے اس پر وہ سلٹ سردار سکندر کو مخاطب کر کے کہنا لگا مجھے اور میرے قبائل کو صرف ایک بات کا ڈر ہے اور خوف ہے اس پر سکندر نے چونک کر پوچھا وہ کیا سلٹ سردار کہنے لگا ہمیں یہ ڈر ہے کہ کہیں آسمان ہم پر نہ آن گرے اس لئے کہ جب کسی قوم پر کوئی حملہ آور حملہ کرتا ہے اور اس قوم کی تباہی اس پر وارد ہونے والی ہوتی ہے تو گویا آسمان ہی گر پڑتا ہے اے مقدونیہ کے بادشاہ اس سے پہلے ہم یہ خیال کرتے تھے اگر ہم مقدونیہ کے خلاف بغاوت کریں گے تو ان دور دراز علاقوں تک آپ ہمارا تعاقب کر کے ہمیں فرمانبردار بننے پر مجبور نہ کر سکیں گے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ ہمارا تعاقب کرتے ہوئے ہمارے شہر تک پہنچ چکے ہیں لہٰذا ہم عہد کرتے ہیں کہ آج کے بعد ہم کبھی بھی آپ کے خلاف کوئی بغاوت کھڑی نہ کریں گے ہمیشہ آپ کے فرمانبردار اور ماتحت بن کر رہیں گے اور ہمارے اڑوس پڑوس میں جو قبائل ہیں وہ بھی اگر کبھی آپ کے خلاف بغاوت پر آمادہ ہوں تو ہم ان کی سرکوبی میں بھی مکمل طور پر آپکا ساتھ دیں گے مجھے امید ہے کہ میری اس یقین دہانی پر آپ شہر پر حملہ آور ہو کر اس کی تباہی کا باعث نہیں بنیں گے۔

سلٹ سردار کی یہ گفتگو سن کر سکندر تھوڑی دیر تک گردن جھکائے کچھ سوچتا رہا پھر اس نے سلٹ سردار اور اس کے ساتھ آنے والی لڑکیوں کو ایک طرف بٹھا دیا خود اس نے اپنے سارے جرنیلوں کو جمع کیا اور ان سے سوال کیا کہ تم سب میری اور سلٹ سردار کی گفتگو سن چکے ہو اب بتاؤ ہمیں ان قبائل کے خلاف کیا فیصلہ کرنا چاہئے اس پر سب سے پہلے سکندر کا سردار پارمینو بولا اور کہنے لگا ہمیں اس سلٹ سردار کی گفتگو پر اعتماد اور بھروسہ نہیں کرنا چاہئے آپ جانتے ہیں کہ آپ کا باپ فیلقوس ہمیشہ مصلحتوں اور چالوں سے کام لینے کا عادی تھا اور میں یہ بھی بتا دوں کے آپکا باپ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ایک سپاہ سالار کی حیثیت سے خاص مقصد کے حصول کے لئے اپنے لشکروں کو غیر معمولی اطمینان سے نقل و حرکت میں رکھتا تھا وہ زیادہ سے زیادہ کوششیں کرتا تھا کہ اپنے لشکریوں کو محفوظ رکھے اور ان کے لئے زیادہ فوائد حاصل کرنے کی کوششیں کرے اس موقع پر میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ ہمیں "تلیتا" سلٹ سردار کی باتوں پر اعتماد نہیں کرنا چاہئے بلکہ اپنی طرف سے کوئی فیصلہ کرتے ہوئے اس معاملے کو نمٹانا چاہئے اور اس شہر سے ہمیں کم از کم اپنے لشکر کیلئے کچھ فوائد ضرور حاصل کرنے چاہئیں ہارمینو جب خاموش ہوا تو سکندر کا یک چشم جرنیل اینٹی گونس بولا اور سکندر اور اپنے ساتھی جرنیلوں کو مخاطب کر کے وہ کہنے لگا۔

ہمیں کسی بھی صورت سلٹ سردار کی باتوں پر اعتبار کرتے ہوئے باغیوں کو معاف کرتے ہوئے انہیں ان کے حال پر نہیں چھوڑ دینا چاہئے فیلقوس دشمن کے ساتھ جنگ کے موقع پر ہمیشہ یہ کوششیں کیا کرتا تھا کہ ہر حربے سے کام لیتے ہوئے دشمن پر خوف و ہراس طاری کر دے وہ اکثر کسی سیاسی کارکن کو رشوت دیتا یا چاپلوسی سے کام لے کر معاہدہ صلح کے لئے گفتگو شروع کروا دیتا اس طرح اچانک دشمن کے قتل عام کیلئے وار کر لیتا وہ اکثر کہا کرتا چند آدمیوں کو اپنے قابو میں لاؤ اور ان کی انتڑیاں نکال کر رکھ دو ہزاروں لوگ تمہاری وحشت اور خونخواری کو دیکھتے ہوئے مویشیوں کے گلوں کی طرح تمہارے سامنے بھاگنے لگیں جب وہ بھاگنا شروع کریں تو انہیں خوب قتل کرو اور اپنے لشکر کے لئے خوب فوائد حاصل کرو۔

یہاں تک کہنے کے بعد یک چشم جرنیل اینٹی گونس تھوڑی دیر کے لئے رکا اور دوبارہ سکندر کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا یہ وہ الفاظ ہیں جو آپکا باپ فیلقوس اکثر اپنے جرنیلوں کو مخاطب کر کے دوہرایا کرتا تھا ان باغی قبائل اور ان کے شہریوں سے نمٹنے کے لئے میری ذاتی رائے یہ ہے کہ ہمیں کسی بھی صورت معاف نہیں کرنا چاہئے کہ ان کے ساتھ جنگ کی ابتدا ہو جائے اور ہم اپنے لشکر کے ساتھ ان کے شہر کی لکڑی کی فصیلوں کو توڑ کر کے اندر داخل ہوں اور ان کا خوب قتل عام کریں اور ان کے گھروں اور ان کے خزانوں کو لوٹ کر اپنے لشکر اور اپنی قوم کے لئے فوائد حاصل کریں اے بادشاہ ہمیں بڑی لاپرواہی اور سختی کے ساتھ اس باغی قبائل کے سردار کے ساتھ گفتگو کرنی چاہئے ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اپنی گفتگو کے ذریعے خوف کا ایک شعلہ ان باغی قبائل پر پھینک دیں اور جب یہ خون سے بھری گفتگو آگ کا ایک شعلہ بن کر باغیوں کے دلوں میں بھڑک اٹھے گی تو پھر یہ آگ اپنا اصل کام دکھائے گی لڑائی ہمیشہ فیصلہ کن صورت اس وقت ہی اختیار کر سکتی ہے جب دشمن پر حملہ آور ہو کر ان کے اکثر جنگجو ساتھیوں کا قتل عام کر کے ان کا خاتمہ کر دیا جائے تاکہ ایسا کرنے سے ان پر خوف طاری ہو اور آنے والے دنوں میں وہ اپنے حکمرانوں کے خلاف کوئی باغیانہ عمل دوہرانے کی کوششیں نہ کرے۔

اپنے ان دونوں جرنیلوں کا مشورہ سننے کے بعد سکندر تھوڑی دیر تک اپنی گردن جھکا کر کچھ سوچتا رہا پھر آہستہ آہستہ اس نے اپنا سر اوپر اٹھایا بڑے غور اور گہری نگاہوں سے اس نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے یوناف کی طرف دیکھا پھر اس سے پوچھا سنو میرے دوست تمہارا اس معاملے میں کیا خیال ہے اس پر یوناف بولا اور کہنے لگا۔

اے فیلقوس کے بیٹے میں تمہارے دونوں جرنیلوں کی گفتگو سن چکا ہوں لیکن میں ان کے مشورے اور ان کی تدبیر سے اتفاق نہیں کرتا اگر ان دونوں کی قتل و غارت پر مبنی اس تجویز پر عمل کیا جائے تو وقتی طور پر ہم ان قبائل کو زیر و مغلوب کر سکتے ہیں لیکن جو سختی جو قتل عام ہم ان کا کریں گے اس کی بنا پر ان کے دلوں میں ہمارے خلاف ایک کرودھ اور ایک انتقامی جذبہ ضرور پیدا ہوگا جو اندر ہی اندر پرورش پاتے ہوئے طوفان اور زلزلے کی صورت اختیار کرتا چلا جائے گا پھر ایک ایسا وقت بھی آئے گا یہ لوگ زیر زمین اپنی تیاریاں کرتے ہوئے اپنے آپ کو اس قابل بنا لیں گے کہ مقدونیہ والوں سے اپنے قتل عام کا انتقام لیں اس روز پھر یہ ایسی بغاوت کھڑی کریں گے جس کے شعلے بجھانے سے بھی نہ بجھیں گے لہٰذا اس موقع پر میں مخلصانہ مشورہ دونگا کہ ان قبائل کے شہر اور ان کے سارے افراد کو معاف کرتے ہوئے انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے اگر انہیں معاف کیا جاتا ہے تو اس فراخ دلی کا ان پر خاطر خواہ اثر ہوگا ان کے دل مقدونیہ والوں کی طرف سے صاف ہو جائیں گے اور انہیں یہ اپنا ہمدرد اور اپنا مہربان خیال کرنے لگیں گے اور آنے والے دور میں کبھی بھی یہ لوگ مقدونیہ کے خلاف بغاوت یا سرکشی اٹھانے کی کوششیں نہیں کریں گے اس کے علاوہ اے فیلقوس کے بیٹے کسی کو کسی کی غلطی پر معاف کرنا اور کسی کی کوتاہی پر درگزر کرنا انسان کی سب سے بڑی اور پسندیدہ صنعت ہے گو اخلاق کی یہ سب سے بڑی بھاری اور دشوار ترین صنعت لوگوں کو گراں گزرتی ہے لیکن یہ عفو و درگزر ضبط نفس تحمل اور برداشت کی عادت انسان کو انسان بنانے کے علاوہ خود انسانیت کے اندر محبت اور خلوص کا باعث بنتی ہے فیلقوس کے بیٹے جس وقت انسان غصے اور غضبناکی کی حالت میں ہوتا ہے اس وقت گویا اس پر شیطان مسلط ہوتا ہے اور جو شخص غصے اور غضبناکی پر قابو پاتے ہوئے درگزر اور ضبط نفس سے کام لیتا ہے وہ گویا شیطان پر قابو پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور یہ انسان کے لئے ایک بہت بڑا کمال ہے اے فیلقوس کے بیٹے لطف اس بات کا نہیں غصہ آئے ہی نہ بلکہ کمال اس بات کا ہے کہ آئے ہوئے غصے اور غضبناکی کو ضبط کر کے تحمل اور برداشت کا مظاہرہ کیا جائے لہٰذا اس موقع پر میں آپ کو یہی مشورہ دوں گا کہ ان قبائل کے ساتھ کسی بھی انتقامی کارروائی سے گریز کیا جائے بلکہ انہیں معاف کر دیا جائے تاکہ آنے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

والے دنوں میں یہ مقدونیہ والوں کے لئے ایک مضبوط بازو اور پر قوت پہلو ثابت ہوں۔
یوناف کی ساری گفتگو سن کر سکندر تھوڑی دیر تک ہلکے ہلکے مسکراتا رہا پھر اس نے اپنے جرنیلوں کو مخاطب کرتے ہوئے اور اپنا آخری فیصلہ دیتے ہوئے کہا سنو میرے ساتھیو جو باتیں تم سب نے مجھ سے کیں ہیں وہ میں نے بڑے غور اور انہماک کے ساتھ سنیں ہیں لیکن یوناف کے علاوہ کسی کی گفتگو کسی کی تدبیر کسی کا مشورہ مجھے متاثر نہیں کر سکا اس کی باتوں میں وزن اور جان ہے لہٰذا میں ان باغی قبائل کو معاف کرنے کا اعلان کرتا ہوں تاکہ آنے والے دنوں میں یہ ہمارے معاف کرنے کے اس احسان کو یاد رکھیں اور ہمارے خلاف بغاوت کھڑی کرنے سے باز رہیں پھر سکندر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا وہ اس جگہ آیا جہاں سلٹ قبائل کا سردار ان لڑکیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جنہیں تحائف کے ساتھ وہ اپنے ہمراہ لایا تھا سکندر نے ان کے تحائف قبول کرتے اور سلٹ سردار کو مخاطب کر کے اس نے کہا تم واپس جاؤ اور اپنے قبائل میں جا کر یہ اعلان کرو کہ ہم ان کی ماضی کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف کرتے ہیں ان کے خلاف کسی قسم کی انتقامی کارروائی کرنے سے باز رہتے ہیں اس کے ساتھ ہی وہ ہمارے ساتھ وعدہ کریں کہ آئندہ وہ کبھی ہمارے خلاف سرکشی کرنے کی کوششیں نہیں کریں گے اور اگر انہوں نے ایسا کیا تو پھر وہ ہمارے انتقامی جذبہ سے بچ نہ سکیں گے سکندر کی یہ گفتگو سن کر سلٹ سردار بے حد خوش ہوا اور اپنی گردن کو جھکاتے ہوئے وہ کہنے لگا اے مقدونیہ کے بادشاہ آپ بے فکر اور مطمئن رہیں جو کچھ ہوا ہو چکا آج کے بعد یہ قبائل ہمیشہ کیلئے آپ کے فرمانبردار اور مطمئن بن کر رہیں گے اور جہاں کہیں بھی آپ کو ان کی ضرورت محسوس ہوئی یہ آپ کی بہتری اور آپ کی عزت اور آپ کی سرفرازی کے لئے اپنی جانیں تک نچھاور کر دیں گے اس کے بعد سکندر اس سردار سے گلے لگا کر ملا یوں وہ سلٹ سردار اپنے لئے معافی کا اعلان حاصل کرتا ہوا واپس اپنے شہر کی طرف چلا گیا تھا۔

○

سکندر کا ارادہ تھا کہ اپنے لشکر کو ایک دن وہاں ستانے کا موقع فراہم کرے گا اس کے بعد وہ واپس اپنے مرکزی شہر پیلا کا رخ کرے گا لہٰذا اس نے اپنے لشکر کو وہاں پڑاؤ کرنے کا حکم دے دیا تھا یہ پڑاؤ کرنے کے تھوڑی ہی دیر بعد مقدونیہ کے مرکزی شہر پیلا سے ایک قاصد اس پڑاؤ میں داخل ہوا اور جب اس قاصد کو سکندر کے سامنے پیش کیا گیا تو سکندر اسے دیکھتے ہی کسی قدر فکرمند ہوا اور پھر اس نے اپنی اس فکرمندی میں اس قاصد کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔
تم ہمارے لئے ہمارے مرکزی شہر سے کیسی خبر لے کر آئے ہو اس پر آنے والا وہ قاصد کسی

فکر انداز میں بولا اور کہنے لگا اے بادشاہ میں یہ بری خبر لے کر آیا ہوں کہ ہمارے سرحدی شہر تھیبز میں بغاوت ہو چکی ہے وہاں کے لوگ آپ کے باپ کی موت کے بعد سے ہی بغاوت اور سرکشی کرنے کی تیاریاں کرنے لگے تھے لیکن جب آپ ان باغی قبائل کا تعاقب کرتے ہوئے دریائے ڈینیوب کی ان وادیوں کی طرف آئے تو تھیبز ہی نہیں بلکہ ہمارے کئی دوسرے شہروں میں بھی کچھ لوگوں نے یہ خبر پھیلا دی کہ سکندر ڈینیوب کی وادیوں کے جنگل میں مارا گیا ہے اس خبر نے بازیانے کا کام کیا لہٰذا تھیبز شہر والوں نے بغاوت کر دی آپ جانتے ہیں کہ آپ کے باپ فیلقوس نے تھیبز شہر کے قلعے میں مقدونیہ کے سپاہیوں پر مشتمل ایک لشکر متعین کیا تھا اہل تھیبز نے اس لشکر کا محاصرہ کر رکھا ہے اور یہ چاہتے ہیں کہ اس لشکر کو قتل کر کے تھیبز شہر کی آزادی کا اعلان کریں۔
میں یہاں یہ بھی کہتا چلوں کہ تھیبز شہر کے لوگ مکمل طور پر ہمارے خلاف حرکت میں آ چکے ہیں ان کے خطیبوں نے شہر کو اپنا مرکز بنا لیا ہے اور وہ اپنے خطبوں کے ذریعے سے شہریوں کو اکسا رہے ہیں اور کہہ رہیں کہ اپنی خودمختاری اور آزادی کے لئے اٹھ کھڑے ہوں اور تھیبز کے لشکر میں بھرتی ہو جاؤ اے بادشاہ اگر جلد ہی تھیبز سے اٹھنے والی اس بغاوت کو فروع نہ کیا گیا تو خدشہ ہے کہ اس بغاوت اور سرکشی کے شعلے دوسرے شہروں میں بھی پھیل جائیں گی اور مقدونیہ کے سپاہیوں پر مشتمل جو لشکر محصور ہے اس کا بھی خاتمہ ہو کر رہ جائے گا اور یہ ہمارے لئے ایک بہت بڑا اور ناقابل برداشت نقصان ہو گا۔
یہاں تک کہنے کے بعد قاصد جب خاموش ہو گیا تو سکندر نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے یوناف کی طرف توصیفانہ انداز میں دیکھتے ہوئے کہا سنو یوناف تم نے مجھے بہترین مشورہ دے کر مجھے مصیبتوں کے ولدل میں پھنسنے سے بچا لیا ہے اگر میں اپنے جرنیلوں کی تدبیر پر عمل کرتا تو ابھی میں ان باغی قبائل کے ساتھ الجھ گیا ہوتا اور مجھے تھیبز شہر کی طرف جلد کوچ کرنا نصیب نہ ہوتا لیکن تمہارے مشورے پر عمل کرتے ہوئے میں نے ایک بہترین قدم اٹھایا ہے ان باغی قبائل کو معاف کرنے کے بعد ایک طرح سے میں انہیں اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب ہو چکا ہوں اور اب میں کسی بھی وقت تھیبز شہر کی طرف کوچ کر کے وہاں کے باغیوں کی سرکوبی کر سکتا ہوں اس کے ساتھ ہی سکندر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس وقت اس نے اپنے لشکر کو وہاں سے کوچ کرنے کا حکم دے دیا تھا اس طرح سکندر اپنے لشکر کے ساتھ ڈینیوب کی وادیوں سے اپنے سرحدی شہر تھیبز کی طرف بڑی برق رفتاری سے کوچ کر گیا تھا۔

○

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھیسالی کی طرف سفر کرتے ہوئے سکندر نے اپنے لشکر کے ساتھ پہاڑی راستے اختیار کئے تاکہ اس کی روانگی کسی پر ظاہر نہ ہو سینکڑوں میلوں پر مشتمل یہ سفر چند دنوں میں طے کرنے کے بعد وہ اپنے لشکر کے ساتھ ایک دن تھیبز شہر کے سامنے نمودار ہوا اور شہر سے باہر جو بہت بڑا قبرستان تھا اس کے اندر اس نے اپنے لشکر کو خیمہ زن ہونے کا حکم دیا یونانی روایت کے مطابق قبرستان میں خیمہ زن ہونے کا یہ مطلب تھا کہ مقدونوی لشکر شہر پر حملہ آور نہیں ہونا چاہتا بلکہ وہ شہر کے باغیوں کے ساتھ صلح اور رواداری کا مظاہرہ کرنا چاہتا ہے قبرستان میں خیمہ زن ہونے کے ساتھ ہی سکندر نے اپنے لشکریوں کو آرام کرنے اور ستانے کا موقع فراہم کیا اور خود اس نے تھیبز شہر کے سرکردہ لوگوں کی طرف قاصد بھجوائے اور انہیں یہ تجویز پیش کی کہ وہ شہر کے اندر جو مقدونیوں لشکر محصور ہے اسے شہر سے باہر آنے دیں اور یہ کہ اپنی بغاوت اور سرکشی ترک کر دیں اگر وہ ایسا کریں تو ان پر کوئی ظلم اور کوئی انتقام روا نہ رکھا جائے گا شہر کے باغیوں نے سکندر کی ان تجاویز کو ماننے سے انکار کر دیا بلکہ جواب میں انہوں نے یہ پیغام دے بھیجا کہ سکندر اگر اپنے دو جرنیل یعنی پارمیتوں اور اینٹی گونس کو یرغمال کے طور پر ان کے حوالے کر دے تو پھر صلح ہو سکتی ہے جواب میں سکندر نے بھی ایسا کرنے سے انکار کر دیا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ سکندر کے لشکر اور باغیوں کے درمیان جنگ کی ابتدا ہونے والی تھی۔

سکندر کا ایک جرنیل پرڈاکس فصیل توڑنے اور قلعہ بندیوں میں سوراخ کرنے کا انتہائی ماہر اور تجربہ کار خیال کیا جاتا تھا سکندر نے اسے مخاطب کر کے پوچھا تم دیکھتے ہو کہ تھیبز والوں کے ساتھ جنگ کے سوا اب کوئی راستہ ہمارے سامنے نہیں رہا تم مجھے یہ بتاؤ کہ شہر کے اندر محصور لشکریوں کو بچانے کے لئے قلعے تک کیسے پہنچ سکتے ہیں پرڈاکس نے بے پرواہانہ جواب دیتے ہوئے کہا وقت پر جو تدبیر مناسب نظر آئے گی ہم کر لیں گے ویسے میں آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ لشکر کا کم از کم تیسرا حصہ میرے حوالے کر دیں تاکہ میں مناسب وقت پر مناسب جگہ سے شہر کی فصیل پر حملہ آور ہو کر اس قلعہ میں پہنچنے میں کامیاب ہو جاؤں جس میں ہمارے ساتھی محصور اور جن کا باغیوں نے محاصرہ کر رکھا ہے سکندر نے اپنے لشکر کا ایک حصہ پرڈاکس کے حوالے کر دیا اور اسے اجازت دے دی کہ وہ فصیل توڑنے اور قلعہ میں داخل ہونے کے لئے جو بھی تدبیر کرے گا سکندر کو وہ منظور ہوگی۔

اس فیصلے کے تھوڑی دیر بعد ہی سکندر کو اطلاع ملی کہ اس کے جرنیل پرڈاکس باب ایتکا کی طرف سے حملہ آور ہوا اور دیوار کے کچھ حصے کو توڑ کر وہ شہر میں داخل ہو گیا ہے یہ خبر سن کر سکندر بے حد خوش اور اپنے تیر انداز اور نیزہ بردار لے کر وہ اس کی مدد کے لئے پہنچا سکندر جب اس جگہ پہنچا جہاں سے اسکا جرنیل دیوار توڑ کر شہر میں داخل ہوا تھا تو اس نے دیکھا وہ لشکر جو پرڈاکس کے تحت کیا گیا تھا شہر میں دور تک جا چکا تھا اور آہستہ آہستہ قلعے کی طرف بڑھ رہا تھا سکندر نے ان کے پیچھے پیچھے فوراً دوسرے دستے بھی شہر میں داخل کر دیئے تھے۔

اب تنگ بازاروں میں خون ریز جنگ ہوئی جبکہ سکندر ابھی تک مسلح پیادہ فوج لے کر حملے کے انتظار میں شہر سے باہر ہی اس جگہ کھڑا تھا جہاں فصیل کا حصہ توڑ دیا گیا تھا سکندر کے جرنیل ارمینو کی رائے یہ تھی کہ لمبے نیزوں والے سپاہی تنگ گلیوں میں جا کر کوئی مفید خدمت انجام نہیں دے سکتے لہٰذا انہیں بھی شہر سے باہر ہی رکھا گیا تھا اس اثنا میں جنگ کرتے ہوئے پرڈاکس بری طرح زخمی ہو چکا تھا لہٰذا اسے اٹھا کر شہر سے باہر لے آیا گیا تھا اس کے زخمی ہونے کی وجہ سے سکندر کے لشکر کا وہ حصہ جو شہر میں داخل ہوا تھا اس میں بددلی اور بے یقینی کی کیفیت پیدا ہو گئی تھی لہٰذا اپنے جرنیل کے زخمی ہونے کی وجہ سے وہ آگے بڑھنے کے بجائے پیچھے ہٹنے لگے تھے شہر کے باغیوں کے لشکر نے جب دیکھا کہ حملہ آور اب پسپا ہونے لگے ہیں تو انہوں نے ٹوٹ کر ان پر حملہ کر دیا اسطرح سکندر کے لشکر کا وہ حصہ جو شہر میں داخل ہوا تھا وہ بھاگتا ہوا باہر آیا اور اس جگہ سکندر سے آملا جہاں سکندر باقی ماندہ لشکر کے ساتھ شہر کا جائزہ لے رہا تھا۔

تھیبز کا لشکر جب سکندر کے بھاگتے ہوئے سپاہیوں کا تعاقب کرتے ہوئے شہر سے نکلا تو سکندر نے اپنی پیادہ فوج کو حملہ آور ہونے کا حکم دیا لمبے نیزوں والے سپاہیوں کا لشکر ایک سیل ایک سیلاب کی طرح حرکت میں آیا تو اہل تھیبز کی صفیں ٹوٹ گئیں اب نیزہ برداروں کی پیش قدمی کا حکم ملا اور تیزی کے ساتھ آگے بڑھے اور جو کچھ ان کے سامنے آیا اسے سیلاب کی طرح بہاتے ہوئے لے گئے تھے اس طرح وہ بازاروں میں پہنچ گئے جہاں ہر طرف آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے خانہ بہ خانہ جنگ شروع ہوئی اب مقدونوی فوج کی پیش قدمی کو کوئی روک نہیں سکتا تھا عین اس وقت سکندر کی فوج کا وہ حصہ بھی باہر آ گیا جو پہلے سے تھیبز شہر میں تھا اور قلعے میں محصور ہو چکا تھا۔

اہل تھیبز بھاگنے لگے ان میں سے بہت سے لوگ مندروں اور عبادت گاہوں میں پناہ لینے لگے تھے فصیل پر اب کوئی محافظ نہ رہا تھا مقدونیہ کے فوجی دستے بڑی تیزی سے شہر میں داخل ہو کر باغیوں پر ٹوٹ پڑے تھے کوئی زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ تھیبز شہر کے بازار انسانی لاشوں سے اٹ گئے اور بہت کم لوگ ایسے تھے جو اپنی جان بچا کر بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو سکے تھے رات کے وقت سکندر کے کچھ سپاہیوں نے شہر کو لوٹتے ہوئے اس کے ایک حصے کو آگ بھی لگا دی تھی۔

دوسرے روز تھیبز کے کھنڈروں کی دیکھ بھال شروع ہوئی لاشوں کیلئے قبریں کھدوائیں گئیں مقتولین چار ہزار سے کم نہ تھے سکندر شہر سے باہر ایک باغ میں اپنے لشکر کے کچھ حصے کے ساتھ جا

نديم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بیٹھا اور وہیں پر اس کے مخبر اس شہر کے متعلق خبریں فراہم کرنے لگے تھے اس کے سپاہی شہر میں داخل ہو کر زر و جواہر اور مال و دولت لوٹنے اور تلاش کرنے میں لگے ہوئے تھے جبکہ کچھ لشکری گروہ در گروہ قیدیوں کو پکڑ کر اس جگہ لا رہے تھے جہاں سکندر بیٹھا ہوا تھا۔

قیدیوں کو پکڑ پکڑ سکندر کے سامنے اس لئے لایا جا رہا تھا تاکہ ان سے متعلق سکندر کوئی آخری حکم دے باری باری ان قیدیوں کو سکندر کے سامنے لایا گیا اور سکندر ان کے لئے سزا تجویز کرتا رہا پھر ایک عورت کو اس کے سامنے پیش کیا گیا جس نے سکندر کے لشکر کے ایک چھوٹے سالار کو قتل کروا دیا تھا یہ عورت بڑا اچھا لباس پہنے ہوئے تھی اور بے حد خوبصورت اور نفیس دکھائی دے رہی تھی اس کے ساتھ اس کے دو بچے بھی تھے۔

سارے قیدیوں میں وہ عورت سب سے زیادہ مطمئن اور بے فکر دکھائی دیتی تھی اس عورت کو مخاطب کرتے ہوئے سکندر نے کہا تم پر یہ الزام ہے کہ تم نے میرے لشکر کے ایک افسر کو قتل کر دیا ہے سکندر نے جب اس سے یہ سوال کیا تو اس عورت نے عجیب سے انداز میں بے تکلف جرم کا اقبال کر لیا اور بتایا کہ سکندر کی فوج کا افسر اس کے گھر میں گھس آیا اس نے اس کی بے حرمتی کی پھر اس تلاش میں لگ گیا کہ کہیں اس نے دولت و جواہرات تو نہیں چھپا رکھیں اس عورت نے کہا کہ میں نے اس افسر کو بتایا کہ جواہرات میری حویلی کے باہر کے کنویں میں محفوظ ہے وہ مجھے اپنے ساتھ کنویں کے پاس لے کر پہنچا تو میں نے موقع پا کر اسے دھکا دے دیا وہ کنویں میں گرا تو میں نے سپاہیوں کے پہنچنے سے پیشتر اسے پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا۔

سکندر اس عورت کی گفتگو سن کر بے حد متاثر ہوا اور اس سے پوچھنے لگا اے عورت تو کون ہے اس پر وہ عورت اپنے دونوں بچوں کو اپنے ساتھ لپٹاتی ہوئی بڑے ولولے اور بڑی بے باکی سے پھر کہنے لگی میں ایک ایسے شخص کی بہن ہوں جو اس شہر میں تمہارے لشکر کے ساتھ جنگ کرنے والے سپاہیوں کا جرنیل تھا اور میری بدقسمتی یہ کہ وہ اس جنگ میں مارا جا چکا ہے یہاں تک کہنے کے بعد وہ عورت تھوڑی دیر کے لئے رکی پھر دوبارہ سکندر کو مخاطب کر کے کہنے لگی اب میرے پاس مزید کچھ کہنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں لہٰذا میں تمہاری طرف سے اپنے لئے موت کا حکم سننے کے لئے تیار ہوں اس عورت کی گفتگو سے سکندر ایسا متاثر ہوا کہ اس نے نہ صرف اس عورت کو معاف کر دیا بلکہ باقی جتنے قیدی بچے تھے ان سب کو اس نے رہا کر دیا اور جن قیدیوں سے متعلق اس نے پہلے فیصلے جاری کئے تھے وہ فیصلے بھی اس نے واپس لیتے ہوئے سب لوگوں کو اپنے اپنے گھروں کی طرف لوٹ جانے کی اجازت دے دی تھی۔

اس کے بعد سکندر کے سامنے یہ سوال پیش کیا گیا کہ شہر کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ آہستہ آہستہ اپنے زخموں کے اندمال کی تدبیر کر سکے یا یہ کہ اسے مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیا جائے تاکہ اس کے رہنے والے آنے والے دور میں سکندر یا مقدونیہ کے خلاف کوئی بغاوت نہ کر سکیں لیکن سکندر نے سوچ و بچار کے بعد یہ فیصلہ دیا کہ جو شہر کی عمارتیں تباہ ہو چکیں ہیں انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے اور جو عمارتیں کھڑی ہیں انہیں چھیڑا نہ جائے بلکہ ان کے اندر وہاں کے باشندوں کو رہنے کی اجازت دی جائے اس طرح سکندر نے اپنے لشکر کے ساتھ چند روز تک تھیبز شہر سے باہر قیام کیا اس کے بعد وہ اپنے لشکر کے ساتھ اپنے مرکزی شہر پیلا کی طرف کوچ کر گیا تھا اپنے مرکزی شہر میں چند روز اس نے آرام کیا اس دوران اس نے بہت بڑا بحری بیڑا تیار کیا پھر ایک عظیم لشکر لے کر وہ نکلا اس کا ارادہ تھا کہ وہ ایشیا پر حملہ آور ہو کر دور تک فتوحات کا سلسلہ جاری کرے گا اس مقصد کے لئے وہ یہ ارادہ کر چکا تھا اپنے بحری بیڑے کے ساتھ مقدونیہ سے روانہ ہونے کے بعد قدیم اور پرانے شہر ٹرائے کی طرف جائے گا اور وہاں پر اپنی پوزیشن مستحکم کرنے کے بعد ایشیا کے اندرونی حصوں کی طرف بڑھے گا یہی مقصد لے کر سکندر مقدونیہ سے ایشیا کے ساحل کی طرف اپنے لشکر کے ساتھ کوچ کر گیا تھا۔

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ایک روز جبکہ درخشاں ایام کی یادوں کی طرح احمریں کرنیں بکھیرتی ہوئی صبح نمودار ہوئی تھی عارب اور ہنیدہ عزازیل کے ساتھ قدیم اور اساطیری شہر ٹرائے کی کھوئی کھوئی الجھی الجھی ویرانیں امید و آرام سے آگاہ کھنڈرات اور تمام مدوجزر سے واقف طلسمی سنسانیوں میں چپ اور خاموش کھڑے تھے یوں لگتا تھا جیسے وہ تینوں ٹرائے شہر کے ان پرانے دیولاخوں کے اندر کھڑے ہو کر کسی کا بڑی بے تابی اور بے چینی سے انتظار کر رہے ہوں پھر تھوڑی دیر بعد کیتم وہاں نمودار ہوئی اور اسے دیکھتے ہی عزازیل کے چہرے پر کچھ رونق اور کچھ طمانیت بکھر گئی تھی پھر اس نے کیتم کو مخاطب کرکے پوچھا اے کیتم تم یوناف اور بیوسا سے متعلق کیا خبر لے کر آئی ہو اس موقع پر کیتم کا پتا ہوا چہرہ۔ اسے بھبوسی کوئی چنگاری اور اس کی آنکھوں میں سلگتی خزاں کے سے اس کے دکھے دل کا پتہ دے رہے تھے کیتم عزازیل کے قریب ہوئی اور انتہائی دکھ میں کہنے لگی اے آقا ہمارے پاس سے بھاگنے کے بعد یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی کچھ عرصہ گمنامی کی زندگی بسر کرتے رہے اب وہ مقدونیہ کے حکمران سکندر کے لشکر میں شامل ہو چکے ہیں اور اب سکندر اپنے لشکر کے ساتھ سمندر میں اپنے بحری بیڑے کے ساتھ سفر کرتا ہوا ٹرائے شہر کی طرف آرہا ہے اسکا ارادہ ہے کہ وہ ایشیا کے اندر دور دور تک فتوحات حاصل کرے گا یہاں تک کہنے کے بعد کیتم جب خاموش ہوئی تو عارب شدید کینے اور تعصب و دشمنی سے بھرے ہوئے لہجے میں بولا اور کہنے لگا۔

اے آقا ہماری تدبیر اور ہمارے مکر و فریب کے جال سے نکل کر یہ جو یوناف اور بیوسا ہم سے بچ کر بھاگنے میں کامیاب ہو گئے ہیں تو اس سے میرا اندر سنسان اجاڑ ہو کر رہ گیا ہے اب وہ پھر انسانی عظمت کے گیت گانے اور جشن کامرانی منانے کیلئے اپنی اندھی سرگرمیوں کو جاری رکھیں گے اور مسرت بھری خزاؤں کے اندر اپنی عزت بڑھانے کا کام جاری رکھیں گے کاش ہم ان سے انتقام لے سکتے اور کاش ہم انہیں اپنی تجویز کے مطابق اسیر اور قیدی بنا کر رکھ سکتے یہاں تک کہنے کے بعد عارب خاموش ہو گیا تھا۔

عارب کی گفتگو سن کر عزازیل کے چہرے پر عداوت و رقابت رشک و غرور و نخوت، آتش مزاجی و تمرد فسادات قلبی حیوانی جبلت کینہ و ذلت اور خونخواری و درندگی چھا گئی تھی پھر وہ بولا اور

کہنے لگا سنو میرے ساتھیو ہم سب خوشی ہو یا غم ایک ہیں میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ عنقریب میں یوناف اور بیوسا کے دل کے دروازوں پر سیاہ رات کی دستک دوں گا اور ان کی ساری خوشیوں کو اداس دعاؤں اور اندھے خوابوں میں تبدیل کر کے رکھ دوں گا میں ان دونوں کے لئے ایک بلائے بد ثابت ہوں گا اور ان پر ایسا نزول و ورود کروں گا کہ ان کی ساری یک جہتی اور اتفاق کا خاتمہ کرتے ہوئے ان دونوں کی حالت صرع کے دوروں کے شکار اعصابی مریض جیسی بنا کر رکھوں گا سنو میرے ساتھیو تم تینوں انہی ٹرائے کے کھنڈرات میں رہ کر یوناف اور بیوسا پر کڑی نگاہ رکھو اور جب تم دیکھو کہ تم ان دونوں پر ضرب لگا سکتے ہو تو ان پر حملہ آور ہوتے ہوئے کبھی نہ چوکنا اتنی دیر تک میں مشرق کی طرف جاتا ہوں اور کسی بڑی قوت کو سکندر کے خلاف حرکت میں لاتا ہوں تاکہ وہ طاقت سکندر کو ٹرائے کے اس شہر سے مار بھگائے اور اگر کوئی جنگ ہوتی ہے اور اس میں سکندر کو شکست ہوتی ہے تو اس میں میری خوشی کا پہلو نکلے گا اس لئے کہ سکندر کی شکست یقیناً یوناف کی شکست ہوگی اس لئے کہ یوناف اس کے مشیر کی حیثیت سے کام کر رہا ہے اس کے ساتھ ہی عزازیل اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور وہاں سے وہ غائب ہو گیا تھا۔

○

سکندر کے مشرق کی طرف حملہ آور ہونے تک ایران میں بھی ایک انقلاب اور تبدیلی رونما ہو چکی تھی کوروش جس وقت زندہ تھا اس وقت وہ ایک لحاظ سے پورے ایران اور اس کے نواحی علاقوں کا حکمران تھا لیکن اس کی موت کے بعد عملی طور پر ایران دو حصوں میں تقسیم ہوا شمالی حصے پر گشتاسب بادشاہ پھر آرہا جس کا مرکزی شہر بلخ تھا جبکہ جنوبی حصے اور کوروش کے دوسرے فتح کیے ہوئے علاقوں پر کوروش کا بیٹا کمبوجیہ بادشاہ اور حکمران رہا گشتاسب سے پہلے عموماً ترکستان اور ایران کے درمیان جنگیں ہوتی رہتی تھیں لیکن گشتاسب سے پہلے افراسیاب کے دور میں یہ جنگیں اور نزاع کا سلسلہ ختم ہو گیا اور ترک اور ایرانی باہم شیر و شکر ہو کر زندگی بسر کرنے لگے تھے لیکن گشتاسب نے زرتشت پر ایمان لانے کے بعد اس کا دین قبول کر لیا تھا لہٰذا اس دین کے پھیلاؤ اور اس کی تشکیل کے لئے گشتاسب نے کام کرنا شروع کیا اور ترکستان کے بادشاہ ارجاسب کو اس نے خط لکھا اور اپنا دین اسے قبول کرنے کی دعوت دی ترکستان کے بادشاہ ارجاسب نے نہ صرف یہ کہ گشتاسب کی اس دعوت کو ٹھکرا دیا بلکہ گشتاسب کو آبائی دین ترک کر دینے پر ملامت کی جس کے نتیجے میں ترکستان اور ایران کے مابین پھر ایک بار جنگ و جدل کے لئے تیاری ہونے لگی تھی اور

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

جب میدان کارزار گرم ہوا تو دونوں طرف سے خون کی ندیاں بہہ گئیں گشتاسب کا بھائی زریر اور اس کے چار بیٹے ان جنگوں میں لڑتے لڑتے موت کے گھاٹ اتر گئے آخر گشتاسب کا بیٹا اسفندیار کام آیا اس نے ترکوں کے لشکر پر فیصلہ کن حملے کیے جن کے باعث ان کے پاؤں اکھڑ گئے اور ارجاسب کے لشکر نے راہ فرار اختیار کی اسفندیار نے اپنے لشکر کے ساتھ دریائے آمو تک ترکوں کا تعاقب کیا اور ایک طرح سے اس نے ایران کو حملہ آوروں سے پاک اور محفوظ کر دیا تھا۔

اسفندیار کے ان کارناموں سے ایران کی مملکت میں اسفندیار کو بڑی شہرت اور عزت نصیب ہوئی گشتاسب کا ایک خاص معتمد تھا جس کا نام کرزم تھا اور یہ اسفندیار سے سخت بغض عناد اور دشمنی رکھتا تھا ترکوں کے ساتھ جنگوں میں جب اسفندیار کی عزت و حرمت اور شہرت میں اضافہ ہوا تو ساتھ ہی ساتھ کرزم کے رشک و حسد اور دشمنی اور عناد میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا اور اس نے اسفندیار کے خلاف گشتاسب کے کان بھرنے شروع کیے اور گشتاسب سے یہ کہنے لگا کہ اسفندیار یہ دعوی کرتا ہے کہ ایران کی فتح صرف اس کی وجہ سے ہوئی ہے اور اب وہ بادشاہ بننے کے خواب دیکھ رہا ہے اور چاہتا ہے کہ اپنے باپ کو قتل کر کے خود حکومت کی باگ ڈور سنبھال لے۔

گشتاسب اس کرزم کے فریب میں آگیا اور چاہا کہ اسفندیار کو اسیر کر کے اسے زندان میں ڈال دے اپنے اس فیصلے پر عمل کرنے کے لئے گشتاسب نے اپنے دوسرے بیٹے جاماسپ کو بھیجا کہ وہ اسفندیار کو بلا کر اس کے پاس لائے جاماسپ نے اپنے بھائی اسفندیار کو باپ کا پیغام دیا اور اصل صورت حال سے بھی اسے مطلع کر دیا لیکن اسفندیار کا دل چونکہ صاف تھا اور وہ کوئی بد عہدی کا خیال تک بھی نہ رکھتا تھا اس لئے وہ سیدھا باپ کے پاس چلا گیا گشتاسب کے دریافت کرنے پر اس نے اپنی بے گناہی کا اظہار کیا لیکن گشتاسب کو یقین نہ آیا اور اسفندیار کو اس نے ایک دور دراز مقام پر پابہ زنجیر کر کے قلعہ میں قید کر دیا تھا۔

اسفندیار ایران کا وہ واحد جرنیل اور سپہ سالار تھا جس سے ترکستان کا حکمران ارجاسب خائف تھا جونہی اسفندیار کی اسیری کی خبر ارجاسب نے سنی اس نے بلخ پر حملہ آور ہونے کی تیاریاں کرنی شروع کر دی تھیں ان ہی دنوں اتفاق سے ایسا ہوا گشتاسب سلطنت کے کسی کام کے سلسلے میں سیستان کی طرف چلا گیا لہذا ارجاسب نے اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھانے کا تہیہ کر لیا اس نے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا اور اس لشکر کو اپنے کہرام نامی سپاہ سالار کی سرکردگی میں دے کر ایران پر حملہ آور ہونے کا حکم دے دیا تھا۔

ترکوں کا سپہ سالار کہرام آندھی و طوفان کی طرح ایران کی سرزمین میں داخل ہوا جو شہر بھی اس کے سامنے آیا اسے اس نے آگ لگا کر خوب لوٹا اور اسے تباہ و برباد کیا یہاں تک کہ وہ مرکزی شہر بلخ پر آ چڑھا شہر پر حملہ کر کے اس نے شہر کو تباہ و برباد کر دیا آتش پرستوں کے ستر معبدوں کو اس نے برباد کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے اندر عبادت کرنے والے ان گنت لوگوں کو بھی اس نے قتل کر دیا یوں اس نے آتش پرستوں کے خون سے آتش کدے ٹھنڈے کر کے رکھ دیئے تھے ایران کے خزانوں کو اس نے خوب لوٹا اور سمیٹا یہاں تک کہ بلخ کا شاہی محل اور اس کے خزانے بھی کہرام کی دست برد سے نہ بچے یہاں تک کہ گشتاسب کی دو بیٹیوں یعنی ہمائی اور بہ آفرید کو بھی اس نے قید کر لیا اور انہیں قیدی بنا کر ترکستان بھیج دیا اس کے علاوہ اس نے سلطنت کے بڑے بڑے اراکین کو بھی موت کے گھاٹ اتار کر رکھ دیا تھا۔

سیستان میں گشتاسب کو جب خبر ہوئی کہ بلخ اور شاہی خاندان پر ارجاسب کے سپاہ سالار کہرام کے ہاتھوں کیا گزری تو اسے بلخ چھوڑنے کا انتہائی رنج ہوا آخر وہ اپنے اس لشکر کو لے کر جو اس کے ساتھ تھا لوٹا ابھی وہ بلخ کی حدود میں پہنچا ہی تھا کہ اسے ارجاسب کے سپاہ سالار کہرام کے لشکر کا سامنا کرنا پڑا دونوں لشکروں کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی جو تین دن تک جاری رہی میدان جنگ میں کشتوں کے پشتے اور لاشوں کے ڈھیر لگ گئے تھے بڑے بڑے ایرانی پہلوان اور سورما میدان جنگ میں کام آ گئے تھے گشتاسب کا معتمد خاص کرزم جو اسفندیار کی قید کا موجب بنا تھا وہ بھی اس جنگ میں کام آیا اور اس کی لاش بھی خاک و خون میں لتھڑی ہوئی پڑی ملی تھی اس جنگ میں گشتاسب کو بدترین شکست ہوئی اور وہ اپنے بچے کچھے لشکر کو لے کر ایک کوہستانی سلسلے میں جا کر پناہ گزین ہو گیا تھا۔

ان حالات میں گشتاسب کو اپنا بیٹا اسفندیار یاد آیا اور اس کے ساتھ نامناسب سلوک کرنے پر ندامت ہوئی اس نے یہ سوچ کر کہ اسفندیار کی قیادت ہی اس نازک دور میں ایران کو بچا سکتی ہے لہذا مناسب سمجھا کہ اپنے بیٹے جاماسب کو اسے آزاد کرنے کے لئے بھیجے چنانچہ اس نے اپنے دوسرے بیٹے جاماسب کو روانہ کیا تاکہ وہ قید اور زندان سے نکال کر اپنے بھائی اسفندیار کو عزت و احترام کے ساتھ اس کے پاس لے کر آئے۔

رہائی کے بعد اسفندیار سیدھا اپنے باپ کی خدمت میں حاضر ہوا باپ نے افسوس کا اظہار کیا اور کہا اگر ہو سکے تو اس غم ناک واقع کو بھلا دو اب میں ایران کا تخت و تاج تمہارے حوالے کرتا ہوں تم ہی اب ایران کو بچانے کے لئے میدان میں اتر سکتے ہو اسفندیار نے باپ کے سامنے سر اطاعت خم کر دیا اس نے ایران کے بڑے بڑے نامور جرنیلوں اور سرداروں کو ملک کی عزت بچانے کے لئے بلایا اور ایک تازہ دم لشکر منظم کر کے ارجاسب سے جنگ کرنے کی تیاریاں مکمل کر لیں۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ترکستان کے بادشاہ ارجاسپ نے جب اسفندیار کی آزادی کا حال سنا تو سخت مضطرب اور پریشان ہوا اور یہ سمجھا کہ وہ اسفندیار کے تازہ دم لشکر کے مقابلے کی تاب نہ لا سکے گا لہٰذا مناسب سمجھا کہ اسے اپنے لشکر کو ترکستان سے واپس بلا لینا چاہئے اور اپنی فاتحانہ شان کو برقرار رکھنا چاہئے لیکن ایک بہادر ترک گرگسار نے جو بھیڑیے سے مشابہ ہونے کی وجہ سے اس لقب سے مشہور تھا اسفندیار سے تن تنہا جنگ کرنے کی پیشکش کی جس سے ارجاسپ کا حوصلہ بڑھا اور اس نے جنگوں کا سلسلہ جاری رکھنے کا حکم دے دیا۔

آخر ارجاسپ اور اسفندیار کے لشکروں کا آمنا سامنا ہوا قیامت کا دن اور معرکہ کارزار گرم ہوا دونوں طرف سے بہادر کٹ کٹ کر مرے ترکستان کا پہلوان گرگسار موقع پا کر اسفندیار کی طرف بڑھا اور پورے زور سے اسے تیر مارا تیر اسفندیار کی زرہ میں پیوست ہو کر رہ گیا اسفندیار نے یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ زخم کاری لگا ہے گھوڑے سے نیچے اتر گیا ہے گرگسار نے یہ سمجھا کہ اس کا تیر کارگر ہوا ہے لہٰذا وہ اپنا نیزا تھام کر لپکا تاکہ اسفندیار پر حملہ آور ہو اور اس کا کام تمام کر کے رکھ دے دوسری طرف اسفندیار بھی چوکس اور مستعد تھا جونہی گرگسار اس کے نزدیک گیا اس نے اپنی کمند اس پر پھینکی اور اسے زندہ گرفتار کر لیا۔

اس جنگ میں ارجاسپ نے ہرچند کہ بڑی بہادری سے مقابلہ کیا لیکن اسکا بس نہ چلا کہ گرگسار کے گرفتار ہونے پر ترکستانی لشکر میں بھگدڑ مچ گئی یوں ارجاسپ کو اسفندیار کے مقابلے میں شکست ہوئی اور ارجاسپ اپنے بچے کھچے لشکر کو لے کر ترکستان کی طرف بھاگ گیا یوں یہ جنگ ختم ہوئی اسفندیار فتح یاب ہوا ایران کو اس نے ترکستانوں کے چنگل سے چھڑا لیا اور فتح کے شادیانے بجوائے اس کے بعد اسفندیار نے گرگسار کو اپنے سامنے پیش کیا تاکہ اس کی سزا تجویز کرے قبل اس کے کہ اسفندیار گرگسار سے متعلق کوئی فیصلہ کرتا گرگسار نے بڑی عاجزی اور بڑی انکساری سے اسفندیار کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اگر میری جاں بخشی ہو جائے تو میں تمہیں اس قلعے کا پتہ بتا سکتا ہوں بلکہ وہاں تک تمہاری راہنمائی بھی کر سکتا ہوں جس میں تمہاری دونوں بہنیں یعنی ہمای اور بہ آفرید کو قید کیا گیا ہے اور وہ قلعہ چونکہ ناقابل تسخیر سمجھا جاتا ہے اس لئے اس کا نام روئین دژ رکھا گیا ہے اور میری مدد اور میری راہنمائی کے بغیر تم اس قلعے تک پہنچنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے اور یہ قلعہ ترکستان میں ایسی جگہ واقع ہے جو دور افتادہ ہونے کے ساتھ ساتھ ناقابل عبور حصوں میں بھی واقع ہے۔

اسفندیار نے گرگسار کی اس پیش کش کو قبول کر لیا تاکہ وہ اسے اس کی آئندہ مہموں میں اس کی راہنمائی کر سکے اب اسفندیار نے یہ ارادہ کیا کہ اپنی دونوں بہنوں کو جو ترکستان کا قلعہ

اپنی دوسری مہم میں اسفندیار کو ایک نر اور مادہ شیر سے واسطہ پڑتا ہے جنہوں نے اس راستے کو خطرناک بنا رکھا تھا اور مسافران دونوں نر مادہ شیر کی وجہ سے وہاں سے نہیں گزرتے تھے قلعہ روئین دژ کی طرف جاتے ہوئے اسفندیار نے ان دونوں نر مادہ شیر کا خاتمہ کرنے کے بعد اپنی دوسری مہم کی تکمیل کی۔

تیسری مہم میں اسفندیار کے سامنے ایک بہت بڑے اژدھا کا بسیرا آتا ہے ایرانی اساطیر میں لکھا ہے کہ یہ اژدھا اس قدر ہولناک تھا کہ اس کی پھنکار سے ہر چیز بھسم ہو جایا کرتی تھی اسفندیار نے اس اژدھا کو بھی بے بس کر کے ہلاک کر دیا اور یوں اس نے اپنی تیسری مہم بھی خوش اسلوبی سے طے کر لی تھی۔

اپنی چوتھی مہم میں اسفندیار کا واسطہ ایک پرفن ساحرہ سے پڑتا ہے اسفندیار اپنے لشکر کے ساتھ باد صرصر کی طرح اپنی منزل کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا یہاں تک کہ راستے میں اسے ایک خوبصورت مرغزار دکھائی دیا جہاں حد نگاہ تک فرش مخمل کی طرح سبزہ بچھا تھا رنگ برنگ پھول کھلے تھے پاس ہی ایک دریا تھا دریا کے کنارے پر خوبصورت درخت اس طرح اگے تھے جیسے سبز پریاں دامن سمیٹے کھڑی ہوں۔

اسفندیار گھاس پر بیٹھ گیا جو ہوا کے جھونکوں کے چھونے سے نیل گوں حریر کی مانند ہو گیا تھا گھوڑا اس نے درخت کے نیچے باندھ دیا لشکر دریا کے کنارے خیمے لگانے لگا اسفندیار کے ستانے کے لئے فرش بچھایا گیا جس پر جام و صبو اور کھانے کا سامان چن دیا گیا تھا۔

منزل کی دلفریب فضا سے اسفندیار کچھ اتنا متاثر ہوا کہ تنبورا ہاتھ میں لے کر ہلکے ہلکے تاروں کو چھیڑا اور دھیمی سروں میں گانے لگا جس کا مفہوم کچھ یوں بنتا تھا۔

”میں کب تک کوہ بیابان میں سرگرداں پھیروں گا اور کب تک منزل مقصود میں آوارہ دیار رہوں گا کہاں تک جنگ و جدل کروں گا اور کب تک رنج و دکھ برداشت کرتا رہوں گا وہ پری جمال دلدار کے چہرے کہاں ہیں کس کی کشش مجھے یہاں لے آئی ہے میری آنکھوں کو وہ دوشیزہ جمال منور کرے کیا یہ ممکن ہے؟“

گرگسار نے بھی اسفندیار کے اس گیت کو سن لیا تھا لہٰذا وہ اسفندیار کو مخاطب کر کے کہنے لگا یہ منظر جو جنت نگاہ بنا ہوا ہے سب فریب نظر ہے جہاں اس وقت ہم بیٹھے ہیں اور خیمہ زن ہو چکے ہیں یہ ایک ساحرہ کی مملکت ہے جس کا جادو پورے لشکر کو برباد کر سکتا ہے یہاں ہمیں محتاط رہنے کی ضرورت ہے گرگسار نے ابھی اپنا فقرہ مکمل ہی کیا تھا اور اس کے جواب میں اسفندیار کچھ کہنے کا ارادہ رکھتا ہی تھا کہ وہ ساحرہ لجاتی تھرکتی اور بل کھاتی ہوئی آن پہنچی ساحرہ کو شاید اطمینان تھا کہ اسکا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

روئین دز [illegible] ہر حالت میں رہائی دلا کر بلخ میں واپس لائے گا اس مہم میں اسفندیار کو بھی رستم کی طرح سات منزلیں طے کرنی پڑیں جو ہفت خوان اسفندیار کے نام سے مشہور ہیں جس طرح یونانیوں میں ہرکولیس کی مہموں کو شہرت ملی اور جس طرح ایرانیوں میں سے پہلے رستم کی سات مہموں کو خوب شہرت اور عزت نصیب ہوئی ایسے ہی چونکہ ایرانی ادب میں اسفندیار کی ان مہموں کو بھی بڑی اہمیت اور بڑی شہرت نصیب ہوئی تھی لہٰذا پڑھنے والوں کی دلچسپی کے لئے اسفندیار کی ان مہموں کو یہاں اختصار کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔

ہفت خوان اسفندیار کی داستان اتنی عجیب ہے کہ عقل اسے تسلیم اور باور نہیں کر سکتی لیکن اسے بڑی شہرت حاصل رہی ہے اور تذکرہ نویس تواتر سے اسے نقل کرتے چلے آئے ہیں اپنی اس مہم کو کامیاب کرنے کے لئے اسفندیار نے حکم دیا کہ مختلف علاقوں کے سپاہی جمع کئے جائیں اور پھر ان سب کو اس کی نظر سے گزارا جائے چنانچہ پورے لشکر سے اسفندیار نے بارہ ہزار سورماؤں کا انتخاب کیا اور زاد سفر اور اسلحہ فراہم کرنے کے بعد آخر بلخ سے نکلا گرگسار کو راہنمائی کے لئے اپنے ہمراہ لیا اور قلعہ روئین دز کی طرف روانہ ہوا تاکہ اپنی دونوں بہنوں کو قید سے رہائی دلا سکے۔

گرگسار نے روانہ ہوتے وقت اسفندیار کو بتایا کہ قلعہ روئین دز تک پہنچنے کے لئے دو راستے ہیں ایک راستہ طویل ہے جو شہروں اور دیہاتوں میں سے ہوتا ہوا جاتا ہے اس راستے میں جانوروں کا چارہ اور سامان رسد باآسانی فراہم ہو سکتا ہے دوسرا راستہ چھوٹا راستہ سات دن کی مسافت پر ہے لیکن یہ بہت پر خطر ہے اس راستے میں سیمرغوں، ساحروں، جادوگروں اور درندوں کا سامنا کرنا پڑے گا اگر تم یہ راستہ طے کرلو تو سات دن میں دنیا کے مضبوط ترین قلعے روئین دز تک پہنچا جا سکتا ہے۔

گرگسار نے یہ بھی بتایا کہ قلعہ روئین دز میں دس ہزار محافظ ہر وقت رہتے ہیں جو اس قلعے کی حفاظت کرتے رہتے ہیں اسفندیار چونکہ جلد از جلد اس قلعہ تک پہنچنا چاہتا تھا اس لئے گرگسار سے صلاح مشورہ کرنے کے بعد مختصر راستہ اختیار کیا جو سات دن کی مسافت کے بعد اسے منزل مقصود پر پہنچا سکتا تھا اس سفر کے دوران اسفندیار کو جو اپنی سات مہمیں پیش آئی ہیں ایرانی ادب میں ان کا کچھ یوں ذکر ملتا ہے۔

اپنی پہلی مہم میں اسفندیار کا مقابلہ قلعہ کی طرف جاتے ہوئے دو ایسے بھیڑیوں سے ہوا جن کے جسے ہاتھیوں کے سے تھے اور جن کی دھاڑوں سے پورا ویرانہ ہل جاتا تھا اسفندیار نے ان بھیڑیوں کو تہ تیغ کیا اور اس خوشی میں بہت بڑا جشن ہوا وسیع دستر خوان بچھائے گئے جن پر ایرانی فوج کے تمام سرداروں اور سپاہیوں نے پر تکلف دعوت کھائی۔

ٹکار آپ سے آپ جال میں آ پھنسا ہے لہٰذا وہ آگے بڑھی اور اسفندیار کی اس نے مزاج پرسی کی اس موقع پر اسفندیار حرکت میں آیا اپنے لباس کے اندر سے اس نے ایک طلائی زنجیر نکالی اس ساحرہ کے گلے میں ڈال دی تھی یہ طلائی زنجیر اس کے باپ گشتاسپ کو زرتشت کی طرف سے ملی تھی اور یہی زنجیر گشتاسپ نے اپنے بیٹے اسفندیار کو تحفے میں دے دی تھی اور کہنے والے کہتے ہیں کہ زرتشت کی دی ہوئی اس طلائی زنجیر میں یہ خاصیت تھی کہ وہ جادو اور سحر کا اثر زائل کر دیا کرتی تھی۔

پھر وہ ساحرہ مزید آگے بڑھی اور اسفندیار کے دونوں ہاتھ اس نے اپنے ہاتھوں میں لے لئے تھے پھر جو اس نے منہ کھولا تو اسفندیار کو یوں لگا جیسے اس کے سامنے کسی درندے نے منہ کھولا ہو جس کے منہ سے بے شمار آگ نکل پڑی ہو لیکن اسفندیار نے دیکھا کہ وہ آگ جلد ہی ٹھنڈی اور زرد ہو گئی شاید یہ سب کچھ اس زنجیر کی وجہ سے تھا جو اسفندیار نے اس کے گلے میں ڈال دی ہے لہٰذا اس نے بہت کوششیں کی کہ اس زنجیر کو اپنے گلے سے اتار دے لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکی ایسا لگتا تھا کہ اس زنجیر کو کسی نے اس کے گلے میں کچھ اس انداز اور پیچیدہ طریقے سے ڈال کر کس دیا ہو جو اتنی مشکل اور محال ہو کر رہ گئی ہو اس طرح ساحرہ کی کوئی بھی حرکت کامیاب نہ ہوئی اور وہ اپنے سحر کو حرکت میں نہ لا سکی گویا زرتشت کی دی ہوئی اس زنجیر نے ساحرہ کا سارا جادو زائل کر کے رکھ دیا تھا۔

اس کے بعد اس ساحرہ کی زیبائش کی ساری قسمیں ایک ایک کر کے فضا میں تحلیل ہوتی چلی گئیں جس کے نتیجے میں ساحرہ کا اصل اور کریہہ منظر چہرہ ظاہر ہو گیا اب اسفندیار اور گرگسار کے سامنے ایک بڑھیا اپنا منہ کھولے دکھائی دے رہی تھی یہ صورت حال دیکھتے ہوئے اسفندیار فوراً حرکت میں آیا اپنی تلوار سنبھال کر کھینچی اور ایک ایسا وار کیا کہ ایک ہی جھٹکے میں اس نے اس ساحرہ کی گردن کاٹ کر رکھ دی ایسا ہوا ہی تھا کہ ایک انقلاب اور تبدیلی رونما ہو گئی اب نہ وہ دریا رہا نہ سبزہ زار بلکہ وہاں اب ایک وسیع و عریض ویرانہ اپنے اصلی رنگ میں دکھائی دے رہا تھا اسفندیار کی یہ چوتھی مہم تھی جسے اس نے خوش اسلوبی کے ساتھ سر کرنے کے بعد ان ویرانیوں میں اپنے لشکر کے ساتھ جشن منانے کا اہتمام کیا۔

اپنی پانچویں مہم میں اسفندیار نے ایک سیمرغ کو جو کہ انتہائی خونخوار اور خطرناک تھا ٹھکانے لگا کر اپنے سفر کا سلسلہ جاری رکھا اس کے بعد اسفندیار کی چھٹی مہم شروع ہوئی ہے جس میں وہ قلعہ روئین دز کی طرف بڑھتے ہوئے ایک ایسے مقام پر آتا ہے جہاں کا موسم نہایت سرد تھا سورج نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا دیکھتے ہی دیکھتے دھواں دار بادل چھا گئے تند و تیز ہوا چلنے لگی لشکر نے جو

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

خیمے گاڑے تھے اکھڑ اکھڑ جاتے تھے۔

آخر برف باری شروع ہوئی اور آن کی آن میں ساری زمین برف پوش ہو گئی تھی یہاں انہوں نے آگ جلائی بڑی عاجزی کے ساتھ وہ دعائیں پڑھنے لگے جو زرتشت نے لوگوں کو بتائی تھیں آخر خدا خدا کر کے برف باری رکی ہوائیں تھمیں سردی کی شدت کم ہوئی آفتاب طلوع ہوا لشکر نے اپنے کپڑے خشک کئے اور وہاں سے وہ آگے بڑھ گئے اس طرح اسفند یار کی یہ چھٹی مہم بھی خوش اسلوبی سے انجام ہو گئی تھی۔

اس کے بعد اسفند یار کی آخری اور ساتویں مہم کی ابتدا ہوتی ہے قلعہ روئین دز کی طرف بڑھتے ہوئے اسفند یار نے جب قلعہ سے متعلق گرگسار سے استفسار کیا تو گرگسار نے کہا قلعہ روئین دز تک پہنچنے میں اب صرف دو فرلانگ کا فاصلہ ہے لیکن اس منزل میں پانی کا کہیں نشان نہیں ملے گا اور گرمی بھی شدت کی پڑے گی۔

گرگسار سے یہ سب کچھ جاننے کے بعد اسفند یار نے حکم دیا کہ مشکیزوں میں پانی بھر لیا جائے اور جانوروں کے لئے چارہ جمع کر لیا جائے آخر اس اہتمام سے ساتویں منزل کا سفر شروع ہوا جوں جوں قدم آگے بڑھتے تھے گرمی کی شدت میں اضافہ ہوتا جاتا تھا کچھ راستہ طے ہوا تھا کہ اچانک انہیں ایک کلنگ کی آواز سنائی دی۔

کلنگ کی آواز سن کر اسفند یار چونک پڑا اور گرگسار سے پوچھا تو نے تو کہا تھا کہ اس علاقے میں پانی کا نشان تک نہیں اگر یہاں پانی نہیں تو یہ کلنگ کی آواز کیسی سنائی دے رہی ہے تو نے ہمیں یوں ہی ہراساں کیا گرگسار اسکا کوئی معقول جواب نہ دے سکا تاہم اسفند یار اس کلنگ کی آواز سے راہنمائی حاصل کرتا ہوا اپنی منزل کی طرف بڑھتا رہا

یہاں تک کہ وہ ایک ایسے مقام پر آ گئے جہاں ایک گہری ندی بہتی تھی یہاں اسفند یار کے حکم پانی کے مشکیزے خالی کر دیئے گئے اور ان میں ہوا بھر کر ان کے ذریعے سے ندی کو عبور کیا گیا اور منزل مقصود کی طرف پیش قدمی کی گئی اچانک ان کی نظر اپنے سامنے ایک قلعے کی چوٹی پر پڑی جو آفتاب کی شعاعوں سے چمک رہی تھی اسے دیکھتے ہی خوشی سے گرگسار بول اٹھا اور اسفند یار سے کہنے لگا یہی قلعہ روئین دز ہے۔

اسے دیکھ کر اسفند یار کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اس نے اپنے لشکر کو قلعہ روئین دز سے دور ہی چھوڑا اور خود اس نے اکیلے ایک سوداگر کی حیثیت سے قلعہ اور شہر کی طرف جانے کا ارادہ کیا ساتھ ہی اس نے گرگسار اور اپنے دوسرے لشکریوں کو یہ بتا دیا تھا کہ جب وہ قلعہ روئین دز اور اس سے ملحقہ شہر کے اندر دھواں اٹھتے دیکھیں تو وہ شہر پر حملہ آور ہو جائیں اسفند یار نے کچھ اونٹوں کو اپنے ساتھ لیا اور اس پر مضبوط بکسے باندھ لئے اور ان بکسوں کے اندر اس نے اپنے چیدہ چیدہ سورماؤں کو بند کر لیا تھا تاکہ بوقت ضرورت وہ شہر میں اس کے کام آسکیں پھر اسفند یار نے ملبوسات فاخرہ اور دوسری گراں بہا اشیاء اونٹوں پر لاد کر ایک تاجر کی حیثیت سے آگے بڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ روئین دز شہر میں داخل ہوا اسفند یار کی خوش قسمتی کہ ان دنوں ترکستان کا بادشاہ ارجاسب بھی شہر روئین دز میں قیام کئے ہوئے تھا جب اسفند یار بھیس بدل کر شہر میں داخل ہوا تو ایک تاجر خصوصی کی حیثیت سے اس کا تعارف ترکستان کے بادشاہ ارجاسب سے کر دیا گیا اس نے گراں بہا جواہرات نذرانے کے طور پر ارجاسب کی خدمت میں پیش کئے ارجاسب نے یہ نذرانے اور تحائف قبول کر لئے اور ایک مہمان کی حیثیت سے ارجاسب نے اسفند یار کو قلعہ میں رہنے اور آنے جانے کی اجازت دے دی تھی ارجاسب کی طرف سے یہ اجازت ملنے کے بعد اسفند یار وہ صندوق بھی اپنی رہائش گاہ پر منگوا لئے تھے جس میں اس کے جنگجو بیٹھے ہوئے تھے۔

روئین دز شہر میں رہتے ہوئے اسفند یار نے اس کے قلعہ کا جائزہ لیا وہ واقعی ایک مضبوط ترین اور ایک طرح سے ناقابل تسخیر قلعہ تھا قلعہ میں رہتے ہوئے ایک روز اسے اپنی بہنیں ہمای اور بہ آفرید بھی دکھائی دیں جو ندی سے پانی بھر کر لا رہی تھیں اسفند یار نے انہیں پہچان لیا لیکن وہ دونوں بہنیں اپنے بھائی کو نہ پہچان سکیں انہیں صرف اسفند یار سے متعلق یہی اطلاع ملی تھی کہ ایک تاجر شہر میں داخل ہوا ہے جو ایرانی شہروں سے ہوتا ہوا روئین دز شہر میں وارد ہوا ہے۔

ایک روز جب اسفند یار اور اس کی دونوں بہنوں کا آمنا سامنا ہوا تو ایک بہن نے سفند یار کو مخاطب کر کے پوچھا یہاں تمہارے متعلق ہم نے سنا ہے کہ تم ایک سوداگر ہو اور ایرانی شہروں سے ہوتے ہوئے یہاں آئے کیا تم اسفند یار سے متعلق بھی کچھ جانتے ہو اس پر اسفند یار سختی سے بولا اور کہنے لگا مجھے کیا خبر اسفند یار کون ہے جس شہر میں اسفند یار ہے خدا اسے غارت کرے دونوں بہنوں نے اسفند یار کو آواز سے پہچان لیا کہ وہ ان کا بھائی اسفند یار ہے یہ جان کر ان کی خوشی کی انتہا نہ تھی لیکن خوشی کو انہوں نے چھپائے رکھا اور اسفند یار کی کامیابی کے لئے دعائیں کرنے لگیں۔

ترکستان کے بادشاہ ارجاسب کو تاجر کے بھیس میں اسفند یار پر کچھ ایسا گہرا اعتماد ہوا کہ اس نے اسے شہر کے اندر گھومنے اور قلعے میں آنے جانے کی کھلی اجازت دے دی تھی اسفند یار نے اس اعتماد اور بھروسے سے پورا پورا فائدہ حاصل کرنے کا ارادہ کر لیا ایک دن اس نے ارجاسب کو جب کہ وہ عالم مستی میں تھا ایسا ہاتھ مارا کہ اسکا سر تن سے جدا ہو گیا اس موقع پر اس کے ساتھی صندوقوں سے باہر نکل آئے اور گھاس کو جلایا جس کا دھواں دور دور تک بلند ہوا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

یہ دھواں اسفندیار کے لشکر کے لئے یہ علامت تھی کہ اسفندیار کی مہم کامیاب ہوئی ہے دھواں دیکھتے ہی لشکر شہر کے قریب آپہنچا اس دوران اسفندیار اور اس کے ساتھیوں نے قلعے کا دروازہ کھول دیا یوں اسفندیار کا لشکر شہر میں داخل ہوا اور شہر میں جوارجاسب کا دس ہزار جانبازوں کا لشکر تھا اسے قابو کر کے تہ تیغ کر دیا اور قلعے پر اسفندیار نے قبضہ کر لیا وہ تمام خزانے اور دفینے جو قلعہ روئین دز میں محفوظ چلے آتے تھے اسفندیار کے تصرف میں گئے بچھڑی ہوئی دونوں بہنیں بھی اسفندیار سے مل گئیں اس کے بعد اسفندیار نے گرگسار کو ترکستان کا حاکم مقرر کر دیا اور خود خزانوں اور اپنی دونوں بہنوں کو لے کر بلخ کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

○

اپنی مہم کامیابی سے سر کرنے کے بعد اور اپنی دونوں بہنوں کو لے کر اسفندیار اپنے لشکر کے ساتھ جب بلخ میں داخل ہوا تو گشتاسب نے اپنے بیٹے کی اس کامیابی پر کئی روز تک جشن منانے کا اہتمام کیا پھر ایک روز اس نے اپنے بیٹے کو ایک خطرناک مہم پر روانہ کیا اس نے اسفندیار کو اپنے سامنے بلایا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا اے میرے بیٹے تم جانتے ہو رستم ہمارا اور ہمارے آباؤ اجداد کا دست پروردہ رہا ہے سیستان کی حکومت اسے ہم ہی نے بخشی تھی ہماری وجہ سے دنیا میں سرفرازی حاصل ہوئی لیکن میں محسوس کرتا ہوں کہ اب وہ بہت خودپسند اور مغرور ہو گیا ہے اس نے کبھی ہماری طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہیں محسوس کی اس کی سزا یہ ہے کہ اسے پابہ جولاں ہمارے دربار میں حاضر کرو اگر تم کامیاب ہو جاؤ تو میں تاج و تخت سے دست بردار ہو کر تمہیں بادشاہ بنا کر اپنی باقی ماندہ زندگی گوشہ گیری میں گزار دوں گا۔

باپ کے حکم کا اتباع کرتے ہوئے اسفندیار رستم کی طرف روانہ ہوا اور سستان کا رخ کیا رستم کو جب اسفندیار کی آمد کی خبر ملی تو اس نے بہت خوشی کا اظہار کیا گرم جوشی سے اسکا استقبال کیا اور کہا میں خداوند کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرنے کا موقع دیا اسفندیار اپنے باپ کا حکم بجالانے کیلئے بے چین تھا اس نے کہا بادشاہ تم پر سخت برافروختہ ہے کہ تم نے کبھی دربارِ شاہی کی طرف رجوع نہیں کیا سیستان کی حکومت تمہیں میرے بزرگوں نے بخشی تھی حکومت کو پا کر تم اس قدر خودسر ہو گئے ہو کہ اپنے محسنوں کو خاطر میں نہیں لاتے اس لئے مجھے حکم ملا ہے کہ تمہیں پابہ زنجیر دربارِ شاہی میں پیش کروں۔

رستم اچانک یہ کلمات سن کر سخت حیران ہوا اور بولا میں یہ کیا سن رہا ہوں مجھے اگر شاہ کی حرمت کا پاس نہ ہوتا تو کہتا یہ کسی دیوانے کا کلام ہے جو تم مجھے سنا رہے ہو میں اس پیغام کو درخور اعتنا نہیں سمجھتا خداوند نے جو عظمت و رتبہ مجھے دیا ہے اس سے میں نیچے نہیں آؤں گا اور نہ اپنے خاندان کے لئے باعث ننگ بنوں گا کیانی بادشاہوں کو فتوحات میرے بازو کی قوت سے حاصل ہوئیں ایران کی قسمت کا ستارہ میری ہمت مردانہ نے چمکایا بادشاہوں کے دشمنوں کو میں نے مغلوب کیا اگر میں سلطنت کی پشت پناہی نہ کرتا تو ایسے حالات رونما ہوتے جن کا زبان پر لانا گوارہ نہیں میری نصیحت ہے کہ تم شیطانی وسوسوں کو سر سے نکال دو تم بادشاہ بننے کے خواب دیکھ رہے ہو اس میں تمہیں کامیابی نہیں ہوگی بہتر یہ ہے کہ تم مجھے مہمان سمجھ کر میرے پاس کچھ دن قیام کرو میں تمہیں شایانِ شان طریقے سے رخصت کروں گا اور وفاداری کے اظہار کے طور پر وہ سب خزانے پیش کروں گا جو اپنی عمر میں میں نے حاصل کئے ہیں۔

اسفندیار بولا یہ سب سچ ہے لیکن تم جانتے ہو کہ جو شخص بادشاہ کے حکم سے روگردانی کرتا ہے وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے اور اپنی دنیا اور آخرت کو برباد کرتا ہے اگر زمین اور آسمان بھی مل جائیں تو میں بادشاہ کا حکم بجالانا چاہوں گا تمہیں میں جنگ کی دعوت دیتا ہوں۔

رستم نے اسفندیار کی اس جنگ کی دعوت اور مقابلے کو قبول کر لیا اس مقابلے کے لئے دن مقرر ہوا مقررہ وقت پر دونوں میدان میں اترے پہلے دن رستم کا بس نہ چلا اور اس نے کاری ضربیں کھائیں دوسرے دن پر کارزار گرم ہوا اب کی بار رستم نے اسفندیار کو مغلوب کر لیا اور دفعتاً" اپنا خنجر مار کر اسکا سینہ چاک کر دیا اور یوں رستم کے ہاتھوں اسفندیار مارا گیا اسفندیار کے ساتھ جو لشکر رستم کو گرفتار کرنے کے لئے آیا تھا وہ لشکر اسفندیار کی لاش لے کر ماتم کرتا ہوا واپس بلخ کی طرف چلا گیا تھا۔

اسفندیار کے قتل کے بعد رستم بھی زیادہ عرصہ نہ جیا اس کے بھائی نے اسے فریب دے کر ایک گڑھے میں گرا دیا جس میں خنجر اور تلواریں سیدھی گاڑی گئی تھیں ان کے زخموں سے رستم جانبر نہ ہو سکا اور پہلوانوں کا یہ عظیم خاندان صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔

○

گشتاسب کو اپنے بیٹے اسفندیار کے یوں مارے جانے کا بڑا دکھ اور غم ہوا لہٰذا اس نے اس کے بیٹے بہمن درازدست کو بادشاہ بنا دیا جو تاریخ میں اور دشیر درازدست کے نام سے مشہور ہوا اس بہمن درازدست نے سیستانیوں سے باپ کے خون کا انتقام لیا اور وہ تمام خزانے سیستان سے اٹھا لایا جو پہلوانوں کے اس عظیم خاندان نے جمع کئے تھے بہمن نے ایشیائے کوچک کے کچھ حصوں کو بھی فتح کیا اور عظیم عمارتیں بنائیں جن کا ذکر ایرانی روایت میں بکثرت ملتا ہے۔

فردوسی اپنے شاہ نامہ میں لکھتا ہے کہ بہمن نے اپنے دورِ حکومت میں خفیہ کاموں کے لئے جاسوسوں کا وسیع سلسلہ قائم کیا تھا جو اسے ہر قسم کی اطلاع بہم پہنچاتے تھے اس کی حکومت کی کامیابی میں جاسوسوں کا بڑا دخل تھا اس بہمن درازدست کا بیٹا ساسان تھا اس کے بعد اسے تخت و تاج کا وارث بننا چاہیے تھا لیکن بہمن کی ایک ملکہ انتہائی حسین دلکش تھی اور بہمن اسے دیوانگی کی حد

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تک محبت کرتا تھا لہٰذا اپنے بیٹے ساسان کی جگہ اس نے اس ملکہ کو اپنا جانشین مقرر کر دیا ساسان کو اس فیصلے کا سخت رنج و افسوس ہوا اسی رنج میں وہ محلات شاہی کو خیر باد کہہ کر پہاڑوں میں روپوش ہو گیا بہمن دراز دست پر آ کر کیانی خاندان کے حکمران کا خاتمہ ہو جاتا ہے بہمن کے بعد اس کے بیٹے ساسان نے جو پہاڑوں میں روپوش ہو گیا تھا ساسانی خاندان کی بنیاد ڈالی جن کے واقعات آئندہ صفحات میں پیش کئے جائیں گے۔

○

ایران میں دوسری طرف کوروش کی موت کے بعد اسکا بیٹا کمبوجیہ تخت نشین ہوا جسے کوروش نے بابل کی حکومت دی تھی جبکہ کوروش نے اپنے دوسرے بیٹے بردیا کو مشرقی علاقوں کا حکمران مقرر کیا تھا کمبوجیہ کو چونکہ بچپن ہی سے مرض صرع لاحق تھا اس وجہ بعض ایسی حرکات اس سے سرزد ہوئی جن کی وجہ سے یہ تاریخ میں سنگدل مشہور ہو گیا تھا کمبوجیہ کے تخت نشین ہوتے ہی ملک میں کچھ بغاوتیں رونما ہوئیں جنہیں اس نے سختی سے کچل دیا ملک میں کچھ امن و سکون ہوا تب کمبوجیہ کو اپنے باپ کوروش کے نقشِ قدم پر چل کر مملکت میں مزید توسیع کرنے کا خیال آیا۔

چنانچہ اس نے مصر کی تسخیر کا ارادہ کیا لیکن ملک کے داخلی حالات ابھی پوری طرح اطمینان بخش نہ تھے خاص طور سے اسے اپنے بھائی بردیا کی وجہ سے بڑی تشویش تھی جو پسندیدہ خصائل کی وجہ سے لوگوں میں بے حد مقبول تھا بردیا کی حکومت اگرچہ دور دراز علاقوں میں تھی لیکن کمبوجیہ کو اس سے یہ خدشہ تھا کہ اگر اسے موقع ملا تو ضرور بغاوت کر دے گا اور کمبوجیہ کے خلاف اسے عوام کی حمایت حاصل ہو جائے گی اس لئے خفیہ طور پر کمبوجیہ نے اپنے بھائی بردیا کو قتل کروا دیا اس طرح اپنے ایک موثر حریف کے خدشے سے آزاد ہو گیا۔

اپنے بھائی بردیا کے قتل کے بعد کمبوجیہ نے مصر پر لشکر کشی کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا مصر کا بادشاہ ان دنوں امازیس تھا کوروش کے دور میں کوروش کے بڑھتے ہوئے اقتدار کو دیکھ کر امازیس کو تشویش تھی اس نے کوروش کے ہاتھوں لیڈیا کے بادشاہ کرزوس کی حکومت کا خاتمہ ہوتے دیکھا بابل کے حکمران نبونیہ کی حکومت بھی اس کے سامنے ختم ہوئی اس لئے وہ ان ایرانی بادشاہوں کی پیش قدمی سے غافل نہ تھا۔

احتیاط کی غرض کے تحت مصر کا بادشاہ امازیس اپنے لشکر کو منظم کرتا رہا اس نے یونانی جزائر کے حکمرانوں سے جو ایران کے اثر سے آزاد تھے معاہدے کئے تاکہ ان سے بحری بیڑے کی امداد حاصل ہو سکے یونانی پیشہ ور سپاہیوں کی خدمات بھی حاصل کرنی چاہئیں جو اجرت پر فوجی خدمات انجام دیا کرتے تھے لیکن معاہدے کے مطابق یونانی جزائر سے اسے مدد نہ مل سکی نہ یونانی پیشہ ور سپاہی وقت پر پہنچ سکے آخر جب کمبوجیہ نے مصر پر حملہ کیا تو آمازیس تنہا تھا۔

کمبوجیہ کا لشکر غزہ کے راستے کی راہ سے دشت سینا میں داخل ہوا کمبوجیہ کی خوش قسمتی کہ انہی دنوں مصر کا بادشاہ آمازیس جو ایک نہایت مدبر اور مضبوط حکمران تھا اپنی طبعی موت مر گیا اور اس کی جگہ اسکا بیٹا سامینک اسکا جانشین اور مصر کے تاج و تخت کا مالک ہوا لیکن اس سامینک میں اپنے باپ امازیس کی سی فراست دلیری اور شجاعت نہ تھی۔

ایرانی لشکر دشت سینا میں پیش قدمی کرتا ہوا جب بلوزیم کے مقام پر پہنچا تو سامنے سے مصری لشکر بھی نمودار ہوا پھر دونوں لشکر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوئے اور جنگ کی ابتداء ہوئی مصری بڑی بہادری سے لڑے لیکن ایرانی لشکر کی برتری کی وجہ سے مصریوں نے شکست کھائی اور راہ فرار اختیار کر کے اپنے مرکزی شہر ممفس کی طرف بھاگ گئے۔

کمبوجیہ نے اپنا ایک ایلچی مصر کے مرکزی شہر ممفس کی طرف روانہ کیا اور مصر کے بادشاہ سامینک کو پیغام بھجوایا کہ اطاعت قبول کر لے پر سامینک نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور کمبوجیہ کے ایلچیوں کو اس نے تہ تیغ کر دیا کمبوجیہ کو صورتحال سے آگاہی ہوئی تو اس نے مصر کے مرکزی شہر ممفس کا رخ کیا اور شہر کے اردگرد گھیرا ڈال لیا۔

اہل شہر محصور ہو گئے آخر مصری لشکر نے محاصرے سے تنگ آکر ہتھیار ڈال دیئے مصر کا حکمران اسیر ہوا اور کمبوجیہ نے اسے شوش کے زندان میں ڈال دیا تھا جہاں اس نے زندگی کے باقی دن گزار دیئے مصر کی شکست سے دنیا کی تیسری بڑی حکومت کا خاتمہ ہو گیا یہ حکومت اگرچہ فوجی اعتبار سے کمزور تھی لیکن اس کے تمدن کی شہرت دنیا بھر میں تھی اب کمبوجیہ ایک وسیع سلطنت کا مالک بن گیا تھا۔

مصر کی فتح کے بعد کمبوجیہ کے حوصلے ایسے بڑھے کہ اس نے مصر ہی سے اپنے لشکر کو مغرب کی طرف روانہ کیا اور اس لشکر کو حکم دیا کہ کنعانیوں کے مرکزی شہر قرطاجنہ کا رخ کرے اور اسے فتح کر کے کنعانیوں کو بھی ایرانیوں کا زیر و مغلوب بنائے یہ لشکر خشکی کے راستے کنعانیوں کے مرکزی شہر قرطاجنہ کی طرف روانہ ہوا لیکن کمبوجیہ نے کنعانیوں کی قوت کا غلط اندازہ لگایا تھا وہ یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ مصریوں کی قوت جسے اس نے اپنے سامنے زیر کر لیا ہے کنعانیوں سے بھی زیادہ ہے لہٰذا اسے امید تھی کہ وہ کنعانیوں کو بھی اپنا مطیع اور فرمانبردار بنا کر رکھے گا۔

پر جب ایرانیوں کو کنعانیوں کا سامنا کرنا پڑا تو ان کی ساری غلط فہمیاں اور ساری امیدیں غارت ہو کر رہ گئیں کنعانی جو جنگوں کا وسیع تجربہ رکھتے تھے وہ ایرانیوں پر بھوکے بحری عقابوں کی طرح ٹوٹ پڑے تھے ایرانیوں کو انہوں نے بدترین شکست دی اور سارے ایرانی لشکر کا خاتمہ کر دیا ایک سپاہی کو بھی بچ کر آنا نصیب نہ ہوا جب مغرب کی طرف سے آنے والے قافلوں کے ذریعے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سے کمبوجیہ کو یہ علم ہوا کہ کنعانیوں نے اس کے سارے لشکر کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے تو اس شکست اور اپنے لشکر کے قتل عام کا کمبوجیہ کو سخت دکھ ہوا جس سے اسکا دماغی توازن بھی بگڑ گیا تھا۔
کمبوجیہ نے مصر میں جو اپنے ساتھ لشکر کا ایک حصہ روک لیا تھا اس کے ساتھ وہ ایران کی طرف روانہ ہوا جب وہ شام کی سرزمین میں پہنچا تو اسے خبر ہوئی کہ کسی شخص نے اس کے بھائی بردیا ہونے کا دعویٰ کر کے ایران میں بغاوت کر دی ہے بغاوت کرنے والا یہ شخص ایک مُغ تھا جس کا نام گاماتا تھا اس کی شکل کمبوجیہ کے بھائی بردیا سے ملتی جلتی تھی اور چونکہ اس کی موت کا علم عوام کو نہ تھا یہاں تک کہ خود اس کی بہنیں اور ماں بھی بردیا کی موت سے بے خبر تھیں اس لئے لوگ سمجھے کہ یہ بردیا ہے کمبوجیہ بغاوت فروغ کرنے کے لئے تیزی سے بڑھا لیکن بردیا کے نام پر کمبوجیہ کے لشکر میں ہل چل مچ گئی جس کا کمبوجیہ کو سخت صدمہ ہوا اس صدمے میں اس نے آخر کار خودکشی کر کے اپنا خاتمہ کر لیا۔

کمبوجیہ کی خودکشی کے بعد اس کے خاندان کا ایک فرد داریوش ایران کا بادشاہ بنا داریوش کا شمار ایران کے ان نامور بادشاہوں میں ہوا ہے جنہوں نے اپنی سیاسی فراست انتظامی قابلیت اور دلیری کی وجہ سے ایران کو عظیم ایران بنا کر جاودانی شہرت حاصل کی جس وقت داریوش تخت نشین ہوا اس وقت متعدد عناصر اس کی مخالفت میں کام کر رہے تھے گاماتا جس نے کمبوجیہ کے بھائی بردیا کے بھیس میں بغاوت کھڑی کی تھی وہ بھی لوگوں میں کافی مقبولیت حاصل کر چکا تھا اور جن علاقوں میں اس نے قبضہ کیا تھا وہاں اس نے تین سال کے لئے سارے ٹیکس بھی معاف کر دیئے تھے اب داریوش کے لئے یہ آسان نہ تھا کہ ٹیکس پھر سے عائد کیا جائے نہ یہ ممکن تھا کہ وہ ٹیکس نہ دینے کی رعایت برقرار رکھ سکے اس طرح اس کے خزانے خالی ہو جانے کا خدشہ تھا۔
انہی دنوں داریوش کے لئے ایک اور مصیبت اٹھ کھڑی ہوئی وہ یہ کہ گاماتا کے بیٹے اترین خوزستان کے علاقے میں علم بغاوت کھڑا کر دیا جسے دیکھتے ہوئے مختلف علاقوں کے حاکموں کا خیال ہوا کہ فارس کا حال بھی میڈیا کا سا ہو گا اس لئے انہوں نے جابجا خود مختار ہونے کے منصوبے باندھنے شروع کر دیئے تھے چنانچہ داریوش کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا سات سال کی لگاتار کوششوں کے بعد وہ بغاوتوں کو فروغ کرنے میں کامیاب ہو گیا اور بغاوتوں کے سرغنہ گاماتا کو بھی اپنے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

ان بغاوتوں کو داریوش نے فرو کیا ہی تھا کہ بابل میں بغاوت اٹھ کھڑی ہوئی وہ اس طرح کہ بابل کے ایک شخص نے کہ نام جس کا ندی تبیر تھا بابل کے سابق بادشاہ نبونیہ کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا اور بخت نصر کا لقب اختیار کر کے بابل کی حکومت واپس لینے کا عزم کر لیا تھا داریوش ندی تبیر کی

سرکوبی کے لئے روانہ ہوا اور بابل پر لشکر کشی کی لشکر کو اس نے دو حصوں میں تقسیم کیا ایک لشکر اونٹوں پر سوار تھا دوسرا گھوڑوں پر دجلہ کو عبور کرنے کے بعد دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ہوا ایک ہولناک جنگ ہوئی جس میں ندی تبیر نے شکست کھائی اور بابل میں وہ قلعہ بند ہو گیا داریوش نے شہر کا محاصرہ کر لیا تنگ آ کر محاصرین شہر سے باہر نکلے جنگ کی پھر شکست کھائی اور اس جنگ میں باغی سردار ندی تبیر موت کے گھاٹ اتر گیا تھا۔
جس وقت داریوش بابل کی بغاوت سرد کرنے میں مصروف تھا اسی دوران اہل ہمدان نے داریوش کی مشکلات کو دیکھ کر آزاد ہونا چاہا اور ایک شخص فرادرتش نے بہت سے لوگوں کو اپنے جھنڈے تلے جمع کر کے بغاوت کا اعلان کر دیا یہ شخص اپنے آپ کو کسارہ کے خاندان کا فرو ظاہر کرتا تھا اہل ہمدان نے اسے اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا داریوش کو جب اس بغاوت کا علم ہوا تو بڑی برق رفتاری سے اس نے بابل سے ہمدان کا رخ کیا فراورتش سے اس نے جنگ کی اور اسے بھی ایک زبردست معرکے کے بعد موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔
داریوش نے ابھی ان بغاوتوں کو فروغ کیا ہی تھا کہ لیڈیا کے حکمران او روئس نے اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا داریوش نے خفیہ تدبیر سے کام لیا او روئس کو ایک ایرانی محافظ کے ہاتھوں اسے خفیہ طور پر قتل کروا دیا اور لیڈیا پر ایک نیا حاکم مقرر کیا جو داریوش کا فرمانبردار بنکر کام کرنے لگا۔

اب داریوش کو مصر کی طرف رجوع کرنا پڑا جہاں کے حکمران اریاندس نے اس کی اطاعت سے روگردانی کی تھی اور مصر فتح کر کے داریوش نے اریاندس کو بھی ٹھکانے لگا دیا۔
مصر کا تمدن بہت قدیمی تھا اس لئے داریوش نہیں چاہتا تھا کہ اس پر کسی قسم کی آنچ آئے چنانچہ اہل مصر سے اس نے مہر و محبت کا سلوک کیا مصر کے کاہنوں کی تالیف و قلوب کی معبدوں کا احترام کیا اور مصر کے آئین کی عزت و تکریم میں فرق نہ آنے دیا یہاں تک کہ دریوش نے مصر کی مذہبی رسوم میں بھی اکثر و بیشتر شرکت کی مصر میں داریوش نے آب پاشی کے نظام کو بہتر بنانے کیلئے کاریزیں کھدوائیں اور تجارتی شاہراہوں کو محفوظ کیا اہل مصر داریوش سے بہت خوش ہوئے یہاں تک کہ اسے اپنے فراعون بزرگوں میں شمار کرنے لگے تھے مصر کو داریوش نے اپنا صوبہ بنایا اور حاکم مصر نے فراعنہ مصر کے قدیمی محل میں اقامت اختیار کی۔
ان ساری بغاوتوں کا خاتمہ کرنے کے بعد داریوش کی نظریں اب ہندوستان کی طرف اٹھیں اور اس نے چند سخت اور زوردار مہموں کے بعد پنجاب اور سندھ فتح کر کے اپنی مملکت میں
... لئے پنجاب اور سندھ کی تسخیر کے بعد داریوش نے مکران کے ساحل پر ... تعمیر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کروائے اور مکران سے ساحل عرب تک ایک نئی شاہراہ بھی دریافت کی پنجاب اور سندھ کی فتح سے نہ صرف ہندوستان کے خزانے ایران آئے بلکہ پنجاب اور سندھ کو بھی اس نے ایران کا ایک صوبہ قرار دے دیا تھا۔

اس قدر فتوحات حاصل کرنے کے بعد داریوش کو وسط ایشیاء کے سکیت قبائل کو مطیع اور منقاد بنانے کا خیال آیا اب تک معلوم نہیں ہو سکا کہ وسط ایشیا کے سکیت قبائل کی طرف اس نے کیوں رجوع کیا اس مہم سے متعلق مورخین کی مختلف آرا ہیں کچھ کا خیال ہے کہ اس مہم کو محض دیوانہ پن خیال کیا جا سکتا ہے کچھ دوسرے مورخ کہتے ہیں کہ یہ داریوش کا سوچا سمجھا ہوا منصوبہ تھا کیونکہ اسکا خیال تھا کہ جب وہ آنے والے دنوں میں یونان پر لشکر کشی کرے گا تو سکیتوں کو وسائل اور نقل و حمل میں رکاوٹ پیدا کرنے کا حوصلہ نہ پڑے گا۔

بعض مورخین یہ کہتے ہیں کہ اگر داریوش کو سکیتوں کے حملے کا اندیشہ تھا بھی تو یہ محض اس کی غلط فہمی تھی کیونکہ سکیتوں کے ملک اور داریوش کی گزرگاہ کا فاصلہ بہت زیادہ تھا سکیتوں پر حملہ آور ہونے کی وجہ ایک یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ سکیت قبائل ایران کی حدود میں داخل ہو کر لوٹ مار کرتے رہتے تھے بہرحال وجہ کچھ بھی ہو داریوش نے سکیت پر حملہ آور ہونے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا۔

سکیتوں پر حملہ آور ہونے کے لئے داریوش نے کشتیوں کا پل بنانے کے بعد باس فورس کو عبور کیا جب یہ اپنے لشکر کے ساتھ بحرہ اسود کے ساحل کے قریب پہنچا تو تراکیا کے لوگوں نے اطاعت کا اظہار کیا یہاں سے داریوش کا لشکر ڈینیوب کے ڈیلٹا میں پہنچا پھر وہاں سے ایک دوسرے پل پر سے عبور کر کے وہ روسی مرغزاروں یا بالفاظ دیگر سکیتوں کے ملک میں پہنچ گیا تھا۔

سکیت قبائل کا کوئی ایک مرکز نہ تھا یہ خانہ بدوش اقوام کی طرح ملک کے طول و عرض میں گھومتے پھرتے رہتے تھے داریوش کے وارد ہونے کی اطلاع ملی تو یہ پہلو بچا کر کسی دوسری طرف نکل گئے داریوش نے ہرچند ان کا پیچھا کیا لیکن جم کر لڑنے کا کہیں موقع نہ پیدا ہو سکا دو ماہ تک داریوش کی پیش قدمی جاری رہی اس عرصے میں ایرانی لشکر کو متعدد مشکلات پیش آئیں حملے جو ہوئے وہ بھی نہایت بے ترتیبی سے ہوئے اس دوران رسد ختم ہو گئی سپاہی بیمار ہونے لگے آخر داریوش کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ رہا کہ الٹے پاؤں ڈینیوب کو لوٹ جائے۔

کچھ عرصہ تک داریوش نے اپنے لشکر کو ستانے اور آرام کرنے کا موقع فراہم کیا تازہ دم ہو کر پھر وہ اپنی مہم پر نکلا اسی ہزار فوج کے ساتھ اس نے پہلے تراکیا کو فتح کیا پھر یونان کی طاقتور ریاست مقدونیہ کو بھی اس نے اپنا زیر و مغلوب بنا کر رکھ لیا تھا۔

اب داریوش کی سلطنت کی حدود مشرق میں پنجاب اور سندھ سے لے کر مغرب میں مقدونیہ اور تراکیا تک اور ادھر افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں سے لے کر چین کی برف پوش سرحدوں تک پھیلی ہوئی ان حدود میں جس قدر ملک شامل تھے وہ سب داریوش کے مطیع اور فرمانبردار تھے۔

اس وسیع اور عظیم مملکت کو داریوش نے مختلف صوبوں میں تقسیم کر دیا یہ صوبہ ساتراپی کہلاتا تھا ہر صوبے میں ایک حاکم مقرر کیا جسے ساتراپ کہتے تھے۔ داریوش کا خیال تھا کہ کسی صوبے کے حکمران کو مکمل اختیار نہ ملنے پائیں اس لئے ہر صوبے میں ایک سپاہ سالار اور ایک دبیر خصوصی بھی مقرر کیا یہ عہدے دار اپنے اپنے حلقہ میں آزاد تھے اور صوبے کے حالات سے براہ راست مرکز کو مطلع کرتے رہتے تھے جو اسلئے بغاوت نہ ہو پاتی تھی ان حکام کے کام کا جائزہ لینے کے لئے اعلیٰ اختیارات کے نگران گاہ بگاہ ہر ایک صوبے میں جاتے تھے جن کے ساتھ فوجی دستے بھی ہوا کرتے تھے۔

یہ نگران تحقیقات کرنے اور سزا دینے میں بااختیار تھے صوبے کے حاکموں یا دوسرے افسران کے متعلق کوئی قابل اعتراض بات دیکھتے تو مرکز کو مطلع کرتے نیز خفیہ کام کرنے والے مخبورین بھی ہوتے تھے صوبوں کی تعداد بیس سے اٹھائیس تک تھی صوبوں کی حدود میں تغیر ہونے کی وجہ سے ان کی تعداد گھٹتی بڑھتی رہتی تھی۔

صوبوں کے حاکم عموماً شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے اگر شاہی خاندان کا کوئی فرد اس عہدے کے لئے موزوں نہ ہوتا تو کسی دوسرے شخص کو حاکم مقرر کر کے شاہی خاندان کی کسی لڑکی سے اسکی شادی کر دی جاتی تھی تاکہ اس رشتے کی بدولت وفاشعاری میں کوئی فرق نہ آئے۔

○

دوسری طرف یونانیوں کو یہ بڑا قلق و رنج تھا کہ ان کے وسیع علاقوں پر ایرانیوں نے قبضہ کر لیا تھا یونانی بہادر اور محب وطن تو تھے ہی لیکن یونان کی مختلف ریاستوں کا آپس میں اتفاق نہیں تھا ان کے کردار میں روانگی بھی تھی کبھی وہ مشترکہ دشمن سے بچنے کیلئے یا اس پر غلبہ پانے کے لئے شہنشاہ ایران کا دم بھرتے اور کبھی شہنشاہ کی حکومت کے خلاف عوام کو ابھارتے غیر ملکی حکومت کے خلاف کچھ بے چینی بھی پائی جانے لگی تھی اس لئے یونانی حکام دربردہ اپنے استحکام میں کوشاں رہتے تھے خود مختاری کے لئے استحکام کی کوششیں کرنے والوں میں ایک یونانی سردار ہستیاز بھی شامل تھا شروع میں یہ شخص دریائے ڈینیوب کے پل کی حفاظت پر معمور تھا داریوش جب سکیتی قبائل کی مہم سے ناکام لوٹا تھا تو ہستیاز کو اس نے انعام و اکرام دیا تھا اور تراکیات کے ایک شہر کی حکومت بھی اسے دے دی تھی اب ہستیاز نے چاہا کہ اس شہر کے اردگرد مضبوط فصیل تعمیر کرائے

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تاکہ بھی حکومت ایران کے خلاف جدوجہد کرنے میں اس سے مدد لی جا سکے حکومت ایران کے نمائندے کو ہستیاز کے اس منصوبے کا حال معلوم ہو گیا آخر داریوش نے اسے دربار میں بلایا اور اسے نظربند کر دیا۔

اس ہستیاز کا ایک داماد تھا جس کا نام ارستاغورث تھا جو آئیونیا کا حکمران تھا جس کا پایا تخت میلس تھا اس ارستاغورث نے ایرانیوں کا جوا اتارنے کے لئے ملکی تحریک چلائی ارستاغورث نے سپارٹا جا کر کمک حاصل کرنے کی کوششیں کی ایتھنز والوں نے بھی بیس جہازوں سے اس کی مدد کی اس طرح اسے اریٹیریا کی طرف سے بھی پانچ جہازوں کا دستہ کمک کے طور پر مل گیا تھا۔

ایرانی حکومت کے باغیوں نے اپنی قوت کو جمع کرنے کے بعد ساردس شہر پر زوردار حملہ کیا اور شہر فتح کر کے اسے آگ لگا دی لیکن اس کے باوجود یہ لوگ شہر کے مشہور قلعہ پر قبضہ نہ کر سکے اس لئے مجبوراً" وہاں سے پسپا ہوئے راستے میں ان کی مڈبھیڑ ایرانی فوج سے ہوئی جس میں انہیں بری طرح شکست ہوئی ایتھنز والوں نے شکست کا حال سنا تو اس تحریک سے دست بردار ہو گئے۔

یونانیوں نے جب ساردس کو فتح کیا تھا تو یونان کے شہروں میں آزادی کی لہر دوڑ گئی تھی ادھر داریوش یونانیوں کی اس حرکت سے سخت برہم ہوا تھا یونانیوں کی یہ بغاوت کچھ بے محل تھی چونکہ ایرانی فوج اپنے مقبوضات میں موجود تھی اور جس شہر پر چاہتی حملہ کر سکتی تھی یا بہرحال باغیوں نے معمول سے کامیابیاں حاصل کیں۔

ان بغاوتوں کی وجہ سے ایرانیوں اور یونانیوں کے مابین فیصلہ کن جنگ ساحل بحر پر لادی کے مقام پر ہوئی اس میں یونانی فوج تین سو ترپن بحری جہازوں کے ساتھ شامل ہوئی ان کے خلاف ایرانی سپاہ سالار چھ سو بحری جہازوں کے ساتھ یونانیوں کے مقابلے میں آئے اس جنگ میں حصہ لینے کے لئے یونانیوں نے جو اپنے اتحادیوں کو ساتھ ملایا تھا تو وہ جنگ کے موقع پر یونانیوں کو چھوڑ کر بھاگ گئے نتیجہ یہ ہوا کہ ان کو لادی کے مقام پر ایرانیوں کے ہاتھوں تباہ کن شکست ہوئی۔

آئیونیا کا پایہ تخت ملیس تو یونان کا ممتاز ترین شہر تھا جو ایشیائے کوچک میں شورش سرکشی اور بغاوت کا اصل سرچشمہ تھا اس پر ایرانیوں نے قبضہ کر لیا اس موقع پر متعدد باغی تہ تیغ ہوئے جو اسیر ہوئے انہیں دجلا کے دہانے کی طرف قید کر دیا گیا تھا۔

اس طرح یہ بغاوت ختم ہوئی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایرانیوں نے اپنے مقبوضات پر گرفت مضبوط کر لی اس عرصے میں ایتھنز والوں کو بحری بیڑا تیار کرنے کی مہلت مل گئی جسے آئندہ چل کر ایرانیوں کے خلاف جنگ میں حصہ لینا تھا ان جنگوں کا سب سے زیادہ فائدہ یونان کی ریاستوں تراکیا اور مقدونیہ کو ہوا کیونکہ باغیوں سے نمٹنے کے لئے ایرانی حکومت نے دونوں ریاستوں سے اپنے لشکر واپس بلا لئے تھے جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ ان دونوں ریاستوں نے اپنی خودمختاری کا اعلان کر دیا تھا

تراکیا اور مقدونیہ کی خودمختاری میں ایتھنز اور اریٹیریا والوں نے بھی ان کا ساتھ دیا یہ صورت حال دیکھتے ہوئے داریوش نے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا اور یونانیوں کو سزا دینے کے لئے اسے برق رفتاری کے ساتھ یونان کی طرف روانہ کیا جب یہ ایرانی لشکر یونان کے شہر ماراتھان پہنچا تو یہاں ایرانی اور یونانیوں میں خوفناک جنگ ہوئی یہ جنگ چونکہ وارنا کی وادی میں ہوئی تھی لہٰذا اسے جنگ وارنا کے نام سے کہہ کر پکارا جاتا ہے اس جنگ میں ایرانیوں کو بدترین شکست ہوئی یونانیوں نے دور دور تک ایرانیوں کا پیچھا کیا اور ساحل بحر تک انہیں مارتے کاٹتے ہوئے ان کی تعداد کم کرتے چلے گئے تھے داریوش کے خلاف یونانیوں کی یہ سب سے پہلی اور بہت بڑی فتح تھی جس نے یہ ثابت کیا کہ یونانی آہستہ آہستہ ایرانیوں کے خلاف اپنے آپ کو مضبوط اور مربوط بناتے چلے جا رہے ہیں۔

وارنا کی وادیوں میں یونانیوں کے ہاتھوں ایرانیوں کی بدترین شکست نے مصر کے اندر بھی ایک ہل چل برپا کر دی تھی اس شکست سے مصریوں کے حوصلے بڑھے اور انہوں نے ایرانی حکومت کا جوا اتار پھینکنا چاہا داریوش کے عہدے حکومت میں ہرچند کہ مصر نے بہت ترقی کی تھی اور ایران کے ساتھ روابط ہونے کی وجہ سے اس کو تجارت میں بھی بہت اضافہ ہوا تھا لیکن بدقسمتی یہ کہ ایران کی طرف سے ان پر بھاری ٹیکس عائد کر دیئے گئے تھے جو اہل مصر کو ناگوار گزرتے تھے اور یہیں اس وقت جبکہ ماراتھان کے قریب یونانیوں کے ہاتھوں ایرانیوں کو شکست ہوئی مصر نے ایران کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے اپنے خودمختاری کا اعلان کر دیا ماراتھان کے مقام پر یونانیوں کے ہاتھوں ایرانیوں کی شکست اور مصر کا ہاتھ سے نکل جانا ایسا غم اور دکھ تھا جو داریوش برداشت نہ کر سکا اور اسی غم میں وہ موت کا شکار ہو کر رہ گیا۔

داریوش جب مرا تو اس کے دو بیٹے تھے اسکا بڑا بیٹا آرتوبیزن تھا جو ایک ہردل عزیز ایرانی سردار گبریس کی بیٹی کے بطن سے تھا دوسرے بیٹے کا نام خشیارشا تھا جو کوروش کی بیٹی آتوسا کے بطن سے تھا آرتوبیزن چونکہ داریوش کے تخت نشین ہونے سے پہلے پیدا ہوا تھا اس لئے اس کے بجائے خشیارشا کو ایران کا بادشاہ بنایا گیا کیونکہ ایرانی آئین کے مطابق بادشاہ کا وہی بیٹا تخت تاج کا وارث ہو سکتا تھا جو اس کی تخت نشینی کے بعد پیدا ہوا ہو اس آئین کے تحت خشیارشا کو ایران کا بادشاہ بنایا گیا اس کے علاوہ خشیارشا کو یہ امتیاز بھی حاصل تھا کہ اس کی ماں کوروش کی بیٹی تھی لہٰذا ایران کا تخت و تاج اسی کے حوالے کیا گیا۔

خشیارشا جس وقت بادشاہ بنا اس کی عمر پینتیس برس کی تھی وہ بہت خوش وضع اور بڑے قد و قامت کا بادشاہ تھا اہل ایران کے نزدیک اسے بہت مقبولیت حاصل تھی لیکن یہ کچھ عافیت پسند

نديم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھا۔ سلطنت عظیم تھی لیکن اس کی ذمہ داریاں عظیم تر تھیں اسے جن خطرات کا سامنا تھا وہ بھی کچھ کم نہ تھے۔

داریوش اپنی زندگی میں یونانیوں سے مارا تھان کی شکست کا انتقام لینا چاہتا تھا لیکن وہ ایسا نہ کر سکا اس کے علاوہ داریوش مصر کے فرعون خبشا سے بھی انتقام لینا چاہتا تھا جس نے داریوش کی موت سے پہلے خود مختاری کا اعلان کرتے ہوئے بغاوت اور سرکشی اختیار کر لی تھی لیکن داریوش کو اس سے بھی انتقام لینا نصیب نہ ہوا۔

ان باتوں کو شروع شروع میں خشیارشا نے کچھ زیادہ اہمیت نہ دی لیکن جب ایران کے عظیم سردار گبریاس کے بیٹے مردونیا نے اس پر یہ حقیقت واضح کی کہ اگر یونان کو اطاعت پر مجبور نہ کیا گیا اور مصر پر فوج کشی نہ ہوئی تو ایران کا وقار خاک میں مل جائے گا مردونیا کی اس تنبیہہ کے بعد آخر خشیارشا ان مہموں کو سر کرنے پر آمادہ ہو گیا تھا۔

خشیارشا چار سو چوراسی قبل مسیح اپنا لشکر لے کر عازم مصر ہوا مصریوں کے ساتھ اس کی خون ریز جنگ ہوئی اور مصر کے فرعون خبشا نے اس جنگ میں شکست اٹھانے کے بعد راہ فرار اختیار کر لی تھی مصر کی شورش فرو کرنے کے بعد خشیارشا نے مصر پر اپنے ایک رشتہ دار کو حکمران مقرر کر دیا تھا اسی دوران بابل کے ایک گم نام شخص شاشیرب نے اچانک ایسی شہرت اور قوت حاصل کی کہ اس نے بادشاہت کا دعویٰ کرتے ہوئے بابل کا تاج و تخت سنبھال لیا اور جو ایرانی لشکر وہاں حفاظت کے طور پر متعین تھا اس کا اس نے خاتمہ کر کے رکھ دیا شاشیرب کی سرکوبی کے لئے مصر سے خشیارشا نے بابل کا رخ کیا اور اس نے شہر کا محاصرہ کر لیا یہ محاصرہ چند ماہ تک جاری رہا آخر اہل بابل نے ہتھیار ڈال دیئے شاشیرب شکست اٹھانے کے بعد کہیں روپوش ہو گیا اور اس کی جگہ خشیارشا نے ایک شخص ذوپیر کو وہاں کا حاکم مقرر کر دیا لیکن جلد ہی اہل بابل نے ذوپیر کو قتل کر دیا اور ایک بار پھر ایران کے خلاف بغاوت کھڑی کر دی۔

ذوپیر کے قتل سے خشیارشا سخت برہم ہوا اور ذوپیر کے بیٹے میگابیز کو بابل کی حکومت سپرد کی بابل کی اس بغاوت کا خشیارشا نے سخت انتقام لیا اس نے نہ صرف یہ کہ باغیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے بابل میں قتل و غارت کی بلکہ اس کے حکم پر بابل کے مندروں اور عبادت گاہوں کو بری طرح لوٹا گیا اور بابل کے سب سے بڑے دیوتا مردوک کو بھی اٹھا کر ایران لے جایا گیا۔

مصر اور بابل کی مہموں کو سر کرنے کے بعد اب خشیارشا کے سامنے یونان کی مہم تھی جسے داریوش ادھورا چھوڑ کر دنیا سے کوچ کر گیا تھا اس مہم کو سر کرنے کے لئے خشیارشا نے متواتر تین سال تیاری کی یونان پر حملے کے لئے خشکی پر لڑنے والی فوج کی بھی ضرورت تھی اور بحری بیڑے کی بھی اشد ضرورت تھی دونوں قسم کی فوج اس نے منظم کی چار سو اکاسی قبل مسیح میں خشیارشا نے یونان کے خلاف اپنی جنگی تیاریاں مکمل کر لیں اس کے بعد اس نے اپنے لشکر کے ساتھ یونان کی طرف کوچ کیا تھا۔

یونان کی طرف جانے کے لئے ایران سے نکل کر خشیارشا نے لیڈیا کی سابق سلطنت کے مرکزی شہر ساردس کا رخ کیا اپنے لشکر کے ساتھ چند یوم تک اس نے ساردس شہر میں قیام کیا اس دوران ایتھنز کے یونانی حکمرانوں نے ایرانی تیاریوں کا حل معلوم کرنے کے لئے اپنے جاسوس ساردس شہر کی طرف روانہ کئے پر یونانیوں کی بدقسمتی کہ ان جاسوسوں کا منصوبہ ظاہر ہو گیا اور انہیں گرفتار کر لیا گیا فوج کے سپاہ سالار مردونیا نے انہیں قتل کر دینے کا حکم دے دیا۔

خشیارشا کو جب خبر ملی تو اس نے جاسوسوں کو طلب کیا اس کے حکم پر جب جاسوسوں کو اس کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے صاف صاف بتا دیا کہ وہ ایران کی جنگی تیاریوں کا حال معلوم کرنے آئے تھے اسے خشیارشا نے سپاہ سالار کو حکم دیا کہ انہیں قتل کرنے کے بجائے انہیں ایران کی پیادہ اور سوار فوج دکھائی جائے تاکہ یونانیوں کو ہماری قوت کا اندازہ ہو جائے یوں خشیارشا کے حکم پر ان جاسوسوں کو پیدل اور سوار فوج دیکھا کر آزاد کر دیا گیا تاکہ واپس یونان جا کر وہ اپنے حکمرانوں سے ایران کے عظیم لشکر کا ذکر کریں۔

ساردس میں چند یوم تک قیام کرنے کے بعد خشیارشا نے اپنے لشکر کے ساتھ درہ دانیال کو عبور کرتے ہوئے یونان کا رخ کیا اس دوران اہل ایتھنز نے کوششیں کی کہ اس قومی ابتلا کے موقع پر یونانیوں کے اختلافات ختم کر کے انہیں ایک مرکز پر لایا جائے لیکن وہ ساری یونانی ریاستوں کو اپنے حق میں متحد کرنے میں ناکام رہے اس کے بعد ایتھنز والوں نے سسلی میں یونانی حکومت سیراکیوز کی طرف قاصد روانہ کئے اور ان سے ایرانیوں کے خلاف مدد طلب کی لیکن اس مہم میں بھی ایتھنز والے ناکام رہے اس لئے کہ سیراکیوز والوں نے کہا کہ ماضی میں وہ قرطاجنہ کے کنعانیوں کے خلاف چونکہ بے یارومددگار رہے ہیں اور اہل یونان نے ان کی کوئی مدد نہیں کی لہٰذا اس موقع پر وہ بھی یونانیوں کے خلاف ان کی کوئی مدد نہیں کریں گے چاروں طرف سے مایوس ہو کر ایتھنز اور سپارٹا والوں نے خود ہی ایرانی لشکر کا مقابلہ کرنے کی ٹھان لی تھی۔

اب ایتھنز اور سپارٹا والوں کو یہ فیصلہ کرنا تھا کہ وہ یونان کے کون سے حصے کا دفاع پہلے کریں اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے یونان کے بڑے بڑے مدبروں نے یہ فیصلہ کیا کہ پہلے اس سمت کی حفاظت کی جائے جس طرف سے ایرانی لشکر حملہ آور ہو رہا ہے جس طرف سے ایرانی لشکر یونان کی طرف پیش قدمی کر رہا تھا اس راستے میں درہ تھرماپولی پڑتا تھا لہٰذا مشہور یونانی جرنیل لیونی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دس کی سرکردگی میں سات ہزار منتخب یونانی سورماؤں کو اس درے پر بٹھا دیا گیا تھا تاکہ وہ ایرانیوں کی پیش قدمی کو روک دیں۔

جس راستے پر ایرانی لشکر یلغار کرتا آرہا تھا اس راستے پر درہ تھرماپولی سب سے زیادہ مضبوط اور محفوظ مقام تھا یہ راستہ بہت تنگ تھا اس کے ایک طرف پہاڑ اور دوسری طرف سمندر تھا لہٰذا اسی درے میں گھات لگا کر یونانی لشکر بیٹھ گیا تھا اور درے کے قریب ہی سمندر میں یونانیوں کے تین سو جہازوں کا بحری بیڑا بھی لنگر انداز تھا تاکہ ایرانی بحری بیڑے کو آگے بڑھنے نہ دیا جائے۔

خشیارشا کو جب خبر ہوئی کہ اس کا راستہ روکنے کے لئے یونانیوں نے درہ تھرماپولی کا انتخاب کیا ہے تو اس نے اپنے لشکر کی پیش قدمی روک دی وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے تھرماپولی سے اپنے لشکر کو گزارنے کی کوشش کی تو یونانی اس کے پورے لشکر کو خاک و خون کر کے رکھ دیں گے اور کسی بھی ایرانی کو بچ کر واپس اپنے گھر جانا نصیب نہ ہوگا لہٰذا یہ خبر سننے کے بعد جس جگہ وہ پیش قدمی کر رہا تھا اس جگہ اس نے اپنے لشکر کو روک کر پڑاؤ کرنے کا حکم دے دیا تھا۔

چار روز تک لگاتار وہاں پڑاؤ کرنے کے بعد آخر خشیارشا نے اپنے جرنیلوں سے مشورہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ چھوٹے چھوٹے لشکر آگے بھیجے جائیں جو ان یونانیوں پر حملہ آور ہوں جو درہ تھرماپولی میں گھات لگائے بیٹھے ہوئے ہیں اس مقصد کیلئے پہلے روز دس ہزار ایرانیوں کو آگے بڑھایا گیا تاکہ وہ درہ تھرماپولی کے محافظ یونانیوں پر حملہ آور ہوں لیکن ان دس ہزار ایرانیوں کو بری طرح پسپائی کا منہ دیکھنا پڑا اور یونانیوں نے ان پر ہولناک حملے کرتے ہوئے انہیں درے کے پاس سے بھاگ جانے پر مجبور کر دیا تھا۔

دوسرے دن پھر لشکر کے ایک حصے کو درے کی طرف روانہ کیا گیا لیکن اب کے بھی ایرانیوں کو آگے بڑھنے میں کامیابی نہ ہو سکی یہ صورت حال دیکھتے ہوئے خشیارشا کچھ ناامید ہو گیا تھا آخر اس مشکل کو ایک یونانی ہی نے حل کر دیا وہ اس طرح کہ ایک یونانی ایرانیوں کے ہاتھ چڑھ گیا جسے انہوں نے کافی بھاری رقم کا لالچ دے کر آگے بڑھنے کے لئے ایک دوسرا اور خفیہ راستہ معلوم کر لیا یہ راستہ پہاڑ کے اوپر سے جاتا تھا اس راستے کی حفاظت پر فوسیا شہر کے چند دستے معمور تھے جو جنگ کے بہتر سامان سے لیس بھی نہ تھے۔

ایران کا بادشاہ اسی دوسرے راستے کو اپنے لشکر کو لے کر آگے بڑھا فوسیا کے فوجی دستے ایرانیوں کی اس یلغار کو نہ روک سکے اس لئے کہ ان کی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی لہٰذا وہ ایرانیوں کا مقابلہ کئے بغیر پسپا ہو گئے فوسیا کی اس فوج کی بدعہدی کا چرچا ہوا تو یونانیوں کے فوجی دستے ایک ایک کر کے واپس ہو لئے سپارٹا والے البتہ پامردی سے مقابلہ کرتے رہے لیکن یہ تعداد میں بہت کم تھے آخر سب کے سب ایرانیوں کے ہاتھوں کٹ کٹ کر مر گئے ان کی قربانی یونانیوں کے نزدیک حب الوطنی کی جاودانی مثال تھی۔

اس دوران ایرانی بحری بیڑا بھی آگے بڑھتا رہا دوسری طرف یونانی بحری بیڑے کو جب خبر ہوئی کہ درہ تھرماپولی میں جو ان کے محافظ تھے ان میں سے کچھ بھاگ گئے ہیں اور باقی کٹ مرے ہیں تو وہ بھی اپنے بحری بیڑے کو لے کر پسپا ہو گئے تھے اب صورت حال یہ تھی کہ خشکی پر خشیارشا اپنے لشکر کے ساتھ اور سمندر میں اسکا بحری بیڑا بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے تھرماپولی کے دشوار گزار کوہستانی سلسلے کو عبور کرنے کے بعد اب ان کے سامنے کوئی رکاوٹ باقی نہ رہی تھی سامنے وسط یونان کا حصہ تھا جسے بچانے کے لئے کوئی حفاظتی تدبیر نہ کی گئی تھی۔

خشیارشا کا لشکر فوسیا شہر کی طرف بڑھا اور اسے تباہ و برباد کر دیا اس کے بعد اس لشکر نے ایتھنز کا رخ کیا اہل ایتھنز نے اپنے بیوی بچوں کو محفوظ مقام پر پہنچا دیا اور ایرانیوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے نکلے لیکن ان کے مقابلے میں ایرانیوں کی تعداد چونکہ بہت زیادہ تھی لہٰذا انہیں شکست فاش ہوئی خشیارشا کے لشکر نے ایتھنز شہر فتح کر لیا پھر گھر گھر کو لوٹ کر انہوں نے آگ لگا دی تاکہ ایتھنز شہر کے معبدوں اور عبادت گاہوں کو بھی لوٹ کر انہوں نے نذر آتش کر دیا تھا۔

ایتھنز کی عظیم و شان فتح کے بعد خشیارشا نے اپنے بحری بیڑے کو یونانی شہر سلامس کی طرف روانہ کیا سلامس شہر ایک جزیرہ نما تھا جس کے باشندے عہد قدیم سے اثرینی کہلاتے تھے اس شہر پر قبضہ کرنے کے لئے شام کے قریب ایرانی بحری بیڑا ایک تنگ آب نائے میں داخل ہوا دوسری طرف یونانیوں کے بحری بیڑے کو بھی ایرانیوں کی آمد کی خبر ہو چکی تھی یونانی بحری بیڑے نے ابھی تک کہیں بھی سمندر کے اندر ایرانیوں کے ساتھ جنگ نہ کی تھی لیکن اب آب نائے کو انہوں نے ایرانیوں کے ساتھ آخری اور فیصلہ کن میدان جنگ بنانے کا عہد کر لیا تھا۔

جوں ہی سورج غروب ہوا تو اس تنگ آب نائے میں تاریکی پھیل گئی اچانک یونانی لشکر نمودار ہوا اور ایرانی بیڑے پر اس نے حملہ کر دیا ایرانی بیڑا یونانی بیڑے سے کئی گناہ زیادہ تھا پر یونانیوں نے ایسی ہمت جواں مردی اور ایسی بے باقی سے حملہ کیا کہ اس تنگ آب نائے میں انہوں نے ایرانیوں کو مکمل طور پر گھیر لیا اور ان کا قتل عام شروع کیا انہوں نے ایرانیوں کے سارے جہاز تباہ و برباد کر دیئے اور بحری بیڑے کے ایک ایک جوان کو انہوں نے چن چن کر موت کے گھاٹ اتار دیا بحری بیڑے کی اس فتح پر یونانی یہ محسوس کرنے لگے کہ ایتھنز کے مقام پر انہوں نے اپنی شکست کا انتقام لے لیا ہے۔

بحری بیڑے کے خاتمے اور اس کے ملاحوں کے مارے جانے اور اس شکست کا خشیارشا نے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کچھ ایسا اثر قبول کیا اور وہ ایسا بددل ہوا کہ سارے لشکر کی کمانداری اپنے سپاہ سالار مردونیا کے حوالے کرنے کے بعد وہ خود واپس ایران چلا گیا دوسری طرف خشیارشا کے جانے کے بعد یونانی برابر جنگی تیاریوں میں مصروف رہے آخر انہوں نے خشیارشا کے جرنیل مردونیا کو جنگ کی دعوت دی پلاسا کے مقام پر تاریخ کی بدترین جنگ لڑی گئی اس جنگ میں ایرانیوں کو شکست فاش ہوئی ان کا جرنیل مردونیا بھی اس جنگ میں مارا گیا اور اس کے لشکر کو یونانیوں نے بری طرح پیس کر رکھ دیا بہت کم ایرانی اپنی جانیں بچا کر واپس ایران پہنچنے میں کامیاب ہوئے تھے یہ یونانیوں کے ہاتھ ایرانیوں کی بدترین شکست تھی اس فتح کے بعد یونانی پوری طرح آزاد ہو گئے اور اپنی اپنی ریاستوں میں مستحکم حکومتیں انہوں نے قائم کر لیں تھیں۔

یونانیوں کے ہاتھوں ایران کی ان بدترین شکست کے بعد خشیارشا نے ایک شکست خوردہ ذہنیت کے ساتھ حکومت کی اور عیش و عشرت میں وقت گزارنے لگا عام لوگوں کا خیال تھا کہ وہ یونان کے جزیروں میں ایران کے وقار کو جو صدمہ پہنچا ہے اس کی وجہ صرف خشیارشا کی بزدلی اور کاہلی ہے۔

نیز جس طور سے وہ زندگی گزار رہا تھا اس سے بھی اہل ایران برفروختہ تھے اور اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگے تھے اسی اثنا میں بادشاہ کے محافظ دستے کے افسر اعلیٰ اردوان نے خشیارشا کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا اس اردوان نے بادشاہ کے محل کے خواجہ سرا مہرزد کو اپنا ہمنوا بنا لیا آخر اس خواجہ سرا کی مدد سے اردوان نے خشیارشا کی خواب گاہ میں داخل ہو کر اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

خشیارشا کو گو اس زمانے کی عظیم ترین سلطنت ملی تھی لیکن نہ اس میں فراست تھی نہ ہمت و حوصلہ جب تک یونان میں کوئی خطرہ پیدا نہ ہوا تھا یہ پیش قدمی کرتا رہا جونہی سلاس کے مقام پر ایرانیوں کو یونانیوں کے ہاتھوں شکست فاش ہوئی وہ بجائے اس کے کہ یہ خشیارشا شکست کے داغ کو دور کرنے کے لئے دوبارہ جنگ کرتا وہ ڈر کر واپس آ گیا اور بقیہ زندگی عیش و عشرت میں بسر کر دی۔

بہرحال خشیارشا کے قتل کے بعد قتل کرانے والے افسر اردوان نے چاہا کہ خشیارشا کے کم سن شہزادے اردشیر کو تخت نشین کرا دے اور عنان حکومت خود اپنے ہاتھ میں لے لے لیکن اردشیر کے بڑے بھائی داریوش کے ہوتے ہوئے یہ صورت ممکن نہ تھی اسے راستے سے ہٹانے کیلئے اردوان نے اردشیر کو یقین دلایا کہ خشیارشا کو دراصل داریوش ہی نے قتل کروایا ہے اردشیر یہ سن کر سخت برفروختہ ہوا اور اپنے بڑے بھائی داریوش کو اس نے قتل کرنے کا حکم دے دیا اردوان نے فوراً اس حکم کی تعمیل کی اور داریوش کو اس نے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

اردشیر بھائی کے خون سے ہاتھ رنگین کر کے تخت نشین ہوا اسکا ایک ہاتھ چونکہ دوسرے ہاتھ سے نسبتاً لمبا تھا للذا اسے اردشیر دراز دست کے لقب سے یاد کیا گیا اردوان نے اب اردشیر کو بھی راستے سے ہٹانا چاہا اردشیر نے اسکا ارادہ بھانپ لیا اور بیشتر اس کے کہ اردوان کی سازش کامیاب ہو اردشیر نے گرفتار کر کے اردوان کو موت کے گھاٹ اتار دیا اردشیر کا ایک اور بڑا بھائی وشتاشپ تھا جو بلخ کا حکمران تھا تخت و تاج کا اصل حق دار یہی تھا اپنا حق حاصل کرنے کے لئے اس نے اردشیر کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اردشیر نے بغاوت فروع کرنے کے لئے لشکر بھیجا لیکن پہلی مرتبہ کامیابی نہ ہو سکی آخر اردشیر خود لشکر لے کر آیا اور وشتاشپ کو شکست دی اس نے شکست کے بعد وشتاشپ کا دعویٰ ختم ہو گیا کیونکہ پھر اس کی آواز سنائی نہ دی۔

ایران اور یونان کی جنگ کے خاتمے کے بعد ایتھنز سنبھل گیا تھا ایرانیوں کے خلاف یونانیوں کے فتح میں ایتھنز کے حکمران کو جو لاتعداد مال غنیمت ملا تھا وہ اس نے ملک کے دفاع کو مضبوط کرنے میں صرف کر دیا ایک بہت بڑی اور مضبوط فصیل اس نے ایتھنز کے اردگرد تعمیر کرائی اس کے بعد بندرگاہوں کی طرف توجہ دی اور بحری طاقت میں اضافہ کیا۔

وہ چاہتا تھا کہ ایتھنز کو اتنا مستحکم اور مضبوط بنائے کہ حکومت ایران کو پھر کبھی اس پر حملہ کرنے کا حوصلہ نہ ہو یونانیوں میں قومیت کی روح ابھارنے کے لئے اس نے ان یونانیوں کی یاد میں ایک ستون تعمیر کرایا جنہوں نے لڑائی میں اپنی جانیں قربان کر دیں تھیں اس ستون پر ان لوگوں میں سے بعض کے نام بھی کندہ کر دیئے گئے تھے جو یونان کا دفاع کرتے ہوئے ایرانیوں کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر گئے تھے۔

دوسری طرف اہل مصر کے ساتھ اگرچہ داریوش نے نہایت رواداری برتی تھی ان کے معبودوں کا احترام کیا ان کے روحانی پیشواؤں کی عزت میں فرق نہ آنے دیا اور اس کے بعد خشیارشا نے بھی باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے روحانی پیشواؤں کی آزادی کو برقرار رکھا۔

لیکن اہل مصر غیر ملکی تسلط کو گوارہ نہ کر سکتے تھے وہ اپنے قدیم ترین تمدن کی وجہ سے اپنے آپ کو ایرانیوں سے بدتر خیال کرتے تھے اب چونکہ ایران کے تخت پر ایک کم سن شخص بیٹھا تھا تو اہل مصر نے موقع کو غنیمت سمجھا عین اس موقع پر لیبیا میں ایک شخص اناروس نے خودمختاری کا اعلان کرتے ہوئے ایرانیوں کے خلاف بغاوت کھڑی کر دی۔

لوگوں نے بھی اناروس کا بڑھ چڑھ کا ساتھ دیا جس کے نتیجہ میں بہت جلد اناروس ایک بہت بڑا لشکر تیار کرنے میں کامیاب ہو گیا دریائے نیل کے ڈیلٹا کے لوگوں نے اناروس کی حمایت کی لیکن ان دنوں چونکہ مصر کے اندر ایرانی حکومت کا ایک نمائندہ موجودہ تھا جو مصر پر حکومت کر رہا تھا اور

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس کے پاس اس قدر ایرانی لشکر بھی تھا کہ وہ ہر اٹھنے والی بغاوت کو فرو کر سکتا تھا۔

یہ صورت حال دیکھتے ہوئے مصر اور لیڈیا کے باغی سردار اناروس نے ایتھنز میں اپنا سفیر بھیجا اور مصری خود مختاری کو قائم رکھنے کے لئے ایتھنز سے فوجی امداد مانگی اہل ایتھنز خود چاہتے تھے کہ ایران کے مقابلے میں ایک مضبوط متحدہ محاذ قائم کیا جائے اس لئے اناروس کو فوجی مدد دینے پر آمادہ ہو گئے اور اس غرض کے لئے دو سو بحری جہاز بھیجے مصر کے اندر جو ایرانی حکمران تھا وہ شاید لیڈیا کے اندر اٹھنے والی بغاوت کو فرو کر دیتا لیکن اہل ایتھنز کی مدد کا حال سن کر وہ خاموش ہو گیا

آخر جب حالات حد سے گزرنے لگے تو مصر کے ایرانی حکمران نے باغیوں کے خلاف اپنے لشکر کو تیار کیا پیپر۔مس کے مقام پر باغیوں اور ایران کی وفادار فوج کے درمیان جنگ ہوئی جنگ میں مصر کا ایرانی حکمران مارا گیا ایرانی لشکر کو بدترین شکست ہوئی اور مصریوں اور یونانیوں کے اتحاد کا خوب بول بالا ہوا۔

اردشیر کو جب مصر کے ایرانی حکمران کی موت اور ایرانی لشکر کی ناکامی کی خبر ملی تو اس نے اپنے کچھ سفیروں کو تحفے تحائف دے کر یونان کی طرف روانہ کیا اور یونان کی ریاستوں کے مختلف حکمرانوں کو تحائف پیش کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ سب مل کر ایتھنز پر فوج کشی کر لیں تاکہ ایتھنز کے بحری دستے مصریوں کا ساتھ چھوڑ دیں لیکن یونان کی ان دوسری ریاستوں نے اردشیر کی خواہش کو درخور اعتنا نہ سمجھا اور سفیر کو کورا جواب دے کر لوٹا دیا۔

اب اردشیر نے تین لاکھ کا ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا اس لشکر کی کمانداری اس نے اپنے ایک جرنیل میگابیزس کو سونپتے ہوئے اسے یونان کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا قلعہ سفید کے پاس یونان ہی کی سرزمین میں ایرانی اور یونانیوں کے درمیان ایک ہولناک معرکہ ہوا اس میں یونانی جرنیل بری طرح زخمی ہو کر گرفتار ہو گیا اور یونانی فوج پسپا ہو کر میدان جنگ سے بھاگ گئی۔

یونانیوں کی شکست کی وجہ سے مصر کی بغاوت ختم ہو گئی لیکن کچھ محب وطن گوریلا لڑائی لڑتے رہے جنگی نقطہ نظر سے غور کیا جائے تو اس مہم سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ اگر یونانیوں کے پاس بڑا لشکر بھی ہوتا تو ضروری نہیں کہ وہ ایرانیوں پر فتح پا سکتا

مصر کی مدد کرتے ہوئے اہل ایتھنز کو نہایت کاری ضرب لگی تھی اس کے فوراً بعد اہل ایران نے قبرص کو دوبارہ فتح کرنے کی کوششیں کیں اہل ایتھنز نے اس موقع پر عملی قدم اٹھایا انہوں نے سپارٹا کے ساتھ پانچ سال کا معاہدہ کر لیا اور ان کے ساتھ مل کر ایران کے خلاف جنگی تیاریاں کرنے لگے آخر اہل ایتھنز اور اہل سپارٹا ایک بہت بڑا متحدہ لشکر تیار کر کے ایرانیوں کے مقابل لائے اس جنگ میں ایرانیوں کو بدترین شکست اور یونانیوں کو فتح نصیب ہوئی ایرانی اپنی اس

شکست کو دیکھتے ہوئے نرم پڑ گئے اور انہوں نے چند شرائط کے عوض ایتھنز اور یونان کی دیگر ریاست کی خود مختاری کو تسلیم کر لیا تھا۔

اردشیر کی حکومت کا آخری دور امن و امان سے گزرا یونانیوں کی طرف سے حکومت ایران اب مزید مطمئن اور پرسکون ہو گئی تھی اس لئے کہ ایتھنز اور سپارٹا نے ایک دوسرے کو زیر کرنے کے لئے آپس کی جنگوں کا سلسلہ کھول دیا تھا یوں کچھ عرصہ آرام سے گزارنے کے بعد اردشیر اپنی طبعی موت مر گیا۔

اردشیر کی وفات پر اسکا بیٹا خشیارشا چار سو پچیس قبل مسیح میں تخت نشین ہوا وہ صرف پینتالیس دن ہی حکومت کر پایا تھا کہ اس کے بھائی سغدیانو نے جو ایک لونڈی کے بطن سے تھا اسے شراب کے نشے میں سرمست پا کر ہلاک کر دیا۔

بھائی کے خون سے ہاتھ رنگین کر کے وہ تخت نشین تو ہو گیا لیکن اہل فارس سغدیانو کی اس برادر کشی سے سخت ناراض تھے فوج بھی بدل تھی انعام و اکرام سے سغدیانو نے لوگوں کی تالیف قلوب کرنا چاہی لیکن ان کے دلوں سے کینہ دور نہ ہو سکا۔

ان حالات میں سغدیانو کو اپنے لئے سب سے زیادہ خطرہ اور خوف بلخ کے حکمران اوکس سے ہوا سغدیانو نے اسے بھی ٹھکانے لگانے کے لئے دربار بلا بھیجا اوکس اس پر آمادہ بھی ہو گیا لیکن جب اسے سغدیانو کے ارادے کا پتہ چلا تو اس نے ارادہ بدل دیا۔

سغدیانو نے اوکس کے خلاف لڑائی کی اوکس نے مقابلے کی تاب نہ پا کر سر اطاعت خم کیا اب یہ فیصلہ ہوا کہ دونوں مل کر حکومت کریں لیکن یہ بھی ایک چال تھی اس غرض کے لئے جب اوکس کو دربار میں بلایا گیا تو اسے اسیر کر لیا سغدیانو کی مدت حکومت ساڑھے چھ ماہ تھی سغدیانو کی موت کے بعد اوکس خود داریوش دوئم کے لقب سے تخت نشین ہوا اور ایران کا بادشاہ بن کر حکومت کرنے لگا

داریوش دوئم مضبوط قوت ارادی سے محروم تھا اس لئے حکومت اس کی بیوی پری ستی اور تین خواجہ سراؤں کے ہاتھ میں چلی گئی تھی۔

داریوش کے دور میں یونان اور دوسرے علاقوں میں پے در پے کئی بغاوتیں رونما ہوئیں لیکن ان سب پر داریوش نے اپنے جرنیل تسافرن کی مدد سے قابو پا لیا تھا۔

ایران کی مزید خوش قسمتی کہ ایتھنز اور سپارٹا کی دونوں یونانی ریاستیں ایک دوسرے کی حریف ہو گئیں اور ایک دوسرے سے برسرپیکار رہنے لگیں اس صورت حال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایرانی جرنیل تسافرن نے اہل سپارٹا کے ساتھ معاہدہ کر لیا اور فیصلہ یہ ہوا کہ دونوں مل کر ایتھنز پر حملہ آور ہوں گے یونان کی قدیم روایت تو یہ تھی کہ جب کسی غیر ملکی کا سامنا کرنا پڑتا تو

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

یونانی ریاستیں اپنے اختلافات کو بھول کر مشترکہ دشمن کا مقابلہ کرتیں لیکن سپارٹا والوں نے اس روایت کو توڑا اور اپنے ہی بھائی بندوں کو نیچا دکھانے کے لیے اہل ایران سے معاہدہ کر لیا۔

سپارٹا کی پیروی کرتے ہوئے بعض دیگر یونانی ریاستوں نے بھی ایرانیوں سے معاہدے کر لئے تسافرن نے کسی کو مدد دی تھی تو اس قدر کہ کوئی ایک حکومت اتنی طاقتور نہ ہو جائے کہ اپنے کسی حریف کو فیصلہ کن شکست دینے کے قابل ہو سکے اور طاقت کا توازن کسی ایک کے حصہ میں ہو جائے تسافرن چاہتا تھا کہ سیاسی چالیں چل کر یونانیوں کو ایک دوسرے کے خلاف بس الجھائے رکھے چند ہی ماہ بعد داریوش دوئم اپنی طبعی موت مر گیا داریوش کے دو بیٹے تھے ایک ارشک اور دوسرا کوروش اپنی موت سے پہلے داریوش نے چونکہ ایران کے تخت و تاج کا مالک ارشک کو قرار دے دیا تھا لہٰذا داریوش دوئم کی موت کے بعد یہ ارشک اردشیر دوئم کے لقب سے تخت نشین ہوا

اس اردشیر دوئم کی تاج پوشی کی رسم پازارگد شہر میں ادا کی گئی اردشیر دوئم کے بھائی کوروش کو ہرگز گوارہ نہ تھا کہ اردشیر تخت و تاج کا وارث ہو اس لئے رسم و تاج پوشی ہی میں کوروش نے اس پر حملہ کر کے اسے ٹھکانے لگانے کی کوششیں کی لیکن سپاہ سالار تسافرن نے اس کے فاسد ارادے سے اردشیر کو باخبر کر دیا اس پر کوروش کو گرفتار کر لیا گیا اور اردشیر نے اس کے قتل کا حکم دے دیا لیکن ملکہ پری ہستی آڑے آئی اس نے نہ صرف کوروش کی جان بخشی کروا دی بلکہ اسے ایشیائے کوچک کا حکمران بنا کر بھیج دیا گیا۔

ایشیائے کوچک پہنچ کر بھی یہ کوروش خاموش نہ بیٹھا اور اپنے تجربہ کار یونانی جرنیل گلار جس کو جانبازوں کا لشکر تیار کرنے پر معمور کیا سپارٹا والوں سے بھی اس نے اپنے لشکر بھیجے کو کہا اس طرح ایک بہت بڑا لشکر تیار ہو گیا اس لشکر میں ایک لاکھ ایشیائی اور تیرہ ہزار یونانی کرائے کے سپاہی شامل تھے کوروش ابھی اپنی فوجی تیاریوں ہی میں مصروف تھا اور اس نے اپنے بھائی اردشیر دوئم کے خلاف عملی طور پر کوئی لشکر کشی نہ کی تھی کہ اس دوران اردشیر دوئم کے سپہ سالار تسافرن کو کوروش کے متعلق شک ہوا وہ کوروش کی فوجی تیاریوں سے کوروش کا ارادہ بھانپ گیا اور اس سے اس سلسلے میں باز پرس کی کوروش نے بظاہر اپنی مہم کا حال مخفی رکھا اور شروع میں یہ ظاہر کیا کہ وہ باغی قبائل کی بغاوت کو فرو کرنے کے ارادے سے لشکر جمع کر رہا ہے لیکن تسافرن سمجھتا تھا کہ قبائل کی بغاوت کو فرو کرنے کیلئے اتنے بڑے لشکر کی ضرورت نہیں اسے اس مہم سے تشویش ہوئی اور اس تشویش سے اس نے اپنے بادشاہ اردشیر دوئم کو آگاہ کر دیا ہر چند کہ ملکہ پری مستی نے کہا کہ تسافرن جو کچھ کہتا ہے محض دشمنی کی بنا پر کہتا ہے لیکن اعیان سلطنت اس سے مطمئن نہ ہوئے۔ آخر وہی ہوا جس کا تسافرن نے خدشہ ظاہر کیا تھا یعنی کوروش نے ایران پر لشکر کشی کر دی اور اس مقصد کے

نديم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

لئے اس نے کوہستانی راستہ اختیار کیا اس کا لشکر بغیر کسی تصادم کے سلیشیا کے شہر طارس پہنچا یہاں کوروش نے سلشیا کے حکمران کو تحفے تحائف دیئے اور کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد آگے بڑھنا چاہا لیکن فوج نے آگے بڑھنے سے انکار کیا اور جب یونانی فوج کے جرنیل کلارچس نے انہیں کوچ کا حکم دیا تو انہوں نے اس پر پتھر پھینکے۔

کوروش نے صورت حال بگڑتی ہوئی دیکھی تو سپاہیوں کی تنخواہیں بڑھانے کا وعدہ کیا جس پر وہ آگے بڑھنے پر آمادہ ہوئے یہاں کوروش نے اپنے لشکریوں پر یہ ظاہر کیا کہ وہ شام کے حکمرانوں پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے جو دریائے فرات سے گزرنے میں مزاحمت کرنے پر آمادہ ہیں لیکن یہ سب فریب اور دھوکا تھا جو اپنے لشکریوں کو وہ دے رہا تھا چنانچہ جب وہ شام کے سبزہ زاروں سے گزر چکا تو لشکر نے پھر مخالفت کی آواز بلند کرنا شروع کر دی آخر اسی کشمکش میں کوروش اپنے لشکر کے ساتھ دریائے فرات کے کنارے جا پہنچا۔

یہاں جب کوروش کے لشکر کو معلوم ہوا کہ کوروش کا ارادہ اپنے بھائی اردشیر دوئم سے لڑنے کا ہے تو لشکر میں ایک بار پھر نفرت و بددلی پھیل گئی اور لشکر کوروش کی اس دھوکہ دہی سے سخت برفروختہ ہوئے اور یہ کہنے لگے کہ پیش قدمی کرتے ہوئے انہیں دھوکے میں رکھا گیا ہے یہاں بھی زرومال کی ترغیب کام آئی اور فوج آگے بڑھنے پر آمادہ ہو گئی کوروش کی رفتار اب پہلے کی نسبت تیز تر ہو گئی تھی اور وہ ایک جواری کی طرح اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دینا چاہتا تھا۔

اپنے لشکر کے ساتھ کوروش یلغار کرتا ہوا بابل کی حدود میں داخل ہوا اور بابل سے تقریباً" گیارہ فرسخ دور کوناکسا شہر کے قریب جب وہ پہنچا تو اردشیر کا لشکر بھی اس سے مقابلہ کرنے کے لئے کوناکسا کے میدانوں میں پہنچ گیا تھا کوناکسا کے میدانوں میں دونوں لشکروں میں مقابلہ ہوا گھمسان کی جنگ ہوئی لیکن اس جنگ میں تخت کے آرزو مند کوروش کی بدبختی یہ کہ لڑتے لڑتے نیزے کا ایک کاری وار اس پر ایسا پڑا کہ وہ اس جنگ کے دوران ہی ہلاک ہو گیا کوروش کے مرنے کی خبر عام ہوئی تو اسکا لشکر بے حد مایوسی اور نامرادی کی حالت میں راہِ فرار اختیار کر گیا سپارٹا اور یونان کی دیگر ریاستوں کے جو سپاہی اس کے لشکر میں شامل تھے وہ بھی فرار ہو کر اپنے اپنے علاقوں میں چلے گئے تھے۔

اس جنگ میں اہل سپارٹا نے معاہدہ صلح کو بالائے طاق رکھ کر کوروش کا ساتھ دیا تھا اس لئے اب معاہدہ ٹوٹ گیا ایران نے سپارٹا کی دوستی سے ہاتھ کھینچ لیا اب سپارٹا کے حریف ایتھنز نے ایران کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا اور اپنا بحری بیڑا ایران کے بحری بیڑے میں شامل کر دیا ادھر ایران نے ایتھنز کو مالی امداد دی جس سے شکستہ فصیلیں پھر سے تعمیر ہوئیں اور پھر جب سپارٹا اور

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ایتھنز کے مابین آنے والے دنوں میں جنگیں شروع ہوئیں تو اہل ایران نے اپنے حلیف کی پوری پوری امداد کی جس سے نہ صرف یہ کہ جگہ جگہ سپارٹا والوں کو ایتھنز والوں کے ہاتھوں شکستیں ہوئیں بلکہ سپارٹا کا بحری بیڑا بھی بری طرح تباہ و برباد ہو گیا تھا اہل سپارٹا کو اب اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نظر نہ آیا کہ ایران سے پھر صلح کیلئے گفت و شنید کریں۔

تین سو ستاسی قبل مسیح میں سپارٹا کا ایک سفیر جس نام انتلسی دس تھا صلح کا پیغام لے کر اردشیر کے دربار میں آیا اور بادشاہ نیا صلح کا معاہدہ کرنے کی تجویز پیش کی چند سال تک صلح کا یہ معاہدہ کھٹائی میں پڑا رہا جس سے یونانی سفیر کو ایران میں قیام کرنا پڑا آخر ایران اور یونان کے مابین صلح ہو گئی جو صلح انتلسی دس کے نام سے موسوم ہے اس صلح کی شرائط یہ تھیں ایشیائے کوچک جزیرہ قبرص اور دوسرے یونانی مقبوضات جو ایشیا میں تھے وہ سب ایران کے تسلط میں رہیں گے۔

یونان کی ریاستیں آزاد اور خود مختار ہوں گی ان کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دیا جائے گا یونانی ریاستوں کے مابین اگر کوئی اختلاف ہو گا ایران ثالث کے فرائض انجام دے گا اس صلح نامے کی رو سے ایشیائے کوچک کے بعد ایرانی علاقے جو اب یونان کے قبضے میں تھے ایران کو واپس مل گئے اس طرح ایران کا کھویا ہوا وقار پھر بحال ہو گیا تھا اس صلح سے سپارٹا بھی فائدے میں رہا چونکہ اس کے سب علاقے اس کے پاس رہے اور یونان میں اس کی برتری قائم ہو گئی تھی۔

داریوش دوئم کے زمانے میں مصر میں حکومت ایران کے خلاف بغاوت ہوئی تھی جسے داریوش دوئم اپنی زندگی میں فرو نہ کر سکا تھا اب مصر کا بادشاہ امیرتا تھا اس نے ایرانی تسلط سے آزاد رہنے اور اپنی خود مختاری کو قائم رکھنے کی جدوجہد کی اس نے اپنے لشکروں میں اور اپنی عسکری قوت میں خوب اضافہ کیا اس کی مدت حکومت صرف چھ سال تھی لیکن اس نے مصر کے دفاع کو اس قدر اہمیت دی کہ اسکا نام فراعنہ مصر میں شامل ہونے لگا۔

امیرتا کی وفات کے بعد نیفورود مصر کے تخت پر بیٹھا اور مصر کے دفاع کو مضبوط کرتے ہوئے ایران کے مخالفین جہاں جہاں تھے ان سے ساز باز کی تاکہ مصر کو ایران کے چنگل سے محفوظ رکھا جائے۔

اس غرض سے اس قبرص کا ریا اور سپارٹا کے بیرونی علاقوں سے معاہدے کئے اور جنگی تیاریوں کے لئے یونانی کرائے کے سپاہیوں کی بھی خدمات اس نے حاصل کیں۔

مصر کی خوش قسمتی کے کوناکسا کی جنگ کے بعد ایشیائے کوچک کے جنگجو قبائل نے پھر حکومت ایران کے خلاف سر اٹھایا قبرص نے بھی آواگورس کی سرکردگی میں ایران کی اطاعت سے منہ موڑ لیا بلکہ یونانیوں اور مصریوں کی پشت پناہی سے کوناکسا ایرانیوں کی مخالفت [illegible] تھا۔

اپنی ان اندرونی شورشوں اور بغاوتوں سے فارغ ہونے کے بعد داریوش نے مصر کی طرف دھیان دیا اس دوران مصر کا بادشاہ نیفورود چل بسا اور اس کی جگہ اکارس مصر کا بادشاہ بنا اسی اکارس کے زمانے میں ایرانیوں نے مصر پر حملے کرنے شروع کئے لیکن اس اکارس نے اس جان فشانی دلیری اور بہادری کے ساتھ ان جنگوں میں اپنا کردار ادا کیا کہ اس نے تین سو نوے سے تین سو چھیاسی قبل مسیح میں کئی ایرانی حملوں کو نہ صرف ناکام بنا دیا بلکہ ا نگنت مقامات پر اس نے ایرانیوں کو بدترین شکستیں دیں اور انہیں مصر کی سرحدوں سے بھاگ جانے پر مجبور کر دیا تھا۔

ایرانیوں کو پسپا کرنے کے ساتھ ساتھ اس اکارس نے مزید کام یہ کیا کہ قبرص اور ایتھنز والوں کو بھی اس نے اپنے ساتھ ملا لیا اس مقصد کے لئے اس نے قبرص کو اناج اور زر کثیر کی مدد دی ایتھنز والے بھی ایران کے خوف سے مصریوں کے ساتھ لگ گئے تھے ایران کچھ عرصہ تک خاموش رہ کر اپنی عسکری قوت میں اضافہ کرتا رہا یہاں تک کہ جب اس نے دیکھا کہ جنگ میں فتح حاصل کرنے کے لئے اس کے پاس اس کی خواہش کے مطابق تربیت یافتہ لشکر تیار ہو گیا ہے تو اس نے مصر پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا۔

اسی دوران اکارس مصر پر مختصر سی حکمرانی کے بعد اپنی طبعی موت مر گیا اور اس کے بعد نکتارب مصر کا بادشاہ بنا اسی نکتارب کے دور میں اردشیر دوئم نے ایک بہت بڑا لشکر مصر پر حملہ آور ہونے کے لئے روانہ کیا اس لشکر کے دو جرنیلوں میں سے ایک کا نام ایفکرات اور دوسرے کا نام فرنا باز تھا یہ دونوں جرنیل ایران کے جرار لشکر کو لے کر مصر کی طرف بڑھے ان دونوں جرنیلوں کے ساتھ چونکہ بہت بڑا ایرانی بحری بیڑا بھی تھا لہٰذا ان کا یہ ارادہ تھا کہ وہ دریائے نیل کے ڈیلٹا سے ہوتے ہوئے مصر میں داخل ہوں گے اور دور دور تک اپنی فتوحات کا سلسلہ پھیلاتے چلیں جائیں گے۔

ان دنوں دریائے نیل کا ڈیلٹا سات حصوں میں تقسیم تھا ہر حصہ دہنہ کہہ کر پکارا جاتا تھا نکتارب نے ساتوں دہانے مستحکم کر لئے تاکہ ایرانی بحری بیڑہ دریائے نیل میں داخل نہ ہو سکے ان دہانوں میں سب سے زیادہ مضبوط پلوزیم کا دہنہ تھا۔

ایرانی جرنیل فرنا باز اور ایفکرات نے یہ خیال کیا کہ پلوزیم چونکہ بہت مستحکم ہے اور اس کی مدافعت بھی پوری پوری کی گئی ہے لہٰذا اگر اس دہنہ سے انہوں نے گزر کر دریائے نیل میں داخل ہونے کی کوششیں کی تو مصری انہیں مار مار کر بھاگ جانے پر مجبور کر دیں گے اور اس دہنہ سے گزر کر وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے دوسرا ایک دہنہ مندسیا تھا یہ قدرے کمزور تھا لہٰذا ان ایرانی جرنیلوں نے اسی دہنہ سے اپنے بحری بیڑے کے ساتھ مصر میں داخل ہونے کا فیصلہ کر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

لیا تھا۔

آخر کار دونوں جرنیل مندسیا کے دہنہ سے آگے بڑھے یہ ایک چھوٹا سا قلعہ تھا جس میں ایک مختصر مصری لشکر اس دہنہ کی حفاظت پر مامور تھا ایرانی لشکر جب اس دہنہ پر حملہ آور ہوا تو مصریوں نے اپنی قلعہ بندی سے باہر نکل کر ایرانی لشکر کا مقابلہ کیا لیکن ایرانیوں کے مقابلے میں ان کی تعداد چونکہ نہ ہونے کے برابر تھی لہٰذا وہ پسپا ہو کر میدان جنگ سے بھاگ گئے ایرانیوں نے مصریوں کی اس پسپائی کو اپنی فتح تسلیم کر لیا اور یہ خیال نہ کیا کہ چھوٹے سے مصری دستے کو شکست دینے کے بعد مصر کی فتح کے دروازے ان پر نہیں کھل گئے بلکہ ان پر مشکلات ٹوٹنے کی ابھی صرف ابتدا ہوئی ہے۔

دریائے نیل کے ڈیلٹا میں مندسیا ایک قلعہ پر قبضہ کرنے کے بعد ایرانی خوشیاں اور فتح کا جشن منانے لگے تھے دوسری طرف مصر کا بادشاہ نکتارب اپنے کام میں مصروف رہا اس نے مختلف جگہوں سے اپنے چھوٹے چھوٹے لشکروں کو سمیٹ کر مندسیا کے قلعہ کی طرف پیش قدمی شروع کی تھی ایرانی چونکہ فتح کے نشے میں پڑے ہوئے تھے لہٰذا انہوں نے نکتارب کی پیش قدمی کو اہمیت نہ دی تھی اور انہوں نے اس بات کو بھی کوئی اہمیت نہ دی کہ نکتارب اپنے چھوٹے چھوٹے لشکروں کو جمع کرنے کے بعد ان کی طرف بڑھ رہا ہے۔

جب مصر کا بادشاہ نکتارب اپنے لشکر کے ساتھ مندسیا کے قلعہ کے قریب آیا تو ایرانیوں نے کھلے میدان میں مندسیا کے قلعے سے باہر اس کے ساتھ مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا بہرحال مندسیا کے نواح میں مصریوں اور ایرانیوں کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی یہ تاریخ کی بدترین جنگ خیال کی جاتی ہے اس جنگ میں مصریوں نے ایرانیوں کی انگنت سپاہ کو موت کے گھاٹ اتار دیا اس پر ایرانیوں کی مزید بدقسمتی یہ کہ ان ہی دنوں دریائے نیل میں طوفان آگیا جس کی بنا پر ان کا بحری بیڑا دریائے نیل کی لہروں کا شکار ہو کر سمندر کی طرف چلا گیا ان کے اکثر جہاز ڈوب گئے اور باقی کا پتہ نہ چلا کہ کہاں گئے ہیں اور بہت کم جہاز ایران کی طرف جا سکے اسی طرح ایرانی لشکر کی بھی کچھ ایسی ہی حالت ہوئی تھی مندسیا کے باہر کھلے میدانوں میں مصر کے بادشاہ نکتارب نے ایرانیوں کو بدترین شکست دی اس نے ایرانیوں کے لشکر کے اکثر حصے کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور بہت کم ایرانی اپنی جانیں بچا کر ایران کی طرف بھاگنے میں کامیاب ہو سکے تھے۔

ایران کی مزید بدقسمتی کہ ان ہی دنوں کے صوبہ گیلان میں قادوسی قبیلے نے بغاوت کر دی اس قادوسی قبیلے کا علاقہ گھنے جنگلات اور ندی نالوں کی وجہ سے دشوار گزار خیال کیا جاتا تھا بہرحال اردشیر دوئم نے قادوس قبائل کی بغاوت کو فروغ کرنے کے لئے ایک بہت بڑا لشکر روانہ کیا قادوسی قبائل کچھ عرصہ تک ایرانی لشکر کے ساتھ کبھی کھلے میدانوں اور کبھی ندی نالوں کے کنارے جنگ کرتے ہوئے ان کے لشکر کی تعداد کم کرتے رہے اس کے بعد انہوں نے ایرانیوں کے ساتھ گوریلا جنگوں کی ابتدا کرتے ہوئے ایرانی لشکر کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانا شروع کیا جس کے نتیجے میں ایرانی لشکر کو یہ بغاوت فروع کئے بغیر ہی واپس چلے جانا پڑا اس طرح اردشیر دوئم کے زمانے میں مصریوں کے ہاتھوں شکست اور قادوسی قبیلے کی کامیاب بغاوت کی وجہ سے ایران کی عظمت اور شوکت کو بہت بڑا دھچکا لگا تھا۔

ان شکستوں اور بغاوتوں سے دوسری ریاستوں پر ایرانی لشکر کی کمزوری واضح ہو گئی تھی لہٰذا جگہ جگہ بغاوتیں اٹھ کھڑی ہوئیں جنہیں لشکر کے ذریعے سرکوبی کرنے کے بجائے زر و مال دے کر فرو کرنے کی کوششیں کی گئی قبل اس کے اردشیر دوئم ان بغاوتوں کا مستقل اور مضبوط سدباب کرتا ایرانیوں کے اندر بہت بڑی تبدیلی اور بہت بڑا سانحہ نمودار ہوا۔

وہ اس طرح کہ اردشیر کے حرم میں اس کی تین سو ساٹھ بیگمات اور لونڈیاں تھیں ان سب بیگمات اور لونڈیوں میں سے اس کے ایک سو پندرہ شہزادے اور شہزادیاں تھیں ان میں سے بیشتر اولاد اردشیر دوئم کی زندگی ہی میں فوت ہو چکی تھی تاریخ میں اس کے صرف چار بیٹوں کے نام ملتے ہیں جن کے نام داریوش، اریاسپ، اوکس اور ارسام تھے۔

اردشیر دوئم نے اپنے بڑے بیٹے کو ولی عہد مقرر کیا تھا لیکن اوکس نے باپ کی زندگی ہی میں اپنے بڑے بھائی کو قتل کرا دیا اپنے بڑے بھائی کے خاتمے کے بعد اوکس کو یقین تھا کہ اسکا باپ اب اسے اپنی مملکت کا جانشین بنائے گا لیکن اسے یہ معلوم نہ تھا کہ ابھی اس کے راستے میں اس کے دوسرے بھائی بھی ہیں جو سلطنت کے ولی عہد مقرر کئے جا سکتے ہیں ان بھائیوں میں اریاسپ نہایت خوش خلق اور نیک اطوار شہزادہ تھا ایرانی عوام اسے بہت پسند کرتے تھے لہٰذا یہ افواہیں اڑنے لگیں کہ اردشیر دوئم اپنے بیٹے اریاسپ کو اپنا ولی عہد مقرر کرے گا۔

اوکس کو جب یہ خبر ملی کہ اس کا باپ اب اس کے بھائی اریاسپ کو جانشین مقرر کرنا چاہتا ہے تو اس نے اریاسپ کو بھی راستے سے ہٹانے کا مصمم ارادہ کر لیا اور پھر ایک مناسب موقع پر اس نے اپنے دوسرے بھائی اریاسپ کو بھی قتل کروا دیا۔

اب قبل اس کے کہ اردشیر فیصلہ کرے کہ اپنے دو باقی بچنے والے بیٹوں میں سے کسے اپنا ولی عہد اور جانشین مقرر کرے کہ اسی دوران اوکس کو یہ خدشہ ہو گیا کہ میرے بجائے باپ اس کے دوسرے بھائی ارسام کو ولی عہد مقرر کر دے گا لہٰذا جانشینی کا فیصلہ ہونے سے قبل ہی اوکس نے اپنے تیسرے اور آخری بھائی کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا اردشیر کر جب یہ پے در پے بیٹوں کے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

مرنے کے صدمات پہنچے تو وہ ان صدمات کو برداشت نہ کر سکا اور اپنے بیٹوں کی موت کی وجہ سے بھی ایک روز اس جہان فانی سے رخصت ہو گیا۔

○

اپنے بھائیوں اور اپنے باپ اردشیر دوئم کی موت کے بعد اوکس تین سو اٹھاون قبل مسیح میں اردشیر سوئم کا لقب اختیار کرنے کے بعد ایران کے تخت و تاج کا مالک بنا بڑی شان و شوکت کے ساتھ یہ تخت نشین ہوا رسم تاج پوشی سے پہلے اس نے خاندان شاہی کے تمام افراد قتل کرا دیئے جو کسی وقت بھی تاج و تخت کے دعوے دار ہو سکتے تھے اسنے اپنے چچا کے ایک سو بیٹوں اور پوتوں کو بھی ایک احاطے میں محبوس کر کے تیروں سے چھلنی کروا دیا بیگمات شاہی اور شہزادوں کے خون سے بھی اس کے ہاتھ رنگین ہوئے اور ایک خونی اعمال نامہ تیار کرنے کے بعد اس نے اپنی رسم تاج پوشی ادا کی تھی۔

جس حکومت کی بنیاد خون کی لہروں پر کھڑی کی جائے وہ کتنے دن محفوظ رہ سکتی ہے اس اردشیر سوئم کے عہد میں متعدد داخلی اور خارجی شورشیں برپا ہوئیں سب سے پہلے اردشیر سوئم نے صوبہ گیلان کے قادوس قبیلے کی طرف رجوع کیا جس نے اردشیر دوئم کے زمانے میں بغاوت کی تھی اور خاطر خواہ طریقے سے اس بغاوت کی سرکوبی نہ ہو سکی تھی اس مہم کو اردشیر نے سر کر لیا اور قادوسی قبیلے نے اس کے سامنے سر اطاعت خم کر لیا قادوسی قبائل کو اپنے سامنے زیر کرنے کے بعد اردشیر سوئم نے دوسرے ممالک کی طرف رجوع کرنا چاہا جہاں حکومت ایران کے خلاف بغاوتیں ہو رہی تھیں۔

اردشیر سوئم کے باپ کو مصر کے مہم میں بھی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تھا اب مصر میں ایران کی حکومت کے خلاف سخت نفرت پائی جاتی تھی چنانچہ آس پاس ایرانی علاقوں میں جہاں کہیں بغاوت کے آثار رونما ہوئے مصر کا بادشاہ انہیں ہوا دیتا اور ہر طرح کی مدد کے لئے آمادہ ہو جاتا تاکہ ایرانی تسلط کمزور ہوتا چلا جائے۔ اردشیر کو یقین تھا کہ دوسرے ممالک کی شورشیں اس وقت تک ختم نہ ہو سکیں گی جب تک مصر کو نیچا نہیں دکھایا جاتا آخر اس نے مصر پر چڑھائی کا ارادہ کر لیا ایک بہت بڑا لشکر اس نے تیار کیا اور مصر کی طرف اس نے پیش قدمی کی دریائے نیل کے کنارے ایرانی اور مصریوں کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی جس میں مصریوں کو شکست ہوئی اور ایک بار پھر مصر پر ایران کا قبضہ ہو گیا تھا۔

اردشیر نے اب قبرص کی طرف رجوع کیا اور اس کا یونانی جرنیل قبرص کے باغیوں کی سرکوبی میں کامیاب ہو گیا ایشیائے کوچک میں فریکیسا کے حکمران نے ایتھنز کی حمایت اور مصر کی طرف سے مدد ملنے کے بعد بغاوت کر دی اردشیر سوئم نے اس بغاوت کو ختم کرنے کیلئے اپنا لشکر بھیجا لیکن اس لشکر کو بدترین شکست ہوئی۔

اس شکست کے باوجود اردشیر کے حوصلے پست نہ ہوئے اور تازہ مہم کے لئے از سر نو فوج ایک بہت بڑا لشکر اس نے فراہم کیا اور خود وہ فریکیسا کے حکمران کے خلاف حرکت میں آیا ایک ہولناک جنگ ہوئی جس میں فریکیسا کو شکست ہوئی اس طرح اردشیر سوئم اس بغاوت کو بھی سر کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

مصر کو شکست ہو جانے کے بعد اب بغاوتیں کچھ دب گئیں اور اہل یونان گروہ در گروہ اردشیر کے جھنڈے تلے جمع ہونے لگے اگر اردشیر سوئم کی زندگی مہلت دے دیتی تو شاید وہ ایران کی مملکت کو اور مستحکم کرتا اور اس کے لشکر کو ناقابل تسخیر بنانے کی طرف متوجہ ہوتا لیکن اس کے معتمد خواجہ سرا باگواس نے اس کی تمام قوتوں کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دیا۔

باگواس نے ہر چند کہ حکومت کو مستحکم کرنے میں قابل قدر خدمات انجام دی تھیں اور اردشیر سوئم کے ہر منصوبے میں شریک رہا تھا اور بادشاہ کی نظروں میں اس کی بڑی اہمیت تھی لیکن سلطنت کی تمام سازشوں کا محور اور مرکز بھی یہی خواجہ سرا ہی تھا اس نے اسی پر اکتفا نہ کی کہ اسے دربار میں اہم اور باعزت مقام حاصل ہے بلکہ اب یہ خواجہ سرا حکومت کے خواب دیکھنے لگا چنانچہ موقع پا کر اس نے اردشیر سوئم کے کھانے میں زہر ملا دیا جس سے وہ تین سو چھتیس قبل مسیح میں راہی ملک بقا ہوا۔

اردشیر سوئم کا خاتمہ کرنے کے بعد خواجہ سرا باگواس نے ایک شخص کے نام جس کا کدمان تھا اسے ایران کا بادشاہ بنایا اور تخت و تاج اس کے حوالے کر دیا یہ کدمان نام کا شخص داریوش سوئم کا لقب اختیار کر کے تین سو چھتیس قبل مسیح میں ایران کے تخت پر بیٹھا۔

داریوش سوئم کے حسب و نسب سے متعلق مورخین کا اختلاف ہے کچھ مورخین اسے اسفندیار کی اولاد میں سے کہتے ہیں اور کچھ اسے داریوش کی اولاد بتاتے ہیں بہر حال اردشیر سوئم کے زمانے میں یہ کدمان نام کا شخص اردشیر کے ہاں اعلیٰ عہدے پر فائز تھا اسکا منصب مختلف علاقوں کے رؤسا اور حکمرانوں کو شاہی مکتوب پہنچانا تھا پھر جب اردشیر سوئم نے گیلان میں قادوسیوں سے جنگ کی تو ان کے بہادر سرداروں کو اس کدمان نے دست بدست لڑائی کر کے ہلاک کیا تھا اردشیر نے اس کدمان کی بہادری سے متاثر ہو کر اسے نہ صرف انعام و اکرام سے نوازا بلکہ اسے آرمینا کا حکمران بنا دیا تھا اردشیر سوئم کی ہلاکت کے بعد خواجہ سرا باگواس نے اسے آرمینیا سے بلوا کر تخت نشین کر دیا تھا۔

اردشیر سوئم کو ہلاک کرنے کے بعد خواجہ سرا باگواس کو یقین تھا کہ داریوش سوئم اس مملکت

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ضرور اس کے سپرد کر دے گا لہٰذا وہ ایران کے اندر اپنی مرضی کے مطابق جو چاہے کرتا پھرے لیکن عنان حکومت سنبھالتے ہی داریوش سوئم نے باگواس کو عملاً" بے دخل کر دیا اس پر باگواس داریوش سوئم کی طرف سے سخت غضب ناک اور بیخ پا ہوا اور اس نے داریوش سوئم کو قتل کرنے سازش کی جس کی اطلاع داریوش کو ہو گئی اس نے باگواس کو اپنے دربار میں طلب کیا اور ایک انتہائی خطرناک زہر کا پیالہ اسے پیش کیا جو صرف اسی کے لئے تیار کیا گیا تھا اور زہر کا پیالہ داریوش سوئم نے باگواس کو پینے کا حکم دیا مجبوراً" باگواس زہر کا پیالہ پی گیا اور اہل دربار کو اس کی سازش سے نجات مل گئی باگواس نے اردشیر سوئم کو زہر دے کر ہلاک کیا تھا لہٰذا تاریخ نے اپنے آپ دہرایا اور باگواس کی ہلاکت بھی زہر ہی سے ہو گئی تھی۔

داریوش اپنے پیش روں سے زیادہ کشادہ دل اور کم ہوس کا تھا اگر حالات معقول ہوتے تو کامیابی سے حکومت کر سکتا تھا لیکن اسی داریوش سوئم کے دور میں مقدونیہ کے بادشاہ سکندر نے ایشیا کی سرزمین پر حملہ کر دیا تھا لہٰذا حالات یکسر ہی داریوش سوئم کے ارادوں اور اس کی خواہش کے خلاف ہو گئے تھے۔

○

عارب بنیط اور کیتم ابھی تک ساحل سمندر کے قریب ٹرائے شہر کے کھنڈرات اور دیولاحوں ہی میں کھڑے تھے کہ ایک بار پھر عزازیل ان کے پاس نمودار ہوا اسے دیکھ کر عارب بنیط اور کیتم بے حد خوش ہوئے اور فوراً" اس کی طرف متوجہ ہوئے انہوں نے دیکھا عزازیل کے چہرے پر خوش کن مسکراہٹ اور اس کی آنکھوں میں ایک پر کشش اور پسندیدہ قسم کی چمک تھی پھر قبل اس کے کہ ان تینوں سے کوئی عزازیل کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھتا عزازیل خود ہی بول پڑا اور کہنے لگا۔

سنو میرے ساتھیوں میں جس کام کیلئے ٹرائے شہر کے ان کھنڈرات سے تم تینوں سے جدا ہو کر ایران کی مملکت کی طرف گیا تھا اس میں خاطر خواہ کامیابی حاصل کر کے لوٹا ہوں دیکھو میں ایران کے بادشاہ داریوش سوئم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اسے مقدونیہ کے بادشاہ سکندر کے اپنے لشکر اور بیڑے کے ساتھ ایشیا کے ساحل کی طرف کوچ کرنے کی خبر سنائی اور اسے متنبہ کیا کہ اگر اس نے سکندر کے سدباب کے لئے کچھ نہ کیا تو وہ ایران کی سلطنت کو تباہ و برباد کر کے رکھ دے گا یہ سے یہ باتیں سننے کے بعد داریوش بڑا خوش ہوا اس نے میرا شکریہ ادا کیا میں نے اسے قبل از وقت اس خطرے سے آگاہ کر دیا ہے اب وہ میرے کہنے پر سکندر سے مقابلہ کرنے کا مصمم ارادہ کر چکا ہے اس مقصد کے لئے اس نے اپنے لشکروں کو بھی جمع کرنا شروع کر دیا ہے اور مجھے امید ہے کہ اس کے لشکر مقدونیہ کے سکندر کی راہ روکنے کے لئے اس ٹرائے شہر کے کھنڈرات کے قریب ہی آ نمودار ہوں گے۔

یہاں تک کہنے کے بعد عزازیل جب خاموش ہوا تو عارب نے اسے مخاطب کر کے پوچھا اے آقا آپ جانتے ہیں ماضی میں تو ایران کی مملکت ہمیشہ ہی یونانیوں پر حاوی اور مسلط رہی ہے پھر یہ مقدونیہ کی سلطنت کیسے ترقی کر گئی اور کس طرح وسائل جمع کر کے اس کا موجودہ حکمران سکندر ایشیا کی وسیع سرزمینوں پر حملہ آور ہونے کے لئے ٹرائے شہر کی طرف بڑھ رہا ہے اے میرے آقا کیا آپ ہمیں مقدونیہ اور اس کی تاریخ سے متعلق کچھ تفصیل سے نہیں بتائیں گے عارب کے اس سوال پر عزازیل کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودا ہوئی پھر وہ ان تینوں طرف باری باری دیکھنے کے بعد کہنے لگا سنو میرے تینوں ساتھیو میں تمہیں مقدونیہ کے متعلق کچھ باتیں تفصیل سے بتاتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میری یہ باتیں ضرور تمہارے علم میں اضافہ کریں گی اس پر عارب بنیط اور کیتم عزازیل کی طرف ہمہ تن گوش ہو گئے تھے اس کے بعد عزازیل بولا اور کہنے لگا۔

سنو میرے عزیز اور قدیم ساتھیوں یہ مقدونیہ جزیرہ نما بلقان میں واقع ہے اس کی حدود گزشتہ زمانوں میں بدلتی رہی ہیں سکندر کے باپ فیلقوس دوئم کے زمانے میں مقدونیہ کی حدود کچھ یوں تھیں جنوب کی طرف المپس اور کامیون کے پہاڑ تھے جو اسے تھسلی ریاست سے جدا کرتے تھے مشرقی سمت دریائے شریمون شمال میں پیشونیا مغرب میں ایلیریا اور ایپرو واقع ہیں۔

فیلقوس دوئم کے زمانے میں اس کی حدود میں توسیع ہوئی مشرق کی طرف بحرہ نہس تھیں جو مقدونیہ کو ترا کیا کی سلطنت سے جدا کرتا تھا اور شمال میں پلیونیا جو مقدونیہ اور میکیسیا کے مابین حد فاصل تھا مقدونیہ کا جز بن گئے تھے جنوب کی طرف ساحل بحر اور جزیرہ نما کالسدیک یونان سے الگ ہو کر مقدونیہ میں ضم ہوئے مغرب میں ایلیریا بھی مقدونیہ کا حصہ بن گیا۔

مقدونیہ میں وسیع میدان اور بلند پہاڑ ہیں یہاں کی پوری سطح ایک وحدت ہے برعکس یونان کے جس کے علاقوں کو قدرت نے خلیجوں کے ذریعے منتشر کر رکھا ہے مقدونیہ کی سطح کی وحدت کا تقاضا یہ تھا کہ یہاں ایک حکومت قائم ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا یہاں پہاڑوں میں بھیڑ بکریاں پالی جاتی ہیں میدانوں میں کھیتی باڑی اور تجارت خوب ہوتی ہے یہ کانوں کی دولت سے بھی مالا مال ہے کانوں سے سونا چاندی اور الماس خوب تعداد میں نکالے جاتے ہیں۔

قدیم دور میں مقدونیہ کی سرزمین میں دو قسم کے لوگ بستے تھے اول یورپ کے مختلف لوگوں کے باشندے جو مختلف زبانیں بولتے تھے اور دوئم یونان سے ہجرت کر کے اس سرزمین میں آکر آباد ہو جانے والے لوگ یونانی جب ہجرت کر کے اس سرزمین کی طرف آئے تو انہوں نے بحرہ الجزائر کے ساحلوں اور خلیج سالونیکا کے کناروں پر بسیرا کیا آخر دونوں قسم کے لوگ جب خلط ملط ہوئے تو

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

یونانی مذہب اور تمدن مروج ہوا۔

اس کے باوجود قدیم یونانی اہل مقدونیہ کو اپنے میں سے نہیں سمجھتے تھے بلکہ انہیں بربر خیال کرتے تھے ان لوگوں کے عادات و اطوار میں بڑی درشتگی تھی کوئی شخص جب تک کسی نہ کسی کو قتل نہ کر لیتا بھلے آدمیوں میں بیٹھنے کے لائق ہو سکتا تھا نہ جواں مرد ہی کہلا سکتا تھا زیادہ بیویاں کرنے کا رواج عام تھا۔

یہاں تک کہنے کے بعد عزازیل تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر وہ اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے دوبارہ کہہ رہا تھا سنو میرے ساتھیوں یورپ میں داریوش اعظم کی لشکر کشی سے پہلے مقدونیہ کی تاریخ کا بہت کم پتہ چلتا ہے البتہ داریوش اعظم کے زمانے میں مقدونیہ کے روابط یونان سے قائم تھے داریوش جب سکائیوں پر حملہ کرنے کے ارادے سے باسفورس میں سے گزرا تو واپسی پر کچھ لشکر یورپ میں متعین کر گیا تھا تاکہ وہ تراکیا' مقدونیہ اور جزیرہ بلقان کے دوسرے جزیروں کو اپنے زیرِ نگیں کر کے رکھے۔

چنانچہ لشکر کو اپنے منصوبے میں نمایاں کامیابی ہوئی اسی لشکر نے امین تاس کو مقدونیہ کی حکومت سونپی پھر خشیارشا کا زمانہ آیا یونانیوں کے ساتھ جنگ ہوئی تو اس وقت مقدونوی فوجوں کا سردار امین تاس کا بیٹا سکندر اول تھا جو باطن میں یونانیوں کا طرف دار تھا آخر جب پلاسا کی لڑائی ہوئی تو تراکیا اور مقدونیہ ایران سے الگ ہو گئے سکندر خواہ دل سے یونانیوں ہی کا طرف دار تھا لیکن جب ایران کا مشترکہ خطرہ ٹل گیا تو باہمی رقابتیں شروع ہو گئیں سکندر اول اور اس کے جانشینوں کو ایتھنز کے مقبوضات کی وجہ سے جو بحر الجزائر کے شمال میں تھے خطرہ لاحق ہو گیا اس کے بعد ایسا ہوا کہ سکندر اول کی موت کے بعد اس کے دونوں بیٹوں فیلقوس یعنی فیلپ اور پرڈیکاس کے مابین مقدونیہ کے تاج و تخت کے لئے کشت و خون ہوئی تو اہل ایتھنز نے ان دونوں بھائیوں کے نفاق سے فائدہ اٹھا کر پرڈیکاس کا ساتھ دیا اور مقدونیہ کے ساحل پر پہنچ گئے پرڈیکاس کو تراکیا کی طرف سے بھی مدد ملی جس سے وہ مقدونیہ کا تاج و تخت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اس طرح سکندر اول کے بعد اسکا بیٹا پرڈیکاس مقدونیہ کی اس ریاست کا حکمران بنا۔

اہل مقدونیہ کا شروع ہی سے یہ عقیدہ تھا کہ جس طرح بھی ممکن ہو مقدونیہ کو طاقتور ملک بنا دیا جائے اپنے اس مقصد میں انہیں خاصی کامیابی بھی ہوئی اس لئے ان کی خارجہ سیاست کی بنا خلوص پر مبنی تھی داخلی سیاست البتہ بڑی فعال تھی جیسے بھی بن پڑا مقدونیہ کے حکمرانوں نے اس کی بنیاد بہت مستحکم بنا دی۔

پرڈیکاس نے یونانی تمدن کو مقدونیہ میں ترقی دی وہ علم و ادب کی طرف بھی مائل تھا چنانچہ اس نے متعدد ادباء اور شعراء یونانی اپنے دربار سے وابستہ کئے اور ان کی ہر طرح سے حوصلہ افزائی کی۔

اس کے بعد اس کا بیٹا آرخی لاؤس جو ایک کنیز کے بطن سے تھا تخت نشین ہوا اس نے شاہی خاندان کے ان تمام لوگوں کو قتل کرا دیا جو تخت و تاج کے دعوے دار ہو سکتے تھے تاکہ کوئی حریف اس کے خلاف کھڑا نہ ہو سکے اس کے بعد آرخی لاؤس نے وسائل آمد و رفت بہتر کئے نئے شہر بسائے لشکر منظم کیا نوجوانوں کی ورزش کیلئے مقابلوں کی رسم شروع کی شعرا ادبا اور مصوروں کو دربارِ شاہی میں جگہ دی۔

آرخی لاؤس فوت ہوا تو مقدونیہ میں داخلی انتشار پیدا ہو گیا اس کا سبب مقدونیہ کا وہ فرقہ تھا جو یونانیوں سے مخالفت اور دشمنی رکھتا تھا خانہ جنگیوں میں دس سال کا عرصہ لگ گیا سکندر اول کا پوتا امین تاس سوم تخت و تاج حاصل کرنے میں کامیاب ہوا اس نے مخالفین کے ساتھ ازدواجی تعلق قائم کر کے داخلی انتشار کو ایک حد تک دور کر دیا اس زمانے میں ایرانی سیاست کی بدولت اہل ایتھنز کمزور پڑ گئے اور اہل تھسلی اندرونی اختلافات کا شکار ہو گئے اس لئے حالات زمانہ مقدونیہ کے موافق ہو گئے تھے۔

○

امین تاس سوم کے بعد سکندر دوئم اس کا جانشین بنا اس زمانے میں مقدونیہ میں داخلی جھگڑے اٹھ کھڑے ہوئے امین تاس کے داماد بطلیموس نے سکندر دوم کے خلاف علم بغاوت بلند کیا آخر وقتی طور پر یہ جھگڑا یوں طے ہوا کہ دونوں مل کر حکومت کرنے لگے لیکن حکومت میں دو عملی زیادہ دیر تک نہیں چلتی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ سکندر دوم قتل ہوا اور بطلیموس نے تخت و تاج سنبھالا۔

لیکن اس بطلیموس کی حکومت بھی زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکی کیونکہ امین تاس کے بیٹے پرڈیکاس نے اس سے حکومت چھین لی لیکن یہ داخلی جنگ و جدل میں مارا گیا اور اس کی جگہ پرڈیکاس کا بھائی جو امین تاس سوم کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا فلپ دوم کے نام سے تین سو انسٹھ ق م میں تخت نشین ہوا۔

فلپ دوم یا فیلقوس دوم نے عنان حکومت ہاتھ میں لیتے ہی ملکی استحکام کی طرف توجہ دی فوج از سر نو منظم کیا بحری بیڑا تیار کیا اور مقدونیہ کی کانوں سے سونا چاندی نکلوایا جس سے کثیر مقدار میں دولت ہاتھ لگی اب وہ فوجی ضروریات سے بے نیاز ہو گیا چند سالوں کی جدوجہد میں اس نے مقدونیہ کو یونان کی اہم ترین ریاست بنا دیا اہل ایتھنز اور اہل تھسلی اس نئی ابھرتی ہوئی حکومت کے خلاف تھے لیکن مقدونیہ اتنا طاقتور ہو گیا تھا کہ یہ دونوں حکومتیں مل کر بھی اسکا مقابلہ نہ کر سکتی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھی۔

تین سو اڑتیس ق م میں اہل ایتھنز اور اہل تھیس نے مل کر مقدونیہ کے خلاف معر
کارزار گرم کیا کروٹیا کے مقام پر ان کی فیلقوس دوم سے جنگ ہوئی جس میں شدید مقابلے کے
فیلقوس کو فتح ہوئی اتحادیوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا تھیس کو اپنے خود مختاری سے ہاتھ دھونا پڑ
اور وہاں فیلقوس سے مقدونیوی فوج متعین کردی ایتھنز کے اسیروں کو البتہ رہا کردیا گیا اور ایتھنز
کے حکمرانوں کے ساتھ صلح و امن کا معاہدہ بھی ہو گیا۔

فلپ یا فیلقوس کا ارادہ اب سارے یونان کو زیر نگیں کرنے کا تھا اس نے ایلیریا
قبائل کی سرکوبی کے لئے پے در پے حملے کئے اور فتح پاکران کا قتل عام کیا اس مہم کے بعد اس
ایمفی پالس پر چڑھائی کی اور اسے مسخر کیا پھر فونسیا کی طرف پیش قدمی کی اسے بھی فتح کرلیا
تراکیا کی باری آئی اور چند دنوں کی جدوجہد کے بعد اس نے تراکیا پر بھی غلبہ حاصل کرلیا ال
پیرانس کو مسخر کرنے میں فیلقوس ناکام رہا وہ اصل میں درہ دانیال کو اپنے تسلط میں لانا چاہتا تھا لیکن
جب اس نے دیکھا کہ یہ خواہش پوری نہیں ہو سکتی تو اس نے یونان کو متحد کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

یہاں تک کہنے کے بعد عزازیل دم لینے کو رکا تھوڑی دیر تک وائیں طرف سمندر کی طرف
دیکھتا رہا پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا سنو میرے رفیقو کرونیا کی فتح کے ایک سال
یونانی ریاستوں کے نمائندوں کا اجتماع کورنتھا کے مقام پر ہوا جس میں سپارٹا کے نمائندوں کے علا
اور سب موجود تھے فیلقوس نے اس اجتماع میں یہ خیال ظاہر کیا کہ ایک یونانی لیگ منظم کی جائے
تمام یونانی ریاستوں کو خود مختاری دلائے اور تمام یونانی ریاستیں اس کے جھنڈے تلے جمع ہو کر ایر
پر حملہ کریں جو عرصہ دراز سے یونانیوں کی آزادی کو پامال کر رہا ہے۔

اس وقت اگرچہ یونانی ریاستوں کو ایران سے کوئی دشمنی نہ تھی لیکن مصلحت وقت کے پیش
نظر ان سب نے اتفاق کرلیا اور فیلقوس کو اپنا جرنیل منتخب کرلیا ان کا کچھ یہ خیال بھی تھا
فیلقوس کی توجہ ایشیا ہی کی طرف مبذول رہے تو بہتر ہے فیلقوس اپنے مقصد میں کامیاب ہو
واپس ہوا اور مملکت ایران پر حملہ کرنے کی تیاریاں کرنے میں مصروف ہو گیا تھا۔

فلپ اپنی موت سے پہلے عیش و عشرت اور معاشقوں میں مصروف ہو گیا تھا ملکہ اولیپیاس
سکندر کی ماں ہے فلپ کی عیش و عشرت سے سخت کبیدہ خاطر ہوئی اس کی وجہ سے فیلقوس اور ا
کے بیٹے سکندر کے مابین بھی ناراضی اور شک رنجی ہو گئی جس سے ماں بیٹا فلپ سے الگ تھلگ
رہنے لگے پھر فلپ یعنی فیلقوس نے ایک نوجوان لڑکی قلوپطرہ سے شادی رچالی شادی کی ضیافت
قلوپطرہ کے چچا اتانوس نے حالت سرمستی میں مہمانوں کو خطاب کر کے کہا اہل مقدونیہ
دیوتاؤں کے حضور دعا کرو کہ فیلقوس کو قلوپطرہ سے تاج و تخت ملے جو حلال زادہ ہو۔

سکندر بھی اس ضیافت میں موجود تھا اس نے اتانوس کی بات سنی تو برہم ہو کر بولا کیا تم سمجھتے
ہو میں حلال زادہ نہیں ہوں اور اپنا گلاس اس کے منہ پر دے مارا فیلقوس اپنی جگہ سے اٹھا اور
شمشیر نیام سے نکال کر سکندر کی طرف بڑھا لیکن اس موقع پر فیلقوس نے اس قدر شراب پی ہوئی
تھی کہ وہ چند قدم آگے بڑھنے کے بعد گر پڑا اور شمشیر اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اس موقع پر اس
ضیافت میں جمع ہونے والے سارے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے اور اپنے فیلقوس کی طرف اشارہ
کرتے ہوئے سکندر کہنے لگا۔

اے اہل مقدونیہ یہ ہے وہ شخص جو یورپ سے چل کر ایشیاء کا رخ کرنا چاہتا ہے حالانکہ
اس میں اتنی سکت نہیں کہ ایک میز سے اٹھ کر دوسری میز تک پہنچ سکے یہ کہہ کر سکندر اٹھا اور اپنی
ماں کو لے کر مجلس ضیافت سے نکل گیا بعد میں اس نے اپنی ماں کو ایلیریا پہنچایا اور خود ایلیریا کا رخ
کرلیا۔

فیلقوس نے اپنی فتوحات کی خوشی میں جشن عظیم برپا کیا ایک وسیع میدان میں قومی کھیلوں کا
مظاہرہ دیکھنے کے لئے اہل مقدونیہ جوق در جوق جمع ہوئے اب بادشاہ مقدونیہ یعنی فیلقوس کا انتظار
تھا کہ وہ رونق افروز ہو کر کھیلوں کی رسم افتتاح ادا کرے آخر بادشاہ فیلقوس سفید لباس میں ملبوس
نمائش گاہ میں وارد ہوا محافظوں کو اس نے دور ہٹا دیا تاکہ یونانیوں کو معلوم ہو کہ بادشاہ کو ان کی
محبت اور خلوص پر پورا بھروسہ ہے اتنے میں اسی وقت ایک شخص کہ نام جس کا پوزانیا تھا وہ اچانک
ایک طرف سے نمودار ہو کر آگے بڑھا اور فیلقوس کے سینے میں خنجر گھونپ دیا جس سے فیلقوس
وہیں گر کر مر گیا تھا۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ فلپ کے قتل میں سکندر کا ہاتھ تھا لیکن سکندر اپنے باپ کے
متعلق اس قسم کا خیال اپنے ذہن میں بھی نہیں لا سکتا تھا جس کی زندگی کا مقصد یونان کو سربلند کرنا تھا
اور اپنے واحد حریف ایران کو نیچا دکھانا تھا بعض کی رائے یہ ہے کہ سکندر کی ماں اور فیلقوس کی
بیوی اولپیاس نے اپنے بے وفا شوہر سے انتقام لینے کے لئے اس قسم کی سازش سے اتفاق کیا تھا۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ قلوپطرہ کے چچا اتانوس نے فیلقوس کے قاتل پوزانیا سے جو فیلقوس کا
معتمد خاص تھا نامناسب سلوک کیا جس سے فیلقوس کو سخت رنج ہوا لیکن اتانوس لشکر لے کر ایشیاء
روانہ ہونے والا تھا اور وہ بادشاہ کا خسر بھی تھا اس لئے اس لئے کسی قسم کی بازپرس نہ ہوئی البتہ
فیلقوس نے پوزانیا کا منصب بڑھا کر اسے مطمئن کرنا چاہا اس سے پوزانیا کا غصہ فرو نہ ہوا اور اس
نے اتانوس اور فیلقوس دونوں ہی سے انتقام لینے کا تہیہ کرلیا تھا آخر اس نے فیلقوس کو ٹھانے لگا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دیا۔

فیلقوس مقدونیہ کا عظیم بادشاہ تھا اس نے سالوں کی جدوجہد سے ملک کا وقار بڑھایا اور اسے یونان کی اہم ترین ریاست بنا دیا یونان کی مہموں سے فارغ ہو کر اب وہ ایشیاء کو فتح کرنا چاہتا تھا لیکن زندگی نے اسے مہلت نہ دی۔ بہرحال اس نے یونانیوں کو محب وطن بنایا قومیت کی روح پھونکی اور وطن کی حفاظت کے نام پر اہل یونان کو ایک مرکز پر جمع کیا اب جبکہ فیلقوس مر چکا ہے اور اسکا سکندر مقدونیہ کا بادشاہ بن چکا ہے تو یہ ہی سکندر اب اپنے ایک بہت بڑے لشکر اور بحری بیڑے ساتھ ایشیاء پر حملہ آور ہونے کیلئے بڑی برق رفتاری سے ٹرائے شہر کے ساحل کی طرف بڑھ رہا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد عزازیل جب خاموش ہو گیا تو قریب کھڑے عارب نے اسے مخاطب کر کے کہا اے آقا کیا ایسا ممکن نہیں کہ آپ فیلقوس کے بعد ہمیں اس کے بیٹے سکندر کے حالات بھی تفصیل کے ساتھ سنائیں جواب میں عزازیل کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ انہیں سمندر کے اندر نزدیک ہی بہت بڑے بڑے اور بے شمار جہاز دکھائی دیئے اس پر عزازیل نے چلانے کے انداز میں عارب' بنیطہ اور کیتم کو مخاطب کر کے کہا سنو میرے ساتھیو لگتا ہے جیسے سکندر کا لشکر اور بحری بیڑا ٹرائے شہر کے قریب آ لگا ہے یہ جہاز جو سمندر میں تم دیکھتے ہو میرا خیال ہے یہ سکندر ہی کا بحری بیڑا ہے آؤ ساحل کی طرف جا کر ان کا جائزہ لیتے ہیں پھر کسی مناسب موقع پر میں تم تینوں کو سکندر کے حالات بتاؤں گا عارب بنیطہ اور کیتم نے عزازیل کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر وہ ٹرائے شہر کے کھنڈروں سے نکل کر آہستہ آہستہ ساحل سمندر کی طرف بڑھنے لگے تھے۔

تھوڑی دیر بعد سکندر کا بحری بیڑا ٹرائے کے قدیم شہر کے ساحل پر آن کر لگا تھا اور سکندر کے حکم پر بحری جہازوں کو ساحل پر کھونٹوں کے ساتھ باندھ دیا گیا تھا پھر اس کے لشکری بڑی ترتیب اور تنظیم کے ساتھ اپنے اپنے جہازوں سے اترنے لگے تھے جس جہاز میں خود سکندر سوار تھا اس میں یوناف اور بیوسا بھی سفر کرتے ہوئے ٹرائے کے شہر ساحل تک آئے تھے جس وقت سکندر کا جہاز ساحل پر آ کر لنگر انداز ہوا اس وقت ابلیکا نے بڑا تیز لمس یوناف کی گردن پر دیا جس پر یوناف چونک کر متوجہ سا ہو گیا تھا قریب بیٹھی ہوئی بیوسا نے بھی یوناف کی اس کیفیت کو دیکھ لیا تھا لہذا سمجھ گئی تھی کہ ابلیکا یوناف سے گفتگو کرنا چاہتی ہے لمس دینے کے بعد ابلیکا بولی اور یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

سنو یوناف ٹرائے کے اس قدیم شہر کے ساحل پر اس وقت عزازیل عارب' بنیطہ اور کیتم بھی موجود ہیں اور میں تمہیں یہاں تک بھی بتا دوں کہ یہ عزازیل ایران کے بادشاہ داریوس سوم سے گفتگو کر کے آیا ہے اور اسے سکندر کے خلاف اس نے خوب بھڑکایا ہے اب داریوش سوم ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ سکندر کا راستہ روکنا چاہتا ہے عزازیل کا خیال ہے کہ اگر داریوش سوئم سکندر کو شکست دیتا ہے تو یہ سکندر کی شکست کے ساتھ ساتھ تمہاری شکست بھی ہوگی اس لئے کہ تم سکندر کے ساتھ اس کے مشیر کی حیثیت سے کام کر رہے ہو یہاں تک کہنے کے بعد ابلیکا جب خاموش ہوئی تو یوناف نے اسے مخاطب کر کے پوچھا۔

سنو ابلیکا کیا تم مجھے بتا سکتی ہو کہ عزازیل' عارب' بنیطہ اور کیتم اس وقت کہاں ہیں اس پر ابلیکا پھر بولی اور کہنے لگی جہاں اس وقت یونانی بحری بیڑا لنگر انداز ہو رہا ہے اس کے دائیں طرف خاصا جنوب کی طرف کچھ چٹانوں کی اوٹ میں رہ کر عزازیل' عارب' بنیطہ اور کیتم یونانی بحری بیڑے کے لنگر انداز ہونے کا منظر دیکھ رہے ہیں اس پر یوناف نے کچھ سوچا پھر وہ دوبارہ ابلیکا کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو ابلیکا کیا ایسا ممکن نہیں کہ میں اور بیوسا یہاں سے روانہ ہو کر کیتم پر حملہ آور ہوں اور اس سے اپنا انتقام لے لیں اس پر ابلیکا نے بڑی ہمدردی بڑے پیار اور بڑی شفقت میں یوناف کو مخاطب کر کے کہا نہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے اس وقت عزازیل عارب بنیطہ اور کیتم اکھٹے ہیں اور تمہیں کیا ضرورت ہے کہ دونوں میاں بیوی ان چاروں کے مقابلے پر جاؤ میرا مشورہ یہ ہے کہ انتظام کرو جب عزازیل ان سے علیحدہ ہو جائے اور یہ تینوں کسی ایسی مناسب جگہ پر قیام کریں جہاں ہم آسانی سے کیتم کو اپنا نشانہ بنا سکیں تو پھر اس موقع پر ہمیں کیتم سے ضرور انتقام لینا چاہئے تم فکر نہ کرو یوناف میں اس سب پر نگاہ رکھوں گی اور جب بھی اس انتقام لینے کا موقع آیا میں تمہیں ضرور آگاہ کروں گی یہاں تک کہتے کہتے ابلیکا تیزی سے لمس دیتی ہوئی یوناف سے علیحدہ ہو گئی تھی اس لئے کہ سکندر اپنے چند جرنیلوں کے ساتھ آہستہ آہستہ چلتا ہوا یوناف اور بیوسا ہی کی طرف آ رہا تھا۔

قریب آ کر سکندر یوناف کے سامنے کھڑا ہوا اور پھر بڑی نرمی سے اسے مخاطب کر کے وہ کہنے لگا سنو میرے بھائی میرے دوست تم دیکھتے ہو کہ سارے لشکری اپنے اپنے جہازوں سے اتر کر ساحل پر جمع ہونے لگے ہیں اور لشکر کے ایک حصے نے خیمے بھی نصب کرنے شروع کر دیئے ہیں تاکہ ساحل پر پڑاؤ کیا جا سکے کیا تم دونوں میاں بیوی جہاز سے نہیں اترو گے اس پر یوناف اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا بیوسا بھی کھڑی ہو گئی اس کے ساتھ ہی وہ دونوں میاں بیوی سکندر اور اس کے جرنیلوں کے ساتھ جہاز سے اتر کر ساحل پر آ گئے تھے۔

ساحل پر اب سکندر کے لشکر کے لئے خیمے نصب کئے جا چکے تھے اس کے ساتھ ہی ان کے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دائیں بائیں سکندر کے جرنیلوں اور مشیروں کے خیمے بھی نصب ہو چکے تھے اب ساحل کے سا
ساتھ دور دور دائیں بائیں اور سامنے کی طرف خیموں کا ایک شہر کھڑا کیا جا رہا تھا ایسے میں سکن
نے یوناف کے پاس آیا اور بڑی ہمدردی اور پیار میں اسے مخاطب کر کے کہنے لگا تم دونوں میاں بیو
کا خیمہ نصب ہو چکا ہے تم دونوں آرام کرو میں لشکر گاہ کا ایک چکر اپنے جرنیلوں کے ساتھ لگاتا ہو
اور پھر واپس آکر تم دونوں کے ساتھ کھانا کھاتا ہوں اس کے ساتھ ہی سکندر اپنے ساتھیوں کو لے
خیمہ گاہ کی طرف چلا گیا تھا۔

یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی اپنے خیمے میں داخل ہوئے انہوں نے دیکھا کہ ایک یو
ان دونوں کے خیمے کی اندرونی سجاوٹ اور صفائی میں مصروف تھا جب وہ اس کام سے فارغ ہو چ
بیوسا نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا یہ یونانی ہمارے خیمے کی صفائی سے فارغ تو ہو چکا ہے
ہم اس سے سکندر کے بچپن کے حالات معلوم نہ کریں آپ جانتے ہیں کہ ہم دونوں میاں بیو
سکندر کے لشکر میں تو شامل ہو چکے ہیں لیکن ہمیں سکندر کے بچپن سے متعلق کوئی آگاہی نہیں ا
سے پہلے ہم ایک یونانی سے سکندر کے باپ فیلقوس کی ضروری تفصیلات حاصل کر چکے ہیں کیا
ممکن نہیں کہ اس یونانی سے سکندر سے متعلق کوئی تفصیل حاصل کریں بیوسا کی اس تجویز پر یونا
مسکرایا اور کہنے لگا تمہارا خیال بہت عمدہ اور تمہارا ارادہ اچھا ہے میں یونانی کو بلاتا ہوں پھر اس
سکندر کے بچپن کے حالات سنتے ہیں اس کے ساتھ ہی یوناف نے اس یونانی کو آواز دی جب
قریب آیا تو یوناف نے اسے مخاطب کر کے کہا۔

کیا ایسا ممکن نہیں کہ تم تھوڑی دیر کے لئے ہم دونوں میاں بیوی کے پاس بیٹھو اور ہم
سکندر کے بچپن کے حالات سناؤ اس پر وہ یونانی ان دونوں کے سامنے بیٹھ گیا اور مسکراتے ہو
کہنے لگا میں ضرور تم دونوں کو سکندر سے متعلق تفصیل سے بتاتا ہوں پھر اس یونانی نے اپنا گلا صا
کیا اور یوناف اور بیوسا کو وہ مخاطب کر کے کہہ رہا تھا۔

دنیا کی قدیم اور عظیم شخصیتوں کی ولادت کے متعلق طرح طرح کے افسانے مشہور ہو جا
ہیں اسی طرح کے افسانوی دھندلکے سکندر کی ولادت پر بھی پھیلا دیئے گئے ہیں یونانیوں کا کہنا ہے
قدیم یونان کے قدیم دیوتا اپالو کی روح نے سکندر اعظم کی شکل میں جنم لیا تھا بہرحال کچھ بھی
سکندر فیلقوس کا بیٹا تھا جبکہ اس کی ماں اولمپیاس فیلقوس کے ساتھ شادی سے پہلے ایک مندر
پجارن تھی۔

سکندر کا باپ فیلقوس بہت عاقل اور پیش بین شخص تھا وہ مقدونیہ کو دنیا کی عظیم سلطنت
چاہتا تھا اسے امید تھی کہ اگر وہ اپنی زندگی میں یہ کام نہ کر سکا تو اسکا بیٹا سکندر اس آرزو کی تکم

کرے گا اس لئے اس نے سکندر کی تربیت پر خاص توجہ دی ایک دانش مند لیونی دس کو اس کا نگران
خاص مقرر کیا گیا کہ اس کی پرورش و تربیت کا خاطر خواہ انتظام کرے سکندر کچھ بڑا ہوا تو فیلقوس
نے حکیم ارسطو کو خط لکھا اس خط کا مضمون کچھ یوں بتایا جاتا ہے۔

"مجھے دیوتاؤں نے ایک فرزند عطا کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ اگر آپ اس کی تربیت کریں تو وہ
ناخلف نہ بنے اور میرے بعد میرے عظیم کام کا بوجھ اٹھائے"۔

آخر حکیم ارسطو شاہی دربار میں آیا اور سکندر کی تربیت اسے سونپ دی گئی ارسطو نے نجوم
طب اور فلسفہ کے علوم اسے سکھائے اور اپنے شاگرد کی تخت نشینی تک وہ دربار ہی سے وابستہ رہا۔

لوگ کہتے ہیں کہ سکندر کی ہوش مندی کا ستارہ بچپن ہی میں اس کی پیشانی میں چمکتا تھا اس
کے لڑکپن کے بعض واقعات لوگ بڑی دلچسپی لے لے کر ایک دوسرے کو سناتے ہیں دو ایک
واقعات کا ذکر میں یہاں تم دونوں میاں بیوی سے بھی کر رہا ہوں اس یونانی کی یہ گفتگو سن کر یوناف
اور بیوسا دونوں میاں بیوی پہلے سے بھی زیادہ اس کی طرف متوجہ ہو گئے تھے وہ یونانی تھوڑی دیر
رک رک کر پھر کہہ رہا تھا۔

تھسلی کا ایک باشندہ تھا نام جس کا فیلونی تھا ایک بار یہ فیلونی ایک گھوڑا جس کا نام لیوسی فارس
تھا مقدونیہ کے بادشاہ فیلقوس کے لئے لے کر آیا اور فیلقوس سے اس گھوڑے کی قیمت اس نے
تیرہ ٹیلنٹ طلب کی مگر جب اس گھوڑے کا امتحان کرنے کیلئے میدان میں لایا گیا تو اس نے وہ
شرارتیں کیں کہ کسی کے قبضے ہی میں نہ آتا تھا کوئی ذرا بھی چڑھنے کا ارادہ کرتا تو وہ الف ہو جاتا
دولتیاں پھینکتا اور فیلقوس کے آدمیوں کو پاس نہ آنے دیتا۔

آخر سب نے تھک ہار کر اسے چھوڑ دیا کہ کسی کام کا نہیں سکندر بھی یہ سارا تماشہ دیکھ رہا
تھا آخر وہ قریب آیا اور اپنے باپ کو مخاطب کر کے کہنے لگا افسوس ہے اپنی کم ہمتی اور نادانی سے ایسا
اچھا گھوڑا ہم سب لوگ کھو رہے ہیں پہلی دفعہ تو فیلقوس نے اپنے بیٹے کی اس بات پر کوئی توجہ نہ
دی لیکن جب اس نے بار بار یہی الفاظ دہرائے تو فیلقوس اس کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا۔

کیا تم ان سے بہتر سواری جانتے ہو جس گھوڑے کو وہ قابو میں نہ لا سکے تم لے آؤ گے بلاشبہ
میں اس گھوڑے کو ٹھیک کر سکتا ہوں سکندر بڑے اطمینان سے بولا فیلقوس نے کہا اگر تم نہ کر سکے
تو اس گستاخی کا کیا جرمانہ ہو گا سکندر نے جواب دیا میں گھوڑے کی قیمت ادا کر دوں گا فیلقوس اپنے
بیٹے کا یہ جواب سن کر مسکرایا پھر اسے گھوڑے کو مطیع کرنے کی اجازت دے دی۔

آخر سکندر نے آگے بڑھ کر گھوڑے کی زین تھام کر گھوڑے کا منہ سورج کی طرف کر دیا ایسا
لگتا تھا جیسے سکندر سمجھ گیا تھا کہ اصل میں گھوڑا اپنی پرچھائیں اور سایہ دیکھ دیکھ کر بھڑکتا ہے پھر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھوڑی دور تک بال پکڑے پکڑے اس کے ساتھ گیا اور ایک ہی دفعہ اچھل کر اس گھوڑے کی
پر بیٹھ گیا تھوڑی سی دیر میں اس کی اچھل کود موقوف ہو گئی سکندر جب گھوڑے سے اتر آیا تو
نے اس کی پیشانی کو بوسا دیا اور فرط مسرت سے کہا اے میرے بیٹے مقدونیہ تیرے لئے بہت چھوٹا
ہے تجھے اور کوئی سلطنت چاہیے جو تیری بلند ہمتی کیلئے موزوں ہو۔

اسکی زندگی کا دوسرا واقعہ کچھ یوں ہے کہ ایک مرتبہ فیلقوس کی عدم موجودگی میں ا
ایران کے بادشاہ کے سفیروں کی مہمانداری کرنے کا اتفاق ہوا تو اپنی باتوں سے اور خاطر تواضع
اس نے ایران کے بادشاہ کے سفیروں کو اپنا گرویدا بنا لیا تھا۔

خاص کر جو سوالات اس نے ان سفیروں سے پوچھے نہایت معقول تھے مثلاً "اس ن
سفیروں سے اندرون ایشیا کے وسائل آمدورفت اور بعد و مسافت کے متعلق بہت سی باتی
دریافت کیں وہاں حکمرانوں کے حالات سے آگاہی حاصل کی ان کی فوجی طاقت اور ان کے دوستو
اور دشمنوں کے معاملات سے واقفیت حاصل کرنا چاہی غرضیکہ اس کے سوالات نے ایرانی سفیرو
کو دنگ اور حیرت زدہ کر کے رکھ دیا تھا۔

سکندر بیس سال کی عمر میں تخت نشین ہوا جہاں اس نے باپ کی مملکت حاصل کی وہاں
ایران کے یونانی مقبوضات اور ایران پر حملہ کرنے کے ارادے بھی اس واقعے میں ملتے ہیں۔

ایران پر حملہ کرنے سے پہلے وہ اپنے باپ کی طرح تمام یونانی ریاستوں کی قیادت حاصل
کرنا چاہتا تھا اس کے علاوہ بعض اور بھی داخلی امور تھے جنہوں نے سکندر کو کچھ عرصہ الجھائے رکھا
ان امور میں اسکا ایک گھریلو معاملہ بھی بہت اہم اور خطرناک تھا۔

اور وہ یہ کہ سکندر کی ایک سوتیلی ماں تھی جس کا نام قلوپطرہ تھا جس کے بطن سے ایک لڑ
تھا قلوپطرہ کا چچا آتانوس سازشوں کا جال بچھا دینا چاہتا تھا اور سکندر کی جگہ اپنی بھتیجی قلوپطرہ کے بیٹے
کو مقدونیہ کی سلطنت کا بادشاہ دیکھنے کا خواہش مند تھا اس لئے وہ ایشیائے کوچک روانہ ہوا تاکہ
وہاں سے مدد حاصل کرے اور سکندر کی جگہ اپنی بھتیجی قلوپطرہ کے بیٹے کو تخت نشین کرائے سکندر
بھی آتانوس کے ارادوں سے بے خبر نہ تھا اس نے اپنے ایک جانثار کو کہ نام جس کا بکاتا تھا اتانوس
کے پیچھے پیچھے ایشیائے کوچک کی طرف بھجوایا اور اسے حکم دیا کہ وہ اتانوس کو پکڑ کر واپس لائے اور
اگر وہ واپس نہ آنا چاہیے تو اسے وہیں پر قتل کرکے اسکا خاتمہ کر دے۔

اس بکارتا نے سکندر کے حکم پر عمل کیا اور آتانوس کو اس نے ایشیائے کوچک میں قتل کر کے
ٹھکانے لگا دیا تھا اس کے بعد ایتھنز کے حکمران کو بھی اس سکندر کی ابھرتی ہوئی سلطنت کا وجو
ناگوار گزرا تھا اس نے اپنا ایلچی ایشیائے کوچک میں اتانوس کے پاس بھیجا تاکہ اس سے مل کر سکندر

کے خلاف کوئی متحدہ اقدام کیا جا سکے لیکن اس وقت تک سکندر کے ساتھی بکارتا نے اتانوس کو قتل
کر دیا ہوا تھا۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ یونانی تھوڑی دیر کے لئے رکا بڑے غور سے ایک بار اس نے
یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی کی طرف دیکھا پھر وہ دوبارہ کہہ رہا تھا آس پاس کے علاقوں میں
بھی ایتھنز کے حکمران نے سکندر کے خلاف رائے عامہ کو ابھارا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فیلقوس نے
جو فوجی دستہ تھیبیں میں مقرر کیا تھا اسے اہل تھیبیں نے گھیر کر قتل کرنا چاہا لیکن سکندر فوراً" اپنا
ایک لشکر لے کر تھیبیں والوں کی سرکوبی کیلئے نکلا اس نے نہ صرف یہ کہ تھیبیں کو بدترین شکست
دی بلکہ انہیں اپنا مطیع اور فرمانبردار بننے پر مجبور کر دیا تھا اس کے بعد سکندر نے تھراپولی کا رخ کیا
وہاں ایتھنز کو چھوڑ کر سارے یونانی ریاستوں کے نمائندوں کا اجلاس طلب کیا اس میں سپارٹا کے
علاوہ تمام یونانی ریاستوں کے نمائندے شامل ہوئے جن کو سکندر نے اپنا ہمنوا بنا لیا اجلاس میں یہ
فیصلہ ہوا کہ سکندر کو یونان کی متحدہ فوج کی قیادت سپرد کر دی جائے۔

اس فیصلے کے بعد سکندر نے ان ریاستوں کی طرف پیش قدمی کرنی چاہئیں جو سکندر کے
خلاف تھی جن میں ایتھنز پیش پیش تھا ان کو جب سکندر کی مقبولیت کی اطلاع پہنچی تو وہ سخت فکر
مند ہوئے ایتھنز کے حکمران نے سکندر کے خلاف جو قدم اٹھائے تھے واپس بلا لئے بلکہ اپنا وہ سفیر
جو اس نے اتانوس سے ملنے کیلئے ایشیا کوچک کی طرف روانہ کیا تھا اس کو بھی واپس بلا لیا یوں
سکندر یونان کی ساری ریاستوں کو اپنا ہمنوا اور اپنا ساتھی بنانے میں کامیاب ہو گیا تھا اور اب تم
دونوں میاں بیوی دیکھتے ہو کہ سکندر اپنے لشکر کے ساتھ ایشیاء کے ساحل پر اتر چکا ہے اور آگے کیا
ہوتا ہے یہ وقت اور حالات ہی ثابت کرے گا اس کے ساتھ ہی وہ یونانی خاموش ہو گیا۔

یوناف اور بیوسا نے سکندر کے بچپن کے حالات سنانے پر اس یونانی کا شکریہ ادا کیا جس پر وہ
وہاں سے اٹھ کر چلا گیا تھا یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی تھوڑی دیر تک اپنے خیمے میں بیٹھ کر
باہم گفتگو کرتے رہے پھر جلد ہی سکندر اپنے ساتھیوں کے ساتھ واپس آ گیا اس کے بعد وہ سب
اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھانے لگے تھے۔

○

سکندر کے مقابلے میں ایران کا بادشاہ داریوش سوئم بھی ایک آزمودہ کار بادشاہ تھا جس نے
ایران کے داخلی حالات کو بگڑنے نہ دیا ایشیائے کوچک کے ایرانی مقبوضات کے حکمران اس کے
وفادار تھے یونانی پیشہ ور سپاہیوں کی کثیر تعداد اس کی حامی تھی ان ہی پیشہ ور یونانی سپاہیوں پر ہی
موقوف نہیں ایشیائے کوچک کی تمام آبادی داریوش کی اطاعت گزار تھی جبکہ سکندر بھی اپنے لشکر
کے ساتھ ایشیائے کوچک کے ساحل پر ہی لنگر انداز ہوا تھا لہٰذا داریوش سوم اس سے متعلق کچھ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

زیادہ فکر مند نہ تھا اس کے علاوہ وہ ایران کا بحری بیڑا بھی بہت مستحکم تھا۔

داریوش سوم نے سکندر کی آمد سے پہلے ہی اپنی جنگی تیاریاں شروع کر رکھی تھیں سکندر کے باپ فیلقوس کے قتل کی خبر داریوش سوم تک پہنچی اور یہ معلوم ہوا کہ اسکا جانشین نو عمر شخص ہے تو وہ کچھ مطمئن ہو گیا کہ یونانیوں سے مزید اب انہیں جنگیں نہیں کرنا پڑیں گی سکندر کی فتوحات کی صدائیں بہت جلد ایران کے کہساروں میں گونجنے لگیں اور جب داریوش کو اطلاع ملی کہ اہل یونان نے ایران کے خلاف لشکر کشی کرنے کیلئے سکندر کو سپہ سالار تسلیم کر لیا تو اس نے بھی جنگی تیاریاں شروع کر دی اور یونان کے ان سپاہیوں کو جو اس کے لشکر میں تھے تربیت دینے کے ساتھ ساتھ ایرانی تربیت یافتہ لشکروں میں بھی خوب اضافہ کرنے لگا تھا۔

سکندر کی آمد سے پہلے ہی داریوش سوم نے اس کے لشکر میں جس قدر یونانی سپاہی شامل تھے ان کا سپاہ سالار اس نے ایک یونانی ممنون کو مقرر کیا جس کے بزرگ مصر کے خلاف ایرانی جنگ میں نمایاں خدمات انجام دے چکے تھے داریوش سوم نے اس ممنون کو یونانی لشکر کے ساتھ میسیا کے مشہور شہر میزیک کی طرف روانہ کیا تاکہ وہ ایشیائے کوچک کے اس دور دراز شہر کو فتح کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے دوسرے جرنیلوں کے ساتھ مل کر سکندر کو ایشیائے کوچک کے ساحل پر اترنے نہ دے۔

ممنون اپنے لشکر کے ساتھ بیلس بانڈ کے ساحل کے بلند ترین پہاڑ ایڈا سے گزر کر میزیک پر حملہ آور ہوا اور اسے فتح کر کے خوب مال غنیمت حاصل کیا اسی اثنا میں ایران کے بادشاہ داریوش کی طرف سے ممنون کو یہ پیغام ملا کہ وہ علاقے کے حکمرانوں اور دوسرے جرنیلوں کے ساتھ مل کر ایشیائے کوچک کے اس ساحل کا رخ کرے جہاں سکندر اپنے لشکر اور بحری بیڑے کے ساتھ لنگر انداز ہونا چاہتا ہے لیکن یہ سب جرنیل مل کر بروقت اس ساحل پر نہ پہنچ سکے لہٰذا سکندر اپنے لشکر اور بحری بیڑے کے ساتھ اشیائے کوچک کے ساحل پر لنگر انداز ہو گیا تھا۔

جب سکندر داریوش سوم کی تجویز اور ارادے کے خلاف ایشیائے کوچک کے ساحل پر لنگر انداز ہو گیا تو اسکا داریوش سوم کو بڑا دکھ اور قلق ہوا حالانکہ اس نے لیڈیا، فریگیا اور دوسرے علاقوں کے حاکموں کو پیغام بھیجا تھا کہ سکندر کو ہرگز ساحل ایشیا پر لنگر انداز نہ ہونے دیں لیکن ایسا ہو چکا تو پھر داریوش سوم نے کوئی مزید کارروائی کرنے کا ارادہ کیا۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے داریوش کے جرنیل ممنون نے یہ تجویز پیش کی کہ جس ساحل پر سکندر اپنے لشکر کے ساتھ لنگر انداز ہوا ہے وہاں سے آگے شہر اور دیہات جلا دیئے جائیں راستے میں سکندر کو جو رسد مل سکتی ہے اسے ضائع کر دیا جائے۔

Top: Ali Khan

دوسری طرف یورپ میں بھی ایک محاذ جنگ کھولا جائے اور ایران کی کچھ بری اور بحری فوجیں مقدونیہ پہنچا دی جائیں تاکہ سکندر کا ذہن دو حصوں میں بٹ جائے اول یہ کہ وہ ایشا میں ایران کی قوت کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار رہے دوئم یہ کہ اس کی توجہ اور اس کا دھیان اپنی ریاست مقدونیہ کی طرف بھی ہو جائے اس طرح وہ کسی بھی کام کو احسن طریقے سے مکمل نہ کر سکے گا۔

لیکن سارے ایرانی سرداروں نے اپنے جرنیل ممنون کی اس تجویز سے اتفاق نہ کیا کافی دیر تک سارے مشیروں، وزراء اور جرنیلوں کے مشورے کرنے کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ سکندر اعظم کے لشکر کا مقابلہ دریائے گرانیک کے کنارے کیا جائے جو ایشیائے کوچک کا سب سے مشہور اور گہرا دریا ہے اور بحرہ ماسورہ میں گرتا ہے لہٰذا داریوش کے حکم پر ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا گیا جس کی تعداد سکندر اعظم کے لشکر سے کئی گنا زیادہ تھی پھر یہ لشکر تیزی سے پیش قدمی کرتا ہوا دریائے گرانیک کے کنارے جا کر خیمہ زن ہو گیا تھا اور انتظار کرنے لگا تھا کہ کب سکندر ساحلی علاقے کو چھوڑ کر اندرونی زمینوں کی طرف بڑھے اور اس کے ساتھ جنگ کی ابتدا کی جا سکے۔

سکندر ایک روز اپنے وزیروں، مشیروں اور جرنیلوں کے ساتھ ساحل سمندر پر بیٹھا آنے والے دنوں کی اہمیت پر گفتگو کر رہا تھا کہ اسکا ایک مخبر اپنے گھوڑے کو ذرا فاصلے پر روکنے کے بعد نیچے اترا پھر بھاگا ہوا سکندر کے پاس آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا میں ایران کی سلطنت کی طرف سے آپ کے لئے ایک اہم خبر لے کر آیا ہوں اس پر سکندر فوراً" اس کی طرف متوجہ ہو گیا اور بڑی نرمی میں اس سے پوچھا تم ایرانی مملکت کی طرف سے کیا خبر لے کر آئے ہو اس پر وہ مخبر پھر بولا اور کہنے لگا۔

میں آپ کے لئے یہ خبر لے کر آیا ہوں کہ ایرانی لشکر جس کی تعداد ہمارے لشکر سے بہت زیادہ ہے وہ ایشیائے کوچک کے سب سے بڑے اور گہرے دریا گرانیک کے کنارے خیمہ زن ہونے کے بعد ہمارا منتظر ہے کہ کب ہم یہ ساحلی پٹی چھوڑ کر اندرون ملک کی طرف بڑھیں اور وہ ہم پر حملہ آور ہو جائیں لہٰذا میں آپ کو مطلع کرتا ہوں کہ جب بھی آپ مشرق کی طرف بڑھیں تو دریا گرانیک کا رخ کیا جائے ایسا نہ ہو کہ ہمارا لشکر کسی دوسرے پہلو سے گزر جائے اور یہ ایرانی لشکر اچانک پشت سے حملہ آور ہو کر ہمیں ناقابل تلافی نقصان پہنچائے یہاں تک کہنے کے بعد وہ مخبر خاموش ہو گیا تھا۔

اپنے مخبر سے یہ اطلاع پانے کے بعد سکندر نے اسے چلے جانے کا حکم دیا تھوڑی دیر تک وہ خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہا میرے دوست میرے بھائی تمہارا اس معاملے میں کیا خیال ہے اس پر یوناف بولا اور کہنے لگا ہمیں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

فوراً" یہاں سے کوچ کر کے دریائے گرانیک کی طرف پیش قدمی کرنی چاہئے اور ہمیں دریا کے کنارے ایرانی لشکر کے سامنے انتظار نہیں کرنا چاہئے کہ کون پہلے دریا عبور کر کے حملہ آور ہوتا ہے بلکہ ہمیں خود دریا عبور کر کے پہل کرتے ہوئے ایرانی لشکر پر حملہ آور ہو جانا چاہئے اس کے ہمیں دو فوائد ہوں گے۔

اول یہ کہ اگر ہم دریا عبور کرنے میں پہل کرتے ہیں تو ہمارے اس حوصلے ہماری اس جرات مندی کا ایرانی لشکر پر منفی اثر ہو گا اور وہ یہ حوصلے دیکھتے ہوئے خوف خدشات اور ہماری طرف سے ڈر محسوس کرنے لگیں گے دوسرا فائدہ ہمیں یہ ہو گا کہ ہمارے لشکری ضرورت کے وقت اس قسم کے حملوں میں پوری قوت کے ساتھ حصہ لینے کے عادی ہو جائیں گے اور دشمن پر ہماری دھاک بیٹھ جائے گی کہ ہم ایسے انداز میں بھی دشمن پر حملہ آور ہونے کا فن جانتے ہیں۔

یوناف جب خاموش ہوا تو سکندر نے مسکراتے ہوئے کہا میں تمہاری تجویز سے مکمل اتفاق کرتا ہوں آج اور ابھی یہاں سے کوچ ہو گا اور ہم دریائے گرانیک کی طرف بڑھ کر خود ایرانیوں پر حملہ آور ہونے میں پہل کریں گے اس کے ساتھ ہی سب لوگ وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے تھوڑی دیر بعد سکندر کا لشکر ساحل سمندر سے کوچ کرنے کے بعد دریائے گرانیک کی طرف بڑھ رہا تھا۔

○

بڑی تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے سکندر اپنے لشکر کے ساتھ دریائے گرانیک کے کنارے آرو کا اب صورت حال یہ تھی کہ دریا کے ایک کنارے پر سکندر اپنے لشکر کے ساتھ تھا جبکہ دوسرے کنارے پر ایرانیوں کا بہت بڑا لشکر ان کا منتظر تھا ایرانیوں نے دریا کے دوسرے کنارے خیمے ڈال رکھے تھے دو طاقتوں کے درمیان اب صرف دریا حائل تھا ایرانی منتظر تھے کہ اہل یونان دریا کو عبور کریں یہ دریا چونکہ انتہائی گہرا تھا لہٰذا اسے عبور کرنا آسان نہ تھا۔

اس کے علاوہ دوسرے کنارے کی ڈھلان بڑی ناہموار تھی اور ساری فوج کا اس پر یکدم چڑھنا آسان نہ تھا یہ صورت حال دیکھتے ہوئے سکندر کے جرنیل پارمینو نے مشورہ دیا کہ آج چونکہ دیر ہو چکی ہے لہٰذا کل صبح ہی صبح پیش قدمی کی جائے تو مناسب ہو گا اس پر سکندر بولا اور کہنے لگا پارمینو تم جانتے ہو کہ میرا دوست میرا بھائی میرا عزیز یوناف مجھے دریا پار کر کے ایرانیوں پر حملہ آور ہونے کا چونکہ مشورہ دے چکا ہے لہٰذا دریا کو ہر صورت میں آج ہی پار کر کے حملے کی ابتدا کی جائے گی اور میں خیال کرتا ہوں کہ یوناف کا دیا ہوا مشورہ سود مند اور منافع بخش ہی رہے گا اس کے علاوہ سکندر نے پارمینو کو مزید کہتے ہوئے کہا سنو پارمینو دریا گرانیک سے ڈرنا درہ دانیال کی توہین ہے جو ہم پار کرنے کے بعد یونان سے اشیائے کوچک کے ساحل پر اترے ہیں۔

یہ کہنے کے بعد سکندر نے سوالیہ سے انداز میں اپنے پہلو میں کھڑے یوناف کی طرف دیکھا دونوں نے نگاہوں ہی نگاہوں میں فیصلہ کیا اس کے بعد ان دونوں نے بلا تامل اپنے گھوڑوں کو دریائے گرانیک میں اتار دیا تھا یوناف اور سکندر کے ساتھ اس موقع پر تیرہ سو بہترین سواروں کا ایک دستہ تھا جو ان کے ساتھ ہی دریا میں کود پڑے تھے سامنے سے ایرانیوں کا لشکر ان پر تیروں کی بوچھاڑ کر رہا تھا ادھر پانی کا بہاؤ بہت تیز تھا اور بڑھنے نہ دیتا تھا تاہم یوناف اور سکندر دریا کی سرکش لہروں کے بیچ و بیچ راستہ نکالتے ہوئے بڑی سخت جدوجہد کر کے دوسرے کنارے کے قریب ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

یوناف سکندر اور ان کے تیرہ سو سواروں کی دیکھا دیکھی سکندر کا باقی ماندہ لشکر بھی دریا گرانیک میں کود گیا تھا اور ہر کوئی بڑی جانثاری کے ساتھ دریا کی لہروں کو کاٹتا ہوا بڑھنے لگا تھا سکندر جب اپنے تیرہ سو سواروں کے ساتھ دوسرے کنارے کے قریب پہنچا جبکہ اسکا دوسرا لشکر دریا کے وسط ہی میں تھا تو سامنے کی طرف سے ایرانی ان پر ٹوٹ پڑے سکندر اور یوناف کو انہوں نے اتنی مہلت تک نہ دی کہ وہ صف آرائی کر سکتے ایرانیوں کے نعروں کا شور قیامت برپا کر رہا تھا اور نیزے تانے ہوئے ایک ایک سوار ایک ایک سوار پر آپڑا تھا۔

اس موقع پر یوناف نے اپنے سامنے آنے والے کئی ایرانیوں کو ڈھیر کر کے رکھتے ہوئے اپنے لئے آگے بڑھنے کا راستہ بنا لیا تھا جبکہ سکندر کا نیزا لڑتے لڑتے ٹوٹ گیا تو اس نے دوسرا نیزا لے کر ایران کے بادشاہ داریوش سوم کے داماد مہرداد پر اس زور کا حملہ کیا کہ وہ زخمی ہو کر اپنے گھوڑے سے نیچے گرا اور دم توڑ گیا۔

اس اثنا میں ایک ایرانی جرنیل رزاسس نے سکندر پر زوردار حملہ کیا اور اس کا نیزا سکندر کے خود سے گزر کر اس کے شانے میں لگا پیچھے سے لیڈیا کے ایرانی حاکم سپھروارد نے خنجر سے سکندر پر وار کرنا ہا لیکن کلی توس مقدونی نے لپک کر تلوار کے وار سے سپھروارد کا ہاتھ قطع کر دیا اتنے میں سکندر کی فوج بھی دریا کو عبور کر کے آپہنچی اپنے سامنے کی طرف سکندر نے جب دیکھا کہ یوناف کچھ سواروں کے ساتھ بڑی جاں فشانی اور دلیری کے ساتھ راستہ بناتے ہوئے کنارے پر چڑھ گیا ہے تو وہ بھی یوناف کے پیچھے پیچھے ہو گیا اور جو سوار اس کے ساتھ تھے ان کے ساتھ وہ بھی خشکی پر چڑھ گیا اتنے میں سکندر کی باقی ماندہ فوج بھی دریا کو عبور کر کے آپہنچی اور تازہ دم مقدونی ایرانی لشکر پر ٹوٹ پڑے جنگ میں کئی نامور ایرانی کام آئے اور ان کی فوجیں پسپا ہونا شروع ہو گئیں۔

اس کے بعد پیادہ ایرانی فوج آگے بڑھی لیکن وہ بھی سکندر کے لشکر کے سامنے زیادہ دیر نہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ٹھہر سکیں گو ایرانیوں نے اس جنگ میں بڑی جاں نثاری دکھائی اور جب تک ایک ایک سردار جان نہ دے دی مقدونوی لشکر کو فتح حاصل کرنے نہ دی لیکن سکندر کی راہبری میں مقدونیوں کے حملے ایسے ہولناک اور خوفناک تھے کہ ایرانی زیادہ دیر تک مقابلے نہ کر سکے اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے اس طرح اس پہلی جنگ میں ایرانیوں کو بدترین شکست اور مقدونیوں کو شاندار فتح نصیب ہوئی تھی ایرانی لشکر شکست اٹھا کر بھاگ کھڑا ہوا یونانیوں نے سکندر کے حکم پر ان کے پڑاؤ پر قبضہ کرتے ہوئے ان کی ہر چیز لوٹ لی اور پھر یونانی لشکر نے دریائے گرانیک کے کنارے پڑاؤ کرتے ہوئے خیمے نصب کر دیئے تھے۔

ایرانیوں کے خلاف سکندر کی اس شاندار فتح کے بعد سکندر کے کچھ جرنیلوں اور سرداروں نے سکندر سے کہا کہ ایشیا کے ساحل پر اترنے کے بعد وہ ٹرائے شہر کے کھنڈرات کو دیکھنا چاہتے لیکن چونکہ ایرانیوں کے ساتھ جنگ ان کی توقعات کے خلاف جلدی پیش آ گئی ہے لہٰذا وہ ٹرائے کے کھنڈرات نہ دیکھ سکے لہٰذا اگر ممکن ہو تو کچھ لوگوں کو واپس جا کر ٹرائے شہر کے کھنڈرات کی اجازت دے دی جائے سکندر نے لوگوں کی اس التجا کو قبول کر لیا بلکہ وہ خود بھی ان کے ساتھ ہو لیا تاکہ ٹرائے شہر کے ان کھنڈرات کو دیکھے جہاں کبھی ان کے آباؤ اجداد حملہ آور ہوئے تھے یوناف اور بیوسا بھی ان لوگوں کے ساتھ ہو لئے تھے۔

○

جب سکندر اور اس کے بے شمار ساتھی ٹرائے شہر کے کھنڈرات میں داخل ہوئے تو جو تاجر ماہی گیر اس پہاڑی پر رہتے تھے وہ سب جمع ہو گئے تاکہ یونانیوں کو آثار قدیمہ دکھائیں وہاں مندر میں سیاہ رنگ کی ایک ڈھال اور ایک ٹوٹا ہوا بربط پڑا تھا مندر کے پجاریوں نے حلف اٹھا کر بیان کیا کہ یہ دونوں چیزیں یونان کے قدیم سورما اکلیز کی ہیں وہ انہیں ایک نیک شگون سمجھ کر سکندر کے پاس لائے تھے سکندر نے دونوں چیزوں کا بغور جائزہ لیا پھر ڈھال رکھ دی اور کہا کہ یہ فوج کے ساتھ ساتھ جائے گی اس کی جگہ اس نے اپنی ڈھال مندر کے حوالے کر دی۔

شام کے وقت جشن منایا گیا فوج کے ممتاز افسروں میں اکلیز اور اس کے ساتھی جرنیل پیٹرو کالوس کی قبروں پر جا کر شراب پی یہ دونوں شخص بہت گہرے دوست تھے جب نشہ چڑھ گیا تو انہوں نے اپنے بالوں میں ہار لٹکائے اور ٹرائے کے کھنڈرات میں مرنے والے اپنے آباؤ کی یاد میں رقص کرتے رہے سکندر بانسری بجاتے اور رقص کرتے ہوئے تھک گیا تو شعلوں کی روشنی میں ایک پتھر پر بیٹھ گیا اور اپنے ساتھی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میں سوچ رہا ہوں کہ اگر مشہور یونانی سورما اکلیز واقعی کوئی نامور جنگجو تھا یا ہومر نے اپنے زور تخیل سے ایک افسانوی کردار تیار کر لیا ہے فرض کرو ہومر اپنی شہرہ آفاق نظم ایلیڈ نہ لکھتا تو کیا ہمیں اکلیز کے متعلق کچھ معلوم ہو سکتا تھا اس پر سکندر کا ایک ساتھی بولا اور جواب دیتے ہوئے کہنے لگا اگر کسی جواں مرد کے کارناموں کی طرح ستائش کا گیت گانے کے لئے کوئی بلند پایہ شاعر موجود نہ ہو تو ہر کارنامہ دو تین پشتوں میں فراموش ہو جائے گا غرض ہم آج اہل یونان یا اہل ٹرائے کی یاد میں جشن نہیں منا رہے ان کی یاد میں رقص نہیں کر رہے بلکہ اس کارنامے کی یاد میں سب کچھ ہو رہا ہے جسے ہومر نے شعر کا لباس پہنا کر زندہ جاوید کیا تھا۔

یہاں تک کہنے کے بعد سکندر کا وہ ساتھی رکا پھر کہنے لگا ہیلن کی بازیابی کے سلسلے میں ہمارے آباؤ اجداد نے جو ٹرائے شہر پر حملہ کیا تو ان کے یہ کارنامے آنے والی نسلوں میں صدیوں تک قائم دائم رہیں گے جب یہ شخص خاموش ہوا تو سکندر کا جرنیل بطلیموس بولا اور کہنے لگا محض زور خطابت کی بناء پر کسی واقع کو بقائے دوام کا لباس نہیں پہنایا جا سکتا ہیلن جیسی شاندار عورت ہی کو لو مجھے درختوں کے اس جھنڈ میں اس کی روح اب بھی چلتی پھرتی معلوم ہوتی ہے اور اس کے شانوں پر لمبے لمبے بال لہراتے دکھائی دیتے ہیں اس پر سکندر مسکراتے ہوئے اپنے جرنیل بطلیموس سے کہنے لگا بطلیموس یہ تمہارا وہم اور خیال ہے اور میں تم کو مشورہ دیتا ہوں کہ اب تم اپنے خیال اور وہم سے باہر نکل آؤ۔

جس وقت سکندر اور اس کے ساتھی ٹرائے شہر کے کھنڈرات میں پرانی یادوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے اس وقت یوناف اور بیوسا بھی دونوں میاں بیوی ٹرائے شہر کے کھنڈرات میں ایک چٹان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی وقت ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا اور انتہائی شیریں آواز میں کہنے لگی سنو یوناف کیتم سے انتقام لینے کا یہ ایک بہترین موقع ہے جہاں اس وقت تم بیٹھے ہو تم سے تھوڑی ہی دور بائیں طرف عارب بنیطہ اور کیتم ہیں اس وقت عزازیل ان کے ساتھ نہیں وہ کہیں جا چکا ہے اور پھر سب سے اچھی بات کہ کیتم عارب اور بنیطہ سے ذرا ہٹ کر علیحدہ اور اکیلی ایک پتھر کے پاس بیٹھی ہوئی ہے اگر تم دونوں میاں بیوی اس سے انتقام لینا چاہو تو انتقام لینے کا یہ ایک بہترین موقع ہے۔

ابلیکا کی یہ گفتگو سن کر یوناف فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا ابلیکا کی ساری گفتگو سے اس نے بیوسا کو بھی آگاہ کر دیا پھر دونوں میاں بیوی اس سمت تیزی سے چل دیئے جس سمت کی ابلیکا نے انہیں راہنمائی کی تھی جب وہ ایک قدرے بلند کوہستانی چوٹی کے پاس گئے تو انہوں نے نیچے دیکھا دائیں طرف ایک چٹان کے پاس عارب اور بنیطہ اکٹھے بیٹھے تھے جبکہ کیتم ان سے ذرا ہٹ کر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دائیں جانب اکیلی بیٹھی دھوپ سے لطف اندوز ہو رہی تھی اس موقع پر اس کوہستانی چوٹی کے اوپر یوناف نے اپنے پہلو میں کھڑی بیوسا کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا سنو بیوسا میری رفیقہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ ہے کہ اس چوٹی سے ایک پتھر اٹھا کر میں عین کیتم کے اوپر دے ماروں اس طرح کیتم کو سنبھلنے کا موقع بھی نہیں ملے گا اور وہ ایک دم موت کا شکار ہو کر رہ جائے گی۔

بیوسا نے یوناف کی اس تجویز سے اتفاق کیا لہٰذا یوناف حرکت میں آیا قریب ہی پڑا ہوا اس ایک چٹان نما پتھر اٹھایا اور۔

ابھی وہ چاہتا ہی تھا کہ اس پتھر کو وہ کیتم پر دے مارے کہ ڈرائے شہر کے ان سنسان اور ویران قبرستانوں جیسے مغموم سناٹوں کے اندر جسموں کی دہلیز پر اٹھنے والے فحش ناٹک اور رگوں میں اچھلتے لہو جیسا تپش ریز شور اس کوہستانی سلسلے میں اٹھ کھڑا ہوا تھا ایسا لگتا تھا کہ ہر شے کی طرف ضمیر میں لپکتے ہوئے شعلے رقص کر رہے ہوں اچانک یوناف اور بیوسا نے جب مڑ کر دیکھا تو وہ دنگ رہ گئے ان کی پشت پر ایک قدرے بلند چوٹی سے عزازیل عذابوں کی ہولناک تباہی فسوں کار جوان رات ہواؤں کے وحشی پہاڑ اور ظلم و جبر کی پیاس کی طرح ان دونوں پر حملہ آور ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔

یوناف اور بیوسا نے جب دیکھا کہ عزازیل ان کی پشت کی طرف سے ان دونوں پر حملہ آور ہونے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ دونوں اپنی پوری بیداری اور یکجہتی کے ساتھ سنبھل گئے تھے عین اس موقع پر یوناف نے جو اپنے ہاتھوں میں چٹان نما بہت بڑا پتھر اٹھا رکھا تھا وہ اس نے نیچے بیٹھی ہوئی کیتم کے اوپر پوری قوت سے پھینک دیا جس کے نتیجے میں کیتم اس چٹان نما پتھر کے نیچے آ کر کچلی گئی تھی اس موقع پر کیتم نے ایک ہولناک اور وحشت خیز چیخ بلند کی تھی جس کی وجہ سے ذرا فاصلے پر بیٹھے ہوئے عارب بنیطہ بھی متوجہ ہو گئے تھے اور جب ان دونوں میاں بیوی نے دیکھا کہ بلندی کے اوپر سے یوناف نے کیتم پر چٹان گرا دی ہے اور یہ کہ ان دونوں کی پشت کی طرف سے عزازیل بھی ان پر حملہ آور ہونے کے لئے پر تول رہا ہے تو وہ دونوں میاں بیوی بھی یوناف اور بیوسا سے ... کے لئے اس بلند کوہستانی چوٹی پر چڑھ آئے تھے جس پر یوناف اور بیوسا کھڑے ہوئے تھے۔

اب صورت حال یہ تھی کہ ایک طرف سے عارب اور بنیطہ یوناف اور بیوسا کی طرف بڑھ رہے تھے اور دوسری سمت سے عزازیل اپنی پوری ہولناکی اور خوفناکی کے ساتھ ان دونوں کی طرف پیش قدمی کر رہا تھا ایسے میں ابلیکا نے فوراً" یوناف کی گردن پر اپنا حلقہ نما اور میٹھے پن کا احساس دلانے والا لمس دیا اور ساتھ ہی اس کی تسلی اور حوصلوں بھری آواز یوناف کی سماعت سے ٹکرائی یوناف میرے حبیب! ان تینوں باولے کتوں کے مقابلے میں ہراساں اور پریشان نہ ہونا تم دونوں کے ساتھ ہوں اور تینوں مل کر انہیں ایسا مار بھگائیں گے جس طرح کوئی راہ گزار یوں ہی بیکار میں بھونکنے والے کتوں کو مار بھگاتا ہے بہتر ہے تم دونوں میاں بیوی مل کر عارب اور بنیطہ کا سامنا کرو جبکہ عزازیل سے میں خود نپٹتی ہوں ابلیکا کی یہ گفتگو سن کر یوناف کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر اس نے بڑے پرسکون تبسم میں ابلیکا سے کہا۔

ابلیکا! تیری بڑی مہربانی تیرا بڑا شکریہ کہ تو ہمیشہ بروقت ہم دونوں میاں بیوی کی مدد کو پہنچتی ہے

تم ایسا کرو کہ بیوسا کے ساتھ ہو لو اور تم دونوں مل کر عارب اور بنیطہ کی طرف سے دفاع کرو آج اس عزازیل سے میں خود نمٹوں گا اسے بتاؤں گا کہ یہ کوئی مافوق الفطرت ہستی نہیں ہے بلکہ میں نہ صرف اس کا سامنا کر سکتا ہوں بلکہ ضرورت کے وقت جب چاہوں اسے زیر کرنے کی طاقت اور قوت بھی رکھتا ہوں ابلیکا نے یوناف کے اس فیصلے سے اتفاق کیا ساتھ ہی یوناف نے اپنے پہلو میں کھڑی بیوسا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا سنو بیوسا!

میں اس عزازیل کا سامنا کروں گا تم بنیطہ سے نمٹنا اور عارب سے ابلیکا خود ہی معاملہ نمٹا لے گی تم فکرمند نہ ہونا یہ نہ سمجھنا کہ تم عارب اور بنیطہ کے سامنے اکیلی ہو ابلیکا تمہارے ساتھ ہے اور وہ کم از کم عارب کو تمہارے نزدیک تک نہیں آنے دے گی یوناف کی یہ گفتگو سن کر بیوسا کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اور ایسے میں اس کے خوبصورت اور خوشنما دانت آسمان سے گرتے شبنم کی آبدار موتیوں کی طرح چمک گئے تھے پھر اس نے بڑی تسلی آمیز انداز میں یوناف کو مخاطب کر کے کہا آپ میری طرف سے بالکل بے فکر رہیں اگر ابلیکا میرے ساتھ ہے تو مجھے یقین ہے کہ وہ عارب کو خوب سنبھالے گی اور میں اس بنیطہ کو آج وہ سبق سکھاؤں گی کہ وہ یاد رکھے گی کہ بیوسا کے ساتھ مقابلہ کرنے کا کیا سبق اور کیا عبرت ملی تھی یہاں تک کہنے کے بعد بیوسا خاموش ہو گئی اس لئے کہ عزازیل عارب اور بنیطہ حملہ آور ہونے کے لئے ان کے بالکل قریب آ گئے تھے۔

عزازیل لو کے گرم جھونکوں اور آگ و تلوار کے طوفان کی طرح یوناف کے قریب آیا اور اپنی پوری آتش مزاجی اور طلسم کے اشارات کے انداز میں وہ یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا دیکھ خیر کے گماشتے اور نیکی کے نمائندے تو نے میری ساتھی کیتم پر چٹان پھینک کر ایک بھیانک اور انتہائی جنونی فعل کا ارتکاب کیا ہے اور ان کوہستانی سلسلوں میں تمہیں تمہارے اس جنون کی سزا ضرور مل کر رہے گی۔ دیکھ نیکی کے نمائندے اس کوہستانی سلسلے میں تمہیں میں سیاہ بھیڑوں کے گلوں کی طرح ہانکوں گا تیرے ساتھ بخت و اتفاق کا کھیل کھیلوں گا اور یہاں ان بلندیوں میں تیری حالت مٹی کے دل گرفتار اور آزردہ دیئے کی طرح مغموم بنا کر رکھوں گا۔

یوناف پتھروں کی طرح محکم اور مستحکم رہ کر عزازیل کی گفتگو سنتا رہا جب عزازیل خاموش ہوا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تب وہ یوں اور اسے مخاطب کرکے کہنے لگا دیکھ جھوٹے عماموں پر سچائی کے پرچم کھڑے کرنے وا
فاسق و فاجر اور اپنے گناہوں پر اصرار کرنے والے خداوند کے احکامات کی پابندی سے گریز کر
والے قسم مجھے اپنے اس خداوند اپنے اس خالق و مالک کی جو پانی کو نمی آگ کو چمک، ہوا کو لر
سورج کو گرمی اور راتوں کو رازدار چاند عطا کرتا ہے ان کوہستانی سلسلوں کی چوٹی کے اندر میں
تیرے ساتھ بخت و اتفاق ہی کا کھیل کھیلوں گا میرا رب جو خالق نور و نور اور فاعل، خیر و شر بھی ہے
تیرے مقابلے میں ضرور میری مدد اور میری نصرت کرے گا۔

سنو عزازیل اگر تو سیاہ بھیڑوں کے گلوں کی طرح مجھے ہانکنے کا دعویٰ کرتا ہے اور میری
مٹی کی دل گرفت اور آزردہ دیئے کی طرح مغموم کر دینے کا دعویٰ کرتا ہے تو سن رکھ میں بھی
خداوند کی نصرت اور مدد کے سہارے تیری حالت قفس کی اداسی زندان کی سی تاریکی سورج کی
لاش کی طرح بھیانک کر دینے کا عزم لئے تیرے سامنے آتا ہوں اور میں اپنے رب ہی کی نصرت
سہارے تجھ پہ یہ بھی انکشاف کرتا ہوں کہ جب تیرا میرا ٹکراؤ ہو گا تو میں تیری حالت ایسی کرو
کہ تیرا چہرہ فق ہو جائے گا تیرے بازو شل ہوں گے تیرے الفاظ کا طلسم منجمد ہو جائے گا اور تیر
سارے جور و عقوبت کو میں پامال اور پر آشوب راہوں کی کیفیت جیسی بنا کر رکھوں گا
عزازیل آگے بڑھ مجھ پر حملہ آور ہو پھر دیکھ اے رشتہ اتحاد توڑنے والے اے ابہام پرست
متعصب و جنونی میں تیرے ساتھ اس معاملے اور اس مقابلے کا کیا انجام کرتا ہوں۔

یوناف کی یہ گفتگو سننے کے بعد عزازیل نے لحہ بھر کے لئے آسمان پر اڑتی ابابیلوں کی طرف
دیکھا پھر وہ گرد و غبار کے تیز مرغولوں کی طرح حرکت میں آیا اور یوناف پر وہ حملہ آور ہوا تھا وہ
کوندے کی طرح لپکتے ہوئے یوناف کے قریب آیا اور اس کے شانے پر اس نے ایسی زوردار ضرب
لگائی تھی کہ یوناف بل کھاتا اور پلٹیاں لیتا ہوا دور جا گرا تھا گرتے ہوئے وہ ایک چٹان سے ٹکرا
اور ایسا لگتا تھا کہ اس کی پیٹھ پر خاصی چوٹ آئی ہو تاہم جس جگہ اسے ضرب آئی تھی اس جگہ کو
ہوا اور سہلاتا ہوا وہ فوراً اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا۔ عزازیل اپنی اس کامیاب ضرب پر بولا
اترانے کے انداز میں یوناف کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔

دیکھ نیکی کے نمائندے کوہستانوں کی ان بلندیوں پر میں تم دونوں میاں بیوی کا اتحاد اور
نکال کر رکھ دوں گا تمہاری آوازوں میں زہر تمہارے جذبوں میں کہر اور تمہارے آورش میں نا
اور نامرادی کی حلاوت گھول کر رکھ دوں گا عزازیل کی اس گفتگو پر یوناف نے قہر بھرے انداز میں
کی طرف دیکھا پھر کہنے لگا۔

دیکھ گمراہی سے گام ملا کر چلنے والے تمہارے سینے کے گناہوں میں جو شعلے لپکتے پھرتے

انہیں میں عنقریب بجھاؤں گا اور یہ بھی لکھ رکھو کہ میں اپنی نیکی کے خول میں تمہاری زندگی کا
دشمن تمہارے خون کا پیاسا اور تمہارے نفس کے لئے ایک ہولناک تباہی ہوں دیکھ عزازیل جب
میں اپنے رب کا نام لے کر تم پر ضرب لگاؤں گا تو میری آوازوں کی گونج سے میری للکار کے شور
سے تیرے نفس تیری ذات کی بنیادیں ہل کر رہ جائیں گی اس کے ساتھ ہی یوناف نے زوردار انداز
میں خداوند قدوس کی تکبیر بلند کرتے ہوئے اللہ اکبر پکارا تھا اس کے ساتھ ہی ہوا کے اندر اس نے
کسی تیز پرواز شاہین کی طرح جست لگائی تھی پھر اس نے ویسے ہی عزازیل کے شانے پر ضرب لگائی
تھی جیسے تھوڑی دیر پہلے عزازیل نے اس پر ضرب لگائی تھی یوناف کی یہ ضرب ایسی ہولناک اور پر
زور اور ایسی قوت والی تھی کہ عزازیل بری طرح ہوا میں اچھلتا اور کلابازیاں کھاتا ہوا سامنے والی
چٹان کے ساتھ جا ٹکرایا تھا انتہائی بے بسی اور لاچارگی کے عالم میں وہ اس چٹان سے ٹکرانے کے
بعد اٹھ کھڑا ہوا یوناف آہستہ آہستہ اس کے قریب آیا اور اپنے چہرے پر کامیابی و کامرانی کی مسرت
بکھیرتے ہوئے اس نے عزازیل سے کہنا شروع کیا۔

سن شہروں کو عریاں اور بستیوں کو خون آلود کرنے والے ذلالت کے دیوتا کیا میں نے موت کے
سناٹوں میں تم پر ضرب لگا کر تیری حالت راہوں کے آشوب اندھیروں کے بھنور زہر آلود تشدد
کی سمت فکر جیسی نہیں کر دی دیکھ میں نے تیرے بشارت طلب دل میں شب حسین کا تم اور
تیری آرزومند آنکھوں میں دکھ کی لہریں بھر دی ہیں اے عزازیل سن میرا رب ہر فصل کے لئے ابر ہر
کھیت کے لئے ہریالی اور ہر راہ کے لئے کوئی نہ کوئی روشنی ضرور مہیا کرتا ہے پھر تو ایسا زور آور دراز
دست نہیں ہے کہ اپنی من مانی کرتا پھرے میں تو تیرے پیچھے موت کے گرداب اور شہر شہر پکارتی
آفت کی طرح لگ جاؤں گا یہاں تک کہنے کے بعد یوناف رک گیا اسلئے کہ عزازیل اپنی جگہ سے
اٹھ کر سنبھل چکا تھا تاہم وہ تھوڑی دیر تک یوناف کی ان باتوں کا کوئی جواب نہ دے سکا شاید یوناف
کی ضرب نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا اور وہ آتے جاتے لمحوں کی طرح اپنے آپ کو تلاش کرنے کی کوشش
کر رہا تھا۔

پر جلد ہی عزازل نے اپنے آپ کو سنبھال لیا اور اس موقع پر یوناف نے دیکھا اس کی آنکھوں
کے اندر بھیانک عداوتیں اور چہرے کی شکنوں میں انتقام کی لہریں رقص کر رہی تھیں جس سے
یوناف نے پہچان لیا کہ وہ ابھی ہار ماننے والا نہیں بلکہ مقابلے کو جاری رکھنا چاہتا ہے لہٰذا وقت ضائع
کئے بغیر یوناف بڑی برق رفتاری سے آگے بڑھا لگاتار کئی ضربیں اس نے عزازیل کے دے ماریں
عزازیل نے اس طوفانی ضربوں سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی لیکن اس موقع پر کوہستانی
ہوا کے اندر یوناف اس پر آندھی اور طوفان بن کر چھا گیا تھا اور اسے ضرب پر ضرب لگائی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

شروع کردی تھی آخر میں لگا تار دو تین ضربیں یوناف نے اس کے پیٹ اور پسلیوں پر کچھ اس لگائیں کہ ایک بار پھر عزازیل اپنی جگہ سے اچھلا اور بڑی بے بسی کے عالم میں سامنے والی چٹان ساتھ جا گرا تھا۔

یوناف پھر اس سے ذرا قریب ہوا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا دیکھ دن کے شکاری کتے زا کے اوباش اٹھ اگر تم میں ہمت ہے تو پھر میرا مقابلہ کر میں نے عزم کر رکھا ہے کہ اس کوہستانی کی ایک ایک چٹان اور ایک ایک پتھر پر تیری بزدلی اور تیری شکست کی داستانیں لکھوں گا بلکہ میں تو تیرے شعلہ شیطانی کو بجھاؤں گا تیرے انا کے بت توڑوں گا اور تیری بدی کے شیش محل گرا رکھ دوں گا وقت کی اڑتی گرد میں اے عزازیل تیرے خمیر کو میں بزدلی اور خوف سے بھروں گا تیری ذات پر مہیب سیاہیاں پھیلاتے ہوئے تیری حالت اور کیفیت جل بجھے دیئے کی راکھ جیسی بنا رکھ دوں گا۔

یوناف کی اس گفتگو کا عزازیل نے کوئی جواب نہ دیا تھا ایسا لگتا تھا یوناف کی ضربوں اور اس مارنے اسے بھوکھلا کر رکھ دیا ہو اپنی جگہ سے اٹھنے کے بعد تھوڑی دیر تک وہ مایوسی و ناامیدی کی حالت میں کھڑا رہا اس کی حالت سے لگتا تھا جیسے وہ اس کوہستانی سلسلے میں یوناف کا مزید مقابلہ کرنے کے بجائے فرار کی راہیں تلاش کرنے لگا ہو اور پھر ایسا ہی ہوا تھوڑی دیر تک عزازیل اپنی جگہ کھڑا رہنے کے بعد عجیب سے انداز میں یوناف کی طرف دیکھتا رہا پھر شاید وہ اپنی سرسری قوتوں کو حرکت میں لایا اور وہاں سے غائب ہو گیا تھا دوسری طرف ابلیکا اور بیوسا نے بھی عارب اور بنیط اور مار مار کر ان کی حالت بدترین کردی تھی ان دونوں نے ابلیکا اور بیوسا کے ہاتھوں پیٹتے پیٹتے جب دیکھا کہ ان کا آقا عزازیل یوناف کے سامنے سے بھاگ گیا ہے تو وہ دونوں بھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور اس کوہستانی سلسلے میں روپوش ہو گئے تھے۔

ان دونوں میاں بیوی کے بھاگ جانے کے بعد بیوسا مسکراتی ہوئی اور بڑی تیزی سے چلتی ہوئی یوناف کے پاس آئی اور اس کے ہاتھ اپنے نرم و گداز ہاتھ میں لیتے ہوئے اس نے کہا بنیط کو مارنے مارتے میں آپ کی طرف بھی بڑے غور اور فکر مندی سے دیکھ رہی تھی کہ آپ اور عزازیل کے درمیان کیا فیصلہ ہوتا ہے آج آپ نے میرا دل خوش کر دیا ہے آپ نے عزازیل کو ایسی مار ماری ہے کہ وہ سمجھ جائے گا کہ یونہی منہ اٹھا کر آپ پر کسی بھی وقت وہ حملہ آور ہونے کی جرات نہیں کر سکتا یہاں تک کہنے کے بعد بیوسا تھوڑی دیر کے لئے رکی پھر وہ دوبارہ بڑے غور سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہ قرطاس وقت پر لکھے تبسم کے حروف کی طرح شہد جیسے میٹھے اور کوثر جیسے لذیذ انداز میں مسکراتے ہوئے یوناف سے کہنے لگی۔

میں خوش قسمت ہوں کہ آپ میری زندگی کے ساتھی اور میرے شوہر ہیں اور جس لڑکی کو آپ جیسا شوہر ملے اسے دنیا بھر کی خوشیاں امن و چین نصیب ہو جاتا ہے آپ یقیناً" میرا حوصلہ میرے دل کا مرہم میرا اجالا میرا حوالہ میرا قرار جسم و جاں میری قلب کی راحت نظر کی روشنی فکر کی درخشندگی عزم کی پائندگی اور میرے اجالوں کا سرور ہیں اور میں اپنے اس اجالے اپنے سکون کی ہر صورت میں حفاظت کروں گی۔

بیوسا کے یہ الفاظ سن کر یوناف نے بڑے غور سے اس کی طرف دیکھا پھر وہ مسکراتے ہوئے اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو بیوسا آج تو تم کچھ خلاف معمول زیادہ ہی میرے لئے محبت بھرے الفاظ استعمال کرنے لگی ہو میں جانتا ہوں تمہارے دل میں میرے لئے کس قدر گہری اور بے تحاشا محبت ہے اگر تم اپنی اس محبت اور اپنے ان رنگین اور خوش کن الفاظ کے جواب مجھ سے سننا ہی چاہتی ہو تو پھر سنو بیوسا تمہاری میرے لئے کیا اہمیت ہے تمہاری میری نظروں میں کیا وقعت اور عزت ہے یہ میں ہی جانتا ہوں بہرحال مختصر الفاظ میں تمہارے اطمینان تمہاری خوشی اور تمہاری خوشنودی کے لئے یہ کہہ سکتا ہوں کہ بیوسا تم میری ذات کے لئے میرے نفس اور میرے جسم کے لئے نور قمر کی سی لطافت نسیم سحر کی نرمی گل کی خوشبو اور مکمل حسن کا ایک پیکر ہو سنو بیوسا تمہارے یہ ریشمی پاؤں تمہارے خوبصورت بازو تمہاری چمکدار گردن تمہارے نرم و نازک بال تمہارا گلاب چہرہ تمہاری نیلی جھیل آنکھیں میرے لئے صبح کی کرنوں جیسی راحت و اطمینان اور روح کا سرور فراہم کرتے ہیں میں زندگی میں ہر چیز کو بلکہ اپنے نفس اور اپنی جان کو بھی بھول سکتا ہوں پر تمہیں اور تمہاری رفاقت کو فراموش نہیں کر سکتا یوناف کے یہ پیار بھرے الفاظ سن کر بیوسا نے محبت میں یوناف کے بازو اپنی گردن کے گرد لپیٹ لیا تھا پھر وہ بڑے پیارے انداز میں یوناف کے ہاتھ چوم کر رہ گئی تھی اس کی اس چاہت سے یوناف کے چہرے پر بھی ہلکی ہلکی مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی پھر اس نے بھی بیوسا کا دوسرا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا آؤ چلیں کہیں ایسا نہ ہو کہ سکندر اور اس کے ساتھی واپس جانے والے ہوں اور ہمیں وہ تلاش کرتے پھر رہے ہوں۔ بیوسا نے یوناف کی ہاں سے ہاں ملائی دوبارہ دونوں اس جگہ جا کر بیٹھ گئے تھے جہاں سے اٹھ کر وہ عزازیل' عارب اور بنیط سے مقابلہ کرنے کے لئے آئے تھے تھوڑی دیر بعد سکندر کے ساتھی بھی ٹرائے شہر کے کھنڈرات میں گھوم پھر کر تھک گئے پھر وہ سب واپس جانے لگے یوناف اور بیوسا بھی ان کے ساتھ ہو لئے تھے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دریائے گرانیک کے کنارے یونانیوں اور ایرانیوں میں ہونے والی جنگ کے دونوں اقوام
گہرے اثرات مرتب ہوئے یونانی اپنی اس فتح پر خوش اور مطمئن تھے دوسری طرف اس جنگ
ایشیائے کوچک کے ایرانی مقبوضات کے تمام والی کام آگئے تھے اس لئے دریائے گرانیک
نزدیک نزدیک جس قدر باشندے تھے انہوں نے یکے بعد دیگرے سکندر کی طاعت کر لی سکندر
اپنے سالار کلاس کو وہاں کا حاکم مقرر کیا اس کے بعد اس نے لیڈیا کے مشہور و معروف مرکزی
ساردس کا رخ کیا جہاں کا حاکم شہرداد تھا جو دریائے گرانیک کے کنارے ہونے والی جنگ میں مارا
جا چکا تھا ساردس میں اس شہرداد کا قائم مقام مطریم نام کا ایک جرنیل تھا جس نے انتہائی بزدلی دکھا
اور روسائے شہر کو ساتھ لے کر سکندر کے استقبال کو آیا اور شہر کے خزانے اس کے حوالے کر
دیئے۔

ساردس شہر پر سکندر کا قبضہ بڑی اہمیت رکھتا تھا اس لئے کہ یہاں کا قلعہ بہت مستحکم تھا اس کے
اردگرد نا قابل تسخیر تین فصیلیں تھیں یہاں آکر ایرانی فوجیں متحد ہو جاتیں تو محاصرہ بہت طول پکڑ
جاتا اور ہو سکتا ہے اس محاصرے سے تنگ آکر سکندر اپنے لشکر کے ساتھ پیچھے ہٹ جانے پر مجبور ہو
جاتا اور اس موقع پر اگر ساری ایرانی قوت یکجا ہو کر اس کے پیچھے پڑ جاتی تو وہ واپس مقدونیہ بھاگ
جانے پر مجبور ہو جاتا۔

ساردس کے حاکم شہرداد نے تین اہم اختیارات اپنے ہاتھ میں لے رکھے تھے وہ ان علاقوں
کا حاکم بھی تھا وہ فوجوں کا سالار اور وہ دبیرے اعلیٰ بھی تھا سکندر نے اب یہ تینوں اہم اختیارات الگ
الگ کر کے مختلف افسروں کے سپرد کر دیئے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ سکندر نے اپنے تسلط کو مستقل
کرنے کا عزم کر رکھا تھا۔

دریائے گرانیک کے کنارے لڑی جانے والی جنگ میں جو یونانی کام آئے ان کی قربانی کی یادگار
قائم کرنے کے لئے سکندر نے اپنے مرکزی شہر پیلا میں حکمنامہ بھجوایا کہ جنگ میں کام آنے والوں
کے مجسمے مقدونیہ کے شہروں میں نصب کئے جائیں تاکہ اہل یونان کو معلوم ہو سکے کہ جن لوگوں نے
یونان کے لئے جانیں دی ہیں یونانی انہیں فراموش نہیں کر سکتے اس نے مال غنیمت کا بہت سا ساز

سامان مختلف ریاستوں میں بھجوایا تین سو زرہ بکتر اہل ایتھنز کے لئے بھیجے اور ہر ایک پر یہ کندہ
کروایا کہ زرہ بکتر سکندر بن فیلقوس اور یونانیوں نے جن میں بڑے بڑے سورما بھی شامل تھے ایشیا
میں بسنے والوں سے لڑائی میں چھینے ہیں۔

لیڈیا کے مرکزی شہر ساردس پر قبضہ کرنے کے بعد سکندر نے اب ایشیائے کوچک کے
دوسرے ایرانی مقبوضات کی طرف رجوع کیا وہ چاہتا تھا کہ اپنے پاؤں مضبوطی سے جمالے اور پھر
اطمینان سے مشرق کی سمت بڑھے اب اس کا ارادہ تھا کہ مشہور شہر افیس کا رخ کرے اور اس شہر
کے لوگوں کی قسمت کا فیصلہ بھی کر دے افیس کے حاکم کو جب خبر ہوئی کہ سکندر اس کی طرف پیش
قدمی کر چکا ہے تو اس نے سکندر کے آنے سے پہلے ہی سر تسلیم خم کر دیا۔

افیس پر قبضہ کرنے کے بعد سکندر نے ایک دوسرے بڑے شہر ملیس کا رخ کیا دریائے
گرانیک کے کنارے شکست سنے کے بعد بچے کھچے ایرانی سپاہی اس شہر میں آکر جمع ہو گئے تھے
اور وہ امید رکھتے تھے کہ وہ اس شہر کے اندر رہ کر سکندر کا مقابلہ کریں گے اور اس کے ہاتھوں
شکست نہیں اٹھائیں گے سکندر نے ملیس کی طرف پیش قدمی کی اور شہر کا آکر اس نے محاصرہ کر
لیا۔

یہاں کے لوگ بہت حوصلہ مند تھے کیونکہ ایرانی جرنیل ممنون نے مزید فوج شہر کی حفاظت کے
لئے بھیج دی تھی ملیس کی فوج نے ابتدائی حملوں کا بہادری سے مقابلہ کیا آخر سکندر نے منجنیقوں
سے پتھر برسا کر شہر کی دیواروں میں شگاف کر دیئے اور مقدونی لشکر قلعہ کے اندر داخل ہو گیا شہر میں
لوٹ مار ہوئی اور اکثر اہل شہر اسیر ہوئے لیکن ان میں سے جس قدر یونانی تھے انہیں آزاد کر دیا گیا
بلکہ انہیں سکندر نے اپنی فوج میں شامل کر لیا اور یوں غیر یونانیوں کو غلام بنا کر شہروں شہر فروخت کر
دیا گیا تھا۔

ملیس کی فتح کے بعد یونانی فوج کا حدف ہالی کا ناسوس تھا جو ایرانی مقبوضہ قاریا کا مشہور شہر تھا
اس کے قدرتی محل وقوع نے اسے نہایت محفوظ بنا دیا تھا اس کے علاوہ یہاں دو نہایت مضبوط قلعے
بھی تھے یہ شہر یونانی جرنیل ممنون کا صدر مقام بھی تھا جو اریوش کی طرف سے ان مقامات کا حاکم تھا
اور ایران کا بحری بیڑا اس کے ماتحت تھا ممنون نے اس شہر کے استحکامات کے لئے غیر معمولی
اقدامات کر رکھے تھے اس لئے اس شہر کو جلد ہی مسخر کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔

ہالی کارناسوس شہر کے اردگرد ایک بہت بڑی خندق بھی تھی جس کی چوڑائی تیس ہاتھ اور گہرائی
پندرہ ہاتھ تھی مقدونیوں کے لئے اسے خندق کو عبور کرنا بہت دشوار تھا چنانچہ اسے پر کرنے کا فیصلہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوا اور نہایت عرق ریزی سے اسے پر کر دیا گیا پھر دیوار کو منجنیقوں کے ذریعے بڑے بڑے پتھروں
ضرب لگائی گئی جس کے نتیجے میں قلعہ کی دیوار میں شگاف ڈال دیئے گئے مقدونی لشکر نے قلعہ
داخل ہونا چاہا لیکن ایرانی جرنیل ممنون کی وہاں موجودگی کی وجہ سے ایرانی لشکر حوصلہ مند تھا
تازہ دم فوج کی کمک برابر مل رہی تھی۔

اس لئے انہوں نے قلعہ کی حفاظت کے لئے جانیں لڑا دیں دن بھر نہایت خون ریز جنگ
لیکن یونانی قلعہ فتح نہ کر سکے رات کے وقت ایرانی جرنیل ممنون مقدونوی محافظوں کو غافل
قلعہ سے باہر آیا اور جس قدر منجنیقیں اور محاصرے کے لئے تعمیرات یونانیوں نے تیار کر ر
تھیں انہیں آگ لگا دی۔ اس موقع پر شدید لڑائی ہوئی جس میں طرفین کا بہت جانی نقصان بھی
آخر ممنون نے امرائے لشکر سے مشورہ کرنے کے بعد یہی مناسب سمجھا کہ شہر کو آگ لگا دے اور
فوج سمیت دو مضبوط قلعوں میں پناہ گزیر ہو جائے اس لڑائی میں سکندر کے سپاہی کثیر تعداد میں
آئے اس لئے اس نے ان قلعوں کو مسخر کرنے کا ارادہ ملتوی کر دیا ہالی کارناسوس سے سکندر
اپنے شادی شدہ سپاہیوں کو رخصت دی اور ان کو کہا کہ موسم بہار میں واپس آ جائیں اور زیادہ
نئے سپاہیوں کو اپنے ہمراہ لے کر وہ اپنی مہم کو جاری رکھنے کا عزم کر چکا تھا۔

سکندر اب اپنے لشکر کو لے کر ساحل بحر کے ساتھ ساتھ آگے بڑھا اور مختلف شہروں کو فتح کر لیا
تاکہ ان مقامات سے ایران کو بحری امداد نہ مل سکے اس مہم سے فارغ ہو کر سکندر پھر شمالی جانب
لیڈیا کی طرف بڑھا جہاں اسے پہاڑی قبائل کا سامنا کرنا پڑا ان قبائل کو پسپا کر کے سکندر نے
فریگیا کا رخ کیا اور اسے مسخر کر کے وہاں اپنا نظام حکومت قائم کیا فریگیا کے دارالسلطنت گورڈیم
میں وہ یونانی جو رخصت پر گئے ہوئے تھے اپنے کچھ مزید ساتھیوں کو لے کر یونان سے میدان جنگ
میں پہنچ گئے تھے۔

سکندر نے جب ساحل بحر کے ساتھ ساتھ تمام بڑے بڑے ایرانی شہروں کو فتح کر کے ان پر
قبضہ کر لیا تو ایرانی جرنیل ممنون نے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا اور اس نے یہ منصوبہ بنایا کہ وہ مقدونیہ
اور یونان میں محاذ جنگ قائم کرے گا تاکہ ایشیا میں مقدونی لشکر کا دباؤ کم ہو جائے چنانچہ اس نے
کیوس پر حملہ کر کے اسے مسخر کر لیا اس کے بعد ممنون نے جزیرہ لس بس کا رخ کیا اور اس جزیرے
کے تمام شہر سوائے مائیٹی لین کے فتح کر لئے اب وہ مائیٹی لین کی طرف متوجہ ہوا لیکن زندگی نے
ساتھ نہ دیا اور راستے ہی میں بیمار ہو گیا اور کچھ عرصہ صاحب فراش رہ کر فوت ہو گیا۔ اس جرنیل
کی وفات سے ایران کے بادشاہ داریوش سوم کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔

مزید پیش قدمی سے قبل سکندر اعظم نے یہ فیصلہ کیا کہ جن یونانی جزیروں میں ممنون اپنے لشکر
کے ساتھ گھسا تھا وہاں جس قدر بھی ایرانی سپاہی ہیں انہیں نکال باہر کر دیا جائے تاکہ آنے والے
دور میں کوئی اس کیخلاف سر نہ اٹھائے چنانچہ اپنے لشکر کے ساتھ اس نے ان جزیروں پر یلغار کی
اور جس قدر وہاں ایرانی لشکری مقیم تھے اس نے ان کا خاتمہ کر کے رکھ دیا تھا۔

اس قدر کام سرانجام دینے کے بعد سکندر نے اپنے مشیروں اور جرنیلوں کے ساتھ مشورہ
کرنے کے بعد یہ ارادہ کیا تھا کہ اب وہ جنوبی حصوں کی طرف مزید پیش قدمی کرے گا اور سلیشیا شہر
کو فتح کرنے کے بعد اسوس کی طرف بڑھے گا جہاں سے اس کے مخبر یہ خبریں لا رہے تھے کہ ایک
بہت بڑا ایرانی لشکر یونانیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اسوس کی طرف پیش قدمی کر رہا ہے۔

اس مقصد کے لئے سکندر نے جنوب کی طرف پیش قدمی کی جب یونانیوں نے جنوبی حصوں کی
زمینیں دیکھیں تو دل پر ایک حد تک ناگوار اثر پڑا آگے بڑھتے ہوئے انہوں نے دیکھا کہ ایک جگہ
گھاٹی کا راستہ اتنا تنگ تھا کہ مشکل سے ایک گاڑی اس میں سے گزر سکتی تھی یہ پہاڑ کا آخری گوشہ
تھا اس سے آگے دور تک میدانی علاقہ چلا جا رہا تھا جس کی زمین کا رنگ سرخی مائل تھا ہر طرف گرد
و غبار نظر آتا تھا کہیں کہیں گرم علاقوں میں پیدا ہونے والے درختوں کے سرسبز جھنڈ نظر آتے تھے
اسی وجہ سے یونانیوں کے ذہنوں پر اس قسم کا علاقہ دیکھ کر ناگوار اثر پڑا تھا۔

مزید آگے بڑھتے ہوئے انہوں نے دیکھا کہ اب ان کے سامنے ایک طرف سیاہی مائل چٹانیں
تھیں جن کی چوٹیاں برف سے ڈھکی ہوئی تھیں اور موسم گرما میں بھی ان کے اندر برفانی ہوا چل
رہی تھی سامنے نشیب میں وہ خطہ پھیلا ہوا تھا جسے انہوں نے کبھی دیکھا تک نہ تھا اس گھاٹی کا نام
لوگوں میں باب سلیشیا مشہور تھا سکندر کو انتہائی خوش نصیبی سے اس پر قبضہ جما لینے کا موقع مل گیا
اور آئندہ چل کر مزید خوش نصیبی کے بہت سے مواقع بھی اسے میسر آئے اس گھاٹی کی حفاظت پر
ایک فوج موجود تھی سکندر نے اپنی بری فوج اور بار برداری کے قافلے کو ایک مناسب مقام پر
روک دیا اور پہاڑی علاقے کے مقدونیوں کے چند دستے لے کر اور رات کے پچھلے حصے میں اس
خیال سے آگے بڑھا کہ غنیم کی فوج پر اچانک جا پڑے اور اسے دم لینے کی مہلت نہ دے یہ تدبیر
کارگر نہ ہو سکی کیونکہ دشمن نے مقدونیوں کو دیکھ لیا لیکن جب سکندر آگے بڑھا اور فضاؤں میں
یونانیوں کے سروں پر رکھے ہوئے خود کی چمک دکھائی دی تو دشمن کی فوج جگہ چھوڑ کر رفوچکر ہو گئی
تھی۔

ان علاقوں کی سختی اور ویرانی کو دیکھ کر یونانیوں کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سامنے جو سرخی مائل

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

میدان موجود ہیں یہ جہنم کا پہلا خطہ ہیں گویا وہ جتنا آگے بڑھیں گے اس میں دھنستے چلے جائیں گے یونانی لشکر پہلے ہی ان علاقوں سے خوفزدہ تھے اور بد دل ہو رہے تھے یہاں ان کی ملاقات ایک کاہن سے ہوئی جس نے انہیں ایسی باتیں بتائیں کہ سکندر کے سارے لشکری مزید خوفزدہ ہو گئے تھے۔ وہ اس طرح کہ ایک بستی کے پاس سکندر جب اپنے لشکر کے ساتھ گزر رہا تھا تو اس کے قریب انہیں ان کے مخبروں نے اس بستی میں رہنے والے ایک بہت بڑے کاہن کے متعلق اطلاع دی سکندر کاہنوں اور دیوتاؤں کا بڑا دل دادہ تھا لہٰذا اسنے اس کاہن کو طلب کیا اور اس سے اس کے متعلق اور اس علاقے کے متعلق استفسار کیا سکندر کے اس سوال پر کاہن نے سکندر کو جواب دیتے ہوئے کہا تھا۔

اے بادشاہ! یہ سرزمین بھی عجیب و غریب سرزمین ہے یہاں کے میدانی علاقوں میں عجیب و غریب دیوتاؤں کو اقتدار حاصل ہے مثلاً" داغوں اور لعل جن کے سامنے بچوں کو قربان کیا جاتا ہے راتوں کو سمندر کے کنارے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے ان وسیع علاقوں میں اڑتے پھرتے ہیں اور یہاں کے مقامی لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ قدیم دیوتا۔ کرنوس بھی ان وادیوں اور میدانوں میں موجود رہتا ہے اس دیوتا کی چار آنکھیں ہیں دو سو جاتی ہیں اور دو دیکھ بھال کرتی رہتی ہیں پھر سوئی ہوئی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور دوسری دو سونے کا اہتمام کرتی ہیں۔

اسی حصے میں سمندر کے سینے پر کنعانیوں نے سور نام کا ایسا شہر بسایا جو چٹانوں کے سہارے کھڑا ہے وہ لوگ اپنے مردوں کو جلاتے ہیں اور آسمان سے گرنے والے شہاب ثاقب جو سخت لوہے یا پتھروں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں ان کی پرستش کرتے ہیں اے بادشاہ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ ایسا ایک پتھر یروشلم شہر میں موجود ہے جس کے نیچے ایک شگاف ہے اور لوگ اس پتھر کو بڑی اہمیت دیتے ہیں اور اکثر لوگ اس پتھر کی پوجا پاٹ میں مصروف ہو گئے ہیں لہٰذا اے بادشاہ میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ دیوتاؤں کی اس سرزمین میں دیکھ بھال کر کے گزرنا کہیں ایسا نہ ہو یہی دیوتا تم پر خفگی کا اظہار کرتے ہوئے تمہاری تباہی و بربادی کا باعث بن جائیں۔

سکندر نے اس بوڑھے کاہن کی باتوں کو کوئی اہمیت نہ دی اور اس نے دیوتاؤں کی ان وادیوں میں آگے بڑھنے کا عزم کر لیا تھا تاہم اس بوڑھے کاہن کی گفتگو سے اس کے سپاہیوں پر ضرور اثر ہوا تھا سکندر نے اس تاثر کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنے لشکر کے ساتھ پھر پیش قدمی شروع کی اب اپنے لشکر کے ساتھ باب سلیشیا سے گزرتا ہوا نیچے سرخ مائل میدانوں میں پہنچا تو سورج کی شدت میں نمایاں اضافہ ہو گیا اور وہ لوگ پسینے میں شرابور ہو گئے تھے وہاں انہیں ایک چٹان نظر آئی جس پر نوک دار اور خانہ نما انداز میں کوئی کتبہ کندہ تھا اور اس کتبے پر ایک تحریر لکھی ہوئی تھی جسے کوئی بھی یونانی پڑھ نہ سکا تھا اس پر وہ تحریر کسی مقامی زبان میں تھی سکندر کے حکم پر ایک مقامی شخص کو بلایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ وہ سکندر کے لئے اس تحریر کو پڑھے وہ مقامی شخص اس کتبے کو تھوڑی دیر تک غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے سکندر کو مخاطب کر کے کہا۔

اے بادشاہ! یہ سیاہ رنگ کے اس پتھر پر جو تحریر آپ لکھی ہوئی دیکھتے ہیں یہ تحریر ماضی کی عظیم قوم آشوریوں کے ایک بادشاہ کی ہے اس تحریر میں اس بادشاہ نے اپنی طرف سے لکھا ہے "میں نے شہر طرسوس کو صرف ایک دن میں تعمیر کر دیا لیکن اے اجنبی تو کھا پی اور عیش عشرت میں مشغول رہ اس لئے کہ انسانی زندگی کا بہترین مشغلہ یہی ہے"

اس مقامی شخص نے سکندر کو جو یہ تحریر پڑھ کر سنائی تو سکندر نے اسے غور سے سنا اس نے یہ بھی دیکھا کہ پتھر کے اس کتبے کی عبارت کے نیچے ایک انسانی شکل بنی ہوئی تھی جس نے شاہی لباس پہن رکھا تھا اور ہاتھ اس طرح اٹھائے ہوئے تھے جیسے دعا کر رہا ہو یونانی سپاہی اس تصویر کو دیکھ کر ہنسے اور اس کا ٹھٹھہ اور مذاق اڑانے لگے سکندر نے اپنے لشکر کے ساتھ اس کوہستانی سلسلے میں تھوڑی دیر قیام کیا پھر اس نے دوبارہ پیش قدمی کر دی تھی۔

سکندر اپنے لشکر کے ساتھ جس جس علاقے سے بھی گزرتا چلا جا رہا تھا وہاں اور اس کے گرد و پیش کی چیزوں کے معائنے اور مشاہدے کا بھی خاص اہتمام کرتا تھا مثلاً" رات کے وقت ستاروں کی حرکت پر اس کی نظریں ہوتی جتنا راستہ طے کرتے اس کی پیمائش کرتے جاتے فوج کے ساتھ جو طبیب تھے وہ ہر علاقے میں نئی نئی بیماریوں کا حال معلوم کر لیتے سکندر اور اس کے رشتے دار اور جرنیل بطلیموس دونوں روز ان واقعات کو تفصیل سے لکھ لیتے جو جو نئی چیزیں ملتیں مثلاً" پودے' گونگے جانوروں کی کھالیں' کیڑے مکوڑے یا پرندے ان کے نمونے جمع کر کے اپنے وطن مقدونیہ بھجواتے تاکہ سب چیزیں ارسطو کی تجربہ گاہ کے کام آ سکیں جس مقام سے بھی یہ لوگ گزرتے مقامی باشندوں سے ہر قسم کے سوالات کرتے جاتے مثلاً" یہ کہ سڑکیں کیسی ہیں غذائی اجناس کا کیا حال ہے لوگ کس قسم کے ہیں اس کے ساتھ وہ اپنے لشکر کے آگے دائیں بائیں اور پچھلی سمت اپنے مخبروں اور جاسوسوں کو بھی پھیلا کر رکھتے تھے۔ آگے بڑھتے ہوئے سکندر اپنے لشکر کے ساتھ طرسوس کے قریب دریائے سدنوس پر پہنچ گیا اور ایرانی لشکر کو جو اس کی طرف پیش قدمی کر رہا تھا طرسوس کی حفاظت اور وہاں قلعہ بندیاں کرنے کا موقع فراہم نہ کیا دریائے سدنوس کے کنارے پہنچ کر سکندر بیمار ہو گیا اور ہفتوں سخت بخار میں مبتلا رہا۔ بیماری اس کی اپنی بے احتیاطی کا نتیجہ تھی وہ ایک گرم اور ملیریائی وادی میں سے گھوڑا دوڑاتا ہوا جا رہا تھا اور خوب پسینہ آیا ہوا تھا اچانک کپڑے اتارے اور پہاڑی ندی میں کود پڑا جس میں پگھلی ہوئی برف کا پانی آ رہا تھا اس کا جسم اینٹھ گیا

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اور پھر سخت بخار آگیا ساتھیوں کا خیال تھا کہ اسے زہر دے دیا گیا ہے۔

سکندر کے لشکر کے سارے طبیبوں نے سکندر کا علاج کیا لیکن اسے کوئی آفاقہ اور آرام نہ
جب لشکر کے سارے طبیب اس بخار کو زائل کرنے میں ناکام ہو گئے تو سکندر کے کچھ ساتھیوں
مشورہ دیا کہ ایران کے ان مقبوضہ علاقوں میں جہاں یونانی آباد ہیں ایک بہت بڑا طبیب تھا جس کا
سکندر کے باپ کی طرح فیلقوس تھا اور جو آرکینیا نام کے شہر میں رہتا تھا سکندر کے ساتھیوں
مشورہ دیا کہ یہ فیلقوس تمام بیماریوں اور جڑی بوٹیوں سے آگاہ ہے لہٰذا وہ بہتر طریقے سے سکندر
علاج کر سکتا ہے سکندر نے اپنے ساتھیوں کی اس تجویز سے اتفاق کیا لہٰذا تیز رفتار قاصد بھجوائے
گئے تاکہ آرکینیا کے اس طبیب کو وہاں لایا جائے جس کا نام فیلقوس تھا اس دوران سکندر نے اپنے
جرنیل پارمینو کو لشکر کے ایک حصے کے ساتھ آگے روانہ کیا تاکہ وہ دشمن کی نقل و حرکت پر
رکھے اور ایسا نہ ہو کہ سکندر کی بیماری سے فائدہ اٹھا کہ دشمن اچانک ان پر حملہ آور ہو اور انہیں
نیست و نابود کر دے اس کے بعد سکندر فیلقوس نام کے اس طبیب کا انتظار کرنے لگا تھا۔

اتفاق سے جس روز فیلقوس نام کا وہ طبیب سکندر کے لشکر میں داخل ہوا اور سکندر کا معائنہ
کرنے کے بعد وہ اس کے لئے دوا تیار کرنے لگا عین اس وقت ایک قاصد سکندر کے خیمے میں داخل
ہوا یہ قاصد سکندر کے نامور جرنیل پارمینو کی طرف سے آیا تھا اس قاصد نے ایک خط سکندر
اعظم کو پیش کیا اور یہ خط پارمینو کی طرف سے تھا سکندر نے وہ پارمینو کا خط کھولا اور پڑھنے لگا اس خط
میں پارمینو نے سکندر کو متنبہ اور آگاہ کرتے ہوئے لکھا تھا۔

"آرکینیا کے فیلقوس نام کے جس طبیب کو آپ نے اپنے علاج کے لئے طلب کیا ہے اس
سے متعلق مجھے یہ معلومات ملی ہیں کہ یہ شخص ایران کے بادشاہ داریوش سوم کا خاص آدمی ہے
داریوش نے ایک بھاری رقم اسے رشوت کے طور پر پیش کی ہے اور اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ
وہ سکندر کو زہر دے کر موت کی نیند سلا دے لہٰذا میرا آپ سے مخلصانہ مشورہ ہے کہ آپ ہرگز
فیلقوس نام کے اس طبیب سے اپنا علاج نہ کرائیں۔"

سکندر نے بڑے غور سے اس خط کا ایک ایک لفظ پڑھا لیکن اس کے متعلق اسنے اپنے خیمے میں
جمع لوگوں میں سے کسی سے کچھ نہ کہا پھر اسنے اپنے مشیر خاص کو اشارے سے اپنے پاس بلایا پارمینو
کی طرف سے آنے والا خط اسے تھمایا اور اسے کہا کہ یہ خط تم لے کر یوناف کے پاس جاؤ اسے میرا
یہ خط پیش کرو اور اس سے مشورہ طلب کرو بلکہ اسے میرے پاس بلا کر لاؤ تاکہ میں اس موضوع پر
اس سے گفتگو کروں سکندر کے اس مشیر نے وہ خط لے لیا پھر وہ اس کے خیمے سے نکل گیا تھا۔

سکندر اعظم کا وہ مشیر بڑی تیزی سے سکندر کے خیمے کے بالکل ساتھ یوناف کے خیمے میں داخل
ہوا اندر یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی بیٹھے گفتگو کر رہے تھے اس مشیر کے آنے پر دونوں میاں
بیوی خاموش ہو گئے مشیر آگے بڑھا اور یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا شاید آپ کو معلوم ہو گا کہ
بادشاہ نے آرکینیا کے ایک طبیب کو اپنے علاج کے لئے طلب کیا تھا اس طبیب کا نام فیلقوس ہے یہ
طبیب پہنچ چکا ہے اور بادشاہ کا مکمل معائنہ کرنے کے بعد وہ اس کے لئے اس وقت دوا تیار کر رہا ہے
اصل میں ایک قاصد بادشاہ کے خیمے میں داخل ہوا ہے وہ اپنے جرنیل پارمینو کا ایک خط لے کر آیا
ہے اس کے ساتھ ہی اس مشیر نے خط یوناف کی طرف تھماتے ہوئے کہا آپ پہلے یہ خط پڑھیں اور
اس سلسلے میں بادشاہ آپ سے مشورہ کرنا چاہتا ہے بلکہ بادشاہ نے آپ کو اپنے خیمے میں طلب کیا ہے
شاید وہ خود آپ سے اس موضوع پر گفتگو کرے۔

یوناف نے اس مشیر سے خط لے کر پڑھا پھر اس نے غور سے اس مشیر کی طرف دیکھتے ہوئے
کہا تم جاؤ میں تمہارے پیچھے پیچھے سکندر کے خیمے میں آتا ہوں اس پر وہ مشیر باہر نکل گیا یوناف سے
خط لے کر بیوسا پڑھنے لگی تھی اس دوران یوناف نے ہلکی ہلکی آواز میں ابلیکا کو پکارا اور جواب میں
فوراً" ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا تھا پھر انتہائی نرم آواز میں یوناف نے ابلیکا کو مخاطب
کرتے ہوئے کہا سنو! ابلیکا سکندر کے ایک جرنیل پارمینو نے ایک خط لکھا ہے اور یہ خط بیوسا اس
وقت پڑھ رہی ہے تم بھی اس خط کو دیکھ لو اس کے علاوہ چونکہ سکندر اچانک نہانے سے بری طرح
بیمار ہو چکا ہے اس نے آرکینیا کے فیلقوس نام کے ایک طبیب کو اپنے علاج کے لئے طلب کیا ہے
وہ طبیب سکندر کی حالت کا جائزہ لینے کے بعد اس کے لئے دوا تجویز کر رہا ہے تم مجھے سارے حالات
کا جائزہ لینے کے بعد یہ بتاؤ کہ اس طبیب سے سکندر کو اپنا علاج کرانا چاہئے یا نہیں۔

یوناف کی یہ ساری گفتگو سن کر ابلیکا اس کی گردن سے علیحدہ ہو گئی تھی جبکہ یوناف اور بیوسا
دونوں میاں بیوی بیٹھ کر وہاں انتظار کرنے لگے تھے تھوڑی دیر بعد ابلیکا نے پھر یوناف کی گردن پر
لمس دیا اور کہنے لگی سنو یوناف آرکینیا کے اس طبیب سے سکندر کو کوئی خطرہ نہیں وہ بڑے مخلصانہ
انداز میں اس کا علاج کرے گا اور پارمینو نے جو خدشات ظاہر کئے ہیں کہ وہ ایران کے بادشاہ
داریوش سوم سے رشوت کے طور پر ایک بھاری رقم لے چکا ہے جس کے صلے میں وہ سکندر کو زہر
دے کر ہلاک کر دے گا یہ اطلاع اور خبر بے بنیاد ہے تم بے فکر رہو یہ طبیب بہترین انداز میں سکندر
کا علاج کرے گا۔

ابلیکا جب اپنی بات ختم کر کے خاموش ہو گئی تو یوناف اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور بیوسا کی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہا آؤ بیوسا سکندر کی طرف چلتے ہیں اور پھر دیکھتے ہیں کہ وہ ہمارے کیا گفتگو کرتا ہے۔ یوناف کے کہنے پر بیوسا فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی دونوں میاں اپنے خیمے سے نکلے چند قدم چلتے ہوئے وہ سکندر کے خیمے میں داخل ہوئے سکندر نے ہاتھ اشارے سے ان دونوں میاں بیوی کو اپنے پاس بیٹھنے کو کہا جب وہ دونوں میاں بیوی آگے بڑھ سکندر کے قریب بیٹھ گئے تب سکندر بولا اور کہنے لگا۔

سنو یوناف میرے عزیز پہلے مجھے تم پارمینو کا خط دو پھر میں اس موضوع پر تمہارے ساتھ بات کرتا ہوں یوناف نے پارمینو کا وہ خط سکندر کو تھما دیا اور سکندر نے وہ خط اپنے تکیے کے نیچے رکھ پھر وہ یوناف کو مخاطب کر کے پوچھنے لگا اب بتاؤ اس سلسلے میں تمہارا کیا خیال ہے یوناف فوراً اور کہنے لگا سنو مقدونیہ کے بادشاہ میں سمجھتا ہوں بلکہ مجھے یقین ہے بھروسہ ہے کہ پارمینو خدشات بے بنیاد ہیں آرکینیا کا فیلقوس نام کا یہ طبیب انتہائی خلوص کے ساتھ آپ کا علاج کر اور مجھے یقین ہے کہ اس کی تجویز کردہ دوا سے آپ صحت مند ہو جائیں گے یوناف کے ان ال سے سکندر کے چہرے پر رونق اور اس کے ہونٹوں پر خوش کن مسکراہٹ نمودار ہو گئی تھی خیمے تھوڑی دیر خاموشی رہی پھر فیلقوس نام کا وہ طبیب سکندر کے خیمے میں داخل ہوا وہ اپنے ہاتھ سکندر کے لئے تیار کی جانے والی دوا کا ایک پیالہ بھی اٹھائے ہوئے تھا وہ پیالہ اس طبیب نے کی طرف بڑھا دیا اور کہنے لگا میں نے آپ کے لئے اس بیماری سے نجات پانے کے لئے یہ دوا تجویز کیا ہے اور مجھے امید ہے کہ میری اس تیار کردہ دوا سے آپ جلد صحت یاب ہو جائیں سکندر نے پیالہ لے کر دوا پینی شروع کی اور ساتھ ہی تکیے کے نیچے سے پارمینو کا خط نکال کر اس طبیب کے ہاتھ میں دے دیا تھا۔

ادھر فیلقوس نے خط ختم کیا اور ادھر سکندر دوا پی چکا تھا یوناف اور بیوسا کے علاوہ لوگ وہ میں موجود تھے انہوں نے دیکھا کہ سکندر یا فیلقوس دونوں کے چہروں پر تشویش کی کوئی علا نمودار نہ ہوئی تھی طبیب فیلقوس نے پارمینو کا خط واپس دیتے ہوئے کہا اگر آپ میری ہدایا عمل کرتے رہیں گے تو بیماری جاتی رہے گی عمل نہ کریں گے تو ذمہ داری مجھ پر نہ ہو گی۔

بہرحال وہ طبیب سکندر کا علاج کرنے لگا اس جلاب اور دوا سے سکندر بہت کمزور ہو گیا فیلقوس نے سکندر کا علاج جاری رکھا تاہم طبیب کی اس دعا سے سکندر آہستہ آہستہ بہتری افاقہ محسوس کرنے لگا تھا۔

سکندر کی بیماری نے جب طول کھینچا تو ایسا معلوم ہونے لگا کہ فوج کی خوش تعیسی میں فرق

ہے سکندر کو پالکی میں سوار کرا کے ادھر ادھر پیش قدمی کی جاتی تھی اس وجہ سے لشکر کی رفتار میں کمی آگئی تھی للذا ایرانیوں کے متوقع حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے سکندر کے لشکر کو اس میدان کو عبور کرنے میں خاصی دیر لگی جو طرسوس سے خلیج اسوس تک پھیلا ہوا تھا۔

اس کے علاوہ ان علاقوں میں ان دنوں موسمی بخار کا زور ہو گیا تھا لشکر کے اور بہت سے جوان بھی بیمار ہو گئے یہ صورت حال دیکھتے ہوئے ساحل شام کے باشندوں نے یونانی فوج کی ہنسی اڑانی شروع کر دی جو دلدلی علاقے میں بہ مشکل راستہ تلاش کرتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی دوسری طرف سکندر اور اس کے لشکری ایک عجیب جستجو میں پڑے ہوئے تھے اس لئے کہ ابھی تک ایرانی لشکر ان کے سامنے نمودار نہیں ہوا تھا تاہم لشکر کے خفیہ کار کن اور مخبر انہیں پورے حالات سے ہر وقت آگاہ رکھے ہوئے تھے۔

سکندر اب کافی حد تک صحت یاب ہو چکا تھا اس لئے اس نے آگے بڑھنے کی رفتار تیز کر دی تھی اس دوران اس کے کچھ مخبر یہ اطلاع لائے کہ ایران کا ایک بہت بڑا لشکر ان سے صرف دو دن کی مسافت پر رہ گیا ہے ایسی خبریں یونانیوں کے دل میں فکر مندی اور ہل چل پیدا کر رہی تھیں اس فکر مندی کو دور کرنے کے لئے سکندر نے ہفتے میں کچھ دن مقرر کئے اور لشکریوں کا دل بہلانے کے لئے ان کے لئے گانے بجانے کا اہتمام کیا اس کے علاوہ اس نے لشکریوں کو اجازت دے دی کہ دن بھر اپنی پسند کی کھیلوں میں مصروف رہیں رات کے وقت مشعلوں کی روشنی میں وہ لشکر کے اندر گھوڑ دوڑ کا انتظام مہیا کرتا تھا اور اسی دوران لشکریوں کے دل بہلانے کے لئے بہترین جشن کا بھی انتظام کیا جاتا تھا۔

لشکر کے جو سپاہی بیمار پڑ گئے تھے انہیں سکندر نے اسوس شہر میں ٹھہرا دیا اور خود اپنے لشکر کو لے کر آگے بڑھا تاکہ اسوس شہر سے دور ایرانیوں کا مقابلہ کریں اب اس کے دائیں ہاتھ پر سمندر بائیں ہاتھ پہاڑیوں کا سلسلہ سمندر سے بالکل قریب آ پہنچا عین اس حالت میں بارش شروع ہو گئی لگاتار ایک رات اور ایک دن جاری رہی جب یہ مطلع صاف ہوا تو سکندر کے لشکر میں یہ خبر پہنچی کہ ایرانی لشکر نے اچانک اپنا راستہ تبدیل کر لیا ہے اور سامنے کی طرف آنے کے بجائے وہ یونانی لشکر کے عقب یعنی پشت کی طرف سے آ رہے ہیں اور ساتھ ہی یہ خبر بھی آئی کہ ایرانی لشکر نے اسوس شہر کا مکمل طور پر محاصرہ کر لیا ہے اور اسوس شہر میں جن بیمار یونانیوں کو ٹھہرایا گیا تھا ایرانیوں نے ان کا بھی قتل عام کر دیا ہے۔

یہ اطلاع سن کر سکندر کچھ اداس ہو گیا تھا اور اس کے لشکر میں بھی افسردگی کے آثار پھیل گئے تاہم اس نے اپنے چند دستوں کو مقرر کیا کہ واپس اسوس کی طرف جائیں اور خود دیکھ کر آئیں کہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

واقعی ایرانی لشکر اسوس پہنچ چکا ہے اور اس نے بیمار یونانیوں کو قتل کر دیا ہے یہ دستے رات کی تاریکی میں اسوس کی طرف گئے پھر واپس یہ خبر لے کر آئے کہ ایرانی لشکر واقعی اسوس پہنچ چکا ہے اور یہ کہ اسوس شہر کے اطراف میں جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے ایرانی سپاہ پھیلی ہوئی ہے مزید یہ کہ انہوں نے بیمار یونانیوں کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا ہے یہ خبر جب لشکر میں پہنچی تو لشکریوں کے حوصلے اور زیادہ پست ہو گئے تھے اور وہ انتہائی بددلی کا شکار ہو گئے تھے۔

اس صورت حال میں سکندر نے اپنے سارے جرنیلوں اور مشیروں کا ایک اجلاس طلب کیا اس خبر نے اس کے اعصاب پر برا اثر ڈالا تھا لیکن اس نے اپنے جرنیلوں سے بڑی نرمی اور خوش اسلوبی سے گفتگو کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اس خبر سے اس پر کچھ اثر نہیں ہوا اور اپنے جرنیلوں کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا کہ عنقریب ہم ایرانی لشکر کی طرف بڑھیں گے اور ماضی کی طرح کامیابی ہمارے ہی قدم چومے گی۔

اس کے بعد سکندر نے اپنے لشکریوں کا حوصلہ بڑھانے کے لئے ان کے اندر گھومنے پھرنے لگا اور بڑی تیزی سے مسلسل اور تقریباً" ہنستے ہوئے اور ان کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے ان کے خدشات اور ان کے برے اثرات کو دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا اپنے لشکر میں گھوم پھر کر وہ ہر لشکری سے کہتا دیکھو ماضی میں ہم نے اپنے ہر دشمن کو شکست دی ہے اب گو ایران کا بادشاہ پوری فوج مقابلے کے لئے بھیج رہا ہے اور خود بھی اپنے لشکر میں موجود ہے لیکن جہاں ایرانیوں کے ساتھ ہماری جنگ ہونے والی ہے وہاں بڑی تعداد کوئی کام انجام نہیں دے سکتی تمہاری تعداد تھوڑی ہی سہی لیکن اس جنگ میں یہ تعداد صحیح طور پر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتی ہے تھوڑا ہونے کی وجہ سے اپنی قوت سے پورا فائدہ اٹھا سکو گے تمہیں صرف سامنے کی طرف سے تنگ گھاٹیوں کے اندر دشمن سے نبرد آزما ہونا پڑے گا دائیں بائیں سے تمہیں کوئی فکر نہ ہو گی اس لئے کہ ہمارے بازوؤں پر ایک طرف سمندر دوسری طرف بلند کوہستانی سلسلہ ہمارے محافظوں کے طور پر کام کریں گے۔

اس کے علاوہ سکندر نے اپنے ساتھیوں کو سابقہ کارنامے یاد دلائے اور کہا اہل مقدونیہ اور ان کے ساتھی آزاد ہیں اور اپنی خوشی سے لڑ رہے ہیں جن لوگوں سے مقابلہ درپیش ہے یعنی ایرانی تنخواہ دار ہیں اور پیسے کی جنگ کر رہے ہیں دشمن کے ساتھ جو یونانی ہیں ان کی حالت بھی یہی ہے ایک شہنشاہ کے ملازم ہیں میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس جنگ میں بھی کامیابی تمہارے قدم چومے گی اور پھر تمہارے لئے محنت و مشقت کے دور ختم ہو جائے گا پھر ایشیا کی سرزمینوں پر قبضہ لینے کا کام باقی رہ جائے گا۔

اس طرح اپنے لشکریوں کا حوصلہ بڑھانے کے بعد جب اندھیرا چھا گیا تو سکندر نے اپنے لشکر کے ساتھ پھر واپس ان راستوں کی طرف بڑھنا شروع کیا جہاں سے وہ گزر کر آیا تھا آدھی رات کے قریب مقدونوی لشکر اسوس کے قریب ایک پہاڑی سلسلے کے قریب پہنچ گیا وہاں ٹھہر کر سکندر نے اپنے لشکریوں کو کھانا کھانے اور سو جانے کی مہلت دی صبح کی روشنی نمودار ہوئی تو پھر پیش قدمی شروع ہو گئی آگے پہاڑیاں تقریباً" سمندر سے دور ہٹتی جا رہی تھیں اور میدان کھلتا جا رہا تھا اب سکندر کے لشکر کی پیش قدمی اس تنظیم کے ساتھ جاری تھی جو میدان جنگ میں اختیار کی جاتی ہے مقدونیوں کو بہت جلد معلوم ہو گیا کہ ایرانیوں کی قوت ان سے کم از کم تین یا چار گنا زیادہ ہے بہرحال سکندر اپنے لشکر کے ساتھ بڑی برق رفتاری سے ایرانی لشکر کی طرف بڑھا تھا۔

سکندر اور اس کے باپ فیلقوس نے اب تک جو اپنی ہمسایہ اور اردگرد کی اقوام کے خلاف کامیابیاں حاصل کی تھیں اس کی کچھ خاص وجوہات تھیں اور وہ یہ کہ مقدونوی لشکر ایک خاص نقشہ کا کاربند رہتا تھا یونانی مدت سے لڑائیوں میں مشغول چلے آ رہے تھے انہیں جنگوں کا وسیع تجربہ حاصل ہو گیا تھا لشکر کا ہر حصہ ہم قبیلہ یا ہم گروہ جنگجوؤں پر مشتمل ہوتا تھا جو مختلف خصوصیات میں ممتاز چلے آتے تھے مثلاً" مقدونیوں میں ان پہاڑی سلسلوں کے رہنے والوں کو جہاں پانی کثرت سے پایا جاتا تھا چھاپہ مار جنگ میں کمال حد تک تربیت دی گئی تھی اس کے علاوہ لشکر کے ہر حصے کو اپنا مقام معلوم تھا یہ بھی معلوم تھا کہ اسے کیا کام سرانجام دینا ہے اور مسلسل وہ کام انجام دیتے رہنے سے انہیں خاصہ تجربہ حاصل ہو چکا تھا اس اعتبار سے یونانی فوج دراصل اس زمانے کے تجربہ کار اور منظم ترین لشکروں میں شمار کی جاتی تھی اور یہ خصوصیات ان کے مقابلے میں ایرانیوں میں موجود نہ تھیں۔

اس کے علاوہ حملہ آور ہوتے ہوئے مقدونیہ کے لشکری کچھ خفیہ چالیں بھی استعمال کرتے تھے اور وہ یہ کہ پیادہ فوج حملہ کرتی تو اس کی رفتار زیادہ تیز نہ ہوتی تھی اور برچھوں کے ذریعے سے دشمن کو پیچھے دھکیلتی تھی مقابل کی صفوں کو توڑنے کے لئے رسالہ استعمال کیا جاتا تھا جو بھاری ہتھیاروں سے مسلح ہوتا تھا اس کے علاوہ کچھ سواروں کو خاص مقام پر چھپا دیا جاتا تھا تاکہ دشمن کی نگاہوں سے اوجھل رہے پھر وہ اچانک گھات سے نکلتے اور دشمن کی صفوں پر عقب سے حملہ آور ہو کر ان کی ساری قوت مزاحمت کو درہم برہم کر کے رکھ دیتے۔

مقدونیوں کی یہی خفیہ چالیں تھیں جس کی بنا پر ہر میدان میں کامیابی حاصل کر لیتے تھے سکندر نے اپنی طرف سے ان خفیہ تدبیروں میں یہ اضافہ کیا کہ نیزہ بازوں کے حملے سے پیشتر دشمن کی فوج میں ایک راستہ پیدا کر لیتا یہی اسباب تھے جن کی بنا پر پارمینو بے تکلف کہا کرتا تھا کہ رسمی جنگ میں کوئی فوج اہل مقدونیہ پر بازی نہیں لے جا سکتی اس تدبیر پر عمل پیرائی کا طریقہ یہ تھا کہ مقدونوی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

فوج کی بائیں بازو کی آخری حد پر تھوڑی فوج رکھی جاتی اور اس کی بنا پر دشمن کو وہ بازو بے حد کمزور نظر آتا لہٰذا دشمن ان پر حملے کی ابتدا کرنے کی کوشش کرتا لیکن ان کے پیچھے تھسلی کا رسالہ موجود رہتا تھا جس کے سوار بڑے کار آزمودہ اور گھوڑے بے حد تیز رفتار تھے جو حملہ آوروں کو ہانک کر رکھ دیتے تھے۔

اس رسالے کو اس طرح چھپا دیا جاتا کہ دشمن کو نظر نہ آتا تھا مقدونیوں کی جنگی تدبیر کے مطابق بائیں بازو سے کوئی خاص کام لینا مقصود نہ ہوتا تھا اسے صرف بازو کی حفاظت کا فرض سونپا جاتا تھا البتہ یہ ضروری تھا کہ وہ کسی بھی حالت میں پیچھے نہ ہٹیں لمبی برچھیوں والے پیادا دستے مقدونوی فوج میں روح رواں کی حیثیت رکھتے تھے یونان کے بھاری ہتھیاروں والے پاہی تھسلی کے رسالے سے قریب تر تھے زیادہ تر نیزہ باز جفاکش مقدونوی کسان تھے جو جنگ کے دوران قطار در قطار کھڑے ہو کر دشمن کے سامنے چٹان اور ناقابل تسخیر دیوار بن جایا کرتے تھے۔

یونانی لشکر کی پچھلی صفوں کی برچھیاں تقریباً" زیادہ لمبی ہوا کرتی تھیں ایک اندازے کے مطابق ان برچھیوں کی لمبائی سولہ فٹ کے قریب ہوا کرتی تھی جبکہ سامنے والے صفوں کی برچھیاں چھوٹی ہوتیں سامنے والی آٹھ قطاریں اپنے ہاتھوں میں برچھیاں تان کر آگے بڑھتیں تو کوئی ان کے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتا تھا پیادہ فوج عموماً" مختلف دستوں میں تقسیم ہوتی ہر دستے میں جنگجوؤں کی تعداد ایک ہزار پانچ سو چھتیس ہوتی پھر چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں تقسیم ہوتی سب سے کم ٹولی آٹھ آدمیوں پر مشتمل ہوا کرتی تھی۔

سکندر اپنا جو لشکر اسوس کے میدانوں میں لایا تھا لشکر میں برچھی والی پیادا فوج چودہ ہزار سے کم نہ تھی اس پر کوئی حملہ کارگر نہ ہو سکتا تھا اس لئے کہ ان کے سینوں پر فولادی آئینے بندھے ہوئے تھے سر پر فولادی خودے تھے اور چھوٹی چھوٹی ڈھالیں تھیں نیز ہر آدمی کے پاس چھوٹی مگر بھاری تلوار بھی تھی تاکہ دست بدست جنگ کی نوبت آجائے تو ان سے بھی کام لیا جا سکے کوچ کے وقت ہر آدمی اپنا سامان خود ہی اٹھایا کرتا تھا۔

بہرحال اپنے لشکر کے ساتھ سکندر بڑھتے ہوئے اسوس شہر کے قریب پڑنے والی خلیج کے کناروں تک جا پہنچا اب وہ اپنے سامنے کھلے میدانوں میں ایرانی لشکر کو دیکھ سکتے تھے اسوس شہر کے پہلو میں جو ہالہ نما خلیج پڑتی تھی انہوں نے دیکھا اس خلیج کے کنارے کنارے اسوس شہر تک ایرانیوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر دکھائی دیتا تھا لشکر کے اندر ہر طرف مختلف دستوں کے جھنڈے دکھائی دے رہے تھے ایران کی اس فوج میں مختلف قوموں کے افراد شامل تھے مثلاً تخار دار یونانی کردستان کے پیادے اس کے علاوہ دور و نزدیک کی سب دیگر اقوام کے لشکر شامل تھے

ان دنوں ایرانی مملکت میں آئے تھے۔

کافی بلندی پر کھڑے ہو کر تقریباً" ایک گھنٹے تک سکندر اور اس کے جرنیل ایرانی لشکر کا مشاہدہ کرتے رہے انہوں نے دیکھا کہ جنوب میں سمندر تک اور شمال میں اسوس شہر تک دریا کے ساتھ ساتھ ایرانی لشکر پھیلا ہوا تھا تاہم ایرانی لشکر کا مرکز اور قلب اس تنگ گھاٹی کے اندر پڑاؤ کئے ہوئے تھا جو تقریباً" سب سمتوں سے پہاڑوں سے گھری ہوئی تھی سکندر نے اس گھاٹی کے اندر ایرانیوں کے ساتھ جنگ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اس نے عزم کر لیا تھا کہ تنگ گھاٹی میں چونکہ بڑے سے بڑا لشکر تیزی سے حرکت نہیں کر سکتا اور یہ کہ وہ اپنی تعداد سے بھی خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا سکتا لہٰذا اپنے چھوٹے لشکر کے ساتھ وہ اس تنگ گھاٹی میں ایرانیوں کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائے گا۔

دوسری طرف ایران کا بادشاہ داریوش سوئم بھی اسوس شہر کی ہر قیمت پر حفاظت کرنا چاہتا تھا اس لئے کہ وہ اس کے صوبے سلیشیا کا سب سے اہم ترین شہر تھا داریوش چاہتا تھا کہ ایرانیوں اور یونانیوں کے درمیان یہ آخری جنگ ہو اور اس میں وہ یونانیوں کو شکست دے کر مار بھگائے حالانکہ اس سے پہلے داریوش کو مشورہ دیا تھا کہ وہ پہاڑیوں اور تنگ میدانوں میں اپنی فوج کو نہ لے جائے کیونکہ فوج کی تعداد خواہ کتنی ہی کیوں نہ ہو ایسے مقامات پر قلیل تعداد دشمن کو بھی مغلوب کر لینا آسان نہیں ہوتا۔ لیکن داریوش نے اسپین تاس کے اس مشورے کو در خور اعتنا نہ سمجھا اور سلیشیا کی طرف کوچ کر کے سکندر کے عقب میں یعنی اسوس آپہنچا سکندر کو اطلاع ملی تو اس نے لشکر کے سالاروں کو جمع کیا اور آگے بڑھنے کے بجائے اب وہ واپس مڑا اور جس گھاٹی میں داریوش نے اپنے لشکر کو جمع کر رکھا تھا اب سکندر اپنے لشکر کے ساتھ اسی گھاٹی میں آنمودار ہوا تھا۔ کہتے ہیں کہ سکندر کی یہ سب سے بڑی خواہش تھی کہ ایران کے سب سے بڑے لشکر کے ساتھ اس کا سامنا کسی تنگ گھاٹی یا تنگ میدانوں میں پیش آئے یہاں اسوس شہر سے باہر آکر اس کی یہ آرزو پوری ہو گئی اس کے باوجود وہ انتہائی فکر مند اور بے چین تھا چونکہ صرف ایک رات باقی تھی اور اگلی صبح ایرانیوں کے عظیم الشان لشکر کے ساتھ جنگ ہونے والی تھی وہ رات سکندر نے بڑی فکر مندی اور سوچ و بچار میں گزار دی دوسرے روز وہ اپنے لشکر کو ایران کے بادشاہ داریوش کے لشکر کے سامنے لایا اور اسے جنگ کے لئے ترتیب دینا شروع کی۔

سکندر نے مرکزی لشکر کو اپنے ساتھ رکھا یوناف اور بیوسا بھی اس کے ہمراہ تھے جبکہ اپنے جرنیل پارمینا کے زیرے کمان اس نے تھریس کے سواروں اور کریٹ کے تیر اندازوں کو دیا تھا تھسلی اور دوسرے یونانی علاقوں کے لشکریوں کو اس نے اپنے دوسرے جرنیلوں کے حوالے کرتے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوئے جنگ کی تیاری کو مکمل کر لیا تھا یہ انتظامات کر چکنے کے بعد سکندر نے حملے کے منصو
عمل شروع کیا جس حد تک ممکن تھا وہ رسالے کو پیادا فوج کے پیچھے دشمن کی نگاہوں سے مخفی
گیا جب پیادہ فوج دریا کے کنارے پہنچ گئی تو رسالے دشمن کی نگاہوں سے مخفی ہی مخفی
دونوں لشکروں کے درمیان آگئے تاکہ بوقت ضرورت ایرانی لشکر پر ضرب لگا کر جنگ کا پاسا اُ
میں پلٹ دیا جائے۔

بہر حال صبح کو وہ جنگ ہونے والی تھی کہ جس کے نتیجے میں سکندر کی قسمت کا فیصلہ ہونا تھا کہ
ایشیا کا تاج پہنے گا یا ناکام رہ کر جان دے دے گا جنگ سے پہلے اپنی ساری فتوحات ایک ایک کر
اس کے سامنے آتی تھیں لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ اس جنگ میں فتح نصرت کس کی طرف جھکے
دوسرے روز کی صبح جب طلوع ہوئی تو اسوس کے میدانوں میں جن کے شمال میں کوہستانی سلسلے
جنوب میں خلیج حائل تھی اور درمیان میں جو میدان پڑتا تھا اس کی وسعت بمشکل دو میل ہو گی ا
میدان کے اندر ایشیا اور یورپ کے دو طاقتور لشکروں کا آمنا سامنا ہوا تھا اس موقع پر سکندر ا
گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے لشکر کے سامنے آیا اور دائیں بائیں پھیلی ہوئی اپنے لشکر کی صفوں
مخاطب کرتے ہوئے اس نے پر سوز اور جذباتی انداز میں کہنا شروع کیا۔

"سنو میرے ہم وطنوں یورپ میں تم نے جس جس مقام پر قدم رکھا فتح و نصرت نے تمہارا خ
مقدم کیا اب تم ایشیا کی سرزمین پر آئے ہو ایشیا اب تمہیں کامیابی کا تاج پہنانے کو تیار ہے یہ ملک
ہماری یونانی ریاستوں جیسا نہیں کہ تم اپنی قوتوں کو پہاڑوں میں صرف کرتے رہو یہ دنیائے مشر
ہے جہاں کی زمین سرسبز اور جہاں کی دولت فراواں ہے یہ دنیا اب تمہیں ورثے میں ملے گی تمہیں
یاد ہے دراویش اول اور ایران کے دوسرے بادشاہ خشیار شاہ نے تم سے خراج وصول کیا ایرانیوں
نے تمہارے معبدوں کی اینٹ سے اینٹ بجائی تھی تمہارے آباؤ اجداد کی دولت لوٹی تھی تمہار
تقدیروں کا فیصلہ اس سے پہلے ایران کے درباروں میں ہوا کرتا تھا لیکن اب ایسا نہیں ہو گا...... س
میرے ہم وطنوں اب ہم اپنی تقدیر اپنی قسمت کی لگام ان ایرانیوں کے ہاتھوں سے چھین لیں گے
اور خود اپنی تقدیر اور اپنے مقدرات کو سنوارنے کی کوشش کریں گے اس جنگ کو ایرانیوں کے
ساتھ سب سے زیادہ اہم جنگ سمجھ کر پوری جان فشانی اور پورے خلوص کے ساتھ فتح و نصرت
قریب ہونے کی کوشش کرنا میں تمہارے ساتھ ہوں آگے بڑھو یہ جو تمہارے سامنے ایران کے
بادشاہ داریوش کے سردار اپنے گلوں میں سونے کے ہار پہنے ہوئے ہیں انہیں عورتیں سمجھ کر ا
کے گلوں سے یہ ہار اتار لو اور ان پر اپنی فتح و نصرت کی ضربیں لگاتے ہوئے خونخوار حملوں سے ا
پاؤں تلے کچل کر رکھ دو"

سکندر کی اس تقریر نے یونانیوں کے اندر ایک نیا جوش ایک انوکھا ولولہ پیدا کر دیا تھا اس کے
بعد دونوں طرف سے حملے کے بگل بجنے لگے ایرانیوں کے فلک شگاف نعروں سے ایسا معلوم ہوتا تھا
کہ زمین تھرا رہی ہے ایرانی لشکر کی تعداد تقریباً" چھ لاکھ کے قریب تھی اور میدان جنگ میں اتنے
بڑے لشکر کا سمانا انتہائی مشکل اور دشوار ہو رہا تھا بہر حال جنگ کی ابتدا ہوئی شروع میں تیروں کی
بوچھاڑ کچھ اس طرح شروع ہوئی جیسے فضا میں ٹڈی دل چھانے لگے ہوں پھر تلوار پر تلوار پڑنے لگی
تنگ میدان میں فوجوں کی کثرت تھی اس لئے کسی کا وار خالی نہ جاتا تھا ہر فدا کار فتح کے خیال میں
بڑھ بڑھ کر وار کر رہا تھا۔

داریوش کے بھائی نے عین جنگ کے عروج کے وقت دیکھا کہ سکندر اپنے محافظ دستوں کے
ساتھ اس کے بھائی اور ایران کے شہنشاہ داریوش کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہا تھا اس موقع پر
داریوش کے بھائی نے داریوش کی حفاظت کے لئے اپنے لشکر کے چند دستوں کو اپنے ساتھ لیا اور
سکندر کے محافظ دستوں پر حملہ آور ہوا اور کئی یونانیوں کو اس نے مار گرایا۔

دوسری طرف سکندر نے داریوش کے محافظوں کو تہ تیغ کر دیا اس موقع پر جبکہ ایرانی دیکھ
رہے تھے کہ یونانی بادشاہ سکندر ان کے بادشاہ داریوش کو ختم کرنے کے در پے ہے تو ایرانی اپنے
بادشاہ کی حفاظت کرتے ہوئے جان کی بازی لگانے لگے اور دونوں طرف سے لاشوں کے ڈھیر زمین پر
گرنے لگے تھے۔

اس موقع پر ایران کے بادشاہ داریوش سوئم نے انتہائی بزدلی اور بے ہمتی کا ثبوت دیا اس نے
جب دیکھا کہ سکندر اور اس کے محافظ دستے اس کے در پے ہیں تو وہ اپنے جنگی رتھ سے اتر گیا اپنی
ہر چیز اس نے جنگی رتھ ہی میں رہنے دی اور قریب ہی ایک خالی گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہو کر وہ
بھاگ گیا۔

ایرانی بادشاہ کے بھاگنے کے بعد ایرانی لشکر میں بھگدڑ مچ گئی کچھ پیادا بھاگ رہے تھے کچھ
دشمن کے تیروں کا نشانہ بن رہے تھے جس کا یہ نتیجہ نکلا کہ ہر طرف سے یونانی ایرانیوں پر ٹوٹ
پڑے تھے سواروں کے وہ دستے جو سکندر نے گھات میں بیٹھا رکھے تھے وہ بھی باہر نکل آئے اور
خونخوار بھیڑیوں کی طرح وہ بھاگتے ہوئے ایرانیوں پر حملہ آور ہونے لگے تھے ایک اندازے کے
مطابق اس جنگ میں تقریباً" ایک لاکھ ایرانی سپاہی مارے گئے تھے یونانیوں نے ایرانیوں کی لشکر گاہ
کو غارت کر دیا اور کروڑوں مال غنیمت سکندر کی فوج کے ہاتھ لگا اس مال میں ایران کے بادشاہ
داریوش کا وہ شاہی خیمہ بھی تھا جس میں پر شکوہ ساز و سامان کے علاوہ سونے چاندی کی افراط تھی یہ
خیمہ خصوصیت کے ساتھ سکندر کے لئے محفوظ کر لیا گیا تھا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

یہ ایک اتفاق تھا کہ ایک دارا یعنی داریوش نے بزدلی کا ثبوت دیا اس لئے کہ یونانیوں کے کن حملوں نے اسے حراساں اور خوفزدہ کر دیا تھا بہرحال اس اتفاق نے جنگ کا پاسا پلٹ کر رکھ دیا حالانکہ داریوش کے پاس بہت بڑا لشکر تھا اگر وہ اپنی زبردست فوج سے علیحدگی اختیار نہ کرتا تو نتیجہ شاید اس سے مختلف ہوتا جو اس کے بھاگنے کی وجہ سے نمودار ہو گیا تھا بہرحال اس کے بھاگنے کی وجہ سے اس کے لشکر میں افرا تفری کا عالم برپا ہو گیا تھا اس کے لشکر کے بعض حصے اپنی ہی صفوں کو روندتے اور کاٹتے ہوئے بھاگنے کی فکر میں تھے ایرانی لشکر کا تقریباً" آدھا حصہ یونانیوں کے نرغے میں آ چکا تھا اور ایرانوں نے انہیں بری طرح کاٹ کر لاشوں میں تبدیل کرنے لگے تھے۔ یہ جنگ صبح سے لے کر دوپہر تک جاری رہی تھی اور دوپہر کے قریب داریوش اپنے لشکر کو چھوڑ کر بھاگا تھا پھر دوپہر سے لے کر غروب آفتاب تک یونانیوں نے برے طریقے سے ایرانیوں کا تعاقب کیا اور انہیں مار مار کر ان کی لاشوں میں اضافہ کرتے رہے اسوس میں شکست کے بعد ایرانیوں کا تمام ساز و سامان برباد ہو گیا اور فوج اس طرح بکھری کہ اسے دوبارہ جمع نہ کیا جا سکا داریوش کے اپنے اسلحہ خانے افراد خاندان اور خواص و خدام غرض ہر چیز چھن گئی صرف چار ہزار منظم سپاہیوں کے ساتھ وہ مشرق کی جانب بھاگا یہ فرار جاری رہا یہاں تک کہ وہ دریائے فراط کو عبور کر کے اپنے مرکزی شہر کی طرف بھاگ گیا تھا مقدونیوں نے غروب آفتاب تک بھاگتے ہوئے ایرانیوں کا تعاقب کیا پھر سکندر اپنے لشکر کے ساتھ واپس میدان جنگ کی طرف لوٹ گیا تھا۔

ایرانیوں کا تعاقب ختم کرنے کے بعد اپنے لشکر کے ساتھ سکندر جب لوٹا تو اس نے دیکھا کہ اس کے لشکر کے کچھ دستے میدان جنگ کے اندر ایرانی پڑاؤ پر قبضہ کر چکے تھے سکندر نے جب ایرانی خیمہ گاہ کا جائزہ لیا تو اس نے دیکھا کہ وہاں بہت بڑے بڑے خیمے نصب کئے گئے تھے جن میں کھانا بالکل تیار رکھا گیا تھا شاید داریوش نے اپنے لشکر کو بتا رکھا تھا کہ عنقریب وہ یونانیوں کو شکست دیں گے اور اس کے بعد ان کے لئے کھانا تیار رکھا ہے تاکہ وہ فتح کی خوشی میں کھانا کھانے کے بعد جشن فتح منا سکیں۔ سکندر جب اس تعاقب کے بعد واپس لوٹا تو اس کے سپاہی اسے ایک احاطے میں لے گئے جہاں کوئی پہریدار موجود نہ تھا وہاں شامیانوں کا ایک جھنڈ تھا اور رنگین فانوسوں کے اندر چراغ جل رہے تھے فرش پر اعلیٰ درجے کے قالین بچھے ہوئے تھے سکندر کے ان افسروں نے جنہیں ایرانی لشکر گاہ پر قبضہ کرنے کے لئے پیچھے چھوڑا گیا تھا سکندر کو سنگ سلیمانی کا ایک چھوٹا سا حوض دکھایا جس کے پانی سے نہایت اعلیٰ خوشبو آ رہی تھی سکندر کو بتایا گیا کہ یہ ایران کے شہنشاہ داریوش کا حمام ہے جس پر سکندر نے فوراً" اپنی آستینیں چڑھا لیں تاکہ منہ ہاتھ دھوئے نہائے اور پھر اپنے ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا کہ ہم اپنی فتح کا گرد و غبار اسی حمام میں دھوئیں گے۔ سکندر نے ایران کے بادشاہ داریوش کے اس حمام کا جائزہ لیا تو اس نے دیکھا کہ وہاں چاندی کے آفتابے تھے نہانے کے لئے جن ڈبوں میں ابٹن رکھا ہوا تھا ان پر سنہری گل کاری کا کام تھا گلاب دان شیشے کے تھے سکندر اس حوض میں بیٹھ گیا اس نے محسوس کیا کہ حوض میں تازہ پانی ڈالا گیا تھا اور پانی کو گلاب کے عطر سے معطر کیا گیا تھا اس پانی میں اترتے ہوئے سکندر نے اپنے ارد گرد کھڑے اپنے افسروں کو مخاطب کر کے کہا واہ یہ ہے بادشاہی کی اصل شان۔ سکندر نے اس حمام کا مزید جائزہ لیتے ہوئے دیکھا کہ تولئے ایسے نرم تھے جیسے بطخ کے بچے کے روئیں نرم ہوتے ہیں رنگین روشنیوں میں اسے اپنے رفیقوں کے چہرے اس حمام کے قریب بڑے دلکش دکھائی دیتے تھے نہانے کے بعد وہ ایک بڑے تولئے میں لپٹا ہوا باہر نکلا پھر اس نے اپنا لباس زیب تن کیا اور اپنے رفیقوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میرا کھانا داریوش کے خیمے میں پیش کیا جائے۔ سکندر کے لشکری اس کا کھانا داریوش کے شاہی خیمے میں لے کر آئے خیمے کے ارد گرد پردے پڑے ہوئے تھے خیمے کے بیچ میں لکڑی کی میز لگی ہوئی تھی جس پر ہاتھی دانت کی نہایت خوبصورت گل کاری کی گئی تھی اور سنہری برتنوں میں میوے مسالے والے گوشت اور چاول چنے گئے تھے میزوں کے ارد گرد نہایت عمدہ رضائیاں رکھی تھیں سکندر نے اس روز فتح کی خوشی میں اور لذیذ ایرانی کھانے دیکھتے ہوئے ضرورت سے زیادہ کھانا کھایا اور پھر وہ رضائی اوڑھ کر لیٹ گیا تھا۔

دوسری طرف سکندر کے افسر اور رفیق شراب پیتے گندے مذاق کرتے اور چوٹوں کو سہلا رہے تھے اب ان کے دل میں سکندر کے لئے ایک خاص احترام پیدا ہو گیا تھا کیونکہ اس نے انہیں ایک عظیم فتح سے ہمکنار کیا تھا اپنی گفتگو میں یونانی سپاہی سکندر کو کبھی ٹرائے کا عظیم فاتح ایلکیز اقرار دیتے کبھی وہ اسے یونان کے ہرکولیس کے مساوی گردانے لگے تھے اس لئے کہ اس جنگ میں اشرفیوں سے بھری تھیلیاں ان کے ہاتھ میں لگی تھیں اور ان کے سامنے سنہری برتنوں میں نہایت لذیذ کھانے پیش کئے گئے تھے اب یونانی سکندر کو اپنا دیوتا قرار دینے لگے تھے اس لئے کہ وہ انہیں بد سے بدتر حالات میں بھی فتح سے ہمکنار کرنے لگا تھا۔ کھانا کھانے کے بعد سکندر رضائی میں گھس کر آہستہ آہستہ شراب پی رہا تھا اور ساتھ ہی اپنے افسروں اور ساتھیوں سے باتیں بھی سن رہا تھا عین اس موقع پر قریب سے آہ و بکار کی صدائیں بلند ہوئیں سکندر نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک سے پوچھا یہ کیا ہے اس پر ایک افسر بولا اور سکندر کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ یہ قریب کے خیمے میں شہنشاہ ایران کی خواتین موجود ہیں انہیں اب معلوم ہوا ہے کہ داریوش کی ڈھال اور کمان آ گئی ہے اور یہ سمجھ رہی ہے کہ ایران کا بادشاہ دارا مارا گیا ہے لہٰذا وہ رو رہی ہیں۔

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سکندر نے اپنے اس افسر کو مخاطب کر کے پوچھا عورتوں کے اس شاہی خیمے میں داریوش کے رشتے کی کون کون سی عورتیں ہیں اس پر وہ افسر پھر بولا اور کہنے لگا۔ عورتوں کے اس شاہی خاندان میں ایک دارا کی والدہ ہے اس کے علاوہ اس خیمے میں دارا کی ملکہ ہے جو حسن میں اپنا جواب نہیں رکھتی اس خیمے میں ان کے علاوہ دارا کی دو نوجوان بیٹیاں بھی ہیں اور ایک شیر خوار بیٹا بھی ہے اس جواب پر سکندر تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا اس دوران اس نے شراب پینا بند کر دی تھی پھر اس نے افسروں کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

جاؤ ان عورتوں کو بتا دو کہ میرے پاس دارا کی صرف ڈھال اور کمان ہے اور یہ کہ تم سب کو رونے کی ضرورت نہیں دارا زندہ ہے اور وہ میدان جنگ سے بھاگ کر اپنے مرکزی شہر کی طرف چلا گیا ہے ان عورتوں کو یقین دلاؤ کہ جس شان سے وہ پہلے رہتی تھیں اسی شان سے وہ اب بھی رہیں گی اگر ان کے ساتھ ان کے ملازم ہیں تو وہ حسب دستور ان کے ساتھ رہیں گے اس پر ایک افسر بولا اور کہنے لگا ان شاہی عورتوں کے ساتھ خواجہ سرا بھی ہیں سکندر نے جواب دیا جتنے لوگ بھی ان کے ساتھ ہیں وہ پہلے کی طرح ان کے ساتھ رہیں گے اور ان سب کو جس قدر پہلے اخراجات کے لئے رقم ملتی تھی اتنی ہی رقم اب بھی ان لوگوں کو مہیا کی جاتی رہے گی۔

سکندر کے اس فیصلے سے پتہ چلتا تھا کہ وہ خاصی لمبی مدت تک شاہی خواتین کو یرغمال کے طور پر اپنے پاس رکھے گا اور اس کا فیصلہ یہ بھی بتاتا تھا کہ کوئی مقدونوی افسران کی قیام گاہ کی طرف جھانک نہ سکے گا اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ بلند مرتبت ایشیائی لوگ اپنی خواتین کو یونانیوں سے بھی زیادہ پردے میں رکھتے تھے سکندر کے اس فیصلے سے ظاہر ہو گیا تھا کہ سکندر کی جسمانی آسودگی کا خواہ نہ تھا حالانکہ خدا نے دشمن کی بیوی اور بیٹیوں کو قبضے میں دے دیا تھا اس موقع پر ایک سپاہی نے سکندر کو مخاطب کر کے کہا کہ ایرانی عورتیں بڑی خوبصورت ہوتی ہیں پر سکندر نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ ان کی خوبصورتی میری آنکھوں کے لئے اذیت کا باعث ہے بہرحال سکندر نے ان عورتوں سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دے دیا تھا۔

سکندر کا بہترین جرنیل پارمینو قریب ہی کھڑا اس ساری گفتگو کو سن رہا تھا جب سکندر خاموش ہوا تو سکندر کو مخاطب کر کے کہنے لگے میرا ذاتی خیال ہے کہ آپ کو اپنے لئے کسی نہ کسی عورت کا انتخاب کر لینا چاہئے آپ نے ابھی تک کسی مقدونوی لڑکی سے بھی شادی نہیں کی اب بہترین مواقع آپ کے سامنے نمودار ہوئے ہیں میرا خیال یہ ہے کہ آپ کسی ایرانی شاہی خاندان کی لڑکی یا عورت سے شادی کر لیں اس کا فائدہ یہ ہو گا آپ کے ہاں اولاد ہونے سے آپ کے بعد جانشینی کا

مسئلہ نہیں اٹھ کھڑا ہو گا اور آپ جانتے ہیں کہ جانشینی کا مسئلہ اتنا عام ہوتا ہے کہ حکومتوں اور سلطنتوں کے درمیان جنگوں کے طوفان اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ سکندر پارمینو کی گفتگو بڑے غور سے سنتا رہا سکندر عورتوں سے عموماً گریزاں رہتا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کی ماں اولمپیاس ہر وقت اس پر مسلط رہتی تھی اور جب وہ ایشیا کی طرف حملہ آور ہوا تو بڑے عرصے کے بعد اسے اپنی ماں کے ناخوشگوار موقف سے آزادی حاصل ہوئی تھی لہٰذا ہر عورت میں اسے اپنی ماں کا تحفظ نظر آتا تھا وہ بڑا حساس تھا اس کے علاوہ باپ کی عیاشی نے بھی اس پر بڑا برا اثر ڈالا تھا لہٰذا وہ یہ پسند نہیں کرتا تھا کہ اس کے خیمے بلکہ اس کے بڑے بڑے افسروں کی خیمہ گاہوں میں طوائفیں رہیں البتہ کسی کو بیوی بنا کر رکھ لینا قابل اعتراض نہیں سمجھتا تھا جب پارمینو نے اسے شادی کر لینے کا مشورہ دیا تو وہ گردن جھکا کر بڑی سنجیدگی سے اس پہلو پر غور کرنے لگا تھا۔

کافی دیر کے غور و خوض کے بعد آخر سکندر نے سر اٹھا کر پارمینو کی طرف دیکھا اور سے کہنے لگا پارمینو میں جانتا ہوں تو میرے لئے انتہائی مخلص اور غم گسار ہے میں تیرے مشورے پر عمل کرنے کا ارادہ کرتا ہوں اب تم کہو مجھے کس سے شادی کرنی چاہئے اور یہ ضرور خیال رکھنا کہ جو لڑکی بھی تم میری شادی کے لئے چنو ان میں ایران کے بادشاہ دارا کی بیوہ اور اس کی لڑکیاں نہیں ہونی چاہئیں اس لئے کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ ان عورتوں کی بے بسی سے فائدہ اٹھا کر میں نے ان سے شادی کر لی ہے پارمینو سکندر کا یہ فیصلہ سن کر بہت خوش ہوا اور اس سے کہنے لگا شاہی خاندان کی عورتوں کے علاوہ ایک ایسی عورت بھی اس جنگ میں اسیر ہوئی ہے جو حسن اور خوبصورتی میں اپنا جواب نہیں رکھتی یہ ایران کے ممنون نام کے جرنیل کی بیوہ ہے جو یونانی تھا اور ایرانی لشکر میں کام کرتا رہا ہے اس عورت کا نام برسین ہے یہ عورت نہایت خاموش اور حلیم الطبع ہے میں اسے دیکھ چکا ہوں اور اس سے گفتگو بھی کر چکا ہوں نسلی اعتبار سے اس کا تعلق ایران کے ایک امیر گھرانے سے ہے لیکن اس نے یونانی درس گاہ میں تعلیم پائی ہے اور میرا اندازہ ہے کہ وہ عمر میں آپ سے کچھ زیادہ بڑی نہ ہو گی سکندر نے پارمینو کے اس فیصلے سے اتفاق کیا اور اسی روز سکندر کی شادی ایرانی جرنیل ممنون کی بیوہ برسین سے کر دی گئی تھی۔

○

اس دوران سکندر کو اپنے مخبر کے ذریعے سے یہ اطلاع ملی کہ اسوس کے میدانوں کی طرف آنے سے پہلے ایران کا شہنشاہ داریوس دمشق کی طرف گیا تھا اور اسوس کی طرف کوچ کرنے سے پہلے اس نے اپنے کافی خزانے اور قیمتی سامان دمشق میں رکھا تھا لہٰذا اسوس میں داریوش کی شکست

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کے بعد سکندر یہ سمجھتا تھا کہ دمشق میں جو کچھ خزانے داریوش کے ہیں وہ ان کا حقیقی حق دار بنتا ہے لہٰذا اس نے اپنے جرنیل پارمینو کو ایک لشکر دے کر دمشق کی طرف روانہ کیا تاکہ ایران کے بادشاہ کے جو خزانے وہاں ہیں انہیں حاصل کرے پارمینو کے ساتھ جو لشکر بھیجا گیا وہ زیادہ تھسلی کے جوانوں پر مشتمل تھا یہ لوگ خوش تھے کہ انہیں دمشق میں جا کر لوٹ مار کرنے کا موقع مل جائے گا۔ پارمینو جب دمشق پہنچا دمشق والوں نے اس سے جنگ کرنے کے بجائے فرمانبرداری کا اظہار کر دیا دمشق میں اسے چند یونانی سفیر ہاتھ لگے جو یونان کی مختلف ریاستوں سے تعلق رکھتے تھے اور سکندر کے خلاف ایران کے بادشاہ سے گفت و شنید کرنے کے لئے وہ لوگ یونان سے آئے تھے دمشق میں داخل ہونے کے بعد پارمینو نے وہاں سے بیش بہا مال و دولت کے علاوہ داریوش کا خزانہ بھی حاصل کیا اور وہ یونانی سفیروں کو بھی اپنے ساتھ لے آیا اور سب مال و متاع کے ساتھ اس نے ان سفیروں کو بھی سکندر کے سامنے پیش کیا۔

گو ان سفیروں نے سکندر کے خلاف کام کیا تھا اور وہ یونان سے ایشیا کی سرزمین پر اس غرض سے آئے تھے کہ وہ سکندر کے خلاف ایران کے بادشاہ کے ساتھ بات کریں لیکن سکندر نے فراخ دلی سے کام لیتے ہوئے ان کا جرم نظر انداز کر دیا جبکہ پارمینو نے ان پر غداری کا الزام لگاتے ہوئے انہیں قتل کرنے کی سفارش کی تھی۔ سکندر نے انہیں معاف کرنے کے لئے بڑی دلچسپ تدبیریں پیش کی تھیں اس نے کہا کہ دو سفیر تھیبس سے تعلق رکھتے ہیں انہیں اس لئے مجرم نہیں کہا جا سکتا کہ اہل مقدونیہ نے تھیبس کو حملہ کر کے تباہ و برباد کر کے رکھ دیا تھا یعنی یہ سفیر حب وطن کے جوش میں شہنشاہ ایران سے مدد لینے آئے تھے دوسرے سفیروں کو سکندر نے اس بنا پر معاف کر دیا کہ وہ اولمپائی کھیلوں میں امتیاز اور اعزاز حاصل کر چکے تھے بہرحال دمشق سے بھی سکندر کو بے شمار مال و دولت ہاتھ لگی تھی۔

سکندر کی نئی نویلی بیوی برسین اس کے معاملات میں کبھی دخل نہ دیا کرتی تھی وہ اپنی خیمہ گاہ میں بیٹھی رہتی اور ملازموں کے ذریعے سے ضروری کاروبار انجام دیتی رہتی تھی آس پاس جو گفتگو ہوتی اسے سن لیتی لیکن سکندر سے کچھ نہ کہتی وہ اپنی خلوت پسندی پر قانع تھی سکندر کی بیوی اور رفیقہ بن جانے کو نہ اس نے اپنے لئے باعث عزت سمجھا نہ موجب سزا دوسرے لوگ اس کے طریقہ زندگی کو دیکھتے ہوئے اسے ایک پردہ دار سایہ کہنے لگے تھے جو ہمیشہ اپنے شامیانے کے اندر رہتا تھا جبکہ سکندر کو اس کی محبت میں خاص آرام حاصل ہو گیا تھا۔ غالباً" سکندر برسین کے مزاج کو بھی نہ سمجھ سکا سکندر کے پاس پہنچنے سے پیشتر وہ ایرانی جرنیل ممنون کی بیوی تھی جو بڑا بہادر اور دور اندیش مانا جاتا تھا وہ ایرانی سلطنت کا ایک رکن تھا اگرچہ اس نے شہنشاہ ایران کی وفاداری قبول کر لی تھی تاہم اہل مقدونیہ ممنون کا بڑا احترام کرتے تھے وہاں دارا کے لئے ان کے دل میں کوئی احترام نہ تھا جس نے ڈر کر اپنی فوج اپنی عورتوں اور اپنے ہتھیاروں کو چھوڑا اور بھاگ کھڑا ہوا۔

برسین کو سکندر کے خیالات کا کوئی علم نہ تھا اسے سکندر کے کسی کام سے سروکار نہ تھا وہ صبح کے وقت اٹھتا تو شامیانوں سے باہر جا کر ان چٹانوں میں قربانی کرتا جو سمندر پر واقع تھی جب خیمے میں واپس آ کر روٹی اور انگور کھاتا تو فوجی افسر ارد گرد بیٹھے ہوتے ان سے بات چیت کرتا رہتا جب وہ ننگے سر اپنی فوج خاص کے پاس دھوپ میں کھڑا ہوتا تو سپاہیوں کے جھنڈ یا دیہاتی لوگ اپنی درخواستیں لے کر آجاتے سکندر کی عادت تھی کہ جس علاقے میں داخل ہوتا اس میں فوجی اور دیوانی مقدمات کو لازم سنتا اس کا خیال تھا کہ افراد کے حالات سن کر مجھے ملک کی ضرورت معلوم کرنے کا موقع ملتا ہے ایسے موقعوں پر کوئی ترجمان ساتھ نہ ہوتا تھا لوگ تو خود اپنے حالات بیان کرتے اکثر یونانی زبان بولتے یا وہ ملی جلی زبان جسے با آسانی سمجھا جا سکتا تھا ہاں جو لوگ آرامی سامی بولیوں کے سوا کچھ نہ جانتے تھے وہ اپنے ترجمان ضرور ساتھ لے کر آتے تھے۔

برسین کو کبھی کبھی سکندر کے پاگل اور فاطر العقل ہونے کا شبہ ہونے لگتا تھا وہ یوں کہ ایک روز اس نے ایک معمولی زیور پہن لیا دراصل وہ تانبے کا سانپ تھا جسے خاص انداز میں موڑا گیا تھا یہ زیور ایک غلام نے اسے دیا تھا سکندر نے اسے دیکھتے ہی اس زور سے اتارا کہ برسین کے بازو کو صدمہ پہنچا پھر سکندر نے اسے دور سمندر میں پھینک دیا اور اپنے اس فعل کے لئے کوئی عذر بھی پیش نہ کیا۔ بعد ازاں برسین کو ہر وقت یہ تشویش رہتی کہ کہیں سکندر اس کا وہ راز نہ معلوم کر لے جو اس سے وہ چھپاتی چلی آ رہی تھی یہ راز ہاتھی دانت کے چھوٹے سے ایک ڈبے میں تھا جس میں جواہرات رکھے جاتے تھے اس ڈبے میں قفل نہ تھا بلکہ اس کی بندش کے لئے خاص خفیہ گرفت کا انتظام تھا اس ڈبے کو برسین ہمیشہ اپنی خاص چیزوں میں رکھتی اور جب تک بالکل اکیلی نہ ہوتی کبھی نہ کھولتی عموماً" چاندنی راتوں میں اسے دیکھتی جب کسی دوسرے کو معلوم نہ ہوتا کہ اندر کیا ہو رہا ہے۔

سانپ والا زیور برسین کے ہاتھ سے اتار کر پھینک دینے کے بعد سکندر برسین کے لئے ایک سنہری کنگن لایا جس پر سفید رنگ کے جواہرات جڑے ہوئے تھے برسین سکندر کو خوش کرنے کے لئے روزانہ یہ زیور پہن لیتی اگرچہ وہ جواہرات میں سے کوئی اور چیز استعمال کرنے کی عادی نہ تھی۔

ایک روز یونانی سپاہی سکندر کے پاس ایک قیمتی صندوقچہ لائے اور تحفے کے طور پر اسے پیش کیا اس پر بڑی خوبصورت تصویریں منقش تھیں اور انہوں نے اسے بادشاہ کے شایانِ شان تحفہ قرار دیا سکندر نے تحفہ دینے والوں کو مخاطب کر کے پوچھا بتاؤ اس قیمتی صندوقچے میں کون سی قیمتی چیز

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

رکھی جا سکتی ہے ان میں سے کوئی کچھ بتاتا اور کوئی کچھ تاہم سکندر نے اپنے خیمے میں پڑی ہوئی ہومر کی نظم ایلیڈ کا ایک عمدہ نسخہ اٹھایا جو اس کے پلنگ کے پاس پڑا تھا اور کہا میرے پاس اس سے بڑھ کر کوئی چیز قیمتی نہیں جسے اس صندوق میں رکھا جائے۔ بہرحال ہومر کی نظموں کا وہ مجموعہ سکندر نے اس بکس میں رکھ دیا یہ دیکھتے ہوئے برسین کو اس پر بڑی تشویش ہوئی کہ خود اس کی طرح سکندر بھی کوئی چمکتی چیز اپنے پاس نہیں رکھتا تھا جواہرات یا سنہری مورتیاں جو کچھ بھی اس کے پاس آتا تھا وہ عموماً" دوسروں میں بانٹ دیتا داریوش یعنی دارا کے سنہری شامیانے یا سونے کی پلیٹوں سے بھی سکندر نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا البتہ دارا کے سنگ سلیمانی کے حوض کو اپنے پاس رکھا وہ کہتا تھا یہ حوض میرے دل میں اسوس کی فتح کو تازہ کرتا رہے گا۔ ہومر کی نظموں کا مجموعہ چاندی کے اس صندوق میں رکھنے کے بعد جب سکندر نے وہ صندوق اپنے پلنگ کے پاس رکھ دیا تو برسین نے اپنے جواہرات کے ڈبے کو اس کی نظروں سے بچانے کی کوشش کی جو غلطی سے اس کے سامنے پڑا رہ گیا تھا اور وہ ڈبہ برسین کے لئے بے حد بیش بہا اور قیمتی متاع تھا برسین نے اس موقع پر اس ڈبے کو چھپانے کی کوشش کی کچھ معلوم نہیں کہ آیا سکندر نے اسے ڈبے کو چھپاتے دیکھ لیا تھا یا نہیں اس واقعہ کے چند روز بعد جب ایک روز برسین باہر سے خیمے میں داخل ہوئی تو اس نے دیکھا سکندر اس کی خواب گاہ کے پاس کچھ تلاش کر رہا تھا اس وقت اس کے ہاتھ میں جلتی ہوئی ایک شمع بھی تھی وہ اس جگہ کچھ تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا جہاں برسین کے کپڑوں کا صندوق شالیں آئینے' جوتے دھرے رہتے تھے اس راز والے ڈبے کے علاوہ برسین کے پاس کوئی خاص چیز نہ تھی وہ پہلے کی طرح بہت سی چیزیں اپنے گرد جمع کرنا چاہتی تھی اس سے اس کے دل میں ماضی کی یادیں تازہ ہو جاتیں لیکن ڈبے کے اندر جو چیزیں تھیں انہیں وہ الگ نہ کرنا چاہتی تھی۔

سکندر نے آخر کار تلاش کرتے ہوئے ہاتھی دانت کا وہ ڈبہ ڈھونڈ نکالا اور اسے اٹھا لایا اس نے ہاتھی دانت کے ڈبے کا پردہ اتارا اسے غور سے دیکھنے لگا کھولنے کے لئے اسے جگہ جگہ دبانا شروع کیا پر اسے مایوسی ہوئی ڈبہ نہ کھلا اس پر برسین اس کے قریب آئی اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگی یقین رکھئے اس میں میرے بال آپ کے لئے زہر نہیں ہے ان الفاظ پر سکندر اسے تھوڑی دیر کے لئے غور سے دیکھتا رہا اس کی نگاہیں صاف طور پر برسین کو بتا رہی تھیں کہ وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ اس ڈبے کے اندر کیا ہے برسین کو بھی اس کا احساس ہو گیا لہٰذہ وہ آگے بڑھی ڈبے کو ایک سمت دبائی اور وہ کھل گیا اندر چند چیزیں درخشاں تھیں جو بڑی ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں بازو بند ایک چھوٹا سا سر کا تاج کانوں کی بالیاں ہر شے پر باریک حروف میں یہ عبارت کندہ تھی "ممنون کی طرف سے تحفہ محبت"

سکندر نے اس ڈبے میں سے ایک چوڑی اٹھائی جو چاندی کی بنی ہوئی تھی جو بڑی سفید تھی چند لمحے وہ اس چوڑی کو بغور دیکھتا رہا پھر بدستور ڈبے میں رکھ دیا اور ڈھکن بند کر کے ڈبہ برسین کے حوالے کر دیا ساتھ ہی اس نرمی سے برسین کو اسے مخاطب کر کے کہا اس ڈبے کو دیکھنے کے بعد میں تمہیں یہ مشورہ دوں گا کہ تمہیں سکندر مقدونوی کی دی ہوئی چوڑیاں نہ پہننی چاہئیں برسین نے سکندر کے ان الفاظ کو کوئی اہمیت نہ دی اور وہ برابر اپنے طرز پر سکندر کے ساتھ زندگی بسر کرتی رہی۔

سکندر نے جنگ کے بعد کئی ہفتوں تک اسوس کے میدانوں میں اپنے لشکر کے ساتھ قیام کئے رکھا اپنے مقتولین کے کفن کا اس نے انتظام کیا جو افسر مارے جا چکے تھے ان کی جگہ نئے افسر مقرر کئے مال و دولت اس قدر ہاتھ آیا تھا کہ اس نے اپنے لشکریوں کو جشن منانے کی اجازت دے دی اس کے علاوہ اسوس کے قریب قیام کے دوران سکندر کے لشکر کو مزید تقویت ملی وہ اس طرح کہ یونان سے کچھ کمک اس کے پاس پہنچ گئی اس کے علاوہ جزیرہ قبرص کے کچھ جنگجو لوگ چار بڑے بڑے بحری جہازوں میں بیٹھ کر اس کے پاس پہنچ گئے اور اس کے لشکر میں شامل ہو گئے مزید یہ کہ عظیم سورما اور جنگجو جو جزیرہ روڈس کے قدیم مندروں کی حفاظت کیا کرتے تھے وہ بھی روڈس سے نکل کر اسوس شہر کے باہر سکندر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے لشکر میں شامل ہو گئے

اس کے علاوہ سکندر نے ایران کے بادشاہ دارا کے پڑاؤ سے حاصل ہونے والی دولت اور دمشق شہر سے ملنے والے سونے اور جواہرات کے ذخیرے ایک جگہ جمع کرنے کے بعد اس نے ان میں سے بیشتر حصہ یونان بھجوا دیا اور اپنی مہمات اور آئندہ کی جنگوں کی مصارف کے لئے اور ایک سال کا خرچہ اپنے پاس رکھ لیا عین اس زمانے میں جبکہ سکندر اپنے لشکر کے ساتھ اسوس شہر سے باہر قیام کئے ہوئے تھا ایران کے بادشاہ داریوش کے کچھ سفیر سکندر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے بادشاہ کا ایک خط انہوں نے سکندر کو پیش کیا۔ داریوش نے اپنے خط میں بڑی لجاجت کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا کہ ایرانیوں اور یونانیوں کو آپس میں صلح کر لینی چاہئے جو قاصد داریوش نے سکندر کی طرف بھجوائے تھے انہوں نے خود بھی معذرت آمیز رویہ روا رکھنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی انہوں نے خود بھی سکندر کو مخاطب کر کے کہا ایشیائی ممالک کو نقصان نہ پہنچایئے مصالحت ہو جایئے اور شاہی خاندان کی عورتوں کو واپس بھیج دیجئے۔ داریوش کا خط پڑھنے اور داریوش کے سفیروں کی گفتگو سننے کے بعد سکندر کافی دیر تک غور و فکر میں ڈوبا رہا پھر اس نے داریوش کے سفیروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تم لوگ واپس اپنے شہنشاہ کے پاس چلے جاؤ عنقریب میرے قاصد خط لے کر تمہاری ان باتوں کا جواب داریوش تک پہنچائیں گے سکندر کا یہ جواب سن کر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دارا کے سفیر واپس چلے گئے تھے پھر چند ہی روز بعد سکندر کے سفیر دارا کی خدمت میں پیش ہوئے اور سکندر کا خط اسے پیش کیا اس خط میں لکھا تھا۔

میں تمام یونانیوں کا سپاہ سالار ہوں مجھے اس لئے یہاں آنا پڑا کہ تیرے کارندوں نے میرے باپ کے قتل کی سازش کی تھی اور میرے دوستوں کو رشوت دے کر اپنے ساتھ ملانا چاہا تھا۔ سپارٹا کو روپیہ دے کر میرے خلاف عداوت کی آگ بھڑکائی اور یونان کی متحدہ جمعیت میں انتشار پیدا کرنے کی کوششیں کی تھیں جس کا رئیس اور سردار میں خود ہوں۔ اے ایران کے بادشاہ تو جانتا ہے کہ لڑائی کا فیصلہ خدا کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے تو پھر سمجھ لے کہ میں خدا کی مرضی سے تیرے علاقوں پر قابض ہونے کے لئے آگیا ہوں میں تیرے ان آدمیوں کی حفاظت کر رہا ہوں جو اپنی مرضی سے میرے پاس چلے آئے ہیں میرا باپ مارا گیا اب اس کے بعد میں ہی یونانیوں کا سالار بن کر اٹھا ہوں اور تو جانتا ہے کہ ایشیائے کوچک میں جس قدر یونانی آباد ہیں تو ایک غاصب کی حیثیت سے ان پر چھایا ہوا ہے اور تیرا یہ فعل ایران اور قوم معاد کے تمام ضوابط کے خلاف ہے۔

اے ایران کے بادشاہ! تم میرے پاس آؤ اپنی ماں، اپنی بیوی اور اپنے بچوں کو مجھ سے مانگے تو میں بلا تکلف انہیں تمہارے حوالے کر دوں گا اور تیری حفاظت کا ذمہ اٹھاتا ہوں البتہ اگر مجھ سے اپنی ماں اور بیوی بچوں کی رہائی کے لئے سوال ضرور کرنا چاہئے اس لئے کہ اب صرف تیرا ہم عصر نہیں بلکہ اسوس کی شکست کے بعد اب میں تیرا آقا بن گیا ہوں اگر تو میرے اس منصب کو قبول نہیں کرتا تو ایک اور لڑائی کر لے لیکن میدان چھوڑ کر بھاگنے کی کوشش ہرگز نہ کرنا اس لئے کہ آئندہ جنگ سے فرار ہونے کے بعد تو جہاں کہیں بھی جائے گا میں سائے کی طرح تیرا تعاقب کروں گا۔

سکندر کے سفیر جب یہ خط لے کر دارا کے سامنے پیش ہوئے تو دارا نے بڑی بے تابی اور بے چینی سے سکندر کا یہ خط پڑھا کیونکہ اس خط کے الفاظ دارا کے لئے ناقابل برداشت تھے لہٰذا اس نے سکندر کے اس خط کا کوئی جواب نہ دیا اور اس کے سفیروں کو اس نے لوٹا دیا جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ سکندر کے ساتھ مصالحت کرنے کے بجائے اس کے ساتھ فیصلہ کن جنگ کرنے کے لئے آمادہ تھا بہرحال سکندر کے سفیر ناکام لوٹ گئے تھے۔

ایران کے بادشاہ دارا کو شکست دینے کے بعد کچھ عرصہ تک سکندر نے اپنے لشکر کے ساتھ اسوس کے نواح میں پڑاؤ کئے رکھا یہاں سے اس نے اپنے سفیر ساحل بحر کے شہر صیدا اور صور کی طرف روانہ کئے اور انہیں یہ پیغام پہنچایا کہ وہ سکندر کی اطاعت گزار اور فرمانبرداری اختیار کریں اگر وہ ایسا نہ کریں گے تو وہ ان پر حملہ آور ہو گا اور زبردستی انہیں اپنا مطیع اور فرمانبردار بنا کر

ان قاصدوں اور سفیروں کے جواب میں صیدا شہر نے تو سکندر کی فرمانبرداری کا اعلان کر دیا اور اس کی آئندہ جنگوں میں اس کا ساتھ دینے کا بھی عہد کیا جبکہ صور شہر نے سکندر کا ماتحت بننے اور اس کی فرمانبرداری کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

صور شہر کی اس فرمانبرداری سے انکار پر سکندر نے اپنے سارے جرنیلوں اور مشیروں کا اجلاس طلب کیا یوناف اور بیوسا کو بھی اس اجلاس میں طلب کر لیا گیا تھا جب سب لوگ سکندر کے خیمے میں جمع ہو گئے تو سکندر نے انہیں مخاطب ہو کر کہا شاید تم لوگوں کو خبر ہو چکی ہو گی جو اپنے قاصد میں نے صیدا اور صور شہر کی طرف بھجوائے تھے وہ لوٹ آئے ہیں صیدا شہر نے تو ہماری اطاعت کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے اور ہماری آئندہ جنگوں میں ہمارا ساتھ بھی دے گا لیکن صور شہر نے ہماری حاکمیت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور ایسا لگتا ہے کہ وہ شہر ہمارے ساتھ جنگ پر آمادہ ہوتا دکھائی دے رہا ہے سکندر کی اس گفتگو کے جواب میں اس کے جرنیل اور مشیر طرح طرح کے مشورے اور تجویزیں پیش کرتے رہے جنہیں سکندر بڑے آرام و سکون سے سنتا رہا جب وہ خاموش ہوئے تب سکندر نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔

سنو یوناف! میرے دوست میرے عزیز تم دونوں میاں بیوی نے دنیا کی سیر و سیاحت میں ایک لبنان دیکھا ہے کیا تم مجھے صور شہر سے متعلق کچھ تفصیل سے بتاؤ گے کہ یہ شہر اور اس کے حکمران اور اس کے رہنے والے کیوں ہمارے خلاف سرکشی اور بغاوت پر آمادہ ہیں کیا یہ ایران کے شہنشاہ دارا سے بھی زیادہ عسکری اور فوجی قوت رکھتے ہیں اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ اسوس شہر سے باہر ہم نے دارا کو شکست دی ہے یہ صور شہر والے ہماری فرمانبرداری اختیار نہیں کر رہے کیا انہیں اپنی کسی قوت پر بھروسہ ہے وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمیں شکست دے دیں گے یا اپنے شہر کی حفاظت کے لئے انہوں نے کوئی بہت بڑا لشکر تیار کر رکھا ہے جس کے بل بوتے پر وہ ہمارے سامنے اپنے شہر کا دفاع کر لیں گے آخر کیا معاملہ ہے جس کی بنا پر صور شہر نے ہماری فرمانبرداری اختیار نہیں کی اور کس گھمنڈ اور بل بوتے پر ہمارے خلاف جنگ پر آمادہ دکھائی دیتے ہیں کیا تم ان سب عوامل کے علاوہ مجھے اختصار کے ساتھ اس شہر کی قدیم اور پرانی تاریخ اور اس کے احوال سے بھی آگاہ نہ کرو گے سکندر کے اس استفسار پر تھوڑی دیر کے لئے یوناف اسے غور سے دیکھا پھر وہ سکندر کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو بادشاہ یہ صور و صیدا، ٹائر اور افریقہ کا سب سے بڑا شہر قرطاجنہ سب کنعانی قوم کے شہر ہیں اور یہ وہی کنعانی ہیں جنہیں یونانی فونیقی کہہ کر پکارتے ہیں کبھی صور، صیدا، ٹائر اور بحر روم کے ساتھ ساتھ لبنان کے ساحل پر جتنے بھی شہر پڑتے ہیں یہ سارے ایک متحدہ کنعانی سلطنت کے تحت

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھے اور یہ سلطنت انتہائی مضبوط اور طاقتور تھی لیکن بعد میں جب کنعانیوں نے اپنی طاقت افریقہ میں جمع کرنی شروع کی اور انہوں نے وہاں اپنی سلطنت قائم کر کے قرطاجنہ شہر آباد کر کنعانیوں کی قوت اس ساحل بحر سے افریقہ کی طرف منتقل ہو گئی جس کے نتیجے میں ایشیائی جوان کی قدیم اور مضبوط سلطنت تھی وہ منتشر ہو گئی اور اب سلطنت کے سارے شہر خود مختار اپنی اپنی حکومت اور سلطنت قائم کر چکے ہیں انہیں شہروں میں صور بھی ایک شہر ہے۔

اے بادشاہ! میں یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ صور کے باشندے مشرقی بحرہ روم کی دنیا میں اور تدبر کے نقطہ نگاہ سے سب سے فائق ہیں وہ ایک ہزار سال سے خطرات کا موازنہ کرتے فائدے اٹھاتے چلے آرہے ہیں اس طرح انہوں نے سمندر اور خشکی میں اقبال مندی حاصل کرلیا ہے اور طاقتور بن گئے ہیں لوگ ان کے شہر کو ملکہ بحر یا باب بحر کہہ کر پکارتے ہیں دوسرے ملکوں اور شہروں کے لوگوں نے ان کنعانیوں سے متعلق عجب و غریب روایات رکھی ہیں مثلاً ہمسایہ لوگوں کا کہنا ہے کہ زمانہ قدیم میں ان کنعانیوں نے سرخ زمین کی شاہراہوں کا کنٹرول سنبھال رکھا تھا سرخ زمین سے مراد عرب کا وہ صحرائے عظیم ہے جو بحر سامنے ہے اپنے تجارتی قافلوں کے ساتھ یہ کنعانی ساحل بحر کے پاس پہنچے پھر جہاز سازی اور کے ذریعے سے تجارت شروع کر دی آہستہ آہستہ وہ بڑے بڑے جہاز بنانے لگے اور سمندر ہوئے پہلے قبرص پھر شمالی افریقہ پہنچ گئے۔

موسم سرما کے طوفانوں سے اپنے جہازوں کو بچانے کے لئے ان کنعانیوں نے مختلف ساحلوں مختلف سرزمینوں میں اپنی بندرگاہیں تجارتی چوکیاں مال و اسباب کے گودام اور ان کی حفاظت قلعے تعمیر کر لئے اور ان قلعوں کے اردگرد انہوں نے اپنی نو آبادیاں بھی قائم کر لیں یہ نو آبا کنعانیوں کے اصل شہروں پر بھی فوقیت لے گئیں ان ہی تجارتی نو آبادیوں میں افریقہ کا شہر جاتا ہے۔

تجارتی لحاظ سے صور شہر کو بڑی فوقیت ہے اس لئے کہ یہ پہلا شہر ہے جو باب البحر کہلا جہاں دمشق کی طرف سے آنے والے تجارتی راستے جب جبل شیخ کے پاس سے گزرتے ساحل پر ختم ہوتے ہیں پہلے جہاں کبھی صیدا اور صور اور ٹائر شہر ایک ہی سلطنت کے تحت کر اپنی تجارت بڑھانے کا کام کرتے تھے وہاں اب صیدا صور اور ٹائر شہروں کے درمیان انتہا کی رقابت اور دشمنی پھیلی ہوئی ہے میرے خیال میں صور شہر والوں نے اس لئے بھی تمہا فرمانبرداری نہیں کی کہ ان سے پہلے ان کے حریف شہر صیدا نے تمہاری فرمانبرداری اختیار کرلی اور شاید صیدا شہر کی دشمنی کی بنا پر صور شہر والے تمہاری اطاعت اور فرمانبرداری سے گریز کر

ہیں اس لئے کہ صور والے ہمیشہ صیدا شہر کے عزائم اور ارادوں کا الٹ کرتے ہیں۔

سنو بادشاہ! صور کے یہ کنعانی اور فونیقی باشندے اب تک بے انتہا دولت جمع کر چکے ہیں تجارت میں انہوں نے اپنے سارے حریفوں کو بچھاڑ کر رکھ دیا ہے اب یہ لوگ دوسری اقوام کو ارغوانی رنگ جسے وہ سمندر کی ایک خاص مچھلی سے حاصل کرتے ہیں شیشے کے آلات خوشبوئیں جواہرات اور بہت بڑی تعداد میں غلام دوسرے ملکوں کو برآمد کرتے ہیں اور اس تجارت میں ان کنعانیوں کو ایک طرح کی اجارہ داری حاصل ہے جہاں تک ان کنعانیوں کے مذہب کا تعلق ہے تو سطح زمین پر یہ ایل نام کے دیوتا کو اپنا سب سے بڑا دیوتا تسلیم کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ یہ ایل زمین پر واحد خالق حیات ہے پھر آہستہ آہستہ انہوں نے اپنے مذہب کے اندر تبدیلی کی ایل کو انہوں نے اپنی اسی جگہ قائم دائم رہنے لگا اور اس کی جگہ انہوں نے دور اور دیوتا یعنی بعل اور داغون کی پرستش کرنی شروع کر دی اب یہ دونوں دیوتا ان کے اندر ایسی مقبولیت اختیار کر چکی ہے کہ دیوتاؤں کے دیو ہیکل مجسمے انہوں نے اپنے شہروں میں بنا رکھے ہیں جن کے سامنے یہ ویسے ہی سوختنی قربانیاں کرتے ہیں جس طرح کہ آدم علیہ اسلام کے بیٹے ہابیل اور قابیل خداوند کے سامنے سوختنی قربانیاں پیش کی تھیں۔

اس کے علاوہ صور شہر کی مضبوطی کا یہ عالم ہے کہ یہ شہر ساحل سے ذرا ہٹ کر ایک چھوٹے سے جزیرے پر واقع ہے۔ جہاں بری فوج اس کا محاصرہ نہیں کر سکتی پہلے جس قدر حملہ آوروں نے اس شہر کا محاصرہ کرنا چاہا وہ سب ناکام رہے اس سے پہلے بابل کے بادشاہ بخت نصر نے بھی اپنا ایک لشکر اس شہر کو فتح کرنے کے لئے بھیجا تھا لیکن اس کا لشکر ایک طویل عرصے تک اس شہر کا محاصرہ کئے رہا آخر ناکام ہو کر واپس بابل لوٹ گیا۔

سنو بادشاہ! جہاں تک میرا اپنا خیال اور تجربہ ہے وہ یہ کہ صیدا کے کنعانیوں نے تمہاری اطاعت شکریے کے ساتھ اس لئے قبول کرلی ہے کہ وہ شاید اس کام میں پہل کر کے صور شہر پر فوقیت لے جانا چاہتے تھے لیکن اہل صور نے ضرور یہ سوچا ہو گا کہ یونانی فوج بہت تھوڑی ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ جائے گی اور ان پر حملہ آور نہ ہو گی بے شک ہم اسوس کی جنگ میں دارا کے خلاف نمایاں کامیابی حاصل کر چکے ہیں لیکن جنگی نقطہ نگاہ سے ابھی تک ہماری حالت کوئی مستحکم نہیں ساحل پر ابھی تک یونانی صرف تنگ سے ساحلی علاقے پر قابض ہیں جبکہ ساحل کے ایک طرف ایران کے شہنشاہ کی سلطنت ہے دوسری طرف سمندر ہے جس پر صور کا بحری بیڑا مسلط ہے اور اگر یونانیوں کے ساتھ صور شہر والوں کی جنگ طول پکڑ گئی تو ہو سکتا ہے قبرص اور مصر کے بحری بیڑے بھی صور شہر کو پہنچ جائیں تاکہ یونانی شکست اٹھانے کے بعد واپس مقدونیہ لوٹ جائیں اور

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

قبرص اور مصر کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

اس کے علاوہ میرا یہ بھی خیال ہے کہ اہل صور کو یونانیوں کی اطاعت کرنے میں کسی فائدے کی امید دکھائی نہ دی ہو گی اس کے برعکس انہیں صاف نظر آرہا ہو گا کہ مقابلہ ہی کسی فائدے کا موجب ہے خشکی اور تری کے درمیان انہیں اہم حیثیت حاصل ہے وہ سوچ رہے ہوں گے کہ اگر مقابلہ کیا تو یونانیوں کی عارضی کامیابی کی بجائے اندرونی ایشیا کی مستقل فاتح قوت یعنی ایران کا شہنشاہ ان کے لئے نفع بخش ثابت ہو گا اس لئے کہ اس وقت ایران کا بحری بیڑا سمندر میں موجود ہے اور وہ اپنی حفاظت کے ساتھ ساتھ اہل صور کی مدد کو بھی آسکتا ہے اس کے علاوہ اہل صور نے یہ بھی سوچا ہو گا کہ مقدونیہ کے یونانی عارضی طور پر ایشیا میں آئے ہیں لہٰذا ان کی ناراضگی ان کے لئے نقصان کا باعث نہیں بن سکتی یونانیوں کے بجائے اگر وہ ایران کے بادشاہ کو خوش رکھیں تو ان کے لئے زیادہ سود مند ہے لہٰذا میرے خیال میں انہوں نے ایران کے بادشاہ دارا ہی کو خوش کرنے کے لئے تمہاری فرمانبرداری اختیار کرنے سے انکار کر دیا ہے اس طرح وہ دارا کی نگاہوں میں صیدا کے مقابلے میں دارا کی طرف سے بہتر انعامات اور سہولتوں کی توقع رکھتے ہوں گے۔

یہاں تک کہنے کے بعد یوناف جب خاموش ہوا تو اس کی ساری گفتگو کے جواب میں سکندر تھوڑی دیر تک گردن جھکا کر کچھ سوچتا رہا پھر وہ یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ تمہاری باتوں نے میرے ذہن میں کئی نئے خیالات اجاگر کر دیئے ہیں مثلاً یہ کہ اگر ہم صور پر حملہ آور ہوتے ہیں تو قبرص اور مصر والے بھی ان کی مدد کو آسکتے ہیں کیا تمہارے خیال میں یہ بہتر نہ ہو گا کہ صور پر حملہ آور ہونے سے پہلے ہم مصر یا قبرص کا رخ کریں اور انہیں پے در پے شکستیں دینے کے بعد اطاعت اور فرمانبرداری پر مجبور کرانے کے بعد پھر ہم صور پر حملہ آور ہوں اس پر یوناف فوراً اور کہنے لگا سنو سکندر میں تمہاری اس تجویز کی مخالفت کرتا ہوں اس لئے کہ صور سے پہلے مصر اور قبرص کی طرف پیش قدمی یقیناً" تمہارے اور تمہارے لشکر کے لئے نقصان دہ ثابت ہو گی۔ اس لئے کہ مصر کی جانب پیش قدمی اس وقت تک سلامتی کے منافی ہے جب تک ایرانیوں کو سمندر پر اقتدار حاصل ہے اندرون ملک کی طرف بڑھنا بھی ان حالات میں خطرے سے خالی نہ ہو گا اس کے علاوہ اس وقت یونان میں بھی صورتحال غیر یقینی ہے تم جانتے ہو کہ اہل سپارٹا مقدونیہ کے خلاف اٹھنے کے لئے تیار کھڑے ہیں دوسری طرف اہل ایتھنز صرف خوف کے باعث رکے ہوئے ہیں ورنہ ابھی تک وہ بھی مقدونیہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے اور ہر اس قوت کا ساتھ دیتے جو مقدونیہ کے خلاف اعلان جنگ کرے۔

دوسری طرف مصر اور قبرص کی طرف حملہ آور ہونے سے پہلے اگر تم اپنے لشکر کے ساتھ صور پر قبضہ کرتے ہو تو فونیقی بحری بیڑے پر تم لوگوں کا پورا اقتدار قائم ہو جائے گا کیونکہ صور کی فتح کے بعد فونیقی یعنی کنعانی بیڑے کے لئے کوئی بندرگاہ باقی نہیں رہے گی اور اگر ہم صور سے پہلے قبرص یا مصر کا رخ کرتے ہیں تو صور اپنی شہرا پنے بحری بیڑے کو حرکت میں لائے گا اور ہمارے خلاف مصر اور قبرص کی ایسی مدد کرے گا کہ ہم وہاں کوئی کامیابی اور فتح حاصل نہ کر سکیں گے۔

اگر ہم قبرص اور مصر کا رخ کرنے سے پہلے صور شہر کو فتح کر لیتے ہیں تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس کا خاص کر قبرص کے اوپر بہت اچھا اثر ہو گا اور قبرص خود اپنا بیڑا یونانیوں کے استعمال کے لئے دے دے گا تاکہ یونانی بے تکلف مصر پہنچ کر اس پر حملہ آور ہو سکیں صور اور قبرص کے بعد اگر یونانیوں کا مصر پر قبضہ ہو جاتا ہے تو پورا سمندر ان کے زیر اقتدار آجاتا ہے اس کے علاوہ سمندر پر برتری حاصل ہونے کے بعد یونان سے متعلق بھی کسی قسم کی تشویش کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے گی اس لئے سپارٹا اور ایتھنز والے یہ جان کر کہ سکندر کو خشکی کے علاوہ سمندر پر بھی برتری حاصل ہو گئی ہے ضرور مقدونیہ کے ساتھ اپنے تعلقات بہتر بنانے کی کوششیں کریں گے۔ ایسا کرنے کے بعد سنو سکندر تم اپنے لشکر کے ساتھ زیادہ اطمینان اور دلجمعی کے ساتھ نئی اور مزید فتوحات کا سلسلہ جاری کر سکو گے اور مصر سے نکل کر باآسانی تم بابل کی طرف پیش قدمی کر کے اسے فتح کر سکو گے اس لئے کہ تمام بحری مقامات اور دریائے فرات تک کا علاقہ یونانیوں کے قابو میں آجائے گا اور ان کا اقتدار ایسا بڑھے گا کہ ہمسایہ سلطنت خود بخود تمہاری اطاعت کرنے پر مجبور ہوتی چلی جائیں گی۔

یوناف کی یہ ساری گفتگو سننے کے بعد سکندر کے چہرے پر اطمینان بخش مسکراہٹ پھیل گئی تھی پھر اپنا ہاتھ اٹھا کر اس نے بڑے پیار اور شفقت سے یوناف کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا سنو یوناف میرے دوست تم نے صور شہر سے متعلق جو تفصیل بتائی ہے وہ بھی انتہائی اہم اور سود مند مفید ہے اس کے علاوہ مصر اور قبرص سے پہلے جو تم نے صور شہر پر حملہ آور ہونے کی تجویز پیش کی ہے تو میں تمہاری اس تجویز اور اس تجویز کے لئے جو تم نے دلیلیں پیش کی ہیں ان سب کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

وں لہٰذا تمہاری ہی تجویز کو اہمیت دیتے ہوئے میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ میں اپنے لشکر کے ساتھ یہاں سے کوچ کروں گا پہلے میں صیدا شہر کا رخ کروں گا چند روز تک صیدا میں قیام کروں گا اس کے بعد صور شہر کی طرف بڑھوں گا اور اس کا محاصرہ کرنے کے بعد اسے فتح کرنے کی کوشش کروں گا اور اس کی فتح کے بعد میں قبرص اور مصر کو اپنا زیر نگیں لانے کی جدوجہد اور کوشش کروں گا اس کے بعد سارے جرنیلوں اور مشیروں کا اجلاس ختم کر دیا گیا اور اسی روز سکندر اپنے لشکر کے ساتھ اسوس کے گردونواح سے صیدا شہر کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

○

صیدا شہر نے چونکہ پہلے ہی سکندر کی اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کر لی تھی لہٰذا جب سکندر اپنے لشکر کے ساتھ صیدا شہر سے باہر پہنچا تو صیدا شہر کے حکمران اور سرکردہ لوگوں نے شہر سے نکل کر بہترین انداز میں سکندر اور اس کے لشکر کا استقبال کیا سکندر نے چند روز تک اپنے لشکر کے ساتھ صیدا شہر سے باہر پڑاؤ کئے رکھا اور یہاں کے لوگوں نے چونکہ اپنی مرضی سے اس کی فرمانبرداری اختیار کی تھی لہٰذا ان لوگوں کو خوش کرنے کے لئے اس نے صیدا شہر کی قریبی پہاڑی پر ایک بہت بڑا یونانی طرز کا اسٹیڈیم تیار کیا جس میں لوگ جنگی تربیت کے علاوہ مختلف ورزش کرنے کے لئے بھی جمع ہو سکیں صیدا میں چند دن قیام کرنے کے بعد سکندر نے پھر اپنے لشکر کے ساتھ کوچ کیا اور بڑی تیزی سے پیش قدمی کرتے ہوئے وہ صور شہر کے قریب جا کر نمودار ہوا اور شہر سے ہٹ کر اس نے اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کر لیا تھا۔

صور پہنچنے کے بعد سکندر نے جب اس شہر کا جائزہ لیا تو اس نے دیکھا صور کی دو بندرگاہیں تھیں اور دونوں ہی بڑی مضبوط اور مستحکم تھیں ایک بندرگاہ جنوبی سمت میں تھی جسے مصری بندرگاہ کا نام دیا گیا تھا یہ پانی کی ایک تنگ سی گھاٹی میں تھی جو خشکی کے اندر چلی آئی تھی اس میں داخل ہونے کا راستہ بھی بہت تنگ تھا اور سکندر اور اس کے لشکر کی آمد پر اہل شہر نے بندرگاہ کے اس تنگ راستے کو شہتیروں سے بند کر دیا تھا۔ دوسری بندرگاہ شمال کی طرف تھی اسے صیدائی بندرگاہ کہا جاتا تھا یہ نسبتاً" وسیع تھی لیکن یہ بھی کھاڑی کی شکل میں اندر کی طرف اترتی تھی اس کے دہانے پر اہل صور نے تین جنگی کشتیاں ایک دوسرے کے متوازی ٹھہرا دی تھیں بندرگاہ کو اس طرح محفوظ کر لینے کے بعد صور کا جنگی بیڑا بے حد مضبوط کام انجام دے سکتا تھا۔

مقدونیہ والوں نے یہ بھی دیکھا کہ صور شہر کے جو جنگی جہاز تھے ان پر پیتل کی نوک دار چونچیں لگی ہوئی تھیں نیز پتھر پھینکنے کے لئے ان کشتیوں اور جنگی جہازوں میں منجنیقیں بھی نصب تھیں سکندر اور اس کے لشکر کی آمد سے بے پرواہ صور کا بحری بیڑا اپنے معمول کے کاروبار میں لگا ہوا تھا اور وہ باہر سے ہر قسم کی مطلوبہ چیزیں اپنے شہریوں کو پہنچا رہا تھا یہاں تک کہ محاصرے کے ماہرین بھی ان بحری جہازوں کے ذریعے قرطاجنہ سے صور پہنچا دیئے گئے تھے۔

اہل صور کے برعکس یونانیوں کے پاس کوئی بحری بیڑا نہ تھا لہٰذا باہم صلاح مشورہ سے طے پایا کہ شہر پر قبضہ کرنے کے لئے صرف تین ہی طریقے استعمال کئے جا سکتے ہیں اول یہ کہ کسی شہر میں پہنچ کر شہر پناہ کا دروازہ کھول دیا جائے دوئم فصیل کے کسی حصے کو توڑ کر شہر میں داخل ہونے کی کوشش کی جائے سوئم یہ کہ صور کے کسی ایسے شہری کو اپنے ساتھ ملایا جائے جو اپنی ہی قوم سے غداری کرنے پر آمادہ ہو جائے اور اس کے ذریعے سے شہر پر قبضہ کرنے کی کوشش کی جائے۔ ابتداء میں سکندر اور اس کے لشکریوں نے فریب کاری سے کام لیتے ہوئے صور شہر میں ایسے ہی داخل ہونے کی کوشش کی جیسے بہت عرصہ پہلے ان کے آباؤ اجداد فریب کاری سے کام لیتے ہوئے لکڑی کے گھوڑے کے ذریعے ٹرائے شہر میں داخل ہوئے تھے سکندر اور اس کے لشکریوں نے اہل صور کو یقین دلایا کہ وہ صرف اس غرض سے صور شہر میں داخل ہونا چاہتے ہیں کہ صور شہر میں ہرکولیس کے اس مندر کی زیارت کر لیں جو شہر کے اندر واقع ہے اس کا جواب اہل صور نے یہ دیا کہ انہوں نے سکندر اور اس کے لشکریوں کو رائے دی کہ شہر کے اندر کا مندر دیکھنے کے بجائے تم لوگ خشکی کے اس مندر سے بھی قدیم تر ہے ہرکولیس نے صور شہر کے اندر تعمیر کیا تھا ساتھ ہی صور شہر کے حکمرانوں نے یہ بھی کہلا بھیجا کہ ہم غیر جانب دار قسم کے لوگ ہیں ہم نہ ایرانی کارندوں کو اندر آنے دیں گے اور نہ ہی یونانی سپاہیوں کو اہل صور کا یہ جواب سکندر کو بے حد برا لگا لہٰذا اس نے ہر صورت میں شہر کا محاصرہ کر کے اسے فتح کر لینے کا عزم کر لیا تھا۔

شروع میں سکندر نے شہر پر حملہ آور ہونے کا یہ طریقہ وضع کیا کہ اس نے منجنیقیں بنا دیں جن کے ذریعے سے انہوں نے شہر کی فصیل پر پتھر پھینکنے کی کوشش کی اس کے علاوہ شہر پر آتش بازی بھی کی گئی لیکن ان چیزوں کا شہر کی فصیل پر کوئی اثر نہ ہوا اس لئے کہ بیچ میں سمندر کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا حائل تھا جس کی وجہ سے پتھر اور آتش بازی فصیل یا شہر پر اثر انداز نہیں ہو رہے تھے۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے سکندر اور اس کے ماہرین نے ایک بار پھر شہر کا جائزہ لیا انہوں نے دیکھا کہ صور شہر بلند اور مضبوط چٹانوں پر آباد کیا گیا تھا اور اس کی حیثیت ایک جزیرے کی سی تھی شہر کی بنیادیں چٹانوں ہی میں سے پتھر کی فصیلیں بنا کر اٹھائی گئی تھیں یہ مستحکم جزیرہ نما شہر کنارے سے کوئی نصف میل کے فاصلے پر پڑتا تھا درمیانی فاصلے کے بڑے حصے میں پانی کی گہرائی بہت کم تھی جسے پتھروں اور مٹی سے بھرا جا سکتا تھا لیکن شہر کے قریب جا کر پانی کی گہرائی کم از کم اٹھارہ فٹ ہو جایا کرتی تھی یہ صورت حال دیکھتے ہوئے سکندر نے حکم دیا کہ سمندر کے اس حصے کو بھر کر ایک راستہ بنایا جائے اور اس راستے کو شہر کی فصیل کے قریب تک لے جایا جائے تاکہ اسی راستے کے ذریعے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سے صور شہر پر حملہ آور ہو کر اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کی جا سکے۔ یونانی سپاہی صور کے محاصرے کے وقت بڑے بد دل اور افسردہ دکھائی دے رہے تھے اس لئے کہ محاصرے میں کے متعلق انہیں شبہ تھا وہ جانتے تھے کہ فیلقوس کبھی لمبے محاصرے کے چکر میں نہیں پڑتا تھا کے علاوہ یونان سے روانگی کے متعلق یونان کے ایک مشہور و معروف کاہن نے سکندر کو بتایا سمندر سکندر کے لئے خطرناک ہو گا لہٰذا یونانی سپاہی بد دل تھے کہ کہیں یونانی کاہن کی پیش گوئی مطابق سمندر کی یہ جنگ سکندر اور خود ان کے لئے جان لیوا ثابت نہ ہو اسی محاصرے کے دوران ایک روز سکندر نے اپنے سرداروں جرنیلوں اور لشکریوں کو مخاطب کر کے کہا اس نے ایک خواب دیکھا ہے کہ ہرکولیس میرے سامنے نمودار ہوا اور میرا ہاتھ پکڑ کر آہستہ آہستہ ساحل بحر تک دیا۔

یہ کہنا مشکل ہے کہ سکندر نے واقعی ہی یہ خواب دیکھا تھا یا اپنے سپاہیوں پر یونان کے اس کاہن کا پیش گوئی کا اثر ظاہر کرنے کے لئے اس نے خود ہی ایسا خواب گھڑ لیا تھا بہر حال اس نے اپنے لشکر کے کاہن ایسنڈ اندر کو طلب کیا اور اس کے سامنے اپنا یہ خواب بیان کیا یہ خواب سن کر اس کے کاہن نے تھوڑی دیر غور کیا پھر وہ سکندر کو مخاطب کر کے کہنے لگا یونانی فوج اس خواب کے مطابق صور کے محاصرے میں کامیاب ہو گی لیکن محاصرے میں بڑی محنت مشقت اٹھانی پڑے گی اس لئے کہ ہرکولیس نے جو معجزانما کارنامے انجام دیئے تھے وہ بڑی محنت اور مشقت ہی کا نتیجہ تھے۔

اپنے اس خواب کی وجہ سے سکندر اپنے لشکریوں کے ذہنوں سے شبہات کسی قدر رفع کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا لہٰذا اس کی تجویز کے مطابق سمندر کے اس حصے میں چٹانیں اور مٹی پھینک کر صور شہر تک بڑی تیزی سے راستہ بنانے کی جدوجہد شروع کر دی گئی تھی۔ صور شہر سے قریب ہی پرانے کھنڈرات تھے انہی پرانے کھنڈرات کو کھود کر ان کے مصالے سے صور شہر تک راستے کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا اور راستے کے ارد گرد بڑے بڑے شہتیر گاڑ دیئے گئے تاکہ وہ دونوں جانب سے راستے کی حفاظت کا کام انجام دیں اور ان شہتیروں کے اندر پتھر بھر بھر کر مستحکم بنیاد اٹھائی گئی۔ یہ راستہ کوئی دو سو فٹ چوڑا ہو گا جیسے جیسے یہ راستہ صور شہر کی طرف بڑھتا گیا خشکی کی ایک تنگ راہ صور شہر کی طرف بڑھتی چلی گئی تھی یہاں تک کہ صور شہر کی بلند دیوار تقریباً" ایک سو گز کے فاصلے پر رہ گئی تھی پر وہاں جا کر اس راستے کی تعمیر روک دی گئی تھی اس لئے کہ فصیل کے اوپر سے ایک ا شدید آتش بازی ہونے لگی تھی اور راستہ بنانے والوں کے لئے ہر قسم کی حفاظتی تدبیر کرنے کے باوجود کام جاری رکھنا ممکن نظر نہ آتا تھا اس کے علاوہ اب شہر کے قریب جا کر پانی کی گہرائی اٹھارہ فٹ کے قریب ہو گئی تھی جسے بھر کر شہر تک پہنچنا کوئی آسان کام دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

مقدونوی کاری گروں نے جب یہ صورتحال دیکھی تو انہوں نے راستے کے آخری سرے پر دفاعی پل تعمیر کر لئے جو اتنے ہی اونچے تھے جتنی فصیل اونچی تھی ان کا مقصد یہ تھا کہ جب شہر پر آتش بازی کریں اور ان کے پتھر اس طرح وہ شہر کی طرف سے آتش بازی اور پتھر برسانے کی کوششوں کو ناکام بنا سکتے تھے جب یہ پل تعمیر ہو چکے تو یونانیوں نے شہر پر آتش بازی کرنے کے ساتھ ساتھ سنگ باری بھی کی یہ صورت حال دیکھ کر صور کے جنگی جہاز راستے کے دونوں جانب نمودار ہوئے انہوں نے تیروں' نیزوں اور منجنیقوں سے سنگ باری کے ذریعے سے برجوں اور کنارے کے درمیان نقل و حرکت ہر درجہ خطرناک بنا دی یونانی کاری گروں نے دفاع کی غرض سے راستے کے اطراف میں لکڑی کی مضبوط باڑیں کھڑی کر دیں اور اپنے آپ کو صور کے جنگی جہازوں سے محفوظ کر لیا اس دوران اہل صور نے جب ان برجوں پر تیز آتش بازی کرنے کی کوشش کی تو یونانیوں نے جو راستے کے آخری حصے پر جو برج بنائے تھے ان پر انہوں نے فی الفور چمڑا چڑھا دیا تاکہ وقتی طور پر وہ برج صور شہر کے لشکریوں کے آتش بازی سے محفوظ رہ سکیں۔

راستے کے آخری سروں پر بنائے ہوئے برجوں پر اب یونانی بڑے اطمینان اور دل جمعی کے ساتھ شہر پر آگ اور پتھر برسانے لگے تھے اور انہیں امید ہو چلی تھی کہ ان برجوں سے کام لیتے ہوئے وہ ضرور صور شہر کو فتح کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن جلد ہی اہل صور نے راستے کے ان برجوں کو تباہ کرنے کے لئے ایک عجیب تدبیر تیار کر لی ایک روز اچانک بندرگاہ میں بہت بڑی کشتی نمودار ہوئی جیسے بظاہر جہاز سے کوئی مناسبت نہ تھی اس کے عقبی حصے میں بہت بڑا بوجھ رکھا ہوا تھا جس کی وجہ سے اس کشتی کا اگلہ حصہ کافی اوپر کو اٹھ گیا تھا اگلے حصے میں مغرب کے خلاف فالتو مستول بھی کھڑے تھے جن کے ساتھ بڑی بڑی دیگیں لٹک رہی تھیں اور ان دیگوں کے اندر تارکول گندھک اور تیل بھرا ہوا تھا۔

ان مستولوں کے نیچے لکڑی اور خس و خاشاک کے گٹھے بندھے ہوئے تھے جن پر خوب تارکول بھر دیا گیا تھا آتش گیر مادوں سے لدی ہوئی اس کشتی کے ملاح موافق ہوا سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کشتی کو برجوں کے سامنے لے آئے انہوں نے اگلے حصے میں اچانک جلتی ہوئی مشعلیں پھینکی پھر وہ اپنی اس کشتی کو یونانی برجوں کے ساتھ لگا دی خود سمندر میں کود پڑے اور تیرتے ہوئے محفوظ مقام پر پہنچ گئے۔ ان جلتی ہوئی مشعلوں کے پھینکے جانے کی وجہ سے کشتی کے اندر فوراً" آگ بھڑک اٹھی تھی جس کے باعث یونانیوں کے تعمیر کئے ہوئے برجوں میں بھی آگ لگ گئی تھی اور آگ کے شعلے اس طرح بھڑکنے لگے جسے بادل گرج رہا ہو کشتی کے عرشے کو بھی آگ لگ گئی سامنے کے مستول گر کر برجوں سے ٹکرا گئے اور ان مستولوں کے ساتھ جو گندھک تارکول اور تیل سے بھری ہوئی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دکلیں لٹک رہی تھیں وہ الٹی ہو گئی تھیں اور ان سے آتش گیر مادہ نکل کر آگ میں پڑنے لگا
سے آگ بری طرح بھڑک اٹھی یونانی انتہائی بے بسی کے عالم میں کھڑے ہو کر یہ منظر دیکھ رہے
تھوڑی دیر بعد ان کے برج جل کر خاکستر ہو گئے تھے۔

راستے کے آخری سروں پر بنے ہوئے اپنے ان برجوں کی تباہی و بربادی کے بعد یونانیوں نے سوچا کہ راستے کو اور چوڑا کیا جائے تاکہ برج ایک دوسرے سے خاصے فاصلے پر رہیں اور منجنیقیں لگائی جا سکیں لہٰذا بڑی تندی اور بڑی تیزی سے راستے کو چوڑا کرنے کا کام شروع کیا لیکن دوسری طرف صور شہر والے بھی حرکت میں آئے ان کی چھوٹی چھوٹی کشتیاں اچانک نمودار ہوئیں اور ان یونانیوں پر تیر اندازی کرتیں جو راستے کو چوڑا کرنے کا کام پر لگے ہوئے تھے اور اس تیر اندازی سے یونانیوں کا کافی نقصان ہونے لگا جس کی بنا پر راستے کو چوڑا کرنے کا کام بند کر دیا گیا۔

ان ساری ناکامیوں کے بعد سکندر اور اس کے مشیروں اور جرنیلوں نے یہ فیصلہ کیا کہ شہر پر قبضہ کرنے کے لئے تیرتے ہوئے پلیٹ فارم تیار کئے جائیں اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے انہوں نے ان ملاحوں اور کشتی بانوں کے لئے عام معافی کا اعلان کر دیا جنہیں انہوں نے صور شہر کے پاس آتے ہی اپنا قیدی اور اسیر بنا لیا تھا اس عام معافی کا خاطر خواہ اثر ہوا اور وہ کشتیوں کے ملاح بری طرح یونانیوں سے تعاون کرنے لگے اس دوران عجیب اتفاق ہوا وہ یہ کہ جب صور کا محاصرہ طول پکڑنے لگا تو قبرص کریٹ اور دوسرے جزائر والوں کو یقین ہو گیا کہ سکندر صور شہر کو فتح کئے بغیر نہیں چھوڑے گا لہٰذا انہوں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ قبل اس کے کہ صور شہر کو فتح کرنے کے بعد سکندر ان کی طرف متوجہ ہو اور ان کی تباہی و بربادی کا باعث بنے وہ اس سے پہلے ہی سکندر کی طرف اپنے تعاون اور اپنی فرمانبرداری کا ہاتھ بڑھائیں تاکہ آنے والے دنوں میں سکندر انہیں تباہ و برباد کرنے سے باز رہے۔ اس فیصلے کے تحت جلد ہی جزیرہ کریٹ کا ایک شخص جس کا نام نیارکس تھا وہ کریٹ کے بحری بیڑے کے ساتھ صور میں سکندر کے لشکر میں آ شامل ہوا یہ نیارکس محاصرہ توڑنے کا بہت بڑا ماہر خیال کیا جاتا تھا اس کے علاوہ جزیرہ روڈس اور قبرص سے جہاز سازی کے ماہر بھی سکندر کی مدد کے لئے صور پہنچ گئے اور یہ اپنے ساتھ کافی جہاز اور کشتیاں بھی لے کر آئے تھے اس کے علاوہ قبرص کا ایک بہت بڑا جنگی بیڑا بھی سکندر کے ساتھ ملا اور اس جنگی بیڑے میں تقریباً ایک سو بیس جہاز شامل تھے جن کے اندر بڑی مضبوط اور پختہ منجنیقیں بھی نصب تھیں۔

مختلف جزیروں سے اس قدر مدد پہنچنے کے بعد سکندر کو اب یقین ہو گیا تھا کہ وہ ہر صورت میں صور شہر کو فتح کرنے میں کامیاب ہو جائے گا اور جو بحری جہازوں کے ماہر اس پاس جزیرہ روڈس کریٹ اور قبرص سے آئے تھے ان کی مدد سے اس نے کنارے پر بڑی تیزی سے اپنے لئے بھی جہاز تعمیر کرنا شروع کر دیے تھے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ موسم گرما کا جب آغاز ہوا تو یونانیوں نے اپنا بھی ایک بہت بڑا بحری بیڑا تیار کر لیا اب صورت حال یہ تھی کہ صور کے مقابلے میں یونانیوں کے پاس کافی بڑا بحری بیڑا تیار ہو گیا تھا جس میں محاصرے کا سامان رسد رسانی کا انتظام اور منجنیقیں غرض کہ ہر شے موجود تھی یہ ایک عجیب بحری قوت تھی جس نے کناروں کے آس پاس اور یونانیوں کے بنائے ہوئے راستے کے اطراف میں کوئی جگہ خالی نہ چھوڑی تھی ہر جگہ یونانیوں کے بحری جہاز ہی کھڑے تھے یہ منظر دیکھ کر اہل صور دم بخود رہ گئے تھے۔

یہ صورت حال دیکھتے ہوئے اہل صور نے اپنے جنگی جہاز اور کشتیوں کو حرکت میں لاتے ہوئے سکندر کے بحری بیڑے پر حملے کرنے شروع کر دیئے تھے انہوں نے گو اپنے عمدہ جنگی جہازوں کو حرکت میں لاتے ہوئے حملوں کا بہترین سلسلہ شروع کیا تھا انہوں نے یونانیوں کے کچھ جہاز ڈبوئے اور بعض کو نقصان بھی پہنچایا لیکن اب سکندر کا بحری بیڑا اتنا مضبوط ہو چکا تھا کہ اہل صور یونانیوں کے بحری بیڑے کو کوئی بڑا نقصان پہنچانے میں کامیاب نہ ہو سکے لہٰذا جنگ کو طول دے کر یونانیوں کو محاصرہ ترک کرنے پر مجبور کرنے کے لئے اہل صور وقفہ وقفہ سے شہر سے نکل کر چھاپے مارتے پھر بھاگ کر اپنی پناہ گاہوں میں پہنچ جاتے۔

اس کے علاوہ اہل صور نے پانی جنگی تیاریوں کو چھپانے اور انہیں خفیہ رکھنے کے لئے دونوں بندرگاہوں میں داخل ہونے کے جو راستے تھے وہاں پر بڑے بڑے بادبانوں والے جہاز کھڑے کر کے ایک طرح کا پردہ کھڑا کر دیا تھا تاکہ اس پردے کی اوٹ وہ اپنے جنگی مقاصد کی تکمیل کر سکیں لیکن سکندر ان کی ہر چال کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا اس نے اپنے جہازوں کو ان بندرگاہوں کے اندرونی حصے میں داخل ہونے کا حکم دیا لہٰذا یونانی جہاز جن کے اندر بڑی بڑی منجنیقیں نصب تھیں وہ بندرگاہوں میں داخل ہونے والے دونوں راستوں کے ذریعے داخل ہو کر آگے بڑھنا شروع ہو گئے تھے۔ شہر کی فصیل کے قریب جا کر یونانیوں نے ایک حصے کا چناؤ کیا اور یہ ارادہ کیا کہ منجنیقوں کے ذریعے سے فصیل کے اس حصے پر سنگ باری کر کے اسے گرا دیں اس مقصد کے لئے وہ اپنے ان جہازوں کو شہر کی فصیل کے قریب لے گئے جن کے اندر منجنیقیں نصب تھیں اہل صور نے بھی اندازہ لگا لیا کہ یونانی فصیل کی کس حصے پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں لہٰذا اس حصے کو انہوں نے خوب مستحکم اور مضبوط کر لیا تھا جس کی بنا پر یونانیوں نے اس طرف سے حملہ آور ہونا ترک کر کے دوسری سمت حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا اور وہیں انہوں نے اپنے منجنیقوں والے جہاز کھڑے کر کے ان کے لنگر جو مضبوط رسوں پر مشتمل تھے گرا دیئے تھے۔

اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے صور شہر کے غوطہ خور حرکت میں آئے اور انہوں نے رات

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کی تاریکی میں یونانی جہازوں کے لنگروں کے رسے کاٹ دیئے تھے یونانیوں نے جب دیکھا کہ صور کے غوطہ خوروں نے رسے کاٹ کر ان کے جہازوں کے لنگروں کو ناکارہ کر دیا ہے تو انہوں رسیوں کی جگہ لوہے کی زنجیر لنگروں کے ساتھ استعمال کرنی شروع کر دی تھیں اہل صور نے اس سے بھی بڑا قدم اٹھایا انہوں نے شہر کی فصیلوں کے اوپر نصب اپنی منجنیقوں کے ذریعے سمندر کے اندر جگہ جگہ بڑے بڑے شہتیر پھینک دیئے خصوصیت کے ساتھ اس جگہ جہاں یونانی جہازوں نے لنگر انداز ہوتا تھا جس کی بنا پر یونانی جہازوں کو وہاں لنگر انداز ہونے میں دشواریاں پیش آنے لگی تھیں یونانیوں نے اس کا یہ حل تلاش کیا کہ وہ چھوٹی چھوٹی کشتیاں حرکت میں لائے اور ان کے ذریعے سے انہوں نے سمندر کے اندر تیرتے ہوئے ان کشتیوں کو ہٹا دیا تھا اس کے بعد یونانی ان بڑے بڑے جہازوں کو شہر کی فصیل کے قریب لے گئے جن کی مدد سے شہر پر سنگ باری کی جاتی تھی اس کے علاوہ جن لوگوں کو حملے کے لئے آگے بڑھنا تھا ان کے استعمال کے لئے عارضی پل بھی جہازوں اور کشتیوں کی مدد سے تیار کر دیئے تاکہ یونانی جہازوں سے اتر کر آسانی کے ساتھ فصیل پر چڑھنے میں کامیاب ہو جائیں۔

اہل صور نے یونانیوں کی ان سب تدبیروں پر ڈٹ کر مقابلہ کیا لیکن زیادہ مدت تک وہ یونانیوں کے بہت بڑے لشکر اور بحری بیڑے کے سامنے اپنا دفاع نہ کر سکے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بھاری بھاری منجنیقوں سے جب صور شہر کی فصیل پر پتھر پھینکے گئے تو اہل صور کی بہترین کوششوں اور دفاعی جدوجہد کے باوجود دو مقامات پر سے فصیل ٹوٹ گئی تھی اہل صور نے جب دیکھا کہ یونانی ان کے خلاف کچھ کچھ کامیابی حاصل کرتے جا رہے ہیں تو اب تک محاصرے کے دوران جو انہوں نے یونانی پکڑ کر قیدی بنا رکھے تھے وہ انہیں باری باری فصیل پر لاتے اور ان کے ٹکڑے کر کے سمندر میں ڈال دیتے ان کی اس حرکت نے یونانیوں کو اور زیادہ غضب ناک اور بیخ پا کر دیا تھا اب یونانی بالکل بے تاب تھے مزاحمت کی شدت اور وحشت نے ان کے غصے کا پارہ آخری درجے تک پہنچا دیا تھا اہل صور نے مدافعت کی پوری کوشش کی پر آہستہ آہستہ ان کی ساری دفاعی قوتیں دم توڑنے لگی تھیں۔

ایک روز جبکہ سمندر ساکن تھا یونانیوں نے ہر طرف سے صور شہر پر حملہ کر دیا خصوصیت کے ساتھ انہوں نے اپنا زور اس فصیل پر ڈالا جہاں انہوں نے سنگ باری کر کے دو جگہ سے فصیل کو توڑ دیا تھا اور پھر یونانیوں کی یلغار ایسی بڑھی کہ آہستہ آہستہ ان کے جہاز اور کشتیاں فصیل کے ٹوٹے ہوئے حصوں کے پاس جمع ہونے لگے اور پھر وہاں سے اتر کر وہ ان راستوں سے شہر میں داخل ہونے لگے تھے یوں یونانی صور شہر میں داخل ہوئے گلی کوچوں کے اندر دست بدست جنگ ہونے لگی۔

شہر کے اندر تھوڑی دیر کی دست بدست جنگ کے بعد یونانی غالب رہے اور ان کے مقابلے میں اہل صور شکست کھا گئے سکندر نے اپنے لشکر کو اہل صور کا قتل عام کرنے کا حکم دے دیا تھا یونانی درندوں کی طرح دندناتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے اور شہر کے لوگوں کا انہوں نے قتل عام شروع کر دیا یہاں تک کہ صور شہر میں تقریباً" آٹھ ہزار شہریوں کو تہہ و تیغ کر دیا اور تیرہ ہزار کو غلام بنا کر بردہ فروشوں کے ہاتھ فروخت کر دیا گیا۔

مکمل فتح حاصل کرنے کے بعد سکندر کے حکم پر یونانیوں نے اپنے بنائے ہوئے راستوں کو بڑھا کر جزیرے کی چٹان کے ساتھ ملا دیا اور وہ بڑی بڑی منجنیقوں کو کھینچ کر ہرکولیس کے مندر میں لے گئے تاکہ اس کی تقدیس کی رسم پوری ہو بڑے بڑے جنگی جہاز مندر کے چوک میں بطور یادگار رکھ دیئے گئے پھر انہوں نے ہرکولیس کے مندر میں قربانی کی رسم ادا کی اور فتح کا جشن منایا یہ مندر ملکات دیوتا کا تھا جسے سکندر اور اس کے ساتھی یونانی اپنے بزرگوں میں شمار کیا کرتے تھے اور ان کا عقیدہ تھا کہ ملکات دیوتا کے لئے یہ مندر ہرکولیس نے تعمیر کیا تھا اس طرح صور شہر کو فتح کرنے کے بعد سکندر نے اپنے لشکر کے ساتھ چند دنوں تک وہاں قیام کیا اس نے ایک نئے مندر کی بنیاد بھی وہاں ڈالی کھیلوں کا میدان بھی اس نے صور شہر میں تعمیر کیا اس کے علاوہ وہاں اس نے اکھاڑہ بنایا اور ایک کتب خانہ بھی قائم کیا اس کتب خانے کو کتابوں سے لبریز کیا گیا بعد میں ایسا ہی ایک کتب خانہ اس نے مصر کے مرکزی شہر ممفس میں بھی جا کر قائم کیا تھا۔

سکندر نے ابھی صور شہر میں ہی قیام کر رکھا تھا کہ یہاں بھی ایران کے بادشاہ دارا کی طرف سے ایک سفیر اس کے پاس آیا اس دفعہ داریوش نے سکندر سے یہ استدعا کی کہ اس کی ایک شہزادی سے سکندر شادی کر لے اور خاندان کے دوسرے افراد کو واپس کر دے نیز دارا نے یہ بھی کہلا بھیجا کہ دریائے فرات کے ادھر کا علاقہ سکندر کا حق تسلیم کر لیا جائے گا اور دوسری سمت کا علاقہ دارا کے تسلط میں رہنے دیا جائے۔

دارا کی اس پیشکش کا ذکر سکندر نے اپنے مشیروں سے کیا اس موقع پر سکندر کے جرنیل پارمینو نے یہ رائے ظاہر کی کہ اگر میں سکندر ہوتا تو ان شرائط کو قبول کر لیتا اور خطرات کا خاتمہ کر کے امن و امان قائم کرنے کی طرف توجہ دیتا جواب میں سکندر بولا اگر میں پارمینو ہوتا میں بھی یہ رائے دیتا لیکن میں سکندر ہوں اس لئے میرا جواب مختلف ہے غرض سکندر نے دارا کو یہ جواب بھیج دیا اگر وہ اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دے تو اس کے ساتھ ہر قسم کی مروت کی جا سکے گی اور اگر یہ نہیں تو سکندر اس کا آخری دم تک سائے کی طرح تعاقب کرے گا۔

اس زمانے میں بدقسمتی سے دارا کی وہ ملکہ جسے سکندر نے قیدی اور اسیر بنایا تھا ۔ ۔ ۔ سے دارا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کی ماں اور دارا کی بیٹیوں کے ساتھ اپنے پاس رکھا ہوا تھا دارا کی وہ ملکہ اچانک فوت ہو گئی شاید اپنے شوہر سے جدائی اور اسیری کی زندگی کو برداشت نہ کر سکی تھی سکندر کو اس کے مرنے کا دکھ اور افسوس ہوا اور پوری شاہی تہذیب تقریب کے ساتھ داریوش کی بیوی کی اس نے تجہیز و تکفین کرائی تھی۔

سکندر اپنے لشکر کے ساتھ تباہ حال صور شہر سے نکل کر جنوبی سمت بڑھا اور جہاں جہاں سے گزرا لوگوں نے اس کے سامنے سر اطاعت خم کر دیا یہاں تک کہ وہ غزہ شہر پہنچ گیا غزہ صور سے ایک سو پچاس میل کے فاصلے پر ہے اس کا شمار ان دنوں فلسطین کے بڑے بڑے شہر میں ہوتا تھا اور باطیس نام کا ایک شخص غزہ کا ان دنوں حکمران تھا۔

گو فلسطین سے مصر کی طرف جانے والی شاہراہ پر غزہ سب سے زیادہ مضبوط اور مستحکم شہر تھا لیکن غزہ کے حکمران کے لئے یہ مناسب نہ تھا کہ اپنے دروازے اہل مقدونیہ پر بند کرتا خصوصاً صور شہر کا انجام دیکھ چکنے کے بعد اس کی مزاحمت یقیناً" مصلحت شناسی کے سراسر خلاف تھی کم از کم اس وقت کے حالات پر نظر ڈالی جائے تو غزہ کے حکمران نے جو مزاحمت کا ارادہ کیا تو غالباً" اس نے یہ فیصلہ اس بنا پر کیا ہو گا کہ سکندر کے مقابلے میں شہنشاہ ایران کی قوت اس سے قریب تر ہے اور یہ بھی خیال کر رہا ہو گا ہو سکتا جب سکندر غزہ کا محاصرہ کرے تو ایران کا بادشاہ دارا اس کی مدد کو پہنچے پر بد قسمتی سے ایسا نہ ہو سکا۔

غزہ پہنچ کر اپنے لشکر کے ساتھ سکندر نے شہر کا جائزہ لیا اس نے دیکھا شہر واقعی کافی مضبوط اور مستحکم تھا اس کی فصیل بھی خوب مضبوط اور اچھی حالت میں تھی لہٰذا اس شہر کو فتح کرنے کے لئے سکندر اور اس کے رفقاء نے ایک نیا طریقہ استعمال کیا انہوں نے باہر کے میدان سے فصیل کے بالائی حصے تک ایک سنگ بستہ راستہ بنایا جو سطح میدان سے ڈھائی سو فٹ بلند تھا اس عظیم الشان ڈھلان نما راستے کو زمین سے اٹھا کر آگے بڑھاتے ہوئے فصیل کی بلندی تک لے جایا گیا تاکہ اس کے ذریعے سے فصیل کو گرا کر شہر میں اندر داخل ہوا جا سکے۔

یہ جو راستہ زمین سے اٹھا کر آہستہ آہستہ بلند کرتے اور آگے بڑھاتے ہوئے فصیل تک لے جایا گیا تھا اس کے نیچے یونانی سپاہیوں کے آگے بڑھنے کے لئے سرنگیں کھود دی گئی تھیں تاکہ آگے بڑھتے ہوئے یونانیوں پر جب غزہ کے محافظ تیر اندازی کریں یا ان پر جلتے ہوئے انگارے یا کھولتا ہوا پانی پھینکیں تو وہ اوپر جو راستہ تعمیر کیا گیا تھا اس کی وجہ سے شہر پر حملہ آور ہونے والے یونانی محفوظ رہ سکیں۔

فصیل کی بلندی تک بنائے جانے والے اس راستے کے نیچے ہی نیچے رہ کر یونانی آگے بڑھتے رہے اور انہوں نے فصیل پر ضربیں لگا کر اسے زمیں بوس کر دیا جو عرب اس شہر کی حفاظت پر معمور تھے ان میں سے ہر ایک مردانہ وار لڑتا ہوا مارا گیا یوں سکندر نے صور شہر کے باہر غزہ کو بھی فتح کر لیا شہریوں کا خوب قتل عام کیا گیا عورتوں اور بچوں کو غلام بنا کر فروخت کر دیا گیا غزہ کے حکمران باطیس کو اس کی سرکشی کی وجہ سے زندہ گرفتار کر لیا گیا سکندر نے اسے ایک گھوڑا گاڑی سے باندھ کر فصیل کے ارد گرد اس قدر گھسیٹا کہ اس نے جان دے دی غزہ کو فتح کرنے کے بعد سکندر کو صور کے بعد ایک دوسرا بحری مرکز ہاتھ لگ گیا تھا۔

لیکن غزہ شہر کی فتح سکندر کو بہت مہنگی پڑی اس لئے کہ اہل غزہ نے سکندر سے اپنی اس شکست کا ہرجانہ خوب وصول کیا وہ اس طرح کہ جنگ کے دوران ایک پتھر سکندر کی ڈھال پر آ کر گرا ڈھال کو پتھر نے دو لخت کرتے ہوئے سکندر کے کندھے کی ہڈی توڑ ڈالی پس غزہ میں قیام کے دوران سکندر اس ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے چند روز تک انتہائی اذیت اور تکلیف میں رہا یہاں قیام کر کے وہ علاج کراتا رہا جب وہ صحت مند اور تندرست ہو گیا تو غزہ کا نظم و نسق صور کی طرح درست کرنے کے بعد وہ مزید صور کی طرف بڑھا صحرائے سینا کو اس نے بڑی تیزی سے عبور کیا اب اس کا رخ مصر کی طرف تھا مصر ان دنوں چونکہ ایران کی عمل داری میں شامل تھا لہٰذا ایران کے بادشاہ دارا پر ضرب لگانے سے پہلے وہ مصر کو فتح کر کے دارا کو بے دست و پا کر دینا چاہتا تھا اسی ارادے کے تحت سکندر اپنے لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے مصر کی طرف بڑھا تھا۔

مصر پورے کا پورا ان دنوں مملکت ایران میں شامل تھا اہل مصر چونکہ ایرانیوں سے خوش تھے لہٰذا سکندر کی آمد سے انہیں امید ہوئی کہ وہ ایران کے چنگل سے رہائی پالیں گے چنانچہ انہوں نے اپنے دو بڑے شہروں یعنی پلوزیم اور منفس شہر کے دروازے سکندر کے لئے کھول دیئے پھر جب سکندر مصر میں داخل ہوا تو پورے مصر نے سکندر کی اطاعت اختیار کر لی سکندر نے مصر کے معبودوں کا پورا پورا احترام کیا ایک مصر کی تہذیب اور مذہبی پیشواؤں کی آزادی برقرار رکھی اور اپنی آمد کی یاد میں اس نے سمندر کے کنارے ایک بہت خوبصورت بندرگاہ والا شہر آباد کیا جس کا نام سکندریہ اعظم رکھا۔

○

مصر کے قیام کے دوران ایک روز یوناف اور بیوسا اپنے خیمے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابلیکا نے یوناف کی گردن پر اپنا لطیف اور خوش کن لمس دیا پھر وہ یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔ سنو یوناف، سکندر مصر کی تہذیب و ثقافت پر تمہارے ساتھ گفتگو کرنا چاہتا ہے اسی مقصد کے لئے اس نے اپنا ایک آدمی تمہیں بلانے کے لئے بھیجا ہے تھوڑی دیر تک وہ آدمی تمہارے خیمے میں تمہیں بلانے آئے گا اس موضوع پر گفتگو کرنے کے لئے تم تیار ہو جاؤ۔ ابلیکا نے ابھی یہیں تک کہا تھا کہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سکندر کا ایک آدمی یوناف اور بیوسا کے خیمے میں داخل ہوا اور دونوں کو یہ اطلاع کی کہ انہیں سکندر نے طلب کیا ہے لہٰذا دونوں میاں بیوی اپنے خیمے سے نکلے اور قریب ہی پڑنے والے سکندر کے خیمے میں داخل ہو گئے سکندر نے اپنی جگہ سے اٹھ کر ان دونوں کا استقبال کیا انہیں اپنے پاس بیٹھنے کو کہا جب وہ دونوں میاں بیوی بیٹھ گئے تب سکندر نے یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔

سنو میرے دوست' میرے بھائی تم جانتے ہو کہ مصر نے آپ سے آپ میری اطاعت اور فرمانبرداری قبول کر لی ہے اس لئے نہ تو مجھے اس ملک میں گھوم پھر کر تگ و دو اور جدوجہد کرنے کی زحمت اٹھانا پڑی ہے اور نہ ہی میں اس ملک میں گھوم کر اس کا جائزہ لے سکا ہوں لہٰذا اپنے علوم میں اضافہ کرنے کے لئے میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم مجھے مصر کے قدیم علوم و فنون' اس کے مذہب ثقافت اور تہذیب پر کچھ روشنی ڈالو سکندر کے اس استفسار پر یوناف نے سر کو جھکا کر کچھ سوچا اور وہ کہنے لگا۔

سنو سکندر مصر کی تہذیب پرانی اور قدیم ہے یہاں کے سب سے بڑے دیوتا کا نام رع ہے۔ یہاں کے لوگوں کا خیال ہے کہ یہی رع لوگوں کی تخلیق کا باعث ہے۔ رع کے متعلق آسان الفاظ میں یہ سمجھ سکتے ہو جو حیثیت یونانیوں میں زیوس دیوتا کو ہے وہی مصریوں میں رع دیوتا کو حاصل ہے رع دیوتا کے علاوہ اپنے چھوٹے دیوتاؤں کے لئے مصریوں نے عظیم الشان اور پرہیبت دارالاصنام دریائے نیل کے کنارے کنارے بنا رکھے ہیں ان دارالاصنام میں جو رع دیوتا کی تصویریں یا سنگی مجسمے بنائے گئے ہیں ان کو کچھ اس طرح سے دکھایا گیا ہیں جیسے وہ ہوا میں پرواز کرتا ہوا آسمان کی بلندیوں کی طرف جا رہا ہو۔

سنو سکندر! مصر تجارت' چاول اور دیگر غلے کی کاشت اور جہاز سازی میں بے حد ترقی کر چکا ہے لیکن شاہی روایت میں وہ قدیم زمانے ہی کے آداب و رسومات پر قائم ہے مصریوں کے دل میں اپنے مطلق العنان فرماں رواؤں اور شاہی گھرانے کا بڑا ہی احترام ہے خاص کر ان حکمرانوں کے لئے جن کے عہد میں مصر نے غیر معمولی تیزی سے ترقی کی تھی جن کے دور میں نیل کے پانیوں کو کھیتی باڑی کے لئے استعمال کرنے کی تدبیریں عمل میں لائی گئی تھیں جن کے دور میں عالی شان عمارتیں قائم ہوئیں مندر اور مقبرے شاہی محلات سے کہیں زیادہ پر شکوہ بنائے گئے گو مصر کی یہ عمارتیں قدیم دور کی بنی ہوئی ہیں لیکن عہد حاضر کے لوگوں کے لئے بھی یہ باعث فخر ہیں اور حیات بعد موت کی ایک واضح شہادت پیش کرتی ہیں۔

مصر پر جو شخص بھی حکمران ہوتا ہے اس کا فرعون کہلانا لازم ہوتا ہے فرعون رع سے متعلق جس کے معنی ہیں۔ مع رع دیوتا کا اوتار اس لئے کہ مصر کے لوگ رع دیوتا کو چونکہ سب سے بڑا دیوتا

تسلیم کرتے ہیں لہٰذا اپنے بادشاہ کو وہ اپنے رع دیوتا کا اوتار سمجھ کر ہی قبول کرتے ہیں اس لئے وہ اپنے ہر بادشاہ کو فرعون کہہ کر پکارتے ہیں مصریوں کا خیال ہے کہ فرعون کو غیر فانی دیوتاؤں سے گہرا تعلق ہوا کرتا تھا اور وہ رع دیوتا کے اوتار کی حیثیت سے غیر معمولی کام بھی انجام دے سکتا تھا۔ اس دفعہ سکندر نے درمیان میں بولتے ہوئے پوچھا تمہاری زبان سے رع دیوتا کے متعلق سن کر میری دلچسپی میں اضافہ ہو گیا ہے کہ ایسا ممکن نہیں کہ مصر میں قیام کے دوران میں رع دیوتا کے سب سے بڑے مندر کو دیکھ سکوں جس مندر کی دیکھا دیکھی مصر میں رع دیوتا کے اور مندر تعمیر کئے گئے ہوں گے میرا خیال ہے کہ رع دیوتا کا سب سے بڑا مندر یہیں کہیں نیل ہی کے کنارے ہو گا اس پر یوناف بولا اور کہنے لگا تمہارا اندازہ درست نہیں ہے رع دیوتا کا مقدس مندر نیل کے کنارے پر نہیں بلکہ دور مغربی صحرا میں واقع ہے اور جس جگہ رع دیوتا کا بڑا مندر ہے وہ علاقہ نخلستانوں پر مشتمل ہے اور سیوا کے نخلستانوں کے نام سے یاد کیا جاتا ہے وہیں مصر کے سب سے بڑے اور راست باز کاہن رہتے ہیں یہ سنتے ہی سکندر کی دلچسپی میں کچھ ایسا اضافہ ہوا کہ اس نے اسی روز سیوا کے نخلستانوں کی طرف جا کر رع دیوتا کا مندر دیکھنے کا عزم کر لیا۔

اسی روز دوپہر کے قریب سکندر یوناف بیوسا اپنے چند دوسرے ساتھیوں اور محافظ دستوں کے ساتھ رع دیوتا کا مندر دیکھنے کے لئے سیوا کے نخلستانوں کی طرف روانہ ہوا مصر کے قدیم رہبر بھی اس کے ساتھ تھے جو اسے ایک سو اسی میل مغرب کی طرف لے گئے پھر انہوں نے بنجر صحرائی علاقے میں سے جنوب کا رخ اختیار کیا گویا چاہئے کہ پہلے وہ بندرگاہ مطروح کے پاس سے اندرون ملک کی طرف بڑھے پھر انہوں نے صحیح سمت اختیار کی چونکہ سردی کا موسم تھا اس لئے پانی کی قلت انہیں محسوس نہ ہوئی تھی۔ راستے میں جگہ جگہ جوہڑ ملتے گئے جن میں پانی بھرا ہوا تھا لیکن آندھیوں نے انہیں بہت پریشان کیا ایک مقام پر راستہ گم ہو گیا پھر کوؤں کو اڑتے ہوئے دیکھ کر انہیں جنوبی سمت کا سراغ ملا غرض وہ سیوا کے ان نخلستانوں میں پہنچ گئے جہاں مصر کے سب سے بڑے رع دیوتا کا سب سے قدیم مندر تھا انہوں نے دیکھا وہاں زیتون اور تاڑ کے درخت تھے چشموں کا پانی بہت ٹھنڈا تھا اور حیرت انگیز بات یہ تھی کہ انہیں وہاں نمک کی شفاف چٹانیں نظر آئیں وہاں پہنچ کر رع کے چھوٹے سے سنگی مندر کی تاریکی میں سکندر کو جو کچھ پیش آیا وہ سب کچھ اس نے لکھ کر اپنی ماں اولمپیاس کو یونان بھیج دیا تھا۔

مندر کا جائزہ لیتے ہوئے سکندر نے دیکھا کہ مندر کے پروہتوں نے چغے پہن رکھے تھے نوجوان مقدونوی بادشاہ کا انہوں نے پرجوش خیر مقدم کیا اور اسے دیوتا کے سامنے لے گئے اور سکندر کو انہوں نے دیوتا کا بیٹا قرار دیا تھوڑی دیر تک سکندر نے رع دیوتا کے اس مندر میں قیام کیا پھر وہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

واپسی کے لئے دوسرا راستہ اختیار کرتا ہوا محفس شہر کی طرف بڑھا بحرہ قلزم کے پاس سے گزرتا ہوا وہ بڑی تیزی سے پھر اپنے محافظ دستوں یوناف بیوسا اور اپنے مشیروں اور جرنیلوں کو لے کر محفس شہر پہنچ گیا تھا۔

دوسری طرف ایران کے بادشاہ دارا نے جب دیکھا کہ سکندر کی طرف سے مصالحت کا ہاتھ بڑھانے کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا تو وہ سمجھ گیا کہ جنگ کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے اس لئے کہ اس نے جنگی تیاریوں کا حکم دے دیا تھا خود اس نے بابل میں قیام کیا اپنے سارے سرداروں اور جرنیلوں کو بھی اپنے اپنے لشکروں کے ساتھ اس نے بابل بلا لیا باختر کے حکمرانوں کو بھی اس نے حکم دیا کہ لشکر لے کر بابل پہنچ جائیں۔ اسے خیال تھا کہ سکندر کو بہتر اسلحہ کی وجہ سے فتح ہوئی تھی اس لئے اسلحہ کی تیاری پر اس نے خاص توجہ دی تیر اور نیزے گلی کوچوں میں بننے لگے دو سو جنگی رتھ اس نے تیار کئے اور پوری مملکت کے وسائل جنگی تیاریوں کے لئے اس نے وقف کر دیئے تھے ایران کی عزت بچانے کے لئے لاتعداد لشکر جمع ہوئے یہ لشکر قدیم شاہراہوں پر ہوتے ہوئے قوم اشور کے پرانے اور عظیم شہر نینوا کے باہر اربیل کے مقام پر جمع ہونے لگے تھے۔

سکندر کو جب دارا کی ان جنگی تیاریوں کا علم ہوا تو اس نے بھی مصر پر اپنی طرف سے ایک مقامی شخص کو حاکم مقرر کیا پھر اپنے لشکر کے ساتھ وہ مصر سے نکلا پہلے وہ صیدا شہر آیا یہاں کچھ دنوں اس نے قیام کیا پھر وہ صیدا شہر سے اپنے لشکر کے ساتھ اربیل کے ان میدانوں کی طرف کوچ کر گیا تھا جہاں ایران کے بادشاہ دارا کے لشکر اس سے جنگ کرنے کے لئے جمع ہو رہے تھے۔

○

اربیل کے میدانوں کی طرف جانے کے لئے سکندر نے راستے میں پڑنے والے دریائے فرات کو اس جگہ سے عبور کیا جہاں پانی کی گہرائی کم تھی اور رفتار بھی معمولی تھی یہ جگہ ٹمبع کے قریب تھی اب وہ اپنے لشکر کے ساتھ اس شاہراہ پر پہنچ گیا تھا جو سیدھی بابل کو جاتی تھی اس شاہراہ پر سفر کرتے ہوئے سکندر نے اندازہ لگایا کہ اس کے لشکر کی تعداد یونان، قبرص، کریٹ اور دوسرے جزیروں سے کمک آنے کی وجہ سے بہت بڑھ چکی ہے اس کے لشکر میں بار برداری کی گاڑیاں بھی پہلے کی نسبت بہت زیادہ تھیں یونان کریٹ اور قبرص کے علاوہ اب اس لشکر میں مصر کے ریگستان اور صیدا اور صور کے کنعانی کاریگر اور صناع بھی شامل ہو چکے تھے۔

دریائے فرات کے کنارے کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے انہیں چند ایرانی سوار دکھائی دیئے جنہیں انہوں نے گرفتار کر لیا قیدیوں نے بتایا کہ ایرانی فوج اس سے اگلے دریا کے پاس کسی مقام پر جمع ہو رہی ہے قیدیوں نے جو معلومات سکندر کو فراہم کیں ان سے یہ اندازہ لگایا گیا کہ ایران کا بادشاہ دارا اپنی فوج مقابلے کے لئے جمع کر رہا ہے اس فوج سے کہیں زیادہ اور بڑی ہے جو وہ

کے میدانوں میں لے کر آیا تھا اس انکشاف نے یونانیوں کے اندر ایک طرح کی تشویش اور فکر مندی پیدا کر دی تھی تاہم وہ سکندر کے ساتھ دل جمعی کا اظہار کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہے۔

دریائے فرات کو عبور کرنے اور تھوڑی دیر تک دوسرے کنارے کے ساتھ ساتھ چلنے کے بعد سکندر کا رخ ٹھیک مشرق کی جانب تھا پھر سکندر فوج کو شمالی مشرق کی جانب لے گیا جہاں زمین کا رنگ سرخ ہو گیا تھا اس سے بیشتر جن دیہات سے یونانی گزرے تھے ان کے مکانوں کی چھتیں ہموار تھیں لیکن اب پھر ایسے مکان نظر آنے لگے جو اگرچہ مٹی کے بنے ہوئے تھے لیکن ان کی چھتیں شہد کے چھتوں کی طرح مخروطی تھیں اس طرح فوج ایک بار پھر میدانوں سے نکل کر کوہستانی سلسلوں میں داخل ہوئی تھی۔

اب سکندر اپنے لشکر کے ساتھ ایسے پہاڑوں پر آ کر پیش قدمی کر رہا تھا جن کے دامن میں دیودار کے درخت کھڑے تھے جگہ جگہ چٹانوں میں ندی نالے بہہ رہے تھے یہاں ہوا کافی ٹھنڈی ہو گئی تھی پانی بلندیوں سے نشیب کی طرف بڑی تیزی کے ساتھ گرتا تھا اور یونانی سپاہیوں کو یقین ہو گیا تھا کہ ان کا سپاہ سالار سکندر انہیں محفوظ راستوں سے ہوتا ہوا میدان جنگ کی طرف لے جا رہا تھا یونانی سمجھ گئے تھے کہ سکندر نے اس لئے میدانی راستہ اختیار نہیں کیا کہ کہیں دشمن رات کی تاریکی میں چھپ کر ان پر حملہ آور نہ ہو جائے لہٰذا وہ گم نام اور کوہستانی سلسلہ اختیار کر کے میدان جنگ کی طرف پہنچنا چاہتا تھا۔

پہاڑوں کے بیچ بیچ سفر کرتے ہوئے وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں ان کے سامنے ایک تیز رو دریا بہتا تھا جس کا پانی گدلا تھا لشکر میں شامل کنعانیوں نے سکندر کے ساتھیوں کو بتایا کہ یہ دریائے دجلہ ہے اور اس وقت وہ اس مقام پر ہیں جہاں سے دجلہ کا منبع نزدیک ہی واقع ہے بہرحال لشکر نے دریا دجلہ کو عبور کیا یہ دو آبہ عراق کا دوسرا دریا تھا دریا کو عبور کرنے کے بعد بھی سکندر کو دارا کی فوج کہیں نظر نہ آئی عین دریا کے عبور کے وقت انہوں نے دیکھا کہ چاند کو گرہن لگ گیا تھا اور چاند بالکل سیاہی مائل ہو گیا تھا یہ صورت حال دیکھتے ہوئے سکندر کے لشکر کے یونانی اور دوسری اقوام کے لوگ فکر مند ہو گئے تھے اور انہیں یہ خیال گزرنے لگا تھا کہ وہ بہت نازک صورت حال سے گزرنے والے ہیں۔

سکندر کے لشکر میں جو کنعانی تھے انہوں نے یونانیوں کو بتایا کہ ان کے نزدیک چاند کے سیاہ ہو جانے کا مطلب یہ تھا کہ عالم اسفل کی ملکہ نمودار ہونے والی ہے جس کا نام مسٹری ہے اور ربع کے دو دریاؤں یعنی دجلہ اور فرات کی درمیانی پر اسے بڑا اقتدار حاصل ہے اور تین دنیاؤں کے وحوش اس ملکہ کے خدمت گزار ہیں اس لئے اسے ملکہ وحوش بھی کہہ کر پکارا جا سکتا ہے اول آسمان کی دنیا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دوئم زمین کی دنیا سوئم عالم اسفل کی کنعانیوں کی یہ دیومالائی گفتگو سن کر یونانیوں نے ان کا مذاق اڑا ان کی کسی بھی بات پر اعتبار نہ کرتے ہوئے وہ سکندر کے ساتھ آگے بڑھتے چلے گئے تھے۔

سکندر اپنے لشکر کے ساتھ دریائے دجلہ کو با حفاظت عبور کرنے کے بعد تھوڑی دیر دریا کے ساتھ ساتھ جنوب کی سمت بڑھتا رہا پھر دریا کا کنارہ چھوڑ کر کھلی وادی میں پیش قدمی کرنے لگے جہاں بادلوں اور کہرنے ارد گرد کی بلندیوں کو چھپا رکھا تھا وہاں انہوں نے ویرانوں کے اندر سیاہی مائل بھینسے دیکھے جنہیں بے ضرر اور قوی ہونے کے لحاظ سے بیلوں کے ساتھ مشابہت دی جا سکتی تھی ان بیلوں اور بھینسوں کو دیکھ کر وہم پرست کنعانی یہ کہنے لگے کہ ان کی ملکہ وحوش نے بھینسوں کی شکل میں نمودار ہو کر اپنی موجودگی کا اظہار دینا شروع کر دیا ہے اس سلسلے میں وہ یونانیوں کو عجیب طرح کی کہانی اور قصے بھی سنانے لگے تھے تیزی سے آگے بڑھتا ہوا اپنے لشکر کے ساتھ سکندر کو ہستانی سلسلے کے اندر ہی اندر ان میدانوں کے قریب آیا جہاں ایران کا بادشاہ دارا اپنے لشکروں کو جمع کر رہا تھا۔ اب سکندر کو دارا کی ایک بہت بڑی قوت سے کھلے میدان میں مقابلہ درپیش تھا وہ تین روز تک پہاڑوں کے آخری حصے میں ٹھہرا رہا مقصد یہ تھا کہ فوج کو ستانے کا موقع مل جائے ہو سکتا ہے اسے یہ بھی امید ہو کہ جونہی وہ پہاڑوں سے نکل کر میدانوں میں داخل ہو ایران کا بادشاہ دارا فوراً ان پر حملہ آور ہو جائے لہٰذا جنگ سے پہلے پہلے وہ اپنے لشکر کو آرام کرنے اور ستانے کا موقع فراہم کرنا چاہتا تھا اپنے لشکر کو تین دن کو ہستانی سلسلے میں آرام و سکون کا موقع فراہم کرنے کے بعد ایک روز وہ طلوع آفتاب کے وقت کو ہستانوں سے نکل کر اس میدان میں غور کرتا ہوا جہاں دارا پہلے سے جنگ کی تیاریاں مکمل کر چکا تھا سکندر بھی اپنے لشکر کے ساتھ ان میدانوں میں خیمہ زن ہوا اور اس کے لشکریوں نے اپنے پیچھے اپنے پڑاؤ کو خوب مستحکم کر لیا تھا۔

اپنے لشکر کے ساتھ میدان جنگ میں خیمہ زن ہونے کے بعد یونانی جرنیل پارمینو نے سکندر کو مشورہ دیا کہ آنے والی رات کو فوج کو حرکت کا حکم دیا جائے اور رات کی تاریکی میں دشمن پر حملہ کیا جائے اس کی دلیل یہ تھی کہ سواروں کے مقابلے میں پیادا فوج رات کی تاریکی میں بے تکلف حملہ کر دے گی ممکن ہے کہ اس ترکیب سے ہمیں کامیابی کے موقعے فراہم ہو جائیں اور اس ان گنت اور بے پناہ ہجوم سے ہمیں نجات مل جائے جو ہماری تباہی کے لئے دارا نے ان میدانوں میں جمع کر رکھا ہے۔ لیکن سکندر نے شب خون کا حکم دینے سے انکار کر دیا اس نے کہا رات کی نقل و حرکت پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا دشمن کے پڑاؤ میں مشعلیں جل رہی ہیں ان کی روشنی ہمارے آدمیوں کے آنکھوں کے سامنے ہو گئی ہوں سکندر پر یوں واضح ہو گیا کہ ایرانی فوج جنگی ترتیب میں کھڑی ہے اور جا بجا مشعلیں جل رہی ہیں تو انہوں نے افسروں کو حکم دیا کہ آرام و استراحت کا جتنا موقع ہے اس سے فائدہ اٹھالو اور ساتھ ہی اس نے اپنے لشکر کو یہ بھی بتا دیا کہ اگلے روز جو جنگ ہوگی وہ فیصلہ کن جنگ ہوگی اور یہ تصفیہ ہو جائے گا کہ ایشیا میں یونانی حکمران ہوں گے یا ایرانی ساتھ ہی سکندر نے افسروں کو یہ بھی تاکید کر دی کہ ہر حکم کی تعمیل فوراً کر دینے کا خاص خیال رکھا جائے ذرا سی تاخیر بھی ان کے لئے ان میدانوں کے اندر خطرات کا باعث بن سکتی ہے۔

○

دوسرے روز صبح ہی صبح دونوں لشکر ایک دوسرے کے آمنے سامنے صف آرا ہوئے سکندر اور اس کے جرنیل اپنے لشکر کی بڑی تیزی سے صفیں درست کر رہے تھے ادھر ایرانی لشکر نے صفیں باندھیں دارا نے قلب لشکر میں جگہ لی اس کے آس پاس شاہی خاندان کے افراد تھے یونانی پیشہ ور سپاہی جو تنخواہ دار سپاہی کی حیثیت سے دارا کے لشکر میں شامل تھے ان کی بھاری تعداد دارا کے دائیں بائیں موجود تھی سامنے پاسبان گھوڑوں اور ہاتھیوں پر سوار تھے رتھوں کی چمک آنکھوں میں چکا چوند پیدا کر رہی تھی دائیں اور بائیں بازو میں مختلف علاقوں کے سپاہی بھی متعین تھے ایرانی لشکر کی تعداد کا اندازہ اربنل کے میدانوں میں مورخین ایک لاکھ بتاتے ہیں جبکہ اس کے مقابلے میں سکندر کی تعداد تقریباً سینتالیس ہزار تھی۔

دونوں لشکر ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھے نقارچیوں نے نقارے بجائے نعروں سے فضا گونج اٹھی ایرانیوں نے جنگ کا آغاز رتھوں کے ذریعے سے کیا جن میں مسلح نیزہ بردار سوار تھے بڑے بڑے دندناتے رتھوں کے ساتھ نصب تھے رتھوں کے ذریعے ایرانیوں نے دشمن پر شدید حملہ کیا۔ بعض رتھ سوار سپاہی مقدونوی لشکر کی صفوں تک بھی پہنچ گئے اور ان کے سر کاٹ کاٹ کر گرانے لگے نیزے بری طرح ایک دوسرے کی ڈھالوں سے ٹکراتے ہوئے مہیب آوازیں پیدا کرنے لگے تھے۔ نیزوں اور ڈھالوں اور تلواروں کے ٹکرانے کی آوازیں کچھ اس طرح میدان جنگ میں بلند ہوئیں تھیں کہ رتھوں کے گھوڑے بدک بدک جاتے اور ایرانی لشکر میں انتشار پیدا کرنے کا سبب بننے لگے تھے رفتہ رفتہ دونوں طرف سے لشکر حملہ کرتے اور بڑھتے ہوئے ایک دوسرے کے قریب ہوتے چلے گئے آخر دست بدست لڑائی شروع ہوئی مقدونوی لشکر کا دایاں بازو ایرانی لشکر کے بائیں بازو پر ٹوٹ پڑا جس میں اب دارا بھی موجود تھا۔ اس وقت دارا کے ارد گرد ایک ہزار ممتاز سوار تھے جن میں بیشتر اس کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے بڑی گھمسان کی جنگ ہوئی آخر مقدونوی لشکر نے دباؤ ڈال کر ایرانی صفوں میں شگاف ڈال دیئے اتنے میں تیروں کی بوچھاڑ دارا کے رتھ کے گھوڑوں پر ہوئی ان نیزوں نے گھوڑوں کی ٹانگوں کو چھلنی کر دیا لہٰذا دارا کے رتھ کے گھوڑے چھلنی ہو کر زمین پر گر گئے جبکہ رتھ چلانے والا بھی ایک نیزے کی ضرب سے گر کر دم توڑ گیا تھا۔ اس صورت میں دارا اپنے آپ کو بے بس محسوس کرنے لگا تھا لہٰذا اس نے پھر وہی غلطی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کی جو اس نے اسوس کے میدانوں میں کی تھی ایک بار پھر اس نے اپنی جان بچانے کے لئے راہ فرار اختیار کر لی گرد و غبار اس قدر اڑ رہا تھا کہ دشمن کی نگاہیں بھاگتے ہوئے دارا کو نہ دیکھ سکیں دارا کے فرار ہونے کی خبر ایرانی لشکر میں پھیلی تو ان کی امیدوں پر پانی پھر گیا ایرانی صفیں بکھرنے لگیں مقدونوی لشکر نے پے بہ پے حملے کر کے دارا کے لشکر کے مرکزی حملے کا صفایا کر دیا لیکن مقدونیوں کے لئے ابھی خطرہ باقی تھا اس لئے کہ جب ایرانیوں کی پیدل صفیں یونانیوں کے دباؤ سے پیچھے ہٹیں تو ایرانی سواروں نے تیزی سے بڑھ کر ان کی خالی جگہ لے لی تھی اور مقدونوی لشکر کے بائیں بازو پر لگاتار حملے کر کے ان کا صفایا کر کے رکھ دیا تھا اس حصے کا یونانی جرنیل ایرانیوں کا مقابلہ نہ کر سکا تو اس نے کمک حاصل کرنے کے لئے سکندر کی طرف اپنے سپاہی روانہ کر دیئے تھے۔

سکندر نے اپنے محفوظ دستوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے لشکر کے بائیں بازو کی حفاظت کے لئے آگے بڑھیں اس طرح بائیں بازو نے محفوظ دستوں کے ساتھ مل کر ایرانی لشکر پر شدید حملہ کیا اس سے ایرانیوں کے پاؤں اکھڑ گئے سکندر نے بھاگنے والوں کا تعاقب کرنا مناسب نہ سمجھا اور سوار فوج لے کر اس طرف بڑھا جہاں پر ابھی تک ایرانی یونانیوں کے ساتھ برسرپیکار تھے اس حصے میں پہنچ کر سکندر کو پتہ چلا کہ دارا چھ ہزار سواروں اور تین ہزار پیادا فوج کو لے کر اربیل کے میدانوں سے بہت پہلے بھاگ چکا ہے اور اب وہ کافی فاصلہ طے کر کے اس کی دسترس سے باہر نکل چکا ہے۔ ایرانیوں کو اربیل کے میدان میں بدترین شکست ہوئی لیکن یہ سب کچھ ایران کے بادشاہ دارا کی بزدلی کی وجہ سے تھا ورنہ دارا کے لشکر میں ایرانی پیادوں اور سواروں کے علاوہ کردستان آرمینیا باختر مغد اور دیگر علاقوں کے ایسے ایسے جنگجو اور سورما شامل تھے کہ اگر دارا میدان جنگ سے نہ بھاگتا تو یقیناً" اس کا لشکر سکندر کو اربیل کے میدانوں میں ایسی ہولناک شکست دیتا کہ سکندر کو ایران کے دوسرے علاقوں کی طرف بڑھنا نصیب نہ ہوتا اور آج ان علاقوں کی تاریخ مختلف ہوتی جن تک سکندر نے رسائی حاصل کر لی تھی۔ اس طرح اربیل کی اس جنگ میں کم تعداد والی فوج نے زیادہ تعداد والی فوج کو اپنے سامنے زیر کر لیا اور فتح پائی اس لحاظ سے اربیل کی لڑائی کو مثالی حیثیت حاصل ہے مورخین کا خیال ہے کہ اربیل کے میدانوں میں سکندر کی فتح مقدونوی فوج کی اعلیٰ تنظیم اور سکندر کی فقید المثال قیادت کا کرشمہ تھی اس جنگ میں فتح حاصل کرنے کے بعد یونانیوں کے ہاتھ نہایت عجیب اور حد درجہ قیمتی مال ہاتھ آیا جس میں کمربند ہاتھی بھی تھے سینکڑوں جنگی رتھ بھی تھے جن کے پہلوں کے ساتھ تیز تلواروں کے پھل لگے ہوئے تھے وہ برچھیاں بھی تھیں جن پر سونے کا پانی پھرا ہوا تھا بہت سے فوجی ہاتھ آئے ان میں پہاڑی لوگ بھی تھے جو عجیب و غریب زبان بولتے تھے اور وہ اعلیٰ درجے کے سوار بھی یونانیوں کے ہاتھ لگے جنہوں نے ڈھیلے پاجامے اور طرے دار پگڑیاں باندھ رکھی تھیں اور جو کرد کہلاتے تھے۔

یہ صورت حال دیکھتے ہوئے سکندر نے اپنے ان سواروں کو جمع کیا جنہیں جنگ میں زیادہ مشقت نہ اٹھانا پڑی تھی اور ان سواروں کو لے کر وہ ایران کے بادشاہ دارا کے تعاقب میں نکل کھڑا ہوا۔ تعاقب میں نکلنے سے پہلے اس نے پارمینو کو حکم دیا کہ وہ دشمن کے پڑاؤ کو اپنے قبضے میں لینے کے بعد اور اپنے زخمیوں کی دیکھ بھال کر کے اس کے پیچھے پیچھے دارا کے تعاقب میں نکل کھڑا ہو سکندر کی روانگی کے بعد پارمینو نے زیادہ دیر اربیل کے میدانوں میں قیام نہیں کیا اور اس نے جلدی جلدی زخمیوں کی دیکھ بھال کی' قیمتی مال متاع یعنی اسلحہ اور سونا جمع کر کے اس نے اپنے لشکر کا ایک حصہ وہاں مقرر کیا اور وہ بھی سکندر کے پیچھے پیچھے لشکر کے باقی حصے کو لے کر تعاقب میں نکل کھڑا ہوا تھا۔ لگاتار کئی گھنٹے تک سکندر اور پارمینو دونوں نے دارا کا تعاقب کیا لیکن انہیں کہیں دارا اپنے بھاگتے ہوئے لشکر کے ساتھ دکھائی نہ دیا ہاں کبھی کبھی انہیں جنگ سے بھاگے ہوئے ایرانی دستے ادھر ادھر بھاگتے دکھائی دے رہے تھے جو اپنی جانیں بچانے کی خاطر محفوظ مقامات کا رخ کر رہے تھے کچھ دیر تک اور تعاقب جاری رہا آخر جب سکندر اور پارمینو نے دیکھا کہ وہ اس تعاقب کے ذریعے سے دارا کو نہیں پکڑ سکتے تو وہ اپنے اپنے لشکر کو لے کر واپس جنگ کے میدان کی طرف لوٹ گئے تھے۔ اس ناکام تعاقب کے بعد جب سکندر واپس اربیل کے میدانوں میں پہنچا تو وہاں لاشوں کی بدبو اس قدر پھیل چکی تھی کہ سکندر اور اس کے لشکری وہاں قیام نہ کر سکتے تھے واپس اربیل کے میدانوں میں پہنچ کر اپنے ان لشکریوں سے جو اس میدان میں جمع کئے جانے والے مال و دولت کی حفاظت پر مقرر کئے گئے تھے انہوں نے سکندر کو بتایا کہ میدان جنگ سے انہیں دارا کا سنہری رتھ اور سنہری ترکش بھی ملا ہے بہرحال اس جنگ میں جو کچھ بھی سکندر کو ہاتھ لگا تھا وہ اس نے سمیٹا اور اپنے لشکر کے ساتھ اس نے بابل کا رخ کیا اس کا خیال تھا چونکہ اس وقت دارا شکست اٹھانے کے بعد بدحواسی کے عالم میں میدان جنگ سے بھاگا ہے اس لئے وہ بابل کی طرف بڑھے تو اسے امید تھی کہ بابل والے لڑے بغیر اس کی اطاعت اور فرمانبرداری قبول کر لیں گے لہٰذا ان ہی خیالات کے تحت سکندر تیزی سے اپنے لشکر کے ساتھ بابل کی طرف بڑھا تھا۔

○

بابل کے حکمران مازہ کو جب خبر ہوئی کہ سکندر اپنے لشکر کے ساتھ بابل کا رخ کر رہا ہے تو اس نے سکندر کا مقابلہ کرنے کے بجائے اس کی اطاعت قبول کر لی لہٰذا وہ اپنے سرداروں اور مذہبی پروہتوں کا ایک بہت بڑا گروہ لے کر شہر باہر نکلا تاکہ شہر کے دروازے سکندر کے لئے کھولنے کے علاوہ اس کا بہترین انداز میں استقبال بھی کر سکیں۔

بابل کی طرف بڑھتے ہوئے سکندر نے تمام حفاظتی تدابیر اختیار کر رکھی تھیں بابل کی طرف

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس سفر کے دوران بابل اور اس کے اطراف کو دیکھتے ہوئے سکندر اور اس کے ساتھی یونانی بے حد خوش اور متاثر ہوئے اس لئے کہ بابل کی طرف بڑھتے ہوئے وہ گھنے زرخیز خطوں سے گزرے جنہیں ایک وسیع نہر سیراب کر رہی تھی راستے میں کھجوروں کے جھنڈ نیز نیموں اور سنگتروں کے بے شمار درخت انہوں نے دیکھے جو سڑک کے اردگرد کھڑے تھے یہ سارا سماں دیکھتے ہوئے یونانی بابل کی خوبصورتی اور اس کی زرخیزی اور شادابی سے بڑے متاثر ہوئے تھے۔ جب وہ بابل کے نزدیک گئے تو انہوں نے دیکھا بابل کا حکمران مازو اپنے پروہتوں اور سرکاری افسروں کے ایک جلوس کے ساتھ ان کے استقبال کے لئے کھڑا تھا وہ اپنے ساتھ جواہرات سونا اور کام دار پارچے لائے تھے سکندر نے ان کا خیر مقدم قبول کیا اور دریائے فرات کے ساتھ ساتھ وہ ان کے ساتھ آگے بڑھا بابل کے پاس آکر انہوں نے دیکھا کہ دریا کے کنارے کے ساتھ ساتھ بہت اونچی دیواریں کھڑی تھیں جو منزل بہ منزل اونچائی کی طرف لے جائی گئی تھیں اور جن کی مستحکم چھتوں پر درجہ بہ درجہ باغ لگائے گئے تھے یہ ہی بابل کے معلق باغات تھے۔ بہرحال سکندر جلوس کی شکل میں محرابوں کے طویل حلقوں میں سے گزرتا ہوا باب اشتر پہنچ گیا جس کے برج اتنے عظیم الشان تھے کہ مصر کے شہر ممفس کے مندر بھی اس کے سامنے بے حقیقت معلوم ہوتے تھے بابل کے اس دروازے سے گزر کر سکندر بابل کے محل تک گیا تھا اسے ہر طرف اونچی عمارتیں نظر آئیں نیچے درختوں کے جھنڈ تھے اور سورج کی روشنی مندروں کے برجوں پر پڑتی تو ان کے سنہرے سیاہ اور فیروزہ گولی رنگوں میں چمک پیدا کر دیتی تھی سکندر اس مقام پر اپنے جنگی رتھ سے اترا جہاں پہرے دار کھڑے ہوئے تھے۔

بابل کی خوبصورتی اور شادابی نے مقدونیوں پر حد درجہ گہرا اثر ڈالا اس شہر میں داخل ہونے کے بعد انہیں اس شہر میں یونانیت کی کوئی جھلک دکھائی نہ دی وہ یہ سوچ رہے تھے کہ شاید مصر کے مرکزی شہر ممفس کی طرح بھی یہاں بڑے بڑے بت دکھائی دیں گے جن کی بابل کے لوگ پوجا کرتے ہوں گے لیکن بابل میں بتوں کی جگہ انہیں ہر جگہ خوبصورت ٹائلیں لگی دکھائی دیں اور عجیب و غریب جانوروں کے جلوسوں کی تصویریں نظر آئیں تھیں یونانی یہ دیکھ کر بھی حیرت زدہ ہوئے تھے کہ بابل کی عظیم الشان دیواریں اور ان کی اونچی عمارتیں مٹی سے بنائی گئی تھیں انہوں نے جائزہ لیا کہ بابل شہر میں غلاموں نے اینٹوں کے سانچے تیار کئے ہوئے تھے پھر یا تو سانچوں سے بنائی جانے والی اینٹوں کو پکا لیا جاتا تھا یا دھوپ میں خشک کر لیا جاتا تھا اور اس کے بعد انہی عمارتوں میں استعمال کیا جاتا تھا آرائشی ٹائلیں بھی مٹی ہی سے بنائی گئی تھیں اور ان ٹائلوں میں سبز رنگ استعمال کر کے ان میں ایک طرح کی جلا پیدا کر دی گئی تھی۔ بابل میں داخل ہونے کے بعد سکندر نے صوبہ بابل کی حکومت کا انتظام انتہائی تیزی سے کر دیا اس نے اپنے وعدے کے مطابق بعل اور مردوک دیوتاؤں کے مندر از سر نو تعمیر کئے جنہیں گزشتہ دور میں بابل کے بادشاہ خشیارشا نے اپنے دور حکومت میں تباہ و برباد کر دیا ہوا تھا بابل میں قیام کے دوران سکندر رات کو عموماً اس نہر پر چہل قدمی کرتا جو بابل شہر کے بیچ میں سے گزاری گئی تھی اور پھر اسے آگے لے جا کر دریائے دجلہ سے ملا دیا گیا تھا وہ پہروں رات کو اس نہر کے کنارے بیٹھ کر کشتیاں چلنے کا معائنہ کیا کرتا تھا۔

بابل میں جو شاہی خزانہ تھا اسے بھی سکندر نے اپنے قبضے میں لے لیا بابل کے حاکم کو اس نے اس کی حاکمیت پر بحال رکھا اور اس کی مدد کے لئے بابل میں اس نے ایک مقدونوی افسر کی کمانداری میں چھوٹا سا ایک لشکر بھی متعین کر دیا تھا بابل میں جو درس گاہیں جو مندر تھے یا خیرات کے نظام جو پہلے سے چلے آئے تھے وہ بدستور اس نے قائم رکھے ازبل کے میدان جنگ میں جو اسے مال غنیمت ملا تھا اور یونانی لشکر میں جو عورتیں شامل ہو گئیں تھیں ان سب کو بھی اس نے بابل ہی میں رکھنے کا اہتمام اور انتظام کر لیا تھا۔

بابل کے خزانے سے سکندر کو اس قدر سونا ہاتھ لگا جس قدر مقدونیہ کی کانوں سے پچاس سال میں بھی سونا نہ نکالا جا سکتا تھا بابل میں قیام کے دوران سکندر کے ہاتھ یونان کے وہ بت بھی لگے جو ایران کا بادشاہ زرکسیز یعنی خشیارشا یونان پر حملوں کے دوران یونان سے اٹھا کر بابل لے آیا تھا ان بتوں کے نام ہارموڈیوس اور ارسطو جیٹن تھے۔

یونانی کو ان بتوں کا ملنا بہت نیک شگون معلوم ہوا ان بتوں کو دیکھ کر وہ بے حد خوش ہوئے سکندر نے اپنے لشکریوں کو حکم دیا کہ یہاں جشن مناؤ کھیلوں سے دل بہلاؤ مشعل کی روشنی میں گھوڑ دوڑ کا انتظام کر دیوں اربیل کے میدانوں میں دارا اور اس کے لشکریوں کو شکست دینے کے بعد سکندر اپنے لشکریوں کے ساتھ بابل شہر میں فتح کا جشن منانے لگا تھا۔

○

مقدونیہ سے سکندر کی غیر حاضری کی وجہ سے یونان میں بھی کچھ تبدیلیاں رونما ہوئی تھیں گو یونان کی شہری ریاستوں نے سکندر کو اپنا سپاہ سالار تسلیم کر لیا تھا اور اس کی ان فتوحات سے یونان ہی کا نام بلند ہوا تھا لیکن سکندر کا ہمہ گیر تسلط یونان کی دیگر ریاستوں کو پسند نہ تھا وہ نہیں چاہتے تھے کہ ایشیائی مہموں میں سکندر کو لگاتار فتوحات ہوں اور دارا کو شکست ملتی رہے سکندر سے ان کی نفرت اور ایران کی طرف داری کی خواہش اکثر یونانیوں کے کردار سے واضح ہونے لگی تھی سکندر اس صورت حال سے بے خبر نہ تھا اسے یہ بھی یقین تھا کہ یونان صرف اس وقت تک خاموش ہے جب تک اسے ایران کے مقابلے میں فتح حاصل ہو رہی ہے اور جونہی کسی میدان میں اسے پسپا ہونا پڑا یونان کی سب ریاستیں اس کے خلاف علم بغاوت کھڑا کر دیں گی۔

دوسری بات یہ کہ یونانی ایران کے ہمسائے تھے صدیوں سے ایران کے ساتھ ان کے روابط

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

قائم تھے یونانیوں کے داخلی معاملات میں ایرانی بادشاہوں کا عمل دخل بھی رہا تھا جسے یونانیوں نے کبھی ناگوار نہ سمجھا تھا کیونکہ شہنشاہ کی طرف سے ان کے خزانوں میں برابر دولت پہنچتی رہتی تھی دوسری طرف یونان کی دیگر ریاستوں کو یہ خیال بھی تھا کہ اگر سکندر کا تسلط مستقل ہو گیا تو ان کی خود مختاری قائم نہ رہ سکے گی۔ جن دنوں سکندر نے بابل میں اپنے لشکر کے ساتھ قیام کر رکھا تھا ان دنوں یونان کی ریاست تراکیا میں سکندر کے خلاف بغاوت اور شورش کے آثار پیدا ہوئے اور ایک بہت بڑے لشکر نے سکندر کے خلاف سرکشی کر دی مقدونیہ میں اس وقت سکندر کا جرنیل انٹی پیٹر سکندر کے نائب کی حیثیت سے حکمرانی کر رہا تھا اسے جب شورش اور بغاوت کی خبر ہوئی تو اس نے تراکیا کی طرف پیش قدمی کی تاکہ اس بغاوت کو فرو کر کے حالات کو پھر معمول پر لے آئے۔ دوسری طرف یونان کی ریاست سپارٹا والے جنہوں نے ماضی میں کبھی سکندر سے تعاون نہیں کیا تھا وہ بھی موقع کی تلاش میں تھے کہ کب ایسے حالات پیدا ہوں اور سکندر کے خلاف بغاوت کر دیں لہٰذا جب انہوں نے دیکھا کہ یونان کی ریاست تراکیا نے سکندر کے خلاف سرکشی کر دی ہے تو انہوں نے بھی مقدونیہ کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا اس طرح سپارٹا اور تراکیا نے مل کر گویا سکندر کی ریاست مقدونیہ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا تھا لیکن سکندر کا نائب انٹی پیٹر ایک بہترین جرنیل اور دانشور تھا اور اس نے فوراً سکندر کی غیر موجودگی میں یونان کی چند دیگر ریاستوں کو اپنے ساتھ ملانے کے بعد تراکیا اور سپارٹا کے خلاف پیش قدمی کی اور ایک ہولناک جنگ میں اس نے تراکیا اور سپارٹا کو پے در پے شکستیں دینے کے بعد اس بغاوت اور سرکشی کو سرد کر کے رکھ دیا تھا یوں ایک بار پھر انٹی پیٹر کی ہمت سے یونان میں حالات سکندر کے حق میں ہو گئے

○

بابل پر قبضہ کرنے اور چند روز شہر میں قیام کرنے کے بعد سکندر نے پھر اپنے لشکر کے ساتھ پیش قدمی شروع کی اس دور میں ایران کی وسیع و عریض سلطنت کے اندر چار ایسے بڑے شہر تھے جہاں ایران کی حکومت کے خزانے رہتے تھے اور یہ چاروں شہر دراصل زمانہ ماضی میں چار مختلف قوموں کے مرکزی شہر بھی رہ چکے تھے ان میں سے پہلا شہر شوش تھا جو ایک قدیم ترین شہر تھا اور یہ قوم عیلام کا مرکزی شہر رہ چکا تھا دوسرا شہر اکبتانہ تھا جس کا موجودہ نام ہمدان ہے یہ شہر قوم ماد کا مرکزی شہر تھا تیسرا بڑا اور قدیم ترین شہر بابل تھا جو اکادیوں کا مرکزی شہر رہ چکا تھا اور چوتھا شہر خود شہنشاہ ایران نے اپنی سلطنت کی سطح مرتفع پر تعمیر کیا تھا اور اس شہر کا نام پرسی پولس تھا بابل کو فتح اور اس پر قبضہ کرنے کے بعد اب سکندر کا ارادہ پرسی پولس پر قبضہ کرنے کا تھا۔
بابل سے نکلنے کے بعد مقدونوی فوج اب انتہائی تیزی سے قلب ایران کی طرف بڑھ رہی تھی

اور اسے امید تھی کہ دارا کو نئی فوجیں فراہم کر لینے کا موقع دیئے بغیر اس پر جا پڑیں گے شوش شہر کے ارد گرد جو نیچی پہاڑیاں تھیں ان سے گزر کر سکندر اپنے لشکر کو لے کر کوہستانی سلسلے کے ساتھ ساتھ ایک لمبی وادی میں داخل ہوا یہ چڑھائی کا سفر تھا اور لشکر کا رخ جنوبی اور مشرق کی جانب تھا۔ اسی اثناء میں ایک دلچسپ واقع پیش آیا وہ اس طرح کہ پہاڑی علاقوں کے کچھ خود مختار اور آزاد قبیلے جن کی گزر بسر بھیڑ بکریوں اور مویشیوں کی پرورش پر ہوا کرتی تھی وہ ان تمام لوگوں اور کاروانوں سے راہداری وصول کرتے تھے جنہیں ان کے علاقے سے گزرنے کی ضرورت پیش آتی تھی ایسے قبیلوں میں سے ایک قبیلے کا نام ہزا تھا یہ لوگ دوسرے قبائل کے باشندوں کی طرح بیرونی دنیا کے حالات اور سیاسی تغیرات سے آگاہ نہ تھے اور انہیں یہ خبر نہ تھی کہ یونان کا بادشاہ سکندر ان کی ہمسایہ سرزمینوں پر حملہ آور ہو کر انہیں فتح اور ان پر قبضہ کرتا چلا آ رہا ہے۔
سکندر جب اس قبیلے کی حدود کے قریب آیا تو انہوں نے اپنی قدیم رسم و رواج کی پابندی میں کوئی خلل گوارہ نہ کرتے ہوئے سکندر اور اس کے لشکریوں کو پیغام بھجوایا کہ انہیں اس وقت ان علاقوں سے گزرنے کی اجازت نہ دی جائے گی جب تک انہیں راہداری کی رقم ادا نہ کی جائے انہوں نے سکندر کو یہ بھی کہلا بھیجا کہ شہنشاہ ایران خود باقاعدہ یہ رقم انہیں ادا کرنے کے بعد ان کے علاقوں سے گزرتا رہا ہے سکندر نے اس پیغام کے جواب میں کہلا بھیجا کہ تم لوگ بلندیوں سے اتر کر وادی میں آ جاؤ اور اپنی رقم آ کر لے جاؤ۔
وہ لوگ بڑے اطمینان سے سڑک پر جمع ہو گئے ان کے خواب و خیال میں یہ بات نہ تھی کہ مقدونوی فوج عجلت میں کیا کچھ کر سکتی ہے اگلے روز صبح کے وقت ان کی آنکھیں کھلیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ مقدونوی فوج کے دستے سڑک کے ساتھ ساتھ جگہ جگہ کھڑے ہیں اور سڑک کے آس پاس جس قدر راستے ہیں ان سب پر مقدونوی قابض ہو چکے ہیں گویا راتوں رات سکندر کے لشکر نے انہیں اپنے نرغے اور گھیرے میں لے لیا تھا اب انہیں احساس ہوا کہ انہوں نے سکندر کے کہنے پر اپنی بستیاں خالی کر کے اور بلندیوں سے اتر کر سڑک پر آ کر جمع ہونے کی غلطی کی ہے کیونکہ ان کی غیر موجودگی میں سکندر کے لشکریوں نے ان کی بستیوں پر نہ صرف قبضہ کر لیا تھا بلکہ جس شاہراہ پر وہ آ کر جمع ہوئے تھے اس شاہراہ کو بھی چاروں طرف سے گھیر کر اس آزاد قبیلے کو بے بس اور مجبور کر دیا تھا۔

دارا کی ماں ابھی تک سکندر ہی کی قید میں تھی سکندر اس کی بڑی عزت بڑا احترام کرتا تھا اور قیدی کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک معزز مہمان کی حیثیت سے اور دارا کی بیٹیوں کو اپنے ساتھ رکھا ہوا تھا اب وہ اکثر مواقع پر دارا کی ماں سے مشورہ بھی کرنے لگا تھا اس آزاد قبیلے کے افراد کو بے بس اور مجبور کرنے کے بعد ان سے متعلق سکندر نے دارا کی ماں سے مشورہ کیا۔ دارا کی ماں نے سکندر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کو مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ ان بیچارے آزاد قبائل کے لوگوں کا کوئی قصور نہیں ہے اس لئے
کی گزر بسر ہی راہ داری کی رقم پر ہوا کرتی رہی ہے اور ماضی میں ایران کے حکمران انہیں اس
سے راہ داری ادا کرتے رہے ہیں تاکہ یہ لوگ اپنی گزر بسر کر سکیں ورنہ ایران کے حکمران
حملہ آور ہو کر ان سے راہ داری کے یہ حقوق چھین بھی سکتے تھے لیکن انہیں راہ داری کی رقم
لئے ادا کی جاتی رہی تاکہ کوہستانی سلسلوں میں رہنے والے ان آزاد قبائل کی کچھ نہ کچھ مدد ہو
اور وہ ان سنگلاخ علاقوں کے اندر زندگی بسر کر سکیں۔

○

سکندر نے اپنے لشکر کے ساتھ جب ان قبائلی لوگوں کو گھیر لیا تو ان کے اندر ایک افراتفری
سی حالت پیدا ہوئی گو جنگ اور خونریزی کی نوبت نہ آئی تھی البتہ بھاگ دوڑ بہت ہوئی قبیلے
لوگ گرتے پڑتے بلند چوٹیوں پر پہنچ گئے اور بچے کھچے ریوڑ بھی ساتھ لے گئے دارا کی ماں کے
دینے پر سکندر نے اس قبیلے کے لوگوں کو معاف کر دیا تاہم اس نے اس قبیلے پر یہ شرط لگائی کہ وہ
سال ایک سو گھوڑے پانچ سو مویشی اور تیس ہزار بھیڑیں بطور خراج سکندر کو ادا کرتے رہیں
اس کے بعد سکندر اس قبیلے کی حدود میں سے گزرتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا۔

اب سکندر نے اپنے لشکر کا آدھا حصہ پارمینو کے حوالے کر دیا اور اسے حکم دیا کہ وہ اپنے
کے لشکر کے ساتھ اور سامان کی حفاظت کرتا ہوا شاہراہ پر آہستہ آہستہ آئے خود سکندر لشکر کے
دوسرے حصے کے ساتھ ایک قدرے بلند راستے سے پری پولس کی جانب بڑھا تھا۔

لیکن راستے میں پھر مزاحمت کی صورت پیش آگئی یہ مزاحمت اس وقت پیش آئی جب سکندر
اپنے لشکر کے ساتھ ایک تنگ گھاٹی پر آیا جس سے گزر کر وہ ایک درجے میں پہنچنا چاہتا تھا اس گھاٹی
کو ایرانی لشکریوں نے مسدود کر رکھا تھا اور مقابلے کے لئے انہوں نے اس گھاٹی کے اطراف میں
اپنے لشکری بیٹھا دیئے تھے سکندر نے فوراً حکم دیا کہ اس گھاٹی پر حملہ آور ہو کر راستے کو صاف کر
دیا جائے لیکن مقدونوی لشکر جب اس گھاٹی پر حملہ آور ہوا تو انہیں بدترین شکست کا سامنا کرنا پڑا
اور وہ اپنی جانیں بچانے کے لئے اس گھاٹی سے پیچھے ہٹ گئے تھے۔

یہ صورت حال دیکھتے ہوئے سکندر نے ان چند قیدیوں کو اپنے سامنے لانے کے لئے کہا جو
جھڑپ میں ان کے ہاتھ لگے تھے ان قیدیوں سے سکندر کو معلوم ہوا کہ پہاڑوں کے بائیں بازو سے
ایک راستہ گزرتا ہے جو درے کے اس پار دریا پر پہنچا دیتا ہے سکندر نے منتخب مقدونوی دستوں کو
ساتھ لے کر وہی راستہ اختیار کیا اور قیدیوں کو رہبر کی حیثیت سے اپنے ساتھ رکھ لیا اس وادی میں
جو اس نے اپنے لشکر کا پڑاؤ کیا تھا اسے وہیں شور رہنے دیا اور اپنے ایک جرنیل ہیرٹس کو اس کا
کمانڈر مقرر کیا یہ نیا سالار تھا ... [illegible]

وہاں چلا کمانڈر اپنی خوش گفتاری سے فوجیوں کو خوش رکھتا اور جہاں چاہتا لے جاتا اگرچہ وہ کمانڈر
تھا مگر اپنے ماتحتوں سے بات چیت اس طرح کرتا گویا حکم نہیں دے رہا بلکہ مشورہ دے رہا ہے وہ
اپنے تمام لشکریوں کو یقین دلاتا رہتا کہ ہم جنگ میں سب سے بڑھ کر عزت و آرام حاصل کریں
گے۔

سکندر نے اپنے منتخب دستوں کے ساتھ راتوں رات بارہ میل کا فاصلہ طے کر کے اور لشکر کے
باقی حصے کو کریٹرس کے پاس چھوڑ کر آگے بڑھا تھا اسے یقین تھا کہ مزاحمت کرنے والے ایرانی
لشکری کریٹرس کے کیمپ پر حملہ آور ہونے کی کوشش نہیں کریں گے پہاڑوں کی بلندی پر پہنچ کر
سکندر ایک جگہ پر ٹھہر گیا وہ چاہتا تھا کہ راستے کا باقی حصہ بھی رات کی تاریکی ہی میں طے کرے دن
کے وقت چلتا تو اندیشہ تھا کہ ایرانی اسے دیکھ لیں گے لہٰذا اس کے خلاف وہ کوئی نیا محاذ کھول لیں
گے اس بنا پر اس نے دن کا حصہ اس بلند کوہستانی سلسلے پر اپنے لشکریوں کو ستانے کا موقع فراہم کیا
اس دوران اپنے لشکر میں سے کچھ دستے اس نے سامنے وادی کی طرف روانہ کئے تاکہ وہ دریا پر پل
تعمیر کریں اور جب سکندر مزاحمت کرنے والے ایرانیوں کو شکست دے کر راستہ صاف کر دے تو
دریا عبور کرنے کے لئے انہیں وقت ضائع نہ کرنا پڑے۔

کوہستانوں کی بلند چوٹی پر پہنچ کر سکندر اپنے لشکریوں کے ساتھ اس گھاٹی کے دونوں کناروں کو
صاف دیکھ سکتا تھا جس میں اس نے ایرانیوں کے ساتھ مزاحمت کی تھی اب اس گھاٹی کے ایک
طرف اسے اپنا جرنیل کریٹرس لشکر کے دوسرے حصے کے ساتھ دکھائی دیتا تھا جبکہ گھاٹی کے دوسرے
سرے پر وہ ایرانیوں کو دیکھ سکتا تھا جو گھات میں بیٹھے ہوئے تھے تاکہ سکندر اور اس کے لشکریوں کو
وہاں سے گزرنے نہ دیں سکندر نے یہ بھی دیکھا کہ اس کوہستانی سلسلے کی چوٹیوں پر ابھی تک برف
جمی ہوئی تھی سکندر کے سپاہیوں نے ان کوہستانی چوٹیوں میں سے ایک کا نام اولمپس رکھا اور جس
درے سے ایرانی انہیں گزرنے نہ دے رہے تھے اسے ابواب ایران کا نام دیا جو ایرانی قیدی سکندر
کی رہنمائی کر رہے تھے ان میں سے ایک کا نام ایرانی زبان میں بھیڑیا تھا لہٰذا سکندر اور اس کے
لشکریوں نے اس کے نام سے یہ شگون دیا کہ بھیڑیا انہیں فتح سے ہمکنار کرے گا۔

جب رات ہوئی تاریکی پھیل گئی تو سکندر پھر آگے بڑھا اور اچانک رات کے وقت اس نے ان
ایرانیوں پر شب خون مارا جنہوں نے گھات میں بیٹھ کر درے کو بند کر رکھا تھا سکندر کا اچانک شب
خون ایسا ہولناک تھا کہ جس قدر ایرانی وہاں درے کی حفاظت میں گھات میں بیٹھے ہوئے تھے ان
سب کو اس نے تہ تیغ کر دیا پھر اس نے اپنے چند آدمی کریٹرس کی طرف بھجوائے کہ وہ لشکر کے
دوسرے حصے کو لے کر اس سے آملے یہ پیغام پہنچتے ہی درے کی دوسری جانب کریٹرس جو پڑاؤ کئے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

S-527, BHABRA BAZAR, RAWALPINDI.
Cell: 0345-5048634 - 0317-1048555
Prop: Ali Khan

ہوئے تھے وہ پڑاؤ اس نے فوراً ختم کر دیا اور لشکر کے دوسرے حصے کو لے کر وہ سکندر کے سامنے آملا صبح طلوع ہونے سے تھوڑی دیر پہلے انہوں نے دیکھا کہ درے سے ذرا ہٹ کر ایک ایرانی لشکر خیمہ زن تھا سکندر نے یوں کیا کہ کوہستانی سلسلے کے اندر ہی اندر ہوتے ہوئے وہ اس ایرانی لشکر کی پشت پر نمودار ہوا اور جس وقت سورج طلوع ہو رہا تھا اور ایرانی رات بھر کی نیند کے مزے اڑانے کے بعد اٹھ رہے تھے سکندر نے اچانک ان کی پشت پر حملہ کر دیا ان میں سے اکثر کو اس نے تہہ تیغ کر دیا اور ان کے پڑاؤ پر اس نے قبضہ کر لیا تھا پڑاؤ کی ہر چیز سمیٹنے اور اس پر قبضہ کرنے کے بعد سکندر اپنے لشکر کے ساتھ پھر آگے بڑھا اتنی دیر تک اس کے مخصوص دستے دریا پر پل تعمیر کر چکے تھے لہٰذا اس پل پر سے گزرتے ہوئے سکندر اپنے لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے ایرانی شہر پرسی پولس کی طرف بڑھا جو اب وہاں سے صرف پینتالیس میل کے فاصلے پر رہ گیا تھا۔

○

اس جگہ سکندر کا جرنیل پارمینو بھی اپنے حصے کے لشکر اور سامان سے لدے ہوئے چھکڑوں کے ساتھ سکندر سے آملا تھا یہاں سے اچانک سکندر نے اپنا رخ بدلہ اور شوش شہر کی طرف وہ بڑھا ایران کے بادشاہ دارا نے شوش شہر کی حفاظت کا کوئی بندوبست نہ کر رکھا تھا لہٰذا سکندر بغیر کسی مزاحمت کے اس شہر میں داخل ہوا شہر کی ساری دولت اور خزانے اس نے لوٹ لئے اور یونانیوں نے اپنی مرضی کے مطابق شہر کے اندر لوٹ مار اور قتل و غارت گری کا بازار گرم رکھا اس کے بعد سکندر اپنے لشکر کے ساتھ شوش شہر سے نکلا اور دوبارہ بڑی تیزی سے وہ پرسی پولس کی طرف بڑھا تھا۔

ایرانی سلطنت کے چار مرکزی شہر جہاں شاہی خزانہ رہتا تھا پرسی پولس ان شہروں میں سب سے زیادہ دولت مند سمجھا جاتا تھا یہی شہنشاہ ایران کا محفوظ ترین مقام تھا شوش پر قبضہ کرنے اور اس میں لوٹ مار کرنے کے بعد سکندر اپنے لشکر کے ساتھ بلندیوں سے اتر کر اس انداز میں پرسی پولس کی طرف بڑھا جس طرح کوئی بھوکا بڑے اہتمام سے ترتیب دی ہوئی ضیافت کی طرف بڑھتا ہے۔

پرسی پولس شہر میں داخل ہونے کے لئے سکندر اور اس کے لشکریوں کو جا بجا پانی کی چھوٹی چھوٹی نالیاں عبور کرنا پڑیں جن سے پرسی پولس کے نواح میں گیلاس کے باغ سیراب ہوا کرتے تھے آخر ان نالیوں کو عبور کرنے کے بعد وہ ان راستوں پر پہنچ گئے جس میں بھاری پتھر بچھے ہوئے تھے اور ایرانیوں کے تخت جمشید بالا حصار کا یہی راستہ تھا آخر سکندر اپنے دندناتے ہوئے لشکر کے ساتھ پرسی پولس شہر میں داخل ہوا ایرانی لشکر جو شہر کی حفاظت کے لئے معمور تھا اسے جب خبر ہوئی کہ سکندر بڑی تیزی سے پرسی پولس کی طرف بڑھ رہا ہے تو وہ شہر چھوڑ کر بھاگ گیا اس طرح ایرانیوں نے پرسی پولس شہر میں داخل ہوتے وقت سکندر اور اس کے لشکریوں کے خلاف کوئی مزاحمت نہ کی یونانی شہر میں داخل ہوئے اشرفیوں' سونے کے ورقوں ارغوانی رنگ کی خوشبوؤں اور دوسری قیمتی چیزوں پر قبضہ کرتے ہوئے شہر کے اندر انہوں نے ایک افراتفری کا سا عالم برپا کر دیا تھا۔

شہر کے اندر قتل و غارت کے ساتھ ساتھ ایک طوفان بدتمیزی برپا ہو گیا تھا یونانی شہر کو لوٹتے ہوئے مسرت کے عالم میں قہقہے مارتے جا رہے تھے ان کی حالت ان شکاری کتوں جیسی ہو رہی تھی جو اچانک خرگوشوں کے جنگل میں گھس گئے ہوں انہوں نے ایران کے شہنشاہ دارا کے محلات اور اس کے حرم کا کونا کونا اور گوشہ گوشہ چھان مارا اور جو چیز بھی انہیں ملی اسے لوٹ لیا شہر میں قتل و غارت اور لوٹ مار کا بازار گرم کرنے کے بعد سکندر کی سرکردگی میں یونانیوں نے شہر کے اندر شراب نوشی کا دور شروع کر دیا تھا شراب کے اس دور میں وہ طوائفیں اور داشتائیں بھی شامل تھیں جو یونان سے آکر لشکر میں شامل ہو چکی تھیں ان طوائفوں اور داشتاؤں میں تھائس نام کی ایک عورت بڑی نامور اور سرکردہ تھی یہ انتہائی حسین و جمیل ہونے کے ساتھ ساتھ اسے اپنی جسمانی ساخت پر بھی بڑا ناز تھا اور پھر یہ سکندر کے ہردل عزیز جرنیل بطلیموس کی محبوبہ تھی یہی بطلیموس بعد میں مصر کا بادشاہ بھی بنا تھا۔ جس وقت شراب نوشی کا یہ دور چل رہا تھا اور سکندر کے قریب ہی بطلیموس اور اس کی محبوبہ تھائس اور دیگر عورتیں بھی بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ ایک طرف یوناف اور ارسطو بھی خاموشی سے اس طوفان بدتمیزی کو دیکھتے جا رہے تھے اس موقع پر سکندر نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے یوناف کو مخاطب کر کے پوچھا اے عزیز دوست فتح کی اس خوشی میں یہ جو جشن منایا جا رہا ہے کیا تم اس میں شامل ہو گے کیا تم ہماری ان خوشیوں میں شرکت کا اظہار نہیں کرو گے اس پر یوناف نے غور سے سکندر کی طرف دیکھا اور کہنے لگا سنو مقدونیہ کے بادشاہ مجھے تمہاری اس فتح کی ایسی ہی خوشی ہے جیسے کہ تمہیں ہے لیکن اس خوشی کا اظہار یوں تو نہیں کیا جا سکتا کہ انسان مے نوشی کرے اور اپنی حدود سے بڑھ کر تغافل اور گھمنڈ کا اظہار کرے۔ سنو بادشاہ میں شراب نوشی نہ کرتے ہوئے بھی برابر کا تمہاری خوشیوں میں شریک ہوں یوناف کے اس جواب میں سکندر کسی قدر مطمئن ہو گیا تھا وہ شاید اس موقع پر یوناف سے مزید کچھ کہتا پر اتنی دیر تک بطلیموس کی محبوبہ اور سکندر کے لشکر میں شامل ساری طوائفوں اور داشتاؤں کی سرکردہ تھائس بولی اور سکندر کو مخاطب کر کے وہ کہنے لگی۔

سنو سکندر! ہمارے لشکریوں نے اور خود اپنے لشکر کے ساتھ ہم نے جو ایشیا آنے کی مشقتیں اٹھائی ہیں ان کا کچھ بدلہ ہمیں آج مل گیا ہے اور وہ یہ کہ میں ایرانی بادشاہوں کے محل میں بیٹھی شراب پی رہی ہوں لیکن میرا دل اتنے پر ہی مطمئن نہیں کہ ہم بس ایرانیوں کے اس محل میں بیٹھ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کر شراب پی لیں اور مطمئن ہو جائیں کہ ہم نے ایرانیوں سے اپنے ماضی کا انتقام لے لیا ہے
جی چاہتا ہے کہ میں ایران کے ماضی کے شہنشاہ زر کسیر کے اس ایوان کو آگ لگا دوں تم لوگ جانتے
ہو کہ ایران کا شہنشاہ زر کسیر جب یونان پر حملہ آور ہوا تھا اور چاروں طرف اس نے فتوحات
حاصل کی تھیں تو اس نے بھی ایتھنز کو آگ لگا دی تھی لہٰذا میری سب سے بڑی دلی خواہش یہ ہے
کہ میں اس ایرانی ایوان کو آگ لگا دوں کیا میں جان سکتی ہوں کہ سکندر کا اس معاملے میں کیا خیال
ہے۔

اس پر سکندر تھائس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ سنو تھائس! تھوڑی دیر کے لئے رکو پھر میں
سے اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہوں اس کے بعد سکندر پھر یوناف کی طرف مڑا اور کہنے لگا
میرے عزیز ساتھی اگر ہم ایرانیوں کے اس محل کو اور ایوان کی ساری عمارت کو آگ لگا دیں تو اس
سلسلے میں تمہارا کیا خیال ہے اس پر یوناف فوراً بولا اور سکندر کو مخاطب کر کے کہنے لگا کیا تم لوگوں
کے لئے اتنا کافی نہیں ہے کہ تم نے ایران کے شہنشاہ دارا کیخلاف ایسی شاندار فتوحات حاصل کی
ہیں کہ آج تم لوگ پرسی پولس میں دارا کے اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہو جہاں کبھی یونان کے خلاف
فیصلے ہوا کرتے تھے میرا ذاتی خیال اور مشورہ یہ ہے کہ یہیں تک اکتفا کرنا چاہئے بلکہ جو کچھ اب
تک تم لوگ حاصل کر چکے ہو اس پر تمہیں اپنے اس مالک کا شکر ادا کرنا چاہئے جو تمہارے علاوہ
کائنات کی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔

تھوڑی دیر رک کر یوناف مزید کہنے لگا ایران کے شہنشاہوں کے اس ایوان کو آگ لگانے سے
بہتر ہے کہ ایوان کی ہر چیز سے مستفید ہوا جائے جو بھی آرائش کا سامان اس ایوان میں ہے اور
تمہارے ساتھی یونانیوں نے لوٹ لیا ہے اس سے عبرت پکڑنی چاہئے سنو سکندر جو کچھ بھی اس دنیا
میں ہم جمع کرتے ہیں سب کچھ یہیں چھوڑ جانا ہے جب موت انسان پر غلبہ کرتی ہے تو پھر تم دیکھتے ہو
کہ انسان خالی ہاتھ یہاں سے کوچ کرتا ہے پھر کیوں ان سب چیزوں کو آگ لگائی جائے بلکہ ان سے
مستفید ہوا جائے ان ساری چیزوں کو اپنے استعمال میں لایا جائے اور آگ لگا کر ماضی کے انتقام کا
مظاہرہ نہ کیا جائے۔

یہاں تک کہنے کے بعد یوناف خاموش ہو گیا سکندر کی حالت سے لگتا تھا کہ وہ اس کی گفتگو سے
بے حد متاثر ہوا تھا اس دوران اپنے حسن اور اپنی خوبصورتی پر اترانے والی تھائس پھر اس ایوان
کو آگ لگانے کا مطالبہ کرنے لگی تھی مجلس میں سے ہر ایک نے تھائس کے اس خیال کی تائید
کی سکندر کو خاموش دیکھ کر تھائس اور اس کے حامیوں کا حوصلہ اور بڑھا لہٰذا حسین و جمیل تھائس
کے اشارے پر کچھ جوان اٹھے اور انہوں نے جلتی ہوئی مشعلیں لے کر ایوان کے پردوں کو آگ

دی یہ صورت حال دیکھتے ہوئے سارے یونانی ایک طوفان بد تمیزی کی طرح اٹھ کھڑے ہوئے اور
مشعلیں اٹھا کر وہ ایوان کی ہر چیز کو آگ لگانے لگے تھے۔ یوں ایران کے اس شاہی ایوان میں
چاروں طرف آگ بھڑک اٹھی تھی یہ صورت حال دیکھتے ہوئے سکندر یوناف اور بیوسا کے ساتھ
ایوان سے باہر نکل گیا تھا دوسرے یونانی طوائفیں اور داشتائیں بھی آگ لگانے کے بعد ایوان سے
باہر نکلنے لگے تھے ایوان میں آگ لگنے کے باعث شہر کے اس حصے نے بھی آگ پکڑی اور یوں ایوان
شاہی کے ساتھ ساتھ پرسی پولس جیسے شہر کا ایک عظیم حصہ بھی جل کر خاکستر ہو گیا تھا۔

جس وقت سکندر اور اس کے یونانی سبھی ایک کھلے میدان میں کھڑے ہو کر ایران کے شاہی
ایوان کو جلتا ہوا دیکھ رہے تھے اس وقت یونان کی حسین و جمیل طوائف داشتا تھائس اپنے محبوب
بطلیموس کے قریب آئی اور اس کے بازو میں اپنے بازو ڈالتے ہوئے وہ بڑے ناز و انداز میں کہنے لگی
جس وقت ایوان کے اندر میں ایرانیوں کے اس شاہی محل کو آگ لگانے کا مشورہ دے رہی تھی تم
نے دیکھا میرے اس مطالبے کے جواب میں محل کو آگ لگانے متعلق سکندر نے یوناف اور اس
کے پہلو میں بیٹھی ہوئی اس کی بیوی بیوسا سے مشورہ کیا تھا اور میں نے سکندر کی اس حرکت کو بالکل
ناپسند کیا ہے آخر یوناف نام کے اس شخص اور اس کی بیوی کو اس قدر کیوں اہمیت دی جاتی ہے کہ
انہیں یونانی فیصلوں میں دخل اندازی کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔

اور سنو بطلیموس تم نے یہ بھی دیکھا ہو گا جس وقت میں نے ایوان کو آگ لگانے کا مطالبہ کیا
تھا اور سکندر نے اس سلسلے میں یوناف سے مشورہ کیا تھا تو تم نے دیکھا یوناف نے میرے مطالبے
کے خلاف مشورہ دیا تھا اس نے سکندر سے یہ کہا تھا کہ ہمیں ایوان کو آگ نہیں لگانی چاہئے بلکہ ایوان
کی ہر چیز کو اپنے استعمال میں لاتے ہوئے اس سے مستفید ہونا چاہئے۔ میں نے یوناف کے اس
مشورے کو بھی ناپسند کیا تھا کیا ایسا ممکن نہیں کہ اس یوناف اور بیوسا سے سکندر سے جان چھڑائی
جائے آخر ان دونوں میاں بیوی کو کیوں اہمیت دی جاتی ہے اگر میں کوئی حربہ استعمال کرتے ہوئے
یوناف اور بیوسا کو سکندر کی رفاقت سے چلتا کرنے کی کوشش کروں تو تم برا تو نہیں مانو گے۔

بطلیموس تھائس کی گفتگو سن کر تھوڑی دیر مسکراتا رہا پھر وہ کہنے لگا سنو تھائس تم جانتی ہو کہ
میں دنیا میں ہر شے سے تمہیں عزیز اور محبوب رکھتا ہوں تمہارا ہر فیصلہ میرے لئے قابل قبول ہوتا
ہے لیکن اس یوناف اور بیوسا پر ہاتھ ڈالتے ہوئے تم ذرا محتاط رہنا میں خود نہیں چاہتا کہ یہ دونوں
میاں بیوی سکندر پر حائل رہیں لیکن سکندر کے ساتھ ساتھ ہمارا جرنیل پارمینو بھی ان دونوں میاں
بیوی پر بڑا بھروسہ اور اعتماد کرتا ہے اور وہ دونوں ایک ہی طرح سے ان دونوں کو عزت اور تکریم
دیتے ہیں لہٰذا ان دونوں کو سکندر کی نظروں سے گرانے کے لئے تم کوئی بھی طریقہ استعمال کرو میں
تمہیں مشورہ دوں گا کہ اپنے ہر طریقے میں محتاط اور احتیاط سے کام لینا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بطلیموس کی یہ گفتگو سن کر تھائس بڑی خوش ہوئی اور مسکراتے ہوئے کہنے لگی تم دیکھنا دونوں میاں بیوی کو کیسے سکندر کی نظروں سے گراتی ہوں اور کس طرح میں انہیں یہاں سے بھاگ جانے پر مجبور کرتی ہوں اس پر بطلیموس نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ کیا میں جان سکوں گا کہ تم ایسا کرنے کے لئے کون سا طریقہ استعمال کرو گی اس پر تھائس نے اپنی کمر کو ایک عجیب سے انداز میں بل دیتے ہوئے کہا میں ان کے خلاف حرکت میں آنے کے لئے دو طریقے استعمال کروں گی پہلے اپنے حسن اور اپنی خوبصورتی سے کام لے کر اس یوناف کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کروں گی اس طرح اس حربے سے کام لے کر میں نہ صرف یہ کہ یوناف اور اس کی بیوی بیوسا کے درمیان نفرت اور علیحدگی پیدا کرنے کی کوشش کروں گی بلکہ اپنی خوبصورتی اور حسن سے کام لے کر سکندر پر بھی یہ ثابت کرنے کی کوشش کروں گی کہ اس یوناف نے مجھ پر دست اندازی کی کوشش کی ہے حالانکہ میں بطلیموس کی امانت ہوں یہ میرا پہلا حربہ ہو گا اگر میں اس حربے میں کامیاب ہو گئی تو اس سے نہ صرف یہ کہ یوناف بیوسا کے درمیان نفرت پیدا ہو جائے گی اور وہ ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کر لیں گے بلکہ سکندر خود بھی یوناف سے نفرت کرنے لگے گا اور اسے اپنے آپ سے علیحدہ کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔

سنو بطلیموس! اگر میں ایسا کرنے میں ناکام رہی تو پھر میں دوسرا طریقہ استعمال کروں گی اور یہ کہ میں یوناف اور بیوسا کی تاک میں رہوں گی ان دونوں کے لئے اپنے کچھ مسلح جوان تیار رکھوں گی اور جب مجھے مناسب موقع ملا میں اپنے ان مسلح جوانوں کے ساتھ ان دونوں پر حملہ آور ہوں گی اور دونوں ہی کا کام تمام کر کے رکھ دوں گی اس طرح نہ رہے گا بانس اور نہ بجے گی بانسری۔ نہ یہ دونوں میاں بیوی سکندر پر مسلط رہیں گے اور نہ ہی آئندہ کوئی ہماری خواہش اور ہمارے فیصلے میں کوئی آڑے آئے گا تھائس کا یہ جواب سن کر بطلیموس کے چہرے پر مسکراہٹ اور گہری ہو گئی تھی پھر اس نے بڑے پیارے انداز میں تھائس کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے کہا سنو تھائس' تمہارے خیالات اور تمہاری تدبیر بے حد عمدہ اور قابل عمل ہے پر ایسا کرتے وقت تم ضرور محتاط رہنا میں ایک بار مزید تم سے کہتا ہوں یہ یوناف طاقتور اور دلیر ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی دیانتدار اور امین شخص بھی ہے ہو سکتا ہے کہ تمہارا حسن اور تمہاری خوبصورتی اسے متاثر نہ کر سکے اس لئے تمہیں اپنے دوسرے حربے سے کام لینا پڑے اور ایسا کرتے وقت تم حد سے زیادہ محتاط رہنا۔

اس پر تھائس بولی اور کہنے لگی سنو بطلیموس ایسا ممکن ہی نہیں ہے کہ میں کسی کو اپنے حسن اپنی خوبصورتی کا پرستار بنانا چاہوں اور وہ میری طرف مائل نہ ہو کسی کو میں جسمانی ساخت کا اسیر کرنا چاہوں اور وہ میرا اسیر نہ ہو ایسا قطعاً" اور بالکل ناممکن ہے تم دیکھو گے کہ عنقریب وہ وقت آئے گا کہ یہی یوناف بیوسا کو فراموش کر کے شکاری کتے کی طرح میرے پیچھے پیچھے ہو گا اور پھر میں اس سے اپنی مرضی کے مطابق ہر کام لوں گی اور اگر یہ شخص میرے حسن جمال کا اسیر نہ ہوا اور اپنی دیانتداری اور شرافت کے اثر پر قائم رہا تو پھر دیکھنا یہ میرے غضب میرے غصے کا ایسا شکار ہو گا کہ اپنے ساتھ اپنی بیوی کو بھی موت کے گھاٹ اتارنے کا باعث بن جائے گا تھائس جب خاموش ہوئی تو بطلیموس نے پھر اسے مخاطب کر کے پوچھا تو اپنے یہ دونوں حربے کب اور کہاں یوناف کے خلاف استعمال کرو گی اس پر تھائس پھر بولی اور کہنے لگی سکندر مجھے بتا چکا ہے کہ وہ کم از کم ایک ماہ اس پرس پولس شہر میں قیام کرے گا اور اسی شہر کے قیام کے دوران میں یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی پر وارد ہونے کی کوشش کروں گی اپنا پہلا حربہ استعمال کرتے ہوئے میں یوناف کو اپنی خوبصورتی اور اپنی جسمانی کشش کا اسیر بنانے کی کوشش کروں گی اگر میں اس میں کامیاب رہی تو میرا کام آسان اور مختصر ہو جائے گا اور میں دونوں میاں بیوی کی چھٹی کرا دوں گی ورنہ اسی شہر میں ان دونوں میاں بیوی کو قتل کرا کر ان کی لاشیں آگ میں جلا کر دونوں کا مکمل طور پر خاتمہ کر دوں گی۔

تھائس کہتے کہتے خاموش ہو گئی اس لئے کہ اس وقت اس کھلے میدان میں جس قدر لوگ کھڑے تھے ان سب کو مخاطب کر کے سکندر نے حکم دیا کہ اب جب کہ پرس پولس کا ایوان جل کر خاکستر ہو گیا اس کے ساتھ ساتھ شہر کا ایک حصہ بھی جل کر راکھ کا ڈھیر بن گیا ہے تو ہمیں آگ کو آگے بڑھنے سے روک لینا چاہئے اور شہر کے اندر قیام کر کے سکون حاصل کرنا چاہئے سکندر کے اس حکم پر اس کے لشکری حرکت میں آئے آگ بجھا کر اسے مزید آگے بڑھنے سے روک دیا گیا پھر یونانیوں نے شہر کے اندر اپنی اپنی پسند کے محل اور عمارت اور حویلی پر قبضہ کر لیا اور اس میں قیام کر لیا سکندر نے بھی اپنی بیوی دارا کی ماں اور اس کی دونوں بیٹیوں کے ساتھ پرس پولس کی ایک قدیم اور پرشکوہ عمارت میں قیام کیا تھا اس عمارت کے قریب ہی ایک محل نما حویلی کے اندر یوناف اور بیوسا نے بھی قیام کر لیا تھا یوں پرس پولس پر قبضہ کرنے کے بعد یونانی لشکر وہاں آرام کرنے اور ستانے لگا تھا۔

○

ایک روز شام سے تھوڑی دیر بعد جبکہ یوناف اور بیوسا اپنی خواب گاہ میں اکٹھے بیٹھے باہم گفتگو کر رہے تھے ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا اور ساتھ ہی اس کی رس گھولتی ہوئی آواز بلند ہوئی بیوسا نے بھی اندازہ کر لیا تھا کہ ابلیکا یوناف سے گفتگو کرنے والی ہے لہٰذا وہ اپنا چہرہ یوناف کے چہرے کے قریب لے آئی تھی اور ابلیکا کی گفتگو سننے کی کوشش کرنے لگی تھی دوسری طرف ابلیکا بھی کچھ اس انداز میں بولی تھی کہ وہ اپنی گفتگو یوناف کے ساتھ ساتھ بیوسا کو بھی سنانا چاہتی تھی ابلیکا بولی اور کہنے لگی سنو میرے دونوں ہمدموں تم جانتے ہو گے کہ سکندر کے لشکر میں تھائس نام

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کی ایک یونانی خاتون ہے جسے اپنے حسن اپنی خوبصورتی اپنے جمال اور اپنی جسمانی ساخت اور کشش پر بڑا ناز بڑا گھمنڈ اور بڑا فخر ہے یہ یونانی خاتون تم دونوں سے حسد اور رشک کرنے لگی ہے۔

اس کا یہ حسد اس بنا پر ہے کہ جس وقت اسنے ایران کے شاہی ایوان میں بیٹھے بیٹھے سکندر کو مشورہ دیا تھا کہ ایرانیوں سے انتقام لینے کے لئے ان کے شاہی ایوان کو آگ لگا دینی چاہئے اس موقع پر سکندر نے تم سے مشورہ کیا تھا اور تم جانتے ہو گے کہ یوناف کہ تم نے ایوان کو آگ نہ لگانے کا مشورہ دیا تھا تمہارا یہ مشورہ اس تھائس کے سیخ پا اور غضب ناک بننے کا باعث بن گیا اسے یہ دکھ اور عداوت ہے کہ سکندر نے تم سے مشورہ کیوں کیا یعنی جب وہ خود ایوان کو آگ لگا دینے کا مشورہ دے چکی تھی تو اس کے خیال میں سکندر کو تم سے مشورہ طلب نہیں کرنا چاہئے تھا بس اس بنا پر وہ تم سے حسد کرنے لگی ہے اور تمہارے خلاف حرکت میں آنے کا ارادہ کر چکی ہے وہ تم دونوں کے خلاف اپنے دو حربے استعمال کرے گی۔

سنو یوناف تھائس نام کی اس یونانی حسینہ کا پہلا حربہ یہ ہو گا کہ وہ تم پر اپنے حسن اپنے جمال اور اپنی جسمانی کشش سے وار کرے گی۔ تمہیں اپنی طرف مائل اپنی طرف مبذول کرنے کی کوشش کرے گی اور ایسا کر کے وہ تمہارے اور بیوسا کے درمیان تفرقہ ڈالنے کی کوشش کرے گی اس کے بعد وہ تمہارے ساتھ اپنی مرضی کے مطابق سلوک کرے گی اگر اس کا یہ پہلا حربہ ناکام ہو گیا اس کے بعد وہ دوسرا حربہ کچھ اس طرح استعمال کرے گی کہ اپنے چند مسلح جوانوں کو لے کر تم دونوں پر وارد ہو گی تم دونوں کا خاتمہ کرنے کی کوشش کرے گی تاکہ آئندہ سکندر تم دونوں میاں بیوی کو اس کے مقابلے میں کوئی اہمیت نہ دے سکے۔

اور سنو یوناف تم دونوں میاں بیوی اب محتاط ہو جاؤ تھائس نام کی وہ یونانی خاتون اپنی قیام گاہ سے تمہاری طرف آنے کے لئے نکل چکی ہے وہ اس وقت اپنے شب خوابی کے لباس میں ہے اور پوری طرح بن سنور کر خوب اپنی نوک پلک درست کر کے وہ تم دونوں کی طرف آئے گی اور اپنے حسن کی چنگاریاں بکھیرتے ہوئے اور اپنی جسمانی کشش کو تم پر عیاں کرتے ہوئے تمہیں اپنی طرف مائل کر کے تمہارے اور بیوسا کے درمیان مخالفت ڈالنے کا پہلا حربہ استعمال کرے گی میں بھی یہیں ہوں گی اور تمہارے اور تھائس کے درمیان ہونے والی گفتگو سے لطف اندوز ہوں گی اب تم تھائس کا استقبال کرنے کے لئے دونوں میاں بیوی تیار ہو جاؤ اس کے ساتھ ہی ابلیکا خاموش ہو گئی تھی۔

یوناف اور بیوسا ابلیکا کی اس پیشگی اطلاع کے بعد تیار اور مستعد ہو کر بیٹھ گئے تھے تھوڑی دیر بعد انہوں نے دیکھا حسین و جمیل یونانی دوشیزہ جس کا نام تھائس تھا ان کی خواب گاہ کے دروازے پر نمودار ہوئی تھی اس وقت وہ شب خوابی کا لباس پہنے ہوئے تھی اور کمرے کے اندر جلتی ہوئی صندلی مشعل کی روشنی میں اس سے وہ کچھ اس طرح دکھائی دے رہی تھی جیسے لب گل پر شبنم کا قطرہ یا صبح کی آنکھوں میں تبسم کی بے باکی اس سے اس کی آنکھوں میں موج مے بدن میں نشوں کی لہر لبوں پر آرزو مندی اور ادا اس چشموں کی سی رفتار میں کرنوں کا ہجوم واضح طور پر دیکھا جا سکتا تھا۔

رات کے وقت شب خوابی کے لباس میں مشعل کی ہلکی ہلکی روشنی میں وہ چاندرات کی طرح چھلکتے جام کو قوس و قزاح کے رنگوں تاروں کے گیتوں کے جیسی دکھائی دے رہی تھی وہ کچھ اس طرح یوناف اور بیوسا کی خواب گاہ کے سامنے آن رکی تھی جیسے کوئی جام بکف اور صراحی بغل دوشیزہ موجہ تہمت بن کر اچانک کسی کے سامنے آ نمودار ہوئی ہو مجموعی طور پر اس وقت تھائس کا حسن و جمال اور اس کی کشش دیکھنے والوں کی نگاہوں میں چنگاریاں سینے میں انگارے دل میں تڑپ اور رگوں میں بجلیاں برپا کر دینے والی صورت اختیار کئے ہوئے تھی۔

تھوڑی دیر تک وہ دروازے پر کھڑی ہو کر بڑے عجیب سے انداز میں یوناف اور بیوسا کی طرف دیکھتی رہی پھر تیز رو کسی موج کسی لہر کی طرح آگے بڑھی اس سے اس کے چہرے پر صحرا کی پیاس اور گناہوں کا عکس تھا یوناف اور بیوسا کے قریب آ کر اس نے بڑے ناز بڑے انداز کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا مجھے تم دونوں کی حالت دیکھ کر بڑا دکھ اور بڑا تعجب ہوا ہے میں بڑی چاہتوں اور بڑے ارمانوں کے ساتھ تم دونوں سے ملنے کے لئے آئی تھی لیکن کافی دیر تک تمہاری خواب گاہ کے دروازے پر کھڑے رہنے کے باوجود تم دونوں میں سے کسی کو یہ توفیق تک نہ ہوئی کہ مجھے اپنے ساتھ اپنے کمرے میں بیٹھنے کو کہتے۔

یوناف نے فوراً "بات بناتے ہوئے اور تھائس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا دراصل اے دوشیزہ حسن تمہاری خوبصورتی تمہارے جمال کو دیکھتے ہوئے ہم دونوں کی کیفیت کچھ اس طرح ہو گئی کہ ہم کچھ دیر کے لئے بول تک ہی نہ سکے تاہم ہم اپنے رویے پر معذرت خواہ ہیں تم آؤ ہمارے قریب بیٹھو ہمارے لئے یہ بڑی سعادت کی بات ہے کہ تم جیسی یونانی خاتون ہم سے ملنے کی آرزو مند ہے یوناف کی یہ گفتگو سن کر تھائس خوش ہوئی پھر وہ آگے بڑھ کر یوناف اور بیوسا کے سامنے ایک خالی نشست پر بیٹھ گئی تھی۔

○

تھائس نے اپنی بے باکانہ گفتگو اپنی خود ساختہ حرکات سے یوناف کو اپنی طرف مائل کرنے کی بھرپور کوشش کی تھی لیکن اس نے اندازہ لگایا کہ یوناف اس کے سامنے سلگتی ریت کے صحرا کی طرح چپ نقارہ نقیب کی طرح صداقت کی طرح خاموش بیٹھا تھا اس سے اس کی آنکھوں میں قوت عمل مہ جبین تھی ایسا لگتا تھا کہ وہ قانون فطرت کا کوئی خادم اور ساحلوں کی پاسبانی اور آفاق آشنا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

رفعت کے سوا اس کے پاس کچھ نہ ہوتا ہم تھائس یہ اندازہ لگانے میں کچھ کچھ کامیاب رہی تھی کہ اس کے جسم میں بلقان کے وادیوں کی جو کشش اور جو جذبہ ہے وہ کچھ اس طرح یوناف کو متاثر نہ کر سکی جس طرح کی تھائس امید لگائے بیٹھی تھی اس کے علاوہ تھائس کو یہ بھی احساس ہو گیا تھا کہ یوناف نے اسے اس کی ذات کی اندھی گھپاؤں سے نکال کر اسے خودشناسی اور خود آگاہی میں ڈال دیا ہے اپنی اس کیفیت پر قابو پانے کیلئے اور یوناف کی طرف سے ایسے سرد ردعمل کے اظہار کو چھپانے کے لئے تھائس نے فوراً" پہلو بدلا اور یوناف کو مخاطب کر کے وہ کہنے لگی۔

میں ایک خاص مقصد اور مدعا کے تحت تم دونوں میاں بیوی کے پاس رات کے اس وقت آئی ہوں میری اس گفتگو کو تم یوں سمجھ سکتے ہو کہ میں تم دونوں میاں بیوی کے لئے ایک امتحان ایک آزمائش اور ایک فتنہ بن کر آئی ہوں اگر تم اور تمہاری بیوی بیوسا برا نہ مانو تو میں تم سے اپنی ذات سے متعلق ایک سوال کروں اور یہ اندازہ لگاؤں کہ تمہارا تخمینہ تمہارا تجربہ کس قدر گہرا ہے یہ سوال تم سے کرنے کے لئے میں اس غرض سے آئی ہوں اس لئے کہ لشکر کے اندر خود لوگوں نے میرے سامنے تمہاری بے حد تعریف کی ہے ان لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ تم کچھ مافوق الفطرت قوت کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سے نئے اور پرانے علوم کے بھی ماہر ہو بس اسی بنا پر میں تمہارے پاس چلی آئی تم جانتے ہو کہ یونان کی سرزمین میں اور سکندر کے لشکر میں بھی میں سب سے زیادہ حسین اور جمیل مانی جاتی ہوں لوگوں کا خیال ہے کہ میرے جسم کے اعضا جوارح میں ایک ایسی کشش ایک ایسا جذب ہے جو عام عورتوں کے جسموں میں نہیں پایا جاتا ان ہی حوالوں کو سامنے رکھ کر میں تم سے اپنی ذات سے متعلق کچھ پوچھنا چاہتی ہوں اس پر یوناف بولا اور کہنے لگا پوچھو تھائس تم کیا پوچھتی ہو اگر مجھے تمہارے سوالوں کے جواب آئے تو تمہارے اطمینان کی خاطر میں تمہارے سوالوں کا ضرور جواب دوں گا یوناف کا یہ جواب پا کر تھائس خوش ہو گئی تھی تھوڑی دیر تک وہ خاموش رہی پھر دوبارہ بولی اور یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

سنو یوناف" تو میرا سوال بڑا غیر محل اور غیر متعلق سا ہے پھر بھی میں تم سے پوچھوں گی کہ تم اپنی بیوی بیوسا اور میرے درمیان کیا فرق محسوس کرتے ہو اگر تمہارے سامنے مجھے بیوسا کے ساتھ لا کھڑا کیا جائے تو ہم دونوں کا جائزہ لیتے ہوئے تمہارے کیا تاثرات ہوں گے۔ تھائس کے اس سوال پر بیوسا اپنی جگہ پر چونک سی پڑی تھی وقتی طور پر اس کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار بھی نمودار ہوئے تھے پر جلد ہی اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا پھر وہ سوالیہ سے انداز میں یوناف کی طرف دیکھنے لگی تھی تھائس کے اس سوال پر یوناف نے تھوڑی دیر تک سوچ و بچار سے کام لیا پھر وہ بولا اور کہنے لگا۔

سنو یونان کی حسین و جمیل دوشیزہ اگر میرے سامنے میری بیوی بیوسا اور تم دونوں کو اکٹھا کر دیا جائے اور پھر تم دونوں کے درمیان فرق بیان کرنے کے لئے مجھ سے کہا جائے تو میں یہ کہوں گا کہ بیوسا کے سامنے بیٹھے ہوئے تم مجھے یوں لگو گی جیسے گلاب کے سامنے اندرائن کا پھول' جیسے چنبیلی کے سامنے گل بنفشہ جیسے ہواؤں کی ٹھنڈی سانس کے سامنے گھٹی گھٹی مجبوری جیسے جھلمل کرتی خاموشی کے سامنے آوارہ باتیں جیسے یاقوت کے روبرو سنگ ریزے جیسے روپہلے سپنو کے مقابل مجسم خار تم جیسے قطرہ شبنم کے مقابل ریت صحرا جیسے جان لیوا خوشی کے سامنے بھوکی ننگی تہذیب سنو تھائس تم برا نہ محسوس کرو میں نے تمہارے سامنے اپنے دلی جذبات کا اظہار کر دیا ہے اور مجھے امید ہے کہ تم میرا جواب پا کر مطمئن ہو گئی ہو گی۔

یوناف کے یہ الفاظ سن کر تھائس کے چہرے پر انتہائی ناپسندیدگی اور خفگی کے آثار نمودار ہوئے تھے اس کے چہرے اس کی آنکھوں اور اس کی پیشانی پر پڑنے والے بل بتاتے تھے کہ یوناف کے ان الفاظ کو اس نے انتہائی طور پر ناپسند کیا ہے تاہم اپنے تاثرات اپنے احساسات اور اپنے جذبات کو چھپانے کی خاطر تھائس نے اپنے آپ کو سنبھالا پھر وہ اپنی جگہ اٹھ کھڑی ہوئی اور یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔ میں اب جاتی ہوں جو سوال میں نے تم سے کیا تھا اس کا مجھے تو نے خوب جواب دیا ہے اس کے ساتھ ہی تھائس لہراتی اور بل کھاتی ہوئی یوناف اور بیوسا کے کمرے سے نکل گئی تھی۔

شب خوابی کے اسی لباس میں تھائس اپنے محبوب بطلیموس کے کمرے میں داخل ہوئی اپنے کمرے میں تھائس کو دیکھ کر بطلیموس بے حد خوش ہو گیا تھا۔ تھائس کو دیکھتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔ تمہارے لباس تمہارے اندازوں اور تمہاری کیفیت سے مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ تم یوناف اور بیوسا کی طرف گئی تھیں اور ابھی وہیں سے لوٹ کر آ رہی ہو اس پر تھائس آگے بڑھی اور بطلیموس کے سامنے بیٹھتی ہوئی بولی تمہارا اندازہ درست ہے۔ بطلیموس میں یوناف اور بیوسا ہی کی طرف گئی تھی لیکن اپنے پہلے مقصد اپنے پہلے حربے میں مجھے مکمل طور پر ناکامی ہوئی ہے میرے ان الفاظ کو تم یوں کہہ سکتے ہو کہ میں نے یوناف اور بیوسا کا اندازہ لگانے میں وقتی طور پر غلطی سے کام لیا تھا۔

جہاں تک میں یوناف کو سمجھ سکتی ہوں وہ شخص گدھ کی خونی چونچ جیسا ہولناک اور کالی گاڑھی چپ دلدل جیسا بھیانک انسان ہے میں نے یقیناً" اسے سمجھنے میں غلطی کی ہے میرا اندازہ تھا کہ جب میں رات کی تاریکی میں خوشبو میں بس کر شب خوابی کے لباس میں اس کے سامنے جاؤں گی تو وہ مجھ پر فریفتہ ہو جائے گا۔ بیوسا کو فراموش کر کے میری طرف مائل ہو گا اور مجھے تنہائی بخشے گا لیکن

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بطلیموس جانتے ہو کیا ہوا اس نے نظر بھر کر میری طرف دیکھا بھی نہیں اس نے مجھے کوئی اہمیت نہیں دی یوسا کے مقابلے میں اس نے مجھے گلاب کے سامنے اندرائین کا پھول اور چنبیلی کے سامنے گل بنفشہ کہہ کر پکارا سنو بطلیموس اس یوناف نے اپنی گفتگو سے میری سوچوں میں زہر میرے دل میں کدورت میرے ضمیر میں لرزتے شعلے اور شرارے اور میرے ذہن میں مایوسی کا دھواں بھر کر کے رکھ دیا ہے۔

یہ سنو بطلیموس میرا پہلا حربہ ناکام ہو چکا ہے تو میں اس یوناف کے خلاف کئی اور حربے بھی استعمال کر سکتی ہوں اگر میرا کوئی حربہ کامیاب نہ ہوا تو میں آخری حربہ استعمال کروں گی اور ان دونوں میاں بیوی کا خاتمہ کرا کے رکھوں گی۔ میں نے عزم کر لیا ہے کہ میں اس یوناف کو اپنے سامنے ضرور جھکا کر رکھوں گی اگر یہ یوناف اپنی ذات میں ظلمتوں کا بسیط طوفان اور گہرا سمندر ہے تو میں اسے ماتم سرائے اور دھول بنا کر رکھوں گی اگر یہ شخص بھیانک جنگل ہے تو میں اس پر رسوائی بن کر نازل ہوں گی اگر یہ شخص کڑا وقت ہے تو میں وقت کے پورے جبر کے ساتھ اس کے خلاف حرکت میں آتے ہوئے اس پر اعضا شکنی طاری کر کے رہوں گی۔ سنو بطلیموس میں نے پختہ ارادہ کر رکھا ہے کہ میں اس شخص کی شوریدہ مزاجی اس کی جرات و جبروت اس کے جور و ستم اس کے جنون و شکوک کو مکمل طور پر تشدد تباہ کاری ذلت و غیبت اور ابتلا و مصائب میں ڈبو کر رکھ دوں گی۔

تھائس کی اس گفتگو پر بطلیموس نے مسکراتے ہوئے کہا تمہاری گفتگو تمہارے الفاظ سے میں باآسانی اندازہ لگا سکتا ہوں کہ یوناف نے تمہاری خوب دل شکنی کی ہے۔ میں نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا تھا کہ یہ یوناف کوئی عام انسان نہیں ہے۔ یہ بلا کا دانشمند انتہائی ہوشیار اور عیار اور انتہائی سیانا اور انتہائی دانشمند انسان ہے اسے اپنے فریب اپنے جال اور اپنے مطلب میں پھنسانا کوئی آسان اور معمولی کام نہیں ہے بہرحال تمہاری حالت سے یہ میں اندازہ لگا چکا ہوں کہ اس نے تمہاری بہت زیادہ دل شکنی کی ہے۔

اس پر تھائس بولی اور کہنے لگی۔ تمہارا اندازہ درست ہے بطلیموس لیکن میں اپنی اس دل شکنی اپنی اس تذلیل توہین کا بدلہ اس یوناف سے ضرور لوں گی گو میرا پہلا حربہ ناکام ہو چکا ہے لیکن میں مایوس نہیں ہوں میں اس کے خلاف حربے پہ حربہ استعمال کروں گی اور ہر حالت میں اسے اس بات پر مجبور اور قائل کرنے کی کوشش کروں گی کہ وہ یوسا کو ترک اور فراموش کر کے صرف میری طرف مائل ہو اب ایسا کرنا میری ضد بن گیا ہے اور تم جانتے ہو بطلیموس کہ میں جب اپنی ضد پر آتی ہوں تو اسے ہر صورت ہر حال میں پورا کر کے رہتی ہوں۔ یہی کیفیت اب میری یوناف کے خلاف ہوئی ہے میں اس پر اپنا حربے پہ حربہ آزماؤں گی اور اگر میرا ہر حربہ ناکام رہا تو پھر اس کے خلاف میں آخری حربے کے طور پر اپنے چند مسلح جوانوں کو حرکت میں لاؤں گی اور دونوں میاں بیوی کا خاتمہ کرا کے رکھ دوں گی۔

بطلیموس نے تھائس سے ہمدردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا سنو تھائس۔ تمہاری حالت تمہاری کیفیت تمہارے الفاظ بتاتے ہیں کہ تم چونکہ ایک حساس خاتون ہو لہٰذا تم نے یوناف کی باتوں سے بے حد گہرا اثر لیا ہے لہٰذا میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ اس وقت تم اپنے کمرے میں جا کر آرام کرو تاکہ تمہارے ذہن کا بوجھ ہلکا ہو اور تم سکون محسوس کر سکو تھائس نے بطلیموس کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر وہ بطلیموس کے کمرے سے نکل کر اپنی خواب گاہ کی طرف چلی گئی تھی۔

○

پرس پولس میں قیام کے دوران سکندر اس کے سرداروں اور جرنیلوں نے وہاں کی عبادت گاہوں کا بھی جائزہ لیا۔ انہوں نے اندازہ لگایا کہ ایران میں مندر نہیں ہیں البتہ اونچے مقامات پر بڑے بڑے ستون بنے ہوئے ہیں جن پر آگ جلتی رہتی ہے انہوں نے یہ بھی جائزہ لیا کہ کچھ ستون نما عبادت گاہوں کے اندر ایک دیوتا کا بت رکھا جاتا تھا جسے راہوار کہہ کر پکارا جاتا تھا اور اس دیوتا کے ساتھ سورج کا قرص اور عقاب کے پر بھی رکھے جاتے تھے۔ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے سکندر کے خیالات مصر اور بابل کی طرف منتقل ہو گئے۔

مصر میں بھی ایسے ہی پر دیکھے گئے تھے جنہیں سورج دیوتا زیورس کا نشان سمجھا جاتا تھا۔ بابل میں بھی یہ پر بھیانک دیوتا مردوک کے کندھوں پر رکھے ہوئے سکندر نے دیکھے تھے اور ایسے ہی پر اب اس نے ایران کے دیوتا راہوار کے سر سے بھی وابستہ دیکھے تھے راہوار کو ایرانی دانش اور عقل مندی کا دیوتا مانتے تھے اور سورج کی قوت بھی اس میں شریک سمجھتے تھے۔

ایک روز سکندر یوناف یوسا اور اپنے چند دوسرے سرداروں اور جرنیلوں کے ساتھ ایسی ہی ایک ستونوں والی عبادت گاہ میں گیا جہاں پر آگ جل رہی تھی اور بہت سے زرتشتی پجاری وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ سکندر ان میں سے ایک بڑے اور بوڑھے پجاری کے پاس بیٹھ گیا اور اسے مخاطب کر کے اس نے پوچھا تمہاری سرزمین میں میں نے تم لوگوں کے قدیم دیوتا راہورا کو دیکھا ہے یہ جو اس کے پاس سورج قرص اور عقاب کے پر رکھے جاتے ہیں کیا تم مجھے اس کی وجہ بتاؤ گے اس پر وہ [illegible] زرتشتی پجاری بولا اور سکندر کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے بادشاہ و عقاب بہت بڑا جانور ہے جو سورج سے قریب رہتا ہے وہی انسانوں اور آسمان کے درمیان ایک کڑی ہے اس کے علاوہ یہاں کے لوگوں کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ مرغ عقاب کی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

روح ہے جو انسان کی فلاح کے لئے پہاڑوں کی چوٹیوں سے اترتی ہے یہاں تک کہنے کے بعد
بوڑھا زرتشتی پجاری تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر وہ دوبارہ اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا
اے بادشاہ ہم زرتشتوں کی یہ رائے بھی ہے کہ انسانوں کی قسمت کا فیصلہ پہلے سے انہیں ہوا کرتا اور اس کا راز تاروں کی گروش سے بھی نہیں معلوم کیا جا سکتا جبکہ تم یونانیوں کا یہی خیال ہے تم لوگوں کی طرح بابلیوں کا بھی یہ عقیدہ کہ ستاروں کی گردش انسانی زندگی سے وابستہ ہے لیکن ہم لوگ اس کو تسلیم نہیں کرتے زرتشتی کہتے ہیں کہ انسانی روح کو دوام حاصل ہے یہ اندھیرے سے روشنی کی طرف آنے کے لئے جدوجہد کرتی رہتی ہے جب وہ بشر تصرف میں آجاتی ہے تو اپنی قوت کھو بیٹھتی ہے خیبر کی طرف پیش قدمی کرتی ہے تو اس کی وقت عود کر آتی ہے سامیوں کے قدیم دیوتا بیل اور بابل کے قدیم دیوتا بعل کے خلاف زرشتوں کے دیوتا راہورا کو جنگ سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ رہورا صرف شر کے خلاف جدوجہد میں اونچا رہتا ہے اس اعتبار سے راہورا یونانیوں کے سب سے بڑے دیوتا زیوس سے مختلف ہے۔

اے بادشا! ایرانیوں اور زرتشتوں میں ایک افسانہ چلا آتا ہے اور وہ یہ کہ آسمان سے ایک دیوی زمین پر اتری تھی جس کا نام متھرا تھا اور یہ دیوی ایک رات ایک غار میں پیدا ہوئی تھی جو برج ثور اور جوزا کے درمیان واقع تھی یہ اس زمانے کی بات ہے جب رات کے وقت آسمان پر برج سبملہ کا طلوع ہو رہا تھا بس تم یوں سمجھو کہ متھرا نام کی اس دیوی کی پیدائش یونان کے دیوتا اپولو سوس سے بالکل ملتی جلتی ہے اس لئے کہ یونانی بھی اپنے دیوتا دیوتی سوس کی پیدائش سے ایسا ہی ایک واقع وابستہ کرتے ہیں۔

زمانے قدیم میں چونکہ یونانیوں اور ایرانیوں کے درمیان ایک رشتہ رہا ہے لہٰذا ان کے دیوی دیوتاؤں کے حالات بھی آپس میں ملتے جلتے ہیں گو یونانی ہم زرشتوں کو مجوسی اور جادوگر کہہ کر پکارتے ہیں اور میں یہاں یہ بتاتا چلوں کہ یونانیوں کے دیوتا ہمارے دیوی دیوتاؤں سے کردار اور کاموں کے لحاظ سے ملتے ہیں اور یونانیوں سے بہت سے اقوال ہماری قدیم کتاب نید سے بھی حاصل کئے ہیں یہاں تک کہنے کے بعد جب وہ بوڑھا زرتشتی پجاری خاموش ہوا تو اس کے سامنے بیٹھا ہوا سکندر تھوڑی دیر خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر وہ دوبارہ بولا اور اس بڑے پجاری کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

کیا تم مجھے بتا سکو گے کہ یہ ایرانی یا پارسی یا یہ زرتشتی اپنی ان موجودہ سرزمینوں سے پہلے کہاں رہتے تھے اور کہاں سے نکل کر یہ ان سرزمینوں میں آباد ہوئے سکندر کے اس سوال پر وہ زرتشتی پجاری تھوڑی دیر تک گردن جھکا کر سوچتا رہا پھر اس نے نگاہ اٹھا کر سکندر کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

اے بادشاہ زرتشتیوں اور ایرانیوں کا اصل وطن شمال کے برفانی کوہستانی سلسلوں میں ہے جسے وہ فردوس گم شدہ کہہ کر پکارتے ہیں پہلے وہ انہی برفانی علاقوں میں رہتے تھے اور ان کے کردار نے انہیں الوہی طاقت سے قریب تر کر دیا تھا وہاں سے نکلے تو گھوڑے پالنے لگے اور گھوڑوں پر ہی سوار ہو کر ادھر ادھر جاتے تھے یہ گھوڑے انہوں نے جنگلوں سے پکڑ کر پالنے شروع کئے تھے گھوڑوں کی اس قدیم نسل کا نام انہوں نے نسائی رکھا تھا۔ آہستہ آہستہ یہ ایرانی دھاتوں سے کام لینے لگے جب یہ قدیم ایرانی قبائل اپنی گمشدہ فردوس سے نکلے تو سغد و باختر اور پارتھیا کے علاقوں میں سے ہوتے ہوئے اور وہاں کی پیداوار سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ یہ لوگ ایران کی سرزمین میں آکر پھیل اور آباد ہو گئے ان میں سے ایک قبیلے کا نام پارسا تھا جس خطے میں وہ آباد ہوئے اس کا نام پارس پڑ گیا وہاں سطح مرتفع بڑی اچھی گھاس پیدا ہوتی تھی لہٰذا وہاں وہ اپنے گھوڑے پالنے لگے اسی پارسی قبیلے کی قیادت کا منصب ہنجامنشی قبیلے کو حاصل ہوا اور اسی ہنجامنشی قبیلے سے پارس کا عظیم ترین شہنشاہ کوروش بھی تھا جسے تم یونانی سائرس کہہ کر پکارتے ہو۔

اسی کوروش نے پہاڑی علاقوں کے مادیوں پر غلبہ پایا اور اپنے سواروں کے ساتھ فتح کے پھریرے اڑاتا ہوا مغربی سمت میں بحرہ روم تک چلا گیا اس نے اپنے ماتحت تمام اقوام کو متحد کر لیا تھا بحرہ روم کے ساحل پر لیڈیا کے بادشاہ کرزوس نے جو سونا جمع کر رکھا تھا کوروش نے اس کی پروانہ کی اور اپنے سواروں کے ساتھ لیڈیا کو پامال کرتے ہوا اس کی ہر چیز پر قبضہ کر لیا۔

اے مقدونیہ کے بادشاہ! کوروش اکثر یونانی شہریوں کے طور طریقوں کی ہنسی اڑایا کرتا تھا اور وہ کہا کرتا تھا کہ یہ سب لوگ ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں جس کا نام انہوں نے منڈی رکھ چھوڑا ہے وہاں سے خوراک لیتے ہیں ان کا کام یہ ہے کہ محنت کریں اور جو کچھ لیتے ہیں ان کی قیمت دیں۔ بادشاہ اب یہ کوروش اس دنیا سے کوچ کر چکا ہے اور اس کا مقبرہ پہاڑیوں کے اندر درختوں کے نیچے ایک چھوٹی سی ندی پر ہے یہ بڑے بڑے پتھروں سے تعمیر ہوا تھا سورج کی حدت میں جلتے رہنے اور کہنہ سال ہو جانے سے اس کی رنگت پہلے کی نسبت اب تبدیل ہو چکی ہے۔

بوڑھے زرتشتی پجاری کی باتیں سن کر سکندر کے دل میں کوروش کے لئے احترام پیدا ہو گیا تھا چنانچہ وہ کوروش کی قبر دیکھنے کے لئے گیا یہ قبر ایک چبوترے پر واقع تھی سکندر اس چبوترے پر چڑھ کر سب سے اونچے درجے پر بیٹھ گیا اب تابوت والا کمرہ بالکل اس سے ملحق تھا اس کی چھت مخروطی تھی وہاں بیٹھ کر وہ قبر کے اطراف میں بنی ہوئی ڈھلان دیکھنے لگا قبر کے اردگرد اور اطراف میں اس نے بڑے بڑے زینوں والی چند تباہ حال عمارتیں بھی دیکھیں جب اس نے ان تباہ حال کھنڈرات کے متعلق سوال کیا تو چند مقامی لوگوں نے اسے بتایا کہ یہاں کبھی ایک بہت بڑا شہر آباد ہوا کرتا تھا جس کا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تعمیر کرتا تھا اب یہ شہر صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو چکا ہے۔

سکندر نے تباہ حال پارساگرد کے اندر گھوم پھر کر دیکھا اس نے جائزہ لیا کہ وہاں اب کوئی متنفر موجود نہ تھا جس جگہ کبھی کوروش کا ایوان ہوا کرتا تھا وہ جگہ تو کوہستانی سلسلوں کے پہلو میں تھی لیکن اب ہموار کر دی گئی تھی ہاں وہاں کھیتوں کا منظر بڑا خوبصورت تھا اور سکندر کو وہ جگہ گھوڑوں کی پرورش کے لئے بے حد پسند آئی چند زرتشتیوں کے علاوہ جو کوروش کی قبر کے پاس مجاوروں کے طور پر بیٹھے رہتے تھے وہاں سکندر کو کوئی اور شخص دکھائی نہ دیا اسے یہ بھی دیکھا کہ وہاں چرواہے ضرور آتے تھے اور ان کے ریوڑں اور گلوں کے بیچ میں کوروش کا سفید رنگ کا مقبرہ بڑا خوبصورت دکھائی دیتا تھا سکندر نے وہاں قیام کرنے والے زرتشتیوں کو حکم دیا کہ وہ کوروش کے مقبرے کی حفاظت کریں تاکہ کوئی اس کی بے حرمتی نہ کرے اس کے بعد سکندر پھر پارساگرد کے کھنڈر نما شہر سے پرسی پولس کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔

پرسی پولس واپس جاتے ہوئے جہاں سڑک ایک موڑ کھاتی تھی وہاں سکندر نے دوسرے ایرانی شہنشاہوں کے مقبرے بھی دیکھے جو چٹانیں کاٹ کر بنائے گئے تھے ان مقبروں میں زیادہ اہم دارا اول اور خشیارشا کے مقبرے تھے۔ جسے یونانی زرکسیز کہہ کر پکارتے تھے ان سب مقبروں کے دروازے پر عقاب کے پروں اور قرص خورشید کی تصویریں بنی ہوئی تھیں لیکن ان مقبروں کے پاس کوئی شہر آباد نہ تھا تاہم ان کے پاس آگ جل رہی تھی۔

○

بطلیموس کی محبوبہ اور یونان کی حسین و جمیل دوشیزہ تھائس یوناف اور بیوسا سے انتقام ضرور لینا چاہتی تھی لیکن بدقسمتی سے پرسی پولس کے قیام کے دوران اسے ایسا موقع نہ ملا کہ وہ یوناف اور بیوسا سے انتقام لے سکے تاہم اس نے اپنے دل میں تہیہ کر رکھا تھا کہ جلد یا بدیر وہ یا تو کسی حیلے بہانے سے یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی میں تفرقہ ڈال کر رہے گی یا پھر آخری حربے کے طور پر ان دونوں کا خاتمہ کر کے رہے گی۔

تین سو تیس قبل مسیح کا موسم بہار شروع ہو گیا تھا پہاڑوں پر برف پگھلنا شروع ہو گئی تھی اس دوران سکندر کو اپنے مخبروں کے ذریعے سے یہ خبریں ملیں کہ ایران کا بادشاہ دارا ہمدان شہر میں جسے یونانی اکبتانا کہہ کر پکارتے تھے جنگی تیاری میں مصروف ہے وہ ایک لشکر جمع کر رہا ہے تاکہ یونانیوں کے ساتھ فیصلہ کن جنگ کی جا سکے یہ خبر ملتے ہی سکندر اپنے لشکر کے ساتھ پرسی پولس سے نکلا اور دارا کے تعاقب میں اس نے کوچ کیا۔

اپنے لشکر کے ساتھ سکندر پہلے ان چٹانوں کے پاس سے گزرا جن میں اس نے پارساگرد سے واپسی پر ایران کے بادشاہوں کے مقبرے دیکھے تھے پھر وہ اپنے لشکر کے ساتھ شمال مغربی سمت میں

اونچے پہاڑوں پر چڑھنے لگا اور اتنی بلندی پر پہنچ گیا جتنی بلندی پر بادل چلے جاتے ہیں وہاں اس نے دیکھا گھوڑوں کے چرنے کے لئے تازہ گھاس تھی بہرحال راستے میں ستاتے اور آرام کرتے ہوئے سکندر اپنے لشکر کے ساتھ دارا سے نمٹنے کے لئے ہمدان کی طرف بڑھتا رہا تھا۔

سکندر جب ہمدان شہر کے قریب پہنچا تو اسے خبر ملی دارا اپنے محافظ دستوں کے ساتھ اکبتانا سے شمالی کوہستانی سلسلوں کی طرف بھاگ گیا ہے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کسی نے بھی سکندر کی مزاحمت نہ کی اور وہ ہمدان شہر میں اپنے لشکر کے ساتھ داخل ہوا۔

ہمدان شہر کو دیکھتے ہوئے سکندر طبعی' طبی اور مادی لحاظ سے ہمدان شہر سے بے حد متاثر ہوا اس نے دیکھا شہر کے ارد گرد سات فصیلیں تھیں جو شاہراہ سے شروع ہو کر اندر تک جاتی تھیں اور ساتوں فصیلوں کے رنگ الگ الگ تھے بالا حصار پر سنہری رنگ پھرا ہوا تھا اور وہ خوب چمکتا تھا۔ سکندر نے یہ بھی اندازہ لگایا کہ اس شہر کی ہوا ویسی ہے جیسی کہ اس کے اپنے مرکزی شہر پیلا کی تھی اس شہر کا طرز تعمیر بھی یونانیوں کے فن تعمیر سے مشابہ تھا ہاں سکندر کو بلند پہاڑوں کے سلسلے بھی دکھائی دیئے جن کے سامنے یونان کی چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں بے حقیقت تھیں۔

اکبتانا کے شمال میں کوہستان ارارات دور نیلے نیلے نیزوں کی صورت میں دکھائی دیتا تھا جس کی چوٹیاں برف پوش تھیں اس کوہستانی ارارات کی طرف سے کچھ ارمنی اس وقت سکندر کے لشکر میں آ کر شامل ہوئے جب اس نے ہمدان میں قیام کر رکھا تھا ان ارمنیوں نے سکندر کا ساتھ دینے اور اس کے لشکر میں رہ کر اس کی خدمت کرنے کی پیشکش کی تھی سکندر نے ان کی پیشکش کو قبول کیا اور انہیں اپنے لشکر میں شامل کر لیا تھا۔

بہرحال سکندر ہمدان شہر میں داخل ہوا جسے یونانی اکبتانا کہہ کر پکارتے تھے یہ شہنشاہ ایران کا گرمائی صدر مقام تھا یہ بہت قدیمی شہر تھا اور کوہ الوند کے مشرقی سمت ڈیڑھ میل کے فاصلے پر تھا۔ ہمدان کے قریب ایک پہاڑی سلسلہ ہے جو ملحہ کے نام سے موسوم ہے اب بھی اس پہاڑی کے سلسلے کے اوپر اور اس کے سامنے ہمدان شہر کے قدیمی کھنڈرات اور آثار دیکھے جا سکتے ہیں ہمدان کے پاس سے دریائے کرازوس گزرتا تھا اور اس دریا کے پانی سے ہمدان کے نواح میں آب پاشی کا کام کیا جاتا تھا۔

مختلف شہروں سے بھاگتے رہنے کے بعد دارا نے اپنا خزانہ اسی ہمدان شہر میں رکھا تھا لیکن اچانک جب اسے یہ خبر ملی کہ سکندر پرسی پولس سے ہمدان کے طرف آ رہا ہے تو وہ اس قدر تیزی اور بدحواسی میں بھاگا کہ اپنا خزانہ بھی ساتھ نہ لے جا سکا لہٰذا سکندر نے بغیر کسی مزاحمت کے دارا کے اس خزانے پر قبضہ کر لیا تھا یہاں ہمدان شہر میں تین سڑکیں آ کر ملتی تھیں ایک بابل سے آتی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھی دوسری قدیم قوم علام کے مرکزی شہر شوش سے اور تیسری آشوریوں کے عظیم الشان شہر سے آئی تھی۔ ہمدان میں قیام کے دوران سکندر کو یہ خبر ملی کہ دارا ہمدان سے بھاگنے کے بعد بحرہ خضر کے ساحلی علاقوں کی طرف چلا گیا ہے۔

ہمدان میں سکندر نے تھسلی اور یونان کی دوسری ریاستوں کے کچھ لشکریوں کو ملازمت سے سبکدوش کر دیا اور انہیں مال متاع انبار دے کے رخصت کیا۔ ان کے بجائے اس نے نئے پیشہ ور یونانی سپاہی اپنے لشکر میں شامل کئے۔ ہمدان کا بہت بڑا خزانہ جو سکندر کے ہاتھ لگا تھا اس نے ہمدان کے محلات میں ویسے کا ویسا رہنے دیا اپنے لشکر کا ایک حصہ اس نے ہمدان اور اس کے خزانوں پر معمور کیا اس کے بعد باقی لشکر کے ساتھ وہ ہمدان سے نکل کر بحرہ خضر کے ساحلی علاقوں کی طرف روانہ ہوا تاکہ دارا کا تعاقب کر سکے۔

سکندر نے ہمدان شہر کے چند زرتشتیوں کو اپنی رہنمائی کے لئے ساتھ لیا اور دارا کے تعاقب میں نکلا اب وہ اپنے لشکر کے ساتھ اس شاہراہ پر شمال کی طرف سفر کر رہا تھا جس شاہراہ پر قدیم ایرانی صدیوں پہلے شمال کے گم گشتہ علاقوں سے نکل کر ایران میں آکر آباد ہو گئے تھے۔ تیزی سے شمال کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے سکندر اپنے لشکر کے ساتھ کوہستان ارزق میں داخل ہوا اور وہاں باب قزوین کے پاس ایک چھوٹے سے شہر میں اس نے قیام کیا تھا۔

یہاں قیام کے دوران سکندر کو خبر ملی کہ دارا کئی روز پیشتر وہاں قیام کرنے کے بعد آگے بڑھ چکا ہے کچھ دیر وہاں قیام کرنے اور ستانے کے بعد سکندر نے پھر پیش قدمی شروع کی ہمدان سے نکلنے کے بعد سکندر نے اپنے حریف کے تعاقب میں گیارہ دن کی مسافت طے کرتے ہوئے رے شہر پہنچنے میں کامیاب ہو گیا اس شہر کے کھنڈرات تہران کے جنوب میں کچھ فاصلے پر اب بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔

○

بارہویں دن سکندر کا گزر بحرہ خضر کے دور دراز علاقوں سے ہوا اب سکندر کو جو خبریں ملیں ان کے مطابق اسے دارا کے ہاتھ آنے کی کوئی امید نہ تھی لہٰذا ایک طرح سے ناکامی کا منہ دیکھتے ہوئے سکندر بحرہ خضر کے علاقوں سے پھر رے شہر میں واپس آیا اور وہاں اس نے قیام کر لیا تھا۔

رے شہر میں پانچ دن قیام کرنے کے بعد پھر کوچ کیا کوچ کیا اور تہران سے مشہد جانے والی سڑک پر روانہ ہوا۔ دوران سفر اسے معلوم ہوا کہ بلخ کے حکمران بسوس سیستان کے حکمران برازنت اور ایرانی سوار فوج کے سپاہ سالار برزن تینوں نے مل کر ایران کے شہنشاہ دارا کو اسیر کر لیا ہے۔

یہ سن کر سکندر بے حد خوش ہوا اور ایک بار پھر اس نے دارا اور اس کے ہمراہیوں کا تعاقب کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ اپنے لشکر کے ساتھ سکندر رات بھر سفر کرتا رہا اور طلوع آفتاب کے بعد وہ

باب قزوین کی سیاہ دیواروں سے گزر کر آگے بڑھ گیا تھا۔ دوپہر کے وقت اس نے ایک ندی پر قیام کیا اور اپنے لشکریوں کو اور گھوڑوں کو ستانے کا موقع دیا۔ سکندر نے آرام کرنے کا موقع اس لئے فراہم کیا کہ وہ اور اس کے لشکری رات بھر چلتے رہے تھے خود وہ اور اس کے ساتھی تھک چکے تھے اور کئی گھوڑے تھکان کے باعث گر کر مر چکے تھے انہوں نے ندی کے کنارے اس مقام پر قیام کیا۔ جہاں صرف ڈیڑھ دن پیشتر ایرانی شہنشاہ نے قیام کرتے ہوئے وہاں سے کوچ کیا تھا۔ اس ندی کے کنارے تھوڑی دیر ستانے کے بعد سکندر پھر بجلی کی سی رفتار سے دارا کے تعاقب میں نکل کھڑا ہوا اور وہ اس جگہ پہنچا جہاں دارا اپنے ساتھیوں کے ساتھ صرف بیس گھنٹے قبل روانہ ہوا تھا سکندر اب تک اپنے لشکر کے ساتھ اس شاہراہ پر سفر کرتا رہا تھا جس پر سے تجارتی کارواں گزرتے تھے اس جگہ سکندر کو راستے کے لوگوں سے پتہ چلا کہ اگر وہ اسی راہ پر دارا کا تعاقب کرتا رہا تو دامن کوہ کے ساتھ ساتھ اس کا سفر بہت لمبا اور طویل ہو جائے گا اور اس طرح وہ دارا کو پکڑنے میں کامیاب نہ ہو سکے گا اسے یہ بتایا گیا کہ دائیں طرف سے جو صحرا تجارتی شاہراہ کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتا ہے اس صحرا کے بیچ و بیچ بھی ایک راستہ جاتا ہے اگر اس راستے پر سفر کیا جائے تو پھر دارا کو آسانی سے پکڑا جا سکتا ہے لیکن صحرا کے اس راستے پر سفر کرتے ہوئے مشکلات اور دشواریاں یہ تھیں کہ راستے میں کہیں پانی ملنے کا امکان نہ تھا تاہم دارا کو پکڑنے کی خاطر سکندر نے صحرا میں سے گزرنے کا خطرہ مول لیا پس وہ بڑی تیزی سے شاہراہ کے دائیں طرف پڑنے والے صحرا میں سے ہوتا ہوا آگے بڑھنے لگا تھا۔

صحرا میں سے گزرنے والا راستہ انہیں پھر اسی شاہراہ پر لے آیا تھا اس شاہراہ کو چھوڑ کر انہیں صحرائی راستہ اختیار کیا تھا اب انہیں اپنے سامنے گرد و غبار کے بادل اٹھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جس سے سکندر اور اس کے ساتھیوں نے یہ اندازہ لگایا کہ یہ گرد و غبار ان کے آگے آگے بھاگنے والے دارا اور اس کے ساتھیوں کے گھوڑوں کی وجہ سے ہے لہٰذا دارا کو پالینے کی خاطر سکندر نے اپنی رفتار اور تیز کر دی تھی۔

تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے سکندر نے اپنے آگے آگے بھاگتے ہوئے لوگوں کے پچھلے حصے کو جالیا اور ان سے اسے پتہ چلا کہ یہ بھاگنے والے واقعی ہی دارا اور اس کے ساتھی ہیں بلخ کے حاکم بسوس اور سیستان کے حکمران برازنت کو جب یہ خبر ہوئی کہ سکندر بڑی تیزی سے تعاقب کرتا ہوا ان کے سروں پر آپہنچا ہے تو ان دونوں نے مل کر دارا کو قتل کر کے اس کی لاش اس کے رتھ میں ڈال دی اور خود وہ بائیں طرف خفیہ راستوں سے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

آخر سکندر اپنے لشکر کے ساتھ اس مقام پر پہنچا جہاں دارا کا جنگی رتھ کھڑا تھا اس نے دیکھا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس رتھ کے اندر دارا کی خون آلود لاش پڑی ہوئی تھی رتھ چلانے والا بھی اپنے بادشاہ کو چھوڑ کر بھاگ چکا تھا دارا کی لاش بے گور و کفن پڑی دیکھی تو سکندر کو رنج ہوا اور اپنا سرخ لبادہ اتار کر شہنشاہ ایران کی لاش پر ڈال دیا تھا۔

دارا کی موت پر ہخامنشی عہد کا چراغ گل ہو گیا یقینی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ داریوش کو کس مقام پر قتل کیا گیا لیکن مغربی مورخین کے حوالے سے بتایا جاتا ہے کہ دارا کو سمنان اور شہرود نام کے قصبوں کی درمیانی وادی میں تین سو تین قبل مسیح میں قتل کر دیا گیا جیسا کہ ایرانی محققین کہتے ہیں کہ داریوش کو دامغان کے قریب قتل کیا گیا بہرحال سکندر کے حکم سے دارا کی لاش کو پورے تزک و احتشام کے ساتھ پرسی پولس لے جایا گیا جہاں شاہانہ آداب و رسومات کے ساتھ دارا کی لاش دفن کر دی گئی تھی۔

سکندر نے اہل خراسان میں سے ایک مقتدر شخص کو خراسان اور گورگان کا حکمران مقرر کیا اور ایک مقدونی جرنیل کو اس کا نائب مقرر کر کے خود وہ اپنے لشکر کے ساتھ بلخ کے حاکم بسوس کی تلاش میں نکلا جس نے دارا کو قتل کر دیا تھا۔

جس جگہ سکندر کو دارا کی لاش ملی تھی وہاں اس نے اپنے لشکر کو خیمہ زن ہونے کا حکم دیا تھا اس جگہ ایرانیوں کردوں، عربوں اور مجوسیوں کے بہت سے گروہ سکندر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا وہاں کے مقامی لوگ سکندر کو خوش کرنے کے لئے ایک عجیب و غریب جگہ لے گئے جہاں ہر وقت آگ جلتی رہتی تھی۔

سکندر اور اس کے ساتھیوں نے اس جگہ کو غور سے دیکھا۔ انہوں نے جائزہ لیا کہ اس زمین کے شگافوں سے سیاہ رنگ کا ایک سیال رنگ کا مادہ ابل رہا تھا اور پانی کی طرح بہہ کر ایک چشمے میں جا گرتا تھا۔ یہاں مسلسل آگ شعلہ زن رہتی تھی مقامی لوگوں کا کہنا تھا کہ چٹانوں کے درمیان اکثر رالیسی آگ دکھائی دیتی ہے اس میں دھواں نکلتا رہتا ہے سکندر کے لشکر میں جو صناع اور کاری گر تھے۔ انہوں نے سکندر کو بتایا کہ یہ ایک نیا عنصر دریافت ہوا ہے اور ان عناصر سے مشابہہ ہے جن سے وہ پہلے ہی واقفیت رکھتے تھے اور جنہیں وہ نفت اور رال کہہ کر پکارتے تھے۔ سکندر اور اس کے ساتھیوں نے یہ بھی دیکھا کہ اگر جلتی ہوئی مشعل بہنے والے اس لاوے کے قریب لائی جاتی تو اس میں فوراً ہی اشتعال پیدا ہو جاتا۔ بھاپ اور سیال کے اس آتش گیر مرکب سے اہل مقدونیہ نے جو تجربات کئے وہ پٹرول کے امتحان کا دنیا میں سب سے پہلا ایک ریکارڈ تھا۔

وہاں کے مقامی لوگوں نے سکندر اور اس کے ساتھیوں کو اس مادے کی قوت کا تماشہ دکھانے کے لئے اسے یہ ترکیب کی کہ سکندر کی قیام گاہ کے ایک طرف کھلے میدان میں انہوں نے یہ سیال مادہ چھڑک دیا جب رات ہوئی تو جہاں انہوں نے مادہ چھڑکا تھا اس جگہ انہوں نے ایک جلتی ہوئی مشعل پھینک دی اس مشعل کا پھینکنا تھا کہ اس میدان میں چاروں طرف اس مادے کی وجہ سے آگ بھڑک اٹھی اور ایسا لگتا تھا جیسے وہ پوری وادی آتش زار بن گئی ہو۔

جب رات ہوئی تو بہت سے مقامی لوگ سکندر کے پڑاؤ کے پاس آکر بیٹھ گئے سکندر اور اس کے ساتھی بھی ان کے درمیان مل جل کر بیٹھ گئے پھر مقامی لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے سکندر نے کہا کہ اس سے بیشتر ایران کے بادشاہ تم پر کیسے اور کس طرح حکمرانی کیا کرتے تھے جواب میں مقامی لوگوں میں سے ایک جو عمر میں کافی بڑا تھا وہ سکندر کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے یونان کے عظیم بادشاہ ایرانی حکمرانوں کا طرز حکومت دوسری اقوام سے کافی مختلف تھا۔ مثلاً بابلیوں نے ایک شہری ریاست قائم کی یہ بہت عظیم الشان تھی لیکن دراصل ایک شہر تمام شہروں پر حکومت کرتا تھا اس طرح آشوریوں نے مختلف قوموں کو فتح کر لیا اور سب کو آشوری سلطنت کی رعایا بنا لیا لیکن ان سب کے برعکس ایرانی شہنشاہوں نے دوسری قوموں پر حکمرانی کا انتظام ضرور کیا تاہم ان قوموں کی اپنی حیثیت سے محفوظ رکھا گویا انہوں نے اجزاء کو محفوظ رکھتے ہوئے ایک پل تیار کیا تھا۔

○

ایران کے ہر حصے کا ایک گورنر مقرر ہوتا تھا۔ نہروں کے ذریعے دریاؤں کو سمندر کے ساتھ ملایا گیا شہروں کو سمندروں سے قریب تر لانے کے لئے سڑکیں تعمیر کیں ان ہی سڑکوں پر سے طارس کی کانوں سے چاندی لائی جاتی تھی تاکہ پرسی پولس کے محلات کی چھتوں میں استعمال کی جائے ان ہی سڑکوں کے ذریعے سے عرب سے خوشبوئیں آتی تھیں تاکہ پرسی پولس کے ایوانوں اور گھروں کو ان خوشبوؤں سے معطر کیا جا سکے۔

اے بادشاہ! ایران کے پہلے اور بعد کے حکمرانوں کے طرز حکومت میں کافی فرق آ گیا تھا شروع کے حکمران جن میں کوروش خود بھی شامل ہے حکمرانی کے فرائض انجام دینے کے لئے ضرورت کے مطابق شہر بہ شہر جاتے تھے۔ جب حکومت کا دائرہ بہت پھیل گیا تو جگہ جگہ دورے کا طریقہ چھوڑ دیا ان کے پاس بہت دولت جمع ہو گئی تھی اور وہ اپنی حفاظت کے لئے اس محافظ فوج پر انحصار کرنے لگے جس کا نام انہوں نے غیرفانی رکھا ہوا تھا ضرورت پڑتی تو امراء سے روپے وصول کر لیتے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ابتدائی شہنشاہ تو اپنی کارکردگی کی وجہ سے کامیاب ہے لیکن بعد کے شہنشاہوں کا طریقہ پہلے والا نہ رہا بیشک مختلف قومیں ان کی حمایت کرتی تھیں لیکن خود ان کی حیثیت کٹھ پتلیوں کی سی ہو گئی تھی جس کی وجہ سے گرد و پیش میں سازشوں کا سلسلہ جاری رہتا تھا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سے شہنشاہ قتل ہوئے اور خود خواجہ سراؤں کے ہاتھوں مارے گئے تھے اس طرح پہلے بادشاہوں کے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

طرز پر حکومت نہ کرنے کی وجہ سے بعد کے شہنشاہ سازشوں کا شکار ہوئے اور آہستہ آہستہ سلطنت اور قوت میں کمزوری اور ضعف پیدا ہوتا چلا گیا تھا۔

سکندر شاید اس بوڑھے مجوسی سے کچھ اور بھی پوچھتا کہ اسی دوران سکندر کے لشکری معمر کاہن جس کا نام اریشانڈ تھا وہ سکندر کے قریب آکر بیٹھ گیا اس کے انداز سے لگتا تھا کہ جیسے وہ سکندر سے کچھ کہنا چاہتا تھا قبل اس کے اریشانڈ کچھ بولتا سکندر نے اسے مخاطب کرکے پوچھا۔ اے میرے بزرگ کیا تم مجھ سے کچھ کہنا چاہتے ہو اس پر اریشانڈ بولا اور کہنے لگا۔

اے سکندر! مجھے تم سے یہ شکایت ہے کہ تم نے یونانی دیوتاؤں اور ان سے منسلک طرز عبادات کے فروغ کے لئے کوئی کام نہیں کیا گو ہم نے بابل کو فتح کر لیا ہے اب بابل تمہارے ماتحت ہے لیکن اب بھی وہاں کے لوگ بعل اور مردوک دیوتاؤں کے مندروں میں اپنی رسم و رواج کے مطابق عبادت کرتے ہیں یہی حال مصر میں بھی ہے مصر بھی ہمارا مفتوحہ علاقہ ہے لیکن وہاں بھی لوگ اپنی مرضی اور اپنی منشا کے مطابق رع اور امون دیوتا کی پوجا اور پرستش میں لگے ہوئے ہیں اے بادشاہ! یہ طریقہ کار مجھے پسند نہیں ہم نے ان علاقوں کو فتح کیا ہے لہٰذا ان علاقوں میں ہمارے ہی دیوی دیوتاؤں کی پرستش کی جانی چاہئے اس سے علاوہ سب سے بڑی بات جو میں دیکھتا ہوں وہ یہ کہ بابلی اور مصریوں کا یہ خیال ہے کہ یونان کے سکندر کو فتوحات اور اقتدار ان کے دیوتاؤں یعنی بعل مردوک رع اور امون کی وجہ سے حاصل ہوا ہے بوڑھے کاہن اریشانڈ کی گفتگو غور سے سننے کے بعد سکندر نے تھوڑی دیر کچھ سوچا پھر اس نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے یوناف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کاہن کو مخاطب کرکے کہا۔

تمہارے ان سارے سوالوں اور تمہاری اس ساری گفتگو کا جواب میرا دوست میرا عزیز یوناف دے گا اس موقع پر سکندر کا جرنیل اور اس کا وزیر بطلیموس اور اس کی محبوب تھائس بھی وہاں آکر بیٹھ گئے تھے۔ سکندر نے جب بوڑھے کاہن اریشانڈ کو کہا کہ اس کی گفتگو کا جواب یوناف دے گا تو سکندر کے یہ الفاظ سن کر حسین تھائس کے پرکشش چہرے پر ناپسندیدگی کی شکنیں اور نفرت کے آثار سے پیدا ہو گئے تھے تاہم اس موقع پر وہ کچھ نہ کہہ سکی تھی عین اس وقت یوناف بولا اور بوڑھے کاہن اریشانڈ کو مخاطب کرکے وہ کہنے لگا۔

بابل اور مصر کے لوگوں کے خیالات کا اثر نہ سکندر پر پڑ سکتا ہے اور نہ مقدونیوں کا اثر بابلیوں اور مصریوں پر پڑ سکتا ہے اس لئے کہ یونانی جن دیوتاؤں کی پوجا پاٹ کرتے چلے آرہے ہیں وہ زمانہ قدیم سے ان کے زیر پرستش ہیں اسی طرح جو دیوتا مصر اور بابل میں قابل احترام ہیں وہ بھی برسوں نہیں بلکہ صدیوں سے ان سرزمینوں میں چلتے آرہے ہیں لہٰذا اس قدر جلدی مصری اور بابلی اپنے قدیم اور اساطیری بتوں کی پوجا پاٹ ترک کرکے یونانی دیوتاؤں کو اپنا سکتے ہیں۔

جواب میں اریشانڈ بڑی خفگی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا لوگ جو خیالات قائم کر لیتے ہیں اس کی خاصی اہمیت ہوتی ہے لہٰذا شروع میں ہی اگر مصریوں اور بابلیوں میں ہمارے دیوتاؤں کو ان کے دیوتاؤں پر فوقیت دی گئی ہوتی تو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پھر ایسا وقت بھی آتا کہ یہاں کے لوگ اپنے دیوتاؤں کو یونانیوں کے دیوتاؤں پر فوقیت اور ترجیح نہ دیتے اس پر یوناف فوراً بولا اور کہنے لگا یہ ایک فطری عمل ہے ہر کوئی اپنے گروہ اپنے قبیلے اور اپنی قوم کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے اور اس فطری عمل کو ختم نہیں کیا جا سکتا یونانیوں کے لئے یہی کافی نہیں کہ مصری اور بابلی ان کا شکریہ ادا کر چکے ہیں ان کے مطیع اور فرمانبردار بن چکے ہیں اور ان کی تعریف کرتے رہتے ہیں اریشانڈ جل کر بولا ہاں مگر الفاظ کی حد تک جو خیالات عملی جامع پہن کر سامنے نہیں آتے ان کا کوئی فائدہ نہیں لہٰذا میں تمہارے جواب سے قطعی مطمئن نہیں ہوں۔ اریشانڈ کی یہ گفتگو سن کر سکندر کے چہرے پر غصے اور غضب ناکی کے آثار نمودار ہوئے تھے پھر اس نے کسی قدر خفگی اور تختی میں اریشانڈ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا سنو بوڑھے کاہن! میرے دوست یوناف نے تمہارے سوالوں کے معقول جواب دیئے ہیں میرے خیال میں اب تمہیں مطمئن ہو جانا چاہئے اب تم جاؤ اور جاکر آرام کرو سکندر کے ان الفاظ پر بوڑھا اریشانڈ اپنی جگہ سے اٹھ کر چلا گیا تھا حسین تھائس نے سکندر کے ان الفاظ کو بھی ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا تھا۔

بوڑھا کاہن اریشانڈ اٹھ کر گیا ہی تھا کہ سکندر کے لشکر کا سب سے بڑا ضناع لس پس سکندر کے پاس آکر بیٹھ گیا شاید وہ بھی کچھ کہنا چاہتا تھا اس ضناع کو سکندر نے پہلے سے نئے سکے ڈھالنے کا حکم دیا تھا اور اسے یہ بھی کہا تھا کہ نئے سکوں پر سکندر کے اوپر کے دھڑ کی تصویر لی جائے جب لس پس سکندر کے پاس آکر بیٹھا تو سکندر نے ہلکی ہلکی مسکراہٹ میں اپنے اس ضناع کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کیا تم بھی بوڑھے کاہن اریشانڈ کی طرح کچھ کہنا چاہتے ہو اس پر وہ ضناع ہلکے ہلکے مسکرایا اور کہنے لگا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے مجھے نئے سکے ڈھالنے کا حکم دیا تھا اور یہ کہا تھا کہ ان سکوں پر آپ کے اوپر کے دھڑ کی تصویر ہونی چاہئے لیکن ان سرزمینوں میں مجھے بہت دقت اور مشکلات پیش آرہی ہیں وہ یہ کہ ان مشرقی سرزمینوں میں بت سازی کا فن کسی کو نہیں آتا ایرانیوں میں انسان کی تصویر بنانے کی صلاحیت مفقود ہے۔

وہ چٹانوں یا پتھر کی تختیوں پر آرائش یا افسانوی منظر کو کندہ کر لیتے ہیں لیکن انسانی تصویر نہیں بنا سکتے وہ تزئین و آرائش کے لئے جانوروں کی ایک شکل کے نمونے بار بار دہراتے رہتے ہیں مثلاً دوڑتے ہوئے ہرنوں یا عقابوں کی اڑتی ہوئی قطاریں نئے سکے ڈھالنے اور ان پر آپ کی تصویر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بنانے کے لئے مجھے وقت پیش آ رہی ہے۔ سکندر نے اپنے اس صناع کی گفتگو بڑے غور سے سنی پھر مسکراتے ہوئے اسے کہنے لگا۔

سنولس پس یہاں کے اہل فن دراصل صنعت گر ہیں وہ عمارتوں کی دیواروں پر تزئین کے لئے اس غرض سے نقش و نگار بناتے ہیں کہ انسانی آنکھیں انہیں دیکھ کر خوش ہوں وہ پہاڑیوں کے دامن میں ایسی موزوں عمارتوں کے نقشے تیار کرتے ہیں کہ دیکھتے ہی یقین ہو جائے کہ اس سے موزوں تر کوئی نقشہ نہیں ہو سکتا وہ ایسے سائے بان بناتے ہیں جن میں لوگ جمع ہوں اور گرمیوں سے محفوظ رہیں لہٰذا اگر تمہیں نئے سکے ڈھالنے میں یہاں دقت پیش آ رہی ہے تو اس کام کو فی الحال منسوخ کر دو اور ان سرزمینوں میں پہلے سے جو سکے جاری ہیں انہیں ہی چلتا رہنے دو۔ سکندر کا یہ جواب سن کر لس پس نام کا وہ صناع مطمئن ہو کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

اس جگہ قیام کے دوران ایک لاغر اور بوڑھا سا زرتشتی پجاری سکندر کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسے ایک کتاب اس نے انتہائی عزت و احترام کے ساتھ تحفہ میں پیش کی۔ سکندر نے اس کتاب کو الٹ پلٹ کر دیکھا پھر اس بوڑھے زرتشتی پجاری کو مخاطب کر کے کہا یہ کتاب کیسی ہے کیا تم مجھے اس سے متعلق کچھ تفصیل سے نہ کہو گے۔ اس پر وہ زرتشتی پجاری سکندر کو مخاطب کر کے کہنے لگا یہ اوستا زرتشت کی مقدس کتاب ہے جس میں زندگی بسر کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں اور اگر کوئی شخص ان طریقوں کو اپنائے تو اپنی زندگی کو خوشگوار بنا سکتا ہے سکندر نے اس پجاری کی باتوں میں دلچسپی لی اور اسے مخاطب کر کے پوچھا تم نے زرتشت کی یہ کتاب جس کا نام تم نے اوستا بتایا ہے کہاں سے حاصل کی اس کتاب کی حالت بتاتی ہے کہ یہ بہت قدیم اور پرانی ہے تاہم خوب سنبھال کر رکھی گئی ہے۔

اس پر وہ پجاری بولا اور کہنے لگا اے بادشاہ! ایران کے حکمرانوں میں گشتاسپ سب سے پہلا بادشاہ تھا جو زرتشت پر ایمان لایا تھا اس گشتاسپ نے زرتشت کے پیغام کو اکٹھا کیا جسے اوستا کا نام دیا گیا اوستا کے دو نسخے گشتاسپ نے بیلوں کی بارہ سو کھالوں پر سنہری حروف میں لکھوائے تھے۔ اس بادشاہ ایک نسخہ گنج شائے گان میں رکھا گیا اور دوسرا نسخہ پرس پولس کے شاہی محل میں رکھا گیا لیکن یہ نسخہ اس وقت تباہ و برباد ہو گیا جب آپ نے پرسی پولس کو فتح کرنے کے بعد شاہی ایوان کو آگ لگا دی جو نسخہ میں نے آپ کو پیش کیا ہے وہ یہی نسخہ ہے جو بڑی احتیاط اور بڑے احترام کے ساتھ گنج شائے گان میں رکھا گیا تھا۔ سکندر اس پجاری کی گفتگو سے متاثر ہوا اور پوچھا۔ کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ اس کتاب میں کس کس موضوع پر بحث کی گئی ہے وہ پجاری پھر بولا اور کہنے لگا اس میں مذہب طب اور نجوم سے متعلق بہت کچھ ملتا ہے جو انسانی زندگی کی رہنمائی کر سکتا ہے سکندر نے

اس زرتشتی پجاری کی طرف سے اوستا کے اس تحفے کو قبول کیا پھر اس نے اپنے لشکر میں شامل مختلف زبانوں اور مذاہب کے ماہروں کو حکم دیا کہ اس کتاب کو یونانی میں ترجمہ کرنے کے بعد اس کے اصل نسخے کو ضائع کر دیا جائے اس کے بعد سکندر نے پھر اس زرتشتی پجاری کو مخاطب کر کے کہا۔ تم مجھے ایسے معاشرے سے متعلق روشنی ڈال سکو گے جو اس کتاب اوستا کی بنیاد پر قائم کیا گیا ہو اس طرح مجھے ایرانیوں کے آداب و رسومات جاننے میں مدد ملے گی اس پر وہ پجاری بولا اور کہنے لگا۔

اے بادشاہ! ایرانیوں کے اخلاق و آداب پر بہت کچھ کہا اور لکھا جا سکتا ہے میں اس سے متعلق کچھ یوں گزارش کر سکتا ہوں کہ ایرانی اپنی پیدائش کا دن بڑے احترام سے مناتے ہیں اس روز پر لطف کھانے پکاتے ہیں امراء کے ہاں گائے گھوڑے اونٹ اور خچر وغیرہ کے کباب بنائے جاتے ہیں غربا بھی اس تقریب کو اپنی حیثیت کے مطابق شان و شوکت سے مناتے ہیں ایرانیوں کے ہاں قسم قسم کے کھانے پکتے ہیں یہ شراب کے بہت متوالے ہیں اکثر شراب پی کر شور کرتے ہیں یہ لوگ زمین کو پاک سمجھتے ہیں اس لئے تھوک زمین پر نہیں پھینکتے اپنے مراتب کا انہیں بہت پاس ہے ملتے ہیں تو ایک دوسرے کو چومتے ہیں جنہیں بزرگ سمجھتے ہیں ان کے پاؤں بھی چومتے ہیں ہمسائے سے بہت اچھا سلوک کرتے ہیں یہ لوگ دوسروں کی عادتوں کو بہت جلد اختیار کر لیتے ہیں۔

اے بادشاہ! ایرانیوں کے نزدیک بہترین صفت یہ ہے کہ اولاد زیادہ پیدا کی جائے جو شخص سب سے زیادہ اولاد پیدا کرتا ہے بادشاہ اسے انعام و اکرام سے نوازا کرتے تھے بچوں کو پانچ سال سے بیس سال تک صرف تین کام سکھائے جاتے ہیں ایک تیر اندازی دوسرا سواری اور تیرا راست بازی شام کے وقت نوجوانوں کا مشغلہ درخت لگانا گھاس کی جڑیں کاٹنا اور اسلحہ وغیرہ صاف کرنا ہوتا ہے جوان باقاعدہ ورزش کرتے ہیں مل کر دوڑ لگاتے جو سب سے آگے نکل جاتا ہے اسے حکومت کی طرف سے انعام و کرام سے بھی نوازا جاتا تھا۔

ایرانیوں کے نزدیک جس بات کا کرنا ممنوع تھا اس کو زبان پر بھی لانا عیب تھا جھوٹ کو بدترین عیب سمجھا جاتا ہے قرض لینا ایرانیوں کے نزدیک شرم ناک فعل ہے چونکہ اس کی وجہ سے کبھی کبھی جھوٹ بھی بولنا پڑتا ہے۔ اگر کسی ایرانی کو جزام کا مرض لاحق ہو جاتا ہے تو وہ کسی کے ساتھ میل جول نہیں رکھ سکتا کیونکہ مقامی لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مرض ان گناہوں کی سزا ہے جو کوئی آفتاب کی شان میں کرتا ہے کوئی غیر ملکی اس مرض میں مبتلا ہو جاتا تو اسے شہر بدر کر دیا جاتا تھا اس کے علاوہ اے بادشاہ! ایران کی سرزمینوں میں سفید کبوتروں کو عموماً نہیں رہنے دیا جاتا اس لئے کہ لوگوں کے خیال میں جزام کا یہ مرض سفید کبوتروں سے پیدا ہوتا پانی ایرانیوں کے نزدیک سرچشمہ حیات ہے اس لئے اسے مقدس سمجھا جاتا ہے ندی کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اسی لئے ندی کے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اندر پیشاب پاخانہ نہیں کرایا جاتا۔ وہ پجاری یہاں تک کہنے کے بعد جب خاموش ہوا تو سکندر نے اس کو مخاطب کر کے کہا۔ تم نے مجھے ایرانیوں کی عادات و رسومات اور اخلاق سے متعلق تو بہت کچھ بتا دیا ہے۔ کیا تم مجھے ان کے مذہب کے متعلق بھی روشنی ڈالو گے۔ اس پر پجاری پھر بولا اور کہنے لگا اے بادشاہ! ایرانی واحدانیت پر اعتقاد رکھتے ہیں آہو فردا ان کے نزدیک خالق کائنات ہے ایران کے حکمران اپنے اقتدار اور حکومت کو آہو مزدا کی عنایت سمجھتے تھے دارا اول نے اپنی فتوحات یا کسی کارنامے کی سرگزشت برقرار رکھنے کے لئے جو کتبے کندہ کرائے ان میں بات بات آہو فردا کا احسان مانا گیا ہے راہوارا مردا کا تصور انسانی فہم سے بالاتر ہے اس لئے وہ آپ کو مظہرِ خداوندی سمجھتے ہیں اور اس کی پرستش کرتے ہیں اس غرض کے لئے اہم مقامات پر آتش کدے بنائے گئے ہیں جن کے ساتھ سارے اخراجات پورے کرنے کے لئے جاگیریں بھی مختص کی گئی تھیں۔

اگرچہ قدیم ایرانی باشندے آفتاب کے بھی معتقد تھے لیکن آفتاب کی پرستش لوگوں نے بعد میں شروع کی یہ لوگ آفتاب کی قسم کھاتے اور جنگ کے موقع پر آفتاب ہی سے مدد مانگتے تھے اس زمانے میں آگ اور آفتاب کے علاوہ پانی ہوا اور روشنی کو مقدس سمجھا جانے لگا تھا یہاں تک کہ انہیں بھی الوہیت کا درجہ دیا گیا اور ان سب کے نام پر جانوروں کی قربانیاں دی جانے لگیں اور یہ سب قربانیاں کسی مغ کے بغیر ادا نہیں ہو سکتیں تھیں یہ مغ آتش پرستوں کے روحانی پیشوا ہوتے تھے اور ان کی موجودگی ہی میں قربانی دینے کی رسومات ادا کی جاتی تھیں قربانی کے لئے ضروری تھا کہ پاک لباس پہنے جائیں اور کسی پاک اور بلند جگہ پر جہاں کی ہوا پاک صاف ہو قربانیاں دی جائیں زمین ایرانیوں کے نزدیک مقدس ہے اور اسے آلودا کرنا منع ہے اس لئے ایرانی اپنے مردوں کو موم میں لپٹ کر زمین میں دفن کرتے ہیں یہ موم گویا مردے اور زمین کے درمیان حائل رہتی ہے۔

شروع میں ایران میں کسی مجرد ہستی کا مجسمہ بنانا ممنوع تھا اس کے بعد جب مجسموں کی طرف لوگوں نے دھیان دیا تو سب سے پہل مجسمہ دیوی اناہید کا بنایا گیا تھا سکندر نے بیچ میں بولتے ہوئے اس بوڑھے پجاری سے پوچھا یہ تم نے جو مغ کا ذکر کیا ہے تو کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ یہ مغ کیا چیز ہوتے ہیں وہ پجاری مسکراتے ہوئے بولا اور کہنے لگا قوم ماد کا ایک خاص قبیلہ تھا جس سے یہ مغ تعلق رکھتے تھے جن کے سپرد مذہبی امور ہوتے تھے اس قبیلے کے افراد مغ کہلاتے تھے اور روحانی پیشوا سمجھے جاتے ہیں مغ کے بغیر کوئی مذہبی رسم ادا نہیں کی جا سکتی کوئی دوسرا شخص مغوں کا پیشہ اختیار نہیں کر سکتا البتہ مغ کوئی اور پیشہ اختیار کرنا چاہیں تو اس کے لئے انہیں پوری آزادی ہے اس پجاری کی یہ گفتگو سن کر سکندر بے حد متاثر ہوا اس کا شکریہ ادا کیا اور اسے کچھ انعام دے کر فارغ کر دیا۔

اسی جگہ پڑاؤ کیے گئے سکندر نے مقدونیہ میں اپنے استاد ارسطو کو خط لکھا اور اس سے التماس کی کہ میرا خط ملتے ہی ایشیاء کی طرف چلے آؤ اور دیکھو میں نے کتنے وسیع علاقوں کو فتح کیا ہے اس خط کے روانگی کے چند ہی ہفتوں بعد یونان سے ایک قاصد سکندر کے پاس آیا وہ سکندر کے نام ارسطو کا خط لے کر آیا تھا اس خط میں ارسطو نے خود آنے سے تو معذرت کر دی تھی لیکن اس نے خط میں لکھا تھا کہ میں اپنی جگہ اپنے بھتیجے کلیتھیز کو روانہ کر رہا ہوں جو میری طرح ایک بہترین مفکر اور فلسفی ہے اور وہ تمہاری کارگزاری کا بغور مشاہدہ کرنے کے بعد بہترین الفاظ میں مجھے تمہاری ساری کارگزاری سے آگاہ کر سکے گا ارسطو کا خط ملنے کے بعد سکندر بڑی بے چینی سے ارسطو کے بھتیجے کلیتھیز کا انتظار کرنے لگا تھا۔

آخر ایک روز ارسطو کا بھتیجا کلیتھیز اسی جگہ سکندر سے آن ملا جہاں سکندر نے گزشتہ کئی ہفتوں سے پڑاؤ کیے ہوئے تھا۔ سکندر نے پرتپاک انداز میں ارسطو کے بھتیجے کلیتھیز کا استقبال کیا کلیتھیز سے ملنے کے بعد اسے پتہ چلا کہ وہ مقدونیہ کی بہترین درسگاہوں کا فارغ البال تھا اس کی طبیعت سے سکندر نے یہ بھی اندازہ لگایا کہ وہ رنگ رلیوں سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتا تھا البتہ لطیفہ بازیوں سے خوب لطف اندوز ہوتا تھا کم گو تھا اور وہ اپنے ساتھ اپنے چچا ارسطو کی تازہ تصانیف کے نسخے لایا تھا جو مابعد طبیعات سے تعلق رکھتے تھے اس کے ساتھ ایک غیر پیشہ ضلعی بھی یونان سے اس کے ہمراہ آیا تھا۔

سکندر نے چند روز تک ارسطو کی نئی تصنیف کا مطالعہ کیا پھر اس کے بھتیجے کلیتھیز کی گفتگو سے لطف اندوز ہونے کے لئے ایک روز وہ اپنے سرداروں اور مشیروں کے ساتھ کلیتھیز کے خیمے میں داخل ہوا اور اس سے کہا کہ وہ یونان سے ایشیا تک اپنے سفر کی روداد سنائے۔

کلیتھیز خوش ہوا کہ سکندر خود اپنے سرداروں کے ساتھ اس سے ملنے کے لئے اس کے خیمے میں آیا ہے لہٰذا اس نے خوشی کے اظہار میں بولتے ہوئے کہا اے بادشاہ! تمہاری ان فتوحات سے جہاں ایشیا کے اندر ایک انقلاب آیا ہے وہاں یونان میں بھی ان فتوحات کے باعث ایک انقلاب برپا ہو چکا ہے اور وہ اس طرح کہ یونان کے فنکار سنگ تراش جوہری گلدان ساز موسیقی اور زبان کے معلم اور ان کے علاوہ دیگر صناع کثیر تعداد میں جہازوں پر بیٹھ کر ایشیا کا رخ کر رہے ہیں اور وہ ایشیا میں آ کر مختلف مقامات پر اپنی پسند کے مطابق آباد ہونا شروع ہو گئے ہیں وہ یونانی جہازوں میں پرانی شرابیں لے کر مصر کا رخ کر رہے ہیں اور وہ خوب دولت کما رہے ہیں ان فتوحات کی وجہ سے یونان اور اس کے آس پاس کے جزیروں میں غلاموں کی تجارت دگنی ہو گئی ہے کچھ یونانی تاجر دجلہ و فرات کے دوآبہ میں آ کر آباد ہوئے ہیں انہوں نے وہاں اپنے پختہ گھر بنا لئے ہیں بابل کے پاس سے

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

گزرتے ہوئے میں نے بابل کے باب اشتر سے تھوڑے فاصلے پر ایک یونانی تھیٹر بھی تعمیر ہوا دیکھا اور اسے دیکھ کر مجھے بے حد خوشی ہوئی۔

کلیتھیز جب خاموش ہوا تو سکندر پھر بولا اور کہنے لگا کیا تمہارے خیال میں یونان کی نسبت یہاں سردی زیادہ ہے۔ کلیتھیز مسکراتے ہوئے کہنے لگا ہاں ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ مقدونیہ میں ایک سوتی لبادہ کافی سمجھا جاتا ہے جبکہ یہاں تین تین قیمتی پوستینوں کی ضرورت پڑ جاتی ہے کلیتھیز کا یہ جواب سن کر سکندر تھوڑی دیر تک خاموش رہا پھر دوبارہ بولا اور پوچھنے لگا یہاں ایشیا میں قیام کے دوران تمہارے خیال میں تمہارا سب سے اولین کام کیا ہوگا اس پر کلیتھیز تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر بولا میں یونان سے ایشیا کی طرف صرف جلا وطنوں کو واپس لے جانا چاہتا ہوں۔ کلیتھیز کی یہ گفتگو سن کر سکندر کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا وہ دوبارہ بولا اور پوچھا جلا وطن سے تمہاری کیا مراد ہے میں نے تو تمام لوگوں کو گھر جانے کی اجازت دے دی ہے یہاں تک کہ ایتھنز کے گنہ گار بھی چلے گئے ہیں پھر اب ایشیاء میں کون جلا وطن باقی رہ گیا ہے اس پر کلیتھیز بڑی ڈھٹائی سے بولا اب مقدونیوں کو ایشیا میں جلا وطن کہا جا سکتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ انہیں واپس یونان لے جاؤں۔

سکندر نے ارسطو کے بھتیجے کلیتھیز کی اس گفتگو کو انتہائی درجہ ناپسند کیا اس کے چہرے پر غصے اور غضبناکی کے آثار اور گہرے ہو گئے تھوڑی دیر تک وہ خاموش رہ کر اپنے غصے کو پیتا اور قابو پاتا رہا اس پر کلیتھیز کی مزید بدقسمتی یہ کہ اس نے سکندر کو خوش کرنے کے لئے ایک نیا موضوع چھیڑا اور ایتھنز نام کی اس عورت کی تعریف کرنے لگا جو ایک بہادر یونانی خاتون تھی جس نے ایتھنز کی آزادی کے لئے کام کیا تھا۔

○

کلیتھیز کی یہ گفتگو سن کر سکندر کا غصہ آپے سے باہر ہو گیا اس نے شراب کا پیالہ جو ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا اس زور سے اپنے سامنے فرش پر مارا کہ وہ ریزہ ریزہ ہو کر کمرے میں پھیل گیا پھر اس نے انتہائی غصے میں اپنے استاد ارسطو کے بھتیجے کلیتھیز کو مخاطب کر کے کہا تم ایک شہری ریاست کو شہری احساسات کی حدود سے باہر نہیں نکال سکتے ایتھنز نے خودکشی کر لی اور اپنے آپ کو طوائف بنا لیا اور معمولی زیور سے آراستہ ہو کر ہر آنے والے کی رفاقت پر آمادہ ہوتی رہتی تھی اس کی سلطنت اتنی ہی پھیل سکتی تھی جتنی کہ انسانوں کی خواہش پھیل سکتی ہے طوائف کو حفاظت کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ مرد اپنی حفاظت کرنے کے ساتھ ساتھ اوروں کی حفاظت کا فرض بھی ادا کرتا لہٰذا تم کس طرح ایتھنز جیسی طوائف میں خیر و خوبی پیدا کر سکتے ہو اس گفتگو کے بعد سکندر کلیتھیز کے خیمے سے اٹھ کر چلا گیا اس کے بعد وہ کلیتھیز سے بہت کم گفتگو کرتا تھا چند روز تک وہاں قیام کرنے کے بعد سکندر نے اپنی اگلی مہموں کو سر کرنے کے لئے وہاں سے اپنے لشکر کے ساتھ کوچ کر لیا تھا۔

اپنے اس پڑاؤ سے کوچ کرنے کے بعد سکندر نے اپنے نام کے دو اور شہر آباد کر لئے ایک اس جگہ جہاں آج کل قندھار واقع ہے اور دوسرا اس جگہ جہاں آج کل کابل شہر ہے پھر اس نے شمال کا رخ کر لیا وہ کوروش کی طرح شمالی علاقوں کو زیر کر کے اپنی فتوحات کا سلسلہ کوروش کے دور شمالی علاقوں تک پھیلا دینا چاہتا تھا دریائے آمو کے کنارے پہنچ کر مقدونیوں کے سامنے ایک عجیب منظر آیا۔ انہوں نے دیکھا کہ ان کے سامنے کچھ وحشی لوگوں کے دستے نمودار ہوئے تھے جن کے ہاتھوں میں شاخیں تھیں اور سبز پتوں کے ہار انہوں نے اپنے گلوں میں پہن رکھے تھے وہ ٹوٹی پھوٹی یونانی زبان بھی بول رہے تھے انہوں نے سکندر اور اس کے لشکریوں کو بتایا کہ وہ جلا وطن ہیں وہ بالکل وحشی نظر آ رہے تھے انہوں نے گھروں میں کاتی ہوئی اون اور چمڑے کے لباس پہنے ہوئے تھے اور دیوانوں کی طرح وہ اچھل کود کر رہے تھے جب ان سے استفسار کیا گیا تو پتہ چلا کہ یہ یونانی ہیں جو بہت عرصہ پہلے یونان سے ہجرت کر کے ایرانی سلطنت میں داخل ہو گئے تھے اور گزشتہ جنگوں میں وہ مقدونیوں کے خلاف شہنشاہ ایران کے لشکر میں رہ کر جنگیں کرتے رہے ہیں سکندر کو جب یہ معلوم ہوا تو اس نے ان سب یونانیوں کو قتل کرنے کا حکم دے دیا تھا آخر سکندر کے حکم پر اس کا لشکر غیض و غضب میں ان پر ٹوٹا اور ان سب کا قتل عام کر دیا اس کے بعد سکندر دریائے آمو کے ساتھ ساتھ مزید آگے بڑھا۔

اب سکندر اپنے لشکر کے ساتھ دریائے آمو کے کنارے اس جگہ پہنچ گیا جہاں اب اس کے سامنے باختر اور سود کے رہنے والے پارتھی گھوڑ سوار نمودار ہونا شروع ہو گئے تھے یہ پارتھی سوار بڑے قادر اندازی سے تیر چلانے میں ماہر تھے اور انہوں نے سکندر کے لشکر کی پیش قدمی روک دی جب سکندر اپنے لشکر کے ساتھ آگے بڑھنے کی کوشش کرتا وہ تیز تیر اندازی کرتے اور سکندر کے لشکر کی پیش قدمی کو روک کر رکھ دیتے۔

سکندر اور اس کے ساتھی ان پارتھیوں کے طریقہ جنگ سے خوب واقف اور آگاہ تھے وہ جانتے تھے کہ پارتھی دوسری قوموں سے مختلف تھے اور ان سے لڑائی کرنا عام قوموں سے لڑائی کرنے سے بالکل جدا تھا پارتھیوں کے ساتھ جنگ موت و حیات کی جنگ تھی شمالی ایشیا کے یہ تیر انداز اتنی تیزی سے نکل جاتے تھے کہ مقدونوی ان کا تعاقب تک نہ کر سکتے تھے ان پر قابو پانے کے لئے سکندر کو طرح طرح کی تدبیروں سے کام لینا پڑا لیکن یہ پارتھی اس کی ہر تدبیر کو ناکام بناتے چلے جاتے تھے ان پارتھیوں کی راہ بری اور رہنمائی ایک ایرانی جرنیل کر رہا تھا جو دارا کے لشکر میں شامل تھا اور دارا کی موت کے بعد اس نے بچے کھچے ایرانیوں کے علاوہ شمال کے خون خوار پارتھیوں کو بھی اپنے ساتھ ملا کر سکندر کا مقابلہ کرنے کا ارادہ کر لیا تھا اس ایرانی جرنیل کا نام سپاما تھا اور یہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

نئے نئے جنگی طریقے استعمال کرنے میں انتہائی دانش مندی جرات اور دانائی سے کام لینے کا فن خوب جانتا تھا۔

دریائے آمو کے کنارے کے ساتھ ساتھ جو پارتھیوں کے شہر تھے ان شہروں پر سکندر نے کئی بار حملہ آور ہو کر ان شہروں پر قبضہ کیا لیکن اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب بھی وہ کسی شہر میں داخل ہوتا تو شہر کو خالی پاتا لیکن جونہی وہ اس شہر سے نکلتا پارتھی پھر اس شہر میں داخل ہو کر اپنی پوزیشن مستحکم کرنا شروع کر دیتے تھے۔ سپٹاما کے ساتھ دریائے آمو کے کنارے سکندر پورا ایک ماہ تک جنگوں میں مصروف رہا لیکن سپٹاما کو قابو نہ کر سکا بلکہ سپٹاما نے اسے طرح طرح کی تدبیریں استعمال کر کے بے بس اور مجبور کر کے رکھ دیا تھا۔

سکندر نے جب دیکھا کہ سپٹاما کسی طرح اس کے قابو میں نہیں آتا اور نہ ہی وہ اسے شکست دینے میں کامیاب ہوتا ہے تو اس نے اپنی سپاہ کو چند دن ستانے کا موقع دینے کے ساتھ ساتھ جنگی تدبیریں اپنانے کے لئے مختلف انداز میں سوچ بچار کرنا شروع کی اس دوران سپٹاما بھی بے کار نہیں بیٹھا اس نے خود کو پارتھیوں کے ساتھ ساتھ پارتھیوں سے بھی زیادہ خون خوار قوم سیتھیوں کو بھی اپنے ساتھ ملانا شروع کر دیا تھا اس طرح وہ بھی سکندر اور اس کے لشکریوں سے نمٹنے کے لئے خوب تیاریاں کرنے لگا تھا۔

سکندر دم لینے اور اپنے لشکر کو ستانے کا موقع فراہم کرنے کے بعد جب نئے سرے سے سپٹاما کے خلاف حرکت میں آیا تو پہلے چند روز کی جنگوں کے درمیان سکندر سپٹاما کی نقل و حرکت اور اس پر حملہ آور ہونے کے انداز سے دنگ رہ گیا تھا اس نے دیکھا سپٹاما جنگ میں وہ تدبیریں اور وہی چالیں استعمال کر رہا تھا جو یونانی جنگوں میں استعمال کر کے ایرانیوں پر فتح حاصل کرتے رہے تھے سکندر جنگوں کی اس طوالت سے تنگ آتا جا رہا تھا اس لئے کہ وہ جو بھی جنگی تدبیر اختیار کرتا سپٹاما اس کا موثر توڑ کر لیتا اس دوران ایک جنگ کے دوران جبکہ سکندر اپنے لشکر کے ساتھ سپٹاما کی سرکردگی میں کام کرنے والے پارتھیوں اور سیتھیوں کے ساتھ جنگ کر رہا تھا تو ایک بھاری پتھر سکندر کے سر پر آ کر لگا گو وہ اپنے سر پر آہنی خود پہنے ہوئے تھا لیکن پھر بھی پتھر ایسے زور سے لگا کہ اس کے سر پر زخم آ گیا اور وقتی طور پر اس کی بینائی بھی کچھ کمزور پڑ گئی تھی۔

سکندر کے زخمی ہونے کی وجہ سے لڑائی کچھ دنوں کے لئے ٹل گئی تھی تاہم سکندر نے اپنے لشکریوں کو اندر ہی اندر بڑی جنگ کے لئے تیاری کرنے کا حکم دے دیا تھا اور وہ انتظار کرنے لگا تھا کہ اس کے سر پر آنے والا زخم ٹھیک ہو جائے اور اس کی وجہ سے جو اس کی بینائی کمزور ہو گئی ہے وہ بھی بحال ہو جائے تاکہ وہ سپٹاما کے خلاف پوری قوت سے حرکت میں آ کر اسے اپنے سامنے مغلوب کرنے کی کوشش کرے۔ زخم ٹھیک ہو جانے اور آنکھوں کی بینائی بحال ہو جانے کے بعد سکندر نے پھر سپٹاما کے ساتھ جنگوں سے لشکر کا بہت زیادہ نقصان بھی ہوا اس نقصان کو دیکھتے ہوئے سکندر نے ایک گمنام راستہ اختیار کرتے ہوئے پارتھیوں اور سیتھیوں کے علاقوں میں پیش قدمی کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ سکندر اپنے لشکر کے ساتھ ایک کاوا کاٹتا ہوا صحرا میں سے ہوتا ہوا اس خطے میں پہنچا جہاں سے پارتھیوں اور سیتھیوں کی گھنی آبادیاں شروع ہوتی تھیں وہاں مٹی زردی مائل اور چکنی تھی وہاں سرخ ریت کے تودے کچھ اس طرح کھڑے تھے جیسے ان تودوں کو انسانوں نے آ کر بنایا ہو ان تودوں پر روئیدگی کا نشان تک نہ تھا ہوا کا معمولی جھونکا بھی آتا تو گرد و غبار کا طوفان اٹھ کھڑا ہوتا اس علاقے میں سکندر سورج غروب ہونے کے وقت پہنچا تھا اور جب سورج غروب کے وقت اس نے دیکھا کہ پورا خطہ خون کے گاڑھے رنگ کی طرح ہو گیا تھا تو یہ منظر اسے بڑا خوفناک اور بھیانک لگا لہٰذا اس نے فی الفور اس خطے سے نکل جانے کی کوشش شروع کر دی تھی۔

تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے سکندر نے خوفناک دریائے آمو کو عبور کیا اور ثمرقند شہر کے قریب وہ نمودار ہوا اس شہر نے اس کی اطاعت قبول کر لی لہٰذا ثمرقند کے خطے میں سکندر نے اپنے لشکر کا ایک حصہ شہر کی حفاظت کے لئے چھوڑا اور باقی لشکر کو لے کر وہ پھر سیتھیوں کے تعاقب میں آگے بڑھا سیتھیوں کا تعاقب کرتے ہوئے یقیناً" سکندر کے دل میں یہ بات بھی واضح ہو گی کہ اس سے پہلے کوروش بھی انہی علاقوں میں سیتھیوں کے تعاقب میں نکلا تھا ان ہی سیتھیوں کے ہاتھوں وہ مارا بھی گیا تھا سیتھیوں کے تعاقب میں بہرحال سکندر بڑی تیزی سے آگے بڑھتا رہا یہاں تک کہ وہ دریائے ریک کے کنارے پہنچ گیا وہ اب زمین کے انتہائی بلند حصے سے قدرے شمالی جانب تھا اب وہ بلند ترین اور برف سے ڈھکے ہوئے پہاڑوں کے درمیان سفر کرتے جا رہے تھے۔

دریائے ریک کے کنارے سکندر نے ایک اور سکندریہ نام کا شہر آباد کیا اور اسی شہر میں اس نے اپنے لشکر کو پڑاؤ کرنے کا حکم دے دیا تھا یہاں قیام کے دوران دریا کے دوسری طرف یونانیوں کو دہشت انگیز سیتھیوں کی چوکیاں صاف دکھائی دے رہی تھیں انہوں نے یہ بھی اندازہ لگایا کہ سیتھی سواروں کی تلواریں بہت لمبی اور کمانیں عجب طریقے پر خمیدہ تھیں وہ دریا کے پار اپنے گھوڑے چراتے اور ساتھ ہی بلند آواز میں یونانیوں کی ہنسی بھی اڑاتے تھے۔ سکندر اور اس کے ساتھیوں نے دیکھا آہستہ آہستہ دریا کے اس پار سیتھیوں کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی تھی اس وقت جبکہ دریا کے اس پر سیتھین صف آرا ہو رہے تھے اور دریا پار اپنے نئے آباد کردہ شہر میں سکندر اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کئے ہوئے تھا اور وہ یہ سوچ رہا تھا دریائے ریک کو کس طرح عبور کر کے سیتھین پر حملہ آور ہو کہ اسی دوران سکندر کو ایک انتہائی بری خبر ملی۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس کے مخبروں نے جو اسے ہولناک خبر دی وہ یہ تھی کہ ایران کے سابق شہنشاہ دارا کے جرنیل سپٹاما نے جو پارتھیوں اور سیتھیوں کی راہبری اور رہنمائی کر رہا تھا اس نے ثمرقند شہر کا محاصرہ کر لیا تھا مخبروں نے یہ بھی اطلاع دی کہ ثمرقند کے قلعہ میں سکندر نے اپنا لشکر رکھا تھا اس لشکر کا بھی سپٹاما نے محاصرہ کر رکھا ہے اور محصور یونانی بڑی دلیری سے سپٹاما کے مقابلے میں اپنا دفاع کر رہے ہیں اب سکندر ایک عجیب و غریب شش و پنج میں پڑ گیا تھا اس لئے کہ اگر وہ جنوب کی طرف بڑھتا ہے کہ سپٹاما کا مقابلہ کرے تو دریا کے پار جمع ہونے والے سیتھین دریا عبور کر کے اس کی پشت کی طرف سے اس پر ایسے حملہ آور ہوتے اسے اور اس کے لشکر کو مکمل طور پر ادھیڑ کر رکھ دیتے اور اگر سکندر دریا کو پار کر کے سیتھیوں کی طرف بڑھتا تو یقیناً" اتنی دیر تک سپٹاما اس قلعے کو فتح کر لیتا جس میں یونانی لشکر محصور تھا اور اگر سپٹاما اس قلعے کو فتح کر لیتا تو وہ محصور یونانیوں کا قتل عام کر دیتا اس حال میں سکندر ایک عجیب معمے میں گرفتار ہو گیا تھا وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ سب سمتوں سے دشمن کے درمیان پھنس گیا ہے اسے ایسا محسوس ہونے لگا تھا جیسے وہ ایک دھاگا پکڑ کر عجیب اور خوفناک بھول بھلیوں میں داخل ہو گیا ہو اور اگر وہ دھاگا ٹوٹ گیا تو پھر اس کا حشر ایران کے عظیم فرمانروا کورش سے مختلف نہ ہو گا اس صورت حال میں سکندر نے اپنے سارے جرنیلوں اور مشیروں کا اجلاس طلب کیا تاکہ اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے کوئی آخری فیصلہ کیا جائے جب سارے جرنیل اور مشیر نئے آباد کردہ شہر سے باہر سکندر کے خیمے میں جمع ہو گئے تو سکندر نے انہیں مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

○

میرے رفیقو' میرے عزیزو! تم جانتے ہو کہ ہم اس وقت دشمن کے دو طرف حملوں کے خطرے میں پھنسے ہوئے ہیں اور دونوں طرف سے پارتھی اور سیتھین ہم پر حملہ آور ہونے کے لئے پر تول رہے ہیں تم سیتھین کو خوب جانتے ہو اور پہچانتے ہو یہ عجیب و خلقت انسانوی مخلوق ہے جو پہاڑوں اور صحراؤں کی بھول بھلیوں میں اپنے دشمن پر بلہ بول دینے کے انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں تم جانتے ہو کہ ہم یونانی سیتھین کو سکوتھی کہہ کر مخاطب کرتے ہیں اور ایشیائی اقوام میں یہ لوگ سب سے زیادہ طاقتور اور جنگجو ہیں یہ لوگ کوہستانوں کی سیاہی مائل سطح مرتفعی پر گھومتے رہتے ہیں جن کی حد ہماری ریاست بلقان تک پھیلی ہوئی ہے اور یہ لوگ بحرِ اسود کے یونانی فنکاروں سے اپنی عورتوں کے لئے سنہری زیور اور جواہرات بھی بنواتے رہتے ہیں تمہیں شاید یہ بھی یاد ہو گا کہ یونان پر حملے سے پیشتر ایران کے شہنشاہ دارا اول نے جب ان سیتھین پر حملہ کیا تھا تو اسے بھی ان سیتھیوں کے ہاتھوں ذلت آمیز شکست کھانی پڑی تھی اور اسی دریا کے آس پاس جہاں ہم نے اس وقت پڑاؤ کر رکھا ہے ایران کا عظیم شہنشاہ کورش بھی نہیں سیتھیوں کے ہاتھوں مارا گیا تھا یہ اپنے لمبے لمبے بالوں اور ڈھیلے ڈھالے لباسوں میں وحشی آدم ہوتے ہیں بہرحال حالات کچھ بھی ہوں ہمیں ان کے دو طرفہ حملوں سے بچ کر ان کا خاتمہ ضرور کرنا ہے اب تم کہو کہ اس صورت حال میں ہمیں کیا قدم اٹھانا چاہئے۔

کافی دیر تک صلاح مشورہ ہوتا رہا۔ سکندر نے اپنے ایک ایک جرنیل کی تجویز کو غور سے سنا۔ آخر میں اس نے کافی دیر تک یوناف سے بھی صلاح مشورہ کیا اس کے بعد ساری تجویزوں پر غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ ثمرقند کی طرف قاصد بھجوائے جائیں اور وہاں جو ان کا لشکر سپٹاما کے مقابلے میں محصور ہے ان سے کہا جائے کہ وہ محصور رہ کر سپٹاما کا مقابلہ کرتے رہیں اگر وہ چند دن تک سپٹاما کو روکے رکھیں تو سکندر حالات درست کرنے میں کامیاب ہو جائے گا اس دوران دوسرا فیصلہ یہ کیا گیا کہ سب سے پہلے دریا عبور کر کے سیتھیوں پر حملہ کیا جائے اور انہیں اپنے سامنے مغلوب کرنے کے بعد پھر برق رفتاری سے ثمرقند کا رخ کیا جائے اور وہاں سپٹاما کے لشکر سے نمٹا جائے جس نے یونانیوں کے لشکر کے ایک حصے کو محصور کر رکھا تھا یہ فیصلہ ہونے کے بعد سکندر اور اس کے لشکری تیاریاں کرنے لگے تھے تاکہ اگلے روز دریا کو عبور کرنے کے بعد وحشی سیتھیوں پر حملہ آور ہوا جائے۔ جب یہ فیصلہ ہو چکا تو سکندر اپنے جرنیل اور اپنے سب مشیروں کو ساتھ لے کر دریائے ریک کے کنارے آیا اس وقت لشکر کا بوڑھا کاہن اریسٹانڈر بھی اس کے ساتھ تھا اس موقع پر سکندر نے کاہن اریسٹانڈر کو مخاطب کر کے کہا کہ دریا کو عبور کرنے کے سلسلے میں شگون دیکھو کہ ہمارا دریا عبور کرنے کا اقدام درست رہے گا یا یہ ہمارے لئے نقصان دہ ہو گا اس پر اریسٹانڈر حرکت میں آیا اور اس نے ایک بھیڑ ذبح کی اور اس کا جگر دیکھ کر کہا کہ فوج اگر طویل رکاوٹ میں سے گزری تو اسے نقصان پہنچے گا۔

اریسٹانڈر کا یہ جواب سن کر سکندر نے سخت خفگی کا اظہار کیا لیکن وہ تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر دوبارہ اس نے اریسٹانڈر کو تحکیہ انداز میں کہا ایک بار پھر شگون دیکھو اریسٹانڈر نے گھبرا کر کہا میری بات پر یقین نہیں تو کسی دوسرے سے شگون نکلوا لیں سکندر نے پھر پہلے سے انداز میں کہا کہ نہیں تم میرے کہنے پر دوبارہ شگون دیکھو۔

چنانچہ پھر اریسٹانڈر نے ایک بھیڑ ذبح کی اور اس کے جگر کا کافی دیر تک معائنہ کرنے کے بعد اس نے بتایا کہ فوج دریا کو عبور کر جائے گی لیکن سکندر کو گزند پہنچے گا۔ سکندر نے فیصلہ کن انداز میں کہا میں ہر مصیبت برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ یہاں بیٹھا ہوا وحشی سیتھیوں کے حملوں اور ان کی تیر اندازی اور ان کی خنجر زنی کا ہدف بنا رہوں بہرحال شگون کچھ بھی ہو کل اس دریا کو عبور کرنے کے بعد سیتھیوں پر حملہ آور ہوا جائے گا۔ سکندر کا یہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

فیصلہ سننے کے بعد اس کے سارے جرنیل اور مشیر اگلے روز دریا عبور کر کے سیتھیوں پر حملہ آور ہونے کی تیاریوں میں لگ گئے تھے۔

○

حسین یونانی دوشیزہ تھائس سورج غروب ہوتے وقت جبکہ سکندر کے لشکر کے خیموں میں مشعلیں روشن ہو چکی تھیں بطلیموس کے خیمے میں داخل ہوئی۔ خیمے میں جلتی صندلی مشعل کی ہلکی ہلکی روشنی میں بطلیموس نے دیکھا اس موقع پر تھائس نے اپنے آپ کو خوب سجا رکھا تھا اور اس نے اپنی زیبائش اور اپنی آرائش بھی خوب کر رکھی تھی اس موقع پر حسین تھائس بطلیموس کو داستان در داستان افسانہ در افسانہ طلسم بھرے الفاظ کی طرح دکھائی دی تھی اس کا شوخ حسن اس موقع پر کچھ ایسا تھا جیسے شبنم میں انگارے جیسے رنگوں میں بجلیاں بھر دی گئی ہوں وہ بطلیموس کے خیمے میں اس طرح داخل ہوئی تھی جیسے بگولوں کا خروش یا صرصر کا جوش شام زندان میں داخل ہوتا ہے بہرحال حسین تھائس اپنے حسن اپنے جمال اپنے جذب اپنی کشش سے ہر بلندی پستی کو زیر کرتی ہوئی بطلیموس کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔ بطلیموس تھائس کو اس آب و تاب میں دیکھ کر دنگ سا رہ گیا تھا اس نے ہاتھ کے اشارے سے تھائس کو اپنے سامنے بیٹھنے کو کہا اور جب تھائس اپنے خوبصورت زرق برق لباس کو سمیٹتی ہوئی بطلیموس کے سامنے بیٹھ گئی تب بطلیموس نے اسے مخاطب کر کے پوچھا آج شام کے اس وقت تم کس پر بجلیاں گرانے نکلی ہو اس پر تھائس نے مسکراتے ہوئے کہا تمہارا کیا خیال ہے میں کس غرض سے نکلی ہوں بطلیموس نے اپنی بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا میں کیا کہہ سکتا ہوں تمہارے کیا ارادے تمہارے کیا عزائم ہیں اس پر تھائس مسکراتے ہوئے بولی اور کہنے لگی تو پھر سنو میں یوناف اور بیوسا کے خیمے میں جاؤں گی تم جانتے ہو کہ میں اپنے پہلے حربے میں یوناف کو زیر اور مغلوب کرنے میں ناکام ہو گئی تھی لیکن تم جانتے ہو میں ہار ماننے والی نہیں ہوں میں پھر اس کی طرف جا رہی ہوں اگر میں اپنے حسن و جمال اپنی جسمانی کشش ساخت سے یوناف کو اپنی طرف مائل کرنے میں کامیاب ہوئی تو میں سمجھوں گی کہ میں نے اپنا مقصد پا لیا ہے اور اگر میں اس میں ناکام رہی تو آج وہ میرے انتقام سے بچ نہیں سکے گا اس پر بطلیموس تھوڑی دیر تک بڑے غور سے تھائس کو دیکھتا رہا پھر وہ سنجیدگی میں اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو تھائس! اپنی ناکامی کی صورت میں تم یوناف کیخلاف جو بھی قدم اٹھاؤ دیکھ بھال کے اٹھانا اس لئے کہ وہ عام جوانوں جیسا کوئی جوان نہیں ہے اور نہ ہی اس کی بیوی عام لڑکیوں جیسی ہے وہ دونوں ہی آہنی عزم اور استقلال سے بھرپور علامتیں ہیں ان کی طبیعت کے عملی پہلو کے سامنے ہر کوئی زیر اور مغلوب ہو جاتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ تم اپنی اس ضد اپنی اس ہٹ دھرمی کو چھوڑ دو اگر سکندر اس پر بھروسہ کرتا ہے اور باقی سب کے مقابلے میں اس کے مشورے پر عمل پیرا ہوتا ہے تو اس میں ہمارا کیا نقصان ہے آخر سکندر نے اس شخص میں اپنی ذات کے لئے کوئی فائدے دیکھے ہی ہوں گے تب ہی وہ اس کو دوسروں پر ترجیح دیتا ہے اور میں نے یہ بھی اکثر جائزہ لیا ہے کہ اس کا مشورہ ہمیشہ سود مند اور کامیاب ہی رہا ہے تھائس فوراً بیچ میں بولتی ہوئی کہنے لگی۔ میں یہ پسند نہیں کرتی کہ تم اس کی طرف داری میں بولو میں جو عزم و ارادہ کرتی ہوں اسے پورا کر کے رہتی ہوں میں اس کی طرف جاؤں گی اور اگر میں ناکام رہی تو پھر تم دیکھنا کہ میں کیسے ان دونوں میاں بیوی کو فنا کر کے رکھ دیتی ہوں۔

بطلیموس نے بڑی دلچسپی سے تھائس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ اگر تم اپنے اس حربے میں پھر بھی ناکام رہتی ہو تو کیا میں جان سکتا ہوں کہ تم ان دونوں میاں بیوی کے خلاف کیسے حرکت میں آؤ گی اس پر تھائس بطلیموس کے اور قریب ہو گئی اور بڑی رازداری سے وہ اسے کہنے لگی سنو بطلیموس اول تو مجھے امید ہے کہ اس بار میں ناکام نہیں رہوں گی اسے میرے حسن میرے جمال میرے جذب اور میری کشش سے متاثر ہونا پڑے گا اور اگر میں پھر بھی اپنے اس حربے میں ناکام رہی تب جو قدم میں اٹھاؤں گی اسے غور سے سنو۔

بطلیموس تم جانتے ہو گے کہ جس جگہ ہمارے لشکر کو ایران کے شہنشاہ داراً کی لاش ملی تھی وہاں مقامی لوگوں نے کوہستانی سلسلے میں بہنے والا ہمیں ایک ایسا مادہ دکھایا تھا جو فوراً آگ پکڑ لیتا تھا مقامی لوگوں نے کھلے میدان کے اندر وہ مادہ چھڑک کر جب اس کو آگ دکھائی تو جانتے ہو کہ سارے میدان نے آگ پکڑی تھی اس مادے سے اس وقت میں نے ایک کام لینے کا ارادہ کر لیا تھا اور میں نے ملازموں سے کہہ کر اس مادے کے چند مشکیزے بھرا کر اپنے ساتھ لے لئے تھے اور یہاں تک مل خچروں میں لاد کر ان مشکیزوں کو ساتھ لئے پھرتی رہی ہوں اور اب میں سمجھتی ہوں ان مشکیزوں کے استعمال کا وقت آیا ہے۔

بطلیموس نے چونک کر پوچھا سنو تھائس تم اس مادے سے کیسے اور کیا کام لو گی اس پر تھائس بولی اور کہنے لگی۔

بطلیموس تم جانتے ہو کہ وہ مادہ فوراً آگ پکڑ لیتا ہے اگر میں اس بار بھی یوناف کو اپنی طرف مائل کرنے میں ناکام رہی تو پھر میں نے اپنے چند آدمی تیار کر رکھے ہیں میں ناکامی کی صورت میں واپس آ کر انہیں یوناف اور بیوسا کا خاتمہ کرنے کا حکم دے دوں گی اور وہ اس طرح کہ میرے وہ ملازمین اپنے گلوں میں وہ مشکیزے ڈال کر یوناف اور بیوسا کے خیمے کی طرف جائیں گے جن مشکیزوں کے اندر وہ آتش گیر مادہ بھرا ہوا ہے اس آتش گیر مادے کو وہ یوناف اور بیوسا کے خیمے کے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اردگرد چھڑکاؤ کرنے کے بعد اسے آگ لگا دیں گے اور جن مشکیزوں میں وہ مادہ بھرا ہوا ہے وہ مشکیزے بھی وہیں پھینک دیں گے تاکہ یوناف بیوسا اور ان کے خیمے کے ساتھ ساتھ وہ مشکیزے بھی جل کر راکھ ہو جائیں اس طرح میرے اور تمہارے علاوہ کسی کو خبر تک نہ ہو گی کہ یوناف اور بیوسا کو کس نے اور کیسے جلا کر خاک کر دیا ہے۔

تھائس کی یہ گفتگو سن کر بطلیموس کہنے لگا سنو تھائس تمہاری یہ تجویز ہے تو بہت خوب اور اچھی اور اس کے کامیابی کے بھی بہت امکان ہیں لیکن پھر بھی میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ اس معاملے میں تم ضرور احتیاط سے کام لینا تھائس فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی تم بے فکر رہو بطلیموس میں ہر کام احتیاط سے کروں گی اب میں ان دونوں کی طرف جاتی ہوں اس کے ساتھ ہی تھائس بطلیموس کے خیمے سے نکل کر یوناف اور بیوسا کے خیمے کی طرف چل دی تھی۔

تھائس یوناف اور بیوسا کے خیمے میں داخل ہوئی وہ اس وقت چھوٹی سی ایک مشعل کی روشنی میں دونوں میاں بیوی اپنے خیمے کے وسط میں بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں سے اجازت لئے بغیر تھائس آگے بڑھی اور یوناف کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے وہ اپنی پوری ادا اپنی پوری کشش اور اپنے پورے بانکے پن سے یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگی آج میں تمہیں کیسی لگ رہی ہوں اور مجھ میں اور اپنی بیوی بیوسا میں تم کیا فرق محسوس کرتے ہو تھائس کے اس سوال پر یوناف تھوڑی دیر تک ہلکے ہلکے مسکراتا رہا اس دوران تھائس کا جائزہ لیتے ہوئے اس نے یہ بھی جانا کہ تھائس کے جسم میں آتشی حرارت اس کی باتوں میں امرت اس کی سانسوں میں مہکار اس کی آنکھوں میں مستی کے شرارے اور اس کی مخمور جوانی پھولوں کی کرنوں تتلیوں جگنو اور رنگوں کے جمال کا ایک طوفان دکھائی دے رہی تھی اس سے تھائس کے گالوں میں پھول سمٹے ہوئے تھے اس کی آنکھوں میں کرنیں روشن تھیں یوناف نے یہ بھی دیکھا کہ اس کے بے کل لب اور بے چین نگاہیں اسے دہر آشوب بنانے ہوئے تھیں تھوڑی دیر تک یوناف اس تفکر میں ڈوبا رہا پھر وہ کہنے لگا۔

سنو یونان کی حسین دوشیزہ! تمہارے سوال کا آج بھی میرے پاس وہی جواب ہے جو میں پہلا دے چکا ہوں تم میری بیوی بیوسا کے سامنے ایسے ہی ہو جیسے نور کی قندیل چہرے کے سامنے بکھرے بالوں کی بر آہی یوناف کی یہ گفتگو سن کر تھائس کی حالت عجیب ہو گئی تھی اس کے خوبصورت چہرے پر غضب ناک رقص کرنے لگی تھی اس کی حسین آنکھیں قہر برس رہی تھیں اور وہ اپنی غضبناکی میں بڑے عجیب انداز میں اپنے ہونٹ کاٹ رہی تھی پھر مزید یوناف سے کچھ کہے بغیر وہ دونوں کے خیمے سے نکل گئی تھی وہاں سے نکلنے کے بعد وہ سیدھی بطلیموس کے خیمے میں داخل ہوئی بطلیموس اسے دیکھتے ہی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور بڑی نرمی اور بڑے شفقت سے اسے مخاطب کر کے پوچھنے لگا آخر تمہارے اس دوسرے حربے کا کیا انجام ہوا اس پر تھائس بے پناہ غصے تعصب اور افسوس کا اظہار کر کے کہنے لگی۔

تمہارا اندازہ درست ہے بطلیموس وہ شخص اپنی ذات میں واقعی منفرد ہے اس کا کڑپن اس کی تنگ نظری اپنی بیوی کے سلسلے میں ایک فولاد ایک چٹان ہے اس کے ناقابل تسخیر ہونے کے انکشاف نے میرے دل کو ایک روگ میں مبتلا کر دیا ہے اور ان دونوں کے خلاف اب میری نفرت اپنے عروج پر پہنچ چکی ہے اب میں آج ہی ان دونوں کو ریزہ ریزہ اور برباد کر کے رہوں گی سنو بطلیموس اب میں جاتی ہوں اپنے خیمے میں جا کر میں اپنے آدمیوں کو بھیجتی ہوں جو یوناف اور بیوسا کے خیمے کے اردگرد آتش گیر مادے کا چھڑکاؤ کرنے کے بعد آگ لگا کر دونوں کو راکھ کر دیں گے اور بہت جلد تم سنو گے کہ یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی جل کر خاکستر ہو گئے ہیں اس کے ساتھ ہی زمین پر زور زور سے پاؤں مارتی ہوئی تھائس بطلیموس کے خیمے سے نکل گئی تھی۔

تھائس کے اپنے خیمے میں پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد اس کے کئی کارکن اپنے گلوں میں آتش گیر مادوں سے بھرے موت کے مشکیزے ڈالے بڑی رازداری سے یوناف کے خیمے کے پاس آئے۔ خیمے کے اطراف میں کافی فاصلے تک انہوں نے خوب چھڑکاؤ کر دیا پھر جن مشکیزوں کے اندر وہ آتش گیر مادہ بھر کر لائے تھے وہ مشکیں بھی انہوں نے وہیں پھینک دیں اور جلتی ہوئی ایک مشعل اس جگہ جب انہوں نے پھینکی تو یوناف اور بیوسا کے اردگرد جس قدر احاطہ تھا وہ فوراً آگ پکڑ گیا جس کے نتیجے میں جلد ہی یوناف اور بیوسا کے خیمے کو بھی آگ لگ گئی اور رات کی تاریکی میں ان کے خیمے سے شعلے فضاؤں میں بلند ہو کر سکندر کے لشکر کے پڑاؤ کو دور دور تک روشن کر گئے تھے۔

یوناف کے خیمے کو آگ لگنے کی وجہ سے سکندر کے لشکر میں ایک افراتفری کا عالم برپا ہو گیا تھا سب لوگ بھاگ بھاگ کر وہاں جمع ہونے لگے تھے۔ خود سکندر اس کے جرنیل اور امراء بھی وہاں جمع ہو گئے تھے اور وہ بڑے فکر مند تھے کہ یوناف کے خیمے کو کیسے آگ لگ گئی سکندر چلا چلا کر اپنے لشکریوں کو حکم دے رہا تھا کہ فوراً اس آگ پر مٹی اور پانی پھینکیں اور اسے فی الفور بجھانے کی کوشش کریں ان گنت لشکری وہاں جمع ہو گئے تھے اور وہ مٹی پھینک کر اور کچھ دریا سے پانی لا لا کر آگ بجھانے لگے تھے پر جب تک آگ پر قابو پایا جاتا یوناف اور بیوسا کا خیمہ جل کر راکھ ہو گیا تھا سکندر کے حکم پر ان گنت لشکری مشعلیں لے آئے اور ان مشعلوں کی روشنی میں وہ یوناف اور بیوسا کی لاشوں کو تلاش کرنے لگے انہوں نے دیکھا کہ خیمے کی ہر چیز جل کر راکھ ہو گئی تھی جبکہ یوناف اور بیوسا کے ڈھانچے کا وہاں کوئی نام و نشان نہیں تھا اس پر سکندر نے اپنے جرنیل پارمینو کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پار مینو میں حیران اور فکر مند ہوں کہ ان دونوں میاں بیوی کے خیمے کو کس نے آگ لگائی آخر کس کی ان کے ساتھ ایسی دشمنی تھی جو اس نے ان دونوں کو جلا کر خاک کرنے کی کوشش کی ہے پار مینو تم لشکر کے اندر اپنے آدمی پھیلا دو اور یہ جاننے کی کوشش کرو کہ یہ آگ کس نے لگائی ہے جو کوئی بھی اس برے فعل میں ملوث ہوا میں تمہارے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا اور اس کی گردن تن سے جدا کر کے رہوں گا پر پار مینو یہ بھی تو حیرت کی بات ہے اگر یوناف اور بیوسا اپنے خیمے میں جل کر مر چکے ہیں تو پھر ان کے جسموں کے ہڈیوں کے ڈھانچے تو کم از کم ہمیں ضرور ملنے چاہئے تھے جبکہ خیمے کے اندر جلنے والے سارے سامان کے نشانات تک دیکھے جا سکتے ہیں۔

پار مینو جواب میں کچھ کہنے لگا تھا کہ دریا کی سمت کچھ جوان زور زور سے چلانے لگے "یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی زندہ ہیں اور دریا کی طرف سے ادھر ہی آ رہے ہیں" وہاں جمع ہونے والے لوگوں نے دیکھا کہ واقعی دونوں میاں بیوی دریا کی طرف سے اس جگہ آ رہے تھے جہاں ان کا خیمہ تھا لوگوں کی طرف آتے ہوئے یوناف نے بیوسا کو مخاطب کر کے کہا یہ کم بخت تھائس یہ سمجھ رہی ہو گی کہ اس نے ہمارے خیمے کو آگ لگا کر ہمیں خاکستر کر دیا ہے لیکن اس احمق عورت کو یہ نہیں پتہ کہ ابلیکا نے ہمیں پہلے ہی اس کے اس گھناؤنے فعل کی اطلاع دے دی تھی اور ہم اپنا آپ بچا کر دریا کی طرف نکل گئے تھے۔

دونوں میاں بیوی تیزی سے بڑھتے ہوئے اس جگہ آئے جہاں لوگ کھڑے تھے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے یوناف بیوسا کے ساتھ پہلے اس جگہ آیا جہاں تھائس کھڑی تھی وہ اپنا منہ تھائس کے قریب لے گیا اور بڑی رازداری سے اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو تھائس! تم نے ہمارے خیمے کو آگ لگا کر ہم دونوں میاں بیوی کا خاتمہ کرنے کی پوری کوشش کی تھی لیکن ان حربوں سے تم نہ ہی تو ہم پر قابو پا سکتی ہو نہ ہی تم ہم پر گرفت کر سکتی ہو اور نہ ہی تم ہمیں موت سے ہمکنار کر سکتی ہو سنو تھائس ہم تمہارے اس فعل کو برداشت کر گئے ہیں اگر دوبارہ تم نے کوئی ایسی حرکت ہمارے خلاف کرنے کی کوشش کی تو جو آگ تم ہمارے لئے روشن کرو گی تو ہم دونوں میاں بیوی اسی آگ میں تمہیں جلا کر خاکستر کر دیں گے یوناف کے اس انکشاف پر تھائس کا چہرہ پیلا پڑ گیا تھا اس کے چہرے پر ہوائیاں اور اس کی آنکھوں میں خوف رقص کرنے لگے تھے۔ یوناف پھر بولا اور کہنے لگا دیکھو تھائس غلطی ہر انسان سے ہوتی ہے اگر تم آئندہ محتاط رہنے کا وعدہ کرو تو میں تمہارے اس راز کو راز ہی رہنے دوں گا اور سکندر پر یہ ظاہر نہیں کروں گا کہ ہمارے خیمے کو آگ لگانے والی تم ہو اور اگر کسی موقع پر یہ پتہ چل بھی گیا کہ تم نے ہمارے خیمے کو آگ لگائی ہے تو میں سکندر کو تمہیں سزا نہ دینے دوں گا اس پر تھائس فوراً بولی اور کہنے لگی میں تم دونوں میاں بیوی سے عہد کرتی ہوں کہ تم دونوں کے خلاف آج کے بعد میں کوئی قدم نہ اٹھاؤں گی بلکہ آج کے بعد تم دونوں میاں بیوی کی عزت اور وقار میرے ہاں عزیز رشتے داروں کا سا ہو گا تھائس کا یہ جواب سن کر یوناف مطمئن ہو گیا تھا پھر وہ دونوں میاں بیوی تیزی سے اس طرف بڑھے جہاں سکندر اپنے جرنیلوں کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔

یوناف اور بیوسا جب دونوں میاں بیوی سکندر کے پاس پہنچے تو سکندر تیزی سے آگے بڑھا اور یوناف کو اس نے گلے لگایا پھر اس نے بڑی حیرت اور تعجب میں یوناف کو مخاطب کر کے پوچھا مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ تمہارے خیمے کو آگ کیسے لگ گئی اور تمہارے خیمے کے ارد گرد کافی علاقے نے بھی آگ پکڑی ہوئی تھی یوں لگتا ہے جیسے کسی نے کوئی چیز چھڑک کر اسے آگ لگا دی ہو بہرحال میں یہ کام کرنے والوں کو تلاش کر کے انہیں قرار واقعی سزا دینے کی کوشش کروں گا اس پر یوناف مسکراتے ہوئے کہنے لگا ہم دونوں میاں بیوی دریا کے کنارے چہل قدمی کے لئے گئے ہوئے تھے ہماری غیر موجودگی میں کسی نے یہ کام کر گزرا بہرحال آپ کو اس معاملے میں تفتیش اور تجسس کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر کسی نے یہ کام کیا بھی ہے تو وہ اپنی غلطی پر ضرور نادم ہو گا اب جو ہوا سو ہو چکا اس معاملے کو اب فراموش کر دیجئے سکندر نے بڑے پیارے انداز میں یوناف کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا تم دونوں میاں بیوی میرے خیمے میں آؤ میں نے کچھ لشکریوں کو حکم دے دیا ہے کہ میرے خیمے کے دوسری جانب تمہارے لئے نیا خیمہ نصب کریں جب تک نیا خیمہ نصب نہیں ہوتا تم دونوں میاں بیوی میرے ساتھ میرے خیمے میں قیام کرو یوناف اور بیوسا چپ چاپ

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سکندر کے ساتھ ہو لئے تھے جبکہ دوسرے لشکری بھی اپنے اپنے خیموں کی طرف چلے گئے تھے۔

دوسرے روز سکندر نے اپنے لشکر میں شامل منجاؤں کو حکم دیا کہ وہ دریا عبور کرنے کا انتظام کریں اس اثنا میں دریائے ریک کے دوسرے کنارے سیتھی اور پارتھین بڑے حیران تھے کہ مقدونوی اس دریا کو کیسے عبور کرنے کے بعد ہم پر حملہ آور ہوں گے لیکن سکندر نے دریا کو عبور کرنے کے لئے ایک عجیب سی چال چلی اس نے اپنے پڑاؤ اور دریا کے درمیانی حصے میں لشکریوں کو کھیل تماشے کرنے کا حکم دیا اور ساتھ ہی وہ گھوڑ دوڑ بھی کرنے لگے تھے اس کے علاوہ وہ طرح طرح کے یونانی تماشے دکھانے لگے تھے یہ چیزیں دیکھتے ہوئے دریا کے دوسرے کنارے جو سیتھین اور پارتھی کوہستانی سلسلوں کی گھاتوں میں چھپے ہوئے تھے وہ دریا کے کنارے پر آکر یونانیوں کے کھیل تماشے دیکھنے لگے تھے۔ سکندر نے اس لشکر کو جو گھوڑ دوڑ اور دوسرے تماشے دکھانے میں مصروف تھا اپنے کام میں ہی لگے رہنے کا حکم دیا اور لشکر کے دوسرے حصے کو دریا عبور کرنے کا حکم دیا اور ساتھ ہی اس نے یہ بھی حکم دیا کہ وہ اچانک سامنے پارتھیوں اور سیتھیوں پر تیراندازی کر دیں اس لئے کہ وہ کوہستانی سلسلوں سے باہر نکل کر دریا پر کھڑے ہوئے ہیں لہٰذا یونانیوں کے تیر ضرور ان کے لئے ہولناک ثابت ہوں گے۔

پس ایسا ہی کیا گیا لشکر کا ایک حصہ دریا کے کنارے کھیل تماشے دکھاتے ہوئے پارتھیوں اور سیتھیوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا رہا جبکہ دوسرا حصہ دریا عبور کرنے لگا ساتھ ہی وہ اپنی بڑی بڑی کمانوں کو حرکت میں لائے اور انہوں نے پارتھیوں اور سیتھیوں پر بے پناہ تیراندازی کر دی تھی اور یہ تیر ایسے کڑے اور ہولناک تھے کہ وہ سیتھیوں اور پارتھیوں کی ڈھالوں کو بھی چیرتے ہوئے انہیں چھیدتے چلے گئے تھے یہ صورت حال دیکھتے ہوئے پارتھی اور سیتھین بھاگ کر پھر کوہستانی سلسلے میں داخل ہو گئے تھے اس دوران تک یونانی لشکر کا ایک حصہ دریا عبور کر کے دوسرے کنارے پر چلا گیا اور اس کے پیچھے پیچھے باقی لشکر بھی دریا عبور کر کے دریائے ریک کے دوسرے کنارے چلا گیا تھا۔

مقدونیوں نے اس سے پہلے یا بعد کبھی بھی اپنے آپ کو اتنی خطرناک صورتحال میں نہ پایا تھا سکندر کو سیتھین اور پارتھین تیراندازوں کے خطرناک حملوں کا تجربہ نہ تھا نہیں ان سے نمٹنے کا تجربہ حاصل ہوا غرض دریا کے کنارے سے لڑائی کی صف بندی کر کے سکندر وحشی قبائل کے خلاف حرکت میں آیا لیکن سیتھین بھی بڑے خون خوار اور حملہ آور ہونے میں کمال رکھتے تھے جب سارا یونانی لشکر دریا کے کنارے اکٹھا ہوا تو سیتھین اور پارتھین اپنی آبادیوں کے سامنے کی طرف حملہ آور ہوئے ان کا حملہ ایسا خوفناک اور ہولناک تھا انہوں نے کئی یونانیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور پھر وہ بھاگ کر کوہستانی سلسلے میں داخل ہو گئے تھے۔ سکندر کو اپنے لشکر کے نقصان کا بڑا دکھ ہوا اور اس نے اپنے لشکر کو آہستہ آہستہ آگے بڑھنے کا حکم دیا لیکن دوسری طرف سیتھیوں اور پارتھیوں نے بھی بڑی چالاکی سے کام لیا وہ کوہستانی سلسلے کے اندر ہی اندر کاواکاٹ کر سکندر کے لشکر کی پشت کی طرف نمودار ہوئے اور دوبارہ انہوں نے ایسا ہولناک حملہ کیا کہ کئی یونانیوں کو موت کے گھاٹ اتار کر وہ پھر کوہستانی سلسلے میں گھس گئے تھے یہ صورتحال دیکھتے ہوئے سکندر نے اپنے لشکر کو وہاں دریا کے کنارے رک جانے کا حکم دیا تھا۔

اب سکندر نے ان وحشی سیتھی اور پارتھیوں سے نمٹنے کے لئے ایک تجویز سوچی اور اس پر عمل کرنے کا ارادہ کیا اس نے اپنے لشکر کے ایک حصے کو آہستہ آہستہ آگے بڑھنے کا حکم دیا اور باقی لشکر کو اس نے پیچھے ہی روکے رکھا اس کا مقصد یہ تھا کہ لشکر کا ایک حصہ جب آگے بڑھے گا تو سیتھین اور پارتھین ضرور اپنی کوہستانی گھات سے نکل کر اس پر حملہ آور ہوں گے لہٰذا یونانی لشکر کا وہ حصہ انہیں اپنے ساتھ جنگ میں مصروف رکھے گا اتنی دیر تک دوسرا یونانی حصہ باہر سے پارتھیوں پر حملہ آور ہو گا اور یوں پارتھیوں اور سیتھیوں پر اندر اور باہر سے دو طرفہ حملہ کر کے ان کا کام تمام کر کے رکھ دیا جائے گا اپنی اس تجویز پر عمل کرتے ہوئے سکندر نے اپنے لشکر کے ایک حصے کو آگے پیش قدمی کرنے کا حکم دے دیا تھا۔

یونانی لشکر کا وہ پہلا حصہ جب تھوڑی دیر دور تک آگے گیا تو واقعی سیتھین اور پارتھین کوہستانی سلسلوں سے نکلے اور چیخیں اور نعرے مارتے ہوئے وہ یونانیوں پر حملہ آور ہو گئے تھے ان کے حملے کے موقع پر یونانیوں نے فوراً ایک گول دائرہ سا بنا لیا تھا اور ان وحشی قبائل کے خلاف وہ اپنا دفاع کرنے لگے تھے اس کے ساتھ ہی سکندر کے مخبروں نے اطلاع کر دی کہ سیتھین اور پارتھین ان کے دوسرے لشکر پر حملہ آور ہو چکے ہیں لہٰذا وہ برق رفتاری سے آگے بڑھا اور پشت کی سمت سے اس نے سیتھیوں اور پارتھیوں پر حملہ کر دیا تھا اب سیتھین اور پارتھین عجیب دشواری اور عجیب اذیت ناک صورت حال سے دوچار ہو گئے تھے یونانیوں کا ایک لشکر اندر کی طرف سے اور دوسرا لشکر باہر کی طرف سے ان کا قتل عام شروع کر چکا تھا تھوڑی دیر تک دریائے ریک کے کنارے سیتھین اور پارتھین کا قتل عام ہوتا رہا اور جب انہوں نے دیکھا کہ اگر جنگ یونہی جاری

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

رہی تو ان کا مکمل طور پر خاتمہ ہو جائے گا لہٰذا وہ ایک سمت سے بھاگ کر کوہستانی سلسلے میں گم ہو گئے تھے یوں سکندر سیتھیوں اور پارتھیوں کے خلاف بھی فتح مندی اور کامیابی حاصل کرنے میں کامران ثابت ہوا تھا۔

گو اس جنگ میں سیتھین اور پارتھیوں کے ہاتھوں یونانیوں کا بہت نقصان ہوا لیکن بہرحال سکندر فتح نصیب ہوا اب وہ بڑی تیزی سے آگے بڑھا اور تاشقند پہنچ گیا۔ سکندر کے تاشقند پہنچنے پر سیتھیوں اور پارتھیوں کو یقین ہو گیا کہ سکندر یوں ہی ان علاقوں کی لوٹ مار کر کے واپس نہیں جائے گا بلکہ وہ وہاں مستقل ٹھہرنے کا عزم کر چکا ہے چنانچہ انہوں نے اپنا ایک وفد سکندر کی خدمت میں بھیجا اور سکندر کی فرمانبرداری اور اس کی اطاعت قبول کر لی سکندر نے جب دیکھا کہ وحشی اور باغی سیتھین اور پارتھی قبائل اس کے ساتھ صلح کرنے کے بعد اس کی اطاعت کر چکے ہیں تو اب اس نے ایرانی جرنیل سپٹاما کی سرکوبی کرنے کا عزم کر لیا تھا۔ دوسری طرف سپٹاما نے بھی ان گنت پارتھیوں اور سیتھیوں کو اپنے ساتھ ملا کر سمرقند شہر پر قبضہ کرنے کے بعد سکندر کے خلاف اپنی پوزیشن مستحکم کرنا شروع کر دی تھی۔

اس جنگ کے دوران سکندر کو پیچش ہو گئی تھی جس نے اسے بے حد کمزور کر دیا تھا چنانچہ اسے پالکی میں ڈال کر دوبارہ دریائے ریک کے کنارے اس جگہ لے جایا گیا جہاں پارتھیوں اور سیتھیوں پر حملہ آور ہونے سے پہلے اس کے لشکر کا پڑاؤ تھا اس اثنا میں سکندر کو یہ خبر ملی کہ اپنے لشکر کا جو حصہ اس نے سپٹاما سے نمٹنے کے لئے سمرقند کی طرف بھیجا تھا اس لشکر کو سپٹاما نے مکمل طور پر تباہ برباد کر دیا ہے سکندر نے یہ سنتے ہی نہایت تیز رفتاری سے سمرقند کی طرف کوچ کیا تھا۔

تیزی کا یہ عالم تھا کہ ایک سو پینتیس میل کا فیصلہ تین دن اور تین رات میں طے کرنے کے بعد چوتھے روز صبح کے وقت سکندر اپنے لشکر کے ساتھ سمرقند کی وادیوں میں اترا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے شہر کا محاصرہ کر لیا تھا لیکن جونہی اس نے محاصرہ کیا اسے پتہ چلا کہ سپٹاما سکندر کے آنے کی خبر سن کر اپنے لشکریوں کے ساتھ سمرقند چھوڑ کر کسی دوسری سمت بھاگ گیا ہے اس دوران موسم سرما آ گیا تھا اور اونچے اونچے پہاڑ اور درے برف سے ڈھک کر بند ہونا شروع ہو گئے تھے۔

اب سکندر کا یہ ارادہ تھا کہ ہر صورت میں ایرانی جرنیل سپٹاما کو اپنے سامنے مغلوب کرے تاکہ ان علاقوں میں آئندہ کے لئے کوئی قوت اس کی راہ میں حائل نہ ہو اس نے ادھر ادھر سپٹاما کو تلاش کرنے کی بڑی کوشش کی لیکن سپٹاما اچانک اس کے لشکر پر حملہ آور ہو کر اسے خوب نقصان پہنچاتا اور کوہستانی سلسلوں میں اپنے لشکر کے ساتھ غائب ہو جاتا تھا اس طرح سے سپٹاما نے سکندر کے خلاف ایک طرح کی گوریلا جنگ شروع کر دی تھی سپٹاما کی چالوں اور قابو میں نہ آنے والے وحشی سواروں کی مزاحمت نے سکندر کو بڑا پریشان کیا وہ ان علاقوں میں پھرنے اور سپٹاما کا تعاقب کرنے کے طریقے سے تنگ آ گیا تھا لہٰذا اس نے سپٹاما کو زیر کرنے کا ایک اور طریقہ نکالا یہ طریقہ استعمال کرتے ہوئے وہ سپٹاما کی رسد اور کمک کی ساری راہیں بند کر دینا چاہتا تھا۔

سکندر نے نیا طریقہ یہ اختیار کیا کہ دیہات کے دیہات اس نے ویران کر ڈالے وہاں کے رہنے والے سب لوگوں کو مجبور کیا کہ ان ڈھلانوں کو چھوڑ کر چوٹیوں پر چڑھ جائیں جب لوگوں نے ایسا کیا تو ان کے جانور جب چرنے کے لئے ڈھلان پر آتے تو مقدونوی انہیں پکڑ کر ذبح کر لیتے اور اپنے لئے خوراک حاصل کر لیتے اس طرح چوٹیوں پر جانے والے لوگ بھوکے مرنے لگے مقدونوی سپاہی ریوڑ کے ریوڑ ہانک کر اپنے پڑاؤ میں لے آتے تھے یوں ان لوگوں کو کھانے پینے کو کچھ نہ ملتا تھا اس صورت حال سے سپٹاما کو بھی تکلیف اور مصیبت کا سامنا کرنا پڑا اس لئے کہ اب اسے میدانوں میں کمک کے علاوہ کھانے پینے کی چیزیں بھی میسر نہ آنے لگی تھیں اسی دوران سکندر کی خوش قسمتی کہ مقدونیہ سے ان گنت یونانی جو بالکل تازہ دم تھے س کے لشکر میں آ کر شامل ہو گئے تھے جن کے باعث سکندر کے لشکر کو بڑی تقویت حاصل ہوئی تھی۔

سکندر کا خاصہ یہ تھا کہ جب مشکلات پیش آتیں تو انہیں ختم کئے بغیر دم نہ لیتا تھا اسے ناکامی اور پسپائی دونوں سے نفرت تھی لہٰذا جب کچھ عرصہ تک وہ سپٹاما کو اپنے سامنے قابو نہ کر سکا تو سپٹاما اس کے انتقام کی ضد بن کر رہ گیا تھا دو سال تک وہ اس کوہستانی سلسلے میں سپٹاما کے ساتھ برسرپیکار رہا اس دوران بہت سے یونانی مارے گئے کچھ بیمار ہو کر اور زخمی ہونے کے باعث بچی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے لوگوں نے ان دو سالوں میں کوہستانی سلسلے کے اندر بڑی مصیبتیں اور بڑی تلخیاں جھیلیں لیکن پھر بھی وہ باخوشی سکندر کا ساتھ دینے پر آمادہ تھے ان دو سالوں کے دوران سپٹاما اور اس کے لشکر کی حالت بد سے بدتر ہوتی چلی گئی انہیں مناسب خوراک میسر نہ تھی ان کے لشکر کی تعداد تیزی سے کم ہوتی جا رہی تھی اور پھر آخری حربے کے طور پر سکندر نے اپنے لشکر کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا اور جس وادی میں سپٹاما اپنے لشکر کے ساتھ قیام کئے ہوئے تھا ان پانچوں لشکریوں کے ساتھ سکندر نے سپٹاما کو اس کے لشکر سمیت گھیر لیا سپٹاما نے جب یہ صورتحال دیکھی اور اسے اندازہ ہوا کہ سکندر کے پانچ مختلف لشکر اسے گھیر چکے ہیں تو اسے اور اس کے ساتھیوں کو مایوسی ہوئی

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اب انہیں اپنی جانیں بچانے کی فکر لگی لہٰذا انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے جرنیل سپاما کو قتل کر دیا اور اس کا سر کاٹ کر سکندر کے سامنے پیش کیا سکندر کی انہوں نے طاعت اختیار کر لی اور گزارش کی وہ ان کے لئے معافی کا اعلان کر دے سکندر نے ان کی فرمانبرداری اور اطاعت کو قبول کر لیا اور ان کے لئے عام معافی کا اعلان کر دیا یوں سکندر اپنے سامنے سپاما کو بھی زیر کرنے میں کامیاب رہا۔

اسی دوران سکندر کو خبر ہوئی کہ سپاما کے پورے لشکر نے نہیں بلکہ آدھے لشکر نے اس کی اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کی ہے اور باقی آدھا لشکر ایک سردار کی سرکردگی میں ایک بلند قلعہ میں جا کر محصور ہو گیا ہے اس لئے کہ انہیں خدشہ تھا اگر وہ سکندر کے سامنے پیش ہوئے تو سکندر ان کا قتل عام کر دے گا سکندر کو یہ بھی پتہ چلا کہ جس بلند قلعہ پر وہ جا کر محصور ہوئے ہیں اس قلعے کو فتح کرنا مشکل ہے اس لئے کہ وہ قلعہ بہت بلند کوہستانی سلسلے پر ایک برج کی طرح کھڑا تھا اور لوگ اس قلعے کو صحرائے سغد کہہ کر پکارتے تھے سکندر چونکہ ناکامی پسپائی شکست اور فرار کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا لہٰذا اس نے اس قلعہ کو بھی فتح کرنے کا ارادہ کر لیا اپنے لشکر کے ساتھ سکندر جب اس قلعے کے نزدیک گیا تو اس نے جائزہ لیا اس کے قلعہ والوں کے پاس سامان رسد وافر جمع تھا اس مقام کے قدرتی استحکامات کے سرسری معاینے سے اہل مقدونیہ پر واضح ہو گیا کہ اس قلع پر نہ یورش کی جا سکتی ہے اور نہ اسے فتح کیا جا سکتا ہے اس لئے کہ جس کوہستانی سلسلے کی چوٹی پر وہ قلعہ تھا وہ کوہستانی سلسلہ پوری طرح برف سے ڈھکا ہوا تھا۔

اس قلعہ کے نیچے جانے کے بعد سکندر نے قلعہ والوں کے لئے اعلان کر دیا کہ اگر وہ قلعہ کو خالی کرنے کے بعد نیچے آ جائیں اور سکندر سے معافی مانگ کر اطاعت قبول کر لیں تو ان سب کو معاف کر دیا جائے گا لیکن قلعہ کے اندر محصور باختریوں نے اس پیشکش کا مذاق اڑایا اور چلا چلا کر سکندر اور اس کے لشکریوں کو جواب دیا کہ واپس چلے جاؤ اس قلعہ کو فتح نہیں کیا جا سکتا اس قلعہ کو صرف ایسا ہی لشکر فتح کر سکتا ہے جس کے پر لگے ہوں لہٰذا جو کوئی بھی اس قلعہ کی تحصیل کا ارادہ کرے گا اسے ناکامی ہی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ سکندر نے بھی ان لوگوں کی اس گفتگو کو سن لیا تھا لہٰذا

اس نے اس قلعہ کو فتح کرنے کا صحیح ارادہ کر لیا محصورین کے عزم اور حوصلے نے اسے بڑا غصہ دلایا تھا ساتھ ہی اس کے دل میں عجیب و غریب تدبیر بھی آئی اس نے اپنے ان سواروں کو جمع کیا جو کوہستانی سلسلوں اور چٹانوں پر چڑھنے کے بڑے مشاق اور ماہر تھے اور ان کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ جو شخص بھی اس چوٹی پر پہنچے گا جس پر قلعہ ہے اسے بارہ ٹیلنٹ انعام دیا جائے گا اور ساتھ ہی اس نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ شام کے وقت اس قلعہ پر چڑھنا شروع کیا جائے اور صبح کے وقت قلعہ کی چوٹی پر پہنچ جانا چاہئے۔

سکندر کی یہ تدبیر بے حد سودمند اور مناسب تھی کیونکہ اس نے چنے ان لشکریوں کو کوہستانی سلسلے کے اس طرف سے چڑھنے کا حکم دیا تھا جس طرف سے کوہستانی سلسلہ بالکل سیدھا کھڑا تھا اور سمجھا جاتا تھا کہ اس طرف سے چڑھنا ممکن نہیں اس وجہ سے کوہستانی سلسلے کے اس طرف کوئی حفاظتی تدبیر بھی اختیار نہ کی گئی تھی بلکہ پہرے دار تک اس طرف موجود نہ ہوتے تھے اس لئے کہ لوگوں کا خیال تھا کہ کوہستانی سلسلوں کے اس طرف سے چڑھنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔
بہرحال سکندر کے تین سو تجربہ کار کوہ نوردوں نے رات ہونے پر رضاکارانہ طور پر اس کوہستانی سلسلے پر چڑھنا شروع کیا چڑھنے سے پہلے انہوں نے چٹانوں کے اس حصے کا گہرا معائنہ کیا تھا اپنے ساتھ انہوں نے خیموں کی آہنی میخیں اور سن کے لچکیلے رسے لے لئے تھے سکندر نے ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک پرچم دے دیا تھا اور یہ پرچم بھی انہوں نے اپنی کمروں سے لپیٹ کر باندھ لئے تھے۔

موسم سرما کی خنک رات وہ لشکری اس کوہستانی سلسلے پر چڑھنا شروع ہوئے تھے جہاں وہ مناسب سمجھتے میخیں ٹھونک کر یا رسے باندھ کر ستا لیتے۔ گرد و غبار کے مرغولوں اور بھیانک وارداتوں کی طرح آگے بڑھتی ہوئی رات آگے جاتے لمحوں اور اندھیرے کے بھنوروں کو گلے لگاتی ہوئی اپنا دامن دراز کرتی چلی جا رہی تھی ایسے میں پرعزم کی پابندگی اور اجالوں کا سرور لئے اس کوہستانی سلسلے پر چڑھنے لگے تھے رات کی تاریکی میں ان کے عزائم بتاتے تھے کہ وہ زہر آلود تشدد اور جہاں سمیٹ کا یقین رکھتی ہوئی فکر کی طرح اپنی منزل اپنے ہدف پر ضرور پہنچ کر رہیں گے۔ جہاں رات کے پھیلتے ہوئے اندھیروں کے اندر ان کے چہروں پر پہیلی شکنوں میں کام کی تکمیل کے عزائم تھے وہاں دشمن کے خمیر کو بزدلی اور خوف سے بھر دینے کی تمنائیں اور آرزوئیں بھی تھیں بہرحال رات کی تاریکی میں سکندر کے وہ جوان اس کوہستانی سلسلے پر چڑھتے رہے جن لوگوں نے اس

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کوہستانی سلسلے کے قلعے میں پناہ لے رکھی تھی وہ سکندر کے جوانوں کی جدوجہد سے مکمل طور پر بے خبر تھے وہ گہری نیند سے بغل گیر تھے جبکہ فضاؤں کے اندر بکھری سیاہیوں میں موت کے سناٹے اور راہوں کا آشوب مکمل طور پر پھیل چکا تھا ایسے میں سکندر کے وہ جوان اپنی جانوں کو داؤ پر لگائے اپنی منزل کے قریب تر ہوتے چلے جا رہے تھے۔

کوہستانی سلسلے کی اس چوٹی کو سر کرنے کے دوران رات کی تاریکی میں سکندر کے تیس آدمی نیچے گر کر ہلاک ہو گئے تھے اگلے روز ان کی بھی لاشیں نہ مل سکیں باقی آدمی طلوع آفتاب کے بعد چوٹی پر پہنچ گئے تھے انہوں نے اشاروں سے اپنی کامیابی کا اعلان کیا ساتھ ہی وہ اپنی کمروں کے ساتھ جو جھنڈے باندھ کر لے گئے تھے وہ جھنڈے بھی کوہستانی سلسلے کی چوٹی پر اور قلعے کے باہر انہوں نے گاڑھ دیئے تھے اور پھر اپنے کپڑے اور ہاتھ ہلا ہلا کر سکندر اور اپنے ساتھی لشکریوں کو اپنی کامیابی کی مبارکباد دینے لگے تھے سورج طلوع ہونے کے بعد وہ بختری جنہوں نے اس کوہستانی سلسلے کی چوٹی کے قلعے میں پناہ لے رکھی تھی حاجات ضروریہ کے تحت اپنے قلعے سے باہر نکلے یوں نیچے سکندر کے سپاہیوں نے پوری قوت سے چلا چلا کر اور ہاتھ ہلا ہلا کر ان لوگوں کو مخاطب کر کے کہا سنو باختر سنو پہاڑی لوگو! وہ دیکھو تم دعوی کرتے تھے کہ تمہارے اس قلعے کے قریب صرف پر لگے لشکری ہی پہنچ سکتے ہیں ذرا اپنے قلعے کے اطراف میں دیکھو ہمیں وہ پر دار سپاہی مل چکے ہیں جن کا تم دعوی کرتے تھے اور یہی پر دار سپاہی اب تمہارے قلعے کو گھیر چکے ہیں۔

باختریوں نے جب اپنے قلعے کے اردگرد مسلح سپاہیوں کو پرچم لہراتے ہوئے دیکھا تو سمجھ لیا کہ واقعی پر دار سپاہی پہنچ گئے ہیں۔ اس انکشاف سے ان پر ایسا خوف اور ایسا ڈر طاری ہوا کہ انہوں نے سکندر اور اس کے لشکریوں کے مقابلہ کرنے کا ارادہ ترک کر دیا چنانچہ سکندر کی یہ تجویز انتہائی کامیاب ہوئی تھی اور اس تدبیر سے سغد کا وہ نہایت مستحکم قلعہ بھی باختریوں نے سکندر کے حوالے کر دیا تھا۔

سورج جب کافی چڑھ آیا تو سکندر اپنے چند دستوں کے ساتھ اس کوہستانی سلسلے کے اوپر آیا تاکہ وہ اس قلعے کا معائنہ کرے پھرتے پھراتے سکندر قلعہ کے ایک حصے میں پہنچا تو ایک مقام سے اچانک ایک لڑکی نکل آئی قاعدے کے مطابق وہ سکندر کے آگے جھکی نہیں تنہا اور اطمینان سے کھڑی رہی تاکہ سکندر نے جو کرنا ہے وہ کر ڈالے وہ لڑکی ایسی خوبصورت اور حسین تھی کہ سکندر کو یوں لگا جیسے اچانک کوئی گرم جوالا نسیم سحر کی نرمی نور قمر کی لطافت اور پتوں کی لطیف سرسراہٹ اس کے سامنے نمودار ہو گئی ہو اس لڑکی کو دیکھنے کے بعد وہ محسوس کر رہا تھا گویا ظلمتوں کے بھنور میں کوئی زندہ حقیقت اور مردہ زمانوں کے اندر سے قرار جسم و جاں قلب کی راحت فکر کی درخشندگی اور عزم کی پائندگی اس کے سامنے نمودار ہو گئی ہو کچھ دیر تک وہ اس لڑکی سے کچھ بھی نہ کہہ سکا وہ اس کی شخصیت سے ایسا متاثر ہوا تھا کہ اسے دیکھتا رہ گیا تھا اس کا دل اس کا ذہن اس کی آرزوئیں اور اس کی خواہشیں اس سراپا بہار اور متاع سکون لڑکی کے عارضی گلاب صندلی چہرے کے خطوط ہونٹوں کی سرخ کپکپاہٹوں ریشمی پاؤں خوبصورت ہاتھ چمکدار گردن نرم و نازک بال گلاب چہرے اور نیلی جھیل جیسی آنکھوں میں کھو گئے تھے۔

اس لڑکی کو اچانک اپنے سامنے دیکھتے ہوئے سکندر یقیناً" یہ محسوس کر رہا تھا کہ جیسے کسی ماورائی اور کسی پر زور قوت نے اسے دھکتے دل تپتے چہرے' اداس دعاؤں اور اندھے خوابوں کی کیفیت سے نکال کر پرندوں کی چہچہاہٹ ندیوں کی گنگناہٹ اور صبح کی کرنوں کے ہجوم میں پھینک دیا ہو سکندر نے دیکھا اس لڑکی کے گیسو گندم کی نئی بالیوں کے انداز میں گندھے ہوئے نظر آ رہے تھے حسین اور خوبصورت اتنی کہ ایک دفعہ نظر اس کے چہرے پر پڑ جاتی تو ہٹائی نہ جا سکتی تھی وہ لڑکی ایک حد تک ہراس زدہ ضرور تھی لیکن پیچھے نہ ہٹی سورج کی روشنی میں اس کے سر کے بال چمک رہے تھے سکندر چند لمحوں تک بغور اسے دیکھتا رہا پھر اسے مخاطب کر کے پوچھا اے لڑکی تیرا کیا نام ہے۔

سکندر کے اس سوال پر اس لڑکی نے شہد کی طرح میٹھے اور کوثر کے سے لذیذ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا میرا نام روشنک ہے اور میں اس قلعے کے باختری سردار کی بیٹی ہوں یہاں تک کہنے کے بعد وہ لڑکی خاموش ہو گئی۔ سکندر پھر اسے غور سے دیکھنے لگا باختری سردار کی اس قرۃ العین لڑکی نے سکندر کے دل میں اس کی شاید پرانی یادیں تازہ کر دیں تھیں ہو سکتا ہے اس کے دل میں کسی باختری خاندان میں شادی کر لینے کا خیال پیدا ہو گیا ہو چنانچہ روشنک کو اس نے اپنے لئے پسند کر لیا فوراً آگے بڑھ کر روشنک کا ہاتھ تھام لیا۔

سکندر کی اس جرات پر وہ لڑکی پیچھے نہ ہٹی اس لئے قواعد جنگ کے مطابق وہ اپنے آپ کو فاتح کا مال سمجھتی تھی اور تیار ہو گئی تھی کہ اس کے متعلق جو فیصلہ چاہے کرے سکندر اپنی کلائی سے ایک کڑا اتارا چند لمحے اسے بڑے غور سے دیکھتا رہا پھر وہ سنہری کڑا اس نے روشنک کے بازو میں پہنا دیا ساتھ ہی اسے مخاطب کر کے کہنے لگا اس کڑے کو پہن لو اس لئے کہ میں تم سے شادی کروں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

گامیں اس وقت ایک بوڑھا گھر سے نمودار ہوا اور روشنک کے پہلو میں آن کھڑا ہوا شاید اس نے بھی روشنک کے ساتھ سکندر کی گفتگو سن لی تھی لہٰذا وہ فوراً بولا اور سکندر کو مخاطب کر کے کہنے لگا اگر میں یہ کہوں کہ تم یونانیوں کے بادشاہ سکندر ہو تو میں غلطی پر نہ ہوں گا اس پر سکندر نے روشنک کا ہاتھ چھوڑ دیا اور کہنے لگا ہاں میں ہی سکندر یونانی ہوں اس پر وہ بوڑھا کہنے لگا میں اس قبیلے کا باختری سردار ہوں۔ یہ لڑکی جس کا نام روشنک ہے میری بیٹی ہے میں اس کے ساتھ تمہاری ساری گفتگو سن چکا ہوں اس پر سکندر چونک کر بولا اور اپنی پوزیشن کو واضح کرتے ہوئے کہنے لگا یہ لڑکی تمہاری بیٹی ہے جس نے مجھے اپنا نام روشنک بتایا ہے اچانک میرے سامنے نمودار ہوئی اور میں نے اسے پسند کر لیا ہے اے باختریوں کے سردار اگر تم برا نہ مانو تو میں تمہاری بیٹی روشنک سے بیاہ کرنے کا ارادہ کر چکا ہوں سکندر کی یہ گفتگو سن کر بوڑھے باختری سردار کے چہرے پر ہلکی ہلکی اور خوش کن مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی آگے بڑھ کر اس نے بڑے پیار اور شفقت سے اپنا ہاتھ سکندر کے کندھے پر رکھا پھر وہ بڑے رازدار انداز میں سکندر سے کہنے لگا میں تمہاری اس پیش کش کو قبول کرتا ہوں یہ میرے لئے بڑی سعادت اور خوشی کی بات ہو گی کہ میری بیٹی سکندر کی بیوی بنے سکندر اس باختری سردار کے جواب سے بے حد خوش ہوا لہٰذا روشنک اور اس کے تمام اہل خانہ کو کوہستانی سلسلے کے نیچے لشکر کے اندر لے جایا گیا اور وہیں روشنک اور سکندر کی شادی کر دی گئی تھی روشنک سکندر کی وہ بیوی تھی جسے وہ بے حد پیار کرنے کے ساتھ ساتھ انتہا درجے سے اس کے اطوار اور اخلاق کی وجہ سے پسند کیا کرتا تھا۔ ان ہی دنوں سکندر کو ایک دکھ اور صدمہ بھی برداشت کرنا پڑا اور وہ یہ کہ ایک مہم کے دوران اس کے ہر دلعزیز جرنیل پارمینو اور فلوٹس دونوں ہلاک ہو گئے تھے۔ روشنک سے شادی کرنے کے بعد سکندر کو کسی قدر سکون اور راحت محسوس ہوئی تھی لیکن اس کے ساتھ ساتھ مسلسل مشقتیں اٹھاتے رہنے اور پارمینو اور فلوٹس کی موت نے اس پر تھکان اور افسردگی بھی طاری کر دی تھی اس کا پہلا نشان یہ کہ اسے نیند نہ آتی تھی وہ رات کا بڑا حصہ نئے نظام حکومت کے متعلق مسلسل رپورٹیں سنتے ہی گزار دیتا اور رپورٹیں ختم ہوتیں تو وہ میوے اور شراب لے کر میز پر لیٹ جاتا روشنک کے علاوہ خاص رفیق اس کے پاس ہوتے کبھی ان کی بات سنتا اور کبھی خود کوئی بات سنانے لگ جاتا شراب کے نشے میں وہ چور رہتا اسی طرح صبح ہو جاتی زیادہ شراب پینے کے باعث اس پر مدہوشی کی ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی تھی اس حالت میں اس کے محافظ سپاہی اور طبیب اس کے پاس بیٹھے رہتے تھے۔

ایرانیوں نے سکندر کی اس کیفیت کا پورا پورا فائدہ اٹھایا وہ بڑے مصلحت شناس تھے وہ جانتے تھے کہ دماغی تھکان کے مرحلے میں مدح و ستائش سے سکندر کو کس طرح خوش کیا جا سکتا ہے چنانچہ ان دنوں تھکان کے علاوہ پارمینو اور فلوٹس کی موت کے باعث سکندر جب افسردہ اور تھکا تھکا سا رہنے لگا تو ایرانی ہر وقت اس کی مدح سرائی اور تعریف و ستائش کرتے ہوئے اسے خوش کرنے کی کوشش کرنے لگے تھے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سکندر فلسفیانہ مزاج اور اکھڑ مقدونیوں کے مقابلے میں ایرانیوں کی صحبت کو ترجیح دینے لگا مقدونیوں پر بھی یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ ابتدائی دور میں جو لوگ سکندر کے قریب تر رہتے تھے وہ اب دور ہوتے چلے جا رہے ہیں اور انہیں دیکھ کر سکندر چڑ جاتا ہے۔

حقیقت یہ تھی کہ سکندر بدلا نہ تھا بلکہ اس کے مزاج میں تیزی آ گئی تھی اسے خطرے کا زیادہ احساس ہو چکا تھا لیکن وہ وہیں پہنچا جہاں خطرہ زیادہ ہوتا اس کے غصے میں ہلاکت خیزی کا انداز پیدا ہو چکا تھا وہ صرف انہی لوگوں کو اعتماد میں لینا پسند کرتا تھا جو اس کے ساتھ احترام کا سلوک کرتے عجیب بات یہ ہے کہ وہ ان یونانی تنخواہ داروں اور ایشیاؤں کو بہت پسند کرنے لگا جن کے ساتھ ابتدائی مہمات میں کبھی اس نے میل جول تک نہ پیدا کیا تھا۔ ایک روز صبح ہی صبح سکندر نے یونان کے دیوتا زیوس اور اس کے بیٹوں کے لئے قربانی کا حکم دیا جن کے متعلق یونانیوں کا عقیدہ تھا کہ وہ دشواریوں اور مصیبتوں کے اندر انسانوں کی مدد کرتے ہیں سکندر کا یہ حکم پا کر بے شمار لوگ اس جگہ جمع ہو گئے جہاں قربانی دینے کی تیاریاں کی جانے لگی تھیں تیاریوں کے موقع پر سکندر لوگوں کے اس اجتماع میں بیٹھ گیا جہاں لوگ طرح طرح کی باتیں کر رہے تھے سکندر کے قریب ہی بیٹھے ہوئے ایک جوان نے بلند آوز میں کہا کہ ہمارا سکندر بھی تو زیوس کے جوان بیٹے کی حیثیت رکھتا ہے سکندر اس بات پر اپنے کسی رد عمل کا اظہار کرنا ہی چاہتا تھا کہ وہاں جمع ہونے والے لوگوں میں سے ایک جوان جو شراب کے نشے میں دھت تھا بلند آوز میں بولا مغرب برا ہے اور مشرق بہترین ہے اس دوران وہ یونانی جو نئے نئے یونان سے آ کر سکندر کے لشکر میں شامل ہوئے تھے ان میں سے ایک بولا پرانے مقدونوی کمان داروں نے مغرب میں بڑے اعلیٰ کارنامے انجام دیئے تھے لیکن یہاں باختر کی وادی میں آ کر وہ بیچارے بری طرح پٹ کر رہ گئے ہیں سکندر وہاں بیٹھا شراب پیتا جا رہا تھا اور اپنے سپاہیوں کی باتیں سن کر آہستہ آہستہ مسکرا رہا تھا اس موقع پر اس نے اپنے قریب ہی کھڑے اپنے محافظ سپاہی کو مخاطب کر کے پوچھا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

یہ آج کلائٹس کہاں ہے اس قدر جمع ہونے والے لوگوں میں وہ مجھے کہیں دکھائی نہیں دے رہا یہ سیاہ فام کلائٹس ایک رجمنٹ کا کمان دار تھا وہ لینس نامی ایک عورت کا بھائی تھا جو سکندر کی دایہ رہ چکی تھی گویا کلائٹس سے سکندر کو ایک گونہ دودھ بھائی کی نسبت تھی کیونکہ لینس نامی اس عورت کے اپنے بیٹے یونان کی ابتدائی مہمات میں مارے جا چکے تھے لہٰذا کلائٹس کے سوا لینس کا کوئی سہارا نہ تھا پھر یہی کلائٹس ہی تھا جس نے ایک بار دریائے گرینی کس کی جنگ میں سکندر کی جان بچائی تھی وہ زیادہ تیز فہم نہ تھا تاہم مخلص اور ایماندار تھا اور ایرانیوں کے لباس اور طور طریقوں سے اسے سخت نفرت تھی وہ سکندر کے اس قدر قریب تر تھا کہ ایک موقع پر اس نے یہ تک کہہ دیا کہ سکندر اس کے سوا کیا ہے کہ فیلقوس شاہ مقدونیا کا بیٹا ہے۔

سکندر نے اپنے جس محافظ سپاہی سے کلائٹس کے بارے میں پوچھا تھا وہ سکندر کو کوئی مناسب جواب نہ دے سکا تاہم اس کے قریب ہی بیٹھا ہوا ایک سپاہی سکندر کو مخاطب کر کے کہنے لگا میں نے تھوڑی دیر پہلے کلائٹس کو دیکھا تھا وہ اپنے ساتھ بھیڑ کے دو بچے لئے ہوئے تھا جنہیں وہ زیوس کے بیٹوں کے لئے قربان کرنے کی تیاریاں کر رہا تھا سکندر نے اسی محافظ کو مخاطب کر کے کہا تم فوراً جاؤ اور وہ جہاں کہیں بھی ہو اسے بلا کر میرے پاس لاؤ سکندر کا حکم پا کر وہ محافظ فوراً اٹھا اور کلائٹس کو بلانے چلا گیا۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ محافظ کلائٹس کو اپنے ساتھ لے کر آیا اس کے پیچھے پیچھے بھیڑ کے دو بچے بھی تھے جنہیں وہ زیوس کے بیٹوں کے لئے قربان کرنے کا عزم کئے ہوئے تھا بھیڑ کے ان دونوں بچوں پر کلائٹس نے قربانی کا تیل ملا ہوا تھا اور وہ مدہوش چلا آ رہا تھا لگتا تھا کہ اس نے خوب پی رکھی ہو جب وہ مدہوشی کے عالم میں سکندر کے قریب آیا تو سکندر کے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص نے تنبیہہ کرنے کے انداز میں کلائٹس سے کہا کہ تمہیں اس موقع پر جبکہ سکندر نے تمہیں طلب کیا ہے قربانی کے لئے تیار کئے جانے والے ان بھیڑ کے بچوں کو ساتھ نہیں لانا چاہئے تھا۔

کلائٹس نے اس شخص کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور وہ گرتا پڑتا نشے میں دھت سکندر کے قریب آیا اس کی حالت دیکھ کر سکندر کے چہرے پر خفگی کے آثار نمودار ہوئے تاہم اس نے کلائٹس کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اس موقع پر وہاں جمع ہونے والے لوگوں میں سے کسی نے صدا لگائی مغرب برا ہے اور مشرق بہترین ہے کلائٹس نے بھی یہ بات سنی لہٰذا وہ فوراً بولا میں ایسی باتوں کا مطلب خوب سمجھتا ہوں میرا خیال ہے باختریوں کے روبرو فرار اختیار کر لینے کے باعث مقدونیوں کی ہنسی اڑائی جا رہی ہے ساتھ ہی اس نے سکندر کے سامنے میز پر پڑے ہوئے شراب کے بھرے ہوئے پیالوں میں سے ایک پیالہ اٹھایا اور غصے میں زمین پر دے مارا ساتھ ہی چلا کر وہ کہنے لگا جن لوگوں نے ان پہاڑیوں میں جانیں قربان کر دیں وہ ان سے بہتر تھے جو یہاں ان کی ہنسی اڑا رہے ہیں۔

اس موقع پر ایک شخص نے بلند آواز میں کہا کلائٹس ہوش کی بات کرو جانتے ہو کس کی مذمت کر رہے ہو اس پر کلائٹس نے سکندر کی موجودگی کی پرواہ کئے بغیر میز پر پڑے ہوئے شراب کے پیالوں میں سے ایک اور پیالہ اٹھایا اس میں سے تھوڑی سی شراب پی اور اس پیالے کو بھی زمین پر زور سے مارتے ہوئے کسی قدر بڑبڑاتے ہوئے کہنے لگا حقیقت یہ ہے کہ میں بہترین آدمیوں کا ذکر کر رہا ہوں میں ان کا ذکر کر رہا ہوں جنہوں نے فیلقوس کے سر پر فتوحات کا تاج رکھا ہاں میں اپنی پرانی فوج کا ذکر کر رہا ہوں ہاں میں کائی روپیا اور تھیس کی فتوحات کا ذکر کر رہا ہوں پھر اس نے اردگرد نظر ڈالتے ہوئے سکندر سے پوچھا بتاؤ کیا تم بھی ان کو بزدل کہہ رہے ہو اس پر سکندر چیخ کر بولا زبان بند کرو کلائٹس سکندر کے اس چلانے کے ساتھ ہی اس مجمعے پر سکوت چھا گیا تھا ہاں صرف کلائٹس مدھم مدھم آواز میں بولا اور کہنے لگا ہم جو آزاد پیدا ہوئے اپنے دل کی بات بھی بیان نہیں کر سکتے ہاں ہم فیلقوس کے بیٹے کے سامنے زبان تک بھی نہیں کھول سکتے۔ اس موقع پر وہاں جو بزرگ بیٹھے ہوئے تھے وہ کلائٹس کے گرد جمع ہو گئے اور اس کو پکڑ کر بلایا اور اس میں سے ایک کلائٹس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ کلائٹس ہوش میں آؤ جانتے ہو تم کس سے کیا گفتگو کر رہے ہو اس پر کلائٹس تن کر کھڑا ہو گیا اور اپنا ایک بازو اس نے لمبا کیا جس پر زخموں کے نشان تھے پر اس نے ان بزرگوں کو جو اس کے گرد جمع ہو گئے تھے چلا کر کہا پیچھے ہٹ جاؤ اس کے بعد اس نے سکندر کی طرف اشارہ کیا اور اس کے بازو پر جو زخم تھے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ غصے میں آگ بگولا بن کر سکندر سے کہنے لگا یہی بازو ہے جس نے دریائے گرین سی میں فیلقوس کے بیٹے کی جان بچائی تھی اور اب کلائٹس اس سے بات بھی نہیں کر سکتا جس کی اس نے جان بچائی تھی سکندر نے اپنے آپ کو کس قدر سنبھالا اور پہلے کی نسبت ذرا نرم آواز میں کہنے لگا تم جو کچھ کہنا چاہتے ہو کہو تمہیں کوئی سزا نہ دی جائے گی کلائٹس نے اپنے سر کو جنبش دی اور دوسرے افسروں کو پیچھے ہٹا دیا اور کہا کہ ہم مقدونوی لوگ ایرانی افسروں سے اجازت لئے بغیر زبان بھی نہیں ہلا سکتے ہم تمہارے چلیلے سفید کمربند کے سامنے جھکے بغیر کچھ کہہ بھی نہیں سکتے یہی ہمارے لئے سب سے بڑی سزا ہے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس سے بڑھ کر ہم مقدونیوں کو سکندر کی طرف سے اور کیا سزا مل سکتی ہے۔

کلائٹس کی یہ بات سن کر سکندر آگ بگولا سا ہو گیا تھا وہ اپنی جگہ سے اچھلا اور
سنبھالنے کے لئے ہاتھ بڑھایا اس موقع پر ٹلیلوس حرکت میں آیا اور وہ سکندر کے شمشیر بردار
باہر لے گیا سکندر نے مقدونوی زبان میں تری بجانے والے کو پکارا تری بجانے والا بے
حرکت کھڑا تھا سکندر نے اس کے رد عمل کو پسند نہ کیا لہٰذا زوردار ایک تھپڑ اس نے اس کے
دے مارا تھا اس موقع پر وہاں جمع ہونے والے کچھ لوگ حرکت میں آئے اور کلائٹس کو پکڑ کر
شامیانے سے باہر لے گئے تھے جس کے اندر سکندر بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن سکندر زور زور سے پکار
کلائٹس کلائٹس ادھر میرے پاس آؤ یہ آواز سنتے ہی کلائٹس اپنے آپ کو چھڑاتا ہوا ایک
خیمہ گاہ کا پردہ اٹھاتا ہوا وہ اندر آیا اگرچہ وہ شراب کے نشے میں مدہوش تھا لیکن اس نے سکندر
آواز سن لی تھی اور قریب آکر وہ سکندر سے کہنے لگا میں تمہاری پکار پر آگیا ہوں کہو تم کیا کہنا چاہتے
ہو   سکندر ابھی تک کلائٹس کی گفتگو کے باعث غصے میں آگ بگولا ہو رہا تھا اس غصے اور غضب
کے تحت اس نے قریب کھڑے ایک سپاہی سے برچھی چھینی اور زور سے کلائٹس کے مار دی۔

برچھی کلائٹس کے جسم کے آر پار ہو گئی تھی کلائٹس فرش پر گرا اور دم توڑ گیا تھا۔

کلائٹس کے یوں برچھی لگنے پر اور دم توڑنے پر سکندر دم بخود رہ گیا تھا اپنی جگہ سے
کر کلائٹس کے پاس بیٹھ گیا اور اس کی برچھی کا دستہ پکڑ لیا تاکہ اس کے جسم سے برچھی نکالے اس
پر سکندر کے سارے سالار اس کے گرد جمع ہو گئے اور انہوں نے اس خدشے کے تحت برچھی کا
پکڑ لیا کہ کہیں وہی برچھی سکندر نکال کر اپنے جسم میں گھونپ کر اپنا خاتمہ نہ کر لے۔ بہر حال
سالاروں نے کلائٹس کی لاش سے برچھی نکال دی تھی۔ چند لمحوں تک وہاں بیٹھ کر سکندر
پریشانی غم اور اندوہ میں کلائٹس کی لاش کو دیکھتا رہا اور پھر شامیانے کا پردہ اٹھا کر وہ باہر نکل گیا
سیدھا اپنے خیمے میں جا کر اپنے بستر پر گویا وہ گر پڑا تھا۔

اس واقعہ کے بعد کسی کو سکندر کے خیمے میں جانے کی جرات نہیں ہو رہی تھی سکندر کی
حالت تھی کہ اپنے خیمے کے اندر بند تھا اور اس نے کسی سے کھانا تک طلب نہ کیا تھا سکندر کی
حالت دیکھتے ہوئے ایک یونانی سالار نے مشورہ دیا کہ اس موقع پر ہمیں سکندر کے دست راست
یوناف سے کام لینا چاہئے وہی سکندر کو سنبھال سکتا ہے اسی کے کہنے پر سکندر کھانا کھانے کے
اپنی اس حالت سے سنبھل بھی سکتا ہے لیکن کچھ متعصب یونانیوں نے ایسا کرنے سے انکار کر

اور وہ کہنے لگے کہ اس کام کے لئے ایک غیر یونانی جوان یوناف کو کیوں استعمال کیا جائے اس کے
لئے یونانیوں کے سب سے بڑے کاہن ایرسٹانڈر کی خدمات حاصل کی جائیں بہرحال اب لوگ
اس پر متفق ہو گئے کہ یونانیوں کا بوڑھا کاہن ایرسٹانڈر سکندر کے خیمے میں جائے اور سکندر کو کھانا
کھانے اور اپنی حالت سنوارنے کا مشورہ دے۔

آخر یونانی امراء کے کہنے پر بوڑھا کاہن ایرسٹانڈر سکندر کے ایک چہیتے اور ہر دلعزیز یونانی
سردار انکزارکس کے ساتھ سکندر کے خیمے میں داخل ہوا آگے آگے ایرسٹانڈر خیمے میں داخل ہوا
تھا اس کے پیچھے انکزارکس کھانے کے برتن اٹھائے ہوئے تھا دونوں نے مل کر سکندر کو اٹھایا اور
اس کے سامنے کھانا پیش کیا سکندر اس وقت وہی لباس پہنے ہوئے تھا جو لباس اس نے گزشتہ دن
کلائٹس کی موت کے وقت پہنا تھا اس کی آنکھیں سوجھی ہوئی تھی صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ رات
بھر روتا رہا تھا ایرسٹانڈر اور انکزارکس کے بار بار کہنے کے باوجود سکندر نے کھانے اور پانی کو ہاتھ
تک نہیں لگایا اس پر سکندر کی توجہ بانٹنے کے لئے بوڑھا کاہن ایرسٹانڈر اس کو مخاطب کر کے کہنے
لگا۔

فیلقوس کے بیٹے جو کچھ ہوتا ہے انسانی ارادوں کے مطابق نہیں دیوتاؤں کی مرضی کے
مطابق ہوتا ہے کلائٹس کی موت بھی دیوتاؤں کی مرضی سے ہوئی ہے لہٰذا کلائٹس کی موت پر
آپ غم زدہ اور پشیمان ہونے کی ضرورت نہیں جو ہونا تھا ہو چکا اب اس ہونی کو کوئی ان ہونی میں تو
نہیں تبدیل کر سکتا ایرسٹانڈر کی اس گفتگو پر پریشان حال سکندر نے نگاہیں اٹھا کر ایرسٹانڈر کی طرف
دیکھا اور انتہائی مردہ سی آواز میں کہنے لگا میری انالیس کا کوئی بیٹا باقی نہ رہا تھا اور آج اس کا واحد
اور اکلوتا بھائی بھی میرے ہی ہاتھوں موت کی آغوش میں پہنچ گیا کاش میں ایسا نہ کرتا کاش میں اپنی
عزیز انالیس کو اس کے عزیز بھائی کلائٹس سے محروم نہ کرتا یہ مجھ سے ایسا جرم اور ایسا گناہ سرزد
ہوا ہے جس کی تلافی میں زندگی بسر نہ کر سکوں گا۔

کلائٹس کی موت کے بعد سکندر نے آہستہ آہستہ اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی تھی پر
حالات اور وقت کی بد قسمتی کہ کلائٹس کی موت کے چند دن بعد سکندر کے لشکر میں ایک اور حادثہ
ہوا اور وہ اس طرح کہ ایک شام ایک تقریب میں مقدونوی اور ایرانی سب ہی یکجا تھے
مقدونوی سکندر سے ملتے تو معمول کے مطابق بغلگیر ہوتے جبکہ ایرانی کورنش بجالاتے اس روز جب
جاری تھی اور ہر شخص شراب پینے سے پہلے بادشاہ کو سلام کرتا مشرقیوں کی پیروی کرتے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوئے مقدونوی ذرا جھکتے اور چپ چاپ آگے بڑھ کر سکندر کے رخسار پر بوسا دیتے اس موقع
محفل اپنے عروج پر تھی سکندر کے استاد ارسطو کا بھتیجا کلیتمز اس محفل میں داخل ہوا اور
کے آگے جھکنے اور اس کا بوسا لئے بغیر وہ آگے نکل گیا اس پر سکندر کے ایک ساتھی نے سکندر
پکڑ کر ہلاتے ہوئے کہا دیکھئے آپ کے آگے آکر کلیتمز نے جھکنا تک گوارہ نہ کیا سکندر نے
نظر ڈالی اور کلیتمز کا سلام قبول کئے بغیر اسے واپس جانے کا اشارہ کر دیا۔

اس کے دوسرے دن ہی ایک خوفناک سازش کا انکشاف ہوا یا الزام تیار ہوا وہ اس طرح
سکندر نے ایشیائی اور مقدونوی بچوں کو مشترکہ تعلیم دلوانے کے لئے کوئی پچاس ہزار بچے اپنے
میں شامل کر رکھے جنہیں فوجی معلم تعلیم دیتے تھے انہیں یونانی زبان سکھائی جاتی تھی اور
ہتھیار استعمال کرنے کی تربیت دی جاتی تھی مقدونوی بچوں میں سے زیادہ تر امیروں یا سالاروں
بیٹے تھے جو عموماً سکندر کے خیمے پر پہرہ دیتے تھے خصوصاً رات کے وقت نیز شکار کے آلات
کے پاس رہتے تھے اس کے علاوہ جو بچے تربیت کے لئے آتے جاتے وہ بے تکلف ہتھیاروں
ذخیرے تک پہنچ سکتے تھے ان کی وفاداری پر کسی قسم کا شبہ نہ کیا گیا تھا۔

سب سے پہلے ایک یونانی چھوٹے سالار نے سازش کا اشارہ کیا اور بطلیموس کو اس کی اط
دی۔ افواہ یہ تھی کہ بچے اس بات پر خفا ہیں کہ ایرانی بچوں کو بھی خاص تربیت میں ان کے سا
شامل کر لیا گیا ہے جب یونانیوں کے مقابلے میں ایرانی مفتوح اور مغلوب ہیں لہٰذا ایرانی بچوں
مقدونوی بچوں کے ساتھ تعلیم نہیں دینی چاہئے بلکہ انہیں علیحدہ رکھتے ہوئے انہیں یونانیوں سے
تر مراعات فراہم کی جانی چاہئیں۔ بطلیموس کو یہ خبر بھی ملی کہ ان یونانی بچوں نے یہ بھی فیصلہ کیا
ہے کہ جب سکندر اپنے خیمے میں رات کے وقت تنہا رہ جائے تو اسے قتل کر دیا جائے۔ قتل
سازش کرنے والے ان نوجوانوں میں سے ایک کا نام پرموس تھا جو سکندر کے استاد ارسطو کے
کلیتمز سے فلسفہ پڑھا کرتا تھا اور اکثر تنہائی میں آکر اس سے باتیں کیا کرتا تھا۔ بطلیموس نے
افواہ فوراً سکندر تک پہنچا دی تھی سکندر نے اس افواہ کو فوجی سالاروں کی ایک کونسل کے حوالے
دیا تاکہ اس بارے میں چھان بین کی جا سکے۔

لشکر کے سالاروں کی اس کونسل نے سب سے پہلے یہ کام کیا کہ جو بچے اس سازش میں ز
سرگرم لگتے تھے انہیں پکڑا اور انہیں مار پیٹ اور سزا کے عمل سے گزارتے ہوئے ان سے حقیقت
انگلوانے کی کوشش کی مار پیٹ کا یہ عمل ایسا خوفناک تھا کہ بچوں نے فوراً اس سازش کا اقرار کر

پرموس نام کا وہ جوان جو کلیتمز سے فلسفہ پڑھا کرتا تھا اس نے فوراً اقرار کر لیا کہ ہمیں اپنے جرنیل
پارمینو فلوٹس اور کلائٹس کی موت پر سخت رنج ہے نیز ہم مشرقی لباس اور کورنش کو پسند نہیں کرتے
تاہم اس پرموس نے یہ اقرار کرنے سے انکار کر دیا کہ وہ کسی سازش میں ملوث ہوا ہے یا یہ کہ
کلیتمز بھی سکندر کو قتل کرنے کی سازش میں شامل ہے تاہم فوجی سالاروں کی کونسل کو پکا اور پختہ
یقین تھا کہ یہ سازش تیار کی گئی ہے اور یہ بچے اس میں شامل ہیں لہٰذا جو بچے اس میں شامل قرار
دیئے گئے انہیں موت کی سزا دے دی گئی ارسطو کے بھتیجے کلیتمز کو بھی گرفتار کر لیا گیا چند روز تک
اسے بیڑیاں پہنا کر قیدی اور اسیر کی حیثیت سے رکھا گیا اور پھر اسے بھی موت کے گھاٹ اتار دیا گیا
تھا۔

ان واقعات کے چند روز بعد سکندر نے یوناف کو اپنے خیمے میں طلب کیا اس وقت تک وہ
اپنے حال کو کسی حد تک سنبھال چکا تھا یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی جب سکندر کے خیمے میں
داخل ہوئے تو سکندر نے اپنی جگہ سے اٹھ کر ان دونوں میاں بیوی کا پرتپاک خیر مقدم کیا پھر انہیں
اپنے سامنے بیٹھنے کو جگہ دی جب وہ دونوں میاں بیوی بیٹھ گئے تب سکندر یوناف کی طرف دیکھتے
ہوئے کہنے لگا۔

سنو یوناف میرے بھائی جس جگہ میں قیام کئے ہوئے ہوں میں یہاں سے کوچ کرنا چاہتا
ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جگہ اور یہ مقام میرے لئے منحوس ہی ثابت ہوئی ہے اس لئے کہ اس
جگہ ایک تو کلائٹس میرے ہاتھوں مارا گیا اور دوسرے کچھ یونانی بچے جو میرے قتل کی سازش میں
شامل تھے اس جگہ مارے جا چکے ہیں لہٰذا میں مشرق کی طرف کوچ کرنا چاہتا ہوں مشرق کی طرف کوچ
کرنے کا میرا اصل مقصد اور مدعا یہ ہے کہ میں بادشاہوں کے بادشاہ کورش سے بھی زیادہ فتوحات
حاصل کروں کورش نے شمال میں دریائے زرفشاں اور مغرب میں بحر اسود تک خوب فتوحات
حاصل کیں تھیں لیکن اس نے مشرق کی طرف کوئی دھیان نہ دیا تھا میں بحر اسود سے لے کر ثمرقند
کے شمال تک کے سارے علاقوں کو اپنے سامنے زیر نگیں کرنے کے بعد اب مشرق کی طرف رخ
کرنا چاہتا ہوں اور جیسی فتوحات میں حاصل کر چکا ہوں ایسی فتوحات اگر میں مشرق میں بھی حاصل
کرنے میں کامیاب ہو گیا تو فتوحات کے اس سلسلے میں میرا نام کورش سے اچھا اور بہتر شمار کیا جائے
گا میں جانتا ہوں کہ تم دونوں میاں بیوی نے ایک زمانہ اور ایک دنیا دیکھ رکھی ہے پس تم کہو کہ مجھے
کس راستے سے مشرق کی طرف کوچ کرنا چاہئے یہاں تک کہنے کے بعد سکندر جب خاموش ہوا تو

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

یوناف نے تھوڑی دیر تک اس کی طرف غور سے دیکھا اور پھر اسے مخاطب کر کے بولا اور کہنے لگا۔

سنو سکندر! جس جگہ ہم یہاں شمال کو ہستانی سلسلوں میں پڑاؤ کئے ہوئے ہیں یہاں سے مشرق کی طرف کوچ کرنے کے لئے ہمارے سامنے دو راستے ہیں اول یہ کہ ہم یہاں سے جنوب کا رخ کریں اور دریائے کابل تک بڑھتے چلے جائیں پھر دریائے کابل کے کنارے کنارے مشرق کی طرف بڑھیں یہ دریا آگے جا کر ان علاقوں کے سب سے بڑے دریا سندھ میں جا کر گرتا ہے اس دریائے سندھ کو عبور کرنے کے بعد ہم بڑی آسانی کے ساتھ مشرق پر یلغار کر سکتے ہیں اگر تمہارا لشکر دریائے سندھ پر پل بنا کر عبور کرنے میں کامیاب ہو گیا تو مشرق کی طرف بڑھتے ہوئے راستے میں جو دوسرے دریا آتے ہیں انہیں پار کرنا تمہارے لئے کوئی زیادہ دشوار نہ ہو گا۔

مشرق کی طرف جانے کے لئے دوسرا راستہ یہ ہے کہ جہاں اس وقت ہم پڑاؤ کئے ہوئے ہیں یہیں سے دریائے آمو کے کنارے کنارے مشرق کی طرف بڑھتے چلے جائیں کوہستانی سلسلوں اور برف پوش چوٹیوں اور سرسبز وادیوں میں سے گزرتے ہوئے ہم ان سرزمینوں کی طرف نکل جائیں جہاں دریائے سندھ کا منبع ہے اور دریائے سندھ کے ساتھ ساتھ جنوب کی طرف بڑھیں اور اس دریا کو پار کر کے مشرق کی طرف حملہ آور ہوں پس سنو سکندر مشرق کی طرف جانے کے لئے آسان ترین یہی دونوں راستے ہیں ان دونوں میں سے تم جس کا چاہو انتخاب کر لو یوناف کی یہ گفتگو سن کر سکندر کے چہرے پر تھوڑی دیر تک ہلکی ہلکی مسکراہٹ مچلتی رہی پھر وہ یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو میرے بھائی مشرق کی طرف جانے کے لئے میں تمہارے بتائے ہوئے دونوں راستوں کا انتخاب کرتا ہوں اور دونوں راستوں کے ذریعے میں اپنے لشکر کو لے کر مشرق کی طرف بڑھوں گا سکندر کے اس سوال پر یوناف نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگا کھل کر کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو اس پر سکندر پھر مسکراتے ہوئے بولا اور کہنے لگا میرا مطلب واضح اور عیاں ہے میں اپنے لشکر کا ایک حصہ جس میں زیادہ تر پل تعمیر کرنے کے صناع ہوں گے دریائے کابل کی طرف روانہ کروں گا اس لشکر کو میں اپنے سالار پرڈیکاس کی سرکردگی میں روانہ کروں گا یہ پرڈیکاس دریاؤں پر پل تعمیر کرنے کی مہارت میں اپنا کوئی ثانی اور اپنی مثال نہیں رکھتا یہ پرڈیکاس لشکر کے ایک حصے کو لے کر دریائے کابل کے راستے وادی سندھ کی طرف جائے گا اور دریائے سندھ پر پل تعمیر کر کے دشمن کے قلعوں پر حملہ آور ہونے کے لئے جو ہمارے پاس سازو سامان ہے وہ سب کچھ بھی یہ پرڈیکاس

اپنے ساتھ لے جائے گا جبکہ لشکر کے دوسرے بڑے حصے کو لے کر میں دریائے آمو کے کنارے کنارے مشرق کی طرف بڑھوں گا اور آگے پیش قدمی کرتے ہوئے میں دریائے سندھ کے منبع تک پہنچ کر اپنا رخ تبدیل کرتے ہوئے جنوب کی طرف بڑھوں گا اور پرڈیکاس کے لشکر سے جا ملوں گا مجھے امید ہے میرے پہنچنے تک پرڈیکاس دریائے سندھ پر پل تعمیر کر چکا ہو گا جسے عبور کرنے کے بعد میں اپنے پورے لشکر کے ساتھ مشرق پر وارد ہوں گا اور اپنی مرضی اور اپنی خواہش کے مطابق فتوحات کا سلسلہ بڑھاتا چلا جاؤں گا۔

سکندر تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر دوبارہ بولا اور یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا سن میرے بھائی تم جانتے ہو کہ میں مشکل اور مصائب پسند انسان ہوں اس لئے میں اپنے لشکر کے ساتھ دریائے آمو کے کنارے کنارے مشرق کی طرف دریائے سندھ تک بڑھنے کا ارادہ کیا ہے یوناف میرے دوست میرے بھائی تم جانتے ہو کہ یہ راستہ انتہائی دشوار گزار ہونے کے ساتھ ساتھ مصائب اور کٹھنائیوں سے بھرا پڑا ہے راستے میں سنگلاخ کوہستانی سلسلوں کے علاوہ دھول اڑاتے صحرا برف سے ڈھکے ہوئے طویل اور بلند کوہستانی سلسلے اور ندی نالوں سے اٹی ہوئی ناقابل عبور وادیاں آتی ہیں انہی سے گزرتے ہوئے میں دریائے سندھ تک پہنچنا چاہتا ہوں اپنی اس مشکل ترین راہ کے سر کو کسی قدر آسان اور کامیاب بنانے کے لئے تمہاری مدد حمایت اور استعانت کی ضرورت ہے اس پر یوناف فوراً بولا اور کہنے لگا۔ میں اس سلسلے میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں جواب میں سکندر مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

تم میرے لئے یہ کر سکتے ہو کہ میرے کوچ سے پہلے ہی تم دریائے آمو کے کنارے کنارے مشرق کی طرف روانہ ہو جاؤ تمہاری بیوی بیوسا بھی تمہارے ساتھ ہو گی اس کے علاوہ تم دونوں کی حفاظت کے لئے لشکر کے چند دستے بھی تمہارے ہمراہ کر دیئے جائیں گے تم میری روانگی سے چند روز پہلے کوچ کرو دریائے آمو کے کنارے کنارے مشرق کی طرف بڑھتے ہوئے تم اپنی مرضی کے مطابق مناسب فاصلے پر تراشے ہوئے پتھر نصب کرتے ہوئے چلے جانا ان پتھروں کو دیکھتے ہوئے میں مشرق کی طرف سفر کرتے ہوئے تمہارے پیچھے پیچھے دریائے سندھ تک آسانی سے پہنچنے میں کامیاب ہو جاؤں گا تمہیں اس کام پر اس لئے مقرر کر رہا ہوں کہ تم دونوں میاں بیوی نے دنیا کے اکثر حصوں کو اپنے پاؤں تلے پامال کر رکھا ہے جس راستے سے میں مشرق کی طرف بڑھنا چاہتا ہوں یہ راستہ بھی تم دونوں کا خوب دیکھا بھالا ہے لہٰذا جو کام میں تمہیں سونپ رہا ہوں وہ کام تمہارے لئے مشکل

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

نہیں ہے جواب میں یوناف کہنے لگا۔

کام تو مشکل نہیں ہے لیکن اصل دشواری یہ ہو گی کہ تراشے ہوئے پتھر جن کی نشان دہی پر تم میرے پیچھے پیچھے دریائے آمو کے بعد دریائے سندھ کی طرف بڑھو گے یہ پتھر مجھے کہاں سے میسر ہوں گے اس پر سکندر مسکراتے ہوئے کہنے لگا جو دستے تم دونوں میاں بیوی کی حفاظت کے لئے میں تمہارے ساتھ کروں گا ان دستوں میں کچھ صناع اور سنگ تراش لوگ بھی ہوں گے جو تمہارے حکم کے مطابق پتھر تراش تراش کر نصب کرتے چلے جائیں گے جو دستے تمہارے ہمراہ روانہ ہوں گے ان کے ساتھ خچروں کا ایک پورا کارواں ہو گا جس پر تم سب کے کھانے پینے اور دیگر ضروریات کا سامان لدا ہوا ہو گا اب بتاؤ تم میری خاطر یہ کام کرنے پر آمادگی ظاہر کرتے ہو جواب میں یوناف مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

یہ کوئی ایسا مشکل کام نہیں کہ جس پر آمادگی میرے لئے گراں اور تکلیف دہ ہو جب بھی تم چاہو میں اس کام کے لئے مشرق کی طرف کوچ کرنے کے لئے تیار ہوں یوناف کا جواب سن کر سکندر بے حد خوش ہوا اپنے دونوں ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے اس نے یوناف کے شانے تھپتھپائے پھر اس نے بڑی شفقت بڑی اپنائیت میں یوناف کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا قسم ہے مجھے یونان کے بڑے بڑے اور عظیم دیوتاؤں کی مجھے تم سے ایسے ہی جواب کی امید تھی میرا ارادہ ہے کہ تم کل ہی اپنے سفر پر کوچ کر جاؤ کل صبح ہی صبح تمہارے لئے ان دستوں کا تعین کر دیا جائے گا جو تمہارے ساتھ مشرق کی طرف روانہ ہوں گے اس کوچ سے پہلے جو ضروریات کی اشیاء تم اپنے ساتھ لے جانا پسند کرتے ہو وہ بھی مجھے بتا دو میں ان سب کا انتظام کر دوں گا یوناف فوراً" اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولا بس مجھے کسی خاص شے کی ضرورت نہیں ہے کل صبح تک میرے ساتھ روانہ ہونے والے محافظ مسلح دستے رسد اور کمک کا سامان مہیا کر دیا گیا تو میں صبح ہی صبح اپنے سفر پر روانہ ہو جاؤں گا سکندر نے یوناف کو ان سارے انتظام کا یقین دلایا جس کے جواب میں یوناف اور بیوسا مطمئن ہوتے ہوئے سکندر کے خیمے سے باہر نکل گئے تھے دوسرے روز وہ چند مسلح دستوں کے ساتھ وہاں سے کوچ کر گئے تھے چند روز کا وقفہ ڈال کر سکندر بھی دریائے آمو کے کنارے کنارے مشرق کی طرف روانہ ہوا تھا اس نے دیکھا کہ اس کے آگے آگے واقعی یوناف تراشے ہوئے پتھر نسب کرتا جا رہا تھا اور اسی پتھروں کی رہنماؤں میں سکندر اپنے لشکر کے ساتھ مشرق کی طرف کوچ کر رہا تھا۔ سکندر چونکہ مشکل پسند تھا لہٰذا اس نے مشرق کی طرف جانے کے لئے یہ راستہ اختیار کیا ورنہ ہندوستان پر حملہ

آور ہونے کے لئے وہ پرڈیکاس کے ہمراہ درہ خیبر کو عبور کرنے کے بعد دریائے کابل کے کنارے کنارے سندھ کی وادیوں میں داخل ہو سکتا تھا لیکن اپنی مشکل پسندی ہی کی وجہ سے اس نے دریائے آمو کا راستہ اختیار کیا اس سے پہلے بھی کئی مواقع پر وہ اپنی مشکل پسندی کا مظاہرہ کر چکا تھا پہلی بار اس وقت جب اس نے گارڈین کے سلسلہ کوہ کی طرف کوچ کیا تھا دوسری بار اس وقت جو وہ بحر قزوین کے کناروں کی طرف بڑھا تھا اور تیسری بار اس موقع پر جب وہ دریائے ریگ کے کنارے سیتھیوں کے علاقوں میں گھسا تھا اور اب وہ اسی مشکل پسندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دریائے آمو کے کنارے کنارے مشرق کی طرف بڑھا تھا ہمالیہ کے کوہستانی سلسلوں سے گزرتے ہوئے یہ سفر بڑا خطرناک تھا ایسا لگتا تھا کہ سکندر اس سلسلے میں انکشافات کا خواہاں ہو یا وہ پرانے یونانیوں کے اقوال کی سچائی جاننے کے لئے زمین بندھ سمندروں کو دیکھنا چاہتا ہو شاید پرانے یونانیوں کی طرح اس کی خواہش تھی کہ سطح مرتفع کے کنارے معلوم ہو جائیں اور نئی پہاڑی دیواروں کو پھاندے وہ زمین کی وضع اور ہیت کے متعلق شاید آخری فیصلہ کرنا چاہتا تھا جو یونانی عالموں کے افکار کے بالکل مختلف معلوم ہوتی تھی۔

جیسے جیسے وہ آگے بڑھتا جاتا تھا پہاڑ بلند تر ہوتے جاتے تھے دریاؤں کا عرض بھی بڑھ گیا تھا اب اس کے سامنے یہ سوال تھا کہ کیا واقعی پرانے یونانی اقوال کی طرح زمین کے آخری حصوں پر سمندر واقع ہے اور طلوع آفتاب کے مقام پر آسمانی قوت کی کوئی شہادت موجود ہے وہ پرانے یونانیوں کے اقوال کی روشنی میں یہ بھی معلوم کرنا چاہتا تھا کہ کیا واقعی دور مشرق میں لافانی عقل و دانش کے آدمی رہتے ہیں جو نخل ارم کا میوہ کھا چکے تھے اور آب حیات پی چکے تھے سکندر کے لشکر میں شامل کچھ دانشوروں کا خیال تھا کہ سکندر کو پرانے یونانیوں کے اقوال مشرق کی طرف نہیں لے جا رہے بلکہ اس کی تقدیر اسے مشرق کی طرف کھینچ لے جا رہی تھی ممکن ہے یہ سفر اس نے اسی لئے کیا ہو کہ آیا تقدیر کا وجود ہے بھی یا نہیں یعنی کیا زمین پر دیوتاؤں کے ہونے کا ثبوت ہے بھی کہ نہیں یا یہ کہ انسان اپنے سے بلند تر ارادوں کے طابع تھا اور کیا غیر متحرک محرک جو دور افتادہ اور نارواہ تھا واقعی کائنات کی قوت اور جوہری عملیات کا سرچشمہ تھا اور یہ کہ کیا عالم انسانیت اپنی کوشش سے علم تہذیب کی روشنی یا وحشت بے حمیت کی تاریکی کی طرف جاتا ہے۔

انہیں کوہستانی سلسلوں میں سفر کرتے ہوئے موسم بہار اپنی عروج پر آگیا تھا اسی سفر اور موسم بہار میں ایک خوش نصیبی نے سکندر اور اس کے لشکریوں کا ساتھ دیا انہیں ان کوہستانی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سلسلوں کے اندر ایسا واقعہ پیش آیا جسے انہوں نے اپنے لئے نیک شگون سمجھا اور مشرق کی طرف آگے بڑھتے ہوئے ان کے حوصلے مزید بڑھ گئے تھے موسم بہار میں ان وادیوں کے اندر انہوں نے عشق پیچاں کے پودے دیکھے تھے عشق پیچاں ایک ایسا پودا ہے جس کے متعلق یونانیوں کا خیال ہے کہ یہ صرف یونان ہی میں پایا جاتا تھا اور اس سے قبل وہ یونان سے باہر کسی بھی سرزمین میں موجود نہ تھا ان کی مزید خوشی کا باعث یہ چیز بھی تھی کہ جو لوگ ان عشق پیچاں کی ان وادیوں میں آباد تھے ان لوگوں کو عشق پیچاں کا یونانی نام بھی معلوم تھا بلکہ وہ یونانی زبان کے بہت سے الفاظ بھی جانتے اور بولتے تھے۔

ان لوگوں سے دریافت کرنے پر آہستہ آہستہ سکندر اور لشکریوں کو پوری کہانی معلوم ہو گئی وہ لوگ اپنے آپ کو ان یونانی بہادروں کے اخلاف میں سے خیال کرتے تھے جو قدیم یونانی سپہ سالار دیونی سوس کے زیر علم پھرتے ہوئے یہاں پہنچ گئے تھے جو لوگ جنگ کے قابل نہ رہے تھے آگے بڑھتے ہوئے دیونی سوس نے انہیں وہاں آباد کر دیا تھا وہاں رہنے والے لوگوں نے پہاڑ کی ایک چوٹی کی طرف اشارہ کیا جس کا نام کوہ میرو تھا اور انہوں نے بتایا کہ یہ یونان کے پہاڑ زیوئی کی بدلی ہوئی شکل ہے وہاں کے رہنے والے لوگوں کے اس انکشاف پر سکندر اور اس کے لشکری اس پہاڑ پر چڑھے جس کے ڈھلانوں پر عشق پیچاں کے ہی پودے نظر آتے تھے وہاں سایہ دار مقامات پر عبادت گاہیں بنی ہوئی تھیں اور وحشی حیوانات آزاد پھرتے تھے یہ عشق پیچاں کو دیکھ کر مقدونوی بے حد خوش ہوئے انہوں نے اس کے ہار بنا کر پہنے تاج بنا کر سر پر رکھے ناچتے گاتے رہے وہاں اس کوہستانی سلسلے پر سکندر نے دیونی سوس کے نام کی قربانیاں کیں اور اپنے رفیقوں کے ہمراہ جشن منایا یہ دیونی سوس گو یونانیوں کا ایک سپہ سالار تھا لیکن بعد میں یونانیوں نے اسے اپنے ایک دیوتا کی صورت دے دی تھی۔

عشق پیچاں کے اس دریافت نے مقدونیوں کی ہمت دو چند کر دی تھی اگرچہ اب وہ خیال کرنے لگے تھے کہ خدائی طاقت ہی انہیں مشرق کی طرف بھگائی چلی جا رہی ہے لیکن عشق پیچاں کے ملنے پر ان پر یہ انکشاف ہوا کہ ان سے پہلے بھی یونانی ان سرزمینوں میں آ چکے ہیں عشق پیچاں کی ان وادیوں سے نکل کر جب وہ مزید آگے بڑھے تو انہیں ایک دوسری خوشخبری ان سرزمینوں پر ملی اور وہ یہ کہ اگلی وادیوں میں انہوں نے سدا بہار گلاب کے پودے دیکھے اس سدا بہار گلاب کے متعلق بھی یونانیوں کا یہ دعویٰ تھا کہ وہ صرف یونان کی زمینوں پر ہوتا تھا لہٰذا ان وادیوں میں سدا بہار گلاب دیکھ کر انہیں جہاں خوشی ہوئی وہاں انہوں نے اپنے آپ کو خوش قسمت بھی خیال کیا کہ وہ اس راستے سے ہوتے ہوئے مشرق کی طرف بڑھے ہیں۔

سدا بہار گلاب کی ان آس پاس کی وادیوں میں یونانیوں نے درختوں کے جنگل دیکھے یہاں انہوں نے لمبے سینگوں والے نہایت قوی بیل بھی دیکھے اور ان کا ایک ریوڑ پکڑ کر انہوں نے چند مسلح جوانوں کے ہاتھ مقدونیہ بھیج دیا تھا ایشیاء کوچک اور سندھ کے کوہستانی سلسلوں کی طرح شمالی ہند کے ان پہاڑوں پر بھی انہیں بہت سے وحشی لوگوں سے سابقہ پڑا یہ لوگ لشکر کو دیکھ کر اپنے پہاڑی قلعوں میں چلے جاتے جو بلند چوٹیوں پر بنے ہوئے تھے سکندر نے ان کے تعاقب میں چوٹیوں پر چڑھنے یا انہیں رام یا تباہ کرنے پر سخت اصرار کیا لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ مقدونیوں کی کوئی تدبیر کامیاب نہ ہو سکی ان وحشی لوگوں کے ساتھ جھڑپوں میں ایک موقع پر خود سکندر اور اس کا جرنیل بطلیموس دونوں زخمی ہو گئے تھے تاہم یونانی لشکریوں نے بعض مقامات پر بڑی بے دردی کا اظہار کیا ایک مقام کے باشندوں کو ایک جگہ انہوں نے جمع کیا اور تمام کے تمام مرد اور عورتوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔

سکندر اور اس کے لشکر جیسے جیسے بلندیوں کی طرف بڑھتے گئے چیڑ کے ایسے درخت ملے جو زیادہ بلند نہ تھے وادیاں تنگ ہوتی گئیں ان میں ندیاں شور کرتی ہوئی بہتی تھیں یہاں ہوا بہت ہلکی ہو گئی تھی جس میں سانس لینا بھی مشکل تھا راستے میں برف کے تودے پڑے ہوئے تھے بڑی مشقت اٹھا کر وہ ان پر سے گزرے ہوا اتنی تیز تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ انہیں چیر کر رکھ دے گی لہٰذا ایسے موقع پر وہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر چلتے تھے برفستانوں سے گزرے تو معلوم ہوا کہ وہ اتنی بلندی پر پہنچ گئے ہیں جو بادلوں سے بھی اوپر ہے وہاں انہیں برف سے ڈھکی ہوئی ایک سفید رنگ کی بہت اونچی چوٹی نظر آئی جس کے دامن میں چاروں طرف بادل ہی بادل پھیلے ہوئے تھے بہرحال سکندر اپنے لشکر کے ساتھ آگے بڑھتا چلا گیا یہاں تک کہ وہ دریائے سندھ کے کنارے پہنچ گیا یہاں اس نے اپنا رخ بدل لیا پھر وہ اپنے لشکر کے ساتھ دریائے سندھ کے کنارے کنارے بڑی تیزی کے ساتھ راستے میں یوناف کے گاڑے ہوئے پتھروں کی رہنمائی میں جنوب کی طرف بڑھا تھا۔

دریائے سندھ کے کنارے کنارے سفر کرتے ہوئے ایک موقع پر سکندر کے جرنیل بطلیموس نے اپنے خیال کا اظہار کرتے ہوئے سکندر سے کہا ہمیں ان مشرقی سرزمینوں کی طرف نہیں آنا چاہئے تھا بلکہ اپنی فتوحات کے سلسلے میں ہمدان اور بابل پر اکتفا کرتے ہوئے ہمیں واپس

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

چلے جانا چاہیے تھا اس لئے کہ ہماری اصلی جگہ اپنا اور مصر کا سمندر ہے ۔طیلوس نے یہ بھی بتایا کہ اس کی محبوبہ تھائس مستقل طور پر مصر میں آباد ہونے کے لئے تڑپ رہی ہے تاہم سکندر نے ۔طیلوس کے ان خیالات سے اتفاق نہ کیا اور اس نے مشرق کی طرف مزید پیش قدمی کرنے کے اپنے ارادوں پر قائم رہنے کا ارادہ کرلیا تھا۔

دریائے سندھ کے کنارے کنارے سفر کے دوران سکندر اپنے استاد ارسطو کی کتاب مابعد الطبیعات کا مطالعہ کرتا رہا اس کتاب میں ارسطو نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا تھا کہ خدا اس زمین پر نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ دور افتادہ ستاروں کی دنیا میں رہتا ہے جو قوت اور ثوابت کو زمین کے گرد گردش میں رکھتی ہے اور یہ کہ اسی سے تمام چیزوں میں حرکت کا وجود ہے وقت کے تعینات سے باہر بھی یہی حرکت زمین کی طرف آتی ہے زندگی پیدا ہوتی ہے اور وقت کے تعینات میں قائم رہتی ہے اس سے آگے خدا کا کوئی وجود نہیں ہے۔

ارسطو کی کتاب مابعد الطبیعات کا مطالعہ کرتے ہوئے سکندر پر واضح ہوا کہ اس کا استاد فطرت اللہ پر نظری بحثوں میں یہ دور تک چلا گیا ہے سکندر نے اس کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے سوچا کہ اگر یہ درست ہے تو سفر میں مجھے طبعی اشیاء کے سوا وہ کچھ نہ ملے گا ساتھ ہی اسے یہ محسوس ہوا کہ استاد اور شاگرد کے خیالات بالکل مختلف ہو گئے ہیں استاد پہلے علم سے زیادہ عمل اور استدلال سے زیادہ انکشاف پر زور دیتا تھا لیکن اب وہ نظریات کا شارح بن گیا تھا اس کے برعکس سکندر مشاہدے اور انکشاف پر تلا ہوا تھا اور وہ یہ جاننے کا خواہش مند تھا کہ اگر وہ برابر مشرق کی طرف سفر کرتا چلا جائے تو کیا کیا انکشافات اس کے سامنے آسکتے ہیں جبکہ اس کے مقابلے میں ۔طیلوس کو ایک ہی خیال تھا اور وہ یہ کہ مصر واپس چلا جائے اور وہاں پر آباد ہو جائے بہرحال اسی تگ و دو میں سفر کرتے ہوئے سکندر اپنے لشکر کے ساتھ دریائے سندھ کے کنارے اس جگہ پہنچ گیا جہاں دریائے کابل دریائے سندھ سے آکر ملتا ہے وہاں پر سکندر کے جرنیل پرڈیکاس نے پہلے سے پہنچ کر دریا کے اوپر پل بنا دیا تھا یوناف بیوسا اور ان کے ہمراہ جو محافظ دستے تھے وہ بھی ان کے ہمراہ وہاں پہنچ چکے تھے سکندر وہاں پہنچ کر اپنے گھوڑے سے اترا سب سے پہلے وہ یوناف سے بغلگیر ہو کر ملا پھر اس نے پرڈیکاس کو وہاں پہنچنے اور دریائے سندھ پر پل تعمیر کرنے کی مبارکباد دی اس کے بعد اس نے اپنے لشکر کو وہاں پڑاؤ کرنے کا حکم دے دیا تھا۔

دریائے سندھ کے کنارے پڑاؤ کرنے کے بعد یونانیوں کو دریائے سندھ کی اصلیت سے

آگاہی ہوئی جبکہ اس سے پہلے عام طور پر یونانیوں اور خصوصیت کے ساتھ ارسطو اور اس کے پیچھے چلنے والوں کا یہ عقیدہ تھا کہ مصر کے دریائے نیل کا پانی سندھ ہی سے آتا ہے یونانیوں کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ جب وہ دریائے سندھ کے کنارے جائیں گے تو وہاں کہیں انہیں دریائے نیل کا منبع بھی مل جائے گا لیکن دریائے سندھ پر آکر انہیں اپنے عقیدے کے برخلاف سخت مایوسی کا سامنا کرنا پڑا تھا یونانیوں کا یہ بھی خیال تھا کہ نیل کی طرح سندھ میں بھی کسی واضح سبب کے بغیر طغیانی آجاتی ہوگی یونانی چونکہ مصر کو نیل کا عطیہ قرار دیتے تھے لہٰذا ان کا خیال تھا کہ جس طرح نیل سالانہ طغیانیوں میں غیر معلوم خطوں سے جو ذرات لاتا تھا وہ کناروں کے ساتھ چھوڑتا چلا جاتا تھا اور اس طرح زمین بنتی چلی جاتی تھی ان کا خیال تھا کہ دریائے سندھ کی بھی یہی صورتحال ہوگی اور ہندوستان کی سرزمین بھی مصر کی طرح ایک تنگ اور لمبوتری زمین کی شکل میں سمندر تک چلی گئی ہوگی لیکن دریائے سندھ کے کنارے پر انہیں یہ جان کر مایوسی ہوئی کہ نیل کا سندھ نہیں ہے اور یہ کہ سندھ میں جو طغیانیاں آتیں ہیں ان کا سبب یہ ہے کہ پہاڑوں پر برف پگھلتی ہے دوسرا سبب یہ ہے کہ بلندیوں پر کثرت سے بارش ہوتی ہے لہٰذا یونانیوں نے اپنے خیالات میں تبدیلی کرتے ہوئے یہ سوچنا شروع کر دیا کہ دریائے سندھ میں یونہی بے سبب طغیانیاں نہیں آتیں بلکہ اس کے منبع کے آس پاس پہاڑوں پر بارش ہوتی ہے اس کی وجہ سے طغیانی اور سیلاب نمودار ہو جاتے ہیں دریائے سندھ کے کنارے آکر یونانیوں کو یہ بھی پتا چلا کہ سندھ کا بہاؤ مشرق سے مغرب کی طرف نہ تھا بلکہ یہ جنوبی سمت میں بہتا ہوا سمندر میں گرتا تھا جبکہ اس کے برخلاف نیل جنوب سے شمال کی طرف بہتا تھا۔

سکندر نے اپنے لشکر کے ساتھ چند ہفتوں تک دریائے سندھ کے کنارے پڑاؤ کیے رکھا اس دوران پل تو تیار ہو چکا تھا لیکن اس کی گزرگاہ پر ابھی تختے لگانا باقی رہ گئے تھے موسم بہار ابھی تک اپنے عروج پر تھا لہٰذا پل پر سے گزرنے کے لئے جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر تختے تیار کیے گئے اور ان تختوں سے پل کی تختہ بندی کا کام شروع کیا گیا تھا بہرحال چند ہفتوں تک دریائے سندھ کے کنارے پڑاؤ کرنے کے بعد سکندر اپنے لشکر کے ساتھ مزید مشرق کی طرف بڑھا تھا۔

سکندر نے دریائے سندھ کو پار کیا ہی تھا کہ عین اس موقع پر شمالی ہند کے راجہ کی طرف سے بے شمار تحفے آئے چاندی کے انبار گاڑیوں میں لدے ہوئے تھے ہزاروں بیل اور بھیڑیں غذا اور قربانی کے لئے بھیجی گئیں تھیں سانولے رنگ کے ہندوستانی سواروں کا لشکر اور جھولوں والے تیس ہاتھیوں کی قطار بھی سکندر کی خدمت میں روانہ کی گئی تھی شمالی ہند کے راجہ کے ان تحائف کو

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سکندر نے قبول کیا ان دور دراز کی سرزمینوں میں اپنی عسکری قوت کو بڑھانے کے لئے سکندر نے
مقامی لوگوں کو بھی اپنے لشکر میں شامل کرنا شروع کر دیا تھا۔

مشرق کی طرف بڑھتے ہوئے سکندر اپنے لشکر کے ساتھ اب پہاڑوں سے نکل کر کھلے
میدانوں میں داخل ہوا تھا سکندر کی بیوی روشنک نے اپنے آپ کو یکسر بدل لیا تھا وہ اب اپنی قبائلی
رسومات کو ترک کر کے شاہی دربار کی شان و شوکت سے رہنے لگی تھی اس کے شامیانے کے
اردگرد احاطہ قائم کیا جاتا تھا جس ہاتھی پر وہ سوار ہوتی تھی اس کے ساتھ خواجہ سراؤں کی ایک
جماعت حفاظت کے لئے اس کے ساتھ ہوا کرتی تھی وہ ایسا بت دکھائی دینے لگی تھی جسے جواہرات
پہنا دیئے گئے ہوں اس کے پردہ دار ہودے کو ہاتھی پر باندھ دیا جاتا تھا روشنک خود بے پردہ گھوڑے
پر سوار ہونے کی عادی تھی لیکن ہندوستان میں چونکہ ایسی سواری کو خلاف وقار سمجھا جاتا تھا لہذا
گھوڑے کی سواری ترک کر کے روشنک ہاتھی پر سوار ہونے لگی تھی۔ روشنک نے بڑی تیزی سے
اس نئی شان و شوکت سے مطابقت پیدا کر لی تھی وہ ہاتھی کے سوا کسی چیز پر سوار نہ ہوتی تھی تاہم
اسے نئی سرزمینوں کی تنہائی پسند نہ تھی وہ اپنے وطن کی خنک سطح مرتفع پر بہت خوش تھی یہاں
مہموں کے درمیان خیموں میں رہتی اور اپنے منجائی پارچے ایک طرف رکھ کر سکندر کے پاس آن
کے پاس بیٹھ جاتی لیکن ہندوستان کی سرزمین میں کیمپ کی حیثیت ایک متحرک شہری تھی اسے
زر بفت کے لباس پہننے پڑتے اور موتیوں کے ہار گلے میں ہوتے وہ اس بات پر متفکر تھی کہ اس
کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا اور وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ سکندر کے وقتی رجحانات اسے کہاں
سے کہاں لے جائیں گے۔

دریائے سندھ کو عبور کرنے کے بعد ایک جگہ سکندر نے ہاتھیوں کے جھنڈ کے جھنڈ دیکھے
وہاں اس نے اپنے لشکر کو پڑاؤ کرنے کا حکم دیا اور یہ خیال ظاہر کیا کہ ہاتھیوں کا شکار کرنا چاہئے چنانچہ
وہ مقدونوی افسروں اور مسلح جوانوں کے دستوں کو لے کر مقامی ہندوستانیوں کی رہنمائی میں ہاتھیوں
کے شکار کو نکلا اور ایک گلے پر حملہ کیا بہت سے ہاتھیوں کو پکڑ کر انہوں نے رسیوں سے باندھ لیا
مقدونوی اس قوی ہیکل جانور کی سمجھ بوجھ اور قوت سے بے حد متاثر ہوئے جسے ایک بچہ یا بوڑھا
بھی جہاں چاہتا لے جا سکتا تھا انہوں نے ہندوستانیوں کے ہاں پالتو ہاتھیوں کو رقص کرتے ہوئے بھی
دیکھا انہوں نے رقص کرنے والے ہاتھیوں میں ایک ایسا بھی دیکھا جس کی دونوں اگلی ٹانگوں پر
گھنگرو بندھے ہوئے تھے اور وہی ہاتھی گھنگروؤں کا اور پچھا سونڈ میں پکڑ کر بجاتا اور ساتھ ہی اپنے

پاؤں ہلا ہلا کر ٹانگوں کے ساتھ بندھے گھنگروؤں کو بھی ایک عجیب اور طرز کے ساتھ بجا کر رقص
کرتا تھا۔

سکندر نے جو ہاتھیوں کی قوت اور افادیت کو دیکھا تو اس نے فیصلہ کیا کہ ان کا ریوڑ پال لینا
چاہئے تاکہ وہ لشکر میں بار برداری اور دوسرے کاموں کے استعمال میں لایا جا سکے ریوڑ پالنے کے
لئے اس نے چند ہندوستانیوں کو اپنے سامنے طلب کیا اور ان سے پوچھا کہ کیا وہ ہاتھیوں کے ریوڑ
پال سکتے ہیں اور اگر وہ ایسا کر سکتے ہیں تو کتنی مدت میں وہ ہاتھیوں کے بچوں کو پال کر اپنے لئے
سدھایا ہوا ریوڑ تیار کر سکتے ہیں۔ سکندر کے اس سوال پر ایک بوڑھا ہندوستانی اسے مخاطب کر کے
کہنے لگا اے سکندر ایک ہتھنی سولہ مہینے کے بعد بچہ دیتی ہے اور گھوڑوں کی طرح اس کا صرف ایک
ہی بچہ ہوتا ہے اور ہتھنی کا بچہ تقریباً آٹھ ماہ تک ماں کا دودھ پیتا رہتا ہے اب آپ سوچ لیں کہ
ہاتھیوں کا ایک ریوڑ پالنے کے لئے آپ کو کتنا وقت درکار ہو گا اس بوڑھے ہندوستانی کی گفتگو سن کر
سکندر نے ہاتھیوں کا ریوڑ پالنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔

مشرق کی طرف آگے بڑھتے ہوئے سکندر نے ایک جگہ اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کر رکھا تھا
کہ بہار کے بعد ساون کا موسم شروع ہو گیا اور ایک روز اچانک موسلا دھار بارش شروع ہو گئی
آسمان گرم زمین پر پھوٹ پڑا جہاں کیمپ لگا ہوا تھا وہ زمین راتوں رات پانی سے جل تھل ہو گئی تھی
یونانیوں نے ٹرائے کے بعد اس قسم کے طوفانی انداز میں بارش کے برسنے کا انداز کہیں نہ دیکھا تھا
انہی بارشوں کے دوران ہندوستان کے مقامی باشندوں نے سکندر کو بتایا کہ دریائے سندھ سے آگے
بڑھیں تو یکے بعد دیگرے پانچ بڑے بڑے دریا راستے میں آتے ہیں اب سکندر کے دل اور ذہن میں
یہ جستجو پیدا ہو گئی تھی کہ ان پانچ دریاؤں کو عبور کر کے آگے کی سرزمین کیسی اور کس طرح کی ہو گی
اس مقصد کو جاننے اور حاصل کرنے کے لئے اس نے تیزی سے مشرق کی طرف پیش قدمی کرنی
شروع کر دی تھی۔ یہاں تک کہ وہ راجہ امبی کے علاقے کی سرحد تک پہنچ گیا راجہ امبی کا مرکزی
شہر ان دنوں ٹیکسلا تھا اور اس کا شمار ہندوستان کے بڑے اور طاقتور راجاؤں میں ہوتا تھا۔

راجہ امبی کو جب یہ اطلاع ہوئی کہ یونان کا بادشاہ سکندر ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ
مغرب کی ساری زمینوں کو فتح کرتا اور روندتا ہوا اس کے علاقوں کی سرحد تک آن پہنچا ہے تو اس
نے سکندر کے ساتھ جنگ کرنا بے سود جانا لہذا اس نے بے شمار قیمتی اور نایاب تحائف سکندر کی
خدمت میں پیش کئے اور اس کا مطیع اور فرمانبردار بن کر رہنے کا عہد کیا سکندر راجہ امبی کے اس

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

روپئے سے بے حد خوش ہوا اور اس نے راجہ کے تحائف کو قبول کیا راجہ امبی کے روپے سکندر اس قدر خوش ہوا کہ جس قدر چاندی راجہ امبی نے سکندر کو پیش کی تھی اس سے کئی زیادہ سکندر نے سونا اس کی طرف بجھوایا تاکہ مشرق کی طرف بڑھنے کے لئے راجہ امبی کے ساتھ اس کے تعلقات خوب مستحکم اور مضبوط رہیں۔

راجہ امبی کی طرف سے اطاعت اور فرمانبرداری کے اظہار کے بعد مزید مشرق کی طرف پیش قدمی کرنے کے لئے سکندر کا کام کافی حد تک آسان ہو گیا تھا اب وہ بڑی بے فکری سے راجہ امبی کے مرکزی شہر ٹیکسلا کی طرف بڑھا تھا۔ راجہ امبی نے شہر سے باہر نکل کر سکندر کا استقبال کیا سکندر اپنے گھوڑے سے اتر کر راجہ امبی کے ساتھ بغلگیر ہوا سکندر نے یہ بھی دیکھا کہ راجہ امبی نے اس کے لشکر کے لئے شہر سے باہر ضیافت کا بہترین انتظام کر رکھا تھا جس جگہ ضیافت کے یہ انتظامات جاری تھے وہیں سکندر نے اپنے لشکر کو پڑاؤ کرنے کا حکم دیا آناً "فاناً" وہاں مختلف رنگوں کے خیموں کا شہر آباد کر دیا گیا تھا سب سے پہلے لشکر کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ سکندر نے خود بھی اپنے خیمے میں اپنی بیوی روشنک یوناف بیوسا اور راجہ امبی کے ساتھ کھانا کھایا پھر سکندر کے خیمے میں نشست کا اہتمام کیا گیا اور اسی نشست کے دوران راجہ امبی نے سکندر کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔

میں آپ اور آپ کے لشکر کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ کچھ عرصہ میرے شہر ٹیکسلا میں قیام کریں جس طرح میں نے آج آپ کے لشکر کی ضیافت کا اہتمام کیا ہے ایسے ہی میں آپ کے لشکر کی مہمان داری کا انتظام کرتا رہوں اور یہ کام یقیناً" میرے لئے باعث خوشی اور اطمینان ہو گا جواب میں سکندر نے راجہ امبی کے ان خیالات کی تائید کی اور کچھ روز ٹیکسلا میں قیام کا ارادہ کیا اس پر راجہ امبی بولا اور سکندر کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

ٹیکسلا سے نکل کر آپ کا کس طرف جانے کا ارادہ ہے۔ راجہ امبی کے اس سوال پر سکندر کچھ دیر تک غور اور فکر کرتا رہا پھر وہ کہنے لگا سنو امبی تمہارے ہاں چند روز قیام کرنے کے بعد مزید مشرق کی طرف پیش قدمی کروں گا میرا مشرق کی طرف پیش قدمی کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ میں اس ربع سکون کی آخری حد دیکھوں کہ خشکی کا یہ خطہ سمندر کے اندر کہاں تک چلا گیا ہے اور جب میں یہ چیز معلوم کر لوں گا اس روز میں واپس اپنے وطن مقدونیا کی طرف لوٹ جاؤں گا اور ہاں سنو امبی میرے مشرق کی طرف کوچ کرنے سے پہلے تمہارے اڑوس پڑوس کوئی ایسا راجہ ہو جس سے تمہاری دشمنی ہو اور مستقبل قریب میں اس کی طرف سے تمہیں خطرہ ہو تو تم اس کی نشان دہی کرو تاکہ تمہارے ہاں کوچ سے قبل میں تمہارے دشمنوں کا صفایا کرتا جاؤں تاکہ مستقبل میں تم پر سکون ہو کر اپنی اس راج دھانی پر راج کر سکو سکندر کی یہ گفتگو سن کر راجہ امبی بے حد خوش ہوا تھوڑی دیر تک وہ کچھ سوچتا رہا پھر سکندر سے کہنے لگا۔

ہندوستان میں ایک کے سوا سبھی راجاؤں کے ساتھ میرے اچھے دوستانہ بلکہ برادرانہ تعلقات ہیں اور یہ جو ایک ہے اسے تم میرا بدترین دشمن قرار دے سکتے ہو اگر اس کا بس چلے تو یہ فوراً میری راج دھانی پر قبضہ کر کے اپنی عملداری میں شامل کر لے راجہ امبی کے اس انکشاف پر سکندر نے چونک کر اس کی طرف دیکھا پھر پوچھا ذرا اس راجہ کا نام تو کہو جسے تم اپنا دشمن خیال کرتے ہو میں تمہارے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ مشرق کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے میں تمہارے اس دشمن کو ضرور کچلتا جاؤں گا۔ راجہ امبی کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی دائیں ہاتھ کی انگلی سے اس نے اپنی مونچھوں کو اوپر اٹھاتے ہوئے ذرا درست کیا پھر کہنے لگا۔

سنو سکندر! ہندوستان کے راجاؤں میں راجہ پورس ایک ایسا حکمران ہے جس سے میری قدیم سے دشمنی چلی آتی ہے یہ راجہ مجھے برداشت تک کرنے کا روادار نہیں ہے اگر میں نے اپنی فوجی قوت کو سنبھال کر نہ رکھا ہوتا تو اب تک یہ راجہ پورس مجھ پر حملہ آور ہو کر نیست و نابود کر چکا ہوتا سکندر فوراً بیچ میں بولا اور پوچھا کہ راجہ پورس کہاں کا حکمران ہے راجہ امبی پھر بولا اور کہنے لگا راجہ پورس کا تعلق پوروا سے ہے جس طرح دریائے سندھ کو عبور کرنے کے بعد میری عملداری شروع ہو جاتی ہے اسی طرح مشرق کی طرف آگے بڑھیں تو جہلم نام کا دریا آتا ہے اس دریائے جہلم کو عبور کرنے کے بعد راجہ پورس کی راج دھانی شروع ہو جاتی ہے اپنی عسکری قوت کے لحاظ سے پورس ہندوستان کے راجاؤں میں ایک انفرادی حیثیت رکھتا ہے اس لئے مجھے اس کی طرف سے ہر وقت خطرات کا سامنا اور خدشہ رہتا ہے راجہ امبی کی گفتگو سن کر سکندر نے اسے تسلی دینے کے انداز میں کہا سنو امبی اطمینان رکھو چند دن یہاں قیام کرنے کے بعد تم دیکھو کہ میں مشرق کی طرف کوچ کروں گا اور یہاں سے کوچ کے بعد میرا سب سے پہلا ہدف راجہ پورس ہی ہو گا پورس کو میں اپنے سامنے مغلوب کرنے کے بعد مزید مشرق کی طرف پیش قدمی کروں گا سکندر کی گفتگو سن کر راجہ امبی مطمئن ہو گیا تھوڑی دیر مزید وہاں بیٹھ کر وہ سکندر یوناف بیوسا اور روشنک کے ساتھ گفتگو کرتا رہا پھر اٹھ کر ٹیکسلا شہر کی طرف چلا گیا۔

ہندوستان میں داخل ہونے کے بعد اور ٹیکسلا کی خوبصورتی اور اس کے قدرتی مناظر دیکھتے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوئے سکندر بے حد خوش ہوا تھا اس نے چند یوم تک ٹیکسلا میں قیام کیے رکھا یہاں اس
کا انتظام کیا راجہ امبی کے ساتھ دوستی کی خوشی میں سکندر نے وہاں قربانیاں دیں مقامی
جائزہ لیتے ہوئے سکندر کو معلوم ہوا کہ ہندوستان کے یہ لوگ بھی آریہ نسل سے تعلق رکھتے
شمالی سمت کے میدانوں سے قبیلوں کی شکل میں آئے تھے اور ایرانیوں کی طرح وہ بھی موت
تھے صرف ایک بیوی رکھتے تھے آگ کی پوجا کرتے تھے اور اندر دیوتا کے آگے جھکتے تھے۔

ان میں سے جن لوگوں کا درجہ سب سے اونچا تھا وہ بھی مقدونیوں کی طرح جنگجو تھے
انہیں کشتری کہہ کر پکارا جاتا تھا برہمن ان کے پجاری تھے جو تعلیم دیتے کہ کسی کی جان لینا
دوسروں کو دھوکا دینا یا جائیداد کے لئے لڑنا گناہ ہے پارس کے قدیم بادشاہ کوروش کے پجاریوں
ایرانیوں کو بھی ایسی تعلیم دی تھی۔ یہ کشتری اور براہمن ہندوستان کی سرزمین کے اصل سیاہ
باشندوں سے الگ تھلگ رہتے تھے سکندر نے اعلیٰ ذاتوں کے لوگوں کے ساتھ برابر کا برتاؤ کیا
امبی کی راج دھانی سے اس نے بہت سے لوگوں اور سواروں کو اپنے لشکر میں شامل کر لیا تھا
طرح راجہ امبی کی رعایا نے سکندر کو اپنا شہنشاہ تسلیم کر لیا تھا وہ سکندر کو یورپی شہنشاہ کہہ کر پکار
جبکہ یورپ میں مقدونوی ہندوستانیوں کو گلہ بان کہہ کر پکارنے لگے تھے۔

چند روز تک ٹیکسلا میں قیام کرنے کے بعد سکندر نے دوبارہ مشرق کی طرف پیش قدمی
اب اس کے لشکر کی تعداد پہلے کی نسبت زیادہ ہو چکی تھی اس لئے کہ راجہ امبی کی عملداری سے
بھی ان گنت مقامی لوگ اس کے لشکر میں شامل ہو چکے تھے اب اس کا لشکر مختلف اقوام کے جتھے
صورت میں مشرق کی طرف بڑھا تھا فکر و خیال کے اعتبار سے لشکر میں شامل لوگوں میں اختلافات
ضرور تھے لیکن سکندر نے اپنی فہم و فراست کی بنا پر ان سب کو اتحاد کے رشتے میں جکڑ لیا تھا سکندر
تازیانہ ہی مقدونیوں کو آگے بڑھا تھا اب امبی کی مشرقی سرحدوں پر انہیں ایک اور حکمران خاندان
کی قوت سے مقابلہ درپیش تھا یہ پوردا راجاؤں کا خاندان تھا امبی کے مخالف تھے سکندر نے امبی کو
قول دے دیا تھا کہ میں پوردا خاندان کے راجہ کی قوت کو توڑے بغیر دم نہ لوں گا۔

سکندر کو امید نہ تھی کہ اس مرحلے پر کوئی فوج یا لشکر مقدونیوں کے مقابلے میں پر میدان
جنگ میں اترنے کی کوشش کرے گا اور ظاہر ہے کہ کسی لشکر کے کامیاب ہونے کی امید نہ تھی اس
لئے کہ اس نے مختلف عناصر کو ملا کر جو لشکر کی صورت میں جو قوت پیدا کر لی تھی وہ بڑی زبردست
تھی لیکن پوردا خاندان کا راجہ پورس جس کی حکومت دریائے جہلم کے پار تھی سکندر کے ساتھ
مقابلے پر تیار ہو گیا ان دنوں بارشوں کا موسم شروع ہو گیا تھا لہٰذا پورس ہمت کر کے مقابلے میں اٹھ
کھڑا ہوا اس کے لشکر میں کئی سو ہاتھی بھی تھے مقدونیوں کو اب تک ہاتھیوں سے مقابلہ پیش نہ آیا تھا
دریائے جہلم کے کنارے آنے کے بعد وہ بارش اور سیلاب کی وجہ سے دریا پر پل بھی نہ بنا سکے تھے
دریا کے کنارے پڑاؤ کر گئے کے بعد سکندر یہ سوچ رہا تھا کہ قوی ہیکل ہاتھی اور بے پناہ بارش اس
کے اصل دشمن ہیں جبکہ پوردا راجہ پورس کو وہ اتنا طاقتور نہ سمجھتا تھا یہی سکندر کی سب سے بڑی
غلطی تھی جہلم کو عبور کرنا سکندر کے لئے آخری بڑی جنگ بن گیا تھا۔

سکندر نے چند یوم تک دریائے جہلم کے کنارے پڑاؤ کیے رکھا اس دوران دریائے جہلم
برابر طغیانی کی حالت میں رہا بارشوں کا سلسلہ بھی جاری تھا لہٰذا سکندر کے صناع دریائے جہلم پر پل
بنانے میں کامیاب نہ ہو سکے تھے بلاشبہ سکندر بارشوں کے تھمنے اور دریا کے اترنے کا انتظار کر سکتا
تھا لیکن وہ انتظار کے لئے تیار نہ ہوا مقدونیوں کو اس مسئلے کی اہمیت کا احساس ہی نہ تھا اب ان کے
پاس سوار ضرورت سے زیادہ تھے جس کی بنا پر وہ چاہتے تھے کہ جونہی بارش تھمے وہ سواروں کو دریا
میں ڈال دیں اور راجہ پورس پر حملہ آور ہوں لیکن سکندر جب یہ سوچتا کہ اس کے گھوڑ سوار جب
دوسرے کنارے پر جائیں گے اور ان کا ہاتھیوں کے ساتھ مقابلہ ہوگا تو یقیناً "ہاتھی جو دوسرے
کنارے پر قطار در قطار کھڑے تھے وہ سکندر کے گھوڑ سواروں کو مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیں گے
لیکن سارے خدشات کا جائزہ لیتے ہوئے سکندر نے اپنے سارے مشیروں اور سالاروں کا اجلاس
طلب کیا تاکہ دریائے جہلم کو عبور کرنے کے مرحلے اور دشمن پر حملہ آور ہونے کے لئے آپس میں
صلاح و مشورہ کیا جا سکے۔

دریائے جہلم کے کنارے سکندر کے شامیانہ نما خیمے میں سارے مشیر اور سالار جمع ہوئے
تھے جن میں یوناف اور بیوسا بھی شامل تھے جب سارے لوگ وہاں جمع ہو گئے تب سکندر نے ان
سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔ میرے عزیزو میرے رفیقو! تم جانتے ہو کہ دریائے جہلم
اس وقت طغیانی پر ہے اور اس پر پل نہیں باندھا جا سکتا دوسری بات جو ہمارے حق میں نہیں جاتی وہ
یہ کہ تم دیکھتے ہو کہ گزشتہ کئی دنوں سے بارش کا سلسلہ لگاتار جاری ہے، جس کے باعث اس دریا کی
طغیانی میں کمی نہیں بلکہ اضافہ ہوا ہے اگر ہم طغیانی پر آئے ہوئے دریا کو اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر
عبور کر کے دوسرے کنارے کی طرف جاتے ہیں تو تم لوگوں نے جائزہ لیا ہوگا کہ دوسرے کنارے
راجہ پورس اپنے لشکر کے ساتھ مستعد ہے اور کنارے کے ساتھ اس نے قطار در قطار اپنے جنگی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہاتھی کھڑے کر رکھے ہیں جونہی ہمارے گھوڑ سوار دوسرے کنارے پر اتریں گے وہ جنگی ہاتھی ہمارے سواروں پر حملہ آور ہوں گے اور ان کا خاتمہ کر کے رکھ دیں گے یوں ہم گھوڑوں پر سوار ہو کر اور دوسرے کنارے جا کر راجہ پورس کے خلاف کوئی کامیاب حاصل نہیں کر سکتے ان حالات میں تم سب سے مشورہ کرتا ہوں کہ ہمیں کیا حکمت عملی اختیار کرنی چاہئے اس کنارے پر رک کر وقت بھی ضائع نہیں کرنا چاہتا مجھے یہاں کے مقامی لوگوں نے بتایا ہے کہ یہ بارشوں کا سلسلہ طویل بھی ہو سکتا ہے اور جتنے دن بارشیں ہوتی رہیں گی یہ دریا طغیانی پر ہی رہے گا لہٰذا اس پر پل باندھ کر عبور نہیں کیا جا سکتا ہمیں دریا کو عبور کرنے کے بعد راجہ پورس کے خلاف کامیابی حاصل کرنی ہے لیکن دریا کی طغیانی اور بارشوں کے اس سلسلے سے بڑھ کر جو سب سے بڑی مشکل ہے وہ راجہ پورس کے جنگی ہاتھی ہیں وہ اس لئے کہ دریا کو جس جگہ سے بھی ہم عبور کریں گے وہاں وہ اپنے جنگی ہاتھی لا کھڑا کرے گا۔ جو ہمارے سواروں کا خاتمہ کر دیں گے اس طرح ہماری کوئی تدبیر راجہ پورس کے خلاف سودمند نہ ہو گی میں نے اسی سلسلے میں تم سے مشورہ کرنے کے لئے یہاں جمع کیا ہے اب سوچ بچار سے کام لیتے ہوئے مجھے مشورہ دو کہ ہمیں راجہ پورس کے خلاف کامیابی حاصل کرنے کے لئے کیا حکمت عملی اختیار کرنی چاہئے۔

سکندر کے اس سوال پر اس کے مشیروں اور سالاروں نے مختلف مشورے دیئے کچھ لوگ اس حق میں تھے کہ دریائے جہلم کے کنارے کے ساتھ ساتھ ایک پل لکڑی کا تعمیر کیا جائے پھر اس کا ایک سرا دریا کے اس کنارے پر باندھ دیا جائے اور دوسرے سرے کو پانی کے بہاؤ پر چھوڑتے ہوئے دوسرے کنارے سے ملا کر دریا کو عبور کرنے کی کوشش کی جائے کچھ دوسرے لوگوں نے مشورہ دیا کہ دریا عبور کرنے کے لئے کنارے درختوں کو استعمال کرتے ہوئے رسوں کے ذریعے دریا عبور کر کے راجہ پورس کے لشکر پر حملہ آور ہوا جائے کچھ لوگوں نے یہ مشورہ دیا کہ مشکیزوں میں ہوا بھر کے ان کے ذریعے دریا کے وسطی حصے کے آگے جا کر دشمن کے ہاتھیوں پر تیر اندازی کرتے ہوئے دوسرے کنارے پر اترنے کی کوشش کی جائے سکندر اپنے سارے سالاروں اور مشیروں کے مشورے غور سے سنتا رہا آخر میں اس نے اپنے پہلو پر بیٹھے ہوئے یوناف کی طرف دیکھا اور پوچھا۔

میرے بھائی جو کچھ میرے ان مشیروں اور سالاروں نے مشورے دیئے ہیں وہ میں نے اور تم دونوں نے سن لئے ہیں اب تم خود بھی بولو ان حالات سے کامیابی کے ساتھ گزرنے کے لئے ہمیں کیا طریقہ کار اختیار کرنا چاہئے جواب میں یوناف تھوڑی دیر تک گردن جھکا کر کچھ سوچتا رہا پھر وہ کہنے لگا۔

سنو سکندر تم جانتے ہو کہ یہ پہلا موقع ہے کہ تمہارے لشکر کو جنگی ہاتھیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور تمہارے سپاہی ان ہاتھیوں کے خلاف لڑنے میں کوئی تجربہ نہیں رکھتے کنارے کے کسی حصے سے بھی تم دریا عبور کرنے کی کوشش کرو گے تو دوسری سمت تمہارے سامنے راجہ پورس کے قطار در قطار ہاتھی کھڑے کر دے گا اور جونہی تمہارا لشکر دوسرے کنارے پہ جائے گا وہ ہاتھیوں کے ذریعے سے تمہارے لشکر کو ناقابل تلافی نقصان پہنچائے گا لہٰذا میرا مشورہ یہ ہے کہ ایک جگہ اپنے لشکر کو جمع نہ رکھا جائے اس سے پورس یہ اندازہ لگائے گا کہ ہم یہیں سے دریا عبور کرنا چاہتے ہیں بلکہ راجہ پورس کو حیران کرنے کے لئے ہر سمت نقل حرکت شروع کر دینی چاہئے تاکہ اسے پتا ہی نہ چلے کہ ہم کیا کرنا چاہتے ہیں اور کس جگہ سے دریا عبور کرنا چاہتے ہیں اس بات کو مزید کھل کر میں یوں کہہ سکتا ہوں کہ اپنے لشکر کو چھوٹی ٹولیوں میں بانٹ دو اور انہیں دریا کے کنارے مختلف جگہ پر بٹھا دو۔ لشکر کی یہ ٹولیاں مختلف علاقوں میں پھیل جائیں ایک تو یہ اندازہ لگائیں کہ دریا کو کس جگہ سے عبور کیا جا سکتا ہے دوسرے یہ کہ ان کے جگہ جگہ پھیل جانے کے باعث راجہ پورس کے لئے دشواریاں اٹھ کھڑی ہوں گی اس لئے کہ وہ ہر جگہ ہاتھیوں کے ساتھ اپنے لشکر کا دفاع نہیں کر سکے گا لہٰذا تنگ آ کر ایک طرف ہو بیٹھے گا اور ہمیں دریا عبور کر کے اس کے سامنے صف آرا ہونے کا موقع مل جائے گا مزید یہ کہ لشکر کے جو چھوٹے چھوٹے حصے دریا کے ساتھ ساتھ پھیلائے جائیں ان کو یہ بھی حکم دیا جائے کہ وہ دریا کے اس حصے کے ساتھ ساتھ جو قصبے اور بستیاں ہیں ان سے غلہ اور اناج بھی حاصل کرنے کی کوشش کریں اس طرح رسد کا سامان مل جانے کے باعث لشکر کی حالت زیادہ مستحکم رہے گی اور پورس کے خلاف کامیابی کے امکانات زیادہ روشن ہو جائیں گے۔

سکندر نے یوناف کی اس تدبیر کو بے حد پسند کیا تھا اس نے اسی وقت یہ مجلس ختم کر دی اور یوناف کی تدبیر پر اس نے عمل کرنے کا ارادہ کر لیا تھا تجویز کے مطابق اس نے اپنے لشکر کی ٹولیاں بنا کر انہیں دریا کے کنارے کے ساتھ ساتھ پھیلا دیا اس طریقے اور تدبیر کے مطابق ہر طرف سے لشکر کے لئے غلہ بھی فراہم ہونے لگا سکندر کے لشکر کے ادھر ادھر کنارے کے ساتھ ساتھ پھیل جانے کی وجہ سے پورس کو یہ یقین ہو گیا کہ سکندر بارشوں کے تھمنے اور دریا کے اترنے کا انتظار نہ کرے گا اس لئے وہ روز دیکھتا تھا کہ دریا کے مختلف کناروں سے لشکر کی مختلف ٹولیاں دریا کو عبور کرنے کی ناکام کوشش کرتی تھیں اس سے پورس کو یہ خطرہ لاحق ہو گیا کہ سکندر کا لشکر کسی وقت

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دریا عبور کر کے اس پر حملہ آور ہو سکتا ہے یوں راجہ پورس کو آرام اور راحت کا موقع نہ ملتا اس لئے کہ وہ دیکھتا کہ کشتیاں دریا میں پھر رہی ہوتیں تھیں اور مشکیزے تیار کر کے دریا سے گزرنے کے انتظام کئے جاتے تھے گو سکندر کی طرف سے سارے کام پورس کے لشکر کو دکھانے کے لئے کئے جا رہے تھے تاکہ سکندر کے لشکریوں کی مختلف کارگزاریوں اور ان کی حرکات کو دیکھتے ہوئے پورس کے لشکری دن رات محتاط رہیں اس طرح انہیں آرام کرنے کا موقع نہ ملے اور جب سکندر دریا عبور کر کے ان پر حملہ آور ہو تو لگاتار سکندر کے لشکر پر نگاہ رکھنے اور آرام نہ کرنے کی وجہ سے وہ سکندر کے مقابلے میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ نہ کر سکیں۔

یہ سلسلہ کئی روز تک جاری رہا اس کے جواب میں راجہ پورس جب اپنی فوج کو دفاع کے لئے ایک جگہ جمع کرتا تو سکندر کے لشکری دوسری جانب سرگرمیاں شروع کر دیتے لہٰذا پورس کو اپنے لشکر کے ساتھ دوسری جانب جانا پڑتا اس طرح اس کے لشکری دائیں بائیں آگے پیچھے ہوتے ہوئے تھک کر بری طرح ٹوٹنے لگے تھے اب یہ دائیں بائیں جگہ جگہ کی نقل و حرکت پورس کے لئے عام سا مشغلہ بنا دی گئی تھی جب وہ بار بار کی نقل و حرکت کے بعد دیکھ چکا کہ جدھر جاتا ہے جنگ کی صداؤں کے سوا کچھ نہیں سنتا تو وہ اس بار بار کی بھاگ دوڑ سے تنگ آ کر دریا کے کنارے سے تھوڑا پیچھے ہٹ گیا اور پڑاؤ کر لیا اور اپنے لشکر کو آرام کرنے کا حکم دے دیا تھا اس لئے کہ گزشتہ کئی دنوں کی لگاتار بھاگ دوڑ میں اس نے یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ سکندر کے لشکری حقیقتاً دریا کو عبور نہیں کرنا چاہتے کیونکہ وہ یونہی دکھاوے کی حرکات و سکنات کرتے ہوئے اسے کنارے کے ساتھ ادھر ادھر بھگا کر تھکا دینا چاہتے ہیں پس لشکر کو تھکاوٹ سے بچانے کے لئے اس نے دریا کے کنارے سے ہٹ کر پڑاؤ کر لیا تھا اور یہی سکندر چاہتا بھی تھا کیونکہ اس طرح اسے دریا پار کرنے میں آسانی فراہم ہو سکتی تھی۔

جب سکندر کو یقین ہو گیا کہ پورس اس کی طرف سے بے پرواہ ہو گیا ہے تو اس نے دریائے جہلم کو عبور کرنے کا ایک عجیب و غریب منصوبہ تیار کیا اس نے اپنے ایک جرنیل کریٹرس کو لشکر کے ایک حصے کی کمان سپرد کی اور اسے حکم دیا کہ وہ بالکل راجہ پورس کے سامنے دریا کے کنارے پڑاؤ کر رکھے اس نے کریٹرس کو یہ بھی حکم دیا کہ جب تک راجہ حرکت میں نہ آئے وہ بھی حرکت میں نہ آئے اور یہ کہ اپنے لشکر میں رات دن خوب بڑے بڑے الاؤ جلا کر رکھے تاکہ راجہ پورس اسی خوش فہمی میں رہے کہ یونانی نقل و حرکت نہیں کر رہے بلکہ ایک جگہ پڑاؤ کر کے دریا کو عبور کرنے کا انتظار کر رہے ہیں۔

سکندر نے کریٹرس کو یہ بھی ہدایت دی کہ اگر راجہ پورس ہاتھیوں کا صرف ایک حصہ اپنے ساتھ لے جائے تو کریٹرس حرکت میں نہ آئے بلکہ یہیں ٹھہرا رہے لیکن جب وہ دیکھے کہ راجہ پورس تمام کے تمام ہاتھی لے کر کسی طرف کوچ کرنے لگا ہے تو وہ فوراً دریا عبور کر کے اس پر حملہ آور ہو جائے اس لئے کہ جب دریا پار ہمارے گھوڑ سواروں کے سامنے ہاتھی نہیں ہوں گے تو ہمارے گھوڑ سوار اپنا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

رات کے وقت سکندر نے دریائے جہلم عبور کرنے کا فیصلہ کیا اس نے اپنے لشکر کو مختلف دستوں میں تقسیم کیا اور اپنے جرنیل ہفا فشن، طیلموس ہلیوکس کو سفیس اور پرڈیکاس ان دستوں کا کماندار مقرر کیا اس کے بعد وہ اپنے دستوں کے ساتھ حرکت میں آیا اور دریائے جہلم کے کنارے کنارے بڑی برق رفتاری کے ساتھ رات کی تاریکی میں شمال کی طرف بڑھا سکندر لگاتار اٹھارہ میل دریا کی بالائی سمت چلا گیا تھا اٹھارہ میل کے اس فاصلے کے اندر سکندر نے جگہ جگہ سنتریوں کی ایک زنجیر قائم کر دی تھی تاکہ اس کی طرف سے احکامات بڑی تیزی سے پڑاؤ کے اندر قیام کرنے والے لشکریوں کو پہنچ سکیں کشتیوں اور مشکیزوں پر بندھی ہوئی بلیوں کو بھی چھپا کر اس مقام تک پہنچا دیا گیا تھا جہاں سے سکندر دریائے جہلم کو عبور کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

یہاں خشکی کا ایک حصہ اندر کی طرف بڑھا ہوا تھا جہاں سے سکندر نے دریا کو عبور کرنے کا ارادہ کیا تھا اور مزید یہ کہ دریائے جہلم اس جگہ ایک بڑا خم کھاتے ہوئے آگے بڑھتا تھا وہاں ہر قسم کے درخت اور جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں جن میں زیادہ تر نرسل، پلچھ، سرکنڈے، کائی اور ڈب کے جنگل دور دور تک پھیلے ہوئے تھے سامنے ایک جزیرہ بھی تھا اور وہ بھی ہریالی اور روئیدگی سے بھرا ہوا تھا لیکن اس پر آبادی کا کوئی نشان نہ تھا اس جزیرے نے سکندر کی حملہ آور فوج کی نقل و حرکت کو چھپائے رکھا۔

دوسری طرف سکندر کے جرنیل کریٹرس نے عین راجہ پورس کے سامنے دریا کے دوسرے کنارے اپنے پڑاؤ میں حسب معمول آگ کے بڑے بڑے الاؤ روشن رکھے اس اثنا میں سخت بارش شروع ہو گئی بجلی کی کڑک میں سکندر کے حرکت کرتے ہوئے لشکر کے ہتھیاروں کی کھڑکھڑاہٹ گم ہو گئی تھی اور نقل و حرکت یا افسروں کے احکامات کی آوازیں بھی تیز بارش اور بجلی کی کڑک کی وجہ سے سنائی نہ دیتی تھیں۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

طلوع آفتاب سے بیشتر بارش بند ہو گئی ہوا بھی تھم گئی تھی جزیرے کے بالمقابل کشتیاں
میں ڈال دی گئیں گھوڑوں کو ان تختوں پر سوار کیا گیا جن کے نیچے مشکیزے بندھے ہوئے تھے
فوج کشتیوں میں سوار ہو کر جزیرے کا چکر کاٹتی ہوئی آگے بڑھی سکندر نے تیس چپوؤں والے
میں دریا عبور کیا۔ نیلوکس اور بطلیموس اس کے ساتھ تھے وہ چپ چاپ دوسرے کنارے پر از
جو سوار پہلے پہنچ گئے تھے انہیں حکم دیا گیا کہ اترنے والی پیادہ فوج کی حفاظت کے انتظامات کر
یہاں تک اپنے منصوبے پر عمل کرنے کا سکندر کو موقع مل گیا تھا یہاں سے سکندر اپنے لشکر کو آ
بڑھانے کے لئے تیار کر رہا تھا کہ پہلی مرتبہ رکاوٹ اور دشواری پیش آئی وہ اس طرح کہ اسے
معلوم ہوا کہ دریا کے پار نہیں پہنچے بلکہ ایک جزیرے ہی پر اتر گئے ہیں یہ جزیرہ بہت بڑا تھا اور دو
کنارے سے ملا ہوا معلوم ہوتا تھا۔

لیکن حقیقت میں یہ جزیرہ اصل کنارے سے الگ تھا جزیرے اور کنارے کے بیچ میں پا
ایک تیز اور خوفناک دھارا رواں تھا سکندر اور اس کے لشکری کنارے کے سامنے ایک طرح
کیچڑ میں دھنسے ہوئے تھے کہ دشمن کے پہرے داروں نے انہیں دیکھ لیا اسی اثنا میں حملہ آور دریا
کشتیوں سے اتر کر ان کے پیچھے جمع ہو رہے تھے تھوڑی دیر میں سکندر اور اس کے لشکریوں کو پایا
گھاٹ کا پتہ چل گیا اور وہ فوراً ان میں سے گزرتے ہوئے کنارے کی طرف بڑھنے لگے کنارے اور
طرف جانے کے لئے جب وہ دریا کے پانی کے تیز دھارے میں سے گزرنے لگے تو پانی لشکریوں
بغلوں اور گھوڑوں کی گردنوں تک پہنچ گیا تھا انجام کار سوار کنارے پر پہنچ گئے زمین کیچڑ کا سم
معلوم ہوتی تھی بس اس کے بعد وہ منصوبہ بالکل درہم برہم ہو گیا جو سکندر نے راجہ پورس کے
خلاف تیار کیا تھا۔

وہ اس طرح کہ سکندر اور اس کے لشکری ابھی کیچڑ سے باہر نہ نکل سکے تھے کہ دشمن کی ہرا
فوج یعنی اس کے ہراول دستوں نے سکندر کے سامنے نمودار ہو کر حملہ کر دیا سامنے آنے والا را
پورس کا لشکر چھوٹا سا تھا اور ان کی تعداد دو ہزار سے زائد نہ معلوم ہوتی تھی ان کا مقابلہ کرنے کے
لئے سکندر نے اپنے تیراندازوں کو آگے بڑھایا اور تیراندازوں کو آگے بھجوانے کے بعد سکندر اپنے
سوار دستوں کے ساتھ راجہ پورس کے ان ہراول دستوں پر ٹوٹ پڑا تھا راجہ پورس کے ہراول
دستوں کی بد قسمتی کہ وہ اس علاقے میں کیچڑ کی خطرناک صورتحال کو جان پہچان نہ سکے تھے اور جب
جنگ شروع ہوئی تو راجہ پورس کا وہ ہراول دستہ بری طرح کیچڑ میں پھنس گیا اس صورت حال سے

سکندر نے پوری طرح فائدہ اٹھایا اور آگے بڑھ کر اس نے راجہ پورس کے ان ہراول دستوں کو چاروں طرف سے گھیر کر مکمل طور پر ان کا خاتمہ کر دیا تھا۔

اس چپقلش نے پیش قدمی خاصی دیر تک روکے رکھی کچھ معلوم نہ تھا کہ پورس کی فوج کیا کر رہی ہے سکندر نے سواروں کو لے کر جنوب کی طرف پیش قدمی شروع کر دی تھی پیادوں کو اس نے اپنے پیچھے دوڑنے کا حکم دے دیا تھا ایک گھنٹے تک وہ اتنی دور نکل گیا کہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا پیادے بیچارے کیچڑ میں دھنستے ہوئے بمشکل جنوب کی طرف پیش قدمی کر رہے تھے۔

جب دشمن کی بڑی فوج سے مقابلہ درپیش آیا تو سکندر کے ساتھ صرف سوار تھے جبکہ پیادہ دستے آہستہ آہستہ ابھی تک پہنچنا شروع ہو گئے تھے سکندر جب اپنے اس سوار لشکر کے ساتھ دریائے جہلم کے بائیں کنارے راجہ پورس کے قریب گیا تو اس نے دیکھا کہ راجہ پورس کا لشکر ریتلی بلند زمین پر صفیں باندھے کھڑا تھا اور وہ ریتلی زمین ایسے تھی جس پر جم کر لڑنا سہل اور آسان تھا بلکہ بند ہاتھی راجہ پورس کے لشکر کے آگے تھے ان کی تعداد کسی قیمت پر بھی دو سو سے کم نہ ہو گی ہر ہاتھی کے درمیان ایک ایک سو فٹ کا فاصلہ تھا اور ہاتھیوں کے درمیان ہر خلا میں تیرانداز کھڑے تھے جن کی کمانیں ایسی زبردست تھیں کہ تیر چلاتے وقت ان کے گوشے زمین پر رکھنے پڑتے تھے نیزہ بردار اور شمشیرزن تیراندازوں کی مدد کے لئے ان کی پشت پر تیار اور مستعد کھڑے تھے۔

سکندر راجہ پورس کی اس صف بندی سے ایسا متاثر ہوا کہ اس نے فوراً راجہ کے ساتھ جنگ نہ کرنے کا ارادہ کیا وہ چاہتا تھا کہ راجہ پورس کے ساتھ اس وقت جنگ کی ابتداء کرے جب اس کے پیادے دستے بھی اس کی طرف آجائیں اور دوسری طرف سے دریا عبور کر کے اس کا جرنیل کریٹرس بھی وہاں پہنچ جائیں اور وہ اپنے پورے متحدہ لشکر کے ساتھ راجہ پورس کا مقابلہ کرے لہٰذا وہ ٹھہر کر حالات کا اپنی طرف پلٹا کھانے کا انتظار کرنے لگا تھا کریٹرس نے ابھی تک دریا عبور کر کے راجہ پورس پر حملہ نہ کیا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ راجہ ہاتھیوں کی کچھ تعداد اپنے کیمپ میں چھوڑ آیا تھا تاکہ اگر دشمن دریا عبور کر کے حملہ آور ہو تو وہ ہاتھی دشمن کو روک سکیں اسی وجہ سے کریٹرس دریا کو عبور نہیں کر رہا تھا بہرحال اس جگہ سکندر کو کئی گھنٹے انتظار کرنا پڑا اس دوران اس کا پیدل لشکر بھی اس کے پاس پہنچ گیا جبکہ اتنی دیر تک کریٹرس کو بھی یہ اطلاع مل گئی تھی دریائے جہلم کے کنارے راجہ پورس اور سکندر ایک دوسرے کے مقابلے میں صف آرا ہو رہے ہیں لہٰذا اس نے بھی بڑی برق رفتاری سے دریائے جہلم کو عبور کیا اور اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سکندر سے آن ملا تھا۔

سکندر نے کریٹرس کے لشکر اور اپنے پیادہ دستوں کو تھوڑی دیر تک ستانے کا موقع دیا جب پیادہ دستے کچھ اپنی قوت کو بحال کرنے میں کامیاب ہوئے تب سکندر نے صف بندی کی سکندر نے رسالے کا بڑا حصہ دشمن کے دائیں بازو پر پہنچا کر گھات میں بٹھا دیا تھا مقدونیوں کی عام جنگی ترکیب تھی جسے وہ استعمال کیا کرتے تھے اس کے بعد دونوں لشکر ایک دوسرے کے خلاف آگے بڑھتے ہوئے خوفناک جنگ کی ابتداء کر چکے تھے۔

سکندر کے لشکر میں اب پہلے کی نسبت زیادہ سوار اور تیر انداز شامل تھے مزید یہ کہ اس لشکر میں اب خوفناک باختری اور وحشی سیتھی بھی شامل تھے جو قوت کا بے پناہ سرچشمہ خیال کیے جاتے تھے جنگ کے دوران سکندر نے کامیابی حاصل کرنے کے لئے مختلف تجربے کیے مثلاً پہلے اس نے اپنی فوج خاص کو لے کر پیچھے کی طرف ہٹا دراصل ایک چال تھی دشمن کے رسالے نے سکندر کو پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا تو بڑی سرگرمی سے اس کا تعاقب کیا فوج کے دوسرے حصے جو سکندر نے چھپا کر رکھے ہوئے تھے انہوں نے لمبا چکر کاٹ کر تعاقب کرنے والے راجہ پورس کے رسالے کے عقب میں پہنچ کر حملہ کر دیا تھا خود سکندر بھی جو اپنے وفادار اور ہر دلعزیز گھوڑے بیوس فاس پر سوار تھا اپنے لشکر کے ساتھ مڑا اور خوفناک طریقے سے اس نے تعاقب کرنے والے راجہ پورس کے لشکر پر حملہ کر دیا تھا سکندر اور راجہ پورس کے لشکروں کے درمیان دریائے جہلم کے کنارے ایسا گھمسان کا رن پڑا کہ زمین سرخ ہونی شروع ہو گئی تھی اور دریا کے کنارے مرنے والوں کی لاشوں کے انبار لگنے لگے تھے اپنے گھوڑے کو ادھر ادھر دوڑاتے ہوئے سکندر کو اس جنگ میں اس قدر تگ و دو کرنی پڑی تھی کہ ایک جگہ اس کا گھوڑا بیوس فاس گر پڑا حالانکہ اسے زخم نہ لگا تھا یوں لگتا تھا جیسے اس کا گھوڑا بوڑھا ہو جانے کے باعث تھکان کی وجہ سے گر گیا ہو اور گرنے کے تھوڑی دیر بعد سکندر کے اس گھوڑے نے جسے وہ بہت عزیز اور پیارا رکھتا تھا دم توڑ دیا تھا اپنے اس گھوڑے کے مرنے کے بعد سکندر تازہ دم گھوڑے پر سوار ہوا اور جنگ کو اس نے پہلے کی طرح جاری رکھا۔

اب صورت حال یہ تھی کہ مقدونوی سواروں نے ہندوستانی رسالے کو دونوں جانب سے نرغے میں لے لیا تھا راجہ پورس کا یہ رسالہ جسے گھیرے اور نرغے میں لے لیا گیا تھا وہ بے بس ہو چکا تھا لیکن وہ بڑی مردانگی سے لڑا سکندر تازہ دم گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے لشکریوں کو ابھار ابھار کر

راجہ پورس کے اس رسالے پر حملہ آور ہونے کا حکم دے رہا تھا اس موقع پر وہ اپنے پیدل دستوں سے بالکل بے پرواہ ہو چکا تھا جو ہاتھیوں اور تیر اندازوں کا مقابلہ کر رہے تھے گو سکندر اپنے پیادوں کی طرف سے فکرمند ضرور تھا کیونکہ انہیں ہاتھیوں کا مقابلہ کرنا پڑ رہا تھا لیکن اس موقع پر اس کی ساری توجہ اپنے سواروں پر تھی جو راجہ پورس کے سوار دستوں سے ٹکرا رہے تھے سکندر کا خیال تھا کہ اگر وہ راجہ پورس کے سوار دستوں کو پسپا کرنے یا پیچھے دھکیلنے میں کامیاب ہو گیا تو اس کی فتح یقینی ہو جائے گی اس لئے کہ راجہ پورس کے سوار دستوں کو شکست دینے کے بعد وہ ان ہاتھیوں کی پشت پر سے حملہ آور ہو گا جو اس کے پیادوں سے ٹکرا رہے تھے اور اس طرح ہاتھیوں کو اپنے پیادوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی پوری توجہ اپنے سواروں پر مبذول کیے ہوئے تھا۔

سکندر نے بطلیموس کو اپنے ساتھ رکھا تھا جبکہ سلیکوس اور پرڈیکاس کو اس نے اپنے پیادہ دستوں کی کمانداروں کے لئے مقرر کیا تھا سلیکوس اور پرڈیکاس نے بڑی ہمت اور جوان مردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے پیادہ دستوں کے ساتھ راجہ پورس کے ہاتھیوں کو مکمل طور پر آگے بڑھنے سے روک دیا تھا ان قوی ہیکل جانوروں نے آگے بڑھنے کی بہتیری کوشش کی لیکن یونانی اپنے ہتھیاروں اور اپنی جواں مردی کے باعث ان کے سامنے ناقابل تسخیر سی دیوار بن کر کھڑے ہو گئے تھے ایرانیوں کے لئے ایسی جنگ کا تجربہ پہلے کبھی نہ ہوا تھا اس لئے کہ وہ پہلی بار اس طرح ہاتھیوں کے ساتھ نبرد آزما ہو رہے تھے' بہرحال سکندر کے پیادہ لشکریوں نے کسی نہ کسی طرح ہاتھیوں کو روک دیا اور جب انہوں نے دیکھا کہ ہاتھی آگے بڑھنے سے رک گئے ہیں ان کے حوصلے اور بلند ہوئے اور انہوں نے آگے بڑھتے ہوئے نا صرف یہ کہ ہاتھیوں پر تیر اندازی کی بلکہ اپنی تلواروں سے ان کی سونڈوں پر حملہ آور ہوتے ہوئے ان میں سے کافی ہاتھوں کی سونڈیں کاٹ کر رکھ دیں تھیں اس کے باوجود بھی وہ ہاتھی پیچھے ہٹنے پر آمادہ نہ ہوئے تھے سکندر کے پیادہ دستوں نے جب یہ صورتحال دیکھی تو انہوں نے ایک اور تدبیر کی اور وہ یہ کہ وہ ایک دم ہاتھیوں پر حملہ آور ہوئے ان کے اوپر چڑھ گئے اور ہاتھیوں کے محافظوں کو انہوں نے مار دیا اور اس کے بعد انہوں نے بڑی خونخواری سے ہاتھیوں پر حملہ کر دیا ہاتھیوں نے جب دیکھا کہ ان کے محافظ بھی کام آ گئے ہیں تو وہ میدان جنگ سے منہ موڑتے ہوئے اپنے ہی لشکر کو نقصان پہنچانے لگے تھے۔

اب پورا مقدونوی لشکر سکندر کے حکم کے مطابق نہیں بلکہ اتفاقات جنگ کے مطابق ایک جگہ جمع ہو چکا تھا راجہ پورس کے ہاتھی جب جنگ سے پلٹے تو راجہ کے سواروں سے بھڑ گئے اور

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

انہوں نے اپنے آدمیوں کو بھی اتنا ہی نقصان پہنچایا جتنا کہ سکندر کے لشکریوں نے انہیں پہنچایا تھا ہاتھی اپنے ہی سواروں اور پیادہ دستوں کو روندتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے تھے یہ ہاتھی نہ صرف بری طرح زخمی تھے بلکہ ان کے مہاوت مارے جانے کے باعث کوئی ان کی نگرانی اور دیکھ بھال کرنے والا نہ تھا اس صورت حال پر سکندر اپنا گھوڑا دوڑاتا ہوا اپنے پیادہ لشکریوں کے پاس آیا ان کی جوان مردی پر ان کو شاباش دیتے ہوئے ان کی ہمت بڑھائی ان کی از سر نو صف بندی کا حکم دیا کہ اپنی ڈھالوں کو پشتوں کے طور پر استعمال کریں۔

راجہ پورس کے ہاتھی پیچھے ہٹتے ہوئے جب اپنے لشکریوں کو ہی روندھنے لگے تو راجہ پورس کے لشکر میں ایک افراتفری اور ہلچل سی مچ کر رہ گئی تھی بجائے اس کے کہ راجہ پورس کے لشکر بڑی دلجمعی کے ساتھ سکندر کے لشکر کا مقابلہ کرتے ہوئے ان کی راہ روکتے وہ اپنے آپ کو ہاتھیوں سے بچانے کی کوشش کر رہے تھے سکندر نے اس صورت حال سے پوری طرح فائدہ اٹھایا اور اس نے یکبارگی اپنے سواروں اور اپنے پیادہ دستوں کو حکم دیا کہ پوری قوت اور یکجہتی کے ساتھ راجہ پورس کے لشکر پر حملہ آور ہو جائیں یہ حکم ملتے ہی سکندر کا پورا لشکر راجہ پورس کے ان لشکریوں پر حملہ آور ہو گیا تھا جو اپنے ہی ہاتھیوں کی وجہ سے افراتفری کا شکار ہو چکے تھے سکندر کی طرف سے اس خوفناک حملے کا نتیجہ یہ نکلا کہ راجہ پورس کے لشکر کو شکست ہوئی اور وہ پسپا ہو کر اپنی جانیں بچانے کے لئے بھاگ نکلا یہ صورتحال دیکھتے ہوئے راجہ پورس بھی میدان جنگ سے بھاگ نکلا لیکن راجہ امبی کے وہ لشکری جو سکندر کے ساتھ جنگ میں کام کر رہے تھے انہوں نے راجہ پورس کو پکڑ لیا اور سکندر کے سامنے پیش کر دیا۔

راجہ پورس کو جب سکندر کے سامنے پیش کیا گیا تو سکندر نے اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا اس کو اپنے سامنے بیٹھنے کو جگہ دی اور بڑی نرمی سے اس نے راجہ پورس کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا میری طرف سے تم کس قسم کے سلوک کے طلب گار ہو اس سوال پر راجہ پورس نے تھوڑی دیر تک بڑے غور سے سکندر کی طرف دیکھا اور پھر کہنے لگا میں تمہاری طرف سے ایسے ہی سلوک کا طلب گار ہوں جیسا سلوک بادشاہ بادشاہوں کے ساتھ کیا کرتے ہیں صاف معلوم ہوتا تھا کہ پورس نے یہ بات بڑے بے پروانہ انداز میں کہی تھی اس پر سکندر دوبارہ بولا اور کہنے لگا لیکن تم اس کے علاوہ کیا چاہتے ہو راجہ پورس بولا اور کہنے لگا میرے پہلے جواب میں سب کچھ آگیا ہے سکندر کو پورس کا یہ جواب اور گفتگو ایسی پسند آئی کہ اس نے اس کی سارے مفتوحہ علاقے اس کو واپس کر

دیئے اور اسے اور اس کی رعایا کو کامل معافی دے دی تھی یہاں قیام کے دوران جہلم کی خون آلود ریت پر سکندر نے دو نئے شہر تعمیر کئے تھے ایک نام اس نے نکائی رکھا اور دوسرے کا نام اس نے اپنے گھوڑے پر بیوس فاس رکھا اس کے بعد سکندر نے مزید مشرق کی طرف پیش قدمی شروع کی تھی۔

دریائے جہلم کے کنارے ہاتھیوں کی اس جنگ سے سب سے زیادہ متاثر سکندر کا جرنیل سلیوکس ہوا ہاتھیوں کی اس جنگ نے اس کے دل پر ایسا گہرا نقش چھوڑا کہ بعد کے دور میں جب یونانیوں نے اس سلکیوس کو مغربی ایشیا کا بادشاہ بنایا تو اس نے اس اہتمام کے ساتھ ہاتھی فراہم کئے جس اہتمام سے بطلیموس نے مصر کا بادشاہ بننے کے بعد جواہرات اور عورتیں جمع کی تھیں۔ سلیوکس نے ایک پورا صوبہ ہاتھیوں کے ایک گلے کی قیمت میں دے دیا تھا بہرحال سکندر دریائے جہلم کے کنارے سے مزید مشرق کی طرف بڑھا اپنی فتوحات کا دامن پھیلاتے ہوئے اس نے دریائے چناب اور دریائے راوی کو عبور کیا پھر دریائے ستلج کے کنارے کے ساتھ فتوحات کو مزید وسیع کرتے ہوئے سکندر اپنے لشکر کے ساتھ پنجاب کے پانچویں اور آخری دریا بیاس کے کنارے جا رکا تھا۔

دریائے جہلم سے لے کر بیاس تک سکندر نے تقریباً" اڑتیس شہروں کو فتح کر کے ان پر قبضہ جمایا اس کے لشکری بارش میں کوچ کرتے رہے کبھی وہ کشمیر کے پہاڑوں کے ساتھ ساتھ آگے بڑھے کبھی پنجاب کے وسیع میدانوں میں انہوں نے یلغار کی انہوں نے سانگلا کے قلعے کو بھی فتح کیا جہاں ایسی خوفناک لڑائی ہوئی کہ سکندر کے بارہ سو آدمی اس جنگ میں مارے گئے تھے۔

بہرحال شمالی ہند کی سرزمینوں سے آگے بڑھتے ہوئے سکندر مزید مشرق کی طرف بڑھا اس نے راجہ پورس اور راجہ امبی کے آدمیوں سے دریائے بیاس کے اس پار کی سرزمین کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہیں لیکن وہ اسے کوئی کام کی معلومات فراہم نہ کر سکے صرف اتنا بتا سکے کہ ان سرزمینوں میں ایک اور بڑا دریا بہتا ہے جسے دریائے گنگا کہہ کر پکارا جاتا ہے یونانی لشکریوں نے دریائے بیاس پر پہنچ کر اپنے خیموں میں مشورے کئے اور سب اس بات پر متفق ہو گئے کہ اب وہ آگے بڑھنے کے بجائے واپسی کا رخ کریں گے اور مزید پیش قدمی اور فتوحات کا ارادہ نہ رکھیں گے۔

اپنے لشکر کے یہ احساسات سکندر کے افسروں نے سکندر تک پہنچا دیئے اپنے لشکریوں کے یہ خیالات سن کر سکندر نے سالاروں کو اکٹھا کیا وہ پہلے بھی کئی بار اس قسم کی نافرمانیوں کو ختم کر چکا تھا اور اسے یقین تھا کہ اب بھی لشکریوں کو راضی کرنا مشکل نہ ہو گا اگر لشکریوں کے کمان دار

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

فرمانبرداری پر تیار ہو جاتے تو لشکری بھی ساتھ دیتے خواہ انہیں کتنی ہی شکایتیں ہوتیں جب سکندر نے اپنے سارے سالاروں کو جمع کیا تو کچھ کمان داروں نے اسے بتایا کہ لشکریوں کا خیال ہے کہ اس دیپکار کا انہیں کہیں خاتمہ ہوئے دکھائی نہیں دیتا۔

اس پر سکندر نے ان سالاروں کو مخاطب کر کے کہنے لگا بہادروں کی محنت اور مشقت کبھی ختم نہیں ہوتی یہاں تک کہ محنت اور مشقت خود ختم ہو جاتی ہے کیا تم آگے بڑھنے سے اس لئے ڈرتے ہو کہ تمہیں مزید طاقتور قوموں سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔ سنو! اگر اب ہم واپس ہو گئے تو یہ خوف ہے کہ جن قوموں کو ہم نے مطیع کیا ہے غیر مطیع قومیں انہیں ہمارے مقابلے پر آمادہ کر دیں گی اگر تم لوگ جنگ ختم ہونے کا وقت معلوم کرنا چاہتے ہو تو میں تمہیں یہ بتا دیتا ہوں کہ آگے تھوڑے فاصلے پر دریائے گنگا بہتا ہے اور اس سے تھوڑا آگے مشرقی سمندر ہے وہاں پہنچ کر ہم جنگ کا انجام کریں گے۔

سکندر نے اپنے خیال کے مطابق اپنے سالاروں کے آگے مشرقی دنیا کا نقشہ پیش کر دیا تھا اور بتایا تھا کہ سمندر کے پاس پہنچ کر ہم ایک بہت بڑا بحری بیڑہ تعمیر کریں گے اور ہندوستان کے اوپر سے گزر کر مصر پہنچ جائیں گے پھر لیبیا کے ساتھ ساتھ ہرکولیس کے ستونوں کے پاس سے گزریں گے اس نے یہ بھی بتایا کہ ہم نے محنت اور مشقت سے کتنی بڑی دنیا فتح کر لی ہے مغربی دنیا کا ساحلی علاقہ اس کے علاوہ ایشیائے کوچک فونیقیوں کا ساحلی علاقہ' مصر' لیبیا' شام کا میدان' دو آبہ دجلہ فرات کی سرزمین بابل شوش قوم ماد اور ایران کی سرزمین اس کے علاوہ باب قروض کے آگے سرزمین' سیتھیوں کی سطح مرتفع اور اب ہم کمال استقلال کے ساتھ ہندوستان کی سرزمین میں داخل ہو چکے ہیں۔

سکندر نے اپنے سالاروں کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا جس طرح استقلال دکھاتے رہے ہو تھوڑا سا اور استقلال دکھاؤ تو مزید فائدے حاصل ہوں گے اس نے کہا کہ ہم نے اب تک مل جل کر محنت کی ہے میں تمہارے ساتھ تکلیفیں اٹھاتا رہا ہوں اور جو کچھ حاصل ہوا اس سے ہم ایک ساتھ فائدے اٹھائیں گے ہمت نہ ہارو ہم واپس جا کر کیا کریں گے مقدونیہ میں بیٹھ کر الیریا اور تھریس کے قبیلوں سے لڑیں گے جو جانا چاہتا ہے واپس چلا جائے لیکن میں قسم کھاتا ہوں جو میرے ساتھ رہیں گے وہ اہل وطن کے لئے رشک کا باعث بن جائیں گے کیا اب تک جو وعدے میں نے تمہارے ساتھ کئے ہیں انہیں میں نے کبھی توڑا ہے یہاں تک کہنے کے بعد سکندر خاموش ہو گیا

تھا۔

سکندر سمجھتا تھا کہ اس کا جواب ایک ہی ملے گا وہ یہ کہ ہمیں آگے بڑھنا چاہئے اس نے تھوڑی دیر رک کر دوبارہ غصے سے کہا جسے یہ باتیں منظور نہیں وہ صاف صاف بتا دے تمہیں اپنا دل میرے سامنے کھول دینا چاہئے سکندر کی یہ گفتگو سن کر اس کا سالار کوئنس اٹھا اور کہنے لگا۔ اے سکندر میں فوج کے بڑے حصے کا ترجمان ہوں اور ایک سالار کی حیثیت سے آپ کا بھی ترجمان ہوں سکندر نے تھوڑی دیر کے لئے حیرت کی نگاہوں سے کوئنس کی طرف دیکھا لیکن اس نے اس موقع پر کوئنس سے کچھ نہ کہا تب کوئنس پھر بولا اور کہنے لگا میں آپ کو اور فوجیوں کو خوش کرنے کے لئے کچھ کہنا نہیں چاہتا بلکہ جو بات حقیقت اور سچائی پر مبنی ہے وہی آپ سے کہوں گا اور سچی بات یہ ہے کہ لشکریوں کی پختہ رائے ہے کہ ان کی محنت اور مشقت اور خطرات کا کہیں نہ کہیں خاتمہ ہو جانا چاہئے تاکہ جو کچھ انہیں حاصل ہو چکا ہے اسے قبضے میں رکھ سکیں۔

اے سکندر آپ جانتے ہیں کہ لشکر بری طرح تباہ ہو چکا ہے آپ خود دیکھ سکتے ہیں جو مقدونوی اور یونانی ہمارے ساتھ چلے تھے ان میں سے صرف چند رہ گئے ہیں باقی یا تو جنگوں میں مارے گئے ہیں یا زخمی ہو کر کام کاج کے قابل نہیں رہے مزید یہ کہ ان میں سے کچھ بیمار پڑ گئے یا نئے آباد کردہ شہروں میں اپنی مرضی کے مطابق لشکر چھوڑ کر آباد ہو گئے ہیں۔

اس کے علاوہ بیماریاں بھی اس لشکر کے بہت بڑے حصے کو تباہ کر چکی ہیں جو یونان سے ہمارے ساتھ چلا تھا آپ اٹھ کر ان لوگوں کا معائنہ کیجئے جو طویل خدمات انجام دینے کے بعد اب تک زندہ ہیں ان کی حالت خراب ہے اور اصل بات یہ ہے کہ وہ ہمت ہار چکے ہیں آپ نے اس سے پہلے اہل تصلی کو وطن واپس جانے کی اجازت دے دی تھی میں سمجھتا ہوں آپ نے انہیں حکم دے کر بہت اچھا فیصلہ کیا تھا۔

کوئنس کی یہ گفتگو سن کر سکندر نے چیخنے چلانے کے انداز میں بلند آواز میں پوچھا خدا کے لئے مجھے بتاؤ تم کیا چاہتے ہو اس کوئنس نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا ہم میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو اپنے ماں باپ کی زیارت کے لئے بے چین ہیں دوسرے اپنی بیوی بچوں کو دیکھنے کے خواہاں ہیں سنو سکندر اب ہمیں ہماری رائے کے خلاف آگے نہ لے جاؤ اس لئے کہ ہم اب وہ نہیں رہے جو پہلے تھے ہم ویسے نہیں ہیں جیسے ہم نے یونان سے کوچ کرتے وقت قوت اور حوصلہ پایا تھا اب ہمیں وطن واپس لے چلو گے تو دوبارہ ہم سیتھیوں اور قرطاجنوں کے خلاف تمہارے ساتھ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

آنے پر تیار ہو جائیں گے تمہیں بہت سے مقدونوی اور یونانی مل جائیں گے جو انعامات کے لئے تمہارا ساتھ دیں گے جبکہ ایسے لوگوں کے لئے جنگ خوف کا باعث ہو گی اس لئے ان لوگوں نے خطرات نہیں دیکھے جو ہم دیکھ چکے ہیں۔

سکندر کے دیگر سب سالاروں نے ان الفاظ کی تائید کی سکندر غصے میں بھرا ہوا مجلس سے اٹھ گیا اور اپنے شامیانے میں جا بیٹھا کسی کو ملاقات تک کی اجازت نہ دی صرف ملازم اس کے پاس کھانا لے جاتے تجربے سے وہ جان چکا تھا کہ لوگ آپس میں بات چیت کر کے ارادہ تبدیل کر لیں گے لیکن اب سپاہی چپ چاپ بیٹھے رہے اور اس کے قریب تک نہ گئے اس نے سپاہ کے نام حکم بھیجا کہ میں تو آگے جا رہا ہوں جو میرے ساتھ چلنا چاہے چلے اس کا بھی سکندر کو کوئی جواب نہ ملا فوج ہٹنے کے لئے تیار نہ تھی وہ صرف ایک ہی بات کی خواہاں تھی کہ سکندر اب انہیں واپس یونان لے چلے۔

تین دن کشمکش کا سلسلہ جاری رہا پھر سکندر نے بوڑھے مقدونوی افسروں کو اپنے خیمے میں بلایا اور خیمہ بہ خیمہ کانا پھوسی ہوتی رہی وہ افسر سکندر نے صلاح مشورے کے لئے بلائے تھے جو وطن کی بہبود کے لئے سب سے بڑھ کر خواہاں تھے کچھ معلوم نہیں کہ ان کے اور سکندر کے درمیان کیا بات چیت ہوئی لیکن جب وہ خیمے سے باہر نکلے تو یہ حکم لے کر آئے دریائے بیاس عبور کرنے کے لئے شگون نکالے جائیں اگر شگون خلاف نکلے تو فوج کو واپسی کا حکم مل جائے گا۔

سکندر کے لشکری یہ فیصلہ سن کر بے حد خوش ہوئے افسروں نے لشکر کے بڑے کاہن ارسٹانڈر کو بلایا وہ اپنی پیش گوئیوں کے درست یا غلط سمجھے جانے کے بارے میں بے پرواہ ہو چکا تھا اب کئی ہزار آدمی اسے اپنی امیدوں کا مرکز بنائے بیٹھے تھے اس موقع پر بطلیموس نے یاد دلایا کہ اب تک جتنی پیش گوئیاں ہو چکی ہیں یہ ان سب سے بڑھ کر سازگار ہونی چاہئے۔

چنانچہ ایک بھیڑ ذبح کی گئی اس کا جگر دیکھا گیا اور اس جگر کا اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد ارسٹانڈر نے اپنا فیصلہ دیتے ہوئے بتایا کہ بیاس کو عبور کیا گیا تو بہت بڑی آفت یونانیوں پر نازل ہو گی یہ سنتے ہی لوگ چھلانگیں مارتے اور خوشیاں مناتے ہوئے رقص اور خوشی کا اظہار کرنے لگے تھے اور وہ اس موقع پر سکندر کے خیمے کے آس پاس جمع ہو گئے تھے تاکہ سکندر اس پیش گوئی کی روشنی میں کوئی فیصلہ سنا سکے اس موقع پر کوئی آخری فیصلہ کرنے سے پہلے سکندر نے اپنے لشکریوں کو بھیجا کہ وہ یوناف کو بلا کر اس کے پاس لے آئیں لشکری بھاگے بھاگے گئے اور یوناف کو پکڑ کر سکندر کے

پاس لے آئے پھر لشکری سکندر کے خیمے کے باہر کھڑے ہو کر اس کے فیصلے کا انتظار کرنے لگے تھے۔

یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی سکندر کے خیمے میں آئے تو سکندر نے انہیں اپنے پہلو میں بیٹھنے کے لئے کہا جب وہ بیٹھ گئے تب سکندر نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا میرے بھائی جو معاملات ان دنوں لشکر میں چل رہے ہیں تم ان سے پوری طرح آگاہ ہو گے اس کے علاوہ ارسٹانڈر نے بھیڑ ذبح کر کے پیش گوئی بھی دی ہے اس پیش گوئی کے نتیجے میں اس نے اعلان کیا ہے کہ اگر ہمارے لشکر نے دریائے بیاس کو عبور کیا تو ایک بہت بڑی آفت کا شکار ہو گا میرے دوست میرے بھائی اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ اس موقع پر مجھے کیا فیصلہ کرنا چاہئے۔

یوناف نے مسکراتے ہوئے بڑی نرمی اور شفقت سے سکندر کی طرف دیکھا اور پھر وہ کہنے لگا سنو سکندر میں چونکہ تمہارے لشکر ہی میں رہتا ہوں لہٰذا میں تمہارے لشکریوں کے خیالات کو مکمل طور سمجھتا اور جانتا ہوں اس وقت جس قدر لشکری تمہارے لشکر میں شامل ہیں وہ ایک ہی ارادہ رکھتے ہیں کہ واپس جایا جائے میں سمجھتا ہوں کہ اگر تم نے اپنے لشکریوں کے اس فیصلے کو نظر انداز کرتے ہوئے دریائے بیاس کو عبور کرتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو اب تک جس قدر فتوحات کے باعث تم شہرت اور ناموری حاصل کر چکے ہو تمہاری ساری شہرت اور ناموری جاتی رہے گی اس لئے کہ تمہارے لشکر میں بغاوتیں اٹھ کھڑی ہوں گی اور ہو سکتا ہے تمہارے لشکریوں ہی میں سے کوئی سر پھرا تمہارے خلاف ہو کر تمہاری جان کے درپے ہو جائے ایسی صورت میں جو فتوحات تم حاصل کر چکے ہو ان پر پانی پھر کر رہ جائے گا لہٰذا میں تمہیں مخلصانہ اور برادرانہ مشورہ دوں گا کہ دریائے بیاس کو عبور کر کے مزید مشرق کی طرف پیش قدمی کرنے کے بجائے یہاں سے واپس مڑو اور اپنے لشکریوں کو لے کر یونان کی طرف کوچ کرو۔

یوناف کا یہ جواب سن کر سکندر کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر وہ کمال شفقت سے یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا سنو یوناف میرے بھائی میں تمہارے اس فیصلے کی قدر کرتا ہوں اب میں یہ عزم کر چکا ہوں کہ میں دریائے بیاس کو عبور کر کے آگے نہیں بڑھوں گا بلکہ یہیں سے اپنے لشکر کو لے کر یونان کی طرف کوچ کروں گا اس کے بعد یوناف کا ہاتھ تھامے سکندر اپنے خیمے سے نکلا اور بلند آواز میں اس نے واپسی کا حکم صادر کر دیا تھا سکندر کا یہ فیصلہ سن کر یونانی لشکری خوشی میں ناچنے اور گانے لگے تھے دریائے بیاس کا کنارا چھوڑنے سے پہلے سکندر نے دریا کے کنارے بارہ ستون کھڑے کرنے کا حکم دیا جنہیں وہ اپنی واپسی اور فتح مندی کا نشان بنانا چاہتا تھا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

چنانچہ دریائے بیاس کے کنارے بارہ ستون نصب کیئے گئے اس کے بعد سکندر اپنے لشکر کو لے واپس کوچ کر گیا تھا۔

سکندر نے اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اپنے لشکریوں کے مجبور کرنے پر واپسی کا سفر شروع کیا تھا ورنہ وہ اپنے دل میں پختہ اور پکا ارادہ کیئے ہوئے تھا کہ وہ مشرق کی طرف بڑھتے ہوئے دنیا کے آخری سرے پر پہنچ کر رہے گا اس کا خیال تھا کہ زمین کا مشرقی سرا اس سے آگے قریب ہی تھا محض فتوحات اور شان و شوکت کی کشش اسے اتنی دور نہ لائی تھی وہ صرف اس لئے مشرق کی طرف بڑھا تھا کہ زمین کے آخری اسرار معلوم کرے جہاں یونانیوں کے بقول ایسے وجود آباد تھے جو حیوانوں سے بہت بالا تھے اور ان میں الوہیت کے اجزاء پائے جاتے تھے وہ یونان میں برسوں تک کتابوں کے مطالعے میں مشرق سے متعلق عجیب و غریب قصے کہانیاں پڑھتا رہا تھا اس کا استقلال اور بے پناہ قوت ارادی اس تلاش سے وابستہ تھی اور وہ آخری راز تک پہنچنے کا خواہاں تھا وہ چاہتا تھا کہ مشرقی دنیا کے آخری حصے تک پہنچے وہ بحرالکاہل کو مس کرنے کا متمنی تھا جو اس کے تخمینے سے بہت دور مشرق میں واقع تھا بہرحال اس کے لشکریوں کے دل چھوڑ دینے کی وجہ سے وہ اپنی اس تمنا اور خواہش کو پورا نہ کر سکا تاہم یہ بھی ایک غیر معمولی واقع تھا کہ وہ بیاس تک پہنچ گیا تھا حالانکہ اس کے بعد آنے والے دور میں رومن لشکر بیاس سے اٹھارہ سو میل پیچھے تک بمشکل داخل ہو سکا تھا اور مغربی ملاح اس سکندر سے دو ہزار سال بعد بڑے بڑے لشکروں کے ساتھ شمالی ہند میں داخل ہوئے تھے۔

سکندر آٹھ سال تک مشرق کی طرف بڑھتا رہا تھا اب اس پیش قدمی سے دستبردار ہوتے ہی اس کی طبیعت بدل گئی اس میں جو دل خوش کن اعتماد قدم قدم پر پایا جاتا تھا وہ تمام ہو گیا اور اس کی جگہ ایک گونا آزردگی اور چھوٹی چھوٹی چیزوں پر توجہ نے لے لی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے گھر کو منظم کر دینا چاہتا تھا اس لئے واپسی کے سفر پر اس نے کسی سے کوئی زیادہ گفتگو نہ کی بس وہ اپنے ہی خیالوں میں غرق مغرب کی طرف بڑھتا رہا یہاں تک کہ وہ دریائے جہلم کے کنارے پہنچ گئے یہاں سکندر کا جرنیل کوئنس بخار میں مبتلا ہو کر مر گیا سکندر کو اس کی موت کا بڑا دکھ اور صدمہ ہوا۔ سکندر نے چونکہ اپنے سپاہ کے مجبور کرنے پر بڑی جلدی اور عجلت میں واپسی کا سفر شروع کیا تھا لہٰذا دریائے سندھ کے مشرق میں جس قدر علاقے اس نے فتح کیئے تھے وہ اس نے مقامی حکمرانوں کے حوالے کر دیئے اور جو علاقے دریائے سندھ کے مغرب میں اس نے فتح کیئے تھے ان کا انتظام

اس نے مقدونوی افسروں کے ہاتھ میں دے دیا تھا بیماروں اور بعض دوسرے آدمیوں کو نئے شہروں میں بسا دیا گیا تھا دیسی فوجیں توڑ دیں اور سب کو انعام دیئے یہاں اس نے کچھ جہاز بھی تیار کیئے اس کا ارادہ تھا کہ وہ کسی بڑی کشتی میں بیٹھ کر دریائے جہلم کے بیچوں بیچ جنوب کی طرف بڑھے گا جبکہ اس کا لشکر دو حصوں میں بٹ کر دریائے جہلم کے دائیں اور بائیں اس کے ساتھ ساتھ روانہ ہو گا۔

نیا تیار ہونے والا ایک جہاز دریائے جہلم میں اتارا گیا اور سکندر اس میں سوار ہوا اس جہاز کے اگلے حصے میں کھڑے ہو کر سکندر سنہری صراحی سے شراب کے جام یونانی دیوتاؤں کے نام پر دریائے جہلم میں انڈیلنے لگا پھر طربوں کے ذریعے روانگی کا حکم دیا آہستہ آہستہ جہاز روانہ ہوئے روانگی کے وقت ایسا شور کبھی نہ سنا گیا تھا سپاہی نعرے لگا رہے تھے ملاح گا رہے تھے دریا کے کنارے جہازوں سے اونچے تھے اس لئے آوازیں کناروں سے ٹکرا کر گونجتی تھیں۔ جو ہندوستانی سکندر کی فرمانبرداری قبول کر چکے تھے وہ حیران رہ گئے تھے اور گاتے ہوئے کنارے کنارے جہازوں کے ساتھ جا رہے تھے یہاں تک کہ جنوب کی طرف بڑھتے ہوئے وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں دریائے جہلم دریائے سندھ سے جا ملتا ہے۔

انہوں نے دیکھا کہ دریائے سندھ کے دونوں کناروں کے ساتھ ساتھ جگہ جگہ قلعے بنے ہوئے تھے جن کے اطراف میں خوب آبادیاں تھیں ان آبادیوں کو جب پتا چلا کہ سکندر اپنے لشکر کے ساتھ ان کی طرف بڑھ رہا ہے تو انہوں نے مزاحمت شروع کر دی تھی سکندر اور اس کے لشکریوں کو مقامی لوگوں کی یہ مزاحمت بالکل پسند نہ آئی اور اس سے ان کے اندر ایک طرح کی تلخی پیدا ہو گئی تھی اس لئے کہ وہ تو پہلے ہی جنگ سے تنگ آ چکے تھے ان نئی مشکلات نے ان کے غصے کی آگ بڑھکا دی کیونکہ یہ مشکلات ان کی واپسی میں تاخیر پیدا کر سکتی تھیں چنانچہ وہ مقابلہ کرنے والوں کے گاؤں کے گاؤں جلانے لگے اور جن لوگوں پر وہ قابو پاتے ان کی بستیاں اور ان کے گاؤں اور شہروں کا مکمل طور پر قتل عام کرنے لگے تھے دریائے سندھ کے کنارے ایک قلعہ ایسا تھا جس کے لوگوں نے سکندر اور اس کے لشکریوں کے خلاف سخت مزاحمت کی تھی اور سکندر کے لشکر کو کافی حد تک نقصان بھی پہنچایا تھا اور سکندر اور اس کے لشکریوں نے ہر صورت میں اس قلعے کو فتح کرنے کا ارادہ کر لیا تھا ان کا ارادہ تھا کہ اس قلعے پر عبور حاصل کرنے کے بعد قلعے کے سارے مکینوں کو موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔

وہ قلعہ خاصا مضبوط تھا تاہم یونانی اس قلعے میں داخل ہونے کی انتھک کوشش کر رہے تھے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

لیکن وہ اس قلعے پر قابو پانے میں کامیاب نہ ہو رہے تھے سکندر نے بے صبری کے عالم میں خود دیوار کے ساتھ ایک سیڑھی لگوائی اور اوپر چڑھ گیا اس کا جرنیل پیوسٹس اس کے پیچھے پیچھے تھا سکندر کا خاص پہرے دار جو ٹرائے کی والی ڈھال لئے ساتھ رہتا تھا وہ بھی اس کے ہمراہ تھا اس کے علاوہ اور بہت سوار اور بہادر سکندر کے ساتھ تھے تاکہ شہر کی فصیل پر چڑھ کر کسی نہ کسی طرح شہر پناہ کا دروازہ کھول دیا جائے۔

گو اردگرد کے برجوں سے آتش بازی ہو رہی تھی لیکن سکندر کی سرکردگی میں یہ یونانی اس قلعے کی فصیل کے اوپر پہنچ گئے مقامی لوگوں کو جب پتا چلا کہ کچھ یونانی ان کے قلعے کی فصیل پر چڑھ آئے ہیں تو ان کا ایک ریلا سیڑھی کی طرف بڑھا اور اس قدر خوفناک جنگ ہوئی کہ جس سیڑھی کے ذریعے سکندر کی سرکردگی میں یونانی چڑھے تھے وہ سیڑھی ٹوٹ کر نیچے گر گئی سکندر اب اپنے ساتھیوں کے ساتھ دیوار کے اوپر بیٹھے بیٹھے آتش بازی کے ہدف بنتا نہ چاہتا تھا لہٰذا جس قدر یونانیوں کو لے کر وہ فصیل کے اوپر چڑھا تھا ان کے ہمراہ وہ قلعے کے اندرونی حصے میں کود گیا۔

اپنے ساتھیوں کے ساتھ سکندر دیوار سے پشت لگا کر حملہ آوروں کا مقابلہ کرتے ہوئے شہر پناہ کے اس دروازے کی طرف بڑھنے لگا تھا جو ان سے قریب ترین تھا اسی کوشش اور جدوجہد میں سکندر کے ساتھ کام کرنے والے کئی یونانی مارے گئے یہاں تک کہ ایک تیر آکر سکندر کے پھیپھڑے میں لگا جس نے اسے نڈھال کر کے رکھ دیا وہ بے بس ہو کر گرنے لگا تھا لیکن اس کے جرنیل پیوسٹس اور دوسرے پہرے داروں نے اسے سنبھال لیا موقع پر دوسرے یونانی سپاہیوں نے بڑی جوانمردی کا اور ہمت کا ثبوت دیا عین اس وقت جبکہ سکندر زخمی ہو کر نڈھال ہو گیا تھا انہوں نے آگے بڑھ کر شہر پناہ کا دروازہ کھول دیا شہر پناہ کا دروازہ کھلتے ہی یونانی لشکر ایک ریلے اور سیلاب کی طرح اس قلعے میں داخل ہوا اور اس قلعے کے مکینوں اور محافظوں کا انہوں نے قتل عام کرنا شروع کر دیا تھا۔

اس قلعے کی قوت کا مکمل طور پر صفایا کرنے کے بعد سکندر کو ایک چارپائی پر ڈال کر پڑاؤ کے اندر لایا گیا لوگوں نے یہ خیال کیا کہ سکندر ہمیشہ کے لئے ان سے جدا ہو کر موت سے بغلگیر ہو گیا ہے لہٰذا اس کے لشکری رونے لگے تھے وہ حوصلہ ہار بیٹھے وہ حیران تھے کہ فوج کی قیادت اب کون کرے گا اور وہ اپنے وطن واپس کس طرح جائیں گے اس کے علاوہ یہ بھی اندیشہ تھا کہ سکندر کے خوف سے آزاد ہونے کی خبر پھیلتے ہی تمام جنگجو قومیں بغاوت پر آمادہ ہو جائیں گی اور ان اجنبی دریاؤں ملی

گھری ہوئی سرزمین میں باغی اقوام ان پر حملہ آور ہو کر ان کی تکہ بوٹی کر کے رکھ دیں گے یونانیوں کو یہ بھی وہم اور خیال تھا کہ سکندر کے سوا ان کی واپسی کا نقشہ بھی کوئی تیار نہیں کر سکتا لہٰذا وہ بڑے پریشان اور غم زدہ سے ہو کر سکندر کی جدائی میں رونے لگے تھے۔

تھوڑی دیر بعد چند مناووں کے ذریعے لشکر میں یہ منادی کرائی گئی کہ سکندر مرا نہیں زندہ ہے اور چند یوم کے علاج کے بعد مکمل طور پر تندرست ہو جائے گا لیکن اکثر لشکریوں کو یہ اعلان سن کر سکندر کے زندہ ہونے کا یقین نہ آیا انہیں اندیشہ تھا کہ فوج کے سالاروں اور جرنیلوں نے اپنی طرف سے سکندر کے زندہ ہونے کا اعلان کر دیا ہے کہ لشکریوں کے حوصلے بلند رہیں اور ان کے اندر ایک اتحاد اور یکجہتی کا رشتہ باقی رہے چند دن اسی کشمکش اور شک وشبے میں گزر گئے اس دوران لشکر کے اندر جو یونانی طبیب تھے انہوں نے بڑی مہارت اور کمال جرات مندی سے سکندر کا علاج کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سکندر کے زخم میں کافی آفاقہ ہو گیا اور وہ اٹھ کر بیٹھنے کے قابل ہو گیا تھا پھر ایک روز وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور پورے لشکر کا چکر لگایا اس پر اس کے لشکریوں کو یقین ہو گیا کہ سکندر واقعی زندہ ہے سکندر کو گھوڑے پر سوار دیکھ کر اس کے لشکر میں اطمینان اور خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔

یہاں قیام کے دوران سکندر نے مزید بحری جہاز اور کشتیاں تیار کروائیں اور جب اس کی خواہش کے مطابق یہ کشتیاں اور جہاز تیار ہو گئے تو اس نے اپنے لشکر کے ساتھ جنوب کی طرف پیش قدمی شروع کی خود سکندر اور اس کے لشکر کا آدھا حصہ بحری جہازوں اور کشتیوں پر سوار تھا جبکہ لشکر کا ایک حصہ دریائے سندھ کے کنارے جنوب کی طرف بڑھا تھا یہ پہلا موقع تھا کہ سکندر اس طرح کسی دریائی راستے سے سمندر کی طرف سفر کر رہا تھا یہ سفر جاری رہا جہاں پر پڑاؤ کرنا ہوتا وہاں سکندر کے صناع پہلے پہنچ کر کنویں کھود لیتے اور پانی کی نالیاں بنا لیتے اس سفر کے دوران یونانیوں نے ہندوستانیوں سے اور ہندوستانیوں نے یونانیوں سے بہت کچھ سیکھا۔

یونانی بت تراشوں نے ہندوستان کے فن تعمیر کا مطالعہ کیا اور اس میں اپنی دستکاری اور فنون کی آمیزش کرتے ہوئے اسے ایک نیا رنگ عطا کیا انسانی جسم اور چہرے تراشنے کا فن ہندوستان میں اپنے عروج پر نہ تھا یونانیوں نے اس فن کو بھی جلا بخشی اور ان کی یہ صنائی ہندوستانی فن کاروں میں نسل در نسل جاری رہی یہاں تک کہ بدھوں کے آخری دور میں یہ نمونے ایک خاص شکل اختیار کر گئے اور وہی نمونے وسطی ایشیا سے مشرق کی جانب تک پھیل گئے تھے سکندر کے لشکر میں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

و صناع اور محقق تھے انہوں نے نئی غذائی جنسوں مثلاً" چینی زعفران اور چاول کے متعلق معلومات حاصل کیں ستارہ شناسوں اور ہیت دانوں نے اپنے مشاہدات کا مقابلہ ہندوستانی ستارہ شناسوں کے مشاہدات سے کیا اس طرح ان علوم میں بھی ترقی ہوئی اس کے علاوہ ہندوستانی اور یونانی قبیلوں نے ایک دوسرے سے بخار طاعون کے علاج کے نئے نئے طریقے بھی سیکھے۔

دریا سندھ میں سفر کرتے ہوئے سکندر اپنے لشکر کے ساتھ ایسی جگہ پہنچ گیا جہاں دریائے سندھ کی چوڑائی میلوں تک تھی یہاں انہوں نے مختلف اقوام کے دریاؤں کے دیوتا مثلاً" آمن رع' راہوا اور سورج دیوتا کے نام پر قربانیاں دیں۔

سکندر کے مشرق کی طرف اس حملے سے دوسری اقوام اور مذاہب کو بھی بے شمار فوائد حاصل ہوئے اپنے سفر کے ذریعے سکندر نے ایک ایسی حرکت پیدا کر دی جس کا اسے خیال تک نہ تھا اس کی آمد سے پہلے مذاہب ایک دوسرے سے لاتعلق تھے۔ زیوس دیوتا کے مندر صرف یونانی آبادیوں سے آگے نہ بڑھے تھے آمن اور رع کے مندر وادی نیل تک محدود تھے راہوا کے آتش کدے صرف کوروش کی سرزمین میں یا پہاڑی چوٹیوں پر پائے جاتے تھے مقدونیوں کی آمد نے ان مذاہب کے درمیان ربط و ضبط پیدا کر دیا۔ مندروں اور خانقاہوں کے درمیان جو دیواریں حائل تھیں وہ ٹوٹ گئیں جس طرح قوموں کی درمیانی حدیں ٹوٹتی تھیں اس طرح مذاہب کے درمیان خیالات کی حدیں بھی ٹوٹ گئیں گو مذہبی خیالات نہ بدلے تھے لیکن نئے تصورات نے ان میں وسعت پیدا کر دی تھی۔

مغرب کے پرانے تصورات مشرق ہی سے حاصل کیے گئے تھے لیکن ان کے وسائل اور ذرائع فراموش کر دیئے گئے تھے اب مغربی قلوب و افکار نے مشرق سے براہ راست رابطہ پیدا کر لیا تھا اور خیالات کی وسعت ایک عالمگری حیثیت اختیار کر گئی تھی۔

دریائے سندھ میں سفر کے دوران ایک ہندوستانی جوگی بھی اپنی خوشی اور مرضی سے سکندر کے لشکر میں شامل ہو گیا تھا یونانی اسے کیلی ناس کہہ کر پکارنے لگے تھے اس نے اپنی مرضی سے سکندر کے ساتھ جانے کی آمادگی ظاہر کی تھی یہ بوڑھا آدمی تھا کھانے کے ایک برتن اور چٹائی کے سوا اس کے پاس کچھ نہ تھا وہ چٹائی پر بیٹھ جاتا اور جب کھانے کی ضرورت پیش آتی تو برتن سامنے رکھ دیتا تاکہ اس میں کھانا ڈال دیا جائے یہ شخص ضرورت سے کم کھاتا تھا اور اس کی خواہش یہی ہوتی تھی کہ اسے تنہا چھوڑ دیا جائے۔

البتہ سکندر اس کے پاس آتا تو اس سے بات چیت کر لیتا ایسے موقعوں پر بھی وہ شاید ہی مقدونیوں کی تعریف کرتا تھا ایک مرتبہ اس نے سکندر سے کہا تم نے بہت کچھ حاصل کیا اور بہت کچھ تباہ کیا دیکھو اپنے اعمال سے متعلق ڈرتے رہو یاد رکھو یہ ہتھیار یہ دولت یہ قبضے میں لائے جانور اور مال تمہارے ساتھ نہیں رہیں گے ہر چیز کو تم نے یہیں چھوڑ جانا ہے۔

سکندر کو کیلی ناس کی باتیں بے حد پسند تھیں لہٰذا اس نے کیلی ناس کو اپنا مشیر مقرر کر لیا تھا دوسری طرف کیلی ناس یوناف اور ہیوسا کی راست بازی نیکی اور دیانتداری سے بے حد متاثر تھا اور وہ انہیں ہی کی صحبت کو سب پر ترجیح دیتا تھا مقدونیوں کا احساس یہ تھا کہ کیلی ناس جسے مشیر کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے بدشگونی کی باتیں کرتا ہے۔ وہ اکثر یونانیوں سے کہتا تھا کہ انسان مرنے کے بعد دوبارہ پیدا ہو گا موت کے بعد زندگی مشکل اور ناممکن نہیں ہے اگرچہ ان باتوں پر مقدونوی یقین نہیں کرتے تھے پر وہ کیلی ناس کی ان باتوں سے متاثر ضرور ہوتے تھے۔

ایک بار جب سکندر یوناف ہیوسا اور کیلی ناس اکٹھے بیٹھے باہم گفتگو کر رہے تھے سکندر نے کیلی ناس سے پوچھا بھلا تم ہمارے ساتھ کیوں آئے ہو اور کیوں تم نے اپنی مرضی اور خوشی سے ہمارا ساتھ دینے کا ارادہ کیا ہے اس پر کیلی ناس کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہوئیں اور جواب دیا بتاؤ تم یہاں کیوں آئے تمہیں چاہیے تھا اپنی سلطنت میں ٹھہرے رہتے اور لوٹ مار کرنے کے لئے اپنی سلطنت کی حدود سے باہر نہ نکلتے کیلی ناس کا جواب سن کر سکندر نے ایک بھرپور قہقہہ لگایا پھر بڑے پیار نرمی اور شفقت سے کیلی ناس کی پیٹھ تھپتھپائی اور مسکراتے ہوئے کہنے لگا سنو کیلی ناس باتوں میں تم سے جیتنا مشکل ہے بہرحال میں تمہاری یوناف اور ہیوسا کی صحبت کو پسند کرتا آیا ہوں اور پسند کرتا رہوں گا اس کے بعد سکندر یوناف ہیوسا اور کیلی ناس کو اپنے خیمے میں لے گیا تھا تاکہ وہ تینوں اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائیں اس طرح دریائے سندھ کے کنارے کنارے پڑاؤ کرتے ہوئے سکندر اپنے لشکر کے ساتھ جنوب کی طرف بڑی تیزی سے بڑھنے لگا تھا۔

○

عارب اور نبیہ دونوں میاں بیوی نے قوم علام کے قدیم شہر شوش میں قیام کر رکھا تھا اسی قیام کے دوران ایک روز عزازیل ان کے پاس آیا عارب اور نبیہ نے بہترین انداز میں عزازئیل کا استقبال کیا عارب اور نبیہ کے پاس بیٹھتے ہی عزازئیل بولا اور کہنے لگا میرے ساتھیوں میں تمہیں لینے آیا ہوں آؤ اس سرزمین کی طرف چلیں جہاں ہند کی سرزمین میں سندھ نام کا دریا سمندر میں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کرتا ہے عزازیل کے اس انکشاف پر عارب نے چونک کر پوچھا اے میرے آقا ہم دریائے کے اس ڈیلٹا پر جاکر کیا کریں گے اس پر عزازیل پھر بولا اور کہنے لگا۔

سنو میرے رفیقو تم دونوں جانتے ہو کہ یوناف اور بیوسا نے یونان کے حکمران سکندر کے لشکر میں شمولیت اختیار کر لی ہے سکندر مشرق میں دور تک اپنی فتوحات کا سلسلہ جاری رکھنے کے بعد واپس لوٹ رہا ہے وہ دریائے سندھ کے ساتھ ساتھ جنوب کی طرف بڑھتے ہوئے سمندر کی طرف رہا ہے اور وہاں سے وہ مشرق کا رخ کرے گا پھر شوش کے راستے بابل جائے گا میں چند دن اس کے لشکر میں گزار کر ساری معلومات حاصل کر کے تمہاری طرف آیا ہوں کہ تم میرے ساتھ دریائے سندھ کے ڈیلٹا کی طرف چلو تاکہ وہاں ہم اپنے دو کام سرانجام دیں اور تیسرے کا انتظار کریں عارب پھر چونک کر بولا اور عزازیل سے پوچھنے لگا اے میرے آقا وہ کون سے دو کام ہیں جو ہمیں کرنا ہیں اور کون سا تیسرا کام ہے جس کا ہمیں انتظار کرنا ہے اس پر عزازیل پھر کہنے لگا۔

پہلا کام یہ کہ سکندر کے لشکر میں ایک ہندوستان کا رشی شامل ہوا ہے جسے یونانی کیلی ناس کہہ کر پکارتے تھے۔ یہ شخص یوناف اور بیوسا کی طرح نیک اور خیر کا پیغام دینے والا ہے ایسے لوگوں کو بری باتوں سے منع کرتا ہے اور خدا سے ڈرتے ہوئے اس کی رضامندی حاصل کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ دریائے سندھ کے ڈیلٹا پر جا کر ہم سب پہلے اس کیلی ناس کا خاتمہ کریں گے تاکہ یہ نیکی اور خیر کے فروغ کا کام نہ کر سکے۔ ہمارا دوسرا کام یہ ہوگا کہ میں ایک بزرگ کی صورت میں سکندر کے سامنے جاؤں گا اور اسے کہوں گا کہ تو نے مشرق میں دور دور تک فتوحات حاصل کیں لیکن تو ایک ایسا شہر فتح نہ کر سکا جسے اگر فتح کرتا تو تیرے ہاتھ بے شمار دولت کے علاوہ شہرت بھی نصیب ہوتی۔ میں اسے ترغیب دوں گا کہ مکہ پر حملہ آور ہو کر اور اس گھر کو نیست و نابود کر دے جو ابراہیم نے اپنے خداوند کے لیے تعمیر کیا اگر سکندر مکہ شہر پر حملہ آور ہو کر خدا کے گھر کو نیست و نابود کرنے پر آمادہ ہو گیا تو یاد رکھو یوناف ہر صورت میں اس کی مخالفت کرے گا۔ ایسی صورت میں سکندر اور یوناف کے درمیان اختلافات ہوں گے اور ان کی دوستی دشمنی میں بدل جائے گی۔ سکندر اور یوناف کے درمیان دوستی کی جگہ دشمنی پیدا کرنا ہمارا بہترین اور کامیاب معرکہ ہوگا عزازیل کی یہ گفتگو سن کر عارب خوش ہوا اور پھر پوچھا اے میرے آقا تیسرا کون سا کام ہے جس کا ہمیں انتظار کرنا ہوگا اس پر عزازیل بولا یہ تیسرا کام یوناف سے تعلق رکھتا ہے سنو میں اسے اس ہولناک اور اذیت میں مبتلا کر دوں گا کہ دونوں میاں بیوی بجھ کر دھواں چھوڑنے والے دیے کی طرح ویران ہو کر رہ جائیں گے۔ اس کے لیے میں یوناف اور بیوسا کے خلاف کیسے اور کس طرح حرکت میں آؤں گا یہ تفصیل ابھی تم مجھ سے نہ پوچھنا اس کے متعلق تفصیل سے میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا۔ اب تم میرے ساتھ یہاں سے کوچ کرنے کی تیاری کرو عارب اور نبیطہ نے عزازیل کی اس گفتگو سے اتفاق کیا اور پھر تینوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور شوش شہر سے غائب ہو گئے۔

○

جنوب کی طرف سفر کرتے ہوئے سکندر اپنے لشکر کے ساتھ دریائے سندھ کے ڈیلٹا پر پہنچ گیا تھا جہاں دریا کئی شاخوں میں بٹ کر سمندر میں داخل ہوتا تھا یہاں پٹالہ کے مقام پر سکندر نے اپنا پڑاؤ قائم کر لیا اور اس جگہ اس نے ایک مستقل بحری مرکز بھی بنانا شروع کر دیا تھا اس کے علاوہ اس جگہ پڑاؤ کرنے کے بعد اس نے اپنے لشکریوں کو آرام کرنے اور ستانے کا خوب موقع دیا تھا۔ دریائے سندھ کے ڈیلٹا ہی کے کنارے ایک روز یوناف اور بیوسا اپنے خیمے میں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے تھے کہ ابلیکا نے یوناف کی گردن پر اپنا ریشمی لمس دیا بیوسا سمجھ گئی تھی کہ ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا ہے اور اس سے گفتگو کرنے والی ہے لہٰذا وہ بھی یوناف کے ساتھ پہلو سے پہلو ملا کر بیٹھ گئی تھی تاکہ جان سکے ابلیکا یوناف سے کیا کہنے والی ہے یوناف کی گردن اپنا حریری لمس دینے کے بعد ابلیکا بولی اور کہنے لگی۔

سنو یوناف عزازیل عارب نبیطہ قوم عیلام کے مرکزی شہر شوش سے یہاں دریائے سندھ کے ڈیلٹا میں سکندر کے پڑاؤ میں پہنچ چکے ہیں یہاں رہ کر وہ دو کام کریں گے ایک تمہارے دوست کیلی ناس کا خاتمہ اور دوسرے یہ کہ وہ سکندر کو مکہ پر حملہ آور ہونے کی ترغیب دیں گے تاکہ وہاں جو خدا کا گھر ہے اسے گرا دیا جائے عزازیل کیلی ناس کا خاتمہ اس لئے کرنا چاہتا ہے کہ کیلی ناس نیکی اور خیر کی تبلیغ کرتا ہے لوگوں کو برائی سے روکتا ہے اچھائی کی خوبیاں بیان کرتا ہے گناہوں اور بدی کے برے انجام سے لوگوں کو ڈراتا ہے یہ باتیں عزازیل کو پسند نہیں لہٰذا عزازیل پہلے تمہارے دوست کیلی ناس کا خاتمہ کرے گا اس کے بعد سکندر کو مکہ پر حملہ آور ہونے کی ترغیب دے گا پس میں تم سے یہ کہنے والی ہوں کہ تم عزازیل عارب اور نبیطہ کے ہاتھوں کیلی ناس کی حفاظت کرنا اگر عزازیل عارب یا نبیطہ میں سے کسی نے کیلی ناس کا خاتمہ کر دیا تو اس میں ان تینوں کی فتح مندی اور ہماری شکست کا پہلو نکلے گا لہٰذا عزازیل عارب اور نبیطہ کے سامنے ہمیں کیلی ناس کی حفاظت کرنی چاہئے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ابلیکا کی یہ ساری گفتگو سننے کے بعد یوناف تھوڑی دیر تک خاموش بیٹھا رہا اس کی ... سے لگتا تھا جیسے ابلیکا کی گفتگو سننے کے بعد اس کا قرار جسم و جان اور قلب کی راحت مو... گرداب اور آتش مزاجی میں اس کی نظری روشنی اور فکر کی درخشندگی زہر آلود تشدد اور انتقا... بھنور میں اور اس کے عزم کی پائندگی اور اجالوں کا سرور راہوں کے آشوب اور موت کے ... میں تبدیل ہو کر رہ گیا ہو تھوڑی دیر تک یوناف اسی طرح اپنی جگہ پر بیٹھا رہا اور بیوسا اس کے ... میں بڑے غور اور فکرمندی سے اس کی طرف دیکھے جا رہی تھی دیر کے توقف کے بعد یوناف پھ... اور ابلیکا کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو ابلیکا میں اس کیلی ناس کو عزازیل عارب اور نیبط کے ہاتھوں مرنے نہ دوں گا ... ابلیکا تم دیکھو گی وقت کی اڑتی گرد میں سرگوشیاں کرنے والے یہ عزازیل عارب اور نیبط ا... مرضی کے مطابق کیلی ناس کے خلاف حرکت میں نہیں آسکیں گے میں ان کے سارے اتحاد ... عزم کو شعلوں کی لپک ان کی صداؤں اور آوازوں کو آگ کی چمک ان کے جذبوں اور احساسات ... ہولناک تباہی اور ان کے آورش اور مقاصد کو جور د عقوبت میں تبدیل کر کے رکھ دوں گا ان کے ... چہرے کی شکنوں کو اور ان کی بھیانک عداوتوں کے بتوں اور ان کی بدی کے شیش محل کو میں توڑ ... گرا کر رکھ دوں گا سنو ابلیکا تم مطمئن رہو کہ کیلی ناس ہمارا ساتھی ہمارا رفیق ہے اور بدی کی ان ... قوتوں کے خاف ہم اس کی پوری پوری حفاظت کریں گے یوناف کا یہ جواب سن کر جہاں بیوسا کے ... چہرے پر خوشی اور مسرت کے جذبے بکھر گئے تھے وہاں ابلیکا نے بھی گنگناتی اور چہکتی ہوئی آواز میں ... کہا یوناف میرے حبیب! قسم خداوند قدوس کی مجھے یقیناً" تم سے ایسے ہی جواب کی توقع تھی اب ... دونوں میاں بیوی کیلی ناس کی طرف سے محتاط اور متفکر رہنا اس معاملے میں بھی تمہارے ساتھ ... ہوں اور میں بھی کیلی ناس پر نگاہ رکھوں گی اس لئے کہ عزازیل عارب اور نیبط کسی بھی وقت ... اچانک اس پر حملہ آور ہو کر اس کی جان کے درپے ہو سکتے ہیں میرے خیال میں آؤ اب اٹھو تینوں ... کیلی ناس کی طرف چلتے ہیں یوناف اور بیوسا نے ابلیکا کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر وہ دونوں میاں ... بیوی اٹھ کر اپنے خیمے سے نکل گئے تھے۔

عین اس وقت جبکہ یوناف ابلیکا اور بیوسا کے درمیان یہ گفتگو ہوئی تھی کیلی ناس اس وقت ... دریائے سندھ کے ڈیلٹا کے پاس ایک بہت بڑی چٹان کی اوٹ میں ٹیک لگائے بیٹھا تھا وہ گہرے ... تفکرات اور سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا اور اس کی یہ حالت نئی نہ تھی بلکہ وہ اکثر تنہائی پسند اور گوشہ گیر ... رہتا تھا عین اس وقت اس چٹان کے اوپر عزازیل عارب اور نیبط نمودار ہوئے کیلی ناس کو اس چٹان کے پاس اپنے اطراف اور اردگرد سے بے خبر اور بے فکر بیٹھے دیکھ کر عزازیل کی آنکھوں اور اس کے چہرے پر آتش مزاجی اور تمرد رشک و حسد عداوت اور رقابت غرور اور نخوت قسارت قلبی اور حیوانی طلب اپنی پوری شدت اور اپنی پوری سختی کے ساتھ نمودار ہو گئیں تھیں پھر اس نے اپنے پہلو میں کھڑے عارب اور نیبط کی طرف دیکھا اور سرگوشی کے انداز میں کہا۔

سنو میرے دونوں رفیقو ہم اس لحاظ سے تینوں خوش قسمت ہیں کہ ہمیں یہ کیلی ناس اکیلا اور تنہا مل گیا ہے تم دیکھتے ہو کہ جس چٹان پر ہم کھڑے ہیں اس کے نیچے یہ اپنے اردگرد کے ماحول سے بالکل بے تعلق اور بے فکر بیٹھا ہوا ہے اگر اس موقع پر میں ایک بھاری چٹان اٹھا کر اس کے اوپر پھینک دوں تو اس کا خاتمہ ہو جائے گا اور ایسا کر کے ہم یوناف اور بیوسا کو ایک اذیت اور ابتلا میں مبتلا کر سکتے ہیں عزازیل کی یہ تجویز سن کر عارب اور نیبط دونوں خوش ہوئے پھر عارب بولا اور کہنے لگا۔

اے آقا آپ کا کہنا درست ہے اس کیلی ناس کو جو یوناف اور بیوسا کا ساتھی ہے ختم کرنے کا اس سے بہتر موقع فراہم نہ ہو گا لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس چٹان کے اوپر سے کوئی بڑا پتھر پھینک کر اس کا خاتمہ کر دیں۔

عارب کی اس حمایت اور تائید کے بعد عزازیل شعلہ شیطانی ذلالت کے دیو تا سفاک تقدیر اور گرم جوالا کی صورت اختیار کر گیا تھا اس کے چہرے کی شکنوں میں قہر و ریخت غضب کی خونخواری اور بھیانک عداوتیں موجیں مارنے لگی تھیں پھر وہ مدت کے رکے ہوئے تاریک ہیولوں اور مرگ کے خونی بھنور کی طرح حرکت میں آیا قریب پڑا ہوا ایک بہت بڑا پتھر اس نے اٹھایا اور چٹان کے نیچے بے خبر بیٹھے ہوئے کیلی ناس پر اس نے پھینک دیا تھا۔

عزازیل نے بے پناہ غضب اور انتہائی غصے کے عالم میں جو بہت بڑا پتھر چٹانوں کے اوپر سے نیچے بیٹھے ہوئے کیلی ناس پر گرایا تھا اس پتھر نے ابھی اپنا آدھا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ اس جگہ یوناف رس برساتے بادلوں رقص کرتے حروف بھٹکتے قافلوں کے ناخدا اور کروٹیں لیتے ہوئے طوفان کی طرح نمودار ہوا وہ کیلی ناس کے اوپر کے حصے پر چھا سا گیا اور گرتے ہوئے پتھر کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر اس نے ایک طرف پھینک دیا تھا یوناف کے اس طرح حرکت میں آنے پر کیلی ناس اپنے تفکر و استغراق سے چونک سا پڑا تھا بدک کر وہ کھڑا ہوا اور ایک طرف ہو کر نہایت پریشانی اور فکر

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

منڈی سے یوناف کی طرف دیکھنے لگا تھا جس نے پتھر اٹھا کر کیلی ناس کو محفوظ کرتے ہوئے ایک طرف پھینک دیا تھا اس موقع پر کیلی ناس بیچارہ بڑی ہمدردی اور شکر گزاری کے جذبوں سے یوناف کی طرف دیکھتا رہ گیا تھا اس بھاری پتھر کو ایک طرف پھینکنے کے بعد یوناف چٹان پر کھڑے ہوئے عزازئیل سے مخاطب ہوتے ہوئے کہنے لگا سن دن کے شکاری کتے! رات کی اوباش مخلوق! تو سمجھتا تھا کہ تو لوگوں کی بے فکری کو بے سمتی میں تبدیل کر دے گا تو نے کیا عزم کیا تھا کہ تو اس کیلی ناس پر وارد ہو کر اس کا خاتمہ کر دے گا اور سن رکھ زندگی اور موت میرے خداوند کے ہاتھ میں ہے جس سے تو بغاوت کئے ہوئے ہے وہ جسے چاہے زندگی دے جسے چاہے موت دے جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے تیری طرح ذلت عطا کر کے رکھ دے یوناف کہتے کہتے رک گیا وہ اس لئے کہ اچانک چٹان کے اوپر اس وقت بیوسا نمودار ہوئی تھی بیوسا کالی آندھی سرخ شعلوں کے رقص اور ہمہ سوسموم کی طرح اپنے سامنے کھڑی نیسط کی طرف بڑھی اس کے قریب آتے ہی عجیب سے مجنونانہ اور وحشیانہ انداز میں بیوسا نے ایک ہاتھ ایسا نیسط کے مارا کہ نیسط چٹان کے اوپر لڑھکتی ہوئی ایک طرف ہٹ گئی تھی اس کے بعد بیوسا نے آؤ دیکھا نہ تاؤ وہ آندھی اور طوفان بن کر آگے بڑھی اور نیسط کو پکڑ کر اس نے بری طرح مارنا اور پیٹنا شروع کر دیا تھا۔

قریب کھڑا عارب شاید بیوسا کے خلاف حرکت میں آنا چاہتا تھا کہ وہ بھی چیختے چلاتے ہوئے زمین پر گرا اور نیسط کی طرح وہ آہ و زاری کا اظہار کرنے لگا تھا شاید اس پر ابلیکا وارد ہوئی تھی اور اس نے ضربیں لگاتے ہوئے عارب جیسے دیو پیکر کو بے بس اور مجبور کر کے رکھ دیا تھا یہ صورتحال دیکھتے ہوئے یوناف کے چہرے پر بے فکری اور اطمینان کے جذبے پھیل گئے تھے اس موقع پر وہ عزازئیل کو مخاطب کر کے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ عزازئیل خود ہی بول پڑا اور یوناف کو مخاطب کر کے وہ کہنے لگا سن نیکی کی نمائندے یہ خیال نہ کرنا کہ تم نے پتھر پکڑ کر ایک طرف پھینک دیا ہے اور یوں تم کیلی ناس کو بچانے کے ساتھ خود اور بیوسا کو لے کر بچ نکلو گے میں آج ان چٹانوں کے اوپر فعلاً" اور عملاً" تمہارے خلاف حرکت میں آؤں گا اور تمہیں بتاؤں گا کہ میرے سامنے آکر تم نے اپنی موت اپنی مرگ اور اپنی قضا کو آواز دی ہے نیکی کے نمائندے آگے بڑھ کر میری طرف آ پھر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ دن اور رات میں کیا امتیاز ہے اور زمین اور آسمان میں کیا فرق اور کیا دوری ہے۔

عزازئیل کی یہ گفتگو سن کر یوناف کا چہرہ تپتے ہوئے سرخ لوہے جیسا ہو گیا تھا اپنی ساری قوتوں

کو حرکت میں لاتے ہوئے وہ ایک جست کے سے انداز میں اس چٹان کے اوپر آیا پھر وہ عزازئیل کو مخاطب کر کے کہنے لگا اے عزازئیل ان چٹانوں کے اوپر تیرے مضبوط برجوں کو میں گرا دوں گا اور تیرے رشتوں کی زنجیر کو کاٹوں گا عزازئیل بھی وقت ضائع کئے بغیر بولا اور کہنے لگا سن نیکی کے نمائندے تو بکتا ہے تو جو کچھ کہتا ہے وہ کر نہیں دکھائے گا بلکہ جب تو میرے ساتھ ٹکرائے گا تو تو اپنی پیدائش اور اپنے اس صدیوں تک کے سفر کو فراموش کر جائے گا عزازئیل کے ان الفاظ کے جواب میں یوناف قہرمانی سے نکلے ہوئے آسیب کی سی ویرانہ فوری اور سیلاب کے ریلے کی طرح آگے بڑھا تھا اپنے بائیں ہاتھ کو فضا میں بلند کرتے ہوئے اس نے چاہا تھا کہ عزازئیل پر ایک ناقابل برداشت اور زوردار ضرب لگائے کہ عزازئیل بھی طوفانوں کے خیابان اور فضا کی تحریروں کی طرح حرکت میں آیا فضا میں اٹھا ہوا یوناف کا ہاتھ اس نے مضبوطی سے تھام لیا اور اپنے دوسرے ہاتھ سے اس نے یوناف کے شانے پر ایسی زوردار ضرب لگائی تھی کہ اس ضرب کی شدت اور تکلیف سے یوناف کے حاشیہ خیال میں سنسناتے ہوئے تیر چل نکلے تھے عزازئیل کی یہ زوردار اور آہنی ضرب کھانے کے بعد یوناف ڈگمگا گیا تھا وہ اپنا جسمانی توازن کھو بیٹھا اور چٹان کے اوپر گر گیا تھا قریب ہی نیسط کو مارتی ہوئی بیوسا نے بھی اس موقع پر یوناف کو چٹان پر گرتے ہوئے دیکھ لیا تھا یوناف کے یوں گرنے سے وہ بیچاری اندھے ریگستان جیسی اداس موت کی منڈی جیسی ویران خاموش صحرا کی طرح افسردہ اور رات کے سینے کے ویران گوشوں کی طرح ملول ہو کر رہ گئی تھی اس موقع پر وہ نیسط کو چھوڑ کر یوناف کی طرف متوجہ ہونا ہی چاہتی تھی کہ اس نے دیکھا یوناف ایک سپاہیانہ وقار کے سے انداز میں سرخ بجلیوں کے گہوارے لہروں کی تڑپ کی طرح اٹھ کھڑا ہوا تھا دوبارہ وہ عزازئیل کے سامنے آیا اور اس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سن عزازئیل میرے یوں گرنے سے تو کسی غلط فہمی کسی دھوکے کسی فریب میں نہ رہنا میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ جب میں اپنے خالق اور مالک کا نام لے کر آگے بڑھتے ہوئے تم پر ضرب لگاؤں گا تو میری انفرادی قوت تم تینوں کی اجتماعی قوت پر بھاری اور حاوی رہے گی عزازئیل تو مت بھول کہ تو ایک فریب ہے دھوکہ ہے گناہ اور معصیت ہے تجھے زیر کرنا اور مغلوب کرنا ہی میری زندگی کا مقصد اور مدعا ہے اس کے ساتھ ہی یوناف کسی سلگتے ہوئے راز اور بحر زخار کی طرح آگے بڑھا اس بار اس نے عزازئیل پر ضرب لگانے کے لئے اپنا بایاں ہاتھ فضا میں بلند کیا تھا اور جونہی عزازئیل نے اس کا بایاں ہاتھ پکڑ کر پھر پہلے جیسا داؤ لگاتے ہوئے یوناف پر ضرب لگانا چاہی یوناف

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

نے اس موقع پر برق کے کسی کوندے کی طرح حرکت میں آتے ہوئے اپنے دائیں ہاتھ کی ایک ضرب عزازئیل کی گردن کے قریب لگائی کہ عزازئیل پر اس ضرب سے آگ و خون کا ایک اور افتادگی اور اعضا خفی طاری ہوگئی تھی یوناف کی یہ ضرب لگنے کے بعد عزازئیل ان چٹانوں اوپر کئی لڑھکنیاں کھاتے ہوئے کچھ فاصلے پر دور جا گرا تھا۔

یوناف کے ہاتھوں کاری اور آہنی ضرب کھانے اور زمین پر گرنے کے بعد عزازئیل کے چہرے پر دکھتے دل تپتے چہرے اداس دعاؤں اور اندھے خوابوں جیسی کیفیت چھا گئی تھی شاید اسے اس بات کی قطعاً "توقع نہ تھی کہ یوناف بایاں ہاتھ فضا میں بلند کرنے کے بعد اسے چکما دے گا پھر دائیں ہاتھ سے بھرپور اور آہنی ضرب اس کی گردن پر دے مارے گا یوناف کے اس حربے نے عزازئیل کو ہلا کر رکھ دیا تھا وہ ابھی تک زمین پر ہی گرا پڑا تھا عین اس موقع پر نیطہ پر ضربیں لگاتی بیوسا نے مڑ کر عزازئیل کی طرف دیکھا اسے یوناف کے ہاتھوں یوں پٹنے اور زمین پر گرنے سے اس کے نازک نازک گلابی ہونٹوں پر کرنیں بکھیرتی صبح کے پس منظر میں امن کی مٹھاس میں ڈوبی دھیمی دھیمی مسکراہٹ پھیل گئی تھی اس وقت اس کے چہرے پر میٹھے سہانے نغموں اور حیات بخش انداز رقص تھا جبکہ اس کی پھول برساتی شوخ نگاہوں میں یوناف کی اس کامیابی پر آبشاروں کا ترنم پھولوں کی مہک اور اک جمال بے ثبات جوش مارنے لگے تھے یوناف کی طرف سے یوں مطمئن ہو کر بیوسا پھر نیطہ پر ضربیں لگانے لگی تھی دوسری طرف عارب بھی ابلیکا کے ہاتھوں بری طرح پٹ رہا تھا اور مار کھا رہا تھا۔

زمین پر گرنے کے بعد عزازئیل سنبھل کر اٹھ کھڑا ہوا اور پھر دوبارہ قہر بھرے انداز میں یوناف کی طرف دیکھنے لگا تھا اس موقع پر یوناف اس کے قریب آیا اور اس کو مخاطب کر کے کہنے لگا دیکھ خالق فیروز کے باغی ظلم و جبر کے دیوتا اور صحرائی خوک یہ خیال اور گھمنڈ نہ کر کہ تو ناقابل تسخیر ہے اگر تیرے ساتھ مقابلہ مشکل اور دشوار ہے تو تجھے میرے ساتھ بھی مقابلہ کرتے ہوئے ان گنت کٹھنائیوں اور ابتلاؤں کا سامنا کرنا پڑے گا دیکھ آگے بڑھ ایک بار پھر میرے ساتھ ٹکرا تاکہ میں تجھ پر ثابت کروں کہ تیرے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے تجھے کیسے ہواؤں کے وحشی بہاؤ موت کی دلدل کی جھاؤ مرگ کے خونی بھنور اور سلگتی خزاں کا شکار کر سکتا ہوں آ و عزازئیل آگے بڑھو اور میرے ساتھ ٹکراؤ اور اس کے جلال کی قسم ان چٹانوں پر میں تیری بدی کا سارا دھواں دور کر کے رکھ دوں گا یوناف کے اس چیلنج پر عزازئیل پھر چھاتی تانتا ہوا آگے بڑھا وہ چاہتا تھا کہ برق کی تیزی

کے ساتھ آگے بڑھ کر یوناف پر ضرب لگائے لیکن یوناف اس سے پہلے ہی حرکت میں آچکا تھا جونہی عزازئیل اس کے قریب آیا اس نے پاؤں کی ایک زوردار ضرب اس کی پنڈلی پر ماری جسے کھانے کے بعد عزازئیل لڑکھڑانے لگا تھا عین اس موقع پر یوناف فضاؤں کے اندر ربڑ کے کسی گیند کی طرح اچھلا اور بھرپوری قوت سے اس نے اپنی دائیں کہنی کی ضرب عزازئیل کے سر پر لگائی تھی عزازئیل نے ایک آہ ایک پکار بلند کی اور پھر وہ زمین پر گرنے کے بعد اٹھا اور مقابلے سے بھاگ گیا تھا عزازئیل کے یوں بھاگنے پر عارب اور نیطہ بھی حرکت میں آئے اور وہ بھی جان چھڑاتے ہوئے عزازئیل کے پیچھے بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔

عزازئیل عارب اور نیطہ کچھ اس طرح یوناف بیوسا اور ابلیکا کے مقابلے سے بھاگے تھے جس طرح عقابوں کے نشیمن سے گدھ جوالا مکھی کے دھانے سے ٹڈی دل اور صبح کی روشنی سے ویران گوشوں کے اندھیرے بھاگ نکلتے ہیں یوناف ابھی تک کسی ستون کی طرح جم کر ان چٹانوں پر کھڑا عزازئیل عارب اور نیطہ کو بھاگتے ہوئے دیکھ رہا تھا اس وقت اس کی حالت جوش مارتے الاؤ اور پھٹتے بارود جیسی ہو رہی تھی اور اس کے چہرے پر الم افروز بیداریاں اور سلگتی نظروں میں ایک عجیب سی آنچ جوش مار رہی تھی اس موقع پر مسکین بیوسا بڑی تیزی سے یوناف کے قریب آئی آگے بڑھ کر پہلے اس نے یوناف کی پیشانی پر ایک بھرپور بوسا دیا پھر اس کا گرد آلود لباس اچھی طرح جھاڑنے کے بعد اس نے بڑے پیارے انداز میں یوناف کا ہاتھ اپنے نرم و گداز ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا آج عزازئیل کو ان چٹانوں میں مار مار کر آپ نے جو بھاگنے پر مجبور کر دیا ہے تو ایسا کر کے یقیناً" آپ نے میرا دل خوش کر دیا ہے قسم خداوند عظیم کی میں آپ کی طرف سے عزازئیل کے لئے ایسے ہی سلوک اور ایسی ہی شجاعت اور جرات مندی کی امید رکھتی تھی جواب میں یوناف نے بڑے پیار سے بیوسا کا گال تھپتھپاتے ہوئے کہا تم نے بھی کہ میں عزازئیل سے مقابلہ کرتے ہوئے تمہاری طرف بھی بڑے غور سے دیکھ رہا تھا آج نیطہ کو خوب مانجھا ہے اس برتن کی طرح جو زنگ آلود ہو گیا ہو اور اسے رگڑ رگڑ کر چمکا دیا گیا ہو یوناف کے ان الفاظ پر بیوسا قہقہہ مار کر ہنسی تھی وہ اس موقع پر یوناف سے مزید کچھ کہنا چاہتی تھی کہ کیلی تاس چٹانوں پر چڑھنے کے بعد یوناف کے قریب آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے میرے دوست میرے ہم نوا یہ کون لوگ تھے جو اچانک تمہارے اور تمہاری بیوی بیوسا کے ساتھ برسرپیکار ہو گئے اور میں اس بات پر بھی حیران ہوں کہ تم دونوں میاں بیوی نے ان تینوں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کو کمال جرأت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مار مار کر بھاگ جانے پر مجبور کر دیا بتاؤ تو سہی یہ لوگ تھے کیوں انہوں نے مجھ پر ان چٹانوں کے اوپر سے پتھر پھینکنے کی کوشش کی اور کیوں تمہارے ساتھ آمادہ جنگ ہوئے کیلی ناس کی اس گفتگو پر یوناف سنبھل کر کھڑا ہو گیا غور سے اس نے ناس کی طرف دیکھا پھر آگے بڑھ کر اس کا شانہ تھپتھپایا اور کہا کیلی ناس اے بزرگ تمہارے لئے اتنا جاننا ہی کافی ہے کہ یہ ایک شیطانی گروہ تھا جو تمہاری جان کے درپے تھا مجھے تمہارے خلاف کی سازش کا بروقت پتا چل گیا للذا میں تمہاری مدد کو پہنچ گیا اور انہیں مار کر بھگا دیا اور تم مطمئن رہو مجھے امید ہے کہ یہ اب وہ تمہارا رخ نہیں کریں گے کیلی ناس یوناف کی اس گفتگو سے مطمئن ہو گیا تھا پھر وہ تینوں اپنے خیموں کی طرف جا رہے تھے۔

○

سکندر نے دریائے سندھ کے ڈیلٹا پر کچھ یوم تک قیام کیا اس دوران اس نے اپنے بحری بیڑے کے لئے کچھ مزید جہاز بھی تیار کروائے اس کے بعد اس نے دریائے سندھ کے ڈیلٹا سے کوچ کرنے کا ارادہ کر لیا تھا اس نے اپنے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ اس نے کریٹرس کی کمان داری میں دیا اور اسے حکم دیا کہ لشکر کا وہ حصہ سمندر کے کنارے کنارے مغرب کی طرف بڑھے گا دوسرے حصے کو اس نے اپنے ساتھ رکھا اور اپنے حصے کے لشکر کو اس نے بحری بیڑے میں سوار کر کے سفر کا آغاز کیا تھا سمندر میں سفر شروع کرنا ہے پہلے سکندر نے سمندری دیوتاؤں کے نام پر چڑھاوے چڑھائے سنہری برتن پانی میں پھینکے تاکہ اس کا بیڑہ سفر میں کامیاب ہو وہ پہلے سے تہیہ کر چکا تھا کہ پرسی پولس واپس جاتے ہوئے اس سمندر کے غیر معلوم ساحل کی تفتیش کرے گا یہ ارادہ بالکل طبعی تھا کوچ کرتے وقت اور کوچ سے پہلے کوئی بھی ہندوستانی ملاح اسے یہ نہ بتا سکا تھا کہ مغرب کی جانب کیا ہے اسے دریائے سندھ کے دھانے پر بسنے والے لوگوں سے صرف یہ معلوم ہو سکا تھا کہ عربوں کے جہاز وقتاً فوقتاً دریائے سندھ کے دھانے پر آتے ہیں اور اپنے ساتھ مسالے ہاتھی دانت اور موتی لاتے ہیں۔

تاہم سکندر پر واضح تھا کہ مغرب کی جانب دجلہ اور فرات کے پانی بھی کسی جگہ سمندر میں گرتے ہوں گے ان سے آگے عرب ہو گا آگے بڑھیں گے تو مصر کا سرخ ساحل آ جائے گا چنانچہ اس نے طے کر لیا تھا کہ بیڑہ ساحل کے ساتھ ساتھ دجلہ کے دھانے تک جائے گا بہت سے لوگوں نے سکندر کو بتایا بھی کہ یہ علاقہ سراسر بنجر اور صحرائی ہے اور متعدد جہازوں کے صرف

لئے کھانے پینے کا سامان رکھا جا سکتا ہے لیکن اس کے باوجود سکندر نے اپنے حصے کا لشکر کے ساتھ بحری بیڑے کے ذریعے واپسی کا مصمم ارادہ کر لیا۔

اس موقع پر جبکہ لشکر کوچ کرنے والا تھا سکندر کا جرنیل نیارکس جس کا تعلق کریٹ سے تھا وہ سکندر کے پاس آیا اور اس کو مخاطب کر کے کہنے لگا ہمیں جہازوں کی کمانداری کے لئے کسی کو ضرور نامزد کر دینا چاہئے ہمارے لشکر میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں جہازوں کا علم مجھ سے زیادہ ہے اور ایسے لوگ بھی ہیں جو زیادہ تجربہ کار قائد ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں جسے بھی آپ اپنے جہازوں کا کماندار بنائیں گے وہ بہتر طریقے سے اپنے بحری بیڑے کی رہنمائی کرے گا سکندر جانتا تھا کہ نیارکس بہترین ملاح اور کامیاب امیرالبحر ثابت ہو سکتا للذا اپنا ارادہ تبدیل کرتے ہوئے سکندر نے نیارکس کو ہی اپنے بحری بیڑے کا کماندار منتخب کیا اور اس کے بعد بحری بیڑہ سمندر میں سفر کا آغاز کر چکا تھا جبکہ لشکر کا دوسرا حصہ ساحل کے ساتھ ساتھ خشکی پر روانہ ہوا تھا اس کی کمانداری خود سکندر کر رہا تھا۔

جو لشکر سکندر نے ساحل کے ساتھ ساتھ جانے کے لئے تجویز کیا تھا اس کی تعداد کئی ہزار تک جا پہنچی تھی لشکر کا نائب کماندار سکندر نے کریٹرس کو مقرر کیا تھا اور اسے مکران کے صحرا میں سے گزرنا تھا جیسا کہ بعض مورخین نے لکھا ہے کہ صحرائے مکران میں سے گزرنے کی سکندر کے پاس ایک خاص وجہ تھی اور وہ یہ کہ ایک افسانوی سیمی رمس کے سوا کسی نے آج تک صحرائے مکران سے گزرنے کا کارنامہ انجام نہ دیا تھا للذا سیمی رمس کی طرح سکندر بھی صحرائے مکران میں سے گزرنا چاہتا تھا۔

دوسرا افسانہ جو مشہور ہے کہ صحرائے مکران سے گزر کر سکندر اپنے خلاف بغاوت کرنے والی فوج کو سزا دینا چاہتا تھا لیکن یہ بھی کسی حد تک درست نہیں ہے وہ ساحل کے ساتھ ساتھ لشکر کے ایک حصے کو اس لئے گزرنا چاہتا تھا تاکہ ساحل کی طرف سے اس مقدونوی بیڑے کو مدد ملتی رہے جو بحر عرب میں مغرب کی طرف پیش قدمی کرے تاہم مکران کے صحرا میں سے گزرتے ہوئے ایک مقدونوی سپاہی نے سچ کہا تھا کہ سکندر نے ایشیا میں جتنی بھی تکلیفیں جا بجا اٹھائی ہیں ان میں سے کوئی بھی تکلیف مکران میں سے گزرنے کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

اس سفر کے دوران سکندر کے ساتھ راہبر بھی تھے اور اس نے رسد کا بھی خوب انتظام کر لیا تھا سب سے بڑھ کر یہ کہ کوچ کیلئے ہوا بھی خوب موافق ہو گئی تھی جس لشکر نے سکندر کے ساتھ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بساطیوں اور طالع آزماؤں کے گروہ بھی شامل تھے اس موقع پر سکندر نے غیر مضافاتی آبادی کو ا[illegible] کرنے کی کوشش نہ کی بلکہ جو بھی اس کے لشکر میں شامل ہوا ان سب کے ساتھ وہ کوچ کر گیا تھا
اس سفر کے دوران وہ سخت مصائب کا شکار رہے ساحل کے پاس بسنے والے وحشی قبائل پر حملہ آور ہوتے رہے جو گاؤں انہیں راستے میں جا بجا ملتے رہے ان میں سے خوراک کا کوئی سامان انہیں میسر نہ ہوا سفر کے دوران وہ کناروں پر کنویں کھودتے اور بہت کم کنوؤں میں سے انہیں پینے کے لئے میٹھا پانی نصیب ہوتا تھا تاہم راستے میں غلے اور سوکھے گوشت کے وہ ذخیرے کام دیتے رہے جو سکندر نے اپنے ساتھ لے لئے تھے۔

مکران کے صحرا میں انہیں جا بجا ایسے پودے ملے جو صرف کنعانیوں کے ہاں پائے جاتے تھے جس سے انہوں نے اندازہ لگایا کہ کنعانی تجارت کی غرض سے اس طرف آتے ہوں گے اور وہی ان پودوں کو وہاں لائے ہوں گے ان پودوں کی جڑیں زمین کے اوپر ہی اوپر دور تک پھیل جاتی تھیں اور جب کسی سوار کے گھوڑے کا سم یا کسی پیدل چلنے والے کا پاؤں ان جڑوں پر پڑتا تو وہ جڑیں [illegible] حد تک کچلی جاتیں اور ان کے اس طرح کچلے جانے کے عمل سے فضاؤں کے اندر دور دور تک خوشبو پھیل جاتی تھی صحرائے مکران کے اندر سکندر کے لشکریوں نے تیج پات کے درخت بھی دیکھے جن سے ایسے پھول نکلے ہوئے تھے جو سفید بنفشے کے پھولوں جیسے تھے صحرائے مکران میں سکندر اور اس کے لشکریوں نے ایک ایسی جھاڑی بھی دیکھی جس میں سخت اور تیز کانٹے تھے سوار کا دامن کانٹوں سے الجھ جاتا تھا تو وہ گھوڑے سے نیچے گر پڑتا تھا۔

صحرائے مکران کے اس سپاٹ حصے میں سے گزرتے ہوئے ان کے آگے اب ریت کے ٹیلے آنا شروع ہو گئے تھے جن پر چڑھنا انتہائی مشکل اور دشوار تھا سکندر کے سپاہیوں نے ریت کے ٹیلیوں کے نام مٹی کے تودے دکھا جن کی گرمی سے بچنے کے لئے رات کے وقت کوچ کیا جاتا اور یہ امید آگے لے جاتی تھی کہ آنے والی صبح تک پانی کے کسی ذخیرے تک پہنچ جائیں گے۔

اس مصیبت کے سفر میں پھر ایک مرتبہ سکندر سے اس کے لشکری بگڑ بیٹھے بعض دستوں کو غلے کے بورے دے کر ساحل کی طرف بھیجا کہ انہیں بحری بیڑے کی طرف پہنچایا جائے پر وہ لوگ غلے کے وہ بورے لے کر کھا گئے سکندر غلہ بوروں میں بند کر کے اوپر اپنی مہر لگاتا تھا لیکن وہ مہریں توڑ لیتے اس کے علاوہ سپاہی سکندر کے اس دشوار گزار راستے کو اختیار کرنے کی وجہ سے قدر نالاں اور ناراض ہوئے کہ رات کے وقت وہ باربرداری کی گاڑیاں توڑ دیتے اور کہہ دیتے کہ چلتے چلتے ٹوٹ گئیں ہیں گاڑیوں میں جو چیزیں کھانے کی ہوتیں کھا لیتے تھے اور لکڑی جو گاڑیوں کے ٹوٹنے سے حاصل ہوتیں تھیں وہ ایندھن کے طور پر استعمال کر لیتے تھے یہ سارے کام کرنے کے بعد انہوں نے گاڑیاں کھینچنے والے جانوروں کو کھانا شروع کر دیا تھا۔

ایسا کر کے وہ اپنے ہی گزر اوقات کا سامان برباد کر رہے تھے سکندر کو ان سب باتوں کا علم تھا لیکن اس نے سرکاری طور پر اس کا نوٹس لینا مناسب نہ سمجھا اس صحرائی علاقے میں سے عبور فوج اور سپاہ سالار کے درمیان قوت ارادی کا امتحان بن گیا تھا سکندر ہرگز واپسی اور مراجعت کے لئے تیار نہ تھا جبکہ اس کے لشکری اسے واپس اور مراجعت پر مجبور کر دینے پر کوئی کسر نہ اٹھا رکھتے تھے ساحل کے ساتھ ساتھ رسد کے ذخیرے محفوظ کر دینے میں سکندر ناکام رہا تھا اور نیارکس کے بارے میں بھی اسے کچھ خبر نہ تھی کہ وہ بحری بیڑے کے ساتھ سمندر میں کہاں اور کس جگہ سفر کر رہا ہے بہرحال سکندر نے ساحل کے ساتھ ساتھ سفر جاری رکھا پھر بدقسمتی یہ کہ آگے بڑھتے ہوئے سامنے ایک کوہستانی سلسلہ آگیا تھا جس کے متعلق یونانیوں کو کوئی علم نہ تھا اس کوہستانی سلسلے کو پار کرنے کے لئے وہ سمندر کے کنارے سے ہٹ کر دور تک صحرائی حصے میں گھستے چلے گئے تھے۔

ایک روز سکندر اپنے لشکریوں کے ساتھ ایک نالے پر ٹھہرا کہ یکایک پہاڑوں پر خوفناک بارش شروع ہو گئی وہ نالہ پانی سے بھر گیا اس طغیانی سے لشکر میں شامل بہت سی عورتیں بچے اور ملازم ڈوب گئے سامان بھی کافی بہہ گیا بیشتر سپاہی اسلحے کے ساتھ ڈھلوان کنارے پر چڑھ گئے لیکن اگلے روز خاصی تعداد میں مر گئے اس لئے کہ کافی دیر تک پیاسے رہنے کے بعد وہ گدلا پانی کثرت سے پی گئے تھے جس کی وجہ سے ان میں سے اکثر کی موت واقع ہو گئی تھی کچھ لوگ بیمار ہو گئے تھے جن کے لئے سواری مہیا کرنا سکندر کے لئے ایک مسئلہ بن گیا تھا۔

چنانچہ بہت سے لوگوں کو راستے میں ہی جا بجا چھوڑنا پڑا وہ یا تو اتنے بیمار تھے کہ ساتھ نہ جا سکتے تھے یا حد درجہ تھک گئے تھے یا گرمی اور پیاس نے ان پر غلبہ پا لیا تھا ان کی دیکھ بھال اور تیمار داری کے لئے بھی کسی کو چھوڑا نہ جا سکتا تھا اس لئے کہ فوج ٹھہر نہ سکتی تھی خواہ پیچھے رہنے والوں کا حشر کچھ بھی ہو جائے کیونکہ سفر عموماً" رات کے وقت ہوتا تھا اس وجہ سے جو لوگ نیند سے مجبور ہو کر راستے میں سو جاتے تو وہ صبح سویرے اٹھتے تو ان کی حالت وہی ہوتی جیسے کوئی جہاز سمندر میں اپنا راستہ کھو بیٹھا ہو پس یہ بھی اپنے لشکر سے بھٹک کر پیچھے رہ جاتے تھے۔

سکندر نے جو اپنے ساتھ راہبر رکھے تھے اب انہیں بھی راستے کی کچھ خبر نہ تھی وہ سمندر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سے کافی دور ہٹ چکے تھے ہندوستان واپس جانے کا خیال بھی اب خارج از بحث تھا سکندر اور اس کے ساتھی رات کے وقت دب اکبر کو دیکھ کر سمت کا تعین کرتے اس طرح سمت تو متعین ہو جاتی لیکن یہ معلوم نہ ہو تا کہ انہوں نے جانا کس طرف ہے سکندر نے فیصلہ کیا کہ بائیں جانب رخ رکھنا چاہئے تاکہ وہ بھٹکنے نہ پائیں اس لئے کہ بائیں طرف سمندر تھا اور اس کے کنارے کنارے آگے بڑھتے ہوئے وہ ضرور کسی شہر تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں گے اس کے علاوہ سمندر کے ساتھ سفر کرتے ہوئے کہیں نہ کہیں جا کر اپنے بحری بیڑے سے بھی جا ملیں گے۔

اس سفر کے دوران سکندر نے کمال اخوت اور مساوات کا ثبوت دیا مکران کے صحراؤں سے گزرتے وقت سکندر دوسرے آدمیوں کے ساتھ پیدل چلتا اور جتنا وہ کھاتے اتنا ہی خود کھاتا پیتا اس کوہستانی سلسلے کو عبور کرنے کے بعد جب وہ بائیں طرف مڑے تو خوش قسمتی سے وہ جلد ہی سمندر کے کنارے پہنچ گئے انہوں نے کنارے کے قریب کنوئیں کھودے لیکن سکندر نے اپنا پڑاؤ ان کنوؤں سے دور لگایا اور کنوؤں پر پہرے کھڑے کر دیئے مبادا آدمی پیاس سے بیتاب ہو کر اتنا پانی نہ پی جائیں کہ وہ مر جائیں یا پانی کو گدلا نہ کر دیں جو پینے کے قابل نہ رہے سمندر پر پہنچ کر ان کے حوصلے بڑھ گئے تھے وہاں کنوئیں کھدوانے کے بعد سکندر نے اپنے لشکر کو ستانے اور آرام کرنے کا موقع فراہم کیا اس کے بعد پھر سمندر کے کنارے کنارے پیش قدمی شروع ہو گئی تھی یہاں تک کہ وہ ایران کے جنوب مشرقی شہر پورہ کے قریب پہنچ گئے وہاں انہیں غلہ بھی ملا گوشت بھی اور کھجوریں بھی کھانے کے لئے وافر مقدار میں ملیں۔

سکندر نے اپنے لشکر کے ساتھ پورہ میں چند یوم تک قیام کیا اس کے بعد اس نے مزید آگے بڑھنا شروع کر دیا تھا یہاں تک کہ وہ ایران کے شہر قلاس کرد میں داخل ہوا اس شہر میں داخل ہوتے وقت یونانیوں کو پتہ چل گیا تھا کہ وہ سطح زمین میں کس جگہ پہنچ گئے ہیں کیونکہ یہ وہی علاقے تھے جن کو وہ فتح کرتے ہوئے گزرے تھے قلاس کرد شہر میں داخل ہوتے ہوئے یونانی گاڑیوں میں بیٹھے ہی بیٹھے گلدستے ہلا رہے تھے اور شراب پی رہے تھے وہ کہتے تھے کہ یہ سب ان کے دیوتا دیونی سیوس کی وجہ سے ہے جس نے انہیں اس شہر میں کامیابی کے ساتھ داخل ہونے دیا حقیقت یہ ہے کہ سکندر کا لشکر بہت مصیبتیں اٹھا کر وہاں پہنچا تھا لشکر کی تعداد بھی کافی گھٹ گئی تھی۔

شہر میں جب یونانیوں کو شراب پینے کو ملی تو لشکری شراب پی کر بدمستیاں کرنے لگے سکندر کی حالت بھی یہی ہوئی سکندر اپنے لشکر کے ساتھ وہاں ٹھہر کر اپنے بحری بیڑے کا انتظار کرنے لگا تھا لیکن اسے اپنے امیر البحر نیارکس اور بحری بیڑے کے متعلق کچھ خبر نہ ملی وہاں قیام کے دوران وہ دن بدن مایوس ہونے لگا تھا اس کا اپنا لشکر ساحل سمندر پر سفر کرتے ہوئے محض اتفاق کی بنا پر وہاں پہنچا تھا اب اس کے لشکریوں کو یقین تھا کہ نیارکس کو کھانے پینے کا سامان نہ ملا ہو گا تو اس کے ساتھی زندہ کیسے اور کیونکر رہے ہوں گے بیڑے کے نقصان نے سکندر کو سخت غمزدہ بنا دیا تھا للذا وہ قلاس کرد شہر چھوڑنے کو تیار نہ ہوا وہ چاہتا تھا کہ اس شہر میں قیام کر کے اپنے بحری بیڑے کے متعلق آخری خبریں حاصل کرنے کے بعد پھر آگے بڑھنا شروع کرے۔

ایک مرتبہ یونانی بیڑے کے دیکھے جانے کی افواہیں بھی قلاس کرد میں پھیلیں لیکن سکندر کو کوئی ایسا شخص نہ ملا جو بتا سکے کہ اس نے جہازوں کو کہاں اور کس جگہ دیکھا ہے پھر ایک روز ایسا ہوا کہ قلاس کرد کے کچھ مقامی لوگ جو اپنی خچر گاڑیوں میں سامان ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جاتے تھے وہ اپنے چھکڑوں کو لے کر قلاس کرد میں داخل ہوئے یہ گاڑی بان اپنے ساتھ کچھ یونانیوں کو بھی لے کر آئے تھے اور ان گاڑی چلانے والوں نے بتایا کہ یہ یونانی سڑک پر گھوم پھر رہے تھے کیونکہ یہ یونانی بولتے تھے اور سکندر کا نام لے رہے تھے اس لئے ہم انہیں یہاں لے آئے وہ یونانی ایسے کمزور ہو گئے تھے کہ ہڈیوں کے ڈھانچے رہ گئے تھے ان یونانیوں کو جب سکندر کے سامنے پیش کیا گیا تو ایک شخص جو انتہائی لاغر اور مکمل طور پر ہڈیوں کا ڈھانچہ تھا سکندر کے سامنے آیا اپنی آواز میں زور پیدا کرتے ہوئے کہنے لگا سکندر مجھے پہچانو میں تمہارا امیر البحر نیارکس ہوں اور میں تمہیں اپنے بحری بیڑے کا حال سناتا ہوں۔

نیارکس ایسا کمزور اور ہڈیوں کا ڈھانچہ ہو گیا تھا کہ سکندر اسے پہچان تک نہ سکا سکندر کو جب معلوم ہوا کہ وہ نیارکس اور اس کے ساتھی ہیں تو وہ ان سب کو گلے لگا کر ملا انہیں دیکھ کر وہ بے حد خوش ہوا پہلے اس نے ان سب کے کھانے پینے کا انتظام کیا پھر ان سب کو اس نے اپنے سامنے بٹھایا اور نیارکس کو مخاطب کر کے وہ کہنے لگا۔

نیارکس! میں یونان کے سارے دیوتاؤں کا شکر گزار ہوں کہ تم زندہ رہے اب بتاؤ جہازوں اور دوسرے لوگوں پر کیا گزری اس پر نیارکس نے انکشاف کیا میں اپنے بحری بیڑے اور اپنے ملاحوں اور لشکریوں کو لے کر بخیریت اس جگہ پہنچ گیا ہوں جہاں دریائے دجلہ سمندر میں گرتا ہے یہ خبر سن کر سکندر بے حد خوش ہوا اور دوبارہ نیارکس کو مخاطب کر کے پوچھا اور کہا کہ اب تم مجھے اپنے سفر کی پوری داستان سناؤ تاکہ میں جان سکوں کہ تم نے سفر کیسے کیا اور راستے میں تم نے کیا کیا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تکلیفیں برداشت کیں اس پر نیارکس تھوڑی دیر خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا دوبارہ وہ بولا اور کچھ کہنے لگا۔

نیارکس نے بتایا کہ اس نے جو فاصلہ طے کیا تھا اس کا پورا ریکارڈ اپنے پاس رکھا ہے جو ستارے رات کو دیکھے ان کے بارے میں سب کچھ لکھ لیا ہے بلکہ روزانہ دوپہر کے وقت سائے کی لمبائی بھی قلمبند کرتا رہتا تھا راستے میں جو راہیں یا جزیرے یا بندرگاہیں آئیں اس نے بتایا کہ ان کے نام بھی درج کر لئے گئے تھے اس قسم کی تمام تفصیلات سکندر کو بتا دیں یہ سب کچھ جاننے کے بعد سکندر نے پوچھا کیا تمہیں راستے میں غذا بھی ملتی رہی تھی نیارکس ہلکی ہلکی مسکراہٹ میں کہنے لگا۔

روانگی کے بعد صرف ایک جگہ غلے کی خاص مقدار مل گئی تھیں اور روٹیاں بھی موجود تھیں سکندر نے پوچھا اس سفر کے دوران اپنے لشکر کی کیفیت کیا رہی انہوں نے سمندر کے سفر کو کیسا پایا اس لئے کہ سمندر کا ایسا طویل سفر یقیناً" ان کے لئے نیا اور انوکھا تھا نیارکس نے جواب دیا شروع میں میرے ساتھی بہت ڈر گئے تھے لہٰذا مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ اپنے جہاز چھوڑ کر بھاگ نہ جائیں جس کی وجہ سے میں جہازوں کو کنارے سے بہت دور ٹھہراتا تاکہ لوگ جہازوں سے نکل کر خشکی کی طرف نہ بھاگیں ملاح بھوک کے باعث کمزور ہو گئے تو انہیں خوراک کے سوا کوئی خیال ہی نہ رہ سکتا تھا۔

خوراک کا جو ذخیرہ ہمیں مل گیا وہ ختم ہو گیا تو ہم وقتاً" فوقتاً" کنارے کے قریب آجاتے اور ساحل کے قریب دیہاتوں اور قصبوں پر حملہ آور ہو کر وہاں سے روٹی کھجوریں اور میوے حاصل کر لیتے کچھ دور آگے بڑھنے کے بعد ماہی گیروں کا ساحل آگیا جو ایک ہزار ایک سو پچھتر میل لمبا تھا وہاں ہم نے لوگوں کو خشک مچھلی غذا کے طور پر استعمال کرتے دیکھا لہٰذا ہم نے بھی ان کی نقالی کی اور مچھلیوں کے علاوہ بحری چوہوں، بحری صدفوں کیکڑوں اور گونگوں کو کھانے میں کام لاتے رہے۔

جب سمندر کے جذر کا وقت آتا تو سمندر کے کنارے جہاں جہاں پانی کے جوہڑ سے رہ جاتے ان میں سے مچھلیاں پکڑ لیتے پھر ہم فاختہ کی قسم کی ایک چیز کھانے لگے تھے جو تاڑ کے درختوں کی چوٹیوں پر دکھائی دیتی تھیں البتہ پانی ہمیں اکثر نہ ملتا لیکن اگر کنارے پر کنویں نہ کھودتے تو ملک کے اندر چلے جاتے اور کہیں نہ کہیں سے تھوڑا بہت پانی حل ہی جایا کرتا تھا۔

یہاں تک کہنے کے بعد نیارکس جب خاموش ہوا تو سکندر نے پھر پوچھا کیا تمہیں راستے میں مصیبت اور دشواریوں کے علاوہ خطرات کا سامنا بھی کرنا پڑا نیارکس پھر بولا اور کہنے لگا سب سے

بڑی مصیبت یہ آئی کہ اچھی لکڑی کے بغیر جہازوں کی مرمت نہ ہو سکتی تھی پھر جزیرہ زید کے پاس پہنچے ہمیں بتایا گیا کہ جو آدمی اس جزیرے میں اترتا ہے وہاں کی ملکہ اسے اپنے پھندے میں پھانس لیتی ہے اور اس سے تمتع حاصل کرنے کے بعد اسے مچھلیوں کی خوراک بنانے کے لئے سمندر میں پھینک دیتی ہے۔

وہاں سے ہم گزرے تو ہمارا ایک جہاز غائب ہو گیا ایک ملاح کا خیال تھا کہ گمشدہ جہاز شاید اس جزیرے میں جا پہنچا ہو اور اس کے ملاح جزیرہ زید کی ملکہ کے شکار ہو گئے ہیں لیکن میں ایک کشتی لے کر کنارے پر گیا جہاز کو بہت ڈھونڈا وہاں مجھے جزیرہ زید کا کوئی شخص نہ ملا تاہم کچھ دیر بعد گمشدہ جہاز ہمیں مل گیا اور دوبارہ ہمارے بیڑے میں آشامل ہوا۔

نیارکس نے یہ بھی بتایا کہ ایک جگہ ہمیں بحری عفریتوں سے پالا پڑا صبح کا وقت تھا میں دیکھا سمندر کا پانی کئی مقامات سے اوپر اچھل رہا تھا لیکن یہ پانی وہی عفریت اچھال رہے تھے جو پانی کے اندر اودھم مچائے ہوئے تھے جنہوں نے سطح بحر کے نیچے ہنگامہ برپا کر رکھا تھا ملاح یہ کیفیت دیکھ کر اس قدر خوف زدہ اور ہراساں ہو گئے کہ انہوں نے چپو ہاتھ سے رکھ دیئے تھے۔

میں خود ان ملاحوں کے پاس پہنچا اور انہیں حوصلہ دلایا اور انہیں حکم دیا کہ جہاز ایک قطار میں کھڑا کر دیں بالکل اس طرح جیسے جنگ میں صف بندی کی جاتی ہے پھر ہم ان عفریتوں کی طرف بڑھے ان کے رنگ سیاہ تھے اور قد اتنے بڑے تھے جیسے پانچ چپوؤں والا جہاز جب ہم قریب پہنچے تو خوب شور مچایا ڈھول پیٹے لوتریاں بجائیں یہ شور سن کر وہ عفریت نیچے تہہ میں چلے گئے جب ہم کچھ فاصلے پر چلے گئے تو یہ عفریت پھر وہاں آنمودار ہوئے۔

تیزی سے سفر کرتے ہوئے جب ہم مزید آگے بڑھے تو ساحل پر ہمیں ماہی گیروں کی جا بجا بستیاں دکھائی دیں ہم نے ان کے سامنے اپنے بحری بیڑے کو لنگر انداز کیا ان سے خوراک اور پانی بھی حاصل کیا اور ان سے ان کا عفریتوں کے متعلق سوال بھی کیا جنہیں ہم دوبارہ سمندر میں دیکھ چکے تھے ہماری حیرت پر ان ملاحوں نے قہقہے لگائے پھر انہوں نے ہم پر انکشاف کیا کہ وہ عفریت نہیں تھے بلکہ وہ وہیل مچھلیاں تھیں جو سمندر کے اندر گھومتی پھرتی تھیں ان ملاحوں نے ہمیں بتایا کہ وہ ان وہیل مچھلیوں کا شکار بڑے شوق اور رغبت سے کرتے ہیں اور ان کی کمر کی ہڈیوں کو وہ اپنے لئے مکان بنانے میں استعمال کرتے ہیں بہرحال ان ملاحوں کی بستیوں سے خوراک حاصل کرنے کے بعد ہم نے پھر آگے کی سمت پیش قدمی کرنی شروع کر دی تھی۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پیش قدمی کرتے ہوئے ہم ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جو جنوب مغربی سمت میں ایک رواں ر
نظر آتی تھی جو سمندر میں خوب آگے بڑھی ہوئی تھی میرے ملاحوں کا خیال تھا کہ وہاں اتر کر خشکی پر
سے گزرنا چاہئے لیکن میں نے ان سے کہا کہ یہ صحرائی علاقہ ہے اور اغلب ہے عرب کا کوئی حصہ
ہو تاہم وہاں پہنچ کر مجھے یقین ہو گیا تھا کہ ہم کھلے سمندر سے باہر نکل آئے ہیں پھر جب ہم نے اس
جگہ اپنے بحری بیڑے کو کھڑا کرنے کے بعد خشکی پر اتر کر وہاں کے لوگوں سے اس جگہ کے بارے
میں معلومات حاصل کیں تو ہمیں خبر ہوئی کہ وہ دراصل دریائے دجلہ کا ڈیلٹا تھا جہاں پر ہم لنگر انداز
ہوئے تھے لہٰذا میں اپنے بحری بیڑے کو دریائے دجلہ کے ڈیلٹا میں کھڑا کرنے کے بعد آپ کی طرف
چلا آیا ہوں کیونکہ مجھے کچھ لوگوں نے خبر دی تھی کہ یونان کا بادشاہ سکندر ان دنوں ایران کے شہر
قلاس کرد میں قیام کئے ہوئے ہے۔

نیارکس سے یہ حالات سن کر سکندر بے حد خوش ہوا سارے یونانیوں کو بھی پتا چل گیا تھا کہ
ان کا بحری بیڑہ بالکل محفوظ دریائے دجلہ کے ڈیلٹا پر لنگر انداز ہوا ہے لہٰذا اس رات سکندر کے حکم
پر شہر میں جشن منایا گیا تمام یونانیوں نے دیوتاؤں کے نام پر قربانیاں کیں لشکری مشعلیں لے کر نکلے
نیارکس سب سے آگے تھا اسے ہار پہنا رکھے تھے لڑکیاں پھول لے کر اس کے ارد گرد رقص کر رہی
تھیں بانسریاں بج رہی تھیں اور قہقہے لگ رہے تھے اس کے بعد سکندر نے اپنے لشکر کے ساتھ
دریائے دجلہ کے ڈیلٹا کی طرف کوچ کیا وہاں اس نے اپنے بحری بیڑے کو ساتھ لیا اور پھر وہ ایران کے
کے مرکزی شہر پرسی پولس کی طرف بڑھا تھا۔

پرسی پولس پہنچ کر سکندر کو معلوم ہوا کہ ہندوستان سے روانگی سے قبل جو اس نے مفتوحہ
علاقوں کے اندر مقدونوی فوجی گورنر مقرر کئے تھے ان میں سے اکثر نے معاملات میں ایشیائی نائبوں
کا تعاون نہ کیا تھا اور وہ اپنے لئے صرف دولت جمع کرنے میں لگے رہے تھے حالانکہ سکندر نے
ہندوستان کی طرف روانگی سے قبل انہیں زراندوزی سے باز رہنے کی سخت تلقین کی تھی اس کے
علاوہ پرسی پولس پہنچ کر سکندر کو یہ بھی پتا چلا کہ ایران میں مذہبی عبادت گاہوں کو لوٹا گیا اور دکا
سرداروں کو قتل کی سزائیں دیں گئیں یہ سارے حالات سن کر سکندر نے اپنے ایک جرنیل پیوسوس
کو ایران کا نائب سلطنت مقرر کیا یہ وہی جرنیل تھا کہ جب سکندر ایک بار ہندوستان میں زخمی ہوا تھا
تو اسی جرنیل نے اپنی ڈھال کے ذریعے سے سکندر کی حفاظت کی تھی ورنہ سکندر جان سے ہاتھ دھو
بیٹھتا۔

پرسی پولس میں قیام کے دوران جس جس یونانی افسر کے متعلق سکندر کو پتا چلا کہ انہوں نے
زیادتیاں کی ہیں اور جرائم میں مبتلا رہے ہیں تو اس نے مجرموں کو بڑی سخت سزائیں دیں بعض فوجی
افسروں اور سرکاری کارندوں کو اس نے پھانسی پر لٹکا دیا سکندر کے پرسی پولس میں چند دن قیام
کرنے کے بعد اس جگہ جہاں کبھی ایران کے بادشاہ زرکسیز کے ایوان کے ستونوں کے مینار ہوا
کرتے تھے وہاں لوگوں کا ہجوم جمع ہونا شروع ہو گیا یہ وہ لوگ تھے جو اپنے اپنے علاقوں سے سکندر
کے لئے خبریں اور شکایات لے کر آئے تھے یہ ساری شکایات عموماً یونانی حکمرانوں کے ہی خلاف
تھیں کوئی یونانی کارندوں پر الزام لگاتا کسی نے ان کے خلاف یہ شکایات کی کہ وہ ان کی فصلیں تباہ و
برباد کر دیتے ہیں ارادات ٹرائے اور بابل سے بھی کچھ لوگ آئے اور انہوں نے اپنے اپنے علاقوں
کی شکایات پیش کیں لیبیا کے کچھ تاجر بھی سکندر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شکایات کی کہ مصر
کے جہاز رانوں نے انہیں اپنی بندرگاہوں پر غلہ اتارنے کی اجازت نہیں دی یہ کہ وہ ہم سے بھاری
محصول وصول کرتے ہیں اس کے برعکس مصر کے تاجر بھی سکندر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
کہنے لگے کہ مفس شہر میں غلے کی قیمت بحال رکھنے کے لئے محصول لگانا ضروری ہو گیا تھا۔

ان مصری تاجروں نے مزید بتایا کہ پہلے مصر بیرونی دنیا سے منقطع تھا اب سکندریہ کی بندرگاہ
بن جانے سے وہاں جہازوں کی آمد و رفت خوب بڑھ گئی ہے ایتھنز اور قرطاجنہ کے لوگ باہر سے
غلہ مصر کی طرف لا رہے ہیں اس طرح یہ ساری خبریں سن کر سکندر پر یہ واضح ہو گیا کہ اس نے ایشیا
پر حملہ آور ہو کر ایک طرح سے پرانی سرحدوں کے اندر ردوبدل کر کے رکھ دیا تھا۔

مصر لیبیا بیروت صیدا اور صور شہروں کی طرف سے آنے والے لوگوں نے اس پر یہ بھی
انکشاف کیا کہ یورپ اور مغرب کی طرف سے انسانی لہروں کا رخ مشرق کی طرف پھر گیا ہے تاجروں
طالع آزماؤں حجاموں تباہ حال کسانوں اور سابق سپاہیوں کا ایک طوفانی لشکر یورپ اور مغرب کے
دوسرے ممالک سے نکل کر مشرق کی طرف ان نو آبادیوں کی طرف طوفان کی طرح بڑھ رہا ہے
جنہیں سکندر نے فتح کیا ہے ان اطلاعات کے علاوہ سکندر کو یہ بھی خبریں ملیں کہ باختر سغد اور
ہندوستان میں داخلے کے باعث براعظم ایشیا کے تجارتی راستے ساحلی بندرگاہوں سے مل گئے تھے
اس وجہ سے صیدا کی منڈیاں راحت و عشرت کے سامانوں سے بھر گئی تھیں کاروانوں کے مرکز میں
نئے محصول وصول کئے جا رہے تھے پرسی پولس میں قیام کے دوران سکندر کو یہ بھی بتایا گیا کہ ان
سالوں میں نبطی قوم نے بہت بڑی ترقی کر لی ہے اور انہوں نے اپنے شہر رقیم کو بین الاقوامی حیثیت

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دے دی ہے سکندر نہیں جانتا تھا کہ یہ نبطی کون ہیں لہٰذا اس نے بتانے والوں سے پوچھا کہ یہ نبطی کون ہیں اور ان کا یہ مرکز اور شہر رقیم کس جگہ ہے اس شخص نے بتایا کہ جہاں تک مجھے خبر ہے یہ نبطی عرب ہی ہیں اور یہ اس وادی میں آباد ہیں جو بحر لوط اور بحر قلزم کی طرف جاتی ہے تاہم نبطیوں کے ان عروج کے متعلق سکندر نے اپنے کسی تاثر کا اظہار نہ کیا اس کے بعد یروشلم میں یہودیوں کا سب سے بڑا پیشوا یہ درخواست لے کر سکندر کے پاس آیا کہ ہماری حفاظت کا اعلان کیا جائے کیونکہ اس سے پہلے ایران کے شہنشاہ کوروش نے بھی ہماری مفاہمت کا خوب بندوبست کیا تھا سکندر نے اس سے پوچھا کہ میری غیر موجودگی میں تمہیں کسی قسم کے خطرے یا خدشے کا سامنا کرنا پڑا اس پر اس مذہبی پیشوا نے کہا نہیں ہرگز نہیں تب سکندر نے مسکراتے ہوئے کہا جب تمہیں کسی خطرے اور مصیبت کا سامنا نہیں کرنا پڑا تو پھر تم یہی سمجھو کہ تمہاری حفاظت کا سامان ہو چکا ہے اس پر وہ یروشلم کا مذہبی پیشوا اپنے ساتھیوں کے ساتھ مطمئن ہو کر یروشلم چلا گیا تھا۔

اس کے بعد آئی یونیا کے بردہ فروش آئے اور شکایت کی کہ نئے سنہری سکوں نے ایتھن کے روپہلی سکوں کی قیمت گھٹا دی ہے اور یہ بھی بتایا کہ ہم غلاموں کی قیمت روپہلی سکوں کی صورت میں ہی لیتے ہیں انہوں نے بتایا کہ ہم مختلف جگہ سے غلام اکٹھے کر کے مختلف بڑے بڑے شہروں کی منڈیوں میں بیچتے ہیں انہوں نے سکندر پر یہ بھی انکشاف کیا کہ عام لوگ سونے کو چاندی پر ترجیح دیتے ہیں عورتیں زیورات پسند کرتی ہیں وہ سنہری سکوں کو تسبیح کی طرح دھاگوں میں پرو کر ہار بنا کر پہن لیتی ہیں پہلے زمانے کی طرح چاندی کی جھانجریں نہیں پہنتیں اس وجہ سے ان بردہ فروشوں نے جو پہلے سے چاندی جمع کر رکھی تھی اس کی قیمت گر گئی ہے سکندر نے ان سب کی شکایات کو غور سے سنا اور پھر اس نے خود ان سب چیزوں کی شرح تبادل مقرر کر دی تھی۔

پرسی پولس میں قیام کے دوران سکندر کو یہ اندازہ بھی ہو گیا کہ یونانی زبان صرف سیاسی خط و کتابت میں استعمال ہو سکی ہے اور عام لوگوں میں بول چال کے ظہور پر استعمال ہونا نہیں شروع ہوئی ہے چنانچہ اس کے پاس جو درخواستیں آتیں آرامی عبرانی عربی حتی زبانوں میں لکھی ہوتی تھیں اس ساری صورت حال سے متعجب ہوتا تھا کہ آیا مشرق کے یہ لوگ صرف تجارت کی غرض سے ملتے جلتے ہیں یا واقعی مشرق اور مغرب کے اتصال سے صحیح فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

اس کے لئے یہ بات بھی سوچ طلب تھی کہ کیا مشرق کے لوگوں کے خیالات اور عزائم میں بھی اشتراک پیدا ہو رہا ہے وہ چاہتا تھا کہ ایشیاء سے بھی لوگوں کے ہجوم بحر روم کی طرف جائیں تاکہ اتحاد جلد سے جلد پایہ تکمیل تک پہنچ جائے اور عفریبوں کے نقل وطن میں توازن پیدا ہو جائے یعنی جتنے لوگ مغرب سے مشرق کی طرف آتے ہیں اتنے ہی مشرق سے مغرب کی طرف جائیں۔

پرسی پولس میں قیام کے دوران سکندر کو یہ شکایت بھی ملی کہ ایران کے عظیم بادشاہ کوروش کے مقبرے پر جو محافظ مقرر تھے اسے جو روزانہ سکندر کے حکم پر ایک بھیڑ آٹا اور شراب دی جاتی تھی اس کی غیر حاضری میں یہ چیزیں بند کر دی گئیں ہیں سکندر نے جن لوگوں کو ان چیزوں کے مہیا کرنے کا کماندار مقرر کیا تھا اسے طلب کیا اور اس سے ان چیزوں کے بند ہونے کا سبب پوچھا جس پر اس شخص نے بتایا کہ چونکہ مقبرے پر پہرہ دینے والوں کو ہٹا دیا گیا ہے لہٰذا وہاں روزانہ بکری آٹا اور شراب مہیا نہیں کی جاتی یہ چیزیں چونکہ مقبرے پر پہرہ دینے والوں کو دی جاتی تھیں اور اب وہاں کوئی پہرہ دینے والا ہے ہی نہیں سکندر نے پوچھا کیوں نہیں بتایا گیا کہ وہ قید میں ہیں سکندر نے پوچھا مقبرے پر پہرہ کون دے رہے ہیں جواب ملا کوئی نہیں لہٰذا سامان مہیا نہیں کیا جاتا سکندر نے سخت برہمی غصے اور غیض و غضب میں کماندار سے کہا میں سامان کے متعلق نہیں پوچھ رہا میں پوچھ رہا ہوں کہ پہرے دار مقبرے سے کیوں ہٹائے گئے ہیں اس پر وہ کماندار بولا اور کہنے لگا۔

پہرے دار ہٹا کر قید کر دیئے گئے ہیں اس لئے کہ شہنشاہ ایران کے مقبرے میں جو قیمتی چیزیں تھیں وہ اٹھالی گئیں ہیں صرف معمولی چیزیں باقی رہ گئی ہیں ان کی بھی زیادہ قیمت نہیں چنانچہ جو آدمی وہاں تھے اسے قید کرنا پڑا۔

یہ سنتے ہی سکندر نے اصطبل سے گھوڑا منگوایا چنانچہ نسائی نسل سے سفید رنگ کا گھوڑا اس کے لئے منگوایا گیا سکندر اس گھوڑے پر سوار ہوا اپنے محافظ دستوں کو اس نے ساتھ لیا اور پارسا گرد کی اس پہاڑی طرف روانہ ہو گیا جس پر کوروش کا مقبرہ تھا۔

پارسا گرد کی پہاڑی پر پہنچنے کے بعد سکندر اس نالے میں پہنچ گیا جس کے کنارے کوروش کا مقبرہ بنا ہوا تھا اس نے دیکھا واقعی قبر میں ایک شگاف پڑا ہوا تھا جسے ایک خالی پیپے سے بند کر دیا گیا تھا اصل تابوت خالص سونے کا تھا اور اس پر بڑے بڑے قیمتی تحفے رکھے ہوئے تھے وہ سب غائب ہو چکے تھے ہاں کوروش کی لاش وہاں باقی تھی سکندر نے قبر پر ہاتھ پھیرا تو اسے کروش کے تابوت پر لکھے ہوئے الفاظ صاف دکھائی دیئے وہ الفاظ اس نے پڑھنے شروع کئے کروش کے تابوت پر لکھا تھا۔

”اے جانے والے جان لے میں کوروش ہوں میں نے ایرانی سلطنت کی بنیاد رکھی اور ایشیاء کو ایک مملکت بنایا امید ہے تو میرے اس مقام استراحت میں خلل ڈالنا گوارہ نہ کرے گا۔“

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

چونکہ کورش کا تابوت سونے کا تھا اس لئے چور خلل ڈالنے سے باز نہ رہ سکے تھے سکندر کو یقین تھا کہ یہ چوری کا کام مجوسیوں نے نہیں کیا جو صدیوں سے مقبرے کے محافظ چلے آتے تھے کام کسی مقدونوی کا ہی ہو سکتا ہے چنانچہ وہ دیر تک مقبرے کی سرحدی سیڑھیوں پر بیٹھا سوچتا رہا کہ یہ کیسے اور کیونکر ہوا اور اس کی تلافی کیسے ہونی چاہئے کافی دیر تک وہ بیٹھا رہا سورج کی روشنی درختوں سے چھن چھن کر پہاڑوں پر نمودار ہو رہی تھی درخت کو پتوں سے خالی تھے کیونکہ سردی کا موسم تھا اچانک اس کی نگاہ اس چھوٹی سی پہاڑی کے نچلے حصے کی طرف متوجہ ہو گئی جہاں اس نے دیکھا کہ چند بوڑھے شخص اس کے انتظار میں کھڑے تھے انہوں نے سفید لباس پر سرخ رنگ کے پٹکے باندھ رکھے تھے اسے خیال ہوا کہ وہ اس سے کچھ کہنا چاہتے تھے لہٰذا وہ ان کی طرف متوجہ ہوا نیچے کھڑے بوڑھوں نے دیکھا کہ سکندر ان کی طرف متوجہ ہوا رہے تب ان میں سے ایک بولا اور سکندر کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے انسان کیونکہ تو اب یہاں ہے اس لئے ظاہر ہے تو اس کا جانشین ہے جو جا چکا ہے جانشینی کا یہ سلسلہ پرانے بادشاہوں سے چلا آ رہا ہے لیکن بعض اوقات یہ منصب کسی کو بھی نہیں ملتا یہ بات ظاہر ہے کہ یہ منصب عموماً" نالائقوں کو وراثت میں نہیں ملتا اور جب یہ وراثت کسی کو ملتی ہے تو اسے مخفی نہیں رکھا جا سکتا بہت سے بادشاہوں کی عظمت کا دور گزر چکا ہے ان کے نام بھی فراموش کر دیئے گئے ہیں یہ وراثت اب کورش کے بعد تمہیں نصیب ہوئی ہے لہٰذا تو ہم سے یہ نہ پوچھنا کہ وراثت کی یہ عظمت کیسے اور کہاں سے آتی ہے۔

سکندر کو اس بوڑھے کی گفتگو بڑی پسند آئی لہٰذا وہ سنگ مرمر کی سیڑھیاں اتر کر ان کے پاس آیا اس نے ان بوڑھے آدمیوں کے چہرے پر نظریں جمائیں جن پر جھریاں پڑی ہوئی تھیں اور وہ آداب بجالا رہے تھے جب سکندر ان کے پاس آیا تو وہ اس کے پاس زمین پر بیٹھ گئے اور اپنے ہاتھ پھیلائے ان کے ہاتھوں میں پتوں پر لپٹی ہوئی انجیریں اور چاندی کے پیالوں میں چھاچھ تھی انہوں نے سکندر کو مخاطب کر کے کہا کہ ہم یہ انجیریں آپ کے ناشتے کے لئے لائیں ہیں۔

سکندر ان بوڑھوں کی اس گفتگو سے بڑا متاثر ہوا وہ اس کے ساتھ وہاں بیٹھ گیا ان بوڑھوں نے خود بھی وہ ناشتہ کیا اور سکندر کو بھی کرایا پھر وہ نیچے ندی سے پانی لائے اور سکندر کے ہاتھ دھلائے پانی بڑا ٹھنڈا تھا پھر انہوں نے کہا اے بادشاہ تو نے ہمارے ہاتھوں کا ناشتہ کر کے نیک نیتی کا ثبوت دیا ہے اس لئے کہ جسے بندگان خدا کا بادشاہ چن لیا جاتا ہے اس کے لئے انکار کی گنجائش نہیں

رہتی یہ کہتے ہی وہ بوڑھے اپنی جگہ سے اٹھے سر جھکا کر سکندر کے سامنے آداب بجالائے اور وہاں سے وہ چلے گئے تھے سکندر ان کے سلوک سے بڑا حیران اور متاثر ہوا تھا۔

کورش کے مقبرے سے جب سکندر واپس اپنی قیام گاہ پر گیا تو اسے اطلاع دی گئی کہ ہندوستان کا وہ نیک دل جوگی جو اس کے ساتھ آیا تھا اور جس کا نام کیلی ناس تھا وہ مر چکا ہے یہ کیلی ناس سفر کے دوران ہی بیمار ہو چکا تھا اور گزشتہ کئی روز سے سخت بیمار تھا اور اس بیماری میں ہی وہ چل بسا تھا سکندر کو اس کیلی ناس کے مرنے کا بڑا دکھ اور صدمہ ہوا وہ اس لئے کہ وہ سکندر کو بہترین مشوروں سے نوازا کرتا تھا مرنے سے پہلے کیلی ناس نے وصیت کی تھی کہ مجھے جلا دیا جائے سکندر کو ابتدا میں اس بات کا یقین نہ آیا لیکن کیلی ناس کی وصیت کے مطابق اس کی چتا بنوائی گئی اور اس چتا کو آگ لگا دی گئی جس وقت چتا کو آگ لگائی گئی سکندر نے حکم دیا کہ زور زور سے باجے بجائے جائیں اور کیلی ناس کی چتا کو ہاتھیوں سے سلامی دی جائے ہاتھیوں کو وہاں لایا گیا تو وہ بری طرح چنگھاڑ رہے تھے اس وقت کیلی ناس کی چتا پر جشن کا سا سماں ہو گیا تھا بہرحال کیلی ناس کی وصیت کے مطابق اس کی لاش کو چتا میں رکھ کر جلا دیا گیا تھا۔

سکندر کے پرسی پولس پہنچنے کی خبر عام ہوئی تو ہرپانوس جسے سکندر نے بابل اور سارڈس کا گورنر مقرر کیا تھا اسے خدشہ ہوا کہ سکندر نہ صرف یہ کہ اس سے ان علاقوں کی تنظیم کے متعلق جواب دہی کرے گا بلکہ وہ اس سے اس دولت کا حساب بھی لے گا جو وہ بابل اور سارڈس کے خزانوں میں چھوڑ گیا تھا اور چونکہ اس نے دونوں شہروں کے خزانوں اور دولت میں بے حد خورد برد کی تھی لہٰذا وہ دونوں شہروں کے خزانے لے کر جہاز پر سوار ہوا اور یونان کی بندرگاہ ایتھنز کی طرف بھاگ گیا یونان پہنچتے ہی اس نے لوگوں کو یہ کہنا شروع کر دیا کہ حب وطن کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم سکندر کے خلاف بغاوت کر دیں اور ایتھنز کی گردن سے مقدونیہ کا جوا اتار کر پھینک دیں ہرپانوس نے اپنی طرف سے کافی کوشش کی کہ سکندر کے خلاف بغاوت کر دے اس میں وہ مکمل طور پر کامیاب تو نہ ہوا تھا تاہم اس نے اپنی دولت کے بل بوتے پر کافی لوگوں کو سکندر کے خلاف بغاوت پر آمادہ کر لیا تھا اس بغاوت ہونے کے باعث سکندر نے یہ اندازہ لگایا کہ یونان میں جو اس نے اپنے جرنیل اینٹی پیٹر کو اپنی طرف سے والی مقرر کیا تھا تو اینٹی پیٹر وہاں کے لوگوں کو تنظیم میں رکھنے میں کامیاب نہیں رہا اس کا خیال تھا کہ اینٹی پیٹر نے لوگوں کو بے جا آزادی اور آزاد خیالی دے رکھی ہے جبھی لوگ ایتھنز میں اس کے خلاف بغاوت پر آمادہ ہوئے ہیں چنانچہ اس نے فیصلہ کیا کہ یونان

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

میں اینٹی پیٹر کی جگہ اس کا جرنیل کریٹرس یونان کا والی ہو کر جائے گا کریٹرس اس وقت اس کے لشکر میں شامل تھا اور کچھ بیمار تھا لہٰذا سکندر نے فیصلہ کیا کہ جونہی کریٹرس اپنی بیماری سے صحت یاب اور چلنے پھرنے کے قابل ہو جائے تو وہ یونان کی طرف روانہ ہو جائے گا اور اینٹی پیٹر کو معطل کر کے خود وہاں کا حکمران بن جائے گا۔

پرسی پولس میں چند یوم قیام کرنے کے بعد سکندر نے اپنے لشکر کے ساتھ وہاں سے کوچ کیا اب وہ شوش کی طرف بڑھا تھا۔ وہاں پہنچ کر سکندر نے ایک بہت بڑے جشن کا اہتمام کیا ظاہر کیا گیا کہ لمبے کوچ کے بعد اب ہم راحت اور آرام کے لئے تیار ہو گئے ہیں حقیقت میں وہ اپنے قوموں کو ایشیاء کے لوگوں کے ساتھ شادیاں کرنے پر آمادہ کرنا چاہتا تھا اور اس سلسلے میں اس نے شوش شہر میں اس جشن کا انتظام کیا تھا۔

سکندر کے لشکر میں وہ یونانی جو ایرانی زبان سیکھ چکے تھے انہوں نے مشرقی رسومات اختیار کر لی تھیں سکندر انہیں بہت اچھا سمجھنے لگا تھا اب اس نے تمام افسروں کو بلا کر کہا کہ ایشیائی عورتوں سے شادی کر لو چنانچہ اس سلسلے میں پہل کرتے ہوئے اس نے سب سے پہلے خود دارا کی سب سے بڑی لڑکی سے شادی کر لی جبکہ دارا کی دوسری بیٹی اس نے اپنے جرنیل ہفاستن سے بیاہ دی تھی۔

سکندر کا جرنیل کریٹرس اس وقت تک اپنی بیماری سے صحت یاب تو ہو چکا تھا لیکن ابھی وہ یونان کی حکومت سنبھالنے کے لئے مغرب کی طرف روانہ نہ ہوا تھا اس کی شادی سکندر نے اپنی بیوی روشنک کی چھوٹی بہن سے کر دی نیارکس جو سکندر کا امیرالبحر تھا اسے ایرانی جرنیل برسین کی بیٹی سے بیاہ دیا گیا تھا سلیوکس کی شادی سپتامہ کی بیٹی سے کی گئی ٹیلیموس پرڈیکاس اور دوسرے افسروں نے بھی ایرانی امراء کی بیٹیوں سے شادی کر لی تھی غرض سکندر کے اسی رفقاء نے اس موقع پر شادیاں کیں۔

بہرحال مشرق کی لڑکیوں سے شادی کرنے کی سکندر کی یہ تجویز بے حد ہر دل عزیز ہوئی اس موقع پر جشن میں شامل لوگوں میں سے اکثر نے ایرانی اور مادی لباس پہنے ہوئے تھے شادیاں ایشیائی طریقوں سے ہوئیں پہلے پر تکلف دعوت آراستہ کی گئی پھر دلہنیں آئیں اور ہر ایک اپنے مجوزہ شوہر کے پہلو میں بیٹھ گئی ہر شخص نے اپنی دلہن کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے بوسا دیا سکندر نے یہ کام سب سے پہلے کیا پھر ہر ایک اپنی بیوی کو لے کر اپنی قیام گاہ کی طرف چلا گیا تھا۔

ان شادیوں کی مزید حوصلہ افزائی کے لئے سکندر نے یہ اعلان کیا کہ مقدونوی رفیقوں کی

طرح ایشیائی رفیق بھی میرے عزیز اور رشتے دار سمجھے جائیں گے اس نے تمام دلہنوں کے لئے اپنے پاس سے جہیز دیا اس طرح سکندر کے سالاروں اور کمانداروں کی دیکھا دیکھی سکندر کے دس ہزار سپاہیوں نے بھی مشرقی لڑکیوں سے شادیاں کر لی تھیں اور انہیں سکندر کی طرف سے جہیز ملے نیز ان شادیاں کرنے والوں کے نام ایک رجسٹر میں درج کر لئے تھے۔

شوش شہر میں قیام کے دوران ہی سکندر کے جرنیل نے اس کے لئے خطابات کی ایک فہرست تیار کی تھی یہ خطابات عجیب و غریب الفاظ پر مشتمل تھے جو کہ مندرجہ ذیل تھے۔

”سکندر سوئم‘ شاہ مقدونیہ‘ یونانی شہروں کا نیم ملکوتی‘ غیر مشروطی آقا‘ مصر کا فرعون جسے خدا کا اوتار سمجھنا چاہئے‘ آیونیا کی بندرگاہوں کا حلیف اور آقا‘ فونیقی شہروں اور بیڑوں کا مالک اور مختار‘ یہودیہ کے مذہبی پیشواؤں کا محافظ‘ ایرانی مجوسیوں کا شہنشاہ ہندوستان کے راجاؤں کا دوست اور باقی ہندوستان کے لئے ایسا فرمانروا جس کے منصب کا تعین نہ ہو سکا تھا؟“

شوش میں قیام کے دوران سکندر نے یہ فیصلہ کیا کہ مشرق میں اسے اپنی سلطنت کا کوئی مرکزی شہر مقرر کرنا چاہئے جہاں بیٹھ کر ساری سلطنت پر حکومت کر سکے اور ہر شے کو اپنے نظم و نسق میں لا سکے کچھ لوگوں نے مشورہ دیا کہ شوش شہر کو مرکزی قرار دے دیا جائے لیکن سکندر نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ شوش مشرقی پہاڑیوں کے اندر فاصلے پر واقع ہے لہٰذا اسے دارالحکومت نہیں بنایا جا سکتا اس کی تجویز تھی کہ مرکزی شہر بابل کو قرار دیا جا سکتا ہے وہ اس لئے کہ بابل سب سے بڑی شاہراہ پر واقع ہے اور فرات کے ذریعے سے آبی راستہ بھی سمندر تک پہنچتا ہے لہٰذا بابل کو مرکزی شہر قرار دینے کے لئے وہ اپنے لشکر کے ساتھ شوش سے بابل کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔

دجلہ کے کنارے کنارے سفر کرتے ہوئے سکندر کے کان میں یہ آوازیں پہنچیں کہ مقدونیہ والے شاکی ہیں اور انہیں سکندر کے خلاف ایک نہیں بے شمار شکایتیں ہیں چنانچہ اس نے سب مقدونیوں کو بلایا اور کہا جن کی عمر زیادہ ہو گئی ہے یا زخموں کے باعث جنگی خدمات نہیں دے سکتے وہ واپس چلے جائیں ان کو رخصت کرتے وقت ایسے انعامات دیئے جائیں گے جن کی وجہ سے وہ اہل مقدونیہ کے لئے رشک کا باعث بن جائیں گے اس سلسلے میں اسے اپنا وہ وعدہ بھی یاد آ گیا تھا جو اس نے فوج کی بغاوت کے وقت کیا تھا اور کہا تھا کہ جن لوگوں نے فوج میں عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں ان کے لئے وہ سنہری ہار مہیا کرے گا اور ان کی تنخواہ بھی دوگنی کر دے گا۔

اپنے اس وعدے کی تکمیل کے لئے سکندر نے ان مقدونوی سپاہیوں کی تنخواہیں بھی دوگنی کر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دیں اور ان کو سونے کے ہار بھی مہیا کر دیئے پر یہ بات پرانے مقدونیوں کو مطمئن نہ کر سکی اور نے سکندر کو بتایا کہ ہم پر سود خوروں یا ہم طعاموں کا قرضہ ہو چکا ہے جو روپیہ ہم کو ملے گا لیکن وہ ہم سے قرضوں میں وضع کر لیا جائے سکندر نے کہا تمام قرضے جو لشکریوں کے ذمے ہیں سرکاری خزانے سے ادا کر دیئے جائیں گے لیکن ہر آدمی کو اپنا نام اور قرضے کی رقم لکھوا دیں اب مقدونیوں کو اسے سچ سمجھنے میں تامل ہوا ان کا خیال تھا کہ اس میں کچھ فریب ہے وہ جانتے تھے کہ بہت بڑی تنخواہ لیتے رہے ہیں اور مقروض ہو جانے کی کوئی وجہ نہ تھی حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں کے پاس زیادہ املاک تھی انہیں کو زیادہ روپے کی ضرورت تھی یہ پیشکش غور و بحث کے بعد رد کر دی گئی پھر سکندر نے کہا نام لکھوانے کی ضرورت نہیں ہے ہر آدمی زبانی جتنا قرضہ بتائے گا اسے ادا کر دیا جائے گا۔

لیکن مقدونیوں کی یہ حقیقی وجہ شکایت نہ تھی مقدونوی دیکھ چکے تھے کہ پارسیوں اور باختریوں کو خاص محافظ فوج میں شامل کر لیا گیا ہے اور ان کی ایک رجمنٹ پر روشنک کے بھائی کو سردار بنا دیا گیا ہے ان کے دل میں حسد پیدا ہو چکا تھا انہیں روپے کا بھی چنداں لالچ نہ تھا بلکہ پارسی اور باختریوں کے خلاف حسد اور رشک کی ہی وجہ سے سکندر کے سامنے طرح طرح کی شکایتیں اور شکوے کرنے لگے تھے وہ یہ بھی کہتے تھے کہ اب سکندر غیروں کو عزیز قرار دے کر ان سے معانقے کرتا ہے اور ہماری اسے پرواہ نہیں پھر کیوں نہ ہم سب کو الگ کر دے تاکہ ہم وطن ہی واپس چلے جائیں۔

بہرحال مقدونوی سکندر کی ان پیشکشوں کے جواب میں کسی قدر مطمئن ہو گئے اور سفر پھر بابل کی طرف جاری رہا دجلہ کے نچلے حصے میں جہاں زمین جگہ جگہ دلدلی تھی اور گرمی بہت زیادہ تھی وہاں مقدونیوں نے پھر یہ خیال کیا کہ سالہا سال کی لڑائیوں کے بعد ہمیں یہاں چھوڑ دیا گیا ہے اور ہم سے بے تعلقی اختیار کر لی گئی ہے اب وہ سکندر سے بحث کرنے کے لئے بھی تیار نہ تھے اور کوئی ایسی کونسل بھی موجود نہ تھی جو ان کی شکایتیں سن لیتی ان دلدلی علاقوں میں پہنچ کر مقدونیوں نے پھر یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم تو اب وطن واپس ہی جائیں گے سکندر ان ایشیائیوں کو لے کر جنگ کرے جو اس کے پاؤں پر گرتے ہیں۔

سکندر نے جب یہ ساری باتیں سنیں تو اس نے مقدونیوں کو ایک جگہ جمع کیا پھر وہ اپنے سالاروں اور محافظ دستوں کو لے کر ان کے پاس پہنچا وہ ایک گاڑی پر چڑھ گیا اور مقدونیوں کو اشارے سے قریب لایا جب وہ سب اس کے قریب کھڑے ہو گئے تب اس نے سب کو مخاطب کر کے کہا جہاں تک میرا تعلق ہے تم سب جب چاہو واپس یونان جا سکتے ہو سکندر کے یہ الفاظ سن کر مجمع پر ایک لمحہ تک خاموشی طاری رہی پھر کچھ مقدونوی بولے اور سکندر کو مخاطب کر کے کہنے لگے تم نے ہمیں آدمی کہا ہم آدمی نہیں رہے ہمیں حادثے تباہ کر چکے ہیں ہم محض روحیں رہ گئے ہیں ہم کوئی حکم سننے کے لئے تیار نہیں ہیں یہ تیرہ مقدونیوں کا ایک گروہ تھا جس نے سکندر سے یہ بات کہی تھی اور ان کی یہ بات سنتے ہی سکندر گاڑی سے کود کر نیچے اترا اور غصے سے وہ اس وقت وہ سرخ ہو گیا تھا جن تیرہ آدمیوں نے یہ الفاظ کہے تھے انہیں پکڑ کر اس نے اپنی محافظ فوج کی طرف دھکیل دیا جو قریب ہی کھڑی تھی اور حکم دیا کہ وہ ان تیرہ آدمیوں کو اسی وقت موت کے گھاٹ اتار دیا جائے ایک بار پھر وہ اس گاڑی پر چڑھ گیا اور مقدونیوں کو مخاطب کر کے وہ دوبارہ کہنے لگا۔

”سنو مقدونیو! واپس جانے سے پہلے مجھے یہ بتاتے جاؤ کہ تم کس قسم کے آدمی رہ چکے ہو تم چرواہے تھے اور بربری قبیلے جب تم پر حملہ کرتے تھے تو تم پہاڑیوں کی چوٹیوں پر چھپ جایا کرتے تھے وہ میرا باپ ہی تھا جس نے تمہارے لئے لبادے مہیا کئے تمہیں شہر کا آباد کار بنایا۔

اس نے مقدونیہ کی دولت متحدہ کو یونان دلایا تم جانتے ہو کہ جب ہم وطن سے نکلے تھے تو تمہارے پاس گزارے کا کوئی سامان نہ تھا میرے پاس سونے چاندی کے کچھ پیالے تھے اور ساٹھ ٹیلنٹ کے قریب نقد روپیہ تھا جبکہ مجھ پر پانچ سو ٹیلنٹ کا قرضہ تھا میں تمہارے اس ساز و سامان کے لئے آٹھ سو ٹیلنٹ مزید قرضہ لیا میں نے تمہیں درہ دانیال سے باعافیت گزارا اگرچہ اس وقت ایشیائی لوگ سمندروں پر حاوی اور اس کے مالک تھے۔

میں نے جو سرزمینیں فتح کیں وہ تمہارے لئے ہی کیں اور تمہیں دولت سمیٹنے کا پورا پورا موقع دیا لیبیا‘ ایران‘ مصر اور ہندوستان کی دولت ہمیں ملی میں نے اس میں تمہیں حصے دار بنایا میں نے تمہارے ساتھ پیدل چل کر تکلیفیں اٹھائیں اب بیرونی سمندر بھی ہمارے قبضے میں ہے جو خوراک تم کھاتے تھے وہی میں نے کھائی اور تمہارے ساتھ میں نے کم سے کم نیند کی تم میں سے کون ہے جس نے میرے لئے اتنی تکلیفیں اٹھائیں جتنی تکالیف میں نے تمہارے لئے اٹھائیں ہیں اگر ایسا کوئی ہے تو سامنے آئے اور اپنے زخم دکھائے میں بھی اپنے زخم دکھاؤں گا تم جانتے ہو کہ کوئی ہتھیار اب تک ایجاد نہیں ہوا جس کے زخم کا نشان میرے جسم پر موجود نہ ہو۔

یہاں تک کہنے کے بعد سکندر تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو گیا اس نے دیکھا کہ اس کے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سامنے جس قدر مقدونوی کھڑے تھے وہ متوجہ تھے اور گہری سانسیں لے رہے تھے جن سے ا
تھا کہ وہ آہیں اور سسکیاں بھرنے لگے ہوں تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد سکندر پھر ا
مخاطب کر کے کہنے لگا تھا۔

میں اب بھی تمہارا سردار ہوں اور میری ہی وجہ سے تمہیں فاتحوں کی حیثیت ملی ہے
نے اپنی شادی کے ساتھ تمہاری شادیوں کا بھی جشن منایا ایشیاء میں تم لوگوں کے جتنے بچے
ہوئے ان سب کی دیکھ بھال کا میں نے انتظام کیا میں نے تم سب کے قرضے بھی بے باق کئے اور
تم سے یہ نہ پوچھا کہ تم لوگ کیوں مقروض ہو گئے ہو جبکہ میں اوروں کی نسبت تمہیں دوگنی تنخ
کرتا تھا۔

تم میں سے جنہوں نے جانیں دیں انہیں بہادروں کے اعزاز کے ساتھ دفن کیا میری قیا
میں تمہارا ایک آدمی بھی بھاگتا ہوا نہ مارا گیا اور یہ بھی سوچو اور یاد رکھو میں تمہیں دور دراز
سرزمینوں کے دریائے سندھ کے پار لے گیا اور اگر تم لوگ پیٹھ نہ موڑتے تو میں تم لوگوں
دریائے بیاس سے بھی آگے لے جاتا جہاں سمندر تک خشکی ختم ہو جاتی ہے تم نے میرے ہاتھوں
سے سنہری ہار لئے اب اگر تم واپس جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ سب چلے جاؤ اور وطن جا کر کہو کہ
اپنے بادشاہ سکندر کو مفتوح اجنبیوں میں چھوڑ کر چلے آئے ہیں جاؤ اب یہاں سے چلے جاؤ۔

پھر وہ ہجوم میں سے راستہ پیدا کرتا ہوا اپنے خیمے میں چلا گیا اور اعلان کر دیا کہ میں اب کس
سے ملاقات نہ کروں گا مقدونوی لشکری وہیں ٹھہرے رہے وہ آہستہ آہستہ آپس میں بات چیت ک
کے سکندر کے فیصلے پر بحث کرنے لگے تھے ہر ایک سمجھتا تھا کہ سکندر کو جادوگری کی زبان عطا ہوئی
ہے اس سے پہلے بھی وہ ایسی باتوں سے سب کے دلوں کو مسخر کر چکا تھا انہیں یہ بھی علم تھا کہ سکندر
اپنی بات پوری کر کے رہے گا وہ ہم سب کو انعام دے کر رخصت کر دے گا اور واپس مقدونیہ نہ
جائے گا اور وہ یہ بھی سوچنے لگے کہ ہم واپس مقدونیہ جائیں گے تو اہل مقدونیہ ہمارے متعلق کیا
سوچیں گے کہ ہم اپنے بادشاہ کو اس کی مرضی کے خلاف چھوڑ کر چلے آئے۔

مقدونوی لشکری اور ان کے افسر تین دن تک اس موضوع پر سوچ و بچار کرتے رہے وہ سکندر
کے احسانات کا شمار کرتے وہاں وہ یہ باتیں بھی دہراتے کہ ایرانی لشکریوں کو اعلیٰ عہدے دے دیئے
گئے ہیں اور یہ کہ ایشیائی رجمنٹوں کو محافظ فوج بنا دیا گیا ہے انہیں رفیقان خاص کی طرح روپہلی
ڈھالیں دے دی گئی ہیں آخر کافی سوچ و بچار کے بعد تیسرے روز مقدونوی کوئی آخری فیصلہ کر

کے بعد اپنے سالاروں اور افسروں کے ہمراہ ہجوم کر کے سکندر کے خیمے پر پہنچے ان سب نے سکندر
کے خیمے کے باہر اپنے ہتھیار رکھ دیئے اور اندر سکندر کو پیغام بھجوا دیا کہ جب تک ہماری بات نہ سنو
گے دن ہو یا رات ہم تمہارے خیمے کے سامنے سے نہ ہلیں گے اور یہ بھی حلف اٹھایا کہ جن لوگوں
نے ہمیں سکندر کے خلاف برانگیختہ کیا ہے آئندہ ہم کبھی بھی ان کی بات نہ مانیں گے۔

آخر سکندر اپنے خیمے سے باہر نکلا تو سارے بڑے بڑے مقدونوی سالاروں نے آگے بڑھ کر
اس کے ہاتھ پکڑ لئے اس کا دامن تھام لیا اور بڑے غم اور انکساری کے ساتھ سکندر سے اپنے
رویئے کی معافی مانگنے لگے سکندر زبان سے کچھ بھی نہ کہہ سکا اس لئے کہ اس موقع پر اس کی
آنکھوں میں آنسو جھلک رہے تھے ایک سالار نے آگے بڑھ کر کہا ہمیں سب سے زیادہ شکایت اس
بات پر ہوئی کہ تم نے ایرانیوں کو عزیز بنا لیا اور ہمیں یہ عزت کبھی نہ دی اپنی بدلتی ہوئی کیفیت پر
سکندر نے قابو پایا اور پھر بلند آواز میں اس سالار کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہنے لگا۔

یہ سچ ہے کہ اوروں کو میں نے عزیز بنایا اس لئے کہ وہ پہلے میرے عزیز نہ تھے تمہیں میں نے
اس لئے عزیز نہ بنایا کہ تم تو شروع دن سے ہی میرے عزیز تھے سکندر کا یہ جواب سن کر سارے
مقدونیوں نے اپنے ہتھیار اٹھا لئے اور سکندر کے حق میں نعرے لگاتے ہوئے اس کے آس پاس
اچھلنے کودنے لگے تھے یہاں تک کہ انہوں نے سکندر کے ساتھ وعدہ کیا کہ ہم سب اکٹھے جشن
منائیں گے لہٰذا سکندر نے پرانے طریقے کے مطابق ایک دعوت کا انتظام کیا جس میں اس نے
مقدونوی افسروں کو اس نے اپنے قریب بٹھایا اور ایرانیوں کو ذرا دور بیٹھنے کا حکم دیا جب شراب کا
دور شروع ہوا تو سکندر نے اپنے آدمیوں کے ساتھ شراب پی یونانی کاہن اور ایرانی معبد شکرانے کی
اس مجلس میں اکٹھے تھے سکندر نے شراب پی کر دونوں قوموں کی متحدہ دولت کے لئے دعا کی سکندر
اور اس کی فوج کے درمیان مدت سے جو کشمکش چلی آ رہی تھی دریائے دجلہ کے اس جشن تک ختم
ہو گئی تھی سکندر نے حسب معمول اپنی مرضی منوالی اس نے مقدونیوں کے سامنے دریا کے کنارے
جو تقریر کی تھی اس نے جراح کے نشتر کی طرح لوگوں کے دلوں پر اثر کیا تھا اس لئے کہ سکندر اپنے
سپاہیوں کی ذہنیت کو خوب سمجھتا تھا اس جشن کے بعد جن مقدونوی سپاہیوں نے اپنی مرضی اور خوشی
سے واپس مقدونیہ جانے کا ارادہ ظاہر کیا سکندر نے انہیں بخوشی واپس جانے کی اجازت دے دی
واپس جانے والے ان سپاہیوں کی تعداد دس ہزار کے قریب تھی سکندر نے واپسی کی مدت بھی ان کی
ملازمت میں شامل کر کے انہیں تنخواہیں دے دیں ہر ایک شخص کو اس نے ان تنخواہوں کے علاوہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

خوب انعامات سے بھی نوازا جو سپاہی ادائے خدمت میں جنگوں کے دوران جاں بحق ہوگئے تھے ان کے کنبوں کو تمام ٹیکسوں سے اس نے آزاد قرار دے دیا تھا اور انہیں ایسے حقوق دیئے تھے کہ وہ اپنی گزارا بخوبی کرسکیں۔

ان واپس جانے والوں کے سامنے سکندر نے صرف ایک شرط پیش کی وہ یہ کہ اس نے سے کہا کہ واپس جانے والے سپاہیوں کے وہ بچے جو ان کی ایشیائی عورتوں کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں وہ انہیں اپنے ساتھ یونان نہیں لے جائیں گے اور اپنی طرف سے اس نے اپنے سپاہیوں کو یقین دلایا کہ ان کے سب بچوں کو مغربی پیمانے پر تعلیم دی جائے گی اور ان کی بہترین انداز میں تعلیم و تربیت کا بندوبست کیا جائے ان واپس جانے والے سپاہیوں کا سردار سکندر نے اپنے جرنیل کریٹرس کو بنایا جس نے واپس جا کر مقدونیہ اور یونان کے نظم و نسق کو اپنے ہاتھ میں لے کر باغی عناصر کا خاتمہ کرنا تھا۔

سکندر کی زندگی کا عجیب و غریب واقعہ یہ ہے کہ جو فوج اس کے باپ نے تیار کی تھی اور جو سکندر کی کامیابی کا سب سے بڑا وسیلہ تھی اسے اس نے برباد کر دیا دریائے دجلہ کے کنارے سے رخصت ہونے کے بعد پھر مقدونوی فوج کسی میدان جنگ میں نہ اتری اکثر پرانے مقدونوی واپس مقدونیہ چلے گئے اور جو مقدونوی جنگجو باقی رہ گئے تھے وہ اپنی سابقہ عظمت کا محض سایہ دکھائی دیتے تھے سکندر نے اپنے لشکر کے ساتھ چند روز تک ہمدان میں قیام کیا پھر وہ بابل کی طرف کوچ کر گیا تھا اس لئے کہ اس نے بابل کو اپنی مشرقی سلطنت کا مرکزی شہر بنانے کا ارادہ کیا تھا بابل پہنچ کر اس نے نہ صرف یہ کہ اپنے لشکر کی رہائش کا بہترین انتظام کیا بلکہ خود بھی اس نے دریائے فرات کے کنارے بخت نصر کے قدیم محل میں رہائش اختیار کر لی تھی۔

○

ایک روز جب کہ سکندر دریائے فرات کے کنارے بخت نصر کے محل میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا عزازئیل سکندر کے اس ذاتی کمرے کے سامنے آیا اور وہاں کھڑے ہوئے محافظ سے اس نے سکندر سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا ساتھ ہی اس نے بڑے لمبے چوڑے الفاظ میں اس نے اس محافظ سے اپنا تعارف بھی کروایا عزازئیل کی گفتگو سن کر وہ محافظ اور پہرے دار بڑا متاثر ہوا لہٰذا وہ فوراً اندر چلا گیا تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا اور عزازئیل کو بڑے ادب سے مخاطب کر کے کہنے لگا بادشاہ نے آپ کو اندر طلب کیا ہے میں نے جن الفاظ میں آپ نے اپنا تعارف کروایا وہی الفاظ بادشاہ کو

کہہ دیئے پس وہ آپ سے ملنے کے لئے بے چین اور بے تاب ہے اس محافظ کی یہ گفتگو سن کر عزازئیل کے چہرے پر انتہائی گہری اور مکروہ مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر وہ کچھ سوچتا ہوا سکندر کے اس ذاتی کمرے میں داخل ہو گیا تھا۔

عزازئیل جب سکندر کے سامنے آیا تو سکندر نے اپنی جگہ سے اٹھ کر مسکراتے ہوئے اس کا استقبال کیا آگے بڑھ کر اس نے نہایت مودبانہ انداز میں تعظیم کے ساتھ مصافحہ کیا اپنے سامنے اس کو بیٹھنے کے لئے کہا جب عزازئیل بیٹھ گیا تب سکندر بھی اپنی نشست پر بیٹھا اور اس کو مخاطب کر کے کہنے لگا میرے محافظ نے مجھے بتایا ہے کہ تم بیک وقت محقق بھی ہو فلسفی بھی حکیم بھی ہو کیمیا گر بھی ستارہ شناس بھی ہو اور نجومی بھی جوتشی بھی ہو اور رمال بھی زاہد بھی ہو اور شیخ بھی اور عالم بھی ہو اور عاقل بھی ایسا شخص میری نگاہ میں انتہائی قیمتی اور قابل وقار خیال کیا جاتا ہے اگر یہ ساری صفات واقعی تم میں پائی جاتی ہیں تو تم میرے لئے انتہائی اہمیت حاصل کرو گے اور یہ کہ میں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں گا اور تم سے مشاورت کرتا رہوں گا اس لئے کہ ایسے اوصاف بیک وقت کسی انسان میں جمع ہونا کوئی آسان کام نہیں ہے یونان میں میرا استاد ارسطو انتہائی عاقل اور دانشور تصور کیا جاتا ہے لیکن اس میں بھی بیک وقت یہ ساری خوبیاں نہیں پائی جاتیں اگر میں تمہاری ان خوبیوں کا امتحان لوں تو تمہیں کوئی اعتراض تو نہ ہو گا عزازئیل مسکراتے ہوئے بولا نہیں مجھے کیونکر اعتراض ہو گا جب میں ان ساری حیثیتوں کا دعویٰ کرتا ہوں تو میں ان کا عملی امتحان سے گزرنے کی ہمت اور جرات بھی رکھتا ہوں عزازئیل کا یہ جواب سن کر سکندر بے حد خوش ہوا پھر اس نے چند انتہائی اہم سوال عزازئیل سے کئے جن کا عزازئیل نے بہترین جواب دیا جس کی وجہ سے سکندر اس کے جوابات سن کر اس کا معترف ہو کر رہ گیا تھا تھوڑی دیر کے سوچ و بچار کے بعد سکندر اپنا فیصلہ دیتے ہوئے کہنے لگا۔

اے اجنبی مہربان مجھے تمہارا نام عزازئیل بتایا گیا ہے اب میں تمہیں تمہارے اسی نام سے مخاطب کیا کروں گا تم نے میرے سوالوں کے جو جوابات دیئے ہیں ان سے میں بے حد متاثر ہوا ہوں اور میں یہ اندازہ لگا چکا ہوں کہ تم واقعی حکیم اور دانشور ہو اب سب سے پہلے یہ کہو کہ تم نے میرے پاس آنے کی زحمت کیسے کی اور کیا تمہارے میری طرف آنے کے پیچھے کوئی خاص مقصد حائل ہے عزازئیل نے اس پر بڑی عیاری سے سکندر کی طرف دیکھا پھر وہ بڑے عالمانہ اور فاضلانہ انداز میں سکندر کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اے مشرق و مغرب کے بادشاہ میں تمہارے پاس تمہیں ایک انتہائی خلوص پر مبنی مشورہ دینے کے لئے حاضر ہوا ہوں اگر تم میرے مشورے پر عمل کرو گے تو اس میں تمہاری فلاح تمہاری کامیابی اور تمہاری ہی منفعت کا پہلو نکلے گا میرا یہ مشورہ ایسا ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو اے بادشاہ اپنی شہرت کے لحاظ سے تم دنیا کے اندر ایک دائمی حیثیت اختیار کر جاؤ گے عزازئیل کی یہ گفتگو سن کر سکندر فوراً بولا اور پوچھنے لگا اے دانش مند عزازئیل وہ کون سا مشورہ ہے جو تم مجھے دینا چاہتے ہو جس میں میری بہتری اور بھلائی پنہاں ہے اس پر عزازئیل پھر بولا اور کہنے لگا۔

اے بادشاہ بحر احمر کے قریب عرب کے دشت زاروں میں ایک شہر ہے جس کا نام مکہ ہے اس مکہ شہر میں ایک گھر ہے جسے لوگ خدا کا گھر کہہ کر پکارتے ہیں وہاں کے لوگوں کا خیال ہے کہ اس گھر میں نور کے دفنیے بجتے ہیں اور وہاں لوگ اپنی روحوں کے ایوان سجانے حاضر ہوتے ہیں اس گھر کی زیارت کرتے ہیں اس کا طواف کرتے ہیں دور دور سے لوگوں کے نہ تھمنے والے طوفان اور بے روک آندھیوں کی طرح اس گھر کی زیارت کو آتے ہیں اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ایسا دوزخ کی لپٹوں سے بچنے کے لئے کرتے ہیں۔

اے بادشاہ ان دشت زاروں کے رہنے والوں اور ان صحراؤں میں بسنے والے قبائل کے خیالات کے مطابق مکہ شہر کا وہ گھر چمن دمن اور ثمن میں ایک گوہر جمال امیدوں کا مظہر آنکھوں کی تازہ امید کا سہارا خیال کیا جاتا ہے لوگ تفسیر رازوں کی خاطر اور اپنی بے سمت فکر کو سمت دینے کی خاطر وہاں حاضری دیتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ اس گھر کا ہر پتھر ہیرا اور وہاں کا ہر قطرہ بحر ہے۔

اے بادشاہ عرب کے ریگستان کے صحرا نژاد لوگ اس گھر کو سنجیدگی تہذیب راست بازی صداقت خدا پرستی اور نیکی کا مظہر خیال کرتے ہیں اور وہ اس گھر کے سامنے اپنے آپ کو مدقوق' مفلوج معذور محکوم مجبور اور لاچار بنا کر پیش کرتے ہیں یہاں تک کہنے کے بعد عزازئیل تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر وہ دوبارہ جوش مارتے ہوئے الاؤ اور پھٹتے ہوئے بارود کی طرح بولا۔

اے بادشاہ لیکن حقیقت میں اس گھر میں کچھ نہیں ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے اس کے متعلق جو لوگوں کے خیالات ہیں وہ دیوانوں کے ارمان اور پاگلوں کے جنون سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے اس کے باوجود اے بادشاہ دور و نزدیک کے لوگ اس گھر سے اپنے جسم و روح کا رشتہ جوڑتے ہیں اس گھر کو پیکر عظمت نشان خیال کرتے ہیں اسے اپنا پشت بان سمجھتے ہوئے بیگانہ سود و

زیاں ہو کر اس کی زیارت کو جاتے ہیں اور اپنی آرزو مند آنکھیں اور اپنا بشارت طلب دل اس گھر کے سامنے نچھاور کر کے رکھتے ہیں اے بادشاہ میں تمہیں اسی گھر اور اسی سرزمین کے متعلق ایک مشورہ دینے کے لئے آیا ہوں یہاں تک کہنے کے بعد عزازئیل جب خاموش ہو گیا تب سکندر بولا اور بڑی جستجو اور بڑی حیرت سے وہ عزازئیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

اے عزازئیل جن الفاظ میں تم نے اس سرزمین اور اس گھر کے متعلق روشنی ڈالی ہے تمہارے ان الفاظ نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے کہو تم اس سرزمین اس شہر اور اس گھر کے متعلق کیا مشورہ دینا چاہتے ہو جسے وہاں کے رہنے والے لوگ خدا کا گھر خیال کرتے ہیں یہاں تک کہنے کے بعد سکندر جب خاموش ہوا تو عزازئیل پھر بولا اور کہنے لگا۔

سن فلیقوس کے بیٹے! تو نے مغرب سے مشرق تک بہت سی سرزمینوں کو فتح کیا ان گنت شہروں کو اپنے سامنے مغلوب کیا بے شمار اقوام اور قبائل کو اپنا ماتحت اور غلام کیا لیکن ان سب کارگزاریوں کا اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں جب تم عرب کی سرزمین پر حملہ آور نہیں ہوتے لوگ یہ کہیں گے کہ مغرب سے مشرق کی طرف بڑھتے ہوئے سکندر بل کھاتا ہوا مشرق کی طرف بڑھ گیا اور عرب کے صحراؤں سے ڈرتا ہوا ان میں داخل نہ ہوا اگر تم عرب کی سرزمین پر حملہ آور ہوتے ہیں تو لوگ واقعی تمہیں کو ایک دائمی دیوتا کی حیثیت سے تسلیم کرنے لگیں گے اور پھر عرب کی سرزمین میں داخل ہونے کے بعد جب تم خصوصیت کے ساتھ مکہ اور اس شہر میں بنائے ہوئے خدا کے گھر پر حملہ آور ہوتے ہیں تو اس سے تمہاری شہرت میں چار چاند لگ جائیں گے اور دنیا کے آخری کونے تک لوگوں کو خبر اور آگاہی ہو جائے گی کہ سکندر نے مغرب سے لے کر مشرق تک تمام قوموں کو مغلوب کر کے رکھ دیا ہے لہٰذا اے فیلقوس کے بیٹے میں تمہیں مکہ شہر میں اس گھر پر حملہ آور ہونے کی ترغیب دیتا ہوں جسے وہاں کے مقامی لوگ خدا کا گھر کہتے ہیں اگر تو اس گھر پر حملہ آور ہوتا ہے تو میں تم پر یہ انکشاف کرتا ہوں کہ اس گھر پر حملہ آور ہونے سے تجھے اب تم کہو تم میری اس تجویز کے جواب میں تم کیا کہتے ہو۔

عزازئیل کی یہ تجویز سن کر سکندر کچھ دیر تک گردن جھکا کر سوچتا رہا پھر وہ کہنے لگا اے عزازئیل میں جانتا ہوں کہ تو ایک حکیم اور کیمیا گر ہے عالم اور عاقل انسان ہے لہٰذا میں تمہاری بات ضرور مانوں گا تمہارے اس مشورے کو قبول کرتے ہوئے میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ تین دن بابل شہر میں تیاری کرنے کے بعد میں عرب کی سرزمین پر حملہ آور ہوں گا خصوصیت کے ساتھ مکہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

شہر اور اس کے اندر بنے ہوئے اس گھر کو پامال کروں گا جس کے گرد لوگ طواف کرتے ہیں جس کا احترام کرتے ہیں اور اس کو تکریم دیتے ہیں سکندر کا یہ جواب سن کر عزازئیل کے چہرے پر دور دور تک اطمینان اور خوشی کی لہریں بکھر گئی تھیں پھر وہ سکندر کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ "میں اب جاتا ہوں میرے ساتھ کچھ دیگر ساتھی بھی ہیں مجھے ان کے ساتھ قیام کرنا ہے اب میں وقتاً فوقتاً تمہارے پاس آتا رہوں گا اور تجھے صلاح و مشورے سے نوازتا ہوں گا۔ سکندر نے عزازئیل کی گفتگو کو پسند کیا۔ اس کے بعد عزازئیل اپنے چہرے پر خاص طرح کی مسکراہٹ بکھیرتا ہوا سکندر کے کمرے سے نکل گیا تھا۔

سکندر سے مل کر عزازئیل جب دریائے فرات کے کنارے بخت نصر کے قدیم محل سے باہر نکلا تو اس نے دیکھا دریائے فرات کے کنارے عارب اور نبیط اس کے منتظر کھڑے تھے جونہی عزازئیل ان کے قریب گیا وہ بڑی تیزی سے آگے بڑھے اور عارب نے عزازئیل کو مخاطب کر کے پوچھا۔ اے آقا آپ جس مقصد کے تحت سکندر کے پاس گئے تھے اس کا کیا بنا عزازئیل مسکراتے ہوئے شفقت اور نرمی بھرے انداز میں کہنے لگا سن میرے رفیق میں جس کام کے لئے گیا تھا اس میں کامیاب رہا ہوں تم دیکھو گے کہ عنقریب یعنی تین دن کے اندر اندر سکندر میری تجویز پر عمل کر کے دکھا دے گا عزازئیل کا یہ جواب سن کر عارب اور بنیطہ خوش ہو گئے پھر عارب نے عزازئیل کو مخاطب کر کے پوچھا اب ہم دونوں میاں بیوی سے متعلق آپ کا کیا خیال ہے عزازئیل پھر بولا اور کہنے لگا تم بابل کی کسی سرائے میں قیام کر لو میں تم دونوں سے بہت کم وقفے کے ساتھ ملتا رہوں گا اور حالات کو دیکھتے ہوئے مناسب انداز میں تمہاری راہبری کرتا رہوں گا اس کے ساتھ ہی عزازئیل اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد عارب اور نبیط دونوں میاں بیوی بابل شہر کے نواح میں دریائے فرات کے کنارے ایک سرائے میں داخل ہوئے انہوں نے دیکھا سرائے کے اصطبل کے قریب بہت سے لوگ جمع تھے اور کسی کو سننے کے لئے ہمہ تن گوش تھے عارب اور بنیطہ بھی ان کی طرف گئے انہوں نے دیکھا کہ وہاں جمع ہونے والے لوگ سب یونانی تھے اور وہ اپنے ایک یونانی ساتھی کو جو داستان گو تھا بڑے غور سے سن رہے تھے تھوڑی دیر تک عارب اور بنیطہ بھی وہاں بیٹھ کر اس داستان گو کو سنتے رہے جب یونانی داستان گو اپنی داستان ختم کر چکا تو وہاں جمع ہونے والے یونانیوں نے اسے اپنے اپنے انداز میں سکے دیئے اور وہاں سے چلے گئے وہ داستان گو ابھی زمین پر بکھرے ہوئے سکے چن چن کر جمع ہی کر رہا تھا کہ عارب اس کے قریب گیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے داستان گو تو مجھے ایک دانشمند اور صاحب علم شخص لگتا ہے اگر تو میرا ایک کام کرے تو ابھی ابھی تجھے جو سکے ملے ہیں میں تمہیں اس سے بھی زیادہ سکے دے سکتا ہوں اس یونانی داستان گو نے چونک کر عارب کی طرف دیکھا اور پوچھا میں تمہارے کس کام آ سکتا ہوں عارب پھر بولا اور کہنے لگا دیکھو اگر تم مجھے یونانی دیوتاؤں سے متعلق تفصیل کے ساتھ بتاؤ تو میں تمہیں انعام میں بہت بڑی رقم دوں گا وہ یونانی داستان گو اس پر آمادہ ہو گیا اور دونوں میاں بیوی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ مجھے انداز سے کچھ یوں لگتا ہے کہ تم دونوں میاں بیوی ہو پس تم میرے سامنے بیٹھو میں تمہیں یونانی دیوتاؤں سے متعلق تفصیل سے بتاتا ہوں اس داستان گو کا یہ جواب سن کر عارب اور نبیط خوش ہو گئے تھے پھر وہ دونوں اس داستان گو کے پاس بیٹھ گئے داستان گو تھوڑی دیر تک سوچتا رہا پھر وہ ان دونوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

پہلے تم دونوں مجھے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو تمہارا آپس میں حقیقی رشتہ کیا ہے اور کیوں تم یونانی دیوتاؤں کے متعلق تفصیل جاننا چاہتے ہو اس پر عارب پھر بولا اور کہنے لگا ہم اس بابل شہر میں دونوں اجنبی ہیں ہم دونوں میں رشتہ میاں بیوی کا ہے ہمارا تعلق مصر کی سرزمین سے ہے اور یونانی دیوتاؤں سے متعلق تم سے تفصیل جاننے کا مقصد صرف یہی ہے کہ ایسا کر کے ہم اپنے علم میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں عارب کا یہ جواب سن کر وہ یونانی داستان گو خوش ہوا پھر وہ اپنے گلے کو تھوڑی دیر تک صاف کرتا رہا اس کے بعد وہ پھر بولا اور کہنے لگا۔

یونانی دیو مالا میں زئیس سب سے بڑا دیوتا تصور کیا جاتا ہے پھر اسے رب الارباب بھی کہا جاتا ہے اور اسے مشتری کا نام بھی دیا گیا ہے رومنوں میں یہی دیوتا جو پیٹر کے نام سے پوجا جاتا ہے یونانی زبان میں زئیس کا مطلب روشن آسمان کے علاوہ بادلوں اور بارشوں کا دیوتا بھی کہلاتا ہے رات دن اور موسموں کے تغیرات اسی کے حکم سے ہوتے ہیں نیکوں کو جزا دینا اور بدوں کو سزا دینا بھی اسی کا کام ہے کوہ اولمپس پر اس کا دربار اور محل سب دیوی اور دیوتاؤں سے خوبصورت اور مضبوط بنایا گیا ہے اس دربار میں زئیس کا تخت سونے اور ہاتھی دانت کا بنا ہوا ہے جو انتہائی نفیس اور خوبصورت ہے۔

آسمان پر جب کبھی بجلی کڑکتی اور بادل گرجتے ہیں تو لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ زئیس دیوتا غصے کا اظہار کرتے ہوئے چلا رہا ہے یونانی لوگ آسمان پر چھائے ہوئے متحرک بادلوں کو زئیس دیوتا کا رتھ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں زئیس کی پسند کا پرندہ عقاب ہے اور شاہ بلوط اس کا پسندیدہ درخت ہے۔ دیوتا طبیعت کے لحاظ سے ہرجائی اور متلون المزاج ہے یونان میں زئیس دیوتا کا بت کچھ اس طرح بنایا جاتا ہے کہ اس کے دائیں ہاتھ میں عصا اور بائیں ہاتھ میں آسمان بان ہوتا ہے اس کی داڑھی ہوتی ہے اس کا لباس زردوزی کا ہوتا ہے اور بت کے پاس ہی ایک عقاب بنایا جاتا ہے اس کا تخت ہمیشہ سونے اور ہاتھی دانت کا بنایا جاتا ہے اور اس کے اوپر بیش قیمت چتر بھی لگایا جاتا ہے یہ ہے یونانی دیومالا کے سب سے بڑے دیوتا کی کیفیت۔

زئیس کے بعد یونانیوں کا دوسرا بڑا دیوتا پوسائیڈن ہے رومنوں کے یہ پوسائڈن دیوتا نیپچون کے نام سے پوجا جاتا ہے نیپچون کا مطلب ہے وہ جو پہاڑوں سے پینے کو دیتا ہے یہ زئیس کا بڑا بھائی ہے اور اسے زئیس نے سمندر کی حکومت سونپ رکھی ہے زئیس کے بعد یہ یونانیوں کا سب سے بڑا دیوتا تصور کیا جاتا ہے یہ سخت گیر بے رحم اور رام نہ ہونے والا دیوتا ہے یونانیوں کا عقیدہ ہے کہ سمندر کے پاتال میں اس کا شاندار محل ہے جس کی آرائش مونگے اور موتیوں سے کی گئی ہے لیکن وہ اپنے محل کے بجائے اکثر یونان کے کوہستان المپس پر ہی خیال کیا جاتا ہے۔

سمندری مدوجذر' زلزلے اور طوفان پیدا کرنا اسی نیپچون دیوتا کا کام ہے یہ خود ہی طوفان برپا بھی کر دیتا ہے اور برپا بھی کرتا ہے اسے عام طور پر زمین کو لرزہ دینے والا بھی کہتے ہیں دریا' چشمے' جھیلیں اس کے تحت ہیں جب چاہتا ہے یہ دیوتا سمندر میں اپنا ترشول مار کر نئے جزیرے پیدا کر دیا کرتا ہے۔

پوسائیڈن دیوتا جہازوں اور جہاز رانی کا بھی فرماں روا ہے جہازوں کو غرق طوفان کرنا اسی کا کام ہے اسی کی قربانی کی خاطر بیل اور گھوڑے سمندر میں ڈبو دیئے جاتے ہیں اس دیوتا نے سب سے پہلے انسان کو گھوڑا بخشا اس کی داستان کچھ یوں بیان کی جاتی ہے کہ ایک مرتبہ دیوتا پوسائڈن اور دیوی ایتھنا کے مابین اس بات پر جھگڑا ہو گیا کہ ایتھنز شہر پر کس کا قبضہ ہونا چاہئے دوسرے سارے دیوتاؤں نے مل کر ان دونوں کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ دونوں میں جو کوئی سب سے زیادہ مفید چیز انسان کے لئے پیدا کرے گا اسے شہر کا قبضہ دے دیا جائے گا۔

اس پر پوسائڈن دیوتا نے اپنا ترشول زمین پر مارا تو فوراً ایک گھوڑا زمین سے پیدا ہو گیا اس کے بعد ایتھنا نے اپنی قوت سے زیتون کا ایک پودا زمین میں پیدا کر دیا لہٰذا دونوں چیزوں کو دیکھتے ہوئے دوسرے دیوتاؤں نے فیصلہ کیا کہ زیتون کا درخت بہ نسبت گھوڑے کے انسان کے حق میں زیادہ مفید ہے اس بنا پر ایتھنز شہر دیوی ایتھنا کے حوالے کر دیا تھا۔

شادی سے پہلے اس پوسائیڈن دیوتا نے اپنی ہونے والی بیوی کی رضامندی جاننے کے لئے ڈولفن مچھلی کے ذریعے اس کی طرف پیغام پہنچوایا تھا کیونکہ ڈولفن مچھلی نے یہ پیغام بڑی دیانتداری سے اس کی ہونے والی بیوی تک پہنچایا تھا لہٰذا پوسائیڈن دیوتا نے ڈولفن مچھلی کو ستاروں میں داخل کر دیا جہاں اسے ایک برج کا رتبہ نصیب ہوا۔

پوسائیڈن دیوتا کا بت ایک قد آور اور موٹے تازے آدمی کا سا بنایا جاتا ہے جس کے چہرے پر غیض و غضب عیاں ہوتا ہے اس کے بال سیاہ آنکھیں نیلی اور جسم پر ایک ہلکے نیلے رنگ کی چادر ہوتی ہے وہ اپنے رتھ پر بیٹھا ہوتا ہے اس کے دائیں ہاتھ میں ایک ترشول اور بائیں ہاتھ میں اس کی بیوی لٹکی ہوتی ہے اس کا رتھ ایک بڑا گونگا ہوتا ہے جسے مچھلیاں یا دریائی گھوڑے کھینچا کرتے ہیں۔

یونانیوں کا تیسرا بڑا دیوتا ہیڈز یہ زئیس اور پوسائیڈن کا سب سے بڑا بھائی ہے رومن پلوٹو کے نام سے اس دیوتا کی پرستش کرتے ہیں ہیڈز پاتال اور مردوں کا بادشاہ خیال کیا جاتا ہے یہ بے حد بے رحم سفاک اور خوفناک دیوتا سمجھا جاتا ہے لیکن یونانیوں کے خیال کے مطابق ایسی صفات کا حامل ہونے کے باوجود نہ تو غیر منصف ہے اور نہ ہی شیطانی صفات کو پسند کرتا ہے کچھ لوگ یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ وہ موت کا نہیں بلکہ مرنے والوں کا دیوتا ہے اسے دولت کا دیوتا بھی کہا جاتا ہے یہ دولت قیمتی دھاتوں کی شکل میں زمین کے بطن میں پوشیدہ ہے۔

یونانیوں کا عقیدہ ہے کہ موت کے بعد جب روحیں ہیڈز کی نیم تاریک مملکت میں داخل ہوتی ہیں تو ہیڈز انہیں مقفل کئے جانے کا حکم دیتا ہے تاکہ وہ پاتال کی حدود سے باہر جا کر پھر سے زندہ نہ ہو جائیں روحوں کو مقید کرنے کے لئے ایک تالا ہمیشہ اس کے پاس رہتا ہے۔

ہیڈز کے گھوڑے اور رتھ سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں اس کے علاوہ اس کی مملکت بھی سیاہ ہوتی ہے چاروں طرف سیاہ تاریکی کا دور دورہ ہوتا ہے ہیڈز کے لئے کالے ہی رنگ کی قربانی دی جاتی ہے قربانی کے بارے میں عام لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ جس بیل کی قربانی دی جاتی ہے اس کا خون پاتال میں دیوتا کے پاس پہنچ جاتا ہے ہیڈز دیوتا کا خود بھی بہت مشہور تھا اور لوگ خیال کرتے ہیں کہ جو کوئی اسے پہن لیتا ہے نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔

ہیڈز دیوتا اپنی تاریک اور سیاہ مملکت سے بہت ہی کم باہر نکلا کرتا ہے زمین یا کوہ اولمپس پر بہت کم ہی پایا جاتا ہے اس کی بدمزاجی اور سفاکی کی وجہ سے کوئی بھی دیوتا اسے خوش آمدید کہنے کے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

لئے تیار نہیں ہوتا چونکہ اس کی مملکت ویران اور تاریک ہوتی ہے اس لئے کسی بھی دیوی نے اس کی ملکہ بننا گوارہ نہ کیا۔

بیڈز دیوتا کے مقدس نشان نرگس اور صنوبر ہیں وہ ہمیشہ صنوبر کا تاج پہن کر گندھک کے تخت پر بیٹھتا۔ یہ بیڈز اتنا سخت گیر ہے کہ عبادت اور قربانی بھی اسے رام نہیں کرتی ہر معاملے میں اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم رہتا ہے اگر کسی کو اس کی سخت گیر طبیعت پر قابو پانے کا ملکہ حاصل تھا تو وہ ایک خاص قسم کی موسیقی ہے جس کی بدولت اس کے دل میں رحم پیدا کیا جا سکتا ہے بیڈز کا جب مجسمہ بنایا جاتا ہے تو اس کا ایک کتا اس کے قدموں کے پاس پہرہ دیتے ہوئے دکھایا جاتا ہے جبکہ اس کی ملکہ کو بائیں ہاتھ بیٹھے ہوئے دکھایا جاتا ہے۔

یونانیوں کا ایک دیوتا روشتوس بھی ہے پوسائڈن سے پہلے یہی روشتوس سمندروں کا دیوتا تھا اور اسے وہی اختیار حاصل تھے جو اب پوسائیڈن کو حاصل ہیں یہ روشتوس زئیس اور پوسائیڈن کا سوتیلا بھائی ہے یہ زئیس کے باپ کرونس کی دوسری بیوی کے بطن سے تھا زئیس نے اپنے اس سوتیلے بھائی کو سمندر کی حکومت سے معذول کر کے اپنے سگے بھائی پوسائیڈن کو سمندری دیوتا بنا دیا شروع میں روشتوس دریاؤں کا باپ خیال کیا جاتا تھا اور اس کے تین ہزار بچے سمجھے جاتے تھے اور بحری سفر کرنے سے پہلے بڑی سنجیدگی سے اس کے لئے قربانی دیا کرتے تھے روشتوس کا مجسمہ ایک بڑھے آدمی جیسا دکھایا جاتا ہے اس کی داڑھی لمبی اور ایک ہاتھ میں برچھی ہوتی ہے علاوہ ازیں ہمیشہ اس کے پاس ایک سمندری حیوان بیٹھا ہوا دکھایا جاتا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ داستان گو خاموش ہو گیا تھوڑی دیر رک کر وہ دم لیتا رہا پھر وہ عارب اور نبیدہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا سنو میرے اجنبی مہمانوں پہلے یہ کہ تم لوگوں نے کہاں قیام کر رکھا ہے اس پر عارب بولا اور کہنے لگا ہم تو ابھی ابھی اس شہر میں داخل ہوئے ہیں اور اسی سرائے میں قیام کرنے کا ارادہ ہے جس میں اس وقت ہم موجود ہیں اس پر وہ داستان گو اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور دونوں میاں بیوی سے کہنے لگا میں اب تھک چکا ہوں اور بھوک بھی محسوس کر رہا ہوں میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ جس طرح آج میں نے تمہیں یونانی دیوتاؤں کے حالات بتائے ہیں ایسے ہی کل میں تمہیں یونانی دیویوں سے متعلق بھی تفصیل سے بتاؤں گا اب مجھے جانے دو کیونکہ اب میں تھکاوٹ اور بھوک محسوس کر رہا ہوں عارب داستان گو کا جواب سن کر کہنے لگا۔

سنو داستان گو تم نے جو حالات ہمیں بتائے ہیں ان کے لئے ہم دونوں میاں بیوی تمہارے

شکر گزار ہیں اگر تم بھوک اور تھکاوٹ محسوس کر رہے ہو تو ہم تمہاری تجویز سے اتفاق کرتے ہیں ہم اس سرائے میں کمرہ لے کر یہیں قیام کریں گے کل اسی وقت اسی جگہ تمہارا انتظار کریں گے تاکہ ہم یونانی دیویوں سے متعلق بھی تم سے تفصیل جان سکیں اب تم ہمارے ساتھ آؤ اور ہماری مہمان نوازی قبول کرو ہمارے ساتھ اس سرائے میں کھانا کھاؤ اس کے بعد تم اپنی قیام گاہ کی طرف چلے جانا اس کے ساتھ ہی عارب نے کچھ سنہری سکے نکال کر اس داستان گو کو تھما دیئے تھے داستان گو وہ سنہری سکے پا کر بہت خوش ہوا پھر وہ سرائے میں کھانا کھانے کے لئے عارب اور بنیطہ کے ساتھ ہو لیا تھا۔

○

یوناف اور بیوسا بابل میں اپنی رہائش گاہ میں دونوں میاں بیوی بیٹھے ہوئے تھے کہ ابلیکا نے یوناف کی گردن پر بڑا تیز لمس لیا لمس کی اس تیزی کی وجہ سے یوناف سمجھ گیا تھا کہ ابلیکا اس سے کوئی اہم بات کرنا چاہتی ہے لہٰذا وہ چونک کر متوجہ ہو گیا تھا بیوسا بھی یوناف کی اس کیفیت کو بھانپ گئی تھی لہٰذا وہ بھی ہمہ تن گوش ہو کر ابلیکا سے ہونے والی گفتگو سننے کے لئے تیار ہو گئی تھی ابلیکا نے تھوڑی دیر تک تیز لمس دینے کے بعد شاید بیوسا کو بھی سنانے کے لئے کسی قدر بلند آواز میں یوناف کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

سنو یوناف عزازئیل سکندر کے حوالے سے ایک مقصد حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے تم آج ہی اس کے خلاف حرکت میں آؤ اس کے اس مقصد اور مدعا کو ناکام بنانے کی کوشش کرو سنو یہ عزازئیل آج ایک عالم و عاقل ایک ستارہ شناس ایک حکیم اور کیمیاگر کی صورت میں سکندر کے سامنے گیا سکندر نے اس سے کچھ سوالات کئے جس کے بڑے معقول جوابات اس نے دیئے لہٰذا سکندر عزازئیل کا ایک طرح معترف اور معتقد ہو گیا اس کی ایک کیفیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عزازئیل نے اسے مشورہ دیا کہ تو نے بے شک مغرب سے لے کر مشرق تک بہت سی فتوحات کیں ہیں لیکن تمہاری یہ فتوحات اس وقت تک بے فائدہ ہیں جب تک تم عرب کی سرزمین پر حملہ آور نہیں ہوتے اور اگر تم ایسا نہیں کرتے تو لوگ یہ خیال کریں گے کہ تمہیں اس سرزمین پر حملہ آور ہونے کی ہمت نہ ہوئی عزازئیل نے سکندر کو یہ بھی مشورہ دیا ہے کہ عرب کے صحراؤں میں ایک شہر ہے نام جس کا مکہ ہے اسی مکہ میں خدا کا ایک گھر ہے اگر تم اس مکہ شہر اور اس کے اندر خدا کے گھر کو تباہ و برباد کر دو تو نہ صرف یہ کہ وہاں سے بے شمار دولت ہاتھ آئے گی بلکہ جس قدر شہرت تم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

حاصل کر چکے ہو اس سے زیادہ شہرت تمہیں نصیب ہو گی سکندر عزازیل کی ان باتوں میں آچکا ہے اس نے اپنے لشکر کو تیاری کا حکم بھی دے دیا ہے اور وہ تین دن بعد مکہ کی طرف روانہ ہو گا تاکہ اس شہر پر حملہ کر کے خدا کے گھر کو نیست و نابود کر دے لہٰذا تم اٹھو سکندر کی طرف جاؤ اور اسے اس کے اس ارادے سے باز رکھنے کی کوشش کرو میں بھی تمہارے ساتھ ہوں اگر اس سلسلے میں عزازیل عارب یا بنیطر نے ہمارے راہ کی رکاوٹ بننے کی کوشش کی تو پھر انہیں مار مار کر ایسا سبق سکھائیں گے کہ کبھی ہمارے آڑے آنے کی کوشش نہیں کریں گے۔

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا اے ابلیکا تیرا شکریہ کہ تو نے مجھے اس حادثے اور اس واقعے کی بروقت اطلاع دی نیکی کے نمائندوں کی حیثیت سے ہم تینوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ جہاں کہیں بھی عزازیل گندگی پھیلائے یا ایسا کرنے کی کوشش کرے ہم وہاں نیکی اور خیر کے جذبات پھیلانے کی کوشش کریں میں ابھی اور اسی وقت سکندر کی طرف جاتا ہوں اور اس کے ساتھ اس موضع پر بات کرتا ہوں یوناف کی یہ گفتگو سن کر ابلیکا نے اپنی خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا تھا پھر یوناف نے اپنے پہلو میں بیٹھی ہوئی بیوسا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا آؤ بیوسا چلیں بیوسا فوراً مسکراتے ہوئے یوناف کا ہاتھ تھام کر اٹھ کھڑی ہوئی پھر وہ دونوں میاں بیوی اپنی رہائش گاہ سے نکل کر دریائے فرات کے کنارے بخت نصر کے اس محل کی طرف چل دیئے تھے جہاں سکندر نے قیام کر رکھا تھا۔

یوناف جب سکندر کے کمرے میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ سکندر کے اردگرد اس کے بہت سے سالار اور جرنیل جمع تھے تاہم یوناف اور بیوسا کے آنے پر سکندر نے اپنی جگہ سے اٹھ کر بڑے پرجوش انداز میں دونوں میاں بیوی کا استقبال کیا یوناف سکندر کے قریب گیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا میں آج انتہائی اہم سلسلے میں تم سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں کیا ایسا ممکن نہیں جس موضوع پر تم اپنے جرنیلوں سے اس وقت گفتگو کر رہے ہو اسے وقتی طور پر التوا میں ڈال دیا جائے اور پہلے میری گفتگو سن لی جائے اس لئے کہ جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں اس میں میری نہیں بلکہ تمہاری ہی بہتری اور تمہارا ہی نفع شامل ہو گا اس پر سکندر مسکرا کر کہنے لگا اگر میرا نفع میری بہتری نہ بھی ہو تب بھی میں تمہاری باتوں کو تمہارے مشوروں کو اوروں پر فوقیت اور ترجیح دوں گا اس کے ساتھ ہی سکندر نے اپنے سارے جرنیلوں اور سالاروں کو حکم دیا کہ وہ پیچھے ہٹ کر اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں اور یوناف اور بیوسا کو اپنے قریب بیٹھنے کا اشارہ کیا جب سب جرنیل اور سالار پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے تب یوناف پھر بولا اور سکندر کو مخاطب کر کے کہنے لگا اے بادشاہ میں نے سنا ہے کہ تم عرب

کی سرزمین میں مکہ شہر اور وہاں پر موجود خداوند قدوس کے گھر پر حملہ آور ہونے کا فیصلہ کر چکے ہو یوناف کے یہ الفاظ سن کر سکندر کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر وہ بڑی نرمی اور شفقت سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا میرے دوست! میرے بھائی! میرے رفیق جو کچھ تم نے سنا ہے وہ درست ہے ایسا کرنے کا مشورہ مجھے ایک ایسے شخص نے دیا ہے جو نہ صرف ایک محقق اور فلسفی بلکہ ایک حکیم و کیمیاگر اور ایک عالم و عاقل انسان ہے لہٰذا میں اس کے مشورے پر عمل کرنے کا پکا اور مصمم ارادہ کر چکا ہوں سنو یوناف میرے دوست میرے عزیز میرے بھائی اس سلسلے میں کچھ کہنے سے قبل یہ بات یاد رکھنا کہ اگر تم نے مجھے اپنا یہ فیصلہ ٹالنے یا ملتوی کرنے کا مشورہ دیا یا مجھے مکہ شہر اور اس میں موجود خدا کے گھر پر حملہ آور ہونے سے باز رکھنے کی کوشش کی تو یہ لکھ رکھو کہ میں تمہاری یہ بات نہیں مانوں گا۔ تم جانتے ہو کہ میں آج تک تمہارے مشوروں پر عمل کرتا رہا ہوں لیکن اب میں ایک بار تمہارے مشوروں کے خلاف بھی چلنا چاہتا ہوں اور یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تمہاری بات نہ ماننے میں کیا واقعی میرے لئے دشواریاں اور اذیتیں کھڑی ہو سکتی ہیں۔

سکندر کا یہ جواب سن کر یوناف تھوڑی دیر تک خاموش رہا پھر وہ سکندر کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"سن بادشاہ! عرب کے دشت زاروں میں مکہ شہر کا وہ گھر جس میں تم نے حملہ آور ہونے کا ارادہ کر لیا ہے اور جس کے لئے تم نے اپنے لشکر کو تین دن کے اندر اندر تیار ہو کر کوچ کرنے کا حکم دیا ہے اے بادشاہ! وہ گھر تو کور ویران اندھیروں میں چمکتے جگنو کی طرح ہے نیکی اور ہدایت کے حوالے سے وہ چٹانوں پر ایک عکس زریں ہے۔ جیسا لوگوں کے جذبے فیروزاں اور درخشاں ہوتے ہیں اور جہاں جانے والوں کی صداقتوں اور سطوتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اے بادشاہ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں اگر تو نے اس گھر پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی تو وہ تیری زندگی کی آخری شب ہو گی اس گھر کا طواف تو بندے کے اندر کے خبیث انسان پر ضرب لگانے کا ایک ذریعہ ہے۔ وہ گھر اور اس کا ماحول تو اندھیرے کی بکل کے اندر شعاعوں کا ایک ماوراتی سفر ہے۔ اے سکندر! اگر تو نے اپنے عزم، اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی تو تو قیامت کی رات کو آواز دے گا۔ ہست و نیست کے کھیل کو دعوت دے گا گر تو نے اپنے ارادے کو عملی صورت دی تو اپنی زندگی کے آب سادہ کو زہرناک کر لے گا۔ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے جسموں کو ریزہ ریزہ اور جراءت مندیوں کو شرر شرر آلود کر ڈالے گا۔ جس شخص نے تمہیں ایسا مشورہ دیا ہے میں اسے بھی جانتا ہوں وہ ایک ابہام پرست متعصب و جنونی اور ہمیشہ اپنی قوت و جسارت کے لپکتے جذبات کو ہوا دینے کی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کوشش کرتا ہے۔ یہ مشورہ دینے والا یقیناً عزازئیل ہی ہے۔ جسے ہم عرف عام میں ابلیس شیطان کہہ کر پکارتے ہیں۔ اے بادشاہ! یہ عزازئیل ہمیشہ اپنے شعلہ شیطانی اور بدی کے شیشے کی فروخت کے لئے ہی کام کرتا ہے۔

یہ عزازئیل ایک پریشان کن حقیقت تلخ موضوع ہولناک تباہی اور گمراہی سے کام لینے والا ایک مردود عنصر ہے یہ چاہتا ہے کہ یزدان کی تلوار رکھنے والوں کو اہرمن کی ڈھالوں سے روکے رہے دوسرے الفاظ میں اس عزازئیل کی تشریح یوں بھی کر سکتے ہو کہ وہ غرض حیات کی ایک دراڑ ہے مناظرہ موت حیات ہے اللہ اور اس کے جلال کی قسم اس عزازئیل کی باتیں اس کی گفتگو اس کے مشورے شہد کی طرح میٹھے پر ان مشوروں کا انجام اندرائن جیسا کڑوا ہوتا ہے سنو بادشاہ میں تمہیں خلوص کے ساتھ مشورہ دوں گا تم جانتے ہو میں اب تک تمہیں خلوص ہی کے ساتھ مشورہ دیتا رہا ہوں اور اب بھی میں تم سے یہی کہوں گا اس شہر پر حملہ آور ہونے سے باز رہ۔ یہاں تک کہنے کے بعد یوناف تھوڑی دیر کے لئے رک گیا تھا۔ ایسا لگتا تھا وہ اندھیرے کی کوکھ کے اندر سے ایک طوفان بن کر نمودار ہونے والا ہو۔ تھوڑی دیر رکنے کے بعد وہ سکندر کو مخاطب کر کے پھر بولا اے بادشاہ تمہارے لئے بہتر اور سود مند یہی ہے کہ جو میں کہوں اس پر عمل کرو اور عزازئیل کے مشورے سے باز رہو اگر پھر تم میرا کہنا نہ مانو گے تو پھر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تم اپنی تباہی کا انتظار کرو گے اور اپنے گریبان چاک ہونے کے منتظر رہو گے اور یہ عزازئیل جس کے مشورے پر عمل کرنے کا مصمم ارادہ کر چکے ہو تمہاری ہستی کھیلتی زندگی کو یقیناً کفن فروشی اور گورکنی میں تبدیل کر کے رکھ دے گا اے بادشاہ میں نے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا اپنا فرض میں ادا کر چکا اب تجھے اختیار ہے چاہے میرے مشورے کو قبول کرے چاہے اپنی ہٹ دھرمی پر رہتے ہوئے اپنی تباہی و بربادی کو آواز دے۔ یہاں تک کہنے کے بعد یوناف خاموش ہو گیا تھا۔

یوناف کی یہ ساری گفتگو سننے کے بعد سکندر تھوڑی دیر تک گردن جھکا کر کچھ سوچتا رہا پھر اس نے اپنے جرنیل سلیوکس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”سنو سلیوکس جیسا کہ میں تم سب کو پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ میں عزازئیل کے مشورے پر عمل کرنے کا مصمم ارادہ کر چکا ہوں جبکہ یوناف مجھے میرے اس ارادے سے باز رکھنا چاہتا ہے اور مجھے میرے برے انجام سے ڈرا رہا ہے لہٰذا میرا حکم ہے کہ یوناف اور بیوسا دونوں میاں بیوی کو گرفتار کر لیا جائے انہیں ان کی رہائش گاہ پر نظر بند رکھا جائے اور ضرورت کی ہر شے انہیں ان کی خواہش اور مرضی کے مطابق مہیا کی جائے اگر مکہ شہر پر میرے حملہ آور ہونے سے مجھے کوئی نقصان پہنچے یا اس حملہ آور ہونے سے پہلے ہی میں کسی وباء یا بیماری کا شکار ہو کر مارا جاؤں تو ان دونوں میاں بیوی کو باعزت طور پر رہا کر دیا جائے اور اگر مکہ شہر پر حملہ آور ہوتے وقت مجھ پر کوئی مصیبت نہ آئے اور میں اس شہر کو فتح کرنے کے ساتھ ساتھ وہاں پر جو کچھ ہے اس کو بھی نیست و نابود کر دوں تو ان دونوں میاں بیوی کی گردنیں اڑا دی جائیں۔ سلیوکس حرکت میں آیا چند پہرہ داروں کو اس نے ساتھ لیا پھر یوناف اور بیوسا کو ان کی رہائش گاہ پر سکندر کے حکم کے مطابق نظر بند کر دیا گیا تھا۔

دوسرے روز بابل کے نواح میں دریائے فرات کے کنارے عزازئیل اس سرائے میں داخل ہوا جس میں عارب و بنیطہ نے قیام کر رکھا تھا جب وہ عارب اور بنیطہ کے کمرے میں داخل ہوا تو انہوں نے بڑی گرم جوشی سے اس کا استقبال کیا عزازئیل مسکراتے ہوئے آگے بڑھا ان دونوں کے سامنے وہ بیٹھ گیا اور پھر وہ انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میرے رفیقو! میرے ساتھیو! میں تمہارے لئے ایک خوش خبری لے کر آیا ہوں اور میرے خیال میں تم بھی اسے اپنے لئے ایک خوش خبری ہی خیال کرو گے تم جانتے ہو کہ میں نے سکندر کو حجاز کی سرزمین میں مکہ شہر کے اندر جو خدا کا گھر ہے اس پر حملہ آور ہونے کی ترغیب دی تھی اور سکندر نے میری اس ترغیب میں آتے ہوئے مکہ شہر پر حملہ آور ہونے کی حامی بھی بھر لی تھی میرے جانے کے بعد سکندر نے اپنے جرنیلوں کو حکم دیا تھا کہ تین دن تک کوچ کی تیاریاں کی جائیں اس کے بعد مکہ شہر پر حملہ آور ہونے کے لئے اپنے لشکر کے ساتھ بابل سے کوچ کرے گا میرے خیال میں سکندر کے اس ارادے اور عزم کی اطلاع یوناف کو بھی ہو گئی یا ہو سکتا ہے اس کی اطلاع ابلیکا نے اسے کر دی ہو بہرحال یوناف کو جب سکندر کے اس ارادے کا علم ہوا تو وہ اور بیوسا دونوں سکندر کے پاس گئے۔

ان دونوں نے سکندر کو اس بات پر آمادہ کرنے کی بھرپور کوشش کی کہ مکہ شہر پر حملہ نہ کیا جائے۔ انہوں نے مکہ شہر میں خدا کے گھر کے تقدس اور اس کی عظمت کی دلیلیں سکندر کو دیں اسے اس بات سے بھی خائف کرنے کی کوشش کی کہ جو کوئی اس شہر پر حملہ آور ہوتا ہے تباہ و برباد ہو جاتا ہے لیکن سکندر نے یوناف کی کسی بھی بات کو تسلیم نہیں کیا بلکہ الٹا اس نے یوناف کے خلاف حرکت میں آنے کا ارادہ کر لیا ہے۔

اے میرے دوستو! میرے ساتھیو! اب صورت حال یہ ہے کہ سکندر نے کلیتاً یوناف کی بات

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ماننے سے انکار کر دیا ہے یوناف نے جب سکندر پر زور دیا کہ وہ مکہ شہر پر حملہ آور نہ ہو ورنہ وہاں بربادی کو آواز دے گا تو یوناف کی ان باتوں سے بیزار ہو کر سکندر نے یوناف اور یبوسا دونوں کو گرفتار کر لیا ہے اور ساتھ ہی یہ شرط رکھی ہے کہ اگر سکندر مکہ پر حملہ آور ہو کر کامیابی حاصل کر لیتا ہے تو یوناف اور یبوسا کو غلط مشورہ دینے کی سزا کے طور پر دونوں کے سر قلم کر دیئے جائیں گے اور اگر سکندر اس شہر پر حملہ آور ہونے میں ناکام رہتا ہے یا اسے تباہی و بربادی یا موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو اس صورت میں یوناف اور یبوسا کو باعزت طور پر رہا کر دیا جائے گا یہ عہد سکندر نے اپنے تمام جرنیلوں کی موجودگی میں لیا ہے اب مکہ کی طرف کوچ کرنے کے لئے سکندر کے پاس دو دن ہیں اور دیکھیں کب سکندر مکہ پر حملہ آور ہوتا ہے کب مکہ شہر کو تباہ و برباد اور فتح کرتا ہے اور کب وہ یوناف اور یبوسا کی گردنیں کاٹنے کا اہتمام کرتا ہے۔

عزازئیل جب خاموش ہوا تب عارب بولا اور اس سے کہنے لگا اے میرے آقا جہاں تک یوناف اور یبوسا کی گردنیں کاٹنے کا تعلق ہے اس میں تو سکندر کو واضح طور پر ناکامی اور نامرادی کا سامنا کرنا پڑے گا اس لئے کہ گردنیں کاٹنے کا موقع آیا بھی تو یوناف اور یبوسا اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لا کر سکندر کی گرفت سے بچ سکتے ہیں ہاں میرے آقا آپ اپنے تجربے اور علوم کی بنا پر کیا ہمیں یہ بتا سکتے ہیں کہ سکندر مکہ شہر پر حملہ آور ہونے میں کامیاب ہو گا یا ناکام۔ عارب کے اس سوال پر عزازئیل کی گردن جھک گئی تھی کچھ دیر تک وہ سوچتا رہا اس دوران بنیطہ نے بڑے تعجب سے عزازئیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا پوچھا اے آقا آپ نے عارب کے سوال کا جواب نہیں دیا۔ آپ گہرے تفکرات میں ڈوب گئے ہیں کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں سکندر کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا اس پر عزازئیل نے چونک کر اپنی گردن سیدھی کی پھر وہ عارب اور بنیطہ دونوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو رفیقان دیرینہ! میں اپنے ذاتی تجربے اور اپنی اس قدر لمبی اور طویل مہلت کو بنیاد بناتے ہوئے اس گھر سے متعلق کوئی واضح اور غیر مبہم روشنی نہیں ڈال سکتا تاہم اس سرزمین کے رہنے والے لوگوں کا خیال ہے کہ مکہ کا یہ گھر سکر و مستی حیوانی طلب اور فکر و رویام میں چاندنی کے خوابوں کی صورتی کے دلکش معیار اور تہذیب کے حسین صنم کی سی ایک علامت ہے لوگ کہتے ہیں کہ یہ ... حیات کے تاریک محور میں حقیقت کا جمال لمحوں کی آوارگی میں جمال کی لو بے انت رتوں کے ... میں خیالات کی تنویر اور روگ بھرے سنسار میں علم افروز بیداریوں کی طرح ہے لوگوں کا کہنا

کہ یہ گھر جسے خداوند کا گھر کہہ کر پکارا جاتا ہے کڑے موسموں کی آندھیوں میں جلنے والا ایک چراغ اور عجیب ویران موسم رکھنے والی سرزمینوں میں صدیوں کے تمدن کا ایک آئینہ ایام ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد عزازئیل خاموش ہو گیا تھا نیطہ جواب میں شاید عزازئیل سے مزید کچھ پوچھنا چاہتی تھی کہ عارب نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے اور کسی قدر چونک کر بنیطہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا وہ یونانی داستان گو جس نے گزشتہ دن ہمیں یونان کے دیوتاؤں کے متعلق تفصیل بتائی تھی وہ باہر کھڑا ہمارا منتظر ہے کیا ہم اپنی اس گفتگو کو منقطع کر کے اس داستان گو کی طرف نہیں جانا چاہئے تاکہ یونان سے متعلق ہم اس سے ہم مزید معلومات حاصل کر سکیں اس پر عزازئیل نے فوراً بولتے ہوئے کہا کمرے سے نکل کر اس کی طرف جانے کی کیا ضرورت ہے تم اسے آواز دے کر بلاؤ اسے یہیں بٹھاؤ اور یہیں اس سے قدیم دیوتاؤں کے حالات سنتے ہیں اس سے یہ سارے حالات سن کر مجھے یہ جان کر خوشی ہو گی کہ میں لوگوں کو شرک میں مبتلا کرنے میں کہاں تک کامیاب و کامران رہا ہوں عارب نے عزازئیل کی اس تجویز سے اتفاق کیا اس نے آواز دے کر داستان گو کو اپنے کمرے میں بلایا وہ داستان گو عارب کے بلانے پر بھاگا بھاگا ان کے کمرے میں آیا عارب نے اسے ایک نشست پر بٹھایا اور اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا تم نے گزشتہ دن گفتگو کا سلسلہ جہاں ختم کیا تھا وہیں سے ابتدا کرو آج ہمارے ساتھ ہمارے معزز مہمان بھی ہیں جن کا نام عزازئیل ہے داستان گو عارب بنیطہ اور عزازئیل کے سامنے بیٹھ گیا پھر وہ ان تینوں کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا۔

سنو عظیم اور صاحب وقار اجنبیو! اس سے پہلے میں تم لوگوں کو یونانی دیوتا زئیس' ہیڈز یوسائیڈن اور روشنوس سے متعلق تفصیل کے ساتھ بتا چکا ہوں۔ اب میں تمہیں دوسرے یونانی دیوی دیوتاؤں کے متعلق تفصیل کہوں گا۔

ان چار کے بعد یونانی دیو مالا میں اپالو دیوتا کا نمبر آتا ہے اسے سورج دیوتا کہہ کر بھی پکارا جاتا ہے۔ رومیوں میں بھی اس کی پرستش اپالو ہی کے نام سے کی جاتی ہے۔ اپالو کا لفظ دو معنی میں استعمال کیا جاتا ہے ایک عارت گر اور دوسرا سیب کا آدمی یہ دیوتا زئیس اور دیوی لیوٹا کا بیٹا تھا۔ بہترین موسیقار اور لاجواب تیرانداز خیال کیا جاتا ہے۔ یہ دیوتاؤں میں بہترین گویا اور سازندہ مشہور ہے۔ یہ اپنے سنہرے ساز کو چھوڑ کر اولمپس اور وہاں کے دیوی دیوتاؤں کو آرام و سکون اور فرحت پہنچاتا ہے۔ سنہرے ساز کی طرح اس کے پاس خیال کیا جاتا ہے کہ چاندنی کی کمان ہوا کرتی ہے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

یونانی اور رومی دیو مالا کا یہ حسین ترین دیوتا جزیرہ ڈائیونوس میں پیدا ہوا تھا۔ اس کی پیدائش کے وقت کہا جاتا ہے کہ پورے جزیرے کو پاتال سے زنجیروں کے ذریعے سے جکڑ دیا گیا تھا۔

اپالو راگ رانگی شعر و شاعری اور حق و صداقت کا دیوتا کہلاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس دیوتا نے کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا۔ کبھی کبھی وہ کوہ پرناسس کی چوٹی پر شعر اور نغموں کی دیویوں کے ساتھ آ کر رہتا ہے۔ زخموں کو مندمل کرنے کا طریقہ اسی دیوتا نے انسان کو سکھایا ہے۔

اپالو کو نور کا راستہ بھی کہا جاتا ہے۔ اور اس نور کے راستے میں ظلمت اور تاریکی کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ اسے سورج دیوتا کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے اور اس حیثیت سے یہ دیوتا فوبیس بھی کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ فوبیس کے لغوی معنی ہیں پر جلال یا درخشاں۔ اپالو انسانوں اور دیوتاؤں کے درمیان گفتگو کا واسطہ خیال کیا جاتا ہے۔ ڈلفی کے مقام پر وہ لوگوں کو دیوتاؤں کی مرضی سے آگاہ کرتا ہے۔ وبائی امراض کا پیدا کرنا اسی پر جلال دیوتا کا کام ہے۔ اس کے مقدس جانوروں میں ڈولفن مچھلی اور کوا شامل ہیں۔

اپالو پیش گوئیاں کرنے اور قہر و بربادی نازل کرنے والا جنگ جو دیوتا بھی خیال کیا جاتا ہے۔ یونانی اسے سب دیوتاؤں پر جلال اور افضل مانتے ہیں۔ یونانی شاعری اور اس کی مصوری میں اس کے حسن و جمال کی بے حد تعریف کی گئی ہے۔

کہتے ہیں کہ دیوتاؤں کے دیوتا زیئس نے اپنے بجلی کے بان سے اپنے بیٹے اپالو اور اپنے پوتے لاپس کو ہلاک کر دیا تھا۔ قوم گلوپس نے جن کی پیشانی کے اوپر ایک آنکھ ہوا کرتی تھی زیئس کے لیے یہ بان بنائے تھے۔ چونکہ اپالو نے اس قوم کے تمام لوگوں کو ہلاک کر ڈالا تھا۔ زیئس نے ناراض ہو کر اپالو کو دیوتاؤں کے منصف سے محروم کر کے آسمان سے جلا وطن کر دیا اور بعد میں ہلاک کر دیا۔

کہتے ہیں کہ ایام جلا وطنی میں اپالو سسلی کے بادشاہ ایڈمیٹس کی بھیڑیں چراتا رہا اور اسی وجہ سے اپالو کو چرواہوں کا دیوتا کہا جاتا ہے۔ اپالو کے بعد ولکن دیوتا کا نام آتا ہے۔ اسے آگ کا دیوتا کہہ کر بھی پکارا جاتا ہے۔ یہ دیوتا زیئس اور دیوی ہیرا سے پیدا ہوا تھا۔ یہ آگ کا دیوتا اور لوہاروں کا مربی خیال کیا جاتا ہے۔ جو لوگ دھاتوں سے چیزیں بناتے ہیں یہ دیوتا ان کی سرپرستی کرتا ہے۔ کہنے والے کہتے ہیں کہ اس دیوتا نے آسمان پر پرورش پائی تھی لیکن ایک دن اسے کسی جرم کی بناء پر اس کے باپ زیئس نے کوہ اولمپس کی چوٹی پر سے نیچے پھینک دیا تھا اور وہ جب جزیرہ لیمناس میں گرا تو اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی اس نے اس جزیرے میں سکونت اختیار کر کے اپنے لیے محل بنایا اور آہن گری کا ایک کارخانہ بھی اس نے قائم کیا۔

ایک یہ بھی روایت ہے کہ اسی ولکن نے پنڈورا کو تخلیق کیا۔ جسے یونانی مٹی سے بنی ہوئی پہلی عورت خیال کرتے تھے۔ کافی عرصہ کے بعد ولکن نے اپنے باپ زیئس سے صلح کر لی جس پر زیئس نے اسے کوہ اولمپس پر اس کی جگہ بحال کر دیا۔ دوسرے دیوتا اس کے لنگڑے پن پر ہنستے رہتے تھے۔ ولکن نے حسن جمال کی دیوی افرودیتی سے شادی کی تھی۔

جس طرح ہندوؤں میں وشوا کرومن کو بہشت کا بنانے والا سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح یونانی ولکن کو بہشت بنانے والا دیوتا خیال کرتے ہیں۔ یونانی سمجھتے ہیں کہ ولکن کا لوہار خانہ سسلی میں آتش فشاں کوہ ایٹنا کے نیچے ہے۔ اسی طرح دنیا میں جہاں کہیں آتش فشاں پہاڑ پائے جاتے ہیں۔ یونانیوں کا خیال ہے کہ ان کے نیچے بھی ولکن کے کارخانے موجود ہیں۔ جب کبھی بھی یہ آتش فشاں زوروں سے پھٹتے ہیں تو یونانی سمجھتے ہیں کہ ان کے دیوتا ولکن کی دھونکنیاں چل نکلی ہیں۔

سسلی کے کوہستانی سلسلے ایٹنا پر ایک مندر اس دیوتا کی یادگار کے طور پر قائم کیا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس مندر کی حفاظت کتے کیا کرتے ہیں۔ ان کتوں کی قوت شامہ اس قدر تیز ہے وہ زائرین میں سے نیک اور بد کو تمیز کر لیتے ہیں۔

ولکن کے بعد باکوس دیوتا کا نام آتا ہے۔ اسے ڈائیوس بھی کہہ کر پکارتے ہیں۔ باکوس یونانی میں شور مچانے والے کو کہتے ہیں۔ قدیم داستان گو بتاتے ہیں کہ یہ دیوتا جس کا نام باکوس ہے مقر میں پیدا ہوا اور اس نے عرب کی سرزمین کے مقام نیسا میں تعلیم حاصل کی۔ یہ شراب کا دیوتا مانا جاتا ہے۔ قدیم زمانے میں یہ فاتح اور مقنن تھا نہایت خوبصورت نوجوان تھا۔ لیکن اس دیوتا میں اکثر عادتیں عورتوں جیسی تھی۔

ڈائیوسس یا باکوس کی پرورش کوہ نیسا کی پریوں نے کی تھی۔ زیئس نے اس کے صلے میں ان پانچ پریوں کو جنھوں نے باکوس کی پرورش کا سامان کیا تھا۔ آسمان پر ستاروں کا جھمکا بنا دیا تھا۔ جب باکوس جوان ہوا تو اس کی سوتیلی ماں ہیرا نے اس کی طبیعت میں دیوانگی کا عنصر پیدا کر دیا۔ اسی دیوانگی کی حالت میں وہ دنیا کے مختلف حصوں میں گشت کرتا رہا۔

سب سے پہلے باکوس مصر گیا۔ اس کے بعد شام پہنچا اور یہاں سے اس نے ایشیا کے تمام ملکوں کی سیاحت کی۔ وہ جس شہر یا ملک میں جاتا وہاں کے زراعت پیشہ لوگوں کو انگوروں کے باغ

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

لگانے کے طریقے سکھاتا۔ اس کے ساتھ تہذیب و تمدن کے اور بھی اسباق یہ دیتا تھا۔ ایشیاء جس ملک میں اس نے برسوں سیر و سیاحت کی تھی۔ وہ ہندوستان کی سرزمین ہے۔

جب باکوس واپس یورپ آیا تو تھریس کے ملک سے اس کا گذر ہوا۔ یہاں کے بادشاہ اس کے ساتھ برا برتاؤ کیا۔ اس لیے وہ اپنی ماں کے وطن تھیبس واپس جا پہنچا اور یہاں پہنچ کر اس نے تمام عورتوں کو حکم دیا کہ وہ فوراً" اپنے اپنے گھروں سے نکل کر کھتروں کے پہاڑ پر جمع ہوں اور میری پوجا کریں۔

جن لوگوں نے باکوس کے اس حکم کی مخالفت کی یا اس کی اس بات کو نہ مانا اس کو اس دیوتا نے سخت ترین سزائیں دیں۔ اس کے بعد یہ دیوتا تھیبس سے نکل کر ارگوس کے علاقہ میں جا پہنچا۔ یہاں کے لوگوں نے اوائل میں اس دیوتا کو دیوتا ماننے سے ہی انکار کر دیا تھا۔ لیکن جب باکوس نے اسے دیوتا نہ ماننے والوں کی عورتوں میں وحشت اور دیوانگی پیدا کرنی شروع کی تو سب نے خوفزدہ ہو کر اسے دیوتا مانتے ہوئے اس کی پوجا پاٹ کا کام شروع کر دیا تھا۔

باکوس کا آخری سفر شہر اکاریا سے جزیرہ نکوس تک کا ہے۔ اکاریا سے وہ ایک جہاز پر سوار ہوا تو یہ جہاز نکولس جا رہا تھا۔ اتفاق سے یہ جہاز بحری قزاقوں کا نکلا۔ جب یہ دیوتا اس جہاز پر آرام سے بیٹھ گیا تو ملاحوں نے جو کہ قزاق تھے نکوس جانے کے بجائے ساحل ایشیاء کا رخ کیا۔ تاکہ وہاں پہنچ کر باکوس کو غلام بنا کر کسی سوداگر کے ہاتھ بیچ ڈالا جائے۔

باکوس کو ملاحوں کے اس ارادے کا علم ہو گیا۔ اس نے اسی وقت اپنی طاقت سے بادبانوں اور پتواروں کو سانپ کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ اور اپنے آپ کو بھی ایک خونخوار شیر کی شکل میں تبدیل کر لیا اس کے ساتھ اس نے جہاز کے گرداگرد درخت اور بیلیں اگا دی۔ اس پر جہاز جہاں تھا وہیں رک گیا۔ اس کے بعد اس دیوتا کے حکم پر چاروں طرف سے بانسریوں کی آوازیں آنی شروع ہو گئیں۔ ملاح ان بانسریوں کی آواز سنتے ہی اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے اور سب کے سب سمندر میں کود کر ڈوب مرے۔ اور کئی ایک پانی میں گرتے ہی مچھلیوں کا شکار ہو گئے تھے۔

کچھ عرصہ کی بھاگ دوڑ کے بعد باکوس نے دنیا کو چھوڑا اور تحت والثرای میں جا پہنچا اور وہاں سے اپنی ماں کو لے کر کوہ اولپس میں جا آباد ہوا۔ شروع زمانہ میں اس دیوتا کی پوجا یونان میں لازمی تھی لیکن جب سے انگور کی کاشت کو یونان میں ترقی ہوئی ہے تو اس دیوتا کی پرستش کے ساتھ تہواروں کی رونق بھی بڑھ گئی ہے۔ اب اس کے تہواروں میں بدمستی اور بے ہودگی حد سے بڑھ گئی۔ پہلے تہواروں میں باکوس کے ساتھ حسن و آراستگی کی دیویاں بھی دکھائی جاتی تھی۔ اس کے بعد ایسا زمانہ آیا کہ بعض ایسی عورتیں تہواروں میں شامل ہونے لگی۔ جو شراب کے نشے میں چور ہو کر سر کے بال کھولے مستانہ روش رکھتی تھیں۔ اور ان کے ہاتھوں میں چڑیاں ہوتی تھیں۔ جن کے سروں پر انگور کے خوشے بنے ہوئے تھے۔

ایشیائے کوچک کے بادشاہ میڈاس نے اسی دیوتا باکوس کی کچھ عرصے تک خدمت کی تھی اور جب باکوس اس کے پاس سے روانہ ہونے لگا۔ تو میڈاس نے اس سے اس کی خواہش کا اظہار کیا کہ وہ جس چیز کو چھوئے وہ سونا بن جائے۔ باکوس نے اس کی اس خواہش کو قبولیت کا درجہ دیا۔ لہٰذا میڈاس جس چیز کو بھی ہاتھ لگاتا۔ وہ سونے کی ہو جاتی لیکن جلد ہی بادشاہ میڈاس کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا کیونکہ اس کے کھانے پینے کی چیزیں بھی سونا ہو جاتی تھیں۔ یہ تھے عظیم دیوتا باکوس کے حالات۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ یونانی داستان گو تھوڑی دیر کے لیے رکا چند ساعتیں اس نے دم لیا۔ پھر وہ دوبارہ بولتے ہوئے کہنے لگے اب میں تم لوگوں کو یونانیوں کے مشہور اور عظیم تر دیوتا کے حالات سناتا ہوں۔ اس کا نام ایروز ہے۔ اہل روما اسے کیوپڈ کہہ کر پکارتے ہیں۔ ایروز یا روز کے لفظی معنی عشق یا عاشقانہ چاہت یا پیار کے ہیں۔ رومی زبان میں کیوپڈ خواہش کو کہتے ہیں۔ کچھ یونانیوں کے یہاں اس کے ماں باپ کے متعلق اتفاق رائے نہیں۔ لیکن عموماً" خیال یہ کیا جاتا ہے۔ کہ ایروز یا کیوپڈ وینس کا بیٹا تھا کوئی اسے وینس اور ہرمیس دیوتا کی اولاد بتاتا ہے۔ کوئی وینس اور ایرس کا بیٹا کہتا ہے۔ اور بعض اسے وینس اور زئیس کا بیٹا کہتے ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اس کی ماں ارزنان نام کی ایک عورت تھی جس نے مغربی ہوا سے حاملہ ہو کر اسے جنا تھا۔

ایک یونانی روایت کے مطابق کائنات میں جس نے سب سے پہلے آنکھ کھولی وہ ایروز دیوتا ہی تھا۔ گویا اولمپین دیوتاؤں میں وہ سب سے پہلا دیوتا تھا۔ کہتے ہیں کہ نہ اس کا کوئی باپ تھا اور نہ اس کی ماں۔ ایک یونانی تاریخ داں اور داستان گو ارٹوفینس اس ایروز دیوتا کے متعلق کہتا ہے۔

کالے پروں والی رات نے ہوا سے مباشرت کی اور پھر تاریکی کے رحم میں روپہلی انڈا دیا۔ اس انڈے سے ایروز نکلا۔

بہرحال کئی کہنے والے کہتے ہیں کہ ایروز نے جنم لیا اور پھر ایروز ہی نے نور کو پیدا کیا۔ وہ دو جنسی تھا۔ مذکر بھی اور مؤنث بھی اس کے بازوں سنہرے تھے اور چار سر بھی وہ بیل یا شیر کی طرح

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دھاڑتا اور کبھی وہ سانپ کی طرح پھنکاریں مارنے لگتا تھا۔ کبھی یہ مینڈھے کی طرح ممیاتا بھی
کچھ یونانی کہتے ہیں کہ دیوی شب ایروز کے ساتھ ایک غار میں رہتی تھی۔ ایروز ہی نے
و آسمان چاند ستاروں کو بنایا تھا۔ کچھ رومی اسے وینس اور ولکن کی اولاد سمجھتے ہیں۔ وہ لافانی دیو
میں سب سے زیادہ خوبصورت اور حسین تھا۔

ابتدائی کہانیوں کی رو سے وہ عام طور پر بھی سنجیدہ اور وجیہہ نوجوان تھا۔ اور لوگوں کو
اچھے تحفے دیا کرتا تھا۔ مشہور یونانی فلسفی افلاطون نے جو کچھ اس کے متعلق کہا ہے وہ کیوپڈ
بارے میں بہترین یونانی نظریہ ہے۔

افلاطون کیوپڈ کے متعلق کہتا ہے ایروز نے لوگوں کے دلوں میں گھر بنا لیا ہے۔ لیکن ہر
میں نہیں۔ پتھر دلوں کے پاس وہ پھٹکتا بھی نہیں۔ وہ ان سے دور بھاگتا ہے اس کی سب سے بڑی
عظمت یہ ہے کہ وہ نہ کوئی ناروا کام کر سکتا ہے اور نہ کسی کو اس کی اجازت دیتا ہے۔ جبر اس دیوتا
چھو کر بھی نہیں گیا۔ سب آزادانہ مرضی سے اس کی خدمت کرتے ہیں۔ اور جو کوئی ان کی محبت
مزا چکھ لے وہ کبھی بھی اندھیرے میں نہیں رہتا۔

مگر بعد کے شعراء اور داستان گوؤں نے اس کو وینس کا چالاک اور شریر بیٹا بنا دیا۔ اس کے
متعلق یونان کی بعض قدیم روایات یہ بھی ہیں کہ اس کا دل شیطان کی آماجگاہ مگر زبان شہد جیسی
ہے۔ اس میں سچائی نام کو بھی نہیں بلکہ وہ دغابازی کی ایک پوٹ ہے۔ اس کا شغل ظلم کی انتہا
پہنچا ہوتا ہے۔ اس کے ہاتھ چھوٹے ہیں مگر تیر موت کی دور تک خبر لاتے ہیں۔ اس کے تیر ہیں تو
چھوٹے چھوٹے مگر اس کا ہر تیر آسمان کی بلندی تک جاتا ہے۔ اس کے مکارانہ تحفوں کو مت چھوؤ
وہ آگ میں بجھے ہوئے ہیں۔ یہ ہیں وہ تاثرات جو کچھ یونانی داستان گو اس کے متعلق کہتے ہیں۔

بعض یونانی روایات یہ بھی کہتی ہیں کہ کیوپڈ حقیقت میں وینس کا بیٹا نہیں بلکہ گاہے بگاہے
اس کی رفاقت میں رہتا تھا ہر قسم کی شرارتیں کرنے پر قادر تھا۔ اس کا محبوب ترین مشغلہ یہ تھا کہ
عشق و محبت کے جذبوں میں ڈوبے ہوئے تیروں سے کسی کو گھائل کر کے خود ہی اپنے طرز عمل پر
بغلیں بجاتا رہے۔

ماں بھی اپنے بیٹے کی بے پناہ شرارتوں سے نالاں اور تنگ آ چکی تھی۔ وہ ایک وحشی لڑکا تھا
جسے کسی بھی بڑے چھوٹے کا لحاظ نہیں تھا۔ اپنے سنہرے پر پھیلائے ادھر ادھر پھرتا رہتا تھا۔ اور
اندھا دھند تیر چھوڑتا رہتا تھا۔ اس شریر کیوپڈ کی یہی غیر ذمہ داریاں تھیں جن کی وجہ سے اسے کبھی

بھی اپس کے بارہ بڑے دیوی دیوتاؤں میں شامل نہیں کیا گیا۔
کیوپڈ کے مجسمے عام طور پر پر والے عریاں بچے کے بنائے جاتے ہیں۔ ہاتھوں میں کمان اور
تیروں سے بھرا ترکش ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ خود بھی بھالے اور چھوٹی سی ڈھال سے مسلح ہوتا
ہے۔ اس کے یوں مسلح ہونے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جنگ کا دیوتا اریس بھی اس کے سامنے سر
جھکاتا ہے۔

کیوپڈ کی قوت کا اظہار عموماً یوں کیا جاتا ہے کہ اسے یا تو شیر ببر یا عظیم ڈولفن مچھلی پر سوار
دکھاتے ہیں۔ یا وہ زئیس کے برقی بانوں کو توڑتا ہوا نظر آتا ہے۔ اسے اکثر اندھے کی حیثیت سے
بھی پیش کیا جاتا ہے۔ جو اس حقیقت کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ محبت اندھی ہوتی ہے۔

کیوپڈ کے متعلق متعدد کہانیاں دیو مالا میں پائی جاتی ہیں۔ اس نے اپنی ماں وینس کے ساتھ مل
کر کئی گھرانے اجاڑے اور کئی کو دیوانہ بنا کر رکھ دیا۔ اس سلسلے میں ایک مشہور کہانی دمیتری دیوی
کی بیٹی پرسفیونی کے بارے میں بھی ہے جس کا ذکر میں تم لوگوں سے بعد میں کروں گا بہر حال یہ کیوپڈ
دیوتا کے تفصیلی حالات ہیں جو میں تم لوگوں کو سنا چکا ہوں۔

کیوپڈ کے بعد اب میں اریس دیوتا سے متعلق تفصیل بتاتا ہوں۔ اریس اور اریس بہن بھائی
تھے جو دیوتاؤں کے دیوتا زئیس اور اس کی بیوی ہیرا کی اولاد تھے۔ مگر دونوں اپنی اس اولاد کو سخت
ناپسند کرتے تھے۔ یونانی دیو مالا میں اریس کی حیثیت ایک ناقابل نفرت دیوتا کی سی ہے اس کی
خونخواری کے مد نظر کوئی بھی اسے پسند نہیں کرتا تھا۔ ہومر کے نزدیک یہ ایک خون آشام اور بزدل
دیوتا ہے۔ جو درد کے مارے دھاڑتا ہے اور زخمی ہو کر بھاگ نکلتا ہے۔

ہومر کی اس رائے کے باوجود اریس کی جنگی چالیں مسلمہ ہیں۔ وہ جنگ و جدل میں ایک
نمایاں مقام رکھتا ہے۔ اریس کے کردار کے بارے میں یہ باتیں واضح طور پر ملتی ہیں کہ جنگ کے
دوران اس کی بہن اریس ہمیشہ اس کے ہمراہ ہوتی ہے۔

اریس کے علاوہ جنگ کی دیوی اینیو جسے رومن بیلونا کے نام سے پکارتے ہیں وہ بھی جنگ کے
دوران اس کے پیچھے پیچھے اور نگران کی حیثیت سے کام کرتی ہے۔ اس یعنی اینیو کو بھی رومن اس
دیوتا اریس کی بہن خیال کرتے ہیں۔

قدیم داستان گو کہتے ہیں کہ اریس دیوتا کے ساتھ ساتھ زلزلہ تباہی و بربادی ہوتے ہیں۔
جہاں کہیں سے یہ دیوتا اور اس کی بہنیں گذر جاتی ہیں۔ اس مقام کو تباہی و بربادی کا سامنا کرنا پڑتا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہے۔ جہاں کہیں بھی یہ داخل ہوتے ہیں ہر طرف آہوں اور چیخوں کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ اور زمین خون بہانے لگتی ہے۔

رومنوں کے ہاں اس دیوتا کو مارس کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اور جس طرح یونانیوں کے ہاں ایرس کو طاقت اور جنگ کا دیوتا تصور کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مارس دیوتا رومنوں کے ہاں جنگ اور طاقت کا دیوتا خیال کیا جاتا ہے۔ رومنوں کا خیال ہے کہ وہ کسی کو نظر نہیں آتا ہے۔ اس کے علاوہ مارس موت کو حسین اور پروقار سمجھتا ہے۔ اور اسی حیثیت سے اسے پیش بھی کیا جاتا ہے۔

ایرلیس کی طرح اس کی بہن بھی تباہی و بربادی پھیلانے والی دیوی تھی۔ اسی ایرس نے ہی ایتھنا دیوی' وینس اور ہیرا دیوی کے روبرو ایک سونے کا سیب رکھ کر ایک طویل تباہی و بربادی کی بنیاد رکھ دی تھی۔ ایرس کے اسی سیب کی بدولت ٹرائے کی خوفناک 10 سالہ جنگ چھڑی۔ جس کے تفصیل کے ساتھ حالات میں تم سے بعد میں کہوں گا۔ بہرحال یہ دونوں بہن بھائی تباہی و بربادی پھیلانے کے بڑے شوقین اور رسیا ہیں۔

ایرس کے بارے میں قدیم یونانیوں کا خیال ہے کہ وہ تھریس سے آیا تھا جو یونان قدیم کے جنوب میں وحشی اور جنگ جو قبائل کا ٹھکانہ تھا۔ ایرس کو جنگی کرتبوں کی تعلیم دینے والا دیوتا تھا۔ یونان میں اس خونی دیوتا کے مندر بہت کم ہیں مگر رومنوں کے ہاں اس جنگی دیوتا کے مندر بکثرت پائے جاتے ہیں۔ رومن اس دیوتا کی بڑی عزت کیا کرتے ہیں یہاں تک کہ ہر رومن سپہ سالار جنگ پر جانے سے پہلے ہتھیار سجا کر اس دیوتا کے مندر میں حاضری دیتا ہے۔ پھر اس کی ڈھال اور برچھی کو چھو کر وہ بلند آواز میں کہتا ہے۔ "اے مریخ میرا نگہبان بننا۔"

روما شہر میں ایک میدان ہے جس کو کیپس کہتے ہیں۔ وہ اس دیوتا کی عبادت کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اہل روم اسی میدان میں جنگی کرتبوں کی مشق کیا کرتے ہیں۔ پرانے زمانے میں جو لوگ قید کر لیے جاتے ہیں وہ اسی دیوتا کی قربان گاہ میں ہلاک کر دیئے جاتے تھے۔

ایرس کے نام پر تین جانور مخصوص کیے جاتے ہیں۔ اس کی خونخواری کے لیے بھیڑیا۔ اس کے شکار کا پیچھا کرنے کے لیے کتا۔ اس کی بیداری کے لیے مرغ اور ایک کوا جو مقتولوں کی لاشیں کھانے کے لیے مقرر ہوتا ہے۔

ایرس دیوتا کا بت ایک بوڑھے آدمی کا بنایا جاتا ہے۔ جس کے چہرے سے خونخواری عیاں ہوتی ہے۔ ایک خود ایک نیزا اور ایک ڈھال اس کا اسلحہ ہوتا ہے۔ اس کی سواری میں ایک رتھ

ہوتا ہے۔ جسے دو برق رفتار گھوڑے کھینچتے ہیں۔ اس کی بہن بیلونا جو جنگ کی دیوی کہلاتی ہے۔ اس کے رتھ کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔ رتھ کے آگے آگے ہیرے کی صورت میں نااتفاقی' چیتھڑے پہنے ہوئے اور ایک ہاتھ میں مشعل لیے ہوئے دوڑتی دکھائی جاتی ہے۔ شور و غل اور غیض و غضب اس دیوتا کے رتھ کے آخر میں دکھائے جاتے ہیں تاکہ لوگوں کو احساس ہو کہ یہ دیوتا کس فطرت اور اس قسم کا ہے۔

ایرس کے بعد اب میں تم لوگوں کو پرومی تھیوس دیوتا کے حالات سناتا ہوں۔ قدیم اساطیر میں لکھا ہے کہ تخلیق انسانی کا فریضہ دیوتاؤں نے پرومی کو سونپا تھا۔ پروصی سارے دیوتاؤں سے بڑھ کر دانا' دور اندیش اور زیرک دیوتا تھا لیکن کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ کام کرنے کے بعد۔ سوچنے والا اور موٹی عقل رکھنے والا دیوتا اور وہ جو کچھ بھی کر بیٹھتا ہے اسے ترک کرنے کے ارادے بنایا کرتا ہے۔

کہتے ہیں آدمی بنانے سے قبل پرومی نے ساری خوبیاں جانوروں کو بخش دی تھی۔ یعنی طاقت' قوت' چالاکی' حوصلہ' جرات' فراست' دانائی' سمور' پر اور خول وغیرہ حتیٰ کہ انسان کے لیے کوئی بھی شے باقی نہ رہنے دی۔ نہ تو بچاؤ کے لیے کوئی کوشش کی نہ اسے کوئی غلاف اور نہ ہی درندوں کا مقابلہ کرنے کے لیے کوئی خصوصیت اس میں رکھی۔ حسب معمول یہ کام کرنے کے بعد پرومی کو اپنی حماقت اور جہالت کا شدت سے احساس ہوا۔ لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔ وقت گذر چکا تھا۔ لیکن پھر بھی احمق اور جاہل پرومی نے اس بارے میں دانائی سے مدد طلب کی۔

انسان کی تخلیق کی ذمہ داری ایتھنا دیوی کی رضامندی پرومی نے سنبھالی تھی سب سے پہلے پرومی نے ان پہلوؤں پر غور کیا جن کے مطابق وہ بنی آدم کو ایک افضل اور برتر مخلوق بنا سکتا تھا۔ اس نے ایک مقام سے مٹی اور پانی لے کر ایک آدمی بنایا تھا۔ جو جانوروں سے زیادہ خوبصورت اور زیادہ معتزز اور دیوتاؤں کی طرح سیدھا تھا۔ پھر ایتھنا دیوی نے اس میں زندگی کا سانس پھونکا روح انسانی ان مقدس لیکن منتشر عناصر سے مرکب کی گئی۔ جو اولین تخلیقی عمل سے بچ رہے تھے۔

خلق انسانی سے فارغ ہو کر پرومی آسمان پر سورج تک پہنچا اور اس سے ایک مشعل جلا کر زمین پر لے آیا۔ یوں آگ پر پرومی کی ہمت' استقلال سے ننگ دھڑنگ انسان تک پہنچ گئی۔ اس کے اس فعل پر دیوتاؤں کا دیوتا زئیس غضب ناک اور سیخ پا ہو گیا تھا۔

آگ مل جانے سے سمور اور پروں کی طاقت اور تیز طراری کی کوئی ضرورت انسان کو نہ رہی تھی۔ انسان نے آگ سے اپنے بچاؤ کے طریقے ایجاد کر لیے تھے۔ انسان چونکہ کمزور تھا اور اس

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

نے دیوتاؤں کی نسبت عمر بھی کم پائی تھی۔ لیکن اس نے بھڑکتی ہوئی آگ سے کئی ہنر اور مفید باتیں سیکھ ہی لیں تھی۔

دیوتاؤں کے پورے سنہرے دور میں عورت کا وجود نہیں تھا۔ ہر طرف مرد ہی مرد تھے اور بس پروی اس مخلوق سے نہایت شفقت اور محبت سے پیش آتا تھا۔ اسی مخلوق کی محبت میں ہی وہ آسمان کی طرف گیا اور آگ جیسی مقدس شے چرا لایا تھا۔

پروی نہیں چاہتا تھا کہ کمزور جسم والا انسان موسم کی نرمی اور گرمی سے ختم ہو کر جائے بلکہ اس نے یہ انتظام بھی کیا کہ قربانی کے ہر جانور کا بہترین گوشت تو انسان کو کھانے کے لیے ملے۔ مگر بدترین گوشت اور ہڈیاں دیوتاؤں کے حصے میں آجایا کریں۔ اور اس کے لیے اس نے یہ تجویز کی کہ ایک بہت بڑا بیل کاٹ کر اس کا اچھا اچھا گوشت کھال میں چھپا دیا اور اس کے اوپر ناکارہ گوشت اور انتڑیاں وغیرہ ڈال دی تھیں۔ پاس ہی ہڈیوں کا ڈھیر لگا کر اسے اچھی طرح سے ڈھانپ دیا اور پھر اس ڈھیر پر چمکدار چربی ڈال دی اس کے بعد وہ دیوتاؤں کے دیوتا زئیس سے بولا کہ چل کر دونوں ڈھیروں میں سے کسی ایک کا انتخاب کر لے۔ اس پر زئیس نے چربی والی ڈھیری پسند کی تھی۔

لیکن جب بعد میں زئیس نے ہڈیوں کا ڈھیر دیکھا تو اس کے غصے اور غضب کی انتہا نہ رہی۔ وہ ہڈیوں کو پا کر اپنے آپ میں جل بھن کر رہ گیا۔ مگر اب وہ مجبور تھا۔ اس نے خود اس ڈھیر کو پسند کیا تھا۔ لہٰذا وہ اپنی پسند لینے پر مجبور تھا۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد دیوتاؤں کی قربان گاہوں میں صرف ہڈیاں اور چربی چڑھائی جانے لگی۔ عمدہ گوشت انسان کے حصے میں آنے لگا تھا۔

ان باتوں سے زئیس کی سخت توہین ہوئی تھی چنانچہ اس نے پروی سے بدلہ لینے کی ٹھان لی۔

زئیس نے انسان اور پروی سے بدلہ لینے کے لیے سب سے پہلے یہ کام کیا کہ اس نے عورت کو پیدا کر دیا یہ مردوں کے لیے سب سے بڑی سزا تھی۔ کیونکہ زئیس جانتا تھا کہ عورت ذات مرد کو سکھ اور چین سے زندگی بسر کرنے نہ دے گی وہ ہر وقت مرد کو دکھی اور مختی بنائے رکھے گی۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ یونانی داستان گو تھوڑی دیر سانس لینے کے لیے رک گیا پھر دوبارہ بولا اور کہنے لگا۔ زئیس دیوتا نے جس عورت کو سب سے پہلے پیدا کیا۔ اس کا نام اس نے پنڈورا رکھا۔ جس کے حالات میں دیویوں کی فہرست میں بعد میں سناؤں گا۔ عورت کو پیدا کرنے کے بعد زئیس نے مردوں کو تو سزا دے چکا تھا اب وہ پروی سے انتقام لینے کے لیے اس کی جانب متوجہ ہوا۔

جبر اور تشدد چونکہ دونوں ہی اس کے غلام تھے۔ اس نے ان دونوں ، حکم دیا کہ پروی کو کڑی سے

کڑی سزا دیں۔

جبر اور تشدد کے دیوتاؤں نے پروی کو کاکیشیا میں جلا وطن کر دیا۔ اس کے بعد پروی کو ایک اونچی چٹان پر ایسی زنجیروں سے جکڑا کہ جنہیں توڑنے کی ہمت کوئی بھی نہ رکھتا تھا۔

جب زئیس پروی کو پوری طرح بے بس کر چکا تو وہ پروی کو مخاطب کر کے کہنے لگا اے پروی تمہیں ہمیشہ کے لیے اس ویران اور سنسان چٹان پر رہنا ہو گا۔ اس چٹان پر نہ ہی تجھے آرام ملے گا اور نہ ہی آرام سے سونا نصیب ہو گا۔

تو ہمیشہ کراہتا اور آہ و بکا کرتا رہے گا۔ اور یہ سب کچھ تجھے انسانوں کے ساتھ محبت کرنے کے صلے میں ملا ہے۔

تو نے فانی مخلوق کو عزت بخشی خود دیوتا ہوتے ہوئے تم نے ایسا کام کیا جو تمہیں زیب ہی نہ دیتا تھا۔ تم نے اب الارباب زئیس کی بھی پروا نہ کی اور نہ ہی تم نے اس کا احترام بحال رکھا۔ اب تم ہمیشہ اسی سزا میں مبتلا رہو گے۔ کیونکہ تجھے رہا کرنے والا ابھی تک کوئی پیدا نہیں ہوا۔ ناقابل برداشت اذیتیں یقیناً تجھے کچل کر رکھ دیں گی۔

پروی نے جبر اور تشدد کی بات سن کر کوئی جواب دیا۔ بلکہ نفرت اور حقارت سے اس نے اپنا منہ زئیس سے پھیر لیا۔ اس نے زئیس کے اس عذاب کو برداشت کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا تھا۔

پروی دیوتا کو اس عذاب عظیم میں پھنسانے کا مقصد محض اسے انسان دوستی کے جرم کی سزا دینا نہیں تھا بلکہ ایک سربستہ راز بھی تھا۔ جسے زئیس پروی سے اگلوانا چاہتا تھا۔ زئیس اس راز کی خاطر سخت ہراساں اور خوفزدہ رہتا تھا۔ اس کی تمام خفیہ قوتیں اس راز کی بدولت کمزور پڑ چکی تھیں۔ یہ راز زئیس کے لیے بے حد مفید ثابت ہو سکتا تھا۔

وہ راز جو زئیس جانتا تھا وہ کچھ اس طرح تھا کہ وہم و گمان اور اس کے ذہن و شعور میں یہ بات بیٹھ گئی تھی کہ ایک نہ ایک روز اس کا کوئی نہ کوئی بیٹا اسے معزول کر کے دیوتاؤں کے اس مسکن سے اسے مار بھگائے گا۔ مگر وہ نہیں جانتا تھا اس کا ایسا کرنے والا بیٹا اس کی کس بیوی کے بطن سے پیدا ہو گا۔ یہ بات صرف پروی ہی جانتا تھا کہ اس لڑکے کی ماں کون ہو گی جو زئیس کو معزول کر کے رکھ دے گا۔

زئیس نے اس راز کو پانے کی خاطر پروی کو مبتلائے عذاب کر دیا تھا۔ لیکن پروی کے پائے استقلال میں لغزش پیدا نہ ہوئی اس کا دل چٹان کی مانند مضبوط تھا۔ انجام کار زئیس کو بھی اس بات

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کا علم ہو گیا کہ پرومی عذاب میں رہ کر بھی کوئی بات نہیں بتائے گا۔

کچھ عرصہ بعد زئیس نے مصیبتوں کے مارے ہوئے پرومی کے پاس چٹان پر اپنے چہیتے بیٹے اور دیوتاؤں کے ایلچی ہرمیس یعنی مرکری دیوتا کو بھیجا۔ کہ وہ اس پر زئیس کے مستقبل کا راز فاش کرے۔ لیکن پرومی نے مرکری کو کوئی اہمیت نہ دی اور نہ ہی اسے کوئی بات بتائی۔ وہ زئیس کے رعب داب اور قہر کو کچھ نہیں سمجھتا تھا۔ پرومی کا یہ جواب سن کر مرکری خفا ہوا۔ اور چلا کر پرومی تھولیس سے کہنے لگا۔

اے نادان! اولمپس کے ادنیٰ بھکاری، اگر تم نے زئیس کے مستقبل کے بارے میں راز نہ بتایا تو یاد رکھ خون میں سرخ ایک عقاب بن بلائے مہمان کی طرح آ کر تیرے جسم کی ضیافت اڑائے گا۔ سارا سارا دن وہ تیرا جسم اور سیاہ کلیجہ اپنے خونی پنجوں سے نوچتا رہے گا۔

لیکن پرومی دیوتا تو اپنے ارادوں میں چٹان کی طرح مضبوط اور اٹل تھا۔ اسے کوئی بھی اذیت اور کوئی بھی دھمکی زبان کھولنے پر مجبور نہ کر سکی۔ اس کا پورا جسم بلاشبہ قید و بند کی اذیتوں میں جکڑا تھا۔ مگر اس کی طاقت و روح آزاد اور پر مسرت تھی۔

پرومی تھیوس خوب اچھی طرح جانتا تھا کہ اس نے ہمیشہ زئیس دیوتا کی خدمت کی ہے۔ اس کے علاوہ اس نے ناتواں انسان کی بھی صحیح اور جائز حمایت کی ہے۔ وہ سمجھتا تھا کہ ایسا کر کے اس نے کوئی قصور نہیں کیا۔ اس کے مصائب اور قید و بند کی تمام اذیتیں سراسر ناجائز اور غیر منصفانہ ہیں۔ چنانچہ پرومی تھولیس کسی قیمت پر بھی ظلم اور استبداد کے سامنے سر جھکانے پر تیار نہ ہوا۔ پرومی تھیوسس چونکہ اپنی اذیت ناک زندگی میں بھی زئیس کو اس کا راز بتانے کے لیے تیار نہ تھا لہٰذا اس نے دیوتاؤں کے ایلچی مرکری کو بلند اور غصے بھری آواز میں مخاطب کر کے کہا کہ اے عظیم الشان دیوتاؤں کے پیغامبر کہ کوئی طاقت ایسی نہیں جو مجھے بولنے پر مجبور کر دے بے شک زئیس اپنے تمام آتشیں وار مجھ پر آزما کر دیکھ لے۔ میرے ارادوں پر کوئی لغزش نہیں اور میرے عزائم میں کسی قسم کی وہ شکستگی محسوس نہیں کرے گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد پرومی تھوڑی دیر کے لیے رکا پھر وہ دوبارہ مرکری کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ سنو دیوتاؤں کے پیغامبر، دیوتاؤں کے دیوتا سے جا کر کہہ دو کہ وہ سفید پروں والی برق سے، زلزلوں اور بجلیوں سے دنیا کو لرزا سکتا ہے لیکن وہ کبھی مجھے اپنے سامنے سرنگوں نہیں کر سکتا۔ پرومی کو اس بات پر مرکری پہلے سے بھی زیادہ زور دار لہجے میں اس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ سنو

پرومی تھولیس تمہاری یہ ساری گفتگو کسی دیوانے کے دعوے سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ تو اپنی ذات میں ایک بیوقوف اور دیوانہ ہے۔ مرکری یہ کہہ کر چلا گیا۔ پرومی پہلے کی طرح عذاب میں تڑپتا رہا۔ چند ہی دن بعد مرکری نے جس عذاب کی پیش گوئی پرومی کے لیے کی تھی۔ اس عذاب کی پرومی کے لیے ابتداء کر دی گئی تھی۔

وہ اس طرح کہ ایک عقاب نے مجبور و بے بس پرومی کو نوچنا شروع کر دیا تھا وہ ہر روز آ کر اور پرومی کے سر پر ٹھونگیں مار مار کر اس کے عذاب میں اور اضافہ کرنے لگا تھا۔

کہنے والے کہتے ہیں اور قدیم روایتوں میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے کہ کئی نسلوں کے بعد چرون نامی ایک قنطور کہ جس کا بدن گھوڑے کا اور گردن کے اوپر کا حصہ انسان ہوتا تھا۔ پرومی کی جگہ اپنی جان دینے پر آمادہ ہو گیا۔ چرون لافانی تھا پھر بھی زئیس نے اس کی پیشکش قبول کر لی۔ اس کے بعد پرومی کو رہائی نصیب ہوئی۔

روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ ہرکولیس نے عقاب کو قتل کر کے پرومی کی گلو خلاصی کرائی تھی۔ اور یہ کہ زئیس خود بھی اس کی رہائی چاہتا تھا۔ مگر داستانوں سے اس بات کا پتہ نہیں چل سکا کہ زئیس کیوں اس کی رہائی کا متمنی تھا۔ نہ اس بات کا سراغ ملتا ہے کہ آزاد ہونے کے بعد اس نے زئیس کو اس کا راز دیا تھا یا نہیں۔ پرومی تھیوس دیوتاؤں اور انسانوں کے درمیان حق و انصاف کی علامت بن چکا تھا۔ برسوں سے اس کا نام ایک ایسے حق پرست باغی کی حیثیت سے زندہ ہے کہ جس نے ناانصافی اور جور و ستم کے خلاف علم بلند کیا تھا۔

پرومی کا نسل انسانی پر ایک یہ بھی احسان ہے کہ جب زئیس نے اسے نیچا دکھانے کے لئے تمام لوگوں کو تباہ کرنے کی ٹھان لی اور سمندر کے دیوتا کی مدد سے ایک سیلاب عظیم لے کر آیا تو پرومی نے ایک چوبی صندوق کے ذریعے ایک شخص جس کا نام دیوکیس تھا جو پرومی کا بھتیجا تھا اور عورت جس کا نام پیرا تھا اور جو پرومی کی بھتیجی اور پنڈورا کی بیٹی تھی کی مدد سے انسان کو بچانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

(9) نو رات دن کے اس طوفان میں ان کا یہ صندوق کوہ پرناسس کی چوٹی پر جا کر ٹھہرا طوفان رک جانے کے بعد دیوکلس اور پیرا سے ہی نسل انسانی چلی تجلّی اور فروغ پرومی تھیوس کی خصوصیات تھی اہل ایتھنز نے اکاڈیلم نام کے باغ میں پرومی کے نام کی ایک قربان گاہ تیار کی اور اس کی یاد میں ہر سال کھیلوں کی نمائش کرنے کا سلسلہ بھی جاری کیا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

یہاں تک کہنے کے بعد وہ یونانی داستان گو رک گیا پھر وہ عارب کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا سنو عظیم اجنبیو میں نے گزشتہ دن کی طرح آج بھی یونانی دیومالا کے بڑے بڑے کرداروں سے متعلق تمہیں تفصیل کے ساتھ بتایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ آج کے لئے اس قدر تفصیل ہی کافی ہے کیا اب تم لوگ مجھے جانے کی اجازت نہ دو گے۔ اس لئے کہ اب میرا سکندر کے پاس جانے کا وقت ہو گیا ہے شاید تمہیں خبر ہو گی کہ سکندر کل کا بیمار پڑ چکا ہے لہٰذا مجھے طلب کیا گیا ہے تاکہ میں اس کے پاس بیٹھوں اسے داستانیں سناؤں تاکہ اچانک حملہ کرنے والی بیماری میں اس کا دل بہلا سکوں۔

اس داستان گو کی یہ بات سن کر عارب کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگی تھی عزازیل کے چہرے پر بھی غمزدگی اور افسردگی اور پریشانیوں کے سائے رقص کرنے لگے تھے۔ پھر عزازیل نے عارب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ سنو میرے رفیق اس داستان گو کو مناسب نقدی دے کہ فارغ کر دو تاکہ یہ سکندر کی طرف جائے میں سمجھتا ہوں کہ سکندر بیمار ہو گیا ہے تو اس کی بیماری کے دوران اس کا دل بہلانے کے لئے اس داستان گو کو ضرور اس کی طرف جانا چاہیے۔ عزازیل کے حکم کا اتباع کرتے ہوئے عارب نے فوراً چند سکے اس داستان گو کو تھما دیئے سکے لے کر وہ داستان گو خوش ہو گیا۔ پھر وہ اس کمرے سے نکل کر چلا گیا تھا۔

اس داستان گو کے جانے کے بعد عزازیل عارب اور نبیطہ کو مخاطب کر کے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ عارب نے بولنے میں پہل کر دی اور عزازیل سے پوچھا اب میرے آقا جیسا کہ اس داستان گو نے بتایا ہے کہ سکندر گزشتہ دن سے بخار میں مبتلا ہے اور اگر اس بخار نے اسے آ دبوچا اور اسے مکہ شہر پر حملہ آور ہونے کے لئے سکندر اس بخار کی وجہ سے کوچ نہ کر سکا پھر تو میں خیال کرتا ہوں ہماری ہار اور یوناف کی جیت ہو گی اور اگر سکندر واقعی اس شہر سے کوچ نہ کر سکا تو وہ ضرور خیال کرے گا کہ یہ سب کچھ اس کے مکہ شہر پر حملہ ہونے کے ارادے کی وجہ سے ہوا ہے۔ لہٰذا اے میرے آقا کیا آپ اس موقع پر ہماری رہنمائی نہیں کریں گے کہ ہمیں سکندر کو کامیاب کروانے کے لئے اور یوناف اور بیوسا کو شکست سے دوچار کرنے کے لئے کیا اقدام کرنا چاہیے۔

عارب کی یہ گفتگو سن کر عزازیل کے چہرے پر بھی ہوائیاں اڑنے لگی تھیں تاہم اس نے اپنے آپ کو سنبھالا پھر وہ عارب اور نبیطہ کی تسلی کے لئے کہنے لگا میرے ساتھیو میرے رفیقو فکرمند اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے سکندر کی طبیعت یونہی حسب معمول کچھ خراب ہو گئی ہو گی جس کی بنا پر اس کے پہرہ داروں نے اس داستان گو کو طلب کر لیا ہو گا ورنہ فکرمندی کی کوئی بات نہیں ہے۔

مجھے امید ہے کہ کل شام تک سکندر مکہ شہر پر حملہ آور ہونے کے لئے بابل سے اپنے لشکر کے ساتھ ضرور کوچ کرے گا اور ہاں میرے ساتھیو سنو تم دونوں میاں بیوی یہیں سرائے میں ہی قیام کرو میں خود سکندر کا علاج کرتا ہوں اور پھر دیکھنا وہ دنوں میں نہیں بلکہ لمحوں میں تندرست ہو جائے گا اور کل شام تک وہ اپنے لشکر کے ساتھ مکہ شہر پر حملہ آور ہونے کے لئے ضرور کوچ کرے گا۔ جس کے نتیجے میں سکندر کو کامیابی ہو گی اور یوناف اور بیوسا دونوں کا منہ کالا ہو گا اس کے ساتھ ہی عزازیل اپنی جگہ سے اٹھا اور سکندر کی طرف جانے کے لئے وہ سرائے کے اس کمرے سے نکل گیا تھا۔

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

عزازئیل دریائے فرات کے کنارے عظیم و قدیم بادشاہ بخت عنصر کے محل کے اس کمرے میں داخل ہوا جس میں سکندر نے قیام کر رکھا تھا۔ اس نے دیکھا کہ کمرے میں چند طبیب سکندر کے لئے دوایاں تیار کرنے میں مصروف تھے۔ وہ داستان گو جو تھوڑی دیر پہلے یونانیوں کے دیوتاؤں کے متعلق عزازئیل عارب اور نیبط کو تفصیل بتاتا رہا تھا وہ بھی وہیں بیٹھا سکندر کے سامنے داستان گوئی کر رہا تھا۔ عزازئیل نے دیکھا سکندر اپنی مسہری پر آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا وہ کچھ کمزور پڑ گیا تھا اس سے سکندر عزازئیل کو قید زندان اور رسن و دار جیسا افسوس ناک لمحہ بہ لمحہ گزرتی رات اور قطرہ قطرہ دل پر گرتے آنسو جیسا افسردہ اور زرد موسموں کے خشک پتوں کی طرح ویران دکھائی دے رہا تھا۔ کمرے میں داخل ہونے کے بعد تھوڑی دیر تک عزازئیل سکندر کی مسہری پر کھڑا رہا پھر اس نے ذرا زور سے کھانستے ہوئے گویا سکندر پر اپنی موجودگی کا اظہار کیا تھا جس کے جواب میں سکندر نے اپنی آنکھیں کھول دی تھیں اس نے بڑی حیرت سے اور بڑے تعجب سے عزازئیل کی طرف دیکھا پھر وہ بولا اور عزازئیل کو وہ مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے مہربان اجنبی میں سمجھتا ہوں کہ تو بروقت دوبارہ میرے پاس آیا ہے تو اس سے پہلے جب میرے پاس آیا تھا تو تو نے مجھے مکہ شہر میں خداوند کے گھر پر حملہ آور ہونے کی ترغیب دی تھی۔ تمہاری ترغیب میں آ کر میں نے اپنے لشکر کو تین دن کی مہلت دی تاکہ وہ تیاری کر لیں اس کے بعد میں نے ارادہ کیا تھا کہ مکہ شہر پر تمہارے مشورے کے مطابق حملہ آور ہوں گا مگر اے میرے دوست اے میرے محسن و مربی جب سے میں نے اس شہر پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا ہے تب سے میری طبیعت کچھ علیل اور میری روح بوجھل سی ہوتی جا رہی ہے۔ یوناف جو اب تک میرا بہترین مشیر اور میرا مخلص ساتھی ثابت ہوا ہے اس نے بھی مجھے مکہ شہر پر حملہ آور ہونے سے باز رکھنے کی کوشش کی تھی لیکن میں نے اس کی کسی بات پر دھیان نہ دیا اور اسے اس کی بیوی سمیت میں نے نظر بند کر دیا اور اسے میں نے یہ چیلنج دیا ہے کہ میں مکہ شہر پر ضرور حملہ آور ہو کر اور وہاں خداوند کے گھر کو تباہ و برباد کر کے رہوں گا۔

عزازئیل نے لب خنداں پر بے حد تبسم بکھیرتے ہوئے کہا آپ نے جو ارادہ کیا ہے وہ ضرور اس تکمیل کو پہنچ کر رہے گا۔ اس پر سکندر بولا اور کہنے لگا۔ جب میں نے مکہ شہر پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا ہے میرا دل مجھے پیاسا صحرا لگتا ہے اور میری کھوئی کھوئی آنکھوں میں خوف بھر گیا ہے۔ یوں لگتا ہے میرا سایہ بھی میرا شریک سفر نہ رہا ہو اور میں جھلتے ریگستانوں میں بیکراں ریت کے طوفانوں

کا شکار ہونے کا ارادہ کر رہا ہوں۔

اے عزازئیل جب سے میں نے تمہارے کہنے پر مکہ شہر پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا ہے۔ تب سے ہی میں پکڑا گیا ہوں ایک عجیب و غریب سے بخار نے مجھے آ دبوچا ہے جو لمحہ بہ لمحہ میری ہڈیوں سے گودا تک نکال کر مجھے کھوکھلا اور خالی کرتا جا رہا ہے۔ سن عزازئیل میری موجودہ کیفیت نے مجھ پر اشکوں کا سوز متشدد نظریات کی اذیت' دیار غم کی مسافری اور ویرانوں کی تاریکی طاری کر دی ہے۔ میں جب آنکھیں کھول کر اپنے اردگرد کا جائزہ لیتا ہوں تو مجھے یوں لگتا ہے جیسے میں ہول انگیز عمودی چڑھائی چڑھ رہا ہوں اور اس کے بعد مجھے یوں لگتا ہے جیسے میری ہڈیوں سے بڑی تیزی کے ساتھ گوشت نوچا جا رہا ہو۔

اے عزازئیل مجھے یوں لگتا ہے کہ جیسے میری اس بیماری نے میری آنکھوں میں تاریک مایوسی میرے شعور میں سنسان راہوں کی سی کیفیت طاری کرنا شروع کر دی ہو جس کے باعث میرا دل سحر کے سورج جیسا لہو لہو ہو کر عدم و ہست کی جنگ اور موجود و غائب کی شہرہ کاری کا ہدف اور نشانہ بن گیا ہو اے عزازئیل ان دنوں میں اپنے آپ کو روزن میں ٹھہری صدا اور ہلاکت خیزی کے وحشت سفاک جیسا محسوس کر رہا ہوں میں جوں ہی آنکھیں بند کرتا ہوں مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کسی نے مجھے آگ اور خون بھرے راستے میں کھڑا کر کے میری جھولی میں کینہ و ذلت عداوت و رقابت رشک و حسد غرور و نخوت کے انبار لگا دیئے ہوں ہر وقت صلیب کے بھنور اور شب بدر حقیقتیں مجھ سے تانک جھانک کرتی ہیں بالکل اس طرح جس طرح موت کسی کو دبوچ لینے کے لئے اس سے تانک جھانک کرتی ہے اے عزازئیل کہو اس موقع پر مجھے کیا کرنا چاہئے۔

عزازئیل نے سکندر کی ڈھارس بندھاتے ہوئے کہا سنو مقدونیہ کے عظیم بادشاہ تمہیں فکر مند اور خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے میرا ستاروں کا علم مجھے بتاتا ہے کہ تم مکہ شہر پر حملہ آور ہونے کی مہم میں ضرور کامیاب و کامران رہو گے اس طرح تمہیں دنیا میں وہ شہرت اور ناموری حاصل ہو گی جو آج تک کسی بھی بادشاہ اور کسی بھی حکمران کو میسر نہیں ہوئی جہاں تک تمہاری بیماری کا تعلق ہے تو یہ ایک اتفاقی حادثہ ہے کہ ان دنوں ہی بخار نے تمہیں آ دبوچا ہے بہرحال تم فکر نہ کرو تم جانتے ہو کہ میں ایک بے مثل حکیم بھی ہوں میں خود تمہارے لئے دوایاں تجویز کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ تم چند ہی روز تک اپنی صحت بحال کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ اس کے بعد تم بخوشی مکہ کی طرف اپنے لشکر کے ساتھ کوچ کر سکو گے۔ اس کے بعد عزازئیل اپنی جگہ سے اٹھ کر سکندر کے کمرے میں موجود طبیبوں کی طرف آیا اور ان سے دوایاں لے کر وہ طرح طرح کے مرکب بنا کر سکندر کے لئے دوایاں تجویز کرنے لگا تھا اس کے بعد وہ مزید تھوڑی دیر کے لئے سکندر کے پاس بیٹھا اس کی ڈھارس بندھائی اسے تسلی دی پھر وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔

---O---

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کے لئے سکندر نے اپنے لشکر کو تیاری کے لئے تین دن دیئے تھے جن میں سے دو دن گزر چکے تھے اور باقی صرف ایک دن تھا جس کے بعد سکندر نے اپنے لشکر کے ساتھ مکہ کی طرف کوچ کرنا تھا لیکن اس دوران سکندر سخت علیل ہو گیا تھا دوسری طرف یوناف اور بیوسا ابھی تک اپنی رہائش گاہ میں نظربند تھے۔ وہ دونوں میاں بیوی چاہتے تو اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لا کر اس نظربندی سے چھٹکارا حاصل کر سکتے تھے لیکن وہ بڑے صبر اور شکر کا مظاہرہ کرتے ہوئے رونما ہونے والے حالات کا انتظار کر رہے تھے۔

------O------

ایک روز وہ دونوں میاں بیوی بیٹھے باہم گفتگو کر رہے تھے کہ سکندر کا جرنیل سلیوکس ان سے ملنے کے لئے آیا سلیوکس ان دونوں کے سامنے بیٹھ گیا اور پھر اس نے بڑی ہمدردی اور نرمی میں یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا سنو میرے دوست! میرے رفیق! تم نے ایک لمبا عرصہ ہم مقدونیوں کی رفاقت میں گزرا ہے تم نے سکندر کے طلب کرنے پر جو بھی مشورہ دیا تھا اچھا بہترین اور خلوص پر مبنی مشورہ ہی دیا کبھی بھی تم نے ہمیں یا سکندر کو بھٹکانے یا نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کی۔ سکندر نے جو تمہیں ایک معمولی سے مشورے کی بنا پر نظربند کر دیا ہے تو مجھے اس کا سخت صدمہ اور افسوس ہے اسے یقیناً" ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا اگر تم نے مکہ پر حملہ آور ہونے کے برے نتائج سے آگاہ کیا تو میں سمجھتا ہوں تم نے اپنا صحیح فرض ادا کیا ہے اور تم نے اسے اسی طرح مشورہ دیا جیسا تم ماضی میں دیتے ہو سکندر کو اس کا برا نہیں ماننا چاہئے تھا سنو! سکندر بیمار پڑ چکا ہے اور اس کے یہاں سے مکہ کی طرف کوچ کرنے کے لئے صرف ایک دن باقی ہے لیکن وہ ایسا ہٹ دھرم اور ضدی ہے کہ اس بیماری کے باوجود بھی وہ کل شام تک اپنے لشکر کے ساتھ یہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے سنو میں سکندر کے ساتھ لشکر میں شامل ہو کر مکہ نہیں جا رہا بلکہ سکندر نے مجھے آج ہی یہ حکم دیا ہے کہ میں بابل ہی میں قیام کروں اور اس کی غیر موجودگی میں سلطنت کے امور کی دیکھ بھال کروں میں تم دونوں میاں بیوی سے اس لئے ملنے آیا ہوں کہ کل جب شام کے وقت سکندر اپنے لشکر کے ساتھ یہاں سے مکہ کی طرف کوچ کر جائے گا تو تم حسب معمول آزاد ہو جاؤ گے تمہاری نظربندی ختم کر دی جائے گی تم اپنی مرضی اور منشاء کے مطابق بابل شہر میں ادھر ادھر گھوم سکو گے اور جب سکندر واپس آنے والا ہو گا تو تم پھر یہ نظربندی اختیار کر لینا پھر اگر حالات و واقعات تمہارے مشورے کے خلاف رونما ہوئے تو میں سکندر سے تم دونوں کی سفارش کر کے تم دونوں کی معافی کا سامان ضرور کروں گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد سلیوکس جب رکا تو یوناف بولا اور سلیوکس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ سنو سلیوکس تم نے جو ہم دونوں میاں بیوی سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے اس کے لئے میں تمہارا بے حد ممنون اور شکر گزار ہوں سکندر کی واپسی تک میں نظربندی میں ہی رہنا پسند کروں گا میں اس پر یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ جو مشورہ میں نے اس کو دیا تھا وہ بدنیتی پر نہیں بلکہ خلوص پر مبنی تھا۔ بس پھر

پر حملہ آور ہونے کی وہ تیاری کر رہا ہے۔ اس گھر پر اگر یہ حملہ آور ہوتا ہے تو اس کے مقدر میں سوائے تباہی و بربادی کے کچھ نہیں رہے گا میں اب بھی دعوے اور وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس سکندر کو اس گھر پر حملہ آور ہو کر کامیابی حاصل کرنا تو بہت دور کی بات میرا اپنا یہ اندازہ اور تجربہ ہے کہ اسے اس گھر پر حملہ کرنے کی توفیق تک نہ ہو گی لہذا میں اپنی اسی قیام گاہ میں نظربند رہ کر سچائی کے ظاہر ہونے اور سکندر کے سچائی کو تسلیم کرنے کے لمحے کا انتظار کروں گا۔

جواب میں سلیوکس پھر بولا اور یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ اس نظربندی کے دوران تم دونوں میاں بیوی کسی چیز کی ضرورت محسوس کرتے ہو تو کہو جو کچھ بھی تم چاہو گے میں تمہیں تمہاری اس رہائش گاہ پر مہیا کروں گا اس پر یوناف پھر بولا اور کہنے لگا۔ سکندر نے ہم دونوں میاں بیوی کو نظربند ضرور کیا ہے لیکن اس کے حکم پر ہمیں ضروریات زندگی پہلے کی طرح میسر ہیں۔ میں جانتا ہوں سکندر دل سے مجھے ناپسند نہیں کرتا بلکہ اب تک مجھ سے مشورے کرتے ہوئے وہ مجھے اپنا رفیق اور بھائی کہہ کر پکارتا رہا ہے اور مجھے امید ہے کہ مکہ شہر پر حملہ نہ کرنے کا میں نے جو اسے مشورہ دیا تھا میرا یہ مشورہ بھی سچا اور خلوص پر مبنی ثابت ہو گا۔ اس کے ساتھ ہی سلیوکس اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور دوبارہ وہ یوناف سے کہنے لگا کہ میں تو اسی غرض کے لئے آیا تھا کہ تم سے احوال پرسی کروں اور تمہاری ضروریات کا خیال رکھوں میں اب جاتا ہوں بہرحال اس نظربندی کے دوران تم دونوں میاں بیوی کو کسی شے کی ضرورت ہو تو تم میری طرف پیغام بھجوا دینا تمہیں تمہاری ضرورت کی ہر شے میسر ہو گی اس کے ساتھ ہی سلیوکس یوناف اور بیوسا کے کمرے سے نکل گیا تھا۔

------O------

اس سے اگلے روز دریائے فرات کے کنارے کی سرائے میں عزازیل عارب اور نیبط اکٹھے بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ وہی یونانی داستان گو کمرے کے دروازے پر نمودار ہوا جو گزشتہ دو دن سے انہیں یونانی دیوتاؤں کے متعلق تفصیل بتاتا رہا تھا دروازے پر آ کر وہ داستان گو اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کرنا ہی چاہتا تھا کہ عزازیل نے اسے دیکھ لیا پھر وہ اسے کہنے لگا تم دروازے پر رک کیوں گئے ہو۔ بلا جھجک اندر آؤ اور یونانی دیوی دیوتاؤں کا سلسلہ تم نے جہاں ختم کیا تھا وہیں سے پھر شروع کرو اس لئے کہ تم میرے ان دونوں ساتھیوں کو بہترین معلومات فراہم کر رہے ہو عزازیل کی یہ گفتگو سنتے ہوئے داستان گو مسکراتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ پھر وہ ان تینوں کے سامنے بیٹھ گیا اس موقع پر عارب بولا اور داستان گو کو مخاطب کر کے کہنے لگا اے محترم داستان گو دیوی دیوتاؤں کی بات پھر وہیں ہی سے شروع کرو جہاں گزشتہ دن تم نے منقطع کی تھی اس کے جواب میں وہ داستان گو سنبھل کر بیٹھا پھر وہ ان تینوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

میرے ساتھیو! میرے دوستو! اس سے پہلے میں تمہیں یونان کے بڑے بڑے دیوتاؤں سے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

متعلق تفصیل کے ساتھ بتا چکا ہوں۔ کچھ چھوٹے اور غیر معروف دیوتا رہتے ہیں جن کا ذکر میں تم سے بعد میں کروں گا۔ اب میں تمہیں یونانی دیویوں کے حالات سناتا ہوں پہلے میں وینس سے شروع کرتا ہوں یونانی میں اس دیوی کو افرودیتی کہہ کر پکارا جاتا ہے جبکہ رومن اسے وینس کہتے ہیں یہ وینس حسن و عشق کی دیوی کہلاتی ہے شروع شروع میں اہل روما وینس کو کوئی بڑی دیوی نہیں مانتے تھے لیکن جب یونانیوں کی دیوی افرودیتی سے اس کی مطابقت تسلیم کر لی گئی تو اس کی پرستش عام ہو گئی۔

سب سے پہلے یونان کے جزائر قبرص میں اس کی پرستش شروع ہوئی اس کے بعد یونان اور روما میں بھی اس کی پرستش عام ہو گئی تھی۔ اپریل کا مہینہ یعنی فصل بہار کا مہینہ اس کی پرستش کے لئے مخصوص ہے نباتات میں سیب کو کنار، برگ ریحان اور شاخ گل حیوانوں میں قمری بطخ اور ابابیل اس دیوی کی بدولت متبرک مانے جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان پرندوں سے یا تو وہ رتھ کھنچواتی تھی یا ان سے پیغام رسانی کا کام لیا کرتی تھی۔

یونانی مصور یا سنگ تراش جب وینس کی تصویر بناتے ہیں یا اس کا مجسمہ تراشتے ہیں تو اس کے ساتھ اس کے معصوم بچے ایروز کو بھی دکھاتے ہیں اس دیوی کی پیدائش کی نسبت پرانے شاعروں نے لکھا ہے کہ وہ سمندر کے کف سے پیدا ہوئی تھی وینس کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس حسن و عشق کی دیوی کا شوہر آگ کا دیوتا ولکن تھا لیکن یہ اپنے خاوند کی وفادار بیوی ثابت نہ ہوئی جب اس کی شوہر سے پہلی لڑائی ہوئی تو اس نے ایرس سے ملوث ہونے کے بعد خدائے شراب بیکس کے ساتھ بھی تعلقات استوار کر لئے اس کے بعد زئیس کے بیٹے اور دیوتاؤں کے قاصد مرکری اور سمندر کے دیوتا پوسائیڈن پر بھی فریفتہ ہوئی اور ان دونوں پر بھی یہ جان و دل نچھاور کرنے لگی تھی۔

دیوتاؤں کے علاوہ یہ وینس دیوی کچھ انسانوں سے بھی محبت کرتی تھی ان میں سر فہرست ایکیس اور نو عمر ایڈونس ہیں ان دونوں سے اس نے آشنائی پیدا کی نو عمر ایڈونس پورا جواں مرد نہیں تھا اس لئے افرودیتی کے شوق وصل سے گھبراتا تھا ایک دن یہ شکار کے دوران جنگلی سور کے ہاتھوں مارا گیا وینس کو جب ایڈونس کی موت کا پتا چلا اسے بے حد صدمہ اور دکھ ہوا کیونکہ ایڈونس اس کا سب سے زیادہ چہیتا محبوب تھا۔ وینس کو جتنی محبت ایڈونس سے تھی اتنی اور کسی بھی اپنے محبوب سے نہ تھی۔

الغرض اس دیوی نے اپنے دامن عصمت پر بار بار داغ لگانے سے قطعاً "کوئی پرہیز نہ کیا اس نے موت کے بعد بھی ایڈونس کا پیچھا نہ چھوڑا حسن و جمال میں کوئی بھی دیوی وینس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ٹرائے کے شہزادے پیرس نے اس کی خوبصورتی پر اسے انعام بھی دیا تھا یہ عورتوں کو حسین اور

دلفریب بنا دینے کی قدرت رکھتی ہے اور جب کسی عورت کی کمر سے اپنا سحر انگیز کمر بند کھول کر باندھ دیتی ہے تو مرد اس عورت کے فریفتہ ہو کر رہ جاتے تھے۔

سمندر کے دیوتا کی بیٹی تھیس کی شادی پر بھی دیوی دیوتاؤں کو مدعو کیا گیا تھا لیکن ایرز کو جو کہ فتنہ فساد کی دیوی اور ایرس دیوتا کی بہن تھی اس شادی میں مدعو نہ کی گئی تھی لیکن وہ بن بلائے اس شادی میں شریک ہو گئی شادی کے روز اس فتنہ فساد کی دیوی ایرز نے ایک عجیب سا کام کیا اس نے ایک سیب لیا اور اس پر لکھا سب سے زیادہ خوبصورت کے لئے اور پھر یہ سیب اس نے ساری دیویوں کے درمیان پھینکتے ہوئے کہا جو دیوی سب سے زیادہ خوبصورت ہو گی اس کو یہ سیب انعام کے طور پر ملے گا۔

اس پر تین دیویاں یعنی اتھنا، ہیرا اور وینس کے درمیان جھگڑا شروع ہو گیا ہر دیوی اپنے آپ کو سب سے زیادہ خوبصورت سمجھتے ہوئے اس سیب کا حق دار سمجھنے لگی تھی دیوتاؤں کا دیوتا زئیس بھی اس موقع پر اس محفل میں موجود تھا اس نے جو دیویوں کو یوں خوبصورتی کے سوال پر لڑتے جھگڑتے دیکھا تو مرکری دیوتا کو اپنے پاس بلاتے ہوئے اس نے مرکری کو حکم دیا کہ ان تینوں دیویوں کو ٹرائے کے شہزادے پیرس کے پاس لے جاؤ وہ مستحق دیوی کی جھولی میں سونے کا سیب ڈال دے گا چونکہ زئیس دیوتا کا حکم پا کر مرکری یعنی ہرمیس ان تینوں دیویوں کو لے کر ٹرائے شہر میں پیرس کے روبرو حاضر ہوا سب سے پہلے دیوی ہیرا شہزادہ پیرس سے مخاطب ہوئی اور کہنے لگی کہ یہ سیب اگر تم نے مجھے دے دیا تو میں تمہیں پورے ایشیاء کا بادشاہ بنا دوں گی ہیرا کے بعد دیوی اتھنا بولی اور کہنے لگی سنو پیرس میری جانب بھی خیال کرو تم نے یہ سیب میری جھولی میں ڈال دیا تو میں تمہیں ایسا سورما بنا دوں گی کہ ٹرائے میں تیرے برابر کا کوئی بھی طاقت ور زور آور اور جنگ جو نہ رہے گا۔ اتھنا جب اپنا مدعا کہہ چکی تو وینس پیرس کے سامنے آئی اور کہنے لگی سنو پیرس اگر تم نے یہ سیب مجھے دے دیا تو میں تمہیں دنیا کی حسین ترین عورت بخش دوں گی جو تمہارے راحت و آرام اور تمہاری خوشی اور دلچسپی کا باعث بنے گی۔

ٹرائے کے شہزادے پیرس نے وینس کی بات مان لی اور وہ سیب اس کی جھولی میں ڈال دیا پیرس کے اس انصاف پر دوسری دونوں دیویاں مارے حسد کے جل بھن کر رہ گئی تھی اور پیرس کی دشمن ہو گئی تھی اس کے بعد وینس نے پیرس کے ساتھ اپنا وعدہ خوب نبھایا اور اس وقت کی حسین ترین عورت ہیلن کو اس کے حوالے کر دیا تھا یہاں تک کہنے کے بعد وہ یونانی داستان گو تھوڑی دیر کے لئے رکا دم لیا پھر وہ دوبارہ بولا اور کہنے لگا۔

یہ وینس دیوی بابلیوں میں عشتار اور ایرانیوں میں ناھید کے نام سے پکاری اور پرستش کی جاتی ہے یونان کے قدیم داستان گو کہتے ہیں کہ وینس یا افرودیتی زئیس اور ڈایوئی کی بیٹی ہے بعض

نديم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اسے اوشینس اور سمندری پری تھیتس کی بیٹی کہتے ہیں بعض کے خیال میں اس نے ہوا اور زمین کے ملاپ سے جنم لیا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس نے سمندری جھاگوں سے جنم لیا تھا۔

اس کی پیدائش کے بارے میں سب سے مقبول روایت یہ ہے کہ سمندر میں اچانک طوفان برپا ہوا اور وہ ایک صدفی مچھلی پر سوار جھاگوں میں سے نکلی اس کے بے مثل اور بے امریکی بطن پر اس وقت لباس نہ تھا لہریں اسے ہولے ہولے بہا کر جزیرہ سار تھرا میں لے آئیں ساحل پر اس نے جب قدم دھرا تو اسے وہ جزیرہ تنگ معلوم ہوا چنانچہ وہ جزیرہ سار تھرا سے جزیرہ قبرص میں چلی گئی یہاں زئیس اور تھیمس کی بیٹی نے اس کی بڑی مدد کی اس نے برہنہ دیوی کو فوراً کپڑے دیئے اور اسے خوب بنایا سنوارا اور پھر اسے دیوتاؤں کے آسمان کوہستان المپس پر پہنچا دیا۔

اس کے بے پناہ حسن دیکھ کر سارے دیوی دیوتا انگشت بدنداں رہ گئے تھے۔ ہر دیوتا اسے بیاہنے پر تل گیا تھا مگر دیوتاؤں کے دیوتا زئیس نے یہ حرکت کی کہ حسن کی اس دیوی کو سب سے بڑے بدشکل اور کریہہ المنظر اور گندے دیوتا ولکن کے ساتھ بیاہ دیا تھا وینس کبھی بھی اپنے شوہر کی وفادار ثابت نہ ہوئی اس کے تین بچے نوبس، ڈانس اور ہرمونیہ جنگ کے تند خو اور شرابی دیوتا ایرس سے تھے زیرس کے علاوہ ہرمیس یعنی مرکری ڈائینوس و زئیس کی زوجیت میں بھی یہ دیوی رہی اس دیوی کے پاس کہتے ہیں کہ ایک ایسا پٹکا تھا کہ جسے پہن کر اس کی طاقت کئی گنا بڑھ جاتی تھی ایک تاثیر اس کے اس ٹپکے میں یہ بھی تھی اگر وہ اس ٹپکے کو پہن لیتی تو جس شخص کی طرف بھی وہ رغبت کرتی وہ اس سے بے پناہ محبت کرنے لگتا تھا۔

وینس کو اٹلی بہت پسند تھا۔ پینس کے مقام پر اس کا ایک مندر ہے وہاں اس دیوی کا اصلی سفید مجسمہ موجود ہے پینس کے قریب اس کی پجارنیں ہر موسم میں بہار میں سمندر میں نہاتی ہیں وہ پجارنیں پانی سے ایسے نکلتی ہیں جیسے انہوں نے نیا جنم لیا ہو آخر ان کی وینس دیوی بھی تو سمندر سے اسی طرح نکلی تھی وینس کے سب سے عالی شان مندر پیفس، کھیترا، ریڈالیا اور کنڈس میں شہروں میں موجود ہیں اس کا چلنا اس قیامت کا تھا کہ جب قدم اٹھاتی تو نور میں لپٹی اور نہائی ہوئی معلوم ہوتی تھی اس کے ہر قدم پر سبز گھاس، خوبصورت پھول کھل اٹھتے تھے۔ سمندر کی موجیں مسکرا اٹھتی تھیں صبح خرام اور مست ہوائیں اس کے آگے آگے چلتی تھیں بادل ساتھ ساتھ رواں رہتے تھے اور گلاب اپنی لالی کے لئے اس کا شرمندہ احسان ہے۔

گلاب اور وینس کے متعلق ایک حکایت ہے کہتے ہیں کہ وینس اپنے محبوب اور دلدادہ ایڈونس کے پاس اس سے ملنے کے لئے پہنچی اس وقت ایڈونس نزع کے عالم میں تھا اس بوکھلاہٹ میں وینس کے نازک پاؤں میں کانٹا چبھ گیا پاؤں سے خون نکل کر گلاب کے پھول پر جا گرا جس کی وجہ سے گلاب ہمیشہ کے لئے سرخ ہو گیا۔

بہرحال جو کوئی بھی اس حسین دیوی کے جال میں پھنس کر رہ جاتا تھا وہ اس پر دل و جاں نچھاور کرنے کے لئے تیار ہو جاتا تھا کبھی تو یہ لوگوں کو دیکھ کر شیریں انداز میں مسکراتی اور کبھی ان کا بری طرح مذاق اڑاتی تھی اس کی فتنہ سامانیاں دیکھ کر داناؤں کی عقل تک جواب دے جاتی تھی۔

کہتے ہیں کہ وینس کا رتھ ہاتھی دانت کا بنا ہوا تھا جسے نازک اور پیاری پیاری قمریاں کھینچتی تھیں ان فاختاؤں کی باگیں انتہائی سبک اور نازک طلائی زنجیروں کی تھی اس کی پوشاک جھلملاتے اور ہیروں میں جڑی ار غوانی ہوتی تھی سیر کے وقت اس کے رتھ کے چاروں طرف پردے ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ ساتھ ریشمی پردہ والی قمریاں پرواز کرتی تھیں۔

جب کبھی بھی وینس کسی مہم پر یا سیر و تفریح کے لئے نکلتی تو اس کا بیٹا ایروز یعنی کیوپڈ ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا تھا وہ رتھ میں کمان لئے اور آنکھوں میں پٹی باندھے رہتا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ عشق اندھا ہوتا ہے اور محبت میں محبوب کے نقائص نظر نہیں آیا کرتے۔ کہا جاتا ہے کہ وینس گلاب کا تاج پہنے سمندری گھونگے پر بھی سواری کیا کرتی تھی اور پرانے داستان گو بتاتے ہیں کہ ایسے میں سمندری پریاں اور مچھلیاں اٹھکیلیاں کرتیں وینس کے ہمراہ ہوتی تھی وینس اور کیوپڈ کے متعلق عشق و محبت کے بے شمار واقعات اور داستانیں یونانی ادب میں معروف و مشہور ہیں یہاں تک کہنے کے بعد وہ داستان گو خاموش ہو گیا تھا۔

داستان گو تھوڑی دیر کے لئے دم لینے کو رکا رہا پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا میرے اجنبی مہمانوں! اب میں تمہیں یونان کی دوسری بڑی دیوی اتھینا کے متعلق سے تفصیل سے بتاتا ہوں رومن اس دیوی کو منروا دیوی کے نام سے پکارتے اور پرستش کرتے ہیں اتھینا دیوی کے متعلق سب سے مشہور روایت یہ ہے کہ اس کی ماں کوئی نہیں تھی اس کا باپ زئیس تھا ایتھینز میں اس کا مرمری مندر کنواری مندر کے نام سے مشہور ہے معروف مجسمہ ساز فیدیاس نے اس کا چوبیس فٹ اونچا بت ہاتھی دانت اور سونے سے ڈھال کر بنایا تھا اس دیوی کی عظیم ترین مقدس علامتیں مرغ با قشیہ اون اور سانپ ہیں زیتون کا درخت بھی اسی دیوی نے لگایا تھا الو اس دیوی کا محبوب ترین پرندہ ہے اس کی پوجا ہر جگہ ہوتی ہے یونانیوں کی یہ سب سے زیادہ پیاری اور محبوب دیوی ہے جوانی کے عہد میں اس دیوی کو چوری کرنے کی بڑی عادت تھی اس کی چوری کی متعدد داستانیں مشہور ہیں اس کے باوجود اپنے باپ کی بے حد وفادار اور قابل اعتبار مشیر تھی زئیس اس کی ہر بات پر اعتماد کرتا تھا۔

جس کمرے میں زئیس کے برقی بان ہوتے تھے اس کی چابیاں اس کے پاس ہوتی تھیں جنہیں وہ خود بھی استعمال میں لایا کرتی تھی تمام دیوتا اس خوبصورت اور نازک اندام دیوی کو چاہتے تھے لیکن اس کے باوجود اس نے کسی بھی دیوتا سے شادی کی حامی نہ بھری اور یہ دیوی ار تھیس اور

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

0345-5048559

ہیسٹیا کی طرح تمام عمر کنواری رہی۔ لیکن کنوارے پن میں ا-تھینا کا درجہ ان سب میں اونچا اور بلند ہے۔

یہ عقل و دانش، تہذیب و شائستگی کے علاوہ جملہ فنون کی دیوی بھی کہلاتی ہے تمام دستکاریوں کی یہی دیوی سرپرست تھی ا-تھینا خود بھی کاتنے سینے پرونے میں اور سوزن کاری میں تاک اور ماہر تھی کہتے ہیں کہ سنہری ڈھول مٹی کے برتن، پھل، جیلی، بیلوں کا جواء، گھوڑے کی لگام، اسی کی ایجادات ہیں۔ عورتوں کو روز مرہ کے طور طریقے بھی اسی دیوی نے سکھائے گھوڑا بھی انسان کے لئے کہتے ہیں کہ اسی دیوی نے سیدھایا تھا۔

اتنی ڈھیر ساری خوبیوں کے بعد یہ جنگ و جدل کی خوفناک اور بے رحم دیوی بھی کہلاتی ہے لیکن اسے خون ریزی کا شوق نہیں ہے امن و امان ہر حال میں برقرار رکھنے کے حق میں ہے وہ ہمیشہ جھگڑوں کا پرامن تصفیہ چاہتی ہے اس کی جنگی چالیں جنگ کے دیوتا ایرس تک کو بھی پریشان کر دیا کرتی تھی ا-تھینا ہمیشہ ملک کی اور بقا کی خاطر جنگ کیا کرتی تھی۔

منصف مزاج ہونے کی بنا پر ملزموں کو یہ دیوی آزاد کر دیا کرتی تھی اس کی ماں کے بارے میں یہ روایت مشہور ہے کہ زئیس نے اس کی پیدائش سے پہلے اس کی ماں میتس کو نگل لیا تھا اس لئے ا-تھینا دیوی اپنے باپ زئیس کے سر سے زرہ بکتر لگائے اور نعرہ جنگ بلند کرتی ہوئی نمودار ہوئی تھی۔ وہ دماغ سے نکلتے ہی دیوتاؤں کی مجلس میں شامل کر لی گئی تھی۔

ایک بار اس کے باپ زئیس کی جنگ اس کے بدترین دشمنوں سے ہوئی تو دیوی ا-تھینا نے بھی باپ کا ساتھ دیتے ہوئے اس جنگ میں حصہ لیا اور اس نے دشمنوں کے سردار کو جو انتہائی طاقتور تھا جنگ میں قتل کر کے صقلیہ کے جزیرے میں دفن کر دیا تھا اس ا-تھینا دیوی نے اپنے باپ زئیس کے ایک مخالف سردار ہلاس کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا تھا ٹرائے کی جنگ میں ا-تھینا دیوی نے یونانیوں کا ساتھ دیا تھا۔

دیوی ا-تھینا کا مجسمہ کچھ اس طرح بنایا جاتا ہے کہ جسم پر جنگ و جدل کے پورے ہتھیار سجائے سر پر تاج رکھے اور ہاتھ میں ایک عصا لئے کھڑی ہے فولادی سپر کے علاوہ سینہ پر چار آئینوں کے بیچ میں کارگن چڑیل کا چہرہ بنا ہوا ہوتا ہے جس کے سر پر لٹوں کی جگہ سانپ پھنکاریں مار رہے ہوتے ہیں تھر-سیا کے ایک فال گیر نے جب اسے نہاتے ہوئے برہنہ دیکھا وہ اندھا ہو گیا دوسری طرف ولکن دیوتا نے جب اس کی عصمت دری کرنا چاہی تو وہ نامراد بھاگتا ہوا نظر آیا۔

یونان میں ا-تھینا کی ہنرمندی کے بارے میں ایک روایت یہ بھی مشہور ہے کہ ایک دفعہ ایک رنگریز کی لڑکی نے جس کا نام ارا کنی تھا اس نے ا-تھینا دیوی سے ہنرمندی میں مقابلہ کرنا چاہا یہ ارا کنی سوزن کاری میں بڑی ہوشیار تھی اور ماہر تھی جب اس رنگ ریز کی لڑکی اور ا-تھینا میں

مقابلہ ہوا تو رنگ ریز کی لڑکی نے ا-یتھینا دیوی کے ہاتھوں شکست کھائی اور وہ اس شکست کے بعد ایسی شرمندہ اور بددل ہوئی کہ اپنے گلے میں پھندا ڈال کر اس نے خودکشی کر لی تھی۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ یونانی داستان گو تھوڑی دیر کے لئے مزید رکا دم لیا پھر وہ دوبارہ بولا اور کہنے لگا۔ اب میں تم لوگوں کو ہیرا دیوی کے حالات سناتا ہوں اسے سرپرست دیوی بھی کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ رومنوں میں اسے جونو کے نام سے پکارا اور اس کی پرستش کی جاتی ہے ہیرا یونانی زبان میں مربیہ خاتون کو کہتے ہیں یہ ہیرا دیوی زئیس کی بہن تھی زئیس اس کی خوبصورتی سے ایسا متاثر ہوا کہ اس نے اس سے شادی کی خواہش کا اظہار کیا لیکن ہیرا نے زئیس سے شادی کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ وہ خوب اچھی طرح جانتی تھی کہ زئیس نہ صرف لا ابالی طبیعت کا مالک ہے بلکہ ہرجائی قسم کا دیوتا بھی ہے۔ لیکن زئیس کے سامنے ہیرا کی کوئی پیش نہ گئی زئیس نے ضد کر کے اس سے شادی کی لیکن زبردستی کی اس شادی سے ہیرا زئیس سے ہمیشہ خائف اور بدظن رہی ہیرا نے اچھوتا بدن پایا تھا ایسا خوبصورت اور گداز جسم کسی دیوی کا نہیں تھا جیسا کہ ہیرا کا تھا اس دیوی کے مشہور و معروف مندر زیادہ تر ارغوس اور اولمپس میں ہیں شادی شدہ عورتیں اپنے معاملات سدھارنے کیلئے اس سے امداد کی طلب گار ہوا کرتی ہیں۔

آئرس دیوی یعنی قوس قزاح کی دیوی اس ہیرا دیوی کی قاصد تھی اس کی سواری کو مور کھینچتے تھے سواری سنہری رتھ یا تخت زریں کہلاتی تھی اس کے طلائی تاج میں ہمیشہ سوسن اور گلاب کے پھول لگے رہتے تھے مور اور گائے اس کے مقدس جانور ہیں یہ دیوی شادیوں کی بھی نگران ہے اس کے علاوہ یہ شادی شدہ اور کنواری لڑکیوں کا خاص کر خیال رکھتی ہے۔

ہیرا کے علاوہ زئیس کی اور بہت سی بیویاں تھیں جن میں دیویاں اور فانی عورتیں دونوں طرح کی شامل تھی اس لئے ہیرا دیوی رشک کے باعث اکثر زئیس سے جھگڑتی رہتی تھی ہیرا نے زئیس کی دوسری اولاد کے ساتھ جو دوسری بیویوں سے تھی ہمیشہ برا برتاؤ کیا۔ خاص کر وہ زئیس کے بیٹے ہرکولیس کے ساتھ انتہائی جبر اور ستم روا رکھتی رہی ہرکولیس کے ساتھ اس کا برتاؤ بہت ہی برا تھا جب کہ دوسری طرف زئیس اپنے بیٹے ہرکولیس کو انتہا درجے کا پسند کرتا تھا لہٰذا زئیس نے ہرکولیس کے معاملے میں ہیرا سے ناخوش ہو کر اسے ایک سنہری زنجیر کے ذریعے جکڑ دیا تھا تاکہ اس سزا سے اسے یہ احساس ہو کہ اس کا رویہ ہرکولیس کے ساتھ درست نہیں ہے لیکن جب ولکن دیوتا نے ہیرا کی مدد کا ارادہ کرتے ہوئے اس کو زنجیروں سے آزادی دینا چاہی تو زئیس نے اسے آسمان اولمپس سے نیچے گرا کر لنگڑا کر دیا تھا۔

یونانی شعراء نے جو تعریف ہیرا دیوی کی شان میں کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

صورت سے جاہ و جلال شان و شوکت اور خوبصورتی نمایاں تھی ہیرا کی ایک بیٹی تھی نام جس کا ہیبی
ہے یہ شباب اور تندرستی کی دیوی ہے ہیبی اکثر اپنی ماں ہیرا کی خدمت میں رہا کرتی تھی اس کے
علاوہ ہیبی زئیس دیوتا کی مجلس میں ساقی کے فرائض بھی سرانجام دیا کرتی تھی لیکن ایک مرتبہ اس
کے ہاتھ سے پیالہ گر گیا جس میں دیوتا شراب طہورا پی رہے تھے جس پر زئیس نے اس سے ناخوش
ہو کر اسے ساقی گری کی خدمت سے برطرف کر دیا تھا۔ یہ ہیرا دیوی کے حالات ہیں اب میں
تھیس اور ار تمیس دیوی کے متعلق تفصیل سے بتاتا ہوں۔

ار تمیس کے لغوی معنی ہیں پانی کا اونچا منبع یہ دیوی زئیس اور لیونا کی بیٹی اور اپالو دیوتا کی
جڑواں بہن ہے یہ ار تمیس کی تین کنواریوں میں سے ایک کنواری کہلاتی ہے ار تمیس زچگی اور
وحشی جانوروں کی دیوی اور دیوتا کے شکار کی نگران اعلیٰ ہے یہ دیوی خود بھی لاجواب شکاری تھی
اس کا نشانہ کبھی خطا نہیں جاتا تھا۔

ار تمیس شبنم آلود کنواریوں کی بھی نگران تھی اگر کوئی عورت اچانک اور بغیر تکلیف کے مر
جاتی تو عموماً" یہ خیال کرتے ہیں کہ اسے ار تمیس نے اپنے نقرئی تیر کا نشانہ بناتے ہوئے مار ڈالا ہے
اس دیوی کے تین روپ ہیں۔ آسمان پر وہ لیونا یعنی چاند' زمین پر ار تمیس اور زیر دنیا یہ دیوی ہیکٹی
کے نام سے پکاری جاتی ہے ایک بار وہ تمام دیویوں کو لیکر ایک اندھیرے اور تاریک جنگل میں چلی
گئی وہاں اس نے ان تمام دیویوں کو اس جنگل کی سیر کرائی جس کے اندر یہ شکار کیا کرتی تھی اور اس
جنگل کی ایک خوبی تھی کہ یہ جنگل ار تمیس کے باپ اور دیوتاؤں کے دیوتا زئیس کے برقی تیروں کی
وجہ سے ہمیشہ روشن رہتا تھا۔

چونکہ ار تمیس نے کنواری رہنے کا ارادہ کر رکھا تھا اس لئے وہ تمام عمر کنواری ہی رہی اس
کی کمان اتنی بڑی تھی کہ اس کی آواز سے پہاڑ تک لرزہ طاری ہو جاتا تھا شکار سے فارغ ہونے
کے بعد وہ ڈلفی میں اپالو کی قربان گاہ کے اوپر اپنے تیر اور ترکش لٹکا دیا کرتی تھیں وہ روپہلی رتھ میں
سواری کیا کرتی تھی جسے ہرن کھینچا کرتے تھے اس دیوی کا مندر عجائبات عالم میں شمار کیا جاتا ہے شکار
سے فارغ ہونے کے بعد ار تمیس اپنی ماں لیونا کی تعریف میں گیت گایا کرتی تھی اس کا بھائی اپالو ایک
لڑکی کو پسند کرتا تھا ایک دفعہ اس لڑکی نے ار تمیس کے حسن و جمال کا ذکر بڑی حقارت اور نفرت
سے کیا جس پر ار تمیس نے ناخوش ہو کر اس کی زبان کو ایک تیر سے چھید کر ہمیشہ کے لئے اسے بے
زبان بنا دیا تھا۔

اس دیوی کا بت اس طرح دکھایا جاتا ہے کہ وہ ایک دراز قد اور ایک خوبصورت عورت بنائی
جاتی ہے مگر شکاریوں کے لباس میں اس کے ایک ہاتھ میں کمان اور شانے میں ترکش لٹکا ہوتا ہے
اس کے پیروں میں جوتیاں ہوتی ہیں اور پیشانی پر ایک روشن نقرئی ہلال ہوتا ہے کبھی کبھار وہ ایک
نقرئی رتھ میں سوار ہوتی بھی دکھائی جاتی ہے جسے ہرن کھینچتے ہیں۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ یونانی داستان گو تھوڑی دیر کے لئے رک گیا اس نے دم لیا پھر
دوبارہ کہنے لگا۔

اب میں تم لوگوں کو یکے بعد دیگرے تین مزید دیویوں کے حالات سناتا ہوں۔ اول ہیسٹیا'
دوم مائیا اور سوئم لیونا۔ پہلے ہیسٹیا کے حالات۔ ہیسٹیا کو یونان میں آتش دان کہا جاتا ہے یہ دیوی
بھی ار تھیس اور ایتھنا دیوی کی طرح کنواری ہی رہی تھی اس دیوی کو آگ کے الاؤ آتش دان
کاروباری امور گھروں خاندانوں اور گھروں کے چولہوں کی دیوی اور محافظ سمجھا جاتا ہے۔

یونانی لوگ عموماً" کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد اس دیوی کے حضور نذرانے پیش
کرتے ہیں اس کے مندروں اور ذاتی گھروں میں آگ جلائی جاتی ہے لوگ اس آگ تاپتے ہیں۔
آگ بجھ جانے کے بعد یہ معنی بھی لئے جاتے ہیں کہ کسی سخت آفت یا مصیبت سے دوچار ہونا
پڑے گا جو کوئی بھی ہیسٹیا دیوی کی آگ بجھانے کا ذمہ دار ہوتا ہے اسے کوڑے لگائے جاتے ہیں
یونان کے ہر شہر میں ایک مشترکہ عوامی آتش دان یا آلاؤ اس دیوی کے لئے مخصوص رہتا ہے اور
ساری الاؤ کی آگ کبھی بھی سرد نہیں ہونے دی جاتی۔

روم میں اس دیوی کی آتش مقدس کی دیکھ بھال چھ کنواری پجارنیں کرتی ہیں جنہیں
دیوداسیاں کہہ کر پکارا جاتا ہے یہ داسیاں روم میں ویسٹل کے نام سے پکاری جاتی ہیں۔ ان میں سے
جو داسی بدچلن ہو جاتی ہے اسے زندہ درگور کر دیا جاتا ہے یا فاقوں مار دیا جاتا ہے اس دیوی کو
ہندوؤں کی اگنی دیوی جیسا رتبہ اور مرتبہ دیا جاتا ہے کہنے والوں کا کہنا ہے کہ اس دیوی کی پرستش کو
ٹرائے کے ایک شہزادے انیئس نے رواج دیا تھا۔

جہاں تک دوسری دیوی مائیا کا تعلق ہے یہ بھی دیوتاؤں کے دیوتا زئیس کی محبوباؤں میں سے
ایک ہے اس کے بطن سے ہرمیس یعنی مرکری دیوتا آرکیڈیا کے علاقہ کوہ کلینی کے غار میں پیدا ہوا
تھا جب ہرمیس یعنی مرکری نے بچپن میں اپالو کے بیل چرا لئے تو اس کی ماں مائیا نے اس بات کو
ماننے سے انکار کر دیا تھا اس نے ہرمیس کی بے گناہی کے سلسلے میں یہ دلیل دی جس وقت اپالو کے
بیل چوری ہوئے تھے ہرمیس ہنڈولے میں پڑا تھا وہ بھلا اس عمر میں جیل کیسے چرا سکتا تھا لیکن بعد میں
مرکری کی چوری کو اپالو نے ثابت کر دیا تھا۔

اب تم لوگ دیوی لیونا کے حالات سنو اس دیوی نے یونانی دیومالا کے دو عظیم کرداروں کو جنم
دیا ان میں سے ایک تو دیوی ار تمیس ہے اور دوسرا اپالو دیوتا ہے ان دونوں کو لیونا نے جنم دیا تھا ان
دونوں ہی کی وجہ سے لیونا کا نام زندہ و جاوید ہے۔

یہ دیوی دیوتاؤں کے دیوتا زئیس کی محبوبہ تھی تمام دیوتا اس کے حسن و جمال کی بے حد

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تعریف کرتے تھے جس کی بنا پر زئیس کی ہردل بیوی ہیرا دیوی نے حسد میں آکر اسے زمین پر پھینک دیا اور ایک سانپ کو لیوتا کو ہلاک کرنے کے لئے بھیج دیا یہ صورت حال دیکھتے ہوئے لیوتا کو زمین نے بھی قبول نہ کیا آخر پوسائیڈن دیوتا کو اس پر رحم آگیا اس زمانے میں ڈیلوس کا جزیرہ متحرک تھا کبھی جزیرہ پانی کے اوپر آجاتا تھا اور کبھی یہ پانی میں ڈوب جاتا تھا دیوتا پوسائیڈن نے اپنا ترشول مار کر اسے ہمیشہ کے لئے ساکن کر دیا اور لیوتا دیوی کو ایک بٹیر کی شکل میں اس جزیرے پر چھوڑ دیا اس جزیرے میں اس کی ہاں اپالو اور دیوی ارتمیس پیدا ہوئے مگر ہیرا دیوی نے اسے وہاں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا تھا لہٰذا وہ مجبور ہو کر اس جزیرے سے نکلی اور دنیا میں مختلف مقامات پر ماری ماری پھرتی رہی۔

آخر یہ لیوتا دیوی ایشیائے کوچک کے شہر لیسیا جا پہنچی یہاں وہ کڑاکے کی دھوپ میں میدانوں میں یوں ہی بغیر کسی مدعا اور بغیر کسی مقصد کے پھرتی رہی جس سے اس کا سر گھومنے لگا اور وہ بے حد کمزور ہو گئی تھی تب اسے ایک چشمہ دکھائی دیا وہ پیاس بجھانے کی خاطر اس چشمے کی طرف دوڑی مگر وہاں کے سنگ دل کسانوں نے اسے پانی نہ پینے دیا اس طرح یہ دیوی بچاری جگہ جگہ دھکے کھاتی ہوئی اپنی زندگی کے دن پورے کر گئی۔

یہاں تک کہنے کے بعد اس یونانی داستان گو نے تھوڑی دیر رک کر دم لیا پھر وہ دوبارہ عزازیل عارب اور نبیطہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا سنو میرے مہربانو! اب میں تمہیں یونان کی ایک اور طاقتور دیوی اور اس کی بیٹی کے حالات سناتا ہوں اس دیوی کا نام دمیتر ہے اسے فصل اور غلہ کی دیوی سمجھا جاتا ہے یہ دیوی پرسفونی کی ماں تھی جسے پاتال کا دیوتا لے اڑا تھا اس دیوی کی عزت اور یادگار کے طور پر بڑی ہی شان و شوکت سے عیدیں منائی جاتی ہیں اور بعض عجیب و غریب رسمیں بھی ادا کی جاتی ہیں۔

دمیتر کا بت دراز رعب دار بنایا جاتا ہے اس کے پر سنہری بنائے جاتے ہیں اور ان میں اناج کا ایک ہار سجایا جاتا ہے اس کے دائیں ہاتھ میں ایک درانتی اور بائیں ہاتھ میں مشعل دکھائی جاتی ہے الوسس شہر میں اس دیوی کے بہت سے مندر تعمیر کئے گئے تھے موسم بہار میں اس دیوی کے حضور قربانیاں پیش کی جاتی ہیں اور اس کے بت پر شراب اور دودھ چڑھایا جاتا ہے۔

یہ دیوی دمیتر دیوتاؤں کے دیوتا زئیس کی بہن تھی لیکن زئیس نے اس سے شادی کر لی تھی جس کے نتیجے میں اس کے ہاں دو بچے ہوئے تھے ایک لڑکا جس کا نام الیاکس تھا اور ایک لڑکی پرسفونی تھی جو انتہائی خوبصورت اور بے حد حسین تھی یہ پرسفونی کچے یا ہرے اناج کی دیوی خیال کی جاتی ہے رومنوں کے ہاں اس دیوی کا نام پرسپائن سمجھا جاتا ہے یہ نازک اندام اور خوبصورت پرسفونی سارا سارا دن مرغزاروں میں گھومتی رہتی وہ دکھ کے تاریک اندھیروں سے غافل تھی بھولی بھالی پرسفونی کے ساتھ دوسری دیویاں بھی مزے سے گھوما کرتی تھیں پرسفونی اور اس کی سہیلیوں کے نزدیک حسن کے سوا اس دنیا میں کوئی اور شے نہ تھی دمیتر کو اپنی اس لاڈلی اور خوبصورت بیٹی سے عشق کی حد تک محبت پیار اور لگاؤ تھا اور وہ اس کی ہر دم خبر گیری رکھتی تھی۔

وینس دیوی نے جب اس پرسفونی کی خوبصورتی اور فارغ البالی دیکھی تو حسد کئے بغیر نہ رہ سکی لہٰذا اس نے اپنے شریر بیٹے کیوپڈ کو مشورہ دیا کہ وہ پاتال کے دیوتا ہیڈز کو پرسفونی کی محبت کا تیر مارے وہ اس کی محبت میں گرفتار ہو جائے گا تو اسے پاتال کی گہرائیوں میں لے کر گم کر دے گا پھر دنیا کے مرغزاروں کا حسن پرسفونی کو نہیں دیکھ پائے گا کیوپڈ نے اپنی ماں سے وعدہ کیا کہ وہ اس کی بات پر ضرور عمل کرے گا اور ہیڈز کا دل پرسفونی کی محبت کے سلسلے میں ضرور چھید کر رکھ دے گا۔

جن دنوں وینس نے اپنے بیٹے کیوپڈ سے یہ بات کی ان دنوں پاتال کا دیوتا ہیڈز اپنے سیاہ گھوڑے کا رتھ لئے عفریتوں کی بغاوت دور کرنے کے لئے پاتال کی گہرائیوں سے باہر آیا ہوا تھا وینس کو بھی اس بات کا علم تھا لہٰذا اس نے اس موقع پر اپنے بیٹے کیوپڈ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

سنو کیوپڈ میرے بیٹے آسمانی دیوی دیوتاؤں میں کئی ایک ایسے بھی ہیں جو ہماری شان و شوکت اور طاقت سے خائف ہیں وہ ہم سے سخت حسد کرتے ہیں اتھنی اور ارتمیس نے تو کبھی بھولے سے ہمارا حال نہیں پوچھا اور نہ ہی دمیتر نے ہمیں کوئی اہمیت دی ہے اس دمیتر کی بیٹی پرسفونی بھی اپنی ماں کی طرح مغرور اور حاسد ہے اس نے کبھی ہمارا حال تک نہیں پوچھا ان حالات میں ہمیں بھی ان کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے اپنی ماں کی یہ گفتگو سن کر کیوپڈ کو سخت غصہ آیا لہٰذا وہ اسی وقت پاتال کے دیوتا ہیڈز کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا اور اسے دیکھتے ہی اس نے اپنی ماں وینس کی ہدایت پر اپنا تیر چلا دیا تھا یہ تیر چلتے ہی پاتال کا دیوتا ہیڈز دمیتر کی بیٹی پرسفونی کی محبت میں گرفتار ہو گیا تھا۔

پاتال کا دیوتا ہیڈز پرسفونی کو تلاش کرتا ہوا پھولوں کے اس جھنڈ میں جا پہنچا جہاں پرسفونی موجود تھی اتفاق سے اس روز پرسفونی اکیلی ہی اپنے باغ کے اندر گھوم پھر رہی تھی پاتال کے دیوتا ہیڈز نے اس موقع کو اپنے لئے غنیمت جانا لہٰذا باغ میں داخل ہو کر اس نے پرسفونی کو اٹھایا اور اپنی سلطنت کی طرف لے چلا۔

راستے میں پرسفونی نے بہتیرا چیخ چلا کر مدد کے لئے پکارا وہ مختلف دیوی دیوتاؤں کو آوازیں دیتی رہی ساتھ اس نے ان پھولوں کو بھی پکارا جن میں گھوما پھرا کرتی تھی مگر اس وقت کوئی بھی پرسفونی کی امداد کو نہ پہنچا انجام کار ہیڈز اسے لے کر پاتال کی گہرائی میں جا پہنچا تھا۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ یونانی داستان گو تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر بڑے غور سے وہ عزازیل عارب اور نبیطہ کی طرف دیکھ کر کہنے لگا میں یہاں آپ لوگوں کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ ایک

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

روایت یہ بھی ہے کہ کیوپڈ کے تیر چلانے پر ہیڈز پر سفیونی کی محبت پر گرفتار ہو گیا تو اس نے اپنے بھائی زیس سے اپنے لئے پر سفیونی کا رشتہ مانگا۔ زیس ہیڈز کی اس بات پر شش و پنج میں مبتلا ہو گیا اس کی سمجھ میں کچھ نہ آتا تھا کہ وہ کیا کرے اور کیا نہ کرے وہ اپنی بہن اور محبوبہ دیمیتر کی طبیعت سے خوب اچھی طرح واقف تھا وہ اس کے قہر و غضب سے بھی آگاہ تھا اور ماں بیٹی کی محبت کو بھی وہ خوب اچھی طرح جانتا تھا کہ دیمیتر اس بات پر کبھی بھی راضی نہ ہو گی کہ پر سفیونی کی شادی ہیڈز سے کر دی جائے۔

لیکن اس کے باوجود زیس اپنے بھائی ہیڈز کی ناراضگی بھی مول لینے کے لئے تیار نہ تھا اس بنا پر اس نے ہیڈز کو ذو معنی سا جواب دے کر ٹرخا دیا تھا۔ ہیڈز کو اپنے بھائی اور دیوتاؤں کے دیوتا زیس کا اتنا اشارہ ہی کافی تھا وہ اپنے آپ میں سمجھ گیا کہ اگر اس نے پر سفیونی کو اغوا کر لیا تو زیس اس معاملے میں کوئی دخل نہیں دے گا لہٰذا زیس ہی کی شہہ پر اس نے پر سفیونی کو اس کے باغ سے اٹھایا اور بغیر کسی ڈر اور خدشے کے وہ اسے اٹھا کر پاتال میں لے گیا تھا۔

جب دیوی دیمیتر کو اپنی بیٹی پر سفیونی کے اغوا کا پتہ چلا تو وہ اپنے آپ میں تڑپ اٹھی وہ دیوانہ وار اپنی بیٹی کی تلاش میں چل نکلی اس نے وادیوں اور میدانوں کا چپہ چپہ چھان مارا کوہستانی سلسلوں اور دشت و دریاؤں میں وہ پر سفیونی پر سفیونی ہی پکارتی گھومی مگر کسی ایک نے بھی دیمیتر کی حالت زار پر رحم نہ کھایا اور نہ ہی اسے کسی نے پر سفیونی کا پتہ بتایا لہٰذہ دیمیتر جگہ جگہ اپنی بیٹی کو تلاش کرتی پھرتی۔

بہر حال جب پر سفیونی کی تلاش میں دیمیتر نے سمندر تک کھنگال مارا تو سمندر کا دیوتا اور اس کا بھائی پوسائیڈن اس کے پیچھے پڑ گیا اور اسے اپنے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کیا مگر دیمیتر نہ مانی اس پر پوسائیڈن نے اسے اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے ایک عورت سے گھوڑی بنا کر اپنے پاس رکھ لیا دیمیتر اپنے بھائی کی اس حرکت پر سخت برافروختہ ہوئی وہ پوسائیڈن کے ہاں سے فرار ہو کر اپنے سوتیلے بھائی روشس کے اصطبل کی گھوڑیوں میں جا شامل ہوئی تھی۔

اس کے بعد دیمیتر حرکت میں آئی روشس کے اصطبل سے ایک روز نکل کر وہ دریائے لیڈون میں جا کر نہائی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائی اور ایک بار پھر وہ گھوڑی سے اپنی انسانی شکل و صورت میں تبدیل ہو گئی اس طرح اس نے پھر بڑی تیزی اور تندی کے ساتھ اپنی بیٹی پر سفیونی کو تلاش کرنا شروع کر دیا تھا۔

اس آوارگی اور بد حالی میں دیمیتر الیوسیس شہر جا پہنچی اس نے دیکھا اس شہر کے لوگ زراعت سے بیگانہ تھے پھلوں اور شکار پر گزر بسر کرتے تھے جب وہ اس شہر کے ایک کنواں پر پہنچی تو وہاں کے حاکم شاہ سیلوس کی بیٹی کلی ڈائنک اسے دیکھ کر حیران رہ گئی اس لئے کہ اس نے کسی دیوی کا

حسن پہلی بار دیکھا تھا کلی ڈائنک کے ساتھ اس کی سہیلیاں بھی تھیں سب ہی دیوی کے حسن سے اس قدر متاثر ہوئیں کہ آخر کلی ڈائنک نے دیمیتر کو ایک دایہ کی حیثیت سے اپنے ہاں ملازم رکھ لیا۔
ان ہی دنوں بادشاہ سیلوکس کے ہاں ایک بچہ ہوا دیمیتر چونکہ بادشاہ کے ہاں ایک دائی کی حیثیت سے کام کر رہی تھی لہٰذا اس نے اس بچے کا نام ڈیموفون رکھا اور اس کی پرورش شروع کر دی تھی ایک روز دیمیتر نے اس بچے کو آگ میں ڈال کر دیوتائی قوت دینا چاہی مگر عین وقت پر بچے کی ماں پہنچ گئی جس پر دیمیتر نے اس سے شکوہ کیا کہ اس نے بے وقت آ کر اپنے بچے کو پوترا اور پاک ہونے سے روک لیا ہے۔

اس واقعہ کے بعد دیمیتر نے بادشاہ کے سب گھر والوں پر اپنی اصلیت ظاہر کر دی تھی بادشاہ کے تین بیٹوں میں سے ایک نے جس کا نام لیموس تھا دیمیتر کو پر سفیونی کے اغوا کے بارے میں آگاہ کر دیا اسی جگہ دیمیتر سے ملنے کے لئے ارتھو دیوی بھی حاضر ہوئی اور اس نے بھی دیمیتر کو بتایا کہ اس کی بیٹی پر سفیونی کو پاتال کا دیوتا ہیڈز اغوا کر کے لے گیا ہے اس کے بعد اناج کی دیوی ہیکٹی نے بھی دیمیتر پر یہ انکشاف کر دیا کہ واقعی اس کی بیٹی کے اغواء میں اس کا بھائی ہیڈز ملوث ہے۔
یہ سن کر دیمیتر نہایت غصے اور غضب ناکی کی حالت میں بادشاہ کے ہاں سے اپنے مندر پہنچی اور اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اس نے دنیا میں قحط ڈال دیا سبزہ اور ہریالی کا نام و نشان تک مٹ گیا کھیت اداس و ویران ہو گئے پانی کے سوتے سوکھ گئے قحط کیا تھا ایک عذاب عظیم

دیمیتر کے اس قحط سے تمام اولمپین دیوی دیوتا گھبرا گئے تھے زیس شرم کے مارے خود تو اس کے سامنے نہ گیا البتہ اس نے تمام دیوی دیوتاؤں کو باری باری اس کے پاس بھیجا تاکہ وہ اپنا غم و غصہ تھوک کر دنیا کو پہلے کی طرح کر دے انجام کار مرکری دیوتا نے دیمیتر سے وعدہ کیا کہ وہ پر سفیونی کو ہیڈز کے پاس سے لے کر آئے گا لہٰذا وہ دنیا کو قحط سے نجات دے دیمیتر نے مرکری کی اس بات کو تسلیم کر لیا اور اس نے دوبارہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے دنیا کو قحط سے نجات دے دی۔

چنانچہ اپنے وعدے کے مطابق پر سفیونی کو لانے کے لئے مرکری ہیڈز کے ہاں پہنچا جب پر سفیونی کو پتا چلا کہ مرکری اسے ماں کے پاس لے جانے کے لئے آیا ہے تو وہ خوشی سے پھولی نہ سمائی اسی خوشی میں اس نے ہیڈز کے ہاں سے چند دانے انار کے کھا لئے اس سے وہ ہیڈز کی قید میں ہو گئی اس سے پہلے اس نے ہیڈز کے ہاں کوئی شے نہ کھائی تھی۔
بہر حال مرکری نے ہیڈز کو سمجھایا اور اسے بتایا کہ دیمیتر کی ناراضگی کی وجہ سے پوری دنیا قحط کی لپیٹ میں آ گئی ہے اور لوگ انتہائی تنگ دستی اور کسمپرسی کی زندگی بسر کر رہے ہیں اس پر ہیڈز

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

نے اس وعدے پر پر سفیونی کو اپنے ہاں سے الوداع کیا کہ وہ سال میں چار ماہ پاتال میں اس کے پاس آکر رہا کرے گی اور آٹھ ماہ اپنی ماں دیمتر کے پاس رہا کرے گی مرکری نے ہیڈز کی ان شرائط کو قبول کر لیا اس طرح وہ پر سفیونی کو ہیڈز کے ہاں سے نکال کر اس کی ماں دیمتر کے پاس پہنچانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

-----○-----

وہ یونانی داستان گو تھوڑی دیر خاموش رہ کر پھر اپنی گفتگو کا سلسلہ شروع کرنے والا تھا کہ اس واقع پر عزازیل بولا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا کہ قبل اس کے کہ تم کسی اور دیوی دیوتا کے حالات سنانے شروع کرو پہلے تم ہمیں کوہستان اولمپس کے متعلق روشنی ڈالو جس کا تم نے اپنی باتوں میں ذکر کیا ہے اس پر وہ یونانی داستان گو کہنے لگا اے میرے مہربانوں کچھ جگہیں ایسی ہیں جو یونانیوں کے ہاں بڑی مشہور و معروف اور متبرک اور اہمیت والی خیال کی جاتی ہیں کوہستان اولمپس بھی ان میں سے ایک ہے اس پر عزازیل کہنے لگا کہ پہلے تم ہمیں ایسی ہی مقدس جگہوں پر روشنی ڈالو اس کے بعد ہم اگر وقت ہوا تو تم سے باقی ماندہ دیوی دیوتاؤں کے حالات سنیں گے اس پر وہ یونانی داستان گو تھوڑی دیر رک کر کچھ سوچتا رہا پھر وہ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا۔

میرے مہربان اجنبیو! کوہستان اولمپس وہ مقدس جگہ ہے جہاں دیوی دیوتا رہائش رکھتے ہیں اس جگہ دیوی دیوتا دنیا اور دنیا والوں کے عروج و زوال کے فیصلے صادر کرتے ہیں۔

یونان میں شمال مشرق کی سمت میں تھسلی نام کا ایک پہاڑ ہے اس کو ہستانی سلسلے کی سب سے اونچی چوٹی کو اولمپس یا اولمپیا کہا جاتا ہے یہ یونان کی سب سے اونچی چوٹی شمار کی جاتی ہے دیوتاؤں کے دیوتا زیس کی طلبی پر سب دیوی دیوتا اس کوہ اولمپس پر حاضر ہوتے ہیں وہاں دربار میں اپنی حاضری پیش کرتے ہیں آب حیات اور شراب مقدس نوش کرتے ہیں اور کائنات کے مسائل زیر بحث لائے جاتے ہیں۔

کوہستان اولمپس کی ان مقدس مجالس میں اپالو دیوتا بربط بجا کر اپنے اشعار سے دیوتاؤں کو محفوظ کرتا ہے۔ اس کے علاوہ نغموں کی دیویاں بھی گیت سنا کر ان مجالس کو چار چاند لگا دیتی ہیں اولمپس کی چوٹی چونکہ ہمیشہ گھنے بادلوں میں گھری رہتی ہے اس لئے کوئی بھی شخص ان دیوی دیوتاؤں کو دیکھ نہیں سکتا۔

اس کوہستان اولمپس کے اوپر یونانیوں کے نزدیک آسمان کے بادلوں سے بھی پرے دیوتاؤں کی رہائش گاہیں تھیں۔ ہوا' آندھی یا طوفان وہاں کے گہرے سکوت کو ختم کرنے کی جسارت نہیں رکھتے تھے زمین کے بلا خیز طوفانوں کی وہاں تک رسائی نہیں تھی نہ وہاں بارش ہوتی اور نہ ہی وہاں برف باری ہوتی تھی اس لئے چاروں طرف صاف شفاف نکھرا نکھرا آسمان چھایا ہوا ہوتا ہے اور

دیواروں میں ہمیشہ چمکیلی دھوپ چمکتی رہتی ہے بادلوں میں ایک ایسا پھاٹک ہوتا ہے جس کے ذریعے انسانوں کے ساتھ دیوتاؤں کے تعلقات اور نامہ و پیام جاری رہتے ہیں اس دروازے پر دیوی دیوتا پہرہ بھی دیتے ہیں۔

اے میرے ساتھیو کوہستان اولمپس کے ساتھ ساتھ اس کے گردو نواح کا تذکرہ کر دینا بھی ضروری ہے تاکہ پوری تفصیل تمہارے ذہن میں آجائے کوہستان اولمپس کے اطراف میں ایلس کے علاقے میں اولمپیا نام کا وسیع میدان ہے جہاں اولمپکس کھیل کھیلے جاتے ہیں یہ مقام دریائے الفیس اور کلاڈیس کے سنگم پر واقع ہے اسی مقام پر دیوتا زیس کا مندر بھی بنا ہوا ہے جسے آتمیں کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اس اولمپیا کے میدان میں جب کھیل شروع ہوتے ہیں تو ایک جشن کی سی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں پورے پانچ دن تک یہ کھیل ہوتے رہتے ہیں پہلا دن تقریبات کے لئے مختص ہوتا ہے اس روز زیس کے روبرو قربانی پیش کی جاتی ہے اور حصہ لینے والے کھلاڑی حلف اٹھاتے ہیں دوسرے دن بیس سال سے کم عمر کے کھلاڑیوں کے مقابلے ہوتے ہیں تیسرے دن بالغ کھلاڑیوں کے مقابلے ہوتے ہیں جن میں عموماً" شمشیر زنی اور دوسرے ہتھیاروں سے مقابلے ہوتے ہیں چوتھا روز سب سے زیادہ پر رونق ہوتا ہے اس روز رتھوں کی دوڑ ہوتی ہے یہ کھیل سب سے زیادہ خوفناک اور جانبازی کا ہوتا ہے آخری دن اختتامی اور الوداعی تقریب کا ہوتا ہے جس میں جیتنے والوں کو انعامات سے نوازا جاتا ہے اولمپیا میں زیس کا چالیس فٹ لمبا مجسمہ بھی ہے جو دنیا کے سات عجائبات میں شمار ہوتا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ یونانی داستان گو جب رکا تو عزازیل نے اسے مخاطب کر کے پوچھا سن اے داستان گو کیا یونانیوں کا جنت اور دوزخ کے متعلق بھی کوئی عقیدہ ہے۔ اس پر وہ داستان گو کہنے لگا ہاں یونانی دوزخ کو ہاؤس اور جنت کو الیسیم کہہ کر پکارتے ہیں یونانیوں کا عقیدہ ہے کہ روح فانی ہے بلکہ جس قسم کے وہ کام کرتی ہے اسی قسم کی اس کو سزا یا جزا ملتی ہے بعد از موت کے بارے میں یونانیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ موت کے بعد انسانوں کی روحیں دریائے اسٹائیکس پر جو پلوٹو دیوتا کی عملداری میں ہے پہنچا دی جاتی ہیں پھر کچھ ملاح کشتیوں کے ذریعے ان روحوں کو اس دریا کے پار پہنچاتے ہیں لیکن یونانیوں کا عقیدہ ہے کہ صرف ان روحوں کو اس دریا کے پار پہنچایا جاتا ہے جن مردوں کو دفن کیا جاتا ہے جو لوگ دریا سمندر میں ڈوب مرتے ہیں یا کسی وجہ سے دفن نہیں کئے جاتے ہیں ایسے لوگوں کی روحیں عرصہ دراز تک دریا کے کنارے بھٹکتی رہتی ہیں۔

روحوں کو کشتی کے ذریعے دریائے اسٹائیکس کے پار کرانے کے بعد پلوٹو دیوتا کے محل میں حاضری دی جاتی ہے محل کے دروازوں پر تین سروں والا کتا سربیرس پہرہ دیتا رہتا ہے اس کتے کے جسم پر بالوں کی جگہ سانپ ہوتے ہیں۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس کے بعد مرکزی دیوتا روحوں کو دھکیل کر تین منصفوں کے سامنے پیش کرتے ہیں منصف لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق سزا یا جزا دیتے ہیں بدکاروں اور شریروں کو دوزخ میں اور راست کاروں کو بہشت میں بھیج دیا جاتا ہے۔

یونانیوں کا عقیدہ ہے کہ دوزخ میں روحیں عذاب بھگتتی رہتی ہیں وہاں تاریکی خوف اور دہشت کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہتے ہیں کہ وہاں مجرم اور گناہ گار لوگ ہی بدترین اذیتوں میں مبتلا جاتے ہیں۔

جہاں تک جنت کا تعلق ہے یونانیوں کا عقیدہ ہے کہ یہ ایسا مقام ہے کہ جہاں نہ تو شدید سردی ہوتی ہے اور نہ ہی برف باری کے مناظر باد و باراں کے طوفان سے بھی اس علاقے کو دوچار نہیں کیا جاتا اس خطے میں رہ رہ کر سمندری ہوا دھیرے دھیرے گنگناتی ہوئی آتی ہے اور انسانوں کی روحوں کو فرحت بخشتی چلی جاتی ہے یہاں صرف وہی لوگ مر کر آتے ہیں جن کی زندگی گناہوں سے مبرا ہوتی ہے اس جنت میں بسنے والوں کو خوراک کے حصول کے لئے محنت و مشقت کی بھی ضرورت نہیں پڑتی انہیں ہر شے ان کی خواہش کے مطابق میسر آتی ہے۔

اس جنت میں یونانیوں کا عقیدہ ہے کہ دیوتاؤں کی شفقتوں اور رعنائیوں کی وجہ سے وہاں کے رہنے والے لوگوں کی زندگی میں آنسو کا قطعی کوئی گزر نہیں ہوتا وہ ہمیشہ خوش و خرم رہتے ہیں جنت میں نہ تو پاتال جیسی خوفناک گہرائی ہوتی ہے اور نہ ہی رات جیسی دل ہلا دینے والی تاریکی ہوتی ہے اس بابرکت خطے کے گرد نرم رو سمندری ہوائیں چلتی ہیں اور درختوں اور پانیوں پر سنہرے پھول جھومتے مسکراتے ہیں اور اس خطہ میں رہنے والے جنتی لوگ ہر قسم کی اذیت اور مصیبت سے آزاد ہوتے ہیں۔

جنت دوزخ کا نقشہ کھینچنے کے بعد وہ یونانی داستان گو جب خاموش ہوا تو عزازیل پھر بولا اور اس سے کہنے لگا سن داستان گو تو نے ہمیں یونانی دیوتاؤں اور ان کے مقدس کوہستان اولمپس کے متعلق تفصیل بتائی تو نے یونانیوں کے عقیدہ کے مطابق جنت دوزخ پر بھی خوب روشنی ڈالی اس کے لئے ہم تینوں تیرے شکر گزار ہیں اب میرے ذہن میں دو باتیں آتی ہیں جن کی میں تمہاری طرف سے تفصیل چاہتا ہوں یونانیوں کے ہاں ایک تو ڈلفی کا مندر اور دوسرا پینڈورا نام کی عورت بے حد مشہور ہیں کیا تم اپنے الفاظ میں ڈلفی مندر اور پینڈورا نام کی عورت پر روشنی ہیں ڈالو گے عزازیل کے اس سوال پر داستان گو کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر وہ کہنے لگا پہلے میں تمہیں ڈلفی مندر کی حقیقت سے آگاہ کرتا ہوں اس کے بعد تمہیں پنڈورا نام کی عورت سے متعلق تفصیل بتاؤں گا۔

سنو مہربان اجنبیو! یونان میں پارناسس نامی پہاڑ کے نشیب میں ڈلفی کا شہر آباد ہے اس پہاڑ

کی ایک عمیق غار میں پائتھن نامی اژدہا رہتا تھا جو بے حد خونخوار اور طاقت ور تھا اپالو دیوتا نے اسے قتل کر کے غار پر قبضہ کر لیا تھا اور پھر اسی یادگار معرکہ کو یاد رکھنے کی خاطر لوگوں نے وہاں اپالو کا مندر بنا دیا مندر کے اندر ایک حجرے میں ایک سوراخ تھا جس میں سے قدرتی ٹھنڈے بخارات نکلتے رہتے تھے ان کی تاثیر سے جاندار بے خود اور دیوانہ سا ہو جاتا تھا اور اسے تشنج بھی محسوس ہونے لگتا تھا اس پر لوگوں کا اعتقاد پختہ ہو گیا کہ جو کچھ ہوتا ہے اپالو دیوتا کرتا ہے اور اس بے خودی کے عالم میں انسان جو بھی اول خول بکتا ہے اسے اپالو کی زبان کہتے ہیں اسی کو کوہ ندا ربانی یا اپالو کا مکاشفہ بھی کہہ کر پکارا جاتا ہے یہاں لوگ دور دور سے اپنے سوالوں کا جواب پانے کی خاطر آتے ہیں۔

ڈلفی مندر میں یونانی اور غیر یونانی دونوں اپنی اپنی اغراض لے کر آتے ہیں البتہ اولمپیا میں جہاں کسی غیر یونانی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں اس کے برخلاف ڈلفی مندر میں یہ یونانی اور غیر یونانی آکر اپنے سوالوں کا جواب پا سکتا ہے کہا جاتا ہے کہ یونان کے سات بڑے بڑے عاقلوں کے اقوال ڈلفی مندر کے بت خانے کے دروازے پر کندہ ہیں اور یہ ڈلفی کی عقلمندی اور فراست کے ممتاز ترین نشانات سمجھے جاتے ہیں ڈلفی کے مندر میں سوالوں کے جواب پوچھنے کا طریقہ کار یہ ہے کہ پجاری اس سوراخ پر تپائی رکھ کر اس پر ایک پجارن یعنی کاہنہ بٹھا دیتے ہیں یہ کاہنہ جو کچھ کہتی ہے اسے بہترین انداز میں منظوم کر کے سائل کے سامنے پیش کر دیتے ہیں سوالوں کے جواب رمز و کنایہ کے علاوہ ذو معنی دیئے جاتے ہیں اور عام طور پر ہر ایک کو مطمئن کر کے لوٹایا جاتا ہے اوائل میں اس مکاشفہ کی خدمت اعلیٰ خاندان کی کوئی نوجوان کنواری دوشیزہ بجا لاتی تھی مگر بعد میں پچاس سال سے زائد کی کنواری بڑھیا یہ کام سرانجام دینے لگی۔

یہ مقدس فریضہ انجام دینے سے پہلے کاہنہ نہا کر پاک کپڑے پہنتی' زیور سجاتی اور مندر کے مقدس چشمے کا پانی پیتی اور پھر مخصوص میوے کھانے کے بعد تپائی پر بیٹھتی ہے ندائے غیب کا یہ عجیب و غریب عمل اکثر سال نہیں ایک بار ہی ہوتا ہے۔

ڈلفی کا یہ پیغام ربانی بہت جلد مقبول ہو گیا اور بادشاہ' شہزادے امراء و عوام اس جگہ اپنے اپنے سوالات لے کر پہنچنے لگے اہل سپارٹا جب تک ڈلفی کے مندر میں پہنچ کر پوچھ نہ لیتے اپنے کسی کام کو سرانجام نہ دیتے ذاتی سوالوں کے علاوہ ملکی اور سیاسی امور کے بارے میں بھی یہاں سے مشورہ یا استخارہ ضرور کیا جاتا ہے خانہ جنگی کے دوران بھی کوئی فریق اس پاک اور مقدس جگہ کو نقصان نہیں پہنچاتا اور ہر کوئی اس مندر کا احترام کرتا ہے۔

اس مندر کی حفاظت کے لئے ایک کونسل بنی ہوئی ہے جو ملکی امور کو حل کرنے کے علاوہ ڈلفی مندر کی حفاظت بھی کرتی ہے خانہ جنگی اور دیگر جنگوں میں اس مندر کی محفوظ رہنے کی یہی وجہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھی کہ یہ مندر ایک ایسی کونسل کے تحت تھا جس نے یونان کے لوگوں کو بیشمار فوائد پہنچائے تھے اس مجلس کے ہر فرد کو حلف اٹھانا پڑتا تھا کہ کوئی شخص ڈلفی کی ریاست یا اپالو دیوتا کے مندر کو کسی قسم کا نقصان پہنچائے گا تو اسے سزا دلانے میں کسی اور رعایت سے کام نہیں لیا جائے گا میرے ساتھیو یہ ہے ڈلفی مندر کے متعلق تفصیل۔ اب میں تمہیں پنڈورا نام کی عورت سے متعلق تفصیل کے ساتھ بتاتا ہوں۔

میرے مہربان اجنبیو! جہاں تک پنڈورا نامی عورت کا تعلق ہے اسے ہم یونانی نہ صرف دنیا کی پہلی عورت تسلیم کرتے ہیں بلکہ دیوتاؤں کے مابین مخاصمت اور جنگ و جدل کا سبب بھی اسی عورت کو سمجھا جاتا ہے اسی پنڈورا نام کی عورت کی بدولت دو عظیم دیوتاؤں یعنی زئیس اور پرومی کے درمیان نفرت و حقارت پھیلی اور دونوں ایک دوسرے کی تباہی کا سبب بن کر رہ گئے تھے اس دیومالائی کہانی سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ عورت روز ازل سے ہی فتنہ و فساد کا موجب تھی اور اس نے ہر جگہ جا کر تباہی و بربادی کی بنیاد رکھی۔

اس عجیب و غریب کہانی کا آغاز کچھ یوں ہوتا ہے کہ زئیس نے مردوں کو دینے کے لئے ایک شیطانی چیز بنائی دیکھنے میں یہ بڑی سہانی اور دلنشین تھی یہ ایک انتہائی خوبصورت نازک اندام اور شرمیلی دوشیزہ تھی۔ جس کا نام پنڈورا تجویز کیا گیا پنڈورا کے لغوی معنی ہیں سب کے تحفے۔

دیوتاؤں نے پنڈورا نام کی اس عورت کو بیشمار تحفے دیئے جن میں سیمی پوشاکیں، زرکار نقاب، تازہ پھولوں کے روشن ہالے، سنہری تاج اور اس پر مزید یہ کہ اس پنڈورا نام کی کنواری لڑکی کا شباب ایسا تھا کہ پھٹا جاتا تھا دیوتاؤں کے ایسے ہی عطا کردہ تحفوں کی وجہ سے اس نازک اندام حسینہ کو پنڈورا کہا جانے لگا تھا۔

جب اس حسین و جمیل بلا کی تکمیل مکمل ہو گئی تو زئیس نے اس فتنہ سامان کو پردے سے باہر نکالا دیوتا اور انسان اس خوبصورت بلا کو دیکھ کر انگشت بدنداں رہ گئے تھے یونانی دیومالائی رو سے دنیا کی یہ پہلی عورت ہے اسی سے عورتوں کی باقی ماندہ نسل چلی۔ جو مردوں کے حق میں زہر قاتل اور برائی کی جڑیں اور جن کی گھٹی میں ہی شیطنت بھری پڑی ہے۔

سارے دیوتاؤں نے پنڈورا نام کی اس لڑکی کو ایک صندوق بخشا اس صندوق فتنہ پرور میں ہر دیوتا نے کوئی نہ کوئی مضرت رساں اور خطرناک شے بند کر دی تھی اور پنڈورا سے یہ کہا گیا تھا کہ وہ اس صندوق کو اس شخص کے پاس لے جا کر کھولے گی جو اس سے شادی کرے گا پھر زئیس کے حکم پر اس پنڈورا کو دیوتا پرومی تھیوس کے پاس لے جایا گیا جو دیوتا زئیس کا بھائی تھا یہ پرومی تھیوس پنڈورا کو دیکھتے ہی اس پر جی جان سے فدا ہو گیا تھا اور اس نے بلا حیل و حجت پنڈورا سے شادی کرنے کا عزم ظاہر کر دیا حالانکہ دیوتا زئیس نے اپنے بیوقوف بھائی پرومی کو منع بھی کیا کہ وہ پنڈورا سے شادی نہ کرے ورنہ وہ مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے گا اس لئے کہ پنڈورا تو زئیس کے فتنہ پرور تحفے کا دوسرا نام ہے۔

مگر پرومی تھیوس نے بھائی کی نصیحت پر کان نہ دھرا اور بلا پس و پیش زئیس کے اس تحفے کو قبول کر لیا مگر اس کی حقیقت کا علم اسے اس وقت ہوا جب پنڈورا اس کی بیوی بن چکی تھی چونکہ عورتوں کی طرح پنڈورا میں بھی تجسس کا مادہ تھا اس لئے وہ ہر قیمت پر اس بات کا پتہ چلانا چاہتی تھی کہ دیوتاؤں کے دیئے ہوئے صندوق میں کون سی چیز بند ہے۔

پھر ایسا ہوا کہ پرومی تھیوس کے ساتھ شادی کرنے کے بعد ایک روز پنڈورا نے اس صندوق کا ڈھکنا اٹھا ہی دیا۔ ڈھکنا اٹھتے ہی مختلف و متعدد بیماریاں رنج و عالم، فتنہ و فساد نکل کر دنیا پر ٹوٹ پڑے۔

پنڈورا نے جو یہ مصیبتیں دیکھیں تو سہم کر صندوق کا ڈھکنا بند کر دیا اس سے ہر بری شے اور بیماری تو نکل گئی مگر ایک شے صندوق میں بند ہو کر رہ گئی اور وہ تھی امید۔ صرف یہی ایک عمدہ شے تھی جو صندوق میں امراض اور دکھوں کے ساتھ رکھی گئی تھی اور یہ امید ہی ہے جو بدبختی میں گھرے انسان کی ڈھارس بندھا کر رکھتی ہے۔

میرے اجنبی ساتھیو! میں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ پنڈورا کے بارے میں ایک روایت یہ بھی ہے کہ اسے زئیس کے بیٹے ولکن نے تخلیق کیا تھا اور زئیس نے اسے ایک خوبصورت صندوق عطا کیا جو اس کے خاوند کے لئے بہترین تحفہ تھا۔ پنڈورا اس صندوق کو لے کر ولکن کے پاس گئی مگر اس نے یہ صندوق لینے سے انکار کر دیا اس کے بعد پنڈورا نے زئیس کے بھائی پرومی تھیوس سے شادی کر لی اور اس کے خاوند نے یہ صندوق کھولا تھا اسی صندوق سے عام امراض نکل کر اس دنیا میں پھیل گئے تھے مگر امید صندوق میں چپکی رہ گئی جس کے سہارے یہ انسان اپنے رنج و عالم و مصائب کو برداشت کر جاتا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد جب وہ یونانی داستان گو خاموش ہوا تو عزازیل اسے مخاطب کر کے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ سرائے کے ایک حصے سے ایک آدمی بھاگتا ہوا آیا اور داستان گو کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ سن اے داستان گو اب تو لوگوں کو داستانیں اور حکایتیں سنانا بند کر دے اس لئے کہ یونانی ایک ناقابل برداشت حادثے کا شکار ہو چکے ہیں۔ جو شاید ان کی زندگی کا سب سے بڑا حادثہ ہو جس کی وہ تلافی بھی نہ کر سکیں اس شخص کی اطلاع پر یونانی داستان گو چونک کر کھڑا ہو گیا اور اس سے پوچھا تمہارا اشارہ کس سمت ہے۔ کھل کر کہو یونانی کس نقصان سے دوچار ہوئے ہیں اس پر وہ شخص انتہائی دکھ، رنج اور افسردگی میں کہنے لگا وہ بدترین خبر جو میں تمہیں سنانے آیا ہوں وہ یہ کہ فیلقوس کا بیٹا اور یونانیوں کا شہنشاہ سکندر مر گیا ہے۔

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

یہ خبر سنتے ہی وہ یونانی داستان گو دنگ رہ گیا تھا۔ تھوڑی دیر تک غم و اندوہ میں اس کی گردن جھکی رہی پھر وہ بھاگتا ہوا سرائے سے نکل گیا تھا۔ اس داستان گو کے جانے کے بعد عزازیل' عارب اور نبیط تھوڑی دیر تک خاموش بیٹھے رہے پھر عارب نے عزازیل کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

اے میرے آقا یہ تو بڑی ہی بدترین خبر ہے۔ ہم تو یہ خیال کر رہے تھے کہ سکندر آج شام یا کل صبح اپنے لشکر کے ساتھ عرب کے شہر مکہ کی طرف کوچ کرے گا اور وہاں حملہ آور ہو کر خدا کے گھر کو نیست و نابود کرے گا لیکن اسے تو موت ہی نے آدبوچا اور اسے مکہ پر حملہ آور ہونے کی توفیق ہی نہ ہوئی۔ اے میرے آقا کیا یہ ہماری دوسری ناکامی نہیں ہے۔

اے آقا! ہماری پہلی ناکامی اس وقت ہوئی جب ہم نے ہندو جوگی کو جو نیکی کا پرچار کرنے والا تھا ختم کرنے کی کوشش کی لیکن یوناف نے اسے ہمارے ہاتھوں سے بچا لیا۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے کہ بعد میں وہ جوگی اپنی طبعی موت مر گیا اب ہم نے دوسرا کھیل یہ شروع کیا تھا کہ سکندر کو مکہ میں خدا کے گھر پر حملہ آور ہونے کی ترغیب دی تھی اور اگر سکندر مکہ پر حملہ آور ہو جاتا تو اس میں ہماری بڑی خوشی اور کامیابی پنہاں تھی۔ لیکن یہ کیا ہوا میرے آقا کہ آج ہی سکندر نے اپنے لشکر کے ساتھ مکہ کی طرف حملہ آور ہونے کے لئے کوچ کرنا تھا اور آج ہی موت نے اسے آدبوچا

عارب کی اس گفتگو کے جواب میں عزازیل نے فی الفور کچھ بھی نہ کہا وہ گردن جھکائے سوچتا رہا پھر وہ عارب اور نبیط کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ اس وقت میں تمہیں سکندر کی موت سے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا جہاں تک ہماری ناکامی کا تعلق ہے تو اسے میں تسلیم کرتا ہوں۔ واقعی نیکی کے مقابلے میں ہماری یہ لگاتار دوسری ناکامی ہے لیکن کسی نہ کسی موقع پر میں اپنی ناکامیوں کی تلافی ضرور کروں گا۔ یہاں تک کہنے کے بعد عزازیل جب خاموش ہوا تو عارب پھر بولا اور عزازیل کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے آقا! آپ نے ہمیں بتایا تھا کہ ہم تین کام سرانجام دیں گے۔ پہلا کام' ہندو جوگی کا خاتمہ جس میں ہمیں ناکامی ہو چکی ہے اور دوسرا کام سکندر کو مکہ پر حملہ آور ہونے کی ترغیب تھا اس میں بھی ہم ناکام ہو چکے ہیں اور تیسرا کام آپ نے یہ بتایا تھا کہ ہم یوناف اور بیوسا کو ایک نہ ختم ہونے والے کرب میں مبتلا کریں گے۔ اب دیکھیں ہم اپنی تیسری مہم میں کہاں تک اور کیسے کامیاب ہوتے ہیں۔

عارب کی یہ گفتگو سن کر عزازیل کی حالت غیض و غضب میں عجیب سی ہو گئی تھی۔ وہ گرم جوالا کی طرح دکھائی دینے لگا تھا اور لحہ بہ لحہ بڑھتے ہوئے غضب کی وجہ سے اس کی سانس سانپ کی پھنکار کی سی صورت اختیار کرنے لگی تھی اس سے عزازیل کی آنکھوں میں اجاڑ غاروں کی

ویرانی' زائچوں کی بجھارت موت کی راکھ اور بدشگونی کی خاک اڑنے لگی تھی۔ اس کے چہرے پر کرب کے آخری پہر کے آثار دکھائی دینے لگے تھے اور اس کی حالت قید خانے میں کسی تمنا روتے قیدی اور طاعون سے اجڑی راہوں کی مانند ہو کر رہ گئی تھی لگتا تھا سانگ تقدیر نے اس کی رگوں کی طنابیں کھینچ دی ہوں اور دام فطرت نے اس سے اس کا سارا وجدان اور عرفان کا چھین کر اسے سالوں کی کسک' مہینوں کی تڑپ' ہفتوں کی اذیت دنوں کے کرب اور راتوں کی جلن سے دوچار کر کے رکھ دیا ہو۔

تھوڑی دیر تک عزازیل خاموش بیٹھا کچھ سوچتا رہا پھر وہ عارب اور نبیط کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا میں اسے تسلیم کرتا ہوں کہ یوناف اور بیوسا نے مقابلے میں ہماری دو مہمیں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہیں لیکن ان کے خلاف جو میں تیسری مہم کی ابتدا کرنے کا ارادہ کیا ہے میرے ساتھیو! تم دیکھو گے وہ مہم ایسی ہولناک' ایسی خطرناک ہو گی کہ بیوسا اور یوناف دونوں ہی اپنی زندگی کو بدترین خیال کرنے لگیں گے اور تیسری مہم ایسی ہولناک ہے کہ یوناف اور بیوسا کسی بھی صورت اس سے بچ نہیں سکیں گے اور اپنے آنے والے دنوں میں وہ میری طرف سے ایسی بدشگونی اور ایسی بدبختی میں مبتلا ہوں گے کہ جس سے چھٹکارا حاصل کرنا میرے خیال میں ان کے بس کا کام نہ رہے گا یہ مہم میں ان کے خلاف کیسے اور کس طرح شروع کروں گا اس کی تفصیل میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا پہلے آؤ دیکھتے ہیں کہ سکندر کیسے اور کن حالات میں موت سے دوچار ہو گیا۔ عارب اور نبیط نے عزازیل کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر وہ دونوں اپنی جگہ سے اٹھے اور بابل کے شاہی محل کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔

عزازیل' عارب اور نبیط جب دریائے فرات کے کنارے شہنشاہ بخت نصر کے قدیم محل میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا محل کے کھلے صحن کے اندر سکندر کی لاش رکھی تھی اور یونانی سپاہی اس کی لاش کے گرد کھڑے رو رہے تھے جبکہ سکندر کے جرنیل بطلیموس سلیوس' نیارکس' پرڈیکاس اور پلوس نے اپنے سپاہیوں کو ڈھارس اور تسلی دینے کی کوشش کر رہے تھے عزازیل عارب اور نبیط کو لے کر سیدھا سلیوکس کے پاس آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔ میرے عزیز میرے مہربان! یہ سکندر کو اچانک کیا ہوا کہ موت اس پر وارد ہو گئی۔ اس پر سلیوکس بڑے پریشان کن لہجے میں کہنے لگا۔

میرے دوست سکندر بھلا چنگا تھا۔ بس گزشتہ رات سے بخار ہوا جس نے اس کا دم توڑ کر رکھ دیا۔ ورنہ گزشتہ رات سے پہلے اس نے معمول کے مطابق قربانی کی اور اس نے امیرالبحر نیارکس کو حکم دیا کہ وہ اپنے جہازوں کو تیار رکھے کیونکہ اس نے صحرائے عرب کی طرف روانہ ہو کر مکہ شہر پر حملہ آور ہونا تھا لیکن نہ جانے اس شہر میں کیا قوت ہے اور اس شہر میں جو گھر ہے اس میں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کیا چیز ہے کہ سکندر کو اس شہر پر حملہ آور ہونا ہی نصیب نہ ہوا اور موت نے پہلے ہی اس کے جسم میں اپنے پنجے گاڑ کر رکھ دیئے ہیں۔

سلیوکس کی گفتگو سن کر عزازئیل، عارب اور نیبد کچھ پریشان اور شرمندہ سے ہو گئے تھے لہٰذا ان تینوں میں سے کسی نے سلیوکس سے مزید بات نہ کی اور وہ سکندر کی لاش دیکھنے کے لئے لوگوں کے اندر گھس گئے تھے جب کہ سلیوکس وہاں سے ہٹا اور بڑی تیزی سے وہ قریباً بھاگتا ہوا محل کے ایک حصے کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔

سلیوکس بھاگتا ہوا محل کے ایک ایسے کمرے کے پاس آیا جہاں دو پہرے دار اپنے ہاتھوں میں ننگی تلواریں لئے پہرہ دے رہے تھے ان کے پاس آکر سلیوکس رکا اور انہیں اس کمرے کا قفل کھولنے کا حکم دیا جس پر وہ پہرہ دے رہے تھے جس وقت سلیوکس کے حکم پر ایک پہرے دار نے اس کمرے کا قفل کھول دیا تب سلیوکس نے بلند آواز میں کہا۔ یوناف میرے بھائی اپنی بیوی بیوسا کو لے کر باہر آجاؤ۔ تم آزاد ہو تم نے سکندر کو جس خطرے سے آگاہ کیا تھا وہ اس سے دوچار ہو چکا ہے اور موت نے اسے آدبوچا ہے۔ سلیوکس کی آواز سن کر اس کمرے کے کونے سے یوناف اور بیوسا بھاگتے ہوئے اس دروازے تک آئے تھے اتنی دیر تک پہرے دار نے دروازہ کھول دیا تھا لہٰذا وہ باہر نکلے۔ سلیوکس کو اپنے سامنے دیکھ کر یوناف نے انتہائی حیرانی کی حالت میں اس کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ سلیوکس میرے بھائی کیا ہوا سکندر کو اس پر سلیوکس پریشان کن انداز میں کہنے لگا۔

میرے بھائی تو نے سکندر کو مشورہ دیا تھا کہ کبھی بھی مکہ کے شہر پر حملہ آور نہ ہونا، تو نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ مکہ میں ایک گھر ہے جسے خدا کا گھر سمجھا جاتا ہے اور جو بھی اس گھر پر حملہ آور ہو گا تو وہ نقصان اٹھائے گا۔ پر صد افسوس کہ سکندر نے تیری بات نہ مانی اور اب موت نے اسے آدبوچا ہے۔ میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ اس نے جو اس شہر پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا تھا تو اس سے شاید اس کائنات کا خالق ناراض ہو گیا۔ جس کی بنا پر اس پر موت طاری کر دی گئی بہرحال تم دونوں میاں بیوی میرے ساتھ آؤ تم دونوں آزاد ہو اور تم دونوں خصوصیت کے ساتھ میری نگاہوں میں نہایت قابل عزت اور صاحب احترام ہو اس لئے کہ تم دونوں نے سکندر کو بہت اچھا مشورہ دیا تھا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ اس نے تمہارے مشورے پر عمل نہ کیا۔ آؤ میرے ساتھ تاکہ سکندر کی تجہیزو تکفین کا عمل کریں۔ اس پر یوناف اور بیوسا چپ چاپ سلیوکس کے ساتھ ہو لئے تھے۔

سکندر کی موت کے وقت اس کے جرنیل بطلیموس، سلیوکس، پرڈیکاس، نیارکس اور پیوسس اس کے پاس موجود تھے یہ اس کے طاقت ور رفیق تھے۔ جو اگر چاہتے تو اس کی سلطنت کو قائم و دائم رکھ سکتے تھے لیکن یہ لوگ ایسا نہ کر سکے تاہم انہوں نے آپس میں مشورہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا

ندیم

کہ سکندر کی سلطنت کو اس کی اولاد اور اس کے وارثوں کے لئے محفوظ رکھنا چاہئے۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ وارث اس وقت دو ہی بچتے ہیں ایک سکندر کی بیوی روشنک کا بیٹا اور دوسرا سکندر کا جرنیل پرڈیکاس جو نہ صرف سکندر کا رشتہ دار تھا بلکہ اس کا تعلق شاہی خاندان سے بھی تھا لہٰذا سب سے پہلے یہ فیصلہ کیا گیا کہ پرڈیکاس کو نائب سلطنت مقرر کر دیا جائے یہ فیصلہ کرنے کے بعد پھر سکندر کے مفتوح علاقوں کا بٹوارا شروع ہوا تھا۔

موقع شناس بطلیموس نے یہ پسند کیا کہ اسے مصر کا گورنر بنا دیا جائے وہ ہمیشہ مصر کا آرزومند رہتا تھا۔ لہٰذا سارے جرنیلوں نے آپس میں مشورہ کرنے کے بعد بطلیموس کو مصر کا گورنر بنا دیا۔ بطلیموس نے اپنی پوزیشن اور زیادہ مضبوط کرنے کے لئے سکندر کی لاش کو بھی اپنے ساتھ لے جانا چاہا اس لئے کہ بطلیموس بھی سکندر کا رشتہ دار ہی تھا لہٰذا اسے ایسا کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ اس طرح بطلیموس سکندر کا تابوت لے کر مصر کی طرف روانہ ہو گیا مصر پہنچ کر اس نے اپنی محبوبہ تھائیس سے شادی کر لی اس طرح بطلیموس سکندریہ کو اپنا مرکز بنا کر مصر پر حکومت کرنے لگا تھا۔

ایشیا کے سارے مفتوحہ علاقوں کا گورنر سکندر کے جرنیل سلیوکس کو مقرر کر دیا گیا تھا۔

سلیوکس ان علاقوں کو جو انتہائے مشرق میں واقع تھے یکجا نہ رکھ سکا جو یونانی بیرونی باختریا سغد میں آباد ہو گئے تھے سکندر کی موت سن کر انہوں نے بغاوت کر دی اور اپنے وطن کا راستہ لیا۔ دوسری طرف ہندوستان کے مفتوح علاقے بھی سلیوکس کے ہاتھ سے نکل گئے وہ اس طرح کہ ہندوستان کے ایک رہنما چندر گپت موریہ نے سلیوکس سے رابطہ قائم کیا اس نے ہاتھیوں کا ایک لشکر سلیوکس کو دے کر ہندوستان کے سارے مفتوحہ علاقوں پر قبضہ کر لیا اور ان علاقوں پر چندر گپت دن بدن قوت پکڑتے ہوئے حکومت کرنے لگا تھا۔

بطلیموس اور سلیوکس نے صلاح مشورہ کرنے کے بعد سکندر کی بیوی روشنک اور اس کے بیٹے کو مقدونیہ روانہ کر دیا تھا۔ دوسری طرف سکندر کی موت کے بعد مقدونیہ کے حالات بھی ابتر ہو گئے تھے ایشیا پر حملہ آور ہونے سے پہلے سکندر نے یونان میں اپنے ایک جرنیل انٹی گونس کو اپنا جانشین مقرر کیا تھا لیکن اس کی غلطیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے اپنی موت سے کچھ عرصہ پہلے سکندر نے اپنے ایک جرنیل انٹی پیٹر کو روانہ کیا تھا تاکہ انٹی گونس کی جگہ وہ انٹی پیٹر اس کا جانشین بنے۔ لیکن انٹی پیٹر ابھی مقدونیہ پہنچا ہی نہیں تھا کہ سکندر کی موت واقع ہو گئی اور سکندر کی موت کے تھوڑے ہی دنوں بعد جرنیلوں کے صلاح مشورہ کرنے کے بعد پرڈیکاس کو نائب سلطنت بنا کر مقدونیہ روانہ کر دیا تھا انٹی پیٹر اور پرڈیکاس جوں ہی مقدونیہ پہنچے انٹی گونس نے ان دونوں کا خاتمہ کر کے مقدونیہ میں اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا تھا اور خود انٹی پیٹر کا بیٹا کیسنڈر بھی انٹی گونس کے ساتھ مل گیا تھا اس لئے کہ وہ شروع ہی سے سکندر کے ساتھ دشمنی رکھتا تھا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دوسری طرف سکندر کی بیوی اپنے بیٹے کے ساتھ جب ایشیا سے مقدونیہ پہنچی تو انٹی گونس کے حکم پر نہ صرف اس دونوں ماں بیٹے کو بلکہ ان کے ساتھ سکندر کی بوڑھی ماں اولمپیاس کو بھی گرفتار کر لیا گیا تھا اور کچھ سپاہیوں کو حکم دیا گیا تھا کہ ان تینوں کی گردنیں کاٹ کر رکھ دیں۔ لیکن سپاہیوں میں سے کوئی بھی اولمپیاس روشنک اور سکندر کے بیٹے پر تلوار اٹھانے کے لئے تیار نہ ہوا اس لئے کہ وہ تو سکندر کو دیوتا کی حد تک پسند کرتے تھے لہٰذا وہ اس کے کسی رشتہ دار پر تلوار اٹھانے کے لئے تیار نہ تھے۔ مجبور ہو کر انٹی گونس نے دوسرا طریقہ اختیار کیا اس نے سکندر کی بوڑھی ماں اولمپیاس اور اس کی بیوی روشنک اور اس کے کم سن بیٹے کے ہاتھ پاؤں باندھے اور انہیں پانی میں ڈبو کر مروا دیا اس طرح فیلقوس کے خاندان کا خاتمہ کر دیا گیا تھا۔

مقدونیہ میں اب دو شخص ایسے بچ گئے تھے جنہیں سکندر کا ہمدرد اور مخلص خیال کیا جا سکتا تھا ان میں سے ایک سکندر کا انتہائی ہردل عزیز لیڈر ڈیما سیتھنز تھا اور دوسرا سکندر کا استاد ارسطو تھا۔ انٹی گونس نے جب بغاوت کرتے ہوئے مقدونیہ میں اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا تو اس ڈیما سیتھنز نے کچھ لوگوں کو اپنے ساتھ ملا کر انٹی گونس کا تختہ الٹنا چاہا لیکن اس میں وہ کامیاب نہ ہو سکا اپنی ناکامی کی بنا پر ڈیما سیتھنز اپنی جان بچا کر جزیرہ آئی جینا کی طرف بھاگ گیا لیکن انٹی گونس نے اپنے آدمی اس کی تلاش میں لگا دیئے تاکہ اس کا خاتمہ کیا جائے۔ جزیرہ آئی جینا میں پہنچنے کے بعد ڈیما سیتھنز کو جب پتہ چلا کہ اس کے دشمن انٹی گونس کے کارکن اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں تو اس نے جزیرے کے ایک مندر میں پناہ لے لی۔ وہاں اس نے انٹی گونس کے کارکنوں کے ہاتھوں قتل ہونے کے بجائے خودکشی کر لی تھی اس طرح ڈیما سیتھنز کا خاتمہ ہو گیا تھا۔

اب باقی صرف ارسطو بچتا تھا۔ ارسطو کو بھی یقین ہو گیا تھا کہ جس طرح ڈیما سیتھنز کا خاتمہ ہو گیا ہے اسی طرح انٹی گونس کسی نہ کسی بہانے اس کا بھی خاتمہ کر کے رہے گا۔ دوسری طرف انٹی گونس کوئی نہ کوئی بہانہ تراش کر کے ارسطو کا خاتمہ کرنا چاہتا تھا لہٰذا چند ہی دن بعد اس نے ارسطو پر لامذہبی کا الزام عائد کر دیا ارسطو سمجھ گیا کہ اس الزام کے بہانے انٹی گونس اس کا خاتمہ کروانا چاہتا ہے لہٰذا وہ مقدونیہ سے نکل کر چلیس کی طرف بھاگ گیا جہاں وہ ایک سال بعد وہ گمنامی کی موت مر گیا۔ اس طرح سکندر کی ساری ہمنوا ہستیوں کا خاتمہ ہو گیا۔ انٹی گونس خود مختار حیثیت اختیار کر کے حکومت کرنے لگا اور وہ سلطنت جس کی تعمیر و ترقی میں سکندر نے دن رات محنت کی تھی وہ ٹکڑوں میں بٹ کر اپنے انجام کی طرف بڑھنے لگی تھی۔

شہر کے پرانے اور قدیم محل کے ایک کمرے میں اکٹھے بیٹھے باہم گفتگو کر رہے تھے کہ یوسا نے بڑے پیار، بڑی محبت اور چاہت میں یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔

اب جبکہ سکندر مر چکا ہے اور ہماری نظربندی ختم ہو چکی ہے اب ہمیں کیا کرنا چاہئے کیا ہمیں یونہی بابل میں پڑا رہنا چاہئے۔ سکندر نے اپنے آخری دور میں ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا ہم اس کے ساتھ جتنا عرصہ رہے انتہائی خلوص کا مظاہرہ کرتے رہے لیکن اس نے یہ جو مکہ پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا اور ہماری بات نہ مانی اس طرح اس نے نہ صرف اپنی موت کو دعوت دی بلکہ اپنی زندگی کے بدترین انجام کو پہنچا۔ اب آپ بتایئے کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے کہاں قیام کرنا چاہئے۔

یوسا کے اس استفسار پر یوناف نے تھوڑی دیر کچھ سوچا پھر وہ ہلکی ہلکی مسکراہٹ میں یوسا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا تم خود ہی کوئی فیصلہ کرو۔ کہ تم کہاں قیام کرنا چاہو گی۔ تم جانتی ہو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور میں اس سلسلے میں کوئی اعتراض نہیں کروں گا۔ اس پر یوسا بھی کمال محبت اور اپنائیت میں کہنے لگی نہیں یہ تو آپ ہی کو فیصلہ کرنا ہے جہاں آپ چاہیں گے وہیں قیام ہو گا اس پر یوناف گردن جھکا کر تھوڑی دیر تک سوچتا رہا پھر اس نے دوبارہ مسکراتے ہوئے یوسا کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

میرا خیال ہے کہ بابل سے نکل کر افریقہ میں کنعانیوں کے مرکزی شہر قرطاجنہ کا رخ کرتے ہیں ایک تو وہ شہر شروع ہی سے مجھے بے حد پسند ہے شمالی افریقہ کے صحراؤں کے اندر وہ شہر ایسا لگتا ہے گویا کسی نے اچانک وہاں اپنی طلسماتی قوتوں سے ایک نخلستان کھڑا کر دیا ہو اس شہر کے اطراف میں بڑے بڑے ٹیلوں والے صحرا کے اندر کہیں کہیں سبزہ اور کھجوریں دکھائی دیتی ہے وہ اس شہر کی خوبصورتی میں اور زیادہ اضافہ کرتی ہیں اور پھر آجکل کنعانی اور سسلی کے یونانی ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں وہاں رہ کر ہم ان دونوں اقوام کا جائزہ لیں گے اور پھر دیکھیں گے ان دونوں میں سے کون کس پر غالب رہتا ہے یہاں تک کہنے کے بعد یوناف جب خاموش ہوا تو یوسا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور بڑے پیار سے یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگی اگر ایسا ہے تو چلیں یہاں سے کوچ کریں۔ یوناف بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ دونوں میاں بیوی نے اپنا ضروری سامان سمیٹا۔ اس کے بعد وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے بابل سے افریقہ میں کنعانیوں کے مرکزی شہر قرطاجنہ کی طرف کوچ کر گئے تھے وہاں انہوں نے شہر سے باہر ایک سرائے میں قیام کر لیا تھا۔

سکندر کی موت کے بعد یوناف اور یوسا نے بابل شہر میں ہی قیام کئے رکھا۔ ایک روز وہ دونوں

یوناف اور یوسا کے بابل سے قرطاجنہ کی طرف کوچ کر جانے کے چند یوم بعد عزازیل

ندیم
Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

عارب اور نیسہ بابل کی ایک سرائے میں اکٹھے بیٹھے تھے کہ عزازیل نے عارب اور نیسہ کو مخاطب کرکے کہا میرے خیال میں اب ہمیں بابل شہر سے کوچ کرنا چاہئے میں تم دونوں میاں بیوی کو اپنے ساتھ یمن لے کر جاتا ہوں وہاں میں تمہیں اپنی کارگزاری بتاؤں گا کہ کیسے میں نے لوگوں کو واحدانیت کے راستے اور خداوند قدوس کی اصل راہ سے ہٹا کر شرک اور گمراہی میں مبتلا کیا ہے۔ میری کارگزاری دیکھ کر تم وہاں میرے اس کام کی ضرور داد دو گے کہ میں نے کیسی محنت و مشقت کر کے لوگوں کو غیراللہ کی بندگی اور اطاعت کے ساتھ ساتھ لوگوں کو بت پرستی میں مبتلا کیا ہے۔ میرے خیال میں اب ہمیں یہاں سے یمن کی طرف کوچ کرنا چاہئے۔ یہاں تک کہنے کے بعد عزازیل جب خاموش ہوا تو عارب بولا اور عزازیل کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔

اے میرے آقا! یمن کی طرف کوچ کرنے سے پہلے ہم دونوں میاں بیوی کی آپ سے ایک گزارش ہے۔ اس پر عزازیل نے تیز نگاہوں سے عارب کی طرف دیکھا اور پوچھا۔ تم دونوں میاں بیوی کیا کہنا چاہتے ہو۔ اس پر عارب پھر بولا اور کہنے لگا اے آقا یمن کی طرف کوچ کرنے سے پہلے ہم یوناف اور بیوسا کی بے بسی کا مظاہرہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ اے آقا آپ نے کہا تھا کہ آپ نے تین کام کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے ایک ہندو جوگی کا خاتمہ' دوسرے سکندر کے ہاتھوں مکہ پر حملہ' آپ جانتے ہیں کہ ان دونوں کاموں میں ہم ناکام ہو چکے ہیں۔ تیسرا کام آپ نے یہ کہا تھا کہ آپ یوناف اور بیوسا کو ایک ناقابل برداشت اذیت میں مبتلا کریں گے۔ اے میرے آقا ہم دونوں میاں بیوی کی خواہش ہے کہ یمن کی طرف کوچ کرنے سے پہلے یوناف اور بیوسا سے نمٹ لینا چاہئے اور ہمیں یہ بھی بتایئے کیسے آپ ان دونوں کو ان دیکھی ابتلا اور اذیت اور تکلیف میں مبتلا کریں گے ایسا کرنے کے بعد پھر ہم آپ کے ساتھ ہیں یمن کی طرف کوچ کریں گے اور پکی امید ہے کہ آپ ہمیں مایوس نہیں کریں گے۔

یہاں تک کہنے کے بعد عارب جب خاموش ہوا تو عزازیل مسکراتے ہوئے کہنے لگا اگر تم دونوں میاں بیوی کی یہی مرضی ہے تو میں ایسا ہی کروں گا۔ سنو یوناف اور بیوسا بابل سے کوچ کر چکے ہیں اور میرے کچھ کارکنوں نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ بابل سے قرطاجنہ چلے گئے ہیں اور وہاں انہوں نے شہر سے باہر ایک سرائے میں قیام کر لیا ہے ہم اسی سرائے سے باہر یوناف اور بیوسا پر وارد ہوں گے اور انہیں ایسی اذیت میں ڈالیں گے کہ آج تک انہوں نے اپنی زندگی میں ایسی اذیت نہ دیکھی ہوگی میرے کارکنوں نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ اکثر شام سے پہلے سرائے سے نکل کر نخلستانوں میں گھومتے ہیں بس ایسے ہی کسی موقع پر میں اپنے ایک انتہائی طاقتور اور پر قوت ساتھی کے ساتھ ان پر نازل ہوں گا جو ان دونوں کو مار مار کر ان کی ہڈیاں چٹخا کر رکھ دے گا عزازیل کی یہ گفتگو سن کر عارب چونکہ مسرت اور بڑی خوشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عزازیل سے پوچھنے لگا۔

اے آقا آپ کے اس ساتھی کا کیا نام ہے جسے آپ یوناف پر وارد کرنا چاہتے ہیں اور جس کے متعلق آپ یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ یوناف کو مار مار کر اس کی ہڈیاں چٹخا دے گا۔ اس پر عزازیل بڑے فخر بڑے تکبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔ میرے اس ساتھی کا نام تبقب ہے یہ الفاظ سن کر عارب اور نیسہ دونوں چونک سے پڑے۔ پھر عارب بولا اور کہنے لگا۔ اے آقا! ماضی میں بھی آپ کا ایک ساتھی تھا۔ جس کا نام تبقب تھا اور اسے بھی آپ نے یوناف پر مسلط کیا تھا لیکن آپ جانتے ہیں کہ یوناف اس پر غالب رہا تھا کہیں یہ وہی تبقب تو نہیں اگر یہ وہی ہے تو پھر اسے یوناف کے ساتھ ٹکرانے کا کیا فائدہ جبکہ یوناف ماضی میں اس پر مکمل طور پر غالب آتا رہا ہے۔ عارب کی اس گفتگو پر عزازیل ہلکی ہلکی مسکراہٹ میں کہنے لگا۔

سنو میرے ساتھو! یہ وہ تبقب نہیں ہے۔ ان دونوں کے نام ضرور ملتے ہیں لیکن یہ تبقب دوسرا ہے۔ ماضی کا تبقب جس کی ہم جنس لڑکی اس کے ساتھ ہوا کرتی تھی وہ اس تبقب سے طاقت و قوت میں کافی حد تک کم تھا اس تبقب کی یہ خصوصیت تھی کہ اسے اگر چالیس دن تک ہر کام سے دور اور عاری رکھا جائے تو پھر وہ اپنی بھرپور قوت میں آکر یوناف کا مقابلہ کر سکتا تھا لیکن یہ نیا تبقب جس کی بات اب میں تم سے کر رہا ہوں اس کا اصل نام تو تبقب ہی ہے لیکن ہماری جنس کے لوگ اسے زیادہ تر سطرون کہہ کر پکارتے ہیں لہٰذا میں آئندہ تمہارے سامنے اسے تبقب کہنے کے بجائے سطرون ہی کہہ کر پکاروں گا اس سطرون کی ایک ہم جنس اور انتہائی خوبصورت لڑکی بھی ہے جس کا نام زروعہ ہے یہ بھی طاقت و قوت میں اپنا جواب نہیں رکھتی پر ان دونوں کی طاقت و قوت میں ایک خامی اور ایک کمی بھی ہے اس موقع پر عارب چونک کر بولا اور عزازیل کو وہ مخاطب کرکے وہ پوچھنے لگا۔

اے آقا ان کی طاقت و قوت میں کیا خامی ہے۔ اس پر عزازیل کہنے لگا۔ دیکھو میرے ساتھیو یہ سطرون اور زروعہ جو ہیں ان دونوں کو تم میاں بیوی خیال کر سکتے ہو یہ دونوں اپنی جسمانی ساخت میں بھی اور کہ انہیں چالیس سال تک زنجیروں میں رکھنے کے بعد چند دن پہلے رہا کیا گیا ہے اب یہ سطرون اور زروعہ دونوں اپنی طاقت اور قوت کے جوبن پر ہیں اور میں اب تم دونوں کو سو فیصد یقین دلا سکتا ہوں کہ اگر اس موقع پر بلکہ آنے والے ان چالیس سالوں کے دوران جب بھی انہیں یوناف اور بیوسا پر مسلط کیا جائے گا تو یہ ضرور ان پر غالب رہیں گے اس پر نیسہ بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی اے آقا اگر یہ بات ہے تو پھر دیر کا ہے کی آپ زروعہ اور سطرون کو طلب کریں پھر ہم افریقہ کا رخ کرتے ہیں۔ جہاں بیوسا اور یوناف نے قیام کر رکھا ہے اور سطرون اور زروعہ دونوں میاں بیوی کو ان دونوں پر وارد کرنے میں اور پھر ان دونوں کے مقابلے کا لطف اٹھاتے ہیں اے آقا یقیناً" افریقہ کے صحراؤں اور نخلستانوں میں جب یہ سطرون اور زروعہ یوناف

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اور یبوسا کو مار مار کر اپنے سامنے زیر اور مغلوب کریں گے تو وہ منظر بڑا دلچسپ اور خوشکن ہو گا نیبد
جب خاموش ہوئی تو عارب بھی بولا اور کہنے لگا۔ہاں آقا آپ سطرون اور زروعہ کو یہیں طلب کریں
اور یہیں سے ہم افریقہ کی طرف روانہ ہوں گے اور وہاں ہم سطرون اور زروعہ دونوں کو یوناف اور
یبوسا پر وارد کریں گے۔

عزازئیل نے عارب اور نیبد کی تجویز کو پسند کیا پھر اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے
ہوئے اس نے شاید اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو طلب کیا تھوڑی ہی دیر بعد اس کے پانچ مستقل
ساتھیوں میں سے شبر اس کے سامنے حاضر ہوا اور بڑی انکساری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔
اے آقا آپ نے مجھے طلب کیا ہے؟ کہیں کیا کام ہے؟! اس پر عزازئیل شبر کو مخاطب کر کے کہنے لگا
سنو شبر تم ابھی اور اسی وقت سطرون اور زروعہ کی طرف جاؤ تم دیکھتے ہو گزشتہ کئی دنوں سے وہ اپنی
چالیس سالہ اسیری سے نجات پانے کے بعد اپنی قوت اور طاقت کے عروج پر ہیں تم ان دونوں کو بلا
کر لاؤ ان سے کہنا کہ اپنی پوری تیاری کر کے آئیں چونکہ میں انہیں یوناف اور یبوسا پر وارد کرنا
چاہتا ہوں اور ان دونوں کو یوناف اور یبوسا کے پورے حالات بھی بتا دینا تاکہ انہیں پتا ہو کہ ان
دونوں کا مقابلہ کن لوگوں سے ہے۔ اس پر شبر نے اپنے سر کو جھکاتے ہوئے فرمانبرداری کا ثبوت دیا
پھر وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔ شبر کے جانے کے بعد عزازئیل نے عارب اور نیبد کو مخاطب کرتے
ہوئے کہنا شروع کیا۔

سنو میرے رفیقوں یہ میرا جو ساتھی ابھی ابھی گیا ہے یہ میرے عمدہ ترین اور انتہائی مخلص
ساتھیوں میں سے ہے اور یہ جو کام کرتا ہے میرے پسندیدہ اور میرے مرغوب ہیں سنو میرے
ساتھیو! جب کبھی بھی میں اپنے پانی پر تیرتے ہوئے تخت پر بیٹھ کر اپنے ساتھیوں کی کارگزاری کا
جائزہ لیتا ہوں تو میرے مختلف ساتھی اپنے برپا کئے ہوئے فتنوں کی روداد سنانے کے لئے میرے
سامنے حاضر ہوتے ہیں۔ ان میں سے کوئی کہتا ہے کہ میں نے ایسا کام کیا میں نے ویسا کام کیا ان کے
ان چھوٹے موٹے کاموں سے مجھے کوئی خاص خوشی اور اطمینان نہیں ہوتا۔ مجھے سب سے زیادہ
اطمینان اس وقت ہوتا ہے جب کوئی میرا ساتھی انسانوں کے اندر تفرقہ ڈالنے ان کے اندر قتل و
غارت گری کا کام انجام دے اور ایسے کام کرنے میں میرا یہ ساتھی شبر بڑا ماہر اور بڑا چالاک ہے اس
لئے یہ میرا بڑا پسندیدہ ہے یہاں تک کہنے کے بعد عزازئیل جب خاموش ہوا تو عارب اسے مخاطب
کر کے کہنے لگا۔

اے آقا! جب تک یہ شبر سطرون اور زروعہ کو لے کر نہیں آتا اس وقت تک آپ کوئی اچھی
زندگی کا ایسا واقعہ ہی سنا دیں جس سے آپ مطمئن ہوتے ہوں اور جس سے آپ کو سکون اور
تسکین حاصل ہوئی ہو۔ اس پر عزازئیل کہنے لگا۔ بے شمار ایسے واقعات ہیں جو میری تسکین کا

باعث بنے۔ اس پر عارب پھر کہنے لگا اچھا آپ پھر سطرون اور زروعہ کے آنے تک وقت گزارنے
کے لئے ان میں سے ہمیں کوئی ایک واقعہ ہی سنا دیں۔ جو ہماری دلچسپی کا باعث بنے اس پر عزازئیل
بولا اور کہنے لگا ہاں میں تمہیں ایک واقعہ سناتا ہوں جو یقیناً" تمہاری دلچسپی کا باعث ہو گا۔ یہاں تک
کہنے کے بعد عزازئیل تھوڑی دیر کے لئے رکا اور پھر وہ عارب اور نیبد کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔
سنو میرے قابل اعتبار ساتھیو! بہت دنوں کی بات ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد و زاہد
تھا۔ اس کے زمانہ میں کوئی بھی پرہیزگاری میں اس کے مقابلے کا نہ تھا اس عابد کے وقت میں تین
بھائی ایسے تھے جن کی ایک بہن تھی جو کنواری اور انتہائی حسین تھی اس کے سوائے وہ کوئی اور بہن
نہ رکھتے تھے۔ اتفاقاً" ان تینوں بھائیوں کو کہیں جنگ و لڑائی پر جانا پڑا اور ان کو کوئی ایسا شخص نظر نہ
آیا جس کی تحویل اور حفاظت میں اپنی بہن کو دے سکیں اور اپنی بہن کے معاملے میں اس پر بھروسہ
کر سکیں۔ تینوں بھائیوں نے اس سلسلے میں مشورہ کیا اور وہ اس نتیجے میں پہنچے کہ ان کے سامنے وہ
عابد ہی ایک ایسا شخص تھا جس کی نگرانی میں وہ اپنی بہن کو دینے کے بعد جنگ پر جا سکتے تھے اس لئے
کہ ان کے خیال کے مطابق وہ عابد تمام بنی اسرائیل میں زاہد و پرہیزگار تھا۔ للذا تینوں اس پر متفق
ہو گئے کہ اپنی بہن کو اس عابد کی نگرانی میں دے کر وہ جنگ پر جا سکتے ہیں۔
یہ فیصلہ کرنے کے بعد وہ تینوں بھائی اس عابد کے پاس آئے اور اس سے کہنے لگے کہ ہم
تینوں بھائی جنگ پر جانے کا ارادہ کرتے ہیں اور ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جب تک ہم جنگ میں
رہیں ہماری بہن آپ کے سایہ عاطفت اور آپ کی حفاظت میں رہے۔ اس کے علاوہ ہم کسی اور پر
اپنی بہن کے حوالے سے اعتبار و بھروسہ نہیں کر سکتے۔ پہلے تو اس عابد نے اس لڑکی کی حفاظت اور
کفالت سے صاف انکار کر دیا پھر ان تینوں بھائیوں نے اس پر زور ڈالا تو وہ عابد کہنے لگا میں تمہاری
بہن کو اپنے معبد میں تو نہیں رکھ سکتا تم ایسا کرو کہ تم میری اس عبادت گاہ کے سامنے کوئی مکان
خرید لو اس میں اپنی بہن کو چھوڑ جاؤ اور تمہاری غیر موجودگی میں اس کی حفاظت اور کفالت کرتا
رہوں گا وہ تینوں بھائی اس پر رضامند ہو گئے۔ انہوں نے عین اس عابد کے معبد کے سامنے ایک
مکان خریدا اپنی بہن کو اس میں رکھا اور پھر وہ جنگ پر چلے گئے۔
وہ لڑکی جو انتہائی خوبصورت، جوان اور کنواری تھی۔ اس عابد کے معبد کے سامنے
ایک مدت تک رہتی رہی۔ وہ عابد اس کے لئے کھانا لے کر آتا تھا اور اپنے عبادت خانے کے
دروازے پر رکھ کر کواڑ بند کر لیتا تھا اور اپنے معبد میں واپس آ جاتا تھا اور پھر اندر آ کر لڑکی کو آواز
دیتا تھا کہ وہ کھانا لے جائے۔ اس پر وہ لڑکی اپنے گھر سے نکلتی تھی معبد کے سامنے ایسا رکھا ہوا کھانا
لے کر پھر اپنے گھر میں جا کر دروازہ بند کر کے کھانا کھا لیا کرتی تھی۔ اس طرح دن گزرتے رہے
پھر میرے ساتھیو ایسا ہوا کہ میں اس عابد پر وارد ہوا۔ ایسے میں ایک نیک اور انتہائی عابد کی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

صورت میں نیکی اور خیر کی ترغیب دیتا رہا تھا اور اسے اس بات پر آمادہ کرتا رہا کہ لڑکی کا عبادت خانے کے دروازے پر آکر کھانا لینا کوئی اچھا نہیں ہے اور اسے اس خدشے میں ڈالتا رہا کہ کہیں نہ ہو کہ وہ لڑکی دن میں کھانا لینے کے لئے گھر سے نکلے اور کوئی شخص اس کو دیکھ کر اس کی عصمت میں بد دیانتی کا باعث بنے۔ لہٰذا میں نے اس عابد کو یہ ترغیب دی کہ بہتر ہے کہ اس لڑکی کا کھانا معبد کے سامنے رکھنے کے بجائے تو اس کا کھانا اس کے گھر کے دروازے پر رکھ دیا کرے اور اسے آواز دے دیا کرے تاکہ لڑکی کو کھانا لینے کے لئے گلی میں سے گزر کر تمہارے معبد کے سامنے نہ آنا پڑے اور اس طرح وہ وہاں سے گزرتے ہوئے لوگوں کی بری نگاہوں سے بچ سکتی ہے اور تمہیں ثواب حاصل ہو سکتا ہے۔

اس عابد کو میری یہ تجویز بڑی پسند آئی اور اسے میری ان باتوں سے یہ ترغیب ملی کہ لڑکی کا کھانا اپنے معبد کے آگے رکھنے کے بجائے اگر وہ اس کے گھر کے دروازے پر رکھتا ہے تو ایسا کرنے سے اسے ثواب نیکی اور کیسا اجر عظیم ملے گا غرض وہ عابد اس پر رضامند ہو گیا اور اگلے ہی دن اس نے لڑکی کا کھانا تیار کر کے اپنے معبد کے آگے رکھنے کے بجائے اس لڑکی کے گھر پر رکھنا شروع کر دیا تھا وہ لڑکی کے گھر کے سامنے کھانا رکھنے کے بعد اسے آواز دیتا اور خود معبد میں داخل ہو کر دروازہ بند کر لیتا اس کے بعد وہ لڑکی گھر سے نکلتی اور دروازے پر رکھا ہوا کھانا اٹھاتی اور پھر اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیتی تھی اس طرح دن پھر گزرنے لگے۔

اس کے بعد میں پھر اس عابد کے پاس ایک نیک شخص کی صورت میں آیا اور اسے خیر کی بات کہتے ہوئے یہ ترغیب دی اور اسے اس بات پر ابھارا کہ اگر تو لڑکی سے بات چیت کیا کرے تو تیرے کلام سے وہ مانوس ہو گی کیونکہ اس گھر میں اکیلے رہتے ہوئے اسے وحشت ہوتی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اس وحشت سے گھبرا کر اس گھر سے باہر نکلے اور اگر وہ اس گھر سے باہر نکلے تو کوئی اس پر وارد ہو اور اسے بے عصمت کر دے اور جب اس کے بھائی آئیں گے تو کیا جواب دے گا لہٰذا تو کبھی کبھی اس لڑکی سے گفتگو کیا کر تاکہ اس کا دل لگا رہے وہ وحشت محسوس نہ کرے اور اس وحشت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے وہ اپنے گھر سے باہر نہ نکلے سنو میرے ساتھیو اس عابد شخص کو میری یہ ترغیب بھی بڑی بھلی لگی وہ یہ سمجھنے لگا میں یہ ساری باتیں اس کے اجر اور لڑکی کی بہتری کے لئے کرتا ہوں لہٰذا اس نے میرا کہا مانا اور اس لڑکی سے بات چیت کرنے لگا وہ اپنے عبادت خانے سے نکل کر لڑکی کے دروازے پر آتا کھانا رکھتا اور اس سے گفتگو بھی کرنے لگا تھا۔

اکثر ان کی گفتگو کا یہ طریقہ کار ہوتا تھا کہ عابد اپنے صومعہ کے دروازے پر بیٹھ جاتا اور لڑکی اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھ جاتی اور دونوں کچھ دیر آپس میں باتیں کر کے وقت گزار لیتے تھے اس طرح چند دن بعد میں پھر اس عابد کے پاس آیا [illegible]

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بہلانے کی خاطر کہا سن عابد تو جب اس لڑکی سے باتیں کرتا ہے تو تو اپنے معبد کے دروازے پر بیٹھتا ہے اور لڑکی اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھتی ہے اس طرح جب تم گفتگو کرتے ہو تو گلی میں سے دوسرے لوگ بھی گزرتے ہیں مجھے خدشہ ہے کہ گفتگو کے دوران کوئی لڑکی دیکھ نہ لے اور اسے خراب نہ کر ڈالے اس لئے کہ تو جانتا ہے کہ وہ لڑکی بے حد خوبصورت اور پر کشش ہے لہٰذا اس لڑکی کی بھلائی اور بہتری کی خاطر میں تمہیں یہ مشورہ دوں گا کہ باہر گلی میں باتیں کرنے کی بجائے تو اس کے گھر چلا جایا کر اور اس کا دل بہلانے کی خاطر اور اسے گھر سے اٹھتی ہوئی وحشت سے بچانے کے لئے اس سے گفتگو کیا کر۔

اس عابد نے میری اس نصیحت کو قبول کر لیا وہ اس لڑکی کے گھر چلا جاتا اور اس کے پاس بیٹھ کر گفتگو کرتا اس کا دل بہلاتا بڑی شفقت بڑے پیار اور بڑی نرمی کا برتاؤ وہ اس لڑکی کے ساتھ کرتا اس طرح مزید چند دن گزر گئے دن کو وہ عابد لڑکی کے دل بہلانے کی خاطر اس لڑکی سے گفتگو کرتا اور رات اپنے معبد میں آکر سو جاتا اب جبکہ وہ عابد اس لڑکی کے گھر آنے لگا تو پھر میں نے اپنی قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اس عابد پر نزول کیا میں نے اسے وسوسات اور اسے اکساہٹ میں ڈالا لڑکی کے حسین نقوش اس کی خوبصورتی اس کی کشش اس کی جسمانی ساخت کو خوب ابھار کر اس کے حواس پر طاری کیا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ عابد اس لڑکی کے ساتھ ملوث ہو گیا اور اسے بے آبرو کر دیا جس کے نتیجے میں اس لڑکی کے ہاں ایک بچے نے جنم لیا اس طرح دن گزرتے گئے اب وہ عابد اس لڑکی کے پاس رات دن رہنے لگا۔

چند دن کا وقفہ ڈال کر میں اس عابد کے پاس آیا اور اس کا ہمدرد بن کر کہنے لگا دیکھو میں نے تو تجھے اس لڑکی کا دل بہلانے اسے وحشت سے بچانے اور اسے بے آبرو ہونے سے بچانے کے لئے اس کے پاس بیٹھنے اور اس سے گفتگو کرنے کی ترغیب دی تھی لیکن تو نے یہ کیا کیا تو نے اپنے آپ کو اس سے ملوث کر لیا جس کے نتیجے میں اس کے ہاں ایک بچے نے جنم لیا ہے اب دیکھو یہ تو بتا کہ اگر اس لڑکی کے بھائی آگئے اور اس کے بچے کو انہوں نے دیکھ لیا تو تم کیا کرو گے میں ڈرتا ہوں کہ تم ذلیل ہو جاؤ گے یا وہ تمہیں رسوا کریں گے میرا مشورہ مانو تو تم اس بچے کو زمین میں گاڑھ دو اس لئے کہ میرا اندازہ ہے کہ یہ لڑکی تمہاری شکایت نہیں کرے گی بلکہ اپنی عزت اور اپنی آبرو کی خاطر اس معاملے کو اپنے بھائیوں سے ضرور چھپائے گی۔

سنو میرے ساتھیو اس عابد نے ایسا ہی کیا اس نے بچے کو مارا اور دفن کر دیا میں پھر اس کے پاس آیا اور اس سے کہنے لگا کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ لڑکی تمہاری اس ناشائستہ حرکت کو اپنے بھائیوں سے پوشیدہ رکھے گی اپنے بھائیوں پر یہ ظاہر نہیں کرے گی کہ تم نے ہی اسے بے آبرو کیا اگر تم رسوائی بے عزتی اور لڑکی کے بھائیوں کی مار سے بچنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ

تم اس لڑکی کا بھی خاتمہ کر کے اسی جگہ دفن کر دو جس جگہ تم نے بچے کو دفن کیا ہے میری یہ ترغیب اس عابد کو پسند آئی اس نے لڑکی کو بھی ذبح کیا اور جس گڑھے میں اس نے بچے کو دفن کیا تھا اس گڑھے میں لڑکی کو دفن کر کے اس پر ایک بھاری پتھر رکھ دیا تھا۔

پھر ایسا ہوا کہ میرے ساتھیو ایک مدت گزرنے کے بعد لڑکی کے بھائی لڑائی سے لوٹے اور عابد سے جا کر اپنی بہن کا حال پوچھا عابد نے ان کو اس کے مرنے کی خبر دے دی اور افسوس کر کے رونے لگا اور کہا کہ وہ بڑی نیک لڑکی تھی پھر وہ کسی اور کی قبر کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا دیکھو یہ اس کی قبر ہے بھائی اس کی قبر پر آئے اس کے لئے دعا خیر کی وہ خوب روئے اپنی بہن کے مرنے کا سن کر چند روز انہوں نے اپنی بہن کی قبر پر گزارے اور پھر اپنے گھر کی طرف چلے گئے۔

رات کو جب وہ تینوں بھائی اپنے بستروں پر سوئے تو میں ان تینوں بھائیوں سے میں سے ایک کو مسافر کی صورت میں دکھائی دیا پہلے میں بڑے بھائی کے خواب میں نمودار ہوا اور اس کی بہن کا حال پوچھا اس نے عابد کا اس کے مرنے کی خبر دینا اور اس پر افسوس کرنا اور مقام قبر دکھانا مجھ سے بیان کیا میں نے اسے خواب میں ترغیب دیتے ہوئے کہا کہ یہ سب جھوٹ ہے تم نے عابد کی زبانی اپنی بہن کا یہ معاملہ کیسے سچ جان لیا سنو حقیقت یہ ہے کہ اس عابد نے تمہاری بہن کو بے آبرو کیا جس کے نتیجے میں ایک بچے نے جنم لیا تو اس عابد نے تمہاری بہن اور بچے کو مار کر ایک گڑھا کھودا اور اس میں دونوں کو دفن کر دیا اگر تم اس معاملے کی حقیقت جاننا ہی چاہتے ہو تو جس گھر میں تمہاری بہن رہتی تھی اس میں داخل ہونے کے بعد وہ گڑھا دائیں جانب پڑتا ہے جس میں عابد نے دونوں کو مار کر دفن کر دیا ہے۔

یہ کام کرنے کے بعد میں منجھلے بھائی کے خواب میں بھی ایک مسافر کی صورت میں نمودار ہوا اور اس کے ساتھ وہی گفتگو کی جو بڑے کے ساتھ کی تھی اس کے بعد میں سب سے چھوٹے بھائی پر وارد ہوا اور اسے بھی حقیقت حال سے آگاہ کر دیا دوسرے دن جب تینوں بھائی بیدار ہوئے تو ایک دوسرے سے اپنے اپنے خواب کی حقیقت بیان کرنے لگے تینوں کے خواب آپس میں ملے تو بڑا تعجب کرنے لگے یہ صورت حال دیکھتے ہوئے بڑا بھائی بولا اور اپنے چھوٹے بھائیوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا یہ خواب تو فقط خیال ہے اور کچھ نہیں چھوڑو اس ذکر کو آؤ اپنے روز مرہ کے کاموں میں کھو کر اپنی روزی کا سامان کریں چھوٹا کہنے لگا میں تو جب تک اس مقام کو دیکھ نہ لوں باز نہ آؤں گا لہٰذا چھوٹے کی تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے تینوں بھائی اس مقام کی طرف چل دیئے جو اس عابد کے معبد کے سامنے تھا جس میں وہ اپنی بہن کو عابد کی کفالت اور حفاظت میں چھوڑ کر گئے تھے دروازہ کھول کر وہ اس جگہ کی تلاش کرنے لگے جو میں نے انہیں خواب میں بتائی تھی میری خواب میں کی ہوئی نشان دہی کے مطابق وہ تینوں بھائی اس جگہ کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے جہاں پر عابد نے

ان کی بہن اور اس کے بچے کو مار کر دفن کر دیا اور اس جگہ ایک بھاری پتھر رکھ دیا تھا انہوں نے وہ پتھر وہاں سے ہٹایا گڑھا کھودا تو دیکھا کہ واقعی اس میں ان کی بہن اور اس کے بچے کو دفن کیا گیا تھا پس یہ معاملہ دیکھنے کے بعد وہ تینوں بھائی عابد کے پاس گئے اور اس سے کل کیفیت دریافت کی عابد کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ اس بات کو تسلیم کرے لہٰذا اس نے حقیقت کو تسلیم کر لیا کہ ان کی غیر موجودگی میں وہ واقعی ان کی بہن کے ساتھ ملوث ہوا اور یہ کہ بدنامی اور رسوائی کے خطرے سے اس نے دونوں ماں بیٹے کو مار کر اس گڑھے میں دفن کر دیا تھا۔

عابد کی اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے بعد وہ تینوں بھائی اپنی شکایت و نالش لے کر حاکم وقت کے پاس گئے اور اس پر قتل کا الزام لگایا معاملہ قاضی تک پہنچا اس عابد کو معبد سے نکال دیا گیا اور پھر اسے مصلوب کر دینے کا حکم دے دیا گیا سنو میرے ساتھیو جس وقت اس عابد کو صلیب پر چڑھانے کے لئے لے جایا جا رہا تھا اور اس کے گلے میں اس کے جرم کی تختی ڈال دی گئی تھی تو میں اس کے پاس آیا اس کو مخاطب کر کے میں نے اس سے پوچھا کیا تم نے مجھے پہچانا۔

اس پر وہ عابد جسے صلیب پر چڑھانے کے لئے لے جایا جا رہا تھا اس نے غور سے میری طرف دیکھا پھر میں نے ہی اس کو مخاطب کر کے کہا کہ میں ہی تمہارا وہ ساتھی ہوں جس نے تم کو اس لڑکی کے فتنے میں ڈالا تھا جس کے نتیجے میں تم اس لڑکی کے ساتھ ملوث ہوئے اور تم نے اس لڑکی اور اس کے بچے کو ذبح کر ڈالا اب اگر تم میرا کہا مانو اور جس خدا نے تمہیں پیدا کیا ہے اس کی نافرمانی کرو اور وہ اس طرح کہ تم خدا کی جگہ دوبار مجھے سجدہ کرو تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں تمہیں مصلوب ہونے سے بچا سکتا ہوں عابد نے شاید میری اس ترغیب کو میرے اس وسوسے کو اپنے حق میں سودمند سمجھا وہ فوراً "میری خاطر دو سجدے کرنے" پر تیار ہو گیا اسے سجدے کروانے کے بعد میں اس کو چھوڑ کر چلا گیا میری غیر موجودگی میں ان لوگوں نے اس عابد کو صلیب پر چڑھا کر اس کا خاتمہ کر دیا تھا اس طرح اے میرے ساتھیو! تم نے دیکھا کہ میں نے کیسے ایک نیکی کرنے والے اور نیکی کا پرچار کرنے والے کو بھڑکایا کس طرح اس لڑکی کے ساتھ ملوث کرانے میں بھی کامیاب ہوا اس طرح میں نے اس نیک زاہد عابد کی دین اور دنیا دونوں ہی کو خراب اور اکارت بنا کر رکھ دیا سنو میرے دوستو ایسے کام مجھے بے حد پسند ہیں اور ایسے کام میں بڑی ترغیب بڑی خوشی اور بڑی ذہانت کے ساتھ کرتا ہوں اور میرا جو بھی ساتھی اپنے آپ کو انسانوں کے خلاف ایسے کاموں میں ملوث کرتا ہے وہ میرا پسندیدہ ہوتا ہے اور اسے میں انتہا درجہ پسند کرتا ہوں عزازیل سے یہ واقعہ اور حادثہ سن کر عارب اور نیعد بھی بہت خوش ہوئے تھے پھر عارب عزازیل کو مخاطب کر کے کہنے لگا اے آقا واقعی ہی آپ نے اس عابد کے خلاف بہت بڑا معرکہ انجام دیا تھا آپ نے کمال ہوشیاری ذہانت اور فہم و فراست سے کام لیتے ہوئے اپنے وسوسوں اور ترغیبات کے جال اس عابد پر پھینکے اسے بھڑکا کر رکھ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دیا یقیناً اس عملیات کے خلاف آپ کی یہ بہت بڑی کامیابی ہے اے آقا آپ کی زبان سے یہ واقعہ سن کر لطف آگیا کیا ایسا ممکن نہیں کہ سطرون اور زروعہ کے آنے تک آپ ہمیں کوئی ایسا ہی اور واقعہ سنا ڈالیں۔ عزازیل عارب کی اس گفتگو کا جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ اس کا ساتھی شبر اس کے حکم کے مطابق سطرون اور زروعہ کو لے کر آگیا اس پر عزازیل عارب اور نبیہ کو مخاطب کر کے کہنے لگا سنو اب تمہیں کوئی واقعہ سنانے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی اس لئے کہ تم دیکھتے ہو کہ میرا ساتھی شبر سطرون اور زروعہ کو لے کر آگیا ہے اب ہم یوناف کے خلاف افریقہ کے دشت زاروں میں اپنی مہم کا آغاز کریں گے سطرون اور زروعہ جب عزازیل عارب اور نبیہ کے سامنے آکر کھڑے ہوئے تو عارب اور نبیہ بڑے غور اور انہماک سے سطرون اور زروعہ کا جائزہ لینے لگے تھے۔

عارب اور نبیہ دونوں میاں بیوی نے دیکھا کہ سطرون اپنی جسمانی ساخت اور بناوٹ میں قہر کا سیلاب' شکار کا طالب ریچھ ظلم کا عصا موت کا ہیولہ قہر شدید اور باطن کی تخی شرارتیں رقص کر رہی تھیں جبکہ اس کے چہرے پر رعد و برق و طوفان جیسے سامرانہ عزائم تھے لگتا تھا کہ اپنی طاقت اپنی قوت اور اپنے عزائم میں وہ زندگی موت کی اس طیلسان جیسا ہو جس کے اندر طوفان آندھیوں سے بغلگیر ہو رہے ہوں اس کی آنکھوں کی چمک اس کی حرکات و سکنات اور اس کی شخصیت سے یہ اندازہ ہوتا تھا جیسے وہ اس دنیا میں صنوبر کی جگہ کانٹے اس کے درخت کی طرح جھاڑیاں پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے دشمنوں کی ہڈیوں میں بے قراری بھرنے اور انہیں ظلمت اور اندوہ کے اندھیروں میں کھلا لڑنے کے لئے پیدا کیا گیا ہو۔

دوسری طرف زروعہ بھی سطرون سے کچھ کم نہ تھی وہ دل کی لطیف دھڑکنوں' طائر فردوس' شوخ نگاہوں' پھول برساتی آبشاروں کے ترنجی قوس قزح کی رنگین لہر اور پھولوں کی مہک جیسی ایک شوخ و طرار لڑکی تھی اس کا صندلی خوشبو جیسا جسم کنوار پنے کی مہک اور اس کے گالوں کی خوشگوار حرارت شام کی سرخی جیسی دل کشی ہو رہی تھی اس کی گہری گھنی پلکوں والی پر اسرار آنکھوں میں مقناطیسیت کے طوفان ٹھاٹھیں مار رہے تھے مجموعی طور پر زروعہ بھی شباب کی امنگوں کا ابلتا ہوا چشمہ اور اس میں رچی خوشبو اور جنگلی پھولوں کی مہک جیسی دکھائی دے رہی تھی تھوڑی دیر تک عارب اور نبیہ اس انداز میں سطرون اور زروعہ کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ جب عزازیل ان کا آپس میں تعارف کرانے لگا تب وہ دونوں میاں بیوی چونک سے پڑے تھے اور انہوں نے بڑے خوش کن انداز میں آگے بڑھ کر نہ صرف یہ کہ ان دونوں سے معانقہ کیا بلکہ ان کا بہترین استقبال بھی کیا۔

اس کے بعد عزازیل نے سطرون اور زروعہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا سنو میرے ساتھیو! شاید شبر نے تم دونوں کو بتا دیا ہو گا تمہیں میں نے کس کام اور کس مقصد کے لئے طلب کیا ہے اس پر سطرون بولا اور بڑی انکساری سے وہ عزازیل کو مخاطب کر کے وہ کہنے لگا اے آقا شبر ہمیں پوری تفصیل کے ساتھ بتا چکا ہے کہ ہمیں یوناف نام کے جوان اور اس کی ساتھی لڑکی بیوسا کے خلاف حرکت میں آنا ہے اس پر عزازیل پھر بولا اور کہنے لگا سن سطرون حرکت میں آنے سے پہلے میں تم پر میں یہ واضح کر دوں کہ وہ عام نہیں ایک غیر معمولی سا انسان ہے تم یوں خیال کر سکتے ہو کہ وہ دشمن سے جب مقابلہ کرتا ہے تو اس کے سامنے چٹانوں اور کوہستانوں کی طرح جم جاتا ہے اور جب کسی پر ضرب لگاتا ہے تو اس کے اعضاء جوارح کو پاش پاش کر کے رکھ دیتا ہے جب وہ اپنے دشمن کے مقابل ہوتا ہے تو وہ سیلابی پانی کے زور کی طرح طوفانوں کی صورت اختیار کرتا چلا جاتا ہے اپنے ہر دشمن اپنے ہر مقابل کو زیر اور مغلوب کئے بغیر نہیں رہتا یہاں تک کہنے کے بعد عزازیل جب خاموش ہوا تو سطرون سینہ تان کر کہنے لگا۔

اے آقا وہ جو کوئی بھی ہے مجھے اس سے کوئی غرض نہیں میں نے تو آپ کے حکم کا اتباع کرتے ہوئے اس کے خلاف حرکت میں آنا ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یوناف نام کا یہ شخص کیسا ہی طاقتور کیسا ہی ہولناک اور بھیانک کیوں نہ ہو میں اس پر سیلابی پانی کے زور ہیولوں کے غبار اور موت کی اترائی کی طرح حملہ آور ہوں گا اس کے لئے آفاق تنگ کر دوں گا اور اس کے دل کی لوح پر خرابی و بربادی اور شکستگی اور ویرانی طاری کر کے رہوں گا سطرون کا یہ جواب سن کر عزازیل بے حد خوش ہوا اور ہلکی ہلکی مسکراہٹ میں وہ اپنے سارے ساتھیوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا اگر ایسا ہے تو ہمیں یہاں رک کر وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے آؤ میرے ساتھیو افریقہ میں کنعانیوں کے مرکزی شہر قرطاجنہ کی طرف کوچ کریں جہاں یوناف اور اس کی بیوی بیوسا نے قیام کر رکھا ہے ان پر وارد ہوں ان پر ایسا نزول کریں کہ دونوں کو لہو لہو کر کے رکھ دیں عزازیل کی یہ گفتگو یہ ارادے سن کر وہ سب بے حد خوش ہوئے اس کے بعد اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور بابل سے افریقی شہر قرطاجنہ کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

○

یوناف اور بیوسا نے قرطاجنہ شہر کے نواح میں ایک سرائے میں قیام کر رکھا تھا ایک روز جب وہ سرائے سے باہر دور دور تک پھیلے ہوئے کھجوروں کے جھنڈ اور ریت کے ٹیلوں کے اندر چہل قدمی کر رہے تھے کہ اچانک چلتے چلتے یوناف رک گیا اس کے پہلو اور ہاتھ میں ہاتھ ڈالتی ہوئی بیوسا بھی رک گئی تھی اس موقع پر ابلیکا نے یوناف کی گردن پر اپنا حسین اور ریشمی لمس لیا تھا پھر ابلیکا کی پیشان اور فکر مندی آواز یوناف کی سماعت سے ٹکرائی تھی۔

سنو یوناف میرے حبیب! میرے رفیق عزازیل عارب اور نبیہ ایک نئے انداز میں تم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دونوں میاں بیوی پر حملہ آور ہونے کے لئے تمہاری طرف بڑھ رہے ہیں تمہارے ساتھ مقابلہ کرانے کے لئے عزازیل اپنے ایک ساتھی سطرون اور اس کی ہم جنس لڑکی زروعہ کو لا رہا ہے میرے خیال میں وہ سطرون کو تم پر اور زروعہ کو یوسا پر وارد کرے گا یہ سطرون ناقابل یقین حد تک طاقتور اور پر قوت ہے یہ ایسا زور آور ہے کہ چٹانوں اور کوہستانوں کو بھی اپنی راہ سے ہٹا دینے کی طاقت رکھتا ہے لہٰذا اس سے مقابلہ کرتے وقت میں تم کو تاکید کرتی ہوں کہ محتاط اور ہوشیار رہنا اگر عزازیل صرف سطرون کو تمہارے مقابلے میں لایا تو میں یوسا کی حفاظت کرنے کے ساتھ ساتھ یہ دیکھوں گی کہ سطرون اور تم میں سے کون غالب رہتا ہے اور اگر یوسا کے مقابلے میں زروعہ بھی حرکت میں آئی تب بھی میں ایک طرف رہ کر یہ اندازہ لگانے کی کوشش کروں گی کہ یوسا اور زروعہ میں کون حاوی اور بھاری ہے ہاں اس مقابلے کے دوران عزازیل عارب اور نیبعہ میں سے کسی نے حرکت میں آنے کی کوشش کی تو پھر تم دونوں میاں بیوی مطمئن رہنا میں ان کے خلاف ایسی حرکت میں آؤں گی کہ ان کے سارے بخیے ادھیڑ کر رکھ دوں گی عزازیل عارب نیبعہ عزازیل کا ساتھی شبر سطرون اور زروعہ یہاں پہنچنے والے ہیں لہٰذا تم دونوں میاں بیوی تیار ہو جاؤ ابلیکا کی یہ گفتگو سن کر یوناف اور یوسا ریت کے ان ٹیلوں اور کھجوروں کے درخت کے اندر مستعد ہو گئے تھے اور عزازیل اور اس کے ساتھیوں کے پہنچنے کا انتظار کرنے لگے تھے۔

تھوڑی ہی دیر بعد عزازیل عارب نیبعہ سطرون اور زروعہ کے علاوہ عزازیل کا ساتھی شبر یوناف اور یوسا کے سامنے ایک دوسرے ٹیلے پر نمودار ہوئے سطرون تھوڑی دیر تک اپنے سامنے بڑے غور اور انہماک سے یوناف اور یوسا کو دیکھتا رہا پھر وہ عزازیل کو مخاطب کر کے کہنے لگا اے میرے آقا کیا یہ یوناف ہے جس کے خلاف آپ مجھے حرکت میں لانا چاہتے ہیں اس پر عزازیل نے کراہت آمیز مکروہ قہقہ لگایا وہ سطرون کو مخاطب کر کے کہنے لگا ہاں سطرون یہی وہ یوناف ہے جو اپنے آپ کو نیکی کا نمائندہ اور خیر کا گماشتہ خیال کرتا ہے آگے بڑھ کر اس کے خلاف حرکت میں آؤ اور اسے بتاؤ کہ عزازیل کے ابھی ایسے بہت سے ساتھی ہیں جو اسے دشت و صحرا اور کوہ دامن میں زیر اور مغلوب کرنے کی طاقت رکھتے ہیں یہاں تک کہنے کے بعد عزازیل تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر وہ یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سن نیکی کے نمائندے آج میں تیرے مقابلے میں ایک ساتھی لایا ہوں جس کا نام سطرون ہے تیری بہتری اور بھلائی اس میں ہے کہ تو اکیلا ہی سطرون سے مقابلہ کر اور اگر تو نے اس مقابلے میں ابلیکا یا یوسا کو ملانے کی کوشش کی تو پھر سن رکھ سطرون کی ہم جنس زروعہ کے علاوہ ہم سب تمہارے خلاف حرکت میں آئیں گے پھر ان صحراؤں کے اندر وہ طوفان اٹھے گا جس کی سختی تم برداشت نہ کر سکو گے عزازیل کی اس گفتگو کے جواب میں یوناف کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ سطرون

بولا اور یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سن خیر کے گماشتے میرا نام سطرون ہے اس بیابان میں لکھ رکھ کہ میں تیری نوزائیدہ خواہشوں کی چوکھٹ پر زلزلے کی کڑک اور تیرے جسم کی دہلیز پر کرب کا آخری پیرہن کر نازل ہوں گا تیری سانسوں کی تسبیح تیری رگوں میں اچھلتے لہو کو انجانی منزل کی طرف رواں دواں کروں گا اور تیرے جسم میں بھاگتے ہوئے خون کو تیری ہی موت کی آخری قسط پیش کروں گا سن نیکی کے نمائندے موت اور زندگی کے اس سفر میں فنا کی پھیلتی انگلیوں کی طرح تجھے اس صحرا میں اپنا شکار بناؤں گا یہاں تک کہنے کے بعد سطرون جب خاموش ہوا تو یوناف اسے مخاطب کرتے ہوئے زوردار آواز میں کہنے لگا۔

سن بدلی کے بھیڑیے اور گناہ کے گوبر کسی پر فنا اور موت طاری کرنا صرف میرے اللہ میرے رب کا کام ہے جو ابد کا ناظم اور ازل کا حاکم ہے وہی سحر کو روشنی قلب کی نوک کو گویائی عطا کرتا ہے پھول کو بھینی باس اس کا عطیہ ہے فکر کی سنجیدگی کو تابانی اور تابندگی اور تخیل کے احاطہ بیان کو جست وہی عطا کرتا ہے لہٰذا سن گندے بھیڑیے تو مجھ پر موت اور فنا طاری کرنے پر قادر نہیں ہے اگر تو ظلمات شب کا گریبان چاک کرنے کی قدرت رکھتا ہے تو تو دیکھے گا کہ میں وقت کے ہر ساحل پر کھڑا ہو کر تیرے ساتھ مقابلہ کروں گا اور جیسے داغ تو میرے جسم پر لگائے گا ایسے ہی داغوں میں سے تجھے بھی اذیت اور کرب میں مبتلا کر کے رکھوں گا۔

یوناف کی یہ گفتگو سن کر سطرون کی رگوں کی طنابیں کھنچ گئی تھیں پھر وہ چنگھاڑتی حرکت میں آیا اور آگے بڑھا اور دشت صحرا میں آوارہ گرد قدیم اساطیر سفاک تقدیر اور چنگاڑتی برہنہ بجلیوں کی طرح وہ یوناف پر حملہ آور ہوا تھا اس نے اپنا بایاں ہاتھ اوپر اٹھاتے ہوئے یوناف پر ضرب لگانے کی کوشش کی تھی جونہی یوناف نے اس کے بائیں ہاتھ کے سامنے اپنا دفاع کیا تھا سطرون نے اپنے دائیں ہاتھ کی ایک ایسی ضرب یوناف کی پیشانی پر لگائی کہ یوناف کئی بل کھاتا ہوا ایک قریبی کھجور پر گر گیا تھا سطرون کی ضرب سے یوناف کی پیشانی پھٹ گئی تھی اور اس سے خون بہنے لگا تھا یوناف کی یہ حالت دیکھتے ہوئے یوسا بیچاری فکر مند اور پریشان ہو گئی تھی یوناف کی حمایت میں وہ سطرون کے خلاف حرکت میں آنا چاہتی تھی کہ اس موقع پر عزازیل بولا اور یوسا کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو یوسا اگر تو نے اپنے شوہر یوناف کی حمایت میں سطرون کے خلاف حرکت میں آنے کی کوشش کی تو پھر ان صحراؤں اور ٹیلوں کے اندر وہ طوفان کھڑا ہو گا جو تمہارے روکے سے نہ رکے گا تمہاری بہتری اور بھلائی اسی میں ہے کہ ایک طرف ہٹ کر کھڑی رہو اور سطرون اور یوناف کے درمیان مقابلے کو خاموشی کے ساتھ دیکھتی رہو عزازیل کی اس گفتگو پر یوسا بیچاری مجبور ہو کر ایک طرف کھڑی رہ گئی تھی جس ٹیلے پر یوناف گرا تھا وہ اس کی پیشانی سے بہنے والے خون سے رنگین

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہونے لگا تھا اس موقع پر سطرون نے اپنی فتح مندی کا ایک بھرپور قہقہ لگایا پھر وہ یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا سن نیکی کے نمائندے میں توان صحراؤں کے اندر تیرے لئے مشیت کی سزا بن کر نمودار ہوا ہوں اس کے ساتھ ہی سطرون پھر سنسناتی ہواؤں کے تیرو تند نفرت کے بادوباراں سی یلغار کی طرح حرکت میں آیا اور اپنے پاؤں کی کئی ٹھوکریں اس نے یوناف کے پیٹ اس کے منہ اس کی گردن اور اس کی چھاتی پر دے ماریں تھیں یہ ضربیں کھاتے ہوئے یوناف بری طرح کراہ اٹھا تھا یوناف کی یہ حالت یوسا بیچاری اپنے دل پر پتھر رکھ کر برداشت کر رہی تھی اس کی آنکھوں میں اداسیاں رقص کر رہی تھیں اور اس کا چہرہ غم اور تفکر میں سرسوں جیسا پیلا ہو کر رہ گیا تھا۔

ریت پر پڑے ہی پڑے یوناف نے اپنے خداوند کو یاد کرتے ہوئے دکھ اور لاچارگی بھری آواز میں کہا اے اللہ اے میرے خالق تو ہی صبح کے نور کو شادابی اور عروس فطرت کے حسن کو تابندگی عطا کرتا ہے تو ہی اندھیرے کی پاتال' رات کے بے نور سناٹوں کو ہستانوں کے ویران دامنوں اور اندھی فضاؤں میں صبح کے بادبان کھولتا ہے اے میرے اللہ یہ عزازئیل اور اس کے ساتھی مجھے مٹی کے گھروندے کی طرح خراب اور حسرت زدہ کرنا چاہتے ہیں میرے تصورات کے گرداب میں سراسیمہ اور وحشت زدہ جذبے بھرنا چاہتے ہیں میرے لہو کی حرمت کو یہ لوگ اپنی خواہشوں کی ساخت کی بھینٹ چڑھانا چاہتے ہیں اے اللہ تو ہی میرا محافظ تو ہی میرا رکھوالا تو ہی میرا پاسبان ہے تو میرے لاسمت جذبوں کو شعور و آگاہی کا کندن بنا میرے زندگی کے سمندر میں نئے طوفانوں کی شہادت پیدا کر اور عزازئیل اور اس کے ساتھیوں کی اجنبی قہر کی بارش کے اندر اے اللہ مجھے یقین اور ایمان کی راست علامت بنا کر ان کے مقابلے میں کھڑا کر دے۔

یہاں تک کہنے کے بعد یوناف دھکتی آگ' غصیلی روح' آتش کی لپیٹوں کے گورکھ دھندے اور دریاؤں کے خروش کی طرح اٹھ کھڑا ہوا تھا لگتا تھا کہ اس کے خون کی شریانوں میں ایک طوفان اور ایک انقلاب برپا ہو گیا ہو اس کی پیشانی سے ابھی تک خون بہہ رہا تھا یوناف کو اپنے سامنے کچھ اس انداز میں اٹھتے دیکھ کر سطرون پھر آگے بڑھا اور اس کو مخاطب کر کے کہنے لگا لگتا ہے تجھ میں ابھی تک جان باقی ہے اور تو اپنی ہار اور شکست تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں دیکھ میرا نام سطرون ہے جب تک تو میرے آگے ہار اور اپنی شکست تسلیم نہیں کرتا اس وقت تک میں تیرے دل کے افق پر کراہیں سانسوں میں دکھ کی پکار بھرتا رہوں گا اور تیرے جسم کی خوشی اور تیری روح کی شادابی پر ضربیں لگاتا رہوں گا اس کے ساتھ ہی سطرون آگے بڑھا اور اپنے دائیں ہاتھ کو حرکت میں لاتے ہوئے اس نے پھر یوناف کی پیشانی پر ضرب لگانے کی کوشش کی تھی لیکن اس بار یوناف نے اس کا اٹھا ہوا ہاتھ بڑی تیزی اور برق رفتاری سے اپنی طرف کھینچا اور اس کے ساتھ ہی ہوا میں اچھلتے ہوئے اپنے گھٹنے کی ایک ضرب سطرون کے پیٹ پر لگائی تھی یہ ضرب لگتے ہی سطرون درد کی شدت سے کراہتا ہواں دوہرا ہو گیا تھا عین اس وقت یوناف اپنے دائیں ہاتھ کو حرکت میں لایا اور لگاتار دو مکے خوب طاقت اور قوت کے ساتھ اس نے سطرون کی پیشانی پر دے مارے تھے جن کے نتیجے میں سطرون کی پیشانی بھی پھٹ گئی اور جس طرح تھوڑی دیر قبل یوناف بل کھا کر ریت کے ٹیلوں پر گرا تھا ایسے ہی سطرون بھی اپنا توازن کھو بیٹھا اور بل کھاتا ہوا ریت پر گر گیا تھا ایسے موقع پر یوناف آگے بڑھا جس طرح سطرون نے تھوڑی دیر قبل گرے ہوئے یوناف پر لاتوں کی بارش کی تھی اسی طرح یوناف نے بھی لگاتار اپنے پاؤں کی کئی ٹھوکریں سطرون کے پیٹ چھاتی گردن اور اس کے شانوں پر دے ماریں تھیں۔

ان ضربوں کے جواب میں سطرون بری طرح کراہنے لگا تھا یوناف اسے مخاطب کر کے کہنے لگا تھوڑی دیر قبل میں نے تجھے کہا تھا کہ فنا اور مرگ کو میرے خداوند قدوس نے اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے لیکن تو اپنی بے انتہاء قوت اور بے کنار طاقت کا گھمنڈ کرتے ہوئے مجھے برباد کرنے کے در پے تھا اب اٹھ اور میرا سامنا کر تاکہ میں دیکھوں کہ تو مجھ پر کیسے موت اور ہلاکت طاری کر سکتا ہے یوناف کی اس گفتگو کے بعد سطرون کا چہرہ غصے میں آگ کی طرح غضب ناک ہو گیا تھا اور وہ ایک زہریلی جست لگاتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور یوناف پر حملہ آور ہوا۔ دونوں اب ایک دوسرے پر غول در غول اترتی کرنوں لمحوں میں پھیلتے وقت پھڑپھڑاتی خوشیوں اور کرب و بلا کے تصادم اور صحرائے وحشت میں آشوب تر کی طرح ضربیں لگاتے ہوئے ایک دوسرے کو اپنے سامنے نڈھال اور مغلوب کرنے کی کوشش کرنے لگے تھے۔

کافی دیر تک دونوں جم کر لڑتے رہے اور ایک دوسرے پر ضربیں لگاتے رہے یہاں تک کہ دونوں ہی نڈھال اور تھکاوٹ محسوس کرنے لگے تھے دونوں کی کمریں اور گردنیں کھلنے لگیں تھیں ایسے موقع پر یوناف نے اپنے آپ کو کسی قدر سنبھالا اور سطرون کو مخاطب کر کے وہ کہنے لگا دیکھ سطرون تو اس عزازئیل اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ میری سانسوں میں المیوں کے مراحل اور میرے اعصاب پر حسرتوں کے نوحے طاری کرنے آیا تھا تو چاہتا تھا کہ میری آہوں میں انگارہ بن کر عکس ریز ہو جائے لیکن تو دیکھتا ہے کہ اس میں تجھے مکمل طور پر ناکامی ہوئی ہے اور تو صاف اور واضح طور پر مجھے اپنے سامنے زیر اور مغلوب نہیں کر سکا اب تو شام کی دہلیز پر پھیلتے ہوئے سایوں کی طرح لاغر اور ماندہ ہو چکا ہے اور تیرا کوئی ظلم کوئی طاقت کوئی جبر کوئی ستم مجھے اپنے سامنے جھکانے میں کامیاب نہیں ہوا۔

دیکھ سطرون جس انداز اور جن حالات میں یہ عزازئیل تمہیں میرے مقابلے لایا ہے اس سے میں یہ اندازہ لگایا ہے کہ آئندہ بھی تیرا اور میرا سامنا ہوتا رہے گا اور میں تجھے یقین دلاتا ہوں کہ تیری میری لڑائی تیرا میرا ٹکراؤ دھوپ سایوں کی تیزہ کاری کی طرح کسی نتیجے پر پہنچے بغیر ہی ختم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوا کرے گا آئندہ بھی تو میرے سامنے آیا تو سن ذلالت کے دیوتا اور بدی اور گناہ کی عفریت تو دیکھے گا کہ میں اس دریا کی طرح تیرا سامنا کروں گا جو اپنے راستے میں آنے والی ہر شے کو بہالے جاتا ہے میں ہواؤں میں اڑتے ہوئے ان موت کے ہیولوں کی طرح تیرا مقابلہ کروں گا جنہیں زیر کرنا کسی کے بس کا روگ نہیں ہوتا دیکھ سطرون اگر میں تھکاوٹ اور پژمردگی محسوس کر رہا ہوں تو تیری حالت بھی کسی طور مجھ سے مختلف نہیں ہے تجھ میں بھی وہ پہلا سا دم خم نہیں ہے تیرا یہ لڑکھڑاتا جسم تیری جھکی ہوئی کمر اور گردن اس بات کے غماز ہیں کہ تو میرے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے مکمل طور پر ٹوٹ چکا ہے کیا یہ بات خود تیرے لئے اور عزازئیل کے لئے باعث شرم اور عار نہیں ہے کہ تم اتنے اہتمام کے ساتھ تم لوگ مجھے اپنے سامنے زیر اور مغلوب کرنے کے لئے آئے تھے لیکن تم ایسا نہیں کر سکے یہاں تک کہنے کے بعد یوناف خاموش ہو گیا تھا۔

سطرون نے فی الفور یوناف کی ان باتوں کا کوئی جواب نہ دیا تھا وہ کافی حد تک اپنے آپ کو سنبھالتا جا رہا تھا اس نے اپنی گردن اور جھکی ہوئی کمر بھی سیدھی کر لی تھی پھر وہ تھوڑا سا پیچھے ہٹا اور عزازئیل کو مخاطب کر کے کہنے لگا اے میرے آقا آپ نے کس بدبلا کے ساتھ مجھے ٹکرا دیا ہے میں تو یہ گمان اور ارادہ کئے ہوئے تھا کہ میں اسے چند ہی ساعتوں اور لمحوں میں اپنے سامنے مغلوب کر کے رکھ دوں گا لیکن اس کے ساتھ ٹکراؤ نے خود مجھ پر تھکاوٹ اور کمزوری طاری کر دی ہے اس کی ضربوں نے تو میرے جسم کی ساری تازگی دھو اور ختم کر کے رکھ دی ہے میرے آقا مجھے بے حد افسوس اور دکھ ہے کہ افریقہ کے ان صحراؤں کے اندر میں اس شخص کو اپنے سامنے مغلوب نہیں کر سکا تاہم اب اس سے مقابلہ میری ضد اور ہٹ دھرمی بن گئی ہے اور میں ہر صورت میں اسے کبھی نہ کبھی اپنے سامنے مغلوب کر کے رہوں گا یہاں تک کہنے کے بعد جب سطرون خاموش ہوا تو عزازئیل سطرون کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہنے لگا۔

سن سطرون تو نے اس طرح یوناف کے خلاف حرکت میں آ کر میرا دل میرا جی خوش کر دیا ہے میں تجھ پر یہ انکشاف کروں کہ آج تک میں نے یوناف کو کسی کے سامنے اس طرح بے بس اور مجبور نہیں دیکھا جس طرح تو نے آج اسے اپنے سامنے بے بس اور مجبور کیا ہے جس طرح تو نے اس کی پیشانی پھاڑ کر اس کا خون نکالا ہے آج تک کسی کے بھی مقابلے میں میں نے اسے ایسی بے بسی کی حالت میں نہیں دیکھ سکا اور دیکھ اگر تو اس کو اپنے سامنے مغلوب نہیں کر سکا تو وہ بھی تجھے اپنے سامنے زیر نہیں کر سکا اگر تجھ پر تھکاوٹ اور ٹوٹ پھوٹ کے آثار نمودار ہوئے ہیں تو میں دیکھتا ہوں کہ وہ تجھ سے بھی زیادہ تھکاوٹ اور ماندگی محسوس کر رہا تھا اب اس کا تیرے ساتھ ٹکراؤ آنے والے دنوں میں ہوتا ہی رہے گا اور مجھے امید ہے کہ کسی نہ کسی روز تم ضرور اسے اپنے سامنے مغلوب کر کے رہو گے بہرحال اس پر ضربیں لگا کر اس پر تھکاوٹ طاری کر کے اور اس کے

جسم سے خون نکال کر اے سطرون تو نے یقیناً میرا جی خوش کر کے رکھ دیا ہے اس دوران بیوسا بھاگ کر آگے بڑھی یوناف کو اس نے اپنے ساتھ لپٹا لیا اور اسے سنبھالا دینے لگی تھی یہ صورت حال دیکھتے ہوئے یوناف اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا جس کے نتیجے میں اس کی پیشانی کا زخم اور تھکاوٹ جاتی رہی تھی اور وہ پھر پہلے جیسا تازہ دم دکھائی دینے لگا تھا دوسری طرف سطرون بھی ایسا ہی کر چکا تھا پھر یوناف نے عزازئیل کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا سن بدی اور گناہ کے گماشتے تو بڑے اہتمام اور بڑی آرزو کے ساتھ سطرون کو مجھ سے ٹکرانے کے لئے لایا تھا اس ٹکراؤ کا جو انجام ہوا وہ تیرے سامنے ہے اگر میں اسے اپنے سامنے مغلوب نہیں کر سکا تو یہ بھی مجھ پر غالب نہیں آ سکا سن باطل کے نمائندے نیکی بدی اور حق باطل کے سامنے کبھی جھجکتا اور خوف زدہ نہیں ہوتا میں تم سب کو یقین دلاتا ہوں کہ آنے والے دور میں بھی میں اس سطرون سے ٹکرا کے اس پر اپنی صداقت اور شرافت اور دیانت اور امانت کا غلبہ ثابت کرتا رہوں گا یوناف کی اس گفتگو کے جواب میں عزازئیل بڑی ڈھٹائی اور تکبر سے کہنے لگا ہم نے سطرون کو تیرے ساتھ ٹکرا کر کے ثابت کر دیا ہے کہ تو کوئی ناقابل تسخیر نہیں ہے اور تجھ پر قابو پایا جا سکتا ہے اور تجھے اپنے سامنے زیر کیا جا سکتا ہے اور تو دیکھے گا کہ ایسا موقع ضرور آئے گا کہ تو ایک دن سطرون کے سامنے اپنے آپ کو بے بس اور مجبور پائے گا اس کے ساتھ ہی عزازئیل اپنے ساتھیوں کو حرکت میں لایا اور وہاں سے وہ چلا گیا تھا عزازئیل اور اس کے ساتھیوں کے چلے جانے کے بعد یوناف اپنی جگہ تھوڑی دیر پریشان اور غمگین کھڑا رہا پھر وہ اپنے پہلو میں کھڑی اپنی بیوی بیوسا کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو بیوسا میرا خیال ہے کہ میری اتنی طویل زندگی میں یہ پہلا موقع ہے کہ کسی نے یوں میری پٹائی اور مرمت کی ہے شیطان جو اس سطرون نام کے ہم جنس کو میرے مقابلے میں لایا ہے اس سے مقابلہ کرتے ہوئے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ یہ انتہائی قوت اور طاقت والا ہے شروع میں جب اس نے مجھے خوب ضربیں لگائیں اور میری پیشانی پھاڑ کر مجھے خون آلود کر دیا اور میں انتہائی بے بسی کی حالت میں ریت کے ٹیلے پر گر گیا تھا اس وقت مجھے یقین ہو چکا تھا کہ یہ سطرون مجھے مار مار کر شاید میرا کام تمام کر دے گا میں نے اس کی طاقت اور قوت کا بھی اندازہ لگا لیا تھا جیسی ضربیں اس نے مجھے لگائیں تھیں اس سے پہلے میں نے آج تک کسی سے ایسی ضربیں نہیں کھائیں تھیں تاہم ریت پر لیٹے ہی لیٹے بڑی عاجزی اور انکساری کے ساتھ میں نے اپنے رب کو یاد کیا اور سطرون کے مقابلے میں اپنے خداوند قدوس سے مدد چاہی اور سنو بیوسا پھر ایسا ہوا کہ دعا مانگنے کے بعد میرا دل میرا ضمیر میرا ذہن اسی امید سے بھر گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اگر میں اٹھوں اور خداوند قدوس کا نام لے کر اس سطرون کے مقابلے میں ڈٹ جاؤں تو اگر میں اس پر غالب نہ رہا تو اس ٹکراؤ کو برابر ضرور کر سکتا ہوں لہٰذا میں اٹھا اور تم نے دیکھا کہ جس طرح اس نے مجھ پر کارگر ضربیں لگائیں ایسی ہی ضربیں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

میں نے بھی اس پر لگائیں جنھوں نے اس سطرون کو چکرا کر رکھ دیا تھا سنو یوسا کو یہ مقابلہ برابری کی بنیاد پر ختم ہوا ہے لیکن میں نے اپنی زندگی میں پہلی بار ایسی ذلت اور اذیت اٹھائی ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ ان صحراؤں میں یہ مقابلہ برابر نہیں رہا بلکہ سطرون مجھ پر حاوی اور غالب رہا ہے اس لئے کہ شروع ہی میں اس نے مجھ پر غلبہ حاصل کر لیا تھا اور مجھے بری طرح مارتے ہوئے ریت پر گرا دیا تھا تاہم میں اس معاملے کو یونہی ختم نہیں ہونے دوں گا میں کسی مناسب موقع پر پھر اپنے اللہ کی تکبیر بلند کرتے ہوئے سطرون کے مقابل آؤں گا اور اسے بتاؤں گا کہ میرا نام یوناف ہے اور میں وہ ہوں کہ جس نے شیطان اور اس کے بڑے بڑے گماشتوں کو اپنے سامنے اپنے رب کا نام لے کر زیر کیا یہاں تک کہنے کے بعد جب یوناف خاموش ہوا تو یوسا اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بڑے پیار سے اسے سہلاتے ہوئے اس سے کہنے لگی۔

یوناف میرے ساتھی میرے رفیق یہ مقابلہ برابری کی بنیاد پر ختم ہوا ہے تمہیں فکر مند اور پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے اگر سطرون نے تمہیں ضربیں لگائیں ہیں تو سطرون نے تم سے ویسی ہی ضربیں کھائی ہیں اس نے اگر تمہاری پیشانی پھاڑ کر تمہارا خون نکالا ہے تو اس کی خود کی بھی پیشانی پھٹی تھی اور خون نکلا تھا لہٰذا تم اس کے سامنے مغلوب نہیں رہے یوسا یہی کہنے پائی تھی کہ اس لمحے ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس لیا اور بڑی محبت اور چاہت میں وہ یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

یوناف میرے عزیز تمہیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں زندگی میں بڑے مواقع آئیں گے کہ ہم اس سطرون سے ٹکرائیں گے اور اس پر ثابت کریں گے کہ وہ شیطان کے سارے گماشتوں کو بھی لے کر ہمارے سامنے آئے تو ہم اپنے خداوند کی نصرت کے سہارے ضرور اس پر غالب اور حاوی رہیں گے سنو مایوسی کی باتیں مت کرو مایوسی گناہ ہے تم نے سطرون کا خوب مقابلہ کیا اور اس پر ضربیں لگا کر اسے بوکھلا کر رکھ دیا ایسی باتیں کر کے تم یوسا کا دل توڑ رہے ہو لہٰذا اپنے چہرے پر مسکراہٹ لاؤ یوسا کا ہاتھ تھامو اور خوشی خوشی سرائے کی طرف جاؤ ابلیکا کی یہ گفتگو سن کر یوناف مسکرا دیا تھا بڑے پیار سے اپنے پہلو میں کھڑی یوسا کا ہاتھ اس نے تھاما پھر وہ اس سرائے کی طرف چل دیا تھا جس میں دونوں میاں بیوی نے قیام کر رکھا تھا۔

یوناف کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ شمالی فلسطین کے کوہستان کرمل پر نمودار ہوا اس موقع پر بڑی تیزی سے عارب عزازیل کے سامنے آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا اے آقا آپ نے تو کہا تھا کہ یوناف کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد آپ ہمیں لے کر یمن کا رخ کریں گے اور وہاں آپ ہمیں دکھائیں گے کہ آپ نے لوگوں کو گمراہ کرنے میں کیا کیا کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں لیکن آپ تو یمن کی طرف جانے کے بجائے فلسطین کے کوہستان

کرمل پر نزول کر گئے ہیں اس پر عزازیل مسکرا کر کہنے لگا تمہارا اندازہ درست ہے عارب میں تمہیں یمن ہی کی طرف لے جانا چاہتا ہوں جب تم یمن پہنچو گے تو تم وہاں ضرور وہ جو میں نے کارنامے سرانجام دیئے ہیں انہیں دیکھ کر میری داد دو گے اور یمن کا رخ کرنے سے پہلے میں فلسطین کے کوہستان کرمل کی طرف اس لئے آیا ہوں کہ دیکھوں ان علاقوں میں جو میں نے شرک کی ابتدا کی تھی اس کا کیا انجام ہوا ہے۔

سنو عارب ان علاقوں میں بعل دیوتا کے حوالے سے میں نے یہاں شرک کی ابتداء کی تھی اور اب بھی میں دیکھتا ہوں کہ لوگ بعل دیوتا کی پوجا پاٹ اور پرستش میں ملوث ہیں آہ یہ سرزمین ایسی ہے جہاں کئی بار مجھے زک اور شکست اٹھانا پڑی اس پر عارب نے چونک کر پوچھا اے آقا کن کے ہاتھوں ہزیمت اور زک اٹھانی پڑی اس پر عزازیل فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہنے لگا یہ فلسطین کی سرزمین ہی کچھ ایسی ہے کہ یہاں بار بار مجھے خداوند کے رسولوں کے ہاتھوں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا یہ کوہستان کرمل وہی ہے جہاں میں نے بعل دیوتا کے حوالے سے شرک کی ابتداء کی تھی اسی کوہستان کرمل پر مجھے اللہ کے رسول الیاس کے ہاتھوں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور پھر ایسی ہی ہزیمت کا سامنا مجھے الیسع اور بعد میں ذوالکفل کے سامنے کرنا پڑا عزازیل کی یہ گفتگو سن کر عارب پھر بولا اور کہنے لگا اے آقا ہم الیاس اور الیسع کے ساتھ رونما ہونے والے واقعات اور حادثات کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں لیکن یہ ذوالکفل کون تھے ان کے مقابلے میں آپ کو کس طرح ناکامی ہوئی اور کس خطے اور علاقے میں انہیں مبعوث کیا گیا عارب کی اس گفتگو پر عزازیل نے کچھ سوچا پھر وہ کہنے لگا۔

سنو میرے ساتھیو تم جانتے ہو کہ اللہ کے رسول الیاس کے شاگرد الیسع تھے اور اسی الیسع کے شاگرد ذوالکفل تھے وہ اس طرح کہ ایک روز الیسع نے اپنے سب ساتھیوں اور حواریوں کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ میں تم میں سے کسی ایسے شخص کو اپنا خلیفہ بنانا چاہتا ہوں جس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تین شرطیں پوری کرنے والا ہو جو شخص ان تین شرائط کا جامع ہو اس کو میں خلیفہ بناؤں گا وہ تین شرطیں یہ ہیں کہ وہ شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہو ہمیشہ رات کو عبادت میں بیدار رہتا ہو اور کبھی غصہ نہ کرتا ہو۔

الیسع کی یہ گفتگو سن کر مجمع میں سے ایک ایسا غیر معروف شخص اٹھا جس کو لوگ اپنے معاشرے میں کم تر سمجھتے تھے اس نوجوان نے کہا میں اس کام کے لئے حاضر ہوں الیسع نے اس جوان سے دریافت کیا تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو اور ہمیشہ شب بیداری کرتے ہو اور کبھی غصہ نہیں کرتے اس پر اس جوان نے عرض کیا بے شک میں ان تینوں خوبیوں کا حامل ہوں۔

یہاں تک کہنے کے بعد عزازیل تھوڑی دیر کے لیے رکا پھر دوبارہ سلسلہ کلام جاری رکھتے

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہوئے وہ کہنے لگا۔ الیسع کو شاید اس جوان کے اس قول پر اعتماد نہ ہوا تھا اس لئے اسے اس روز رد کر دیا پھر کسی دوسرے روز اسی طرح مجمع سے خطاب کیا اور سب حاضرین ساکت رہے یہی شخص پھر کھڑا ہوا اور اپنے آپ کو خلافت کے لئے پیش کیا۔ الیسع نے اس نوجوان کو اپنا خلیفہ نامزد کر لیا سنو میرے ساتھیو میں نے دیکھا ذوالکفل اس میں کامیاب ہو گئے ہیں تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ جاؤ کسی طرح اس شخص پر اپنا اثر ڈالو اور اس کے آڑے آؤ کہ یہ کوئی ایسا کام کر بیٹھے جس سے اسے غصہ آئے اور اس سے اس کا منصب چھین لیا جائے۔

میرے ساتھیوں میرے رفیقوں نے اپنی طرف سے بڑا زور لگایا پر یہ ذوالکفل ان کے قابو میں نہ آیا آخر میں نے اپنے سارے ساتھیوں اور گماشتوں کو مخاطب کر کے کہا کہ اب تم اس ذوالکفل کو میرے حوالے کر دو اب میں خود اس پر نزول کروں گا اور اسے گھاٹے میں ڈال کر رہوں گا سنو میرے رفیقو پھر ایسا ہوا کہ میں ذوالکفل کے پیچھے لگ گیا اپنے قول کے مطابق یہ ذوالکفل دن بھر روزے رکھتے رات بھر جاگتے صرف دوپہر کو قیلولہ کرتے تھے پس میں نے اسی قیلولہ کے حوالے سے انہیں ان کے منصب سے گرانے کا تہیہ کر لیا تھا میں عین ایک روز دوپہر کو ان کے قیلولہ کے وقت آیا اور دروازے پر دستک دی وہ بیدار ہو گئے اور پوچھا کون ہے میں نے کہا بوڑھا مظلوم ہوں انہوں نے دروازہ کھول دیا اندر داخل ہو کر میں نے فوراً" ایک افسانہ کہنا شروع کر دیا کہ میری برادری کا مجھ سے جھگڑا ہے انہوں نے مجھ پر یہ ظلم کیا وہ ظلم کیا میں نے ایک طویل داستان شروع کر دی یہاں تک کہ دوپہر کو سونے کا وقت ختم ہو گیا یہاں تک ذوالکفل نے مجھ سے کہا اب تم جاؤ میں جب پچھلے پہر انصاف کرنے کے لئے اپنی مجلس لگاؤں تو وہاں آ جانا میں تمہارے ساتھ انصاف کروں گا میں چونکہ ان کا قیلولہ خراب کر چکا تھا لہٰذا میں چلا گیا لیکن مجھے حیرت ہوئی کہ انہیں غصہ نہ آیا حالانکہ میں ان کو غصہ دلا کر ان کو ان کے منصب سے گرانا چاہتا تھا۔

اس روز ذوالکفل باہر آئے اور اپنی مجلس عدالت میں میرا انتظار کرتے رہے مگر مجھے وہاں نہ پا کر چلے گئے اگلے روز وہ پھر عدالت میں مقدمات کے لئے بیٹھے تو میرا انتظار کرتے رہے پر میں نہ گیا جب وہ دوپہر کو قیلولہ کے لئے گھر میں گئے تو میں پھر ان کے گھر گیا اور دروازے کو کوٹنا شروع کیا انہوں نے پوچھا کون ہے تو میں نے جواب دیا وہی مظلوم بوڑھا ہوں میں چونکہ ایک انتہائی مظلوم بوڑھے کی شکل و صورت میں ان کے سامنے جاتا تھا لہٰذا انہوں نے دروازہ کھول دیا اور کہا کہ میں نے تم سے کل کہا تھا کہ جب میں اپنی مجلس میں بیٹھوں تو تم آ جاؤ لہٰذا تم عدالت کی اس مجلس میں کیوں نہیں آئے اس پر میں نے بہانہ بنایا اور کہا حضرت میرے مخالفت بہت خبیث لوگ ہیں جب انہوں نے دیکھا آپ اپنی مجلس میں بیٹھے ہیں اور میں حاضر ہوں گا اور آپ ان کو میرا حق پر مجبور کریں گے تو انہوں نے اس وقت اقرار کر لیا کہ ہم تیرا حق دیتے ہیں پھر جب آپ مجلس سے اٹھ

گئے تو انہوں نے میرا حق دینے سے انکار کر دیا۔

انہوں نے مجھے پھر یہی جواب دیا کہ اب تم جاؤ جب میں مجلس میں بیٹھوں تو میرے پاس آؤ ان کے ساتھ اسی گفتگو میں اس روز بھی ان کا دوپہر کا قیلولہ بھی جاتا رہا پر میں بڑا حیران ہوا کہ اس روز بھی انہوں نے مجھ پر کوئی غصہ یا کسی قسم کے غضب کا اظہار نہ کیا۔

اس روز وہ پھر اپنی مجلس عدل میں آئے میرا بڑا انتظار کیا لیکن میں وہاں نہ گیا پھر جب تیسرے روز دوپہر کا وقت ہوا اور عین ان کے قیلولے کا وقت آیا تو جس وقت ان کے نیند کے غلبے کی حالت تھی تو میں ان کے گھر آیا وہاں ایک شخص کو پایا اس نے مجھے دروازے پر دستک دینے سے روک دیا میں بڑا پریشان اور فکرمند تھا کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا دکھائی نہیں دے رہا اس روز اندر جانا تو بہت دور کی بات تھی اس شخص نے مجھے دروازے پر دستک دینے سے بھی روک دیا پر میں بھی ہار ماننے والا نہیں تھا میں نے بھی تہیہ کر لیا تھا کہ انہیں ہر صورت غصہ دلا کر ہی رہوں گا لہٰذا اس روز میں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور ایک روشندان کے راستے میں ذوالکفل کے اس کمرے میں داخل ہو گیا جس میں وہ دوپہر کے وقت آرام کیا کرتے تھے۔

اس کمرے میں داخل ہو کر میں نے دروازہ بجانا شروع کر دیا اس پر ذوالکفل نیند سے بیدار ہو گئے اور دیکھا کہ میں گھر کے اندر ہوں انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ ان کے کمرے کے دروازے اندر سے بدستور زنجیر لگے ہوئے تھے اس پر انہوں نے مجھ سے پوچھا تو کہاں سے اندر پہنچا میں کوئی جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ ذوالکفل نے مجھے پہچان لیا کہ میں شیطان ہوں لہٰذا انہوں نے فرمایا کہ تو خدا کا دشمن ابلیس ہے میں نے اقرار کیا اور انہیں مخاطب کر کے کہا اے ذوالکفل تو نے مجھے ہر تدبیر میں تھکا دیا کبھی میرے جال میں نہیں آیا میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی کہ تجھے کسی طرح غصہ دلاؤں تاکہ تو اپنے اس اقرار میں جھوٹا ہو جائے جو تو نے اللہ کے نبی الیسع کے ساتھ کیا تھا میری یہ گفتگو سن کر بھی ذوالکفل غصے اور غضب آلود نہ ہوئے بس یہی روز میری ناکامی اور نامرادی کا تھا کہ میں اپنی پوری کوشش کے باوجود ذوالکفل کو نہ غصہ دلا سکا نہ انہیں ان کے منصب سے گرا سکا یعنی ہر طرح سے مجھے ان کے مقابلے میں ناکامی ہوئی پر اے میرے رفیقو! اس علاقے میں آنے کے بعد یہ دیکھتے ہوئے کہ لوگ بعل دیوتا کے حوالے سے شرک میں خوب مبتلا ہیں میرا جی خوش اور میری روح شاد ہو گئی ہے۔

عزازیل نے کوہستان کرمل اور اس کے نواح میں جو لوگ بعل دیوتا کے حوالے سے بدی اور شرک میں مبتلا تھے گھوم پھر کر ان کے حالات کا جائزہ لیا یہ بات اس کے لئے قابل اطمینان تھی کہ فلسطین کے اس شمالی حصے میں لوگ بعل اور دوسرے دیوی دیوتاؤں میں بری طرح شرک میں مبتلا تھے یہ بات یقیناً" اس کے لئے باعث اطمینان تھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس نے ان علاقوں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کا گہرا جائزہ لیا اس کے بعد وہ اپنے ان ساتھیوں کو یمن میں شرک کی معصیت گناہ بدی اور بد اخلاقی کے پھیلاؤ کے متعلق اپنی کارگزاری دکھانے کے لئے کوہستان کرمل سے یمن کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

مکتبہ القریش کی ولولہ انگیز تاریخی کتب

جن کے بغیر آپ کی لائبریری نامکمل ہے

اسلم راہی ایم اے

اندھیروں کے ساربان 350/-
تاریک رزم گاہ 250/-
صقلیہ کا مجاہد 300/-
عقاب 200/-
صحرا کی آگ 200/-
قتیبہ بن مسلم 200/-
موت کے مسافر 200/-
یثرب کا ابلیس 175/-
غا[illegible] 150/-
[illegible] 200/-
[illegible]ف 325/-
طلسم کدہ 200/-
آتش فشاں 300/-
آخری حصار 200/-
بنت نیل 275/-
سائبیریا کا طوفان 200/-
آتش و آہن 300/-
ظلمات 250/-
سراج منیر (دو جلدیں) 600/-
طارق بن زیاد 300/-
مقدس دیوداسی 200/-
ابلیکا (سات جلدیں) 2400/-
سرابوں کے صحرا 300/-
رقص درویش 300/-
دشت کے بھیڑیے 300/-
غرناطہ کا چوپان 300/-

شیر شاہ سوری 300/-
سندھ کا سورما 250/-
برق کلیسا 225/-
نیشاپور کا شاہین 175/-
بابل کا بت شکن 150/-
یروشلم کی ساحرہ 275/-
نیل کی ناگن 250/-
خانہ بدوش 250/-
بازگشت 140/-
صلیب کے بھنور 199/-
ہیلن آف ٹرائے 160/-
علاؤ الدین خلجی 200/-
بایزید یلدرم 210/-
گرداب 140/-
پیاسا صحرا 196/-
الپ ارسلان 170/-
کشکول قضا 140/-
ملکہ زنوبیا 196/-

مراجالوی

پرتھال 150/-
پنڈارے 125/-
ولی عہد 175/-
شمشیر 200/-
چاہ بابل 450/-
سلطان 400/-
جنگ مقدس 300/-
اورخان الغازی 175/-

نئی دنیا 350/-
لاڈو 125/-
بغداد کی رات (اول، دوئم) 800/-
دھرتی کا سفر (اول، دوئم) 700/-
مقدس مورتی (اول، دوئم) 650/-
جہانِ لوح و قلم 300/-
لالہ رخ 200/-

الیاس ایم اے

نور جہاں 100/-
بغداد جلتا رہا 150/-
فاتح الرہا 200/-
جلتے سفینے 300/-
نواب بہادر حیدر علی خان 250/-
سلطان ٹیپو شہید 300/-
سلطان نور الدین زنگی 350/-
سلطان صلاح الدین ایوبی 500/-
منگول 175/-
خالد بن ولید 300/-
سب کے حسین 250/-
ابلیس مصر 150/-
زرقا 175/-
ہیلن (ثانی) 80/-
حسن بن صباح 200/-
قلوپطرہ 200/-
اورنگزیب عالمگیر 90/-
سلطان عادل 150/-
امیر تیمور گورگاں (اول، دوئم) 500/-

مکتبہ القریش، قذافی مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون: 7231595

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem